"تیرا فسوں ہی میرا جنوں ٹھہرا"

"آیت نور"

...وقت کے سمندر سے لاکھ خواہشیں چُن لو

...بے بسی کی مُٹھی میں ریت بھی نہیں رہتی

UrduMaterial ISBN#1013320109

رات قطرہ قطرہ ڈھل رہی تھی.ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ اپنے حواس کھوتی جا رہی تھی .دھڑکنیں آہستہ ہوتے ہوتے تھم جانے کا اذن سنا رہی تھیں .اسے کچھ خبر نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے. بس یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس کے ارد گرد چیخ و پکار مچی ہوئی تھی جیسے قیامت کا سماں ہو.سب انگشتِ بدنداں تھے. گویا جو کچھ ہوا اس کی توقع نہ ہو. جہاں ہر کوئ دل میں ہمدردی اور آنکھوں میں آنسو لیے کھڑا تھا وہاں چند ایسے لوگ بھی تھے جو اسے کوس رہے تھے .لیکن ان کے کوسنے سے اسے تو اب کوئ فرق نہیں پڑنا تھا .نہ ہی لوگوں کی ترحم آمیز نگاہیں اس کا کچھ بھلا کر سکتی تھیں. وہ تو جا رہی تھی. اس دنیا سے, اس زندگی سے بہت دور. موت کچھ ہی

Classic Urdu Material ISBN#1015220219

فاصلے پر کھڑی اسے اپنی آغوش میں لینے کو تیار تھی .لیکن وہ ہر چیز سے بے نیاز آنکھیں موندے ہوئے تھی .شاید اس لڑکی کو اپنی موت کا بھی خوف نہ رہا تھا. کہ جب زندگی کی اذیتوں نے ہی انسان کو مار ڈالا ہو تو پھر بھلا موت سے کیا ڈرنا. اس کے لیے تو زندگی کی ہر آزمائش کے خاتمے کا نام ہی موت تھا.

ایمبولینس آ چکی تھی. اسے اسٹریچر پر لٹایا جا رہا تھا .اس کی کٹی ہوئی کلائی سے بہتا گاڑھا سرخ خون اس کے سرخ لباس پر بہت سے داغ چھوڑتا جا رہا تھا .دلہن کا سرخ لباس .وہ لباس جو کسی کی نگاہ میں جچنے کے لیے پہنا تھا اس نے .وہ لباس جو ہر لڑکی اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت دن میں بہت سے خواب

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آنکھوں میں سجا کر پہنتی ہے .ماتھے پر سجی بندیا ایک طرف ڈھلک چکی تھی .بہت ارمانوں سے لی تھی وہ بندیا اس نے .لیکن سب ارمانوں کا خون ہو چکا تھا آج .آنکھوں کا مٹا مٹا سا کاجل اس پر ڈھائے گئے ظلم کی گواہی دے رہا تھا .کیسے کیسے خواب سجائے تھے آج کے حوالے سے. لیکن زندگی نے کیسا کھیل کھیلا .تھا اس کے ساتھ .اس کے سب خواب ملیا میٹ ہوئے تھے دلہن کے لباس کو پہن لینے کے باوجود وہ سہاگن نہ بن پائ تھی .اس کا گھر بسنے سے پہلے ہی اجڑ چکا تھا .لیکن کون تھا وہاں جو اس کے دکھ کو سمجھ پاتا .اس کی اس اذیت کو ختم کر پاتا .جس ذلت و رسوائ کے گہرے سمندر میں اسے دھکیل دیا گیا تھا اس سمندر سے کون نکال سکتا تھا اسے بھلا .سوائے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

.موت کے .ہاں ایک موت ہی تو تھی .واحد سہارا, اکلوتا آسرا جس کی امید پر آج اس نے خود کو ختم کر دینا چاہا تھا .لیکن زندگی اتنی آسانی سے دامن کہاں چھڑانے دیتی ہے .موت انسان کو اتنی جلدی سب تکلیفوں سے چھٹکارا دلا کر کہاں اپنی پناہ میں .لیتی ہے

.ایمبولینس اس سیاہ تارکول کی سڑک پر دوڑتی چلی جا رہی تھی اور اندر اسٹریچر پر پڑا اس کا وجود لمحہ بہ لمحہ بے جان ہوتا چلا جا رہا تھا .اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے .خون بہت زیادہ .بہہ چکا تھا جس کے باعث چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑتا جا رہا تھا کانوں میں چند الفاظ گونجنے لگے تھے. چند مہربان الفاظ .لیکن

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جب وہی الفاظ، وہی لہجہ بدلہ تو ان میں سانپ کی سی پھنکار تھی جس نے اس کے وجود کو ڈس کر اس کا پورا جسم نیل و نیل کر دیا تھا.

دیکھ لینا .جلد ہی وہ دن آئے گا جب تم بیاہ کر وہاں" اوپر، میرے کمرے میں موجود ہو گی " .کسی نے نرم سی سرگوشی کی تھی اس کے کانوں میں.

مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے " .لب بھینچے کوئی غرایا تھا .دلہا" کے منہ سے یہ الفاظ سن کر پورے ہال میں دبی دبی سی سرگوشیاں ابھرنے لگی تھیں.

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

جانتی ہو بہت بے صبرا ہو رہا ہوں میں اس وقت کے انتظار"
میں .کتنے حسین لمحے ہوں گے نا وہ جب تم دلہن بنی ,میرے
نام کی مہندی اپنے ان نازک ہاتھوں پر سجائے نکاح کے وقت
خدا کو حاضر ناظر جان کر مجھے اپنے شوہر کے طور پر قبول کرو
گی " .کوئ چمکتی آنکھوں میں خوبصورت ,نرم گرم جذبات لیے
.اسے تک رہا تھا

بابا میں ابھی اور اسی وقت اس لڑکی سے شادی کرنے سے "
انکار کرتا ہوں ".بہت کڑا وار کیا گیا تھا اس معصوم لڑکی کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نازک وجود پر، اس کے جذبات پر .وہ شخص خود اپنے ہی الفاظ سے مکر گیا تھا.

میں چاہتا ہوں تمہاری نگاہوں میں صرف میری ہی چاہت" کے رنگ ہوں. تمہاری ان گہری سیاہ کانچ سی آنکھوں میں صرف میرا عکس ہو .کسی اور کا سایہ بھی تم پر پڑے مجھے یہ گوارا نہیں. تم میرے لیے بنی ہو ,صرف میرے لیے " .اس لہجے میں کیسی دیوانگی تھی .کیسی شدت تھی کہ وہ دنگ سی اسے دیکھے گئ.خود پر فخر ہوا تھا اسے.

Classic Urdu Material USB#1023202109

وجہ صرف یہی ہے کہ میں اسے اپنے قابل نہیں سمجھتا. یہ"
لڑکی مجھے ڈیزرو نہیں کرتی .ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں
شامل نہیں کر سکتا میں جو جگہ جگہ اپنے جذبات لٹاتی
پھرے. مختلف لڑکوں کو شادی کے جھانسے دے اور اپنے عشق
میں پھانستی رہے. مجھے ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنی ہے
جس کی آنکھوں میں صرف میری چاہت کے رنگ ہوں .اور
میرے خیال میں وہ لڑکی یہ ہرگز نہیں ہے " .زہر خند لہجے
میں کہہ کر وہ نفرت سے اسے دیکھ رہا تھا .یہ آخری ضرب
بہت کاری تھی .جس نے اس لڑکی کے پورے وجود کو ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا تھا .وہ بکھر کر رہ گئ تھی .کس قدر حقیر کر دیا
گیا تھا دنیا کے سامنے اسے .وہ بھی اس شخص کے ہاتھوں جسے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اس نے اپنی زندگی میں سب سے اونچا درجہ دیا تھا. کیا ہماری نظروں میں معتبر بن کر رہنے والے لوگ یہ صلہ دیا کرتے ہیں ہماری عزت اور قدر کا؟؟ جن کو ہم دل میں جگہ دیتے ہیں وہی کیوں ہمارا دل توڑ کر اپنی راہ پر چل نکلتے ہیں؟؟ کیا ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا؟؟ کیا انہیں ذرا سا ترس نہیں آتا ؟؟ کوئ احساس شرمندگی ان کے دل میں جگہ نہیں بناتا؟؟ وہ اتنے بے رحم کیوں ہو جاتے ہیں؟؟ آخر کیوں؟؟ اس کے ماؤف ہوتے دماغ میں آخری خیال بھی اسی بے حس انسان کا تھا جو اس کی زندگی تباہ کر کے خود خوشیاں منا رہا تھا کسی اور کے سنگ.

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس کی دائیں آنکھ سے چپکے سے ایک آنسو بہتا ہوا کنپٹی سے گزرتا اس کے بالوں میں جذب ہو چکا تھا .ایک ہچکی آئی تھی اور ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا.

----------***----------

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

سردیوں کا آغاز تھا.موسم فی الحال تو خاصا خوشگوار لگتا تھا .ہلکی .ہلکی سی چلتی ٹھنڈی ہوا جسم کو بہت بھلی محسوس ہو رہی تھی .رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے جب وہ گھر میں داخل ہوا چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں تھے .لاؤنج میں داخل ہوا تو .ایک پل کو ٹھٹکا

واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز!! آج یہاں کا راستہ کیسے بھول" گ ئے تم سب؟ "وہ اس ینگ پارٹی کو اپنے گھر میں موجود پا کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوتا آگے بڑھا .ایک ہاتھ میں تھاما بریف کیس اور بازو پر لٹکتا کوٹ صوفہ پر اچھالا .ساری کسلمندی .کہیں دور جا سوئ تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بس بھئی! آپ نے تو ہماری دعوت کبھی کرنی نہیں ہے .تو"
سوچا ہم خود ہی ٹپک پڑیں آپ کے مہمان بن کر " .جواب
دینے والا ارسل تھا. جس کی آنکھوں سے شرارت ٹپک رہی
.تھی

بس کر دو ندیدے! تم تو ہر دوسرے دن ہمیں مہمان نوازی"
.کا شرف بخش رہے ہوتے ہو .اپنے گھر تو تمہیں چین نہیں ملتا
عدن نے ارسل کی عزت افزائی کرتے ہوئے کہا تھا .بات "
.کرتے ہوئے وہ سمیعہ کی جانب آیا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

السلام علیکم بھائ !کیسے ہیں آپ؟؟ "وہ خوشدلی سے مخاطب"
.ہوئ تھی

وعلیکم اسلام !الحمدللہ !میں بالکل ٹھیک ہوں. تم کیسی ہو"
.گڑیا؟؟ "عدن نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھا تھا

.میں بھی بالکل ٹھیک ہوں " .وہ مسکرائ تھی"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اور لالے .کیسے ہو؟ سنا ہے مابدولت رشتہ پکا کروا کے آ رہے"
ہیں " .عدن مسکراتے ہوئے تیمور کے گلے لگا تھا .ساتھ ہی
.اس کی پشت تھپتھپائی

میں بالکل ٹھیک ٹھاک .تم سناؤ .کیا بتاؤں یار !میری اماں کو"
" .بہت جلدی ہے مجھے شادی نام کی زنجیروں میں قید کرنے کی
تیمور نے دہائی دینے والے انداز میں کہا تھا .عدن اور تیمور
.دونوں ہم عمر تھے لہذا دونوں میں خاصی بے تکلفی بھی تھی

ارے جلدی جلدی سہرا سجاؤ سر پر .ہمارے خاندان میں بھی"
کوئی شادی آئے .ڈھول ڈھمکا ہو .سیریسلی بور ہو چکے ہیں اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

روز روز کی روٹین سے .گھر سے آفس ,آفس سے گھر .کوئ چارم ہی نہیں رہا لائف میں تو " .عدن کی بات پر سب نے ہاں میں ہاں ملائ سوائے ارسل کے .وہ منہ پھلائے ناراض سا بیٹھا تھا.

تجھے کیا ہوا گول گپے؟؟ "عدن نے ارسل کے پھولے منہ کی" طرف اشارہ کرتے ہوئے چوٹ کی.

ہم اپنے سب کام دھندے چھوڑ کر آئے ہیں. لیکن ہماری تو" یہاں کوئ قدر ہی نہیں .لوگوں سے کیسے گلے لگ لگ کے ملا جا رہا ہے " .ارسل نے افسردہ سا منہ بناتے ہوئے کہا تھا.

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اشارہ تیمور اور عدن کے گلے ملنے کی طرف تھا .جبکہ لہجے سے
.شرارت جھلک رہی تھی

ابے بکواس مت کر .تم تو ہر دوسرے دن ٹپکے ہوتے ہو"
یہاں. وہ تو مہمان ہیں .اب مہمانوں سے ملوں بھی نا؟؟ "عدن
.نے اس کے سر پر چپت رسید کی

ہاں ہاں !بس یہی دن دیکھنا رہ گیا تھا اب " .ارسل اپنے"
نادیدہ آنسو صاف کر رہا تھا .سب اس کی بے تکی باتوں پر
.مسکرانے لگے

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

ارسل! لگتا ہے تم نے وہ شعر نہیں سنا .کیا خوب کہا ہے"
کسی شاعر نے

'قدر گھٹا دیتا ہے یہ روز کا آنا جانا'

تو بس تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا ہے .ہر وقت تو یہیں
ہمارے گھر پائے جاتے ہو تم .قدر کیسے ہو گی پھر ؟؟ "زید نے
.ارسل کے کندھے پر ہاتھ پھیلایا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آئندہ نہیں آؤں گا . کبھی نہیں آؤں گا. یاد رکھنا " .ارسل"
نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی .ساتھ ہی عدن کی جانب دیکھا .جو
متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا .ارسل نے فوراً
.اسے نوٹ کیا تھا

عدن بھائی! کسی آتما کی طرح آپ کی ادھر ادھر بھٹکتی"
نگاہیں کسے تلاش کر رہی ہیں بھلا؟ "ساری ڈرامے بازی بھول
کر ارسل اب کی بار آنکھیں مٹکاتے ہوئے پوچھ رہا تھا. اس کی
بات پر سب عدن کی جانب متوجہ ہوئے تھے جو اس سوال پر
یکدم گڑبڑا گیا .یوں جیسے کوئ چوری پکڑی گئ ہو . تبھی خجل سا
.ہوتا وہ بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

وہ میں دیکھ رہا تھا کہ پھوپھو دکھائی نہیں دے رہیں کہیں .اور"
نہ ہی باقی گھر والے .سمیعہ !کہاں ہیں پھوپھو؟ تم لوگوں کے
ساتھ نہیں آئیں؟ "عدن نے بات بنانی چاہی .ان سب کے
.لبوں پر معنی خیز سی مسکراہٹ بکھر گئ

عدن بھائ! امی تو چچا جان کی طرف گئ ہیں. ممانی جان"
بھی وہیں ہیں .میں ,امی ,بھائ اور آپی آئے ہیں .ینگ پارٹی
یہاں ہے تو بڑوں نے وہاں اپنی جگہ سنبھال لی " .سمیعہ کی
.طرف سے ہی جواب ملا تھا .عدن سر ہلا کر رہ گیا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھیا جی! پکی بات ہے نا؟ آپ پھوپھو کو ہی ڈھونڈ رہے تھے"
.نا؟ "زید نے شرارتی مسکان لبوں پر سجا کر اسے چھیڑا

یس آفکورس !اور کسے ڈھونڈوں گا بھلا میں؟ "عدن خود کو"
کافی حد تک سنبھال چکا تھا تبھی ایک بار پھر ادھر ادھر کسی کو
تلاشنا چاہا .نگاہ اوپر اس دشمن جاں کے کمرے کی جانب اٹھی
تھی .لیکن یہاں کزنز جمع ہوں تو وہ کبھی کمرے میں بند نہیں
رہتی تھی .تو پھر؟ دکھائی کیوں نہیں دے رہی کہیں؟

.لیکن آپ کی نگاہوں کی تلاش شاید ابھی تک ختم نہیں ہوئی"
ہے نا؟ "کومل نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا .عدن نے چونک کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ان کی طرف دیکھا .ان کے چہروں پر چھائی معنی خیز مسکراہٹ سے وہ سب کچھ سمجھ گیا تھا .جان بوجھ کر اسے چھیڑا جا رہا تھا.

کمینو! تم لوگ کیوں مسکرا کر اور یوں آنکھیں مٹکا مٹکا کر" مجھے دیکھ رہے ہو؟ "وہ خفیف سا ہوتا لڑکوں پر ہی چڑھ دوڑا. لڑکیوں کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا.

ارے ارے عدن بھائی! آرام سے .کیا ہو گیا ہے آپ کو؟" مانا کہ سارا دن اسے دیکھے بغیر گزارا ہے .لیکن اب اتنی بھی کیا بے صبری؟ ذرا انتظار میری جان "!ارسل نے انگلیوں سے عدن

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کی ٹھوڑی چھو کر انگلیوں کو لبوں سے چھوا .سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا .جبکہ ارسل کی گردن عدن کے ہاتھ میں آ چکی تھی.

"کمینے! تم سے کتنی بار کہا ہے کہ مجھ سے بچ کر رہا کرو، لیکن نہیں .لگتا ہے تم اپنی موت میرے ہی ہاتھوں لکھوا کر آئے ہو." عدن نے مذاق سے کہتے ہوئے آہستہ سے اس کی گردن دبائی تھی لیکن ارسل یوں ایکٹنگ کر رہا تھا جیسے بس جان نکلنے ہی والی ہو.

"ارے ارے .چھوڑ دیں عدن بھائ! بچے کی جان لیں گے کیا؟؟" تیمور اور زید فوراً آگے بڑھے .انہوں نے ارسل کو اس

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

سے آزاد کروایا .ارسل ایک جانب کھڑا اب زبردستی کھانس کھانس کر سب کو اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا .لڑکیوں کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا.

نوٹنکی باز " !عدن اس کی جانب دیکھ کر بڑبڑایا".

!بس کر دو یار !کیوں تنگ کر رہے ہو بھائ کو .عدن بھائ" آپ کی "وہ "کچن میں ہیں " .ردابہ نے جیسے عدن کی مشکل آسان کی تھی .ارسل نے اتنی جلدی بتا دینے پر ردابہ کو آنکھیں دکھائیں .لیکن وہ نظر انداز کر گئ.

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

"آتے ہی اسے کام پر لگا دیا .کتنے سنگدل ہو یار تم لوگ".
عدن نے انہیں مصنوعی خفگی سے گھورا.

ہم نے نہیں لگایا کام پر .اسے خود ہی شوق ہو رہا تھا سب"
کے لیے چائے بنانے کا .تو میں نے سوچا ساتھ فنگر
چپس, پکوڑے, سموسے, کباب بھی ہو جائیں تو مزہ آ جائے.
ارسل نے چٹخارہ لیتے ہوئے جواب دیا ".

یہ کونسا وقت ہے ان سب چیزوں کا؟؟ "عدن حیران ہوا".

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"ارے بھائی! چائے کا کوئی وقت نہیں ہوتا" .زید نے بھی
.ارسل کے دل کی بات کہی

"اوکے" .عدن سر ہلاتا کچن کی جانب بڑھا.

"عدن بھائی"!ارسل نے آواز دی تھی .عدن اس کی آواز پر
.مڑا .سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آپ نا شرماتے ہوئے بڑے پیارے لگتے ہیں " .ارسل نے"
کہتے ہوئے آنکھ دبائی تھی .سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا اس کی
.بات پر

تم ".عدن دانت پیستا کوئی جواب دینے ہی جا رہا تھا لیکن پھر"
خاموش ہو گیا .اسے ایک زبردست سی گھوری سے نواز کر وہ
پھر کچن کی جانب چل دیا. لیکن اس بار لبوں پر کھلتی ہوئی سی
.دلکش مسکراہٹ تھی

----------***----------

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آئ ایس آئ کے ہیڈ کوارٹر میں میٹنگ روم کی اس لمبی سے میز کی سربراہی کرسی پر اس وقت آئ ایس آئ کے ڈائریکٹر جنرل فیاض بیگ, جنرل اسد شہیر ,میجر عبیداللہ اور آئ ایس آئ کے چند اہم ترین افراد براجمان تھے.کوئ اہم مسئلہ ڈسکس ہو رہا تھا.

آپ سب کو یہاں آج ایک انتہائ اہم مسئلے کی ڈسکشن کے " لیے بلایا گیا ہے .لیکن اس سے پہلے ایک بات آپ سب کو بتاتا چلوں کہ یہاں اس میٹنگ میں کی گئ ہر بات صیغۂ راز میں رہے ".جنرل اسد شہیر نے ان سب کی جانب تائیدی نگاہوں

Classic Urdu Material ISBN:1013320210

سے دیکھا .جو مکمل توجہ سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے .سب نے اثبات میں سر ہلایا.

ہمیں خفیہ ذرائع سے معلومات ملی ہیں کہ بھارت ایک بہت " بڑا مشن پلان کر رہا ہے .جس کا مقصد یقیناً باکستان کی تباہی ہے .انڈیا کی را ایجنسی میں کوئ کھچڑی پک رہی ہے .پلان کیا ہے ہمیں نہیں معلوم .وہ لوگ کیا کرنے والے ہیں ,کب کرنے والے ہیں اور اس پلان میں ان کے ساتھ اور کون کون شامل ہے یہ کوئ نہیں جانتا .ہاں مگر میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اگر ان کا یہ پلان کامیاب ہو گیا تو پاکستان کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا " .جنرل اسد شہیر کے لہجے پر گہری سنجیدگی چھائ

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

تھی. لہجے میں آنے والے وقت کے حوالے سے خدشات موجود تھے.

آئ ایس آئ نے ہمیشہ،ہر مقام پر انڈین را ایجنسی اور پاکستان" کے مخالفین کو دھول چٹائ ہے .اسی لیے تو بیرونی مخالف طاقتیں آئ ایس آئ سے خار کھاتی ہیں .بلکہ ان کے دل میں ایک ڈر سا بیٹھ چکا ہے آئ ایس آئ کو لے کر.بھارت کے ہر مشن کو ہم نے اب تک ناکام کیا ہے .اور مجھے پوری امید ہے کہ اس بار بھی بھارت اپنے گھناؤنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکے گا " .اس ساؤنڈ پروف کمرے میں ڈائریکٹر جنرل فیاض بیگ کی آواز گونجی تھی.

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ہم نے کافی سوچ بچار کی ہے اس معاملے کو لے کر .اعلیٰ"
افسران سے سب معاملات طے بھی ہو چکے ہیں .اس مشن کے
لیے ایک ہی بندے کا نام ذہن میں آ رہا ہے جس پر سب
متفق ہیں اور ہم سب کو یقین ہے کہ بھارت کے اس مشن کو
اگر کوئ ناکام بنا سکتا ہے تو وہ وہی ایک شخص ہے " .میجر
عبیداللہ کہہ کر باری باری وہاں بیٹھے سب افراد کو دیکھ رہے
تھے .نگاہیں سب کے چہروں سے ہوتے ہوئے ایک چہرے پر آ
.کر رک گئیں

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

اور وہ شخص ہے میجر ساحر " .میجر عبیداللہ کی بات پر سب"
کی نگاہیں اس پر جمی تھیں جس کی آنکھوں میں چمک سی دکھائی
دی تھی .وہ جو سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اب سیدھا ہو کر
.بیٹھ چکا تھا

میری خوش نصیبی ہے سر کہ آپ نے اس اہم مشن کے لیے"
مجھے چنا " .اس کی بھاری گھمبیر آواز سنائی دی تھی جس میں
.بھرپور اعتماد کی جھلک تھی

ویل !میں تو یہ کہوں گا میجر ساحر کہ ہماری خوش نصیبی ہے"
کہ آپ اس وقت ہمارے ساتھ ہیں. بلیو می !اپنے کیریئر کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

اتنے سالوں میں آپ جیسا دلیر اور نڈر شخص نہیں دیکھا میں نے .جو دشمن کی پناہ گاہوں میں گھس کر انہیں ختم کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے. آپ کا اب تک ٹریک ریکارڈ خاصا شاندار رہا ہے .اسی لیے اب کی بار بھی آپ کو چنا گیا ہے" .جنرل اسد شہیر نے ستائش بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا.

اٹس مائ پلیژر سر !آپ سب کی امیدوں پر پورا اترنے کی ہر" ممکن کوشش کروں گا .امید ہے کہ آپ کبھی مایوس نہیں ہوں گے میری طرف سے۔ "اس کی ذہانت سے بھرپور گہری سیاہ آنکھیں جنرل اسد شہیر کے چہرے کی طرف اٹھی تھیں.

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

ہمیں امید تھی کہ آپ اس مشن کو قبول کریں گے اسی لیے"
آپ نے جو اپنی ایک ٹیم تشکیل دے رکھی ہے اس ٹیم کے
ممبرز کو بھی یہاں بلایا گیا ہے تاکہ آج ہی ہر بات کلئیر ہو
جائے .کیونکہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے. اس مشن میں
عظیم ,روحان اور طلحٰہ آپ کے ساتھ ہوں گے .اس کے علاوہ
اگر آپ کسی اور کو ساتھ رکھنا چاہیں ہمارے اسٹاف میں سے تو
" .بتا دیں

.نو سر !اس مشن کے لیے میری منتخب کردہ ٹیم ہی کافی ہے"
".ساحر نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013220199

اوکے !سو جینٹل مین! آپ کو اس مشن سے متعلق چند اہم"
معلومات دینے جا رہے ہیں ہم .ثاقب " !جنرل اسد شہیر نے
ایک جانب بیٹھے شخص کو اشارہ کیا. وہ فوراً سر ہلاتا اٹھا .سامنے
لگی 32 انچ کی ایل ای ڈی آن کرتے ہوئے میٹنگ روم کی
لائٹس آف کر دیں. پھر اپنی سیٹ کی جانب بڑھا .سامنے
.موجود لیب ٹاپ کا پاسورڈ کھولا اور اس پر کچھ سرچ کرنے لگا
لیب ٹاپ کو اس ایل ای ڈی سے کنیکٹ کیا گیا تھا تبھی لیب
ٹاپ کی اسکرین پر ابھرنے والی تصویر اس ایل ای ڈی کی
اسکرین پر نظر آ رہی تھی .وہاں موجود ہر ذی نفس کی نگاہ اب
.ایل ای ڈی پر جمی تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

."یہ ہے سنجے ورما.انڈین ایجنسی را کا ایک خاص الخاص رکن

پاکستان میں کروائے جانے والے بم دھماکوں میں کافی حد تک اسی کا ہاتھ ہے .یہ انڈیا میں ہی بیٹھ کر تمام مشن دیکھتا ہے .ہر چیز کنڑول کرتا ہے .دھماکوں میں ملوث لوگوں کو مہرے کی طرح استعمال کرتا ہے اور انہیں اپنی انگلیوں پر نچاتا ہے .اور جب ایک مشن پورا ہو جائے تو اس مشن میں کام کرنے والے سب افراد کو ختم کروا دیتا ہے تاکہ اس کے کالے کرتوتوں کے کوئ ثبوت اور گواہ نہ مل سکیں .انڈیا میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ سنجے ورما کون ہے ,کیا ہے, کیسا دکھتا ہے اور کس وقت کہاں موجود ہوتا ہے کسی کو کوئ خبر نہیں .وہ ایک چھلاوے کی طرح ہے .روپ بدلتا رہتا ہے .یہ بھی اس کا اصل روپ نہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہے .بہت سے روپ بدلے ہیں اس نے .اور اس کا اصل چہرہ کونسا ہے کسی کو معلوم نہیں .کیونکہ اسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا " .میجر عبیداللہ سانس لینے کو رکے تھے .میجر ساحر نے آنکھیں سکوڑ کر بغور اس تصویر کو دیکھا .یہ تصویر جیسے اس کے دماغ پر پرنٹ ہو چکی تھی .ایک بار دیکھا جانے والا چہرہ یا تصویر وہ کبھی بھولتا نہیں تھا.

آگے چند اور تصاویر آپ کو دکھائی جائیں گی جس سے اس کی" شخصیت کو کچھ حد تک سمجھنے میں آسانی رہے گی " .میجر عبیداللہ کے اشارہ کرنے پر ثاقب نے اگلی تصویر پر کلک کیا.

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یہ جانسن ہے ,نیو یارک کے ایک ہاسپٹل میں سوپر کا کام"
کرتے ہوئے .یہ انیل ہے ,انڈیا کے ایک اسٹور میں سیلز مین
کے طور پر .اور یہ حبیب ہے, عربی لباس میں ملبوس, ایک
ہوٹل کے کمرے کی تصویر ہے یہ .بظاہر دیکھنے میں یہ تینوں
افراد الگ الگ نظر آ رہے ہیں. لیکن یہ ایک ہی ہے، سنجے ورما
جو بھیس بدل کر رہتا ہے .اور نظروں کو دھوکا دینا اچھی طرح
.جانتا ہے " .میجر عبیداللہ کی بات پر سب حیران ہوئے تھے
کیونکہ ان تینوں افراد کے حلیے, ان کے چہرے اتنے مختلف لگ
.رہے تھے یقین کرنا مشکل تھا کہ یہ ایک ہی شخص ہے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اب ذرا اس تصویر کو غور سے دیکھیے .عربی لباس میں ملبوس"
اس سنجے ورما عرف حبیب کی بھنوؤں کو بغور دیکھیے .دونوں
بھنوؤں میں ذرا سا فرق ہے. دائیں جانب کی بھنوؤں کے
بالکل درمیان میں کٹ ہے جہاں بال نہیں ہیں .اور یہ قدرتی
ہے .اس جگہ بال آتے ہی نہیں ہیں .اور یہ کٹ شروع سے
ہے اور ہمیشہ رہے گا .ویسے تو وہ اپنی بھنوؤں کو اس طرح
سنوار کر رکھتا ہے کہ پہلی نظر میں اس کٹ کو دیکھ پانا مشکل
ہوتا ہے .لیکن اس کا یہی کٹ اس کی پہچان ہے. اس کٹ
.کے علاوہ اور کوئ علامت نہیں جس سے اس کا پتا لگایا جا سکے
میجر عبیداللہ بات کہہ کر چپ ہو چکے تھے. میٹنگ روم میں "
.اب پراسرار سی خاموشی چھائ تھی

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

ثاقب !نیکسٹ پک " .میجر عبیداللہ کے کہنے پر ایل ای ڈی"
.کی اسکرین پر ایک اور تصویر ابھری

یہ شعیب ہے، شعیب کرمانی. پاکستان کا باشندہ ہے .اس کا"
باپ چائے کے ایک ہوٹل پر بیٹھتا ہے .پہلے کبھی یہ غریب ہوا
کرتا تھا .لیکن جب سے بھارتیوں کے مشنز کا حصہ بنا ہے پیسوں
میں کھیلنے لگا ہے .بے گناہوں کی جان لینے کا معاوضہ ملتا ہے
اسے .ماں باپ کے منع کرنے کے باوجود اس کام کو نہیں چھوڑا
تو انہوں نے گھر سے نکال دیا .اپنے ٹھکانے بدلتا رہتا
ہے. معلوم ہوا ہے کہ اب لاہور کے ایک علاقے احمد کالونی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں رہائش پذیر ہے .اور انڈیا جو کھیل کھیلنے جا رہا ہے اس کا حصہ بھی ہے یہ .اس کے علاوہ منی لانڈرنگ, منشیات کی خرید و فروخت اور بہت سے غیر قانونی دھندوں میں انوالو ہے. انتہائ شاطر انسان ہے تبھی اب تک اس کے خلاف پولیس کو بھی کوئ ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا ...کئ بار ریپ کیسز میں جیل جا چکا ہے لیکن چند کرپٹ لوگوں کی مہربانی سے جلد ہی رہا ہو جاتا ہے. اس کی اگر کوئ کمزوری ہے تو وہ ہے صرف لڑکی .صنف مخالف کو دیکھتے ہی اپنے ہوش و حواس کھونے لگتا ہے یہ. "میجر عبیداللہ نے ایک بار پھر وقفہ لیا تھا.

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

فی الحال سنجے ورما تک پہنچنا تو خیر مشکل ہے .لیکن اس شعیب"
کرمانی کو فالو کریں تو ہو سکتا ہے کہ انڈیا کے پلان کی کچھ خبر
مل جائے ہمیں. اور ایک ذرا سا کلیو ہی ہمیں ہمارے وطن کو
بچانے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے. اگر کسی کو کوئی سوال
پوچھنا ہو تو پوچھ سکتے ہیں" ... میجر عبیداللہ نے بات مکمل
.کرتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے سب کو دیکھا

.نو کوئسچن سر " .ان سب کی بیک وقت آوازیں ابھری تھیں"

عظیم, روحان اینڈ طلحٰہ !آپ میجر ساحر کے انڈر ورک کریں"
گے .وہ جو بھی ہدایات دیں گے ان کو فالو کرنا ہو گا .اور میجر

Classic Urdu Material ISBN# 1013920109

ساحر !آپ اس مشن سے ریلیٹڈ ہر انفارمیشن ہم تک پہنچائیں گے. اگر کہیں بیک اپ کی ضرورت ہو تو ہمیں بتا دیجیے گا. آج سے آپ چاروں کا یہ مشن شروع ہے .از دیٹ کلئیر؟؟ "میجر عبیداللہ کی پروفیشنل سی آواز ابھری.

یس سر "!ایک بار پھر ان سب کی مشترکہ آواز گونجی".

ایکسکیوزمی سر " !میجر ساحر نے کچھ سوچ کر میجر عبیداللہ کو" پکارا .وہ فوراً ان کی جانب متوجہ ہوئے.

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

سر میں ہمارے اسٹاف کے کمپیوٹر انجنئیر سر طارق کو بھی اپنی"
ٹیم میں لینا چاہوں گا .کیونکہ اس مشن میں مجھے ان کی بھی
ضرورت ہو گی ".میجر ساحر کے کہنے پر میجر عبیداللہ نے سوالیہ
نگاہوں سے جنرل ڈائریکٹر فیاض بیگ کی طرف دیکھا .آنکھوں
.ہی آنکھوں میں کچھ اشارے ہوئے تھے

.میجر ساحر! طارق تو اس وقت لیو پر ہے .لیکن ٹھیک ہے"
!اگر آپ کو ان کی ضرورت ہے تو ہم انہیں بلا لیتے ہیں. ثاقب
طارق سے فوری بات کرو .اور اسے کہو کہ کل تک وہ یہاں
موجود ہو ہمارے ساتھ " .ڈائریکٹر جنرل کے کہنے پر ثاقب نے
.اثبات میں سر ہلایا

Classic Urdu Material ISBN# 1013202109

آج کی میٹنگ یہیں ختم ہوتی ہے .کل طارق کے آنے پر"
ایک بار پھر خاص خاص نکات سمجھا دیئے جائیں گے آپ سب
کو .اب آپ سب جا سکتے ہیں " .جنرل اسد شہیر کے کہنے پر وہ
سب ایک ایک کر کے میٹنگ روم سے باہر آ گ ئے. ڈائریکٹر
جنرل کی پرسوچ سی نگاہیں میجر ساحر کی پشت پر جمی تھیں جو
دروازے سے باہر نکل رہا تھا .چھ فٹ سے نکلتی ہائٹ اور
گندمی رنگت کا مالک وہ ستائیس سالہ خوبرو نوجوان ان کی تمام
.امیدوں کا مرکز بن چکا تھا

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

----------***----------

وہ دبے قدموں چلتا ہوا کچن میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ کھڑی تھی .عدن کی جانب اس کی پشت تھی .عدن بغیر آہٹ پیدا کیے اس کی پشت پر آن رکا.

کیا کر رہی ہو دانی؟؟ "اس کے نزدیک ہوتے ہوئے کان" میں سرگوشی کے سے انداز میں کہا گیا تھا.

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

اف خدایا "!وہ جو کباب فرائ کرتے ہوئے اپنے خیالوں میں"
مسکرا رہی تھی ایک دم اپنے اتنے نزدیک کسی کے آواز ابھرنے
.سے ڈر گئ تبھی ایک جھٹکے سے مڑی

اللہ !آپ ہیں عدن !ڈرا کر رکھ دیا مجھے .یہ کیا طریقہ ہے"
کسی کو بلانے کا ؟ "وہ ابھی تک سینے پر ہاتھ رکھے ناہموار
.سانسوں کو درست کر رہی تھی

اچھا !اور تم نے جو پاگل بنا رکھا ہے مجھے اس کا کیا؟؟ یہ کیا"
"طریقہ ہے بھلا کسی سے اس کا چین ,اس کا سکون چھیننے کا؟؟

Classic Urdu Material USB#10133202109

وہ محبت سے اس کے چہرے کو تکتے ہوئے اسی کے انداز میں

.بولا تھا

عدن !آپ "...دانین نے نگاہیں اٹھا کر عدن کی پشت پر"

دیکھتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی جب عدن نے اس

.کے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا دیا

کبھی میری بھی سن لیا کرو جانِ عدن !مانا کہ شادی کے بعد"

شوہر کو صرف سننا پڑتا ہے اور بولنے کا حق بس لڑکی کے پاس

ہوتا ہے لیکن ابھی ہماری شادی نہیں ہوئ .ابھی تو بولنے کا حق

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

رکھتا ہوں نا میں؟؟ "وہ اس کے چہرے پر آئی آوارہ لٹ کو
.کھینچتا ہوا بے خود سا ہونے لگا تھا

آہم آہم "!وہ شاید مزید بھی کچھ کہتا لیکن اپنی پشت سے کسی"
کے کھنکارنے کی آواز سن کر چونکا .مڑ کر دیکھا تو سامنے ثمن
کھڑی تھی. جب وہ کچن میں داخل ہوا اس وقت ثمن فریج
سے کچھ نکالنے کو جھکی ہوئی تھی اور فریج کے دروازے کی
اوٹ میں ہونے کے باعث عدن کو اس کی یہاں موجودگی کا علم
.نہیں ہو سکا تھا۔ وہ خجل سا ہوتا دانین سے کچھ فاصلے پر ہوا

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

"السلام علیکم !کیسے ہو عدن؟؟" ثمن نے خود ہی سلام میں پہل
.کی اور باؤل ہاتھ میں لیے دانین کے نزدیک آئ

"وعلیکم اسلام !میں ٹھیک ہوں. سوری تمہیں دیکھ نہیں سکا
میں " .وہ کان کھجاتا معذرت کر رہا تھا. ثمن کے چہرے پر
.مسکراہٹ بکھری .طنزیہ سی مسکراہٹ

"اٹس اوکے !ویسے بھی دانین کے سامنے آپ کو کوئ اور نظر
ہی کہاں آتا ہے ".نہ جانے کیسی چبھن سی تھی اس کے لہجے
میں .دانین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا .لیکن ثمن کا
.چہرہ بالکل بے تاثر تھا

Classic Urdu Material SBH#10133202109

ہاں بالکل !وہ ہے ہی ایسی .اسے دیکھنے کے بعد کسی اور کو"
دیکھنے کا دل ہی نہیں چاہتا " .عدن نے ثمن کے انداز کو محسوس
کیے بغیر سادہ سے لہجے میں کہا تھا .ایک پل کو ثمن کے چہرے
.کا رنگ بدلا تھا لیکن وہ فوراً خود کو سنبھال گئ تھی

دانی !کتنی دیر ہے؟؟ جلدی سے فری ہو کر آ جاؤ باہر .سب"
مل کر بیٹھتے ہیں. گپ شپ لگائیں گے " .وہ اب ثمن کو
نظرانداز کرتا دانین سے مخاطب ہوا تھا. ثمن نے لب بھینچے
.تھے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

.بس پانچ منٹ مزید لگیں گے .سب کچھ تقریباً ریڈی ہے"
آپ فریش ہو جائیں .تب تک میں اور ثمن آپی بھی آ جائیں
گے وہاں" .وہ مسکرا کر کہتی پھر اپنے کام میں مصروف ہو
.گئ

اوکے "!عدن جواب دے کر کچن سے نکل گیا کہ اب ثمن"
کی موجودگی میں مزید وہاں رک کر کیا کرتا .ثمن کی تلخ
.نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

----------***----------

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

سر آپ مجھ سے کہیں تو میں ابھی ہنستے ہنستے اپنی جان دے"
دوں .لیکن میجر ساحر کے ساتھ کام نہیں کرنا مجھے. "طارق
نے منہ پھلاتے ہوئے ایک بار پھر میجر عبیداللہ کو مخاطب کیا
تھا .لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز بھلا کون سنتا ہے؟ اس
کی کوئ دسویں بار کہی گئ اس بات کو ایک بار پھر بھرپور
.طریقے سے نظرانداز کیا گیا تھا

آئ ایس آئ ہیڈکوارٹر کی اس لمبی سی راہداری میں اس وقت
سب سے آگے میجر عبیداللہ اور میجر ساحر کچھ ڈسکس کرتے

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ہوئے تیز قدموں سے جا رہے تھے .ان کے پیچھے ہی میجر ساحر کی ٹیم کے چاروں افراد عظیم, طلحٰہ ,روحان اور طارق بھی ان کی رفتار سے ملنے کی کوشش میں تھے .وہ سب اب لفٹ کا بٹن پریس کرتے ہوئے اندر داخل ہو رہے تھے جب طارق کی منمناتی ہوئ سی آواز پھر سنائ دی .میجر ساحر نے اسے ایک گھوری سے نوازا.

"طارق !کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ہم سب کے حتمی فیصلے کے بعد بھی تم اپنی اس فضول سی ضد پر کیوں اڑے ہو؟ جب ایک بار کہہ دیا گیا ہے کہ اس مشن میں تم میجر ساحر کا ساتھ دو گے تو انکار کا کوئ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ".میجر عبیداللہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

نے اپنی بات روک کر اب رخ طارق کی جانب موڑا ور خاصی خشک آواز میں اسے مخاطب کیا تھا.

"سر میں آپ کے فیصلے کی قدر کرتا ہوں لیکن میجر ساحر کے ساتھ کام کرتے ہوئے ہر پل دل کو دھڑکا سا لگا رہتا ہے .یہ کب کیا کرنے والا ہے کسی کو معلوم نہیں ہوتا.اس کا پلان اے وہ ہوتا ہے جو ہم سب کو بتایا گیا ہوتا ہے .لیکن عین وقت پر پلان چینج کر کے یہ پلان بی پر عمل کرتا ہے جو صرف اس کے دماغ میں ہوتا ہے .اور ہم ہکّا بکّا سب دیکھتے رہ جاتے ہیں." طارق کے چہرے پر خفگی کے آثار تھے .میجر ساحر سنجیدہ سا چہرہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لیے ہاتھ سینے پر باندھے لفٹ کے دروازے کی جانب چہرہ کیے
.کھڑا تھا جیسے اس سب گفتگو سے کوئ سروکار ہی نہ ہو

موقع اور حالات کو دیکھ کر پلان چینج کرنا پڑتا ہے طارق !اور"
یہی بہترین حکمت عملی ہوتی ہے دشمن سے نمٹنے کی .اور
میرے خیال میں میجر ساحر ہر چیز کو اچھے طریقے سے مینیج
کرنا جانتا ہے تبھی اس کا ہر مشن کامیاب ہوتا ہے " .میجر
عبیداللہ نے گویا ناک سے مکھی اڑائ تھی. طارق کا احتجاج ان
کی نظر میں کوئ اہمیت نہ رکھتا تھا .وہ جانتے تھے شروع میں وہ
ایسی ہی ڈرامے بازی کرتا ہے لیکن پھر مان بھی جاتا ہے .طارق
ایک ادھیڑ عمر شخص تھا جو کمپیوٹر کے ہر کام میں ماسٹر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھا. خصوصاً ہیکنگ ,لوکیشن ٹریسنگ اور اس طرح کے کام کرنا تو اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا . تبھی اس طرح کے مشن میں اسے ہی ترجیح دی جاتی تھی.

لیکن سر !آپ کو پتا ہے پچھلی بار میجر ساحر کے ساتھ جو" مشن میں نے کیا اس میں مرتے مرتے بچا ہوں میں. اس کی وجہ سے میں پھنس گیا تھا وہاں .کانٹے دار تاروں سے میرا لباس اٹک گیا تھا .اگر ایک منٹ کی بھی تاخیر ہو جاتی تو میں اس وقت شاید اللہ کو پیارا ہو چکا ہوتا یا دشمن کی کسی جیل میں سڑ رہا ہوتا" . طارق نے اس بار شکایتی انداز اپنایا.

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اگر آپ میرے کہنے پر وہاں گ ئے تھے تو آپ کو وہاں"
موت کے منہ سے بچانے والا بھی میں تھا .اس لیے یہ شکوے
شکایتیں کوئ معنی نہیں رکھتے .ویسے بھی آئ ایس آئ میں آنے
کا فیصلہ آپ کا اپنا ہے .اور جب اس فیلڈ میں آتے ہیں تو جان
ہتھیلی پر رکھ کر ہی آتے ہیں " .میجر ساحر کی سپاٹ سی آواز
ابھری تھی .لفٹ کا دروازہ کھل چکا تھا .میجر ساحر بات مکمل کر
کے لفٹ سے نکل گیا .پیچھے ہی باقی سب نے بھی قدم
.بڑھائے

لیکن اگر اس دن ذرا سی دیر ہو جاتی تو؟؟ "طارق نے خیال"
.آتے ہی جھرجھری سی لی

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

تو؟؟ کیا ہو جاتا؟؟ زیادہ سے زیادہ یہ کہ آپ اس وقت"
شہادت کے رتبے پر فائز ہو چکے ہوتے .اور یہ تو خوشی کی بات
ہوتی " .میجر ساحر کی بے نیازی سے کہی گئ بات نے جہاں
طارق کو تلملا کر رکھ دیا تھا وہاں باقی سب کے چہروں پر
.مسکراہٹ بکھری تھی. میجر عبیداللہ بھی خاموش ہو چکے تھے
.جانتے تھے کہ میجر ساحر خود ہی سنبھال لے گا سب

ہاں ہاں! تمہیں میرا زندہ رہنا کیسے برداشت ہو سکتا ہے؟؟"
.وہ قیصر بھی تو ہے نا .دو مشن کر چکا ہوں میں اس کے ساتھ
ہمیشہ مجھے سیفٹی زون میں رکھا اس نے .لیکن تم !میرے ہاتھ

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

میں گن تھما دیتے ہو کہ چلو تم بھی لڑو. ارے بھئ میرا کام کمپیوٹر سے ریلیٹڈ ہے۔ یہ گنز چلانا مجھے نہیں آتا " .طارق کے اعتراضات ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے. وہ سب چلتے ہوئے ایک بڑی سی دیوار کے قریب پہنچے.

آپ فارغ وقت میں کمپیوٹر پر شوٹنگ گیمز کھیلتے رہتے تھے تو " ".میں نے سوچا حقیقی زندگی میں بھی آپ کو تجربہ کروا دیا جائے میجر ساحر نے جواب دیتے ہوئے ایک سائیڈ پر بنے سنسر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا .فنگر پرنٹ سکین ہوتے ہی وہاں ایک چھوٹا سا بلاک نمودار ہوا .جہاں چند بٹن لگے تھے .میجر ساحر نے مخصوص کوڈ دبایا .دیوار سامنے سے ہٹتی چلی گئ اور سامنے ایک

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بڑا سا کمرہ نمودار ہوا .وہ سب اندر داخل ہوئے. طارق اپنا راز کھلنے پر خجل سا ہوا.

تو اور کیا کروں. اگر ذہنی ٹینشن سے بچنے کے لیے گیمز" "کھیل بھی لیتا ہوں تو کیا حقیقت میں گن پکڑا دو گے مجھے؟؟ طارق بگڑا تھا.

بس کر دو طارق !یہ بچکانہ باتیں بند کرو . تمہیں ساحر کے" ساتھ اس مشن پر بھیجنے کا فیصلہ ہمارا ہے .آئی ایس آئی کے فیصلے تم سے پوچھ کر نہیں کیے جائیں گے اب .تم سے اس مشن پر جانے کی درخواست نہیں کی جا رہی .اٹس این آرڈر !اور

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

آرڈر فالو کرنا آپ سب پر لازم ہے. از دیٹ کلئیر؟؟" میجر عبیداللہ نے اب کی بار تھوڑا سا سخت لہجہ اپنانا ضروری سمجھا. شاید اسی لیے طارق نے بھی اپنی زبان پر قفل لگایا تھا.

میجر ساحر ایک ٹیبل کی جانب آیا جہاں کوئ نقشہ پڑا تھا اور اس پر کچھ جگہوں کو ہائ لائٹ کیا گیا تھا.

سو گائز !ہمارا سب پہلا کام یہ ہے کہ ہمیں معلوم کرنا ہے" انڈین را ایجنسی کے کارکن پاکستان کے خلاف اس وقت کیا پلاننگ کر رہے ہیں. اور اس وقت ہمارے پاس صرف ایک ہی کڑی ہے اور وہ ہے یہ شعیب کرمانی. اس کے متعلق ساری

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

انفارمیشن میں لے چکا ہوں. احمد کالونی کے اس پوائنٹ پر یہ اس وقت رہائش پذیر ہے .اور جس بلڈنگ میں یہ رہ رہا ہے اس کے بالکل سامنے والی بلڈنگ میں ایک فلیٹ میں رینٹ پر لے چکا ہوں .اس فلیٹ میں میں اور طارق رہیں گے چند دن کے لیے .شعیب کرمانی پر نظر رکھنے کے لیے ہمیں اس کے آس پاس ہی رہنا ہو گا .یہاں سے کچھ فاصلے پر مین روڈ پر ایک فلیٹ میں عظیم رکے گا .شعیب کرمانی ہر ویک اینڈ پہ ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب کو اس ہوٹل میں جاتا ہے ,رائل ہوٹل. اور وہ رات وہیں گزارتا ہے .جہاں اس کے لہے خاص شراب و شباب کا انتظام کیا جاتا ہے .اس لیے طلحٰہ اور روحان اسی ہوٹل میں روم بک کروائیں گے .یوں ہم ایک دوسرے کے پاس

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

رہیں گے. ایک دوسرے سے رابطے میں رہیں گے .اور شعیب کرمانی پر نظر رکھیں گے کہ اس کی کیا سرگرمیاں ہیں ,وہ کس سے ملتا ہے اور کون کون اس کے ساتھ اس سب پلاننگ میں شامل ہے .پھر ہی ہم کوئ لائحہ عمل طے کر سکیں گے .انڈر اسٹینڈ؟؟ "میجر ساحر نے بات مکمل کر کے ان سب کی جانب دیکھا.

.یس سر " .سب نے بیک وقت کہا تھا سوائے طارق کے"

طارق! آپ اپنا موڈ ٹھیک کریں گے اب؟؟ "میجر ساحر نے" .ابرو اچکا کر سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا. انداز طنزیہ تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

."ٹھیک ہے میرا موڈ ".خفا سا لہجہ ابھی تک برقرار تھا

"اوکے گائز .اپنا مختصر سامان لے لیجیے .ہم ٹھیک دو گھنٹے بعد لاہور کے لیے روانہ ہو رہے ہیں " .میجر ساحر کے کہنے پر وہ سب اس کمرے سے نکل گ ئے. اب وہاں صرف میجر ساحر اور میجر عبیداللہ موجود تھے .جو نقشے پر جھکے پھر کسی ڈسکشن میں .مصروف ہو چکے تھے

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

----------***----------

رات کے پونے بارہ بجے کا وقت تھا .سب اس وقت خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے لیکن ایک وہ تھی جو ابھی تک صوفے پر آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی .کتاب گود میں پڑی تھی .وہ کتاب پر دھیان دینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بار بار نیند آنے لگتی .کتاب پر لکھے الفاظ نظروں کے سامنے گھومنے لگتے یوں جیسے فضا میں اڑ رہے ہوں. نیند کی شدت کے باعث آنکھوں میں گلابی پن سا اتر آیا تھا لیکن وہ بار بار آنکھیں مسلتی کتاب پر توجہ دینے کی کوشش کر رہی تھی .خود کو جگانے کی

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

خاطر کئی بار ٹھنڈے پانی سے منہ بھی دھو کر آئی تھی لیکن پھر بھی جاگنا مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے.

ویسے تو وہ کالج سے آتے ہی کتابیں لے کر بیٹھ جاتی تھی .اور رات تک سب کام مکمل کر بھی لیتی تھی لیکن آج کل سب کزنز اکٹھے ہوئے تھے تو ان کے ساتھ وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلتا تھا .آج بھی شام تک وہ سب مل کر بیٹھے رہے. مستیاں کرتے رہے جس کے باعث اس وقت اسے پڑھنا پڑ رہا تھا . صبح اس کی پریزنٹیشن تھی اور اسے ہر حال میں آج جاگنا تھا اس پریزنٹیشن کی تیاری کے لیے.

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس نے وقت دیکھا. بارہ بجنے میں چار منٹ باقی تھے .کتاب ایک طرف رکھتی وہ اٹھی .دوپٹا گلے میں لٹکاتے ہوئے سلیپرز پہنے اور واشروم کی جانب بڑھ گئ تاکہ منہ دھو کر نیند کو بھگا سکے .چند لمحوں بعد ہی واشروم سے نکلی .ارادہ پھر کتاب پکڑنے کا تھا لیکن سامنے ڈریسنگ میں نظر آتے اپنے عکس پر نگاہ پڑی تو وہ ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئ. بکھرے بالوں کے ساتھ عجیب لاپرواہ سا حلیہ تھا جو اس کی نفاست پسند طبیعت کو گراں گزرا . تبھی وہ صوفے پر بیٹھنے کی بجائے ڈریسنگ مرر کی جانب چلی آئ. ہئیر برش تھام کر بالوں کو سلجھایا .چہرے کو .تھپتھپاتے ہوئے سوئ سوئ صورت کو قدرے نارمل کرنا چاہا

ClassicUrduMaterial ISBN#0132021909

ابھی مڑنے ہی والی تھی جب بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑے سیل فون کی چیختی چنگھاڑتی بیل نے اس کے ارتکاز کو توڑا.

اس ٹائم کس کی کال آ گئ؟؟ "وہ حیرت سے بڑبڑاتی ہوئ" سیل فون کی جانب بڑھی .اسکرین پر جلتے بجھتے نمبر کو دیکھا تو وہاں 'عدن کالنگ 'لکھا نظر آ رہا تھا.

عدن کی کال؟؟ "وہ پھر سے بڑبڑائ اور کال ریسیو کی".

Classic Urdu Material USB#10103202109

ہیلو " .نارمل سے لہجے میں کہتے ہوئے وہ صوفے کی جانب"
.چلی آئ

.ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"

.ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

.ہیپی برتھ ڈے ٹو دانین

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو " .عدن مدھم سی آواز میں گنگنایا
تھا. وہ ہکا بکا سی رہ گئ. تبھی موبائیل کان سے ہٹا کر ڈیٹ
.دیکھی جو اب 24 فروری میں بدل چکی تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اف "!اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا .اس بار بھی وہ اپنا برتھ"
.ڈے بھول چکی تھی

کیا ہوا؟؟ بھول گئ تھی نا اس بار بھی ؟؟ "عدن نے اس کی"
.خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے اندازہ لگایا

ہاں !واقعی بھول گئ میں .بٹ تھینک یو سو مچ عدن " !دل"
ایک دم خوشگواریت کے احساس سے دھڑکنے لگا تھا .پچھلے کئ
سالوں کی طرح اس بار بھی سب سے پہلے عدن نے اسے وِش
.کیا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اچھا لگا میرا وِش کرنا؟ اچھا یہ بتاؤ جلدی سے کہ مجھ سے پہلے" کسی اور نے تو وِش نہیں کیا نا تمہیں؟؟ "وہ بے تابی سے پوچھ رہا تھا .دانین کو ہنسی آئی تھی اس کی بات پر .ہمیشہ وِش .کرنے کے بعد اس کا پہلا سوال یہی ہوتا تھا

نہیں جناب !کسی نے وِش نہیں کیا .آپ ہی پہلے نمبر پر رہے" ہیں اس بار بھی .اور ہاں ,بہت بہت اچھا لگا مجھے آپ کا وِش .کرنا " .اس کا لہجہ مسکراتا ہوا سا تھا

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

تھینگ گاڈ " !عدن نے شکر ادا کیا تھا. دانین بھی اب"
پریزنٹیشن کی تیاری بھول چکی تھی .چاہے جانے کا احساس کتنا
.دلکش ہوتا ہے یہ کوئ اس سے پوچھتا

اچھا اپنے کمرے کی بالکونی کھولو جلدی سے " .عدن کی بات"
.پر وہ ٹھٹھکی

کیوں؟؟ مطلب اتنی رات کو بالکونی کھولنے کا مقصد؟؟ "اس"
.کا حیران ہونا بنتا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

."اف یار !ایک تو تم سوال بہت کرتی ہو .بالکونی میں آؤ جلدی"
عدن کے جھنجھلانے پر وہ اٹھی. ایک ہاتھ سے فون کان سے "
لگائے دوسرے ہاتھ سے پردہ سائڈ پتر کرتے ہوئے بالکونی کا
دروازہ کھولا۔ سامنے چند اِن ڈور پلانٹس رکھے تھے .وہ متلاشی
نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب نگاہ گملوں کے
.درمیان رکھے خوبصورت سے بکے پر پڑی

."اوہ مائ گاڈ! "اس کا چہرہ خوشی کے احساس سے چمک اٹھا تھا
عدن نے اس کا یہ جملہ سنا تھا اور اسے لگا جیسے اس کی محنت
وصول ہو گئ ہو. دانین فوراً آگے بڑھی .فون کو کندھے اور
.کان کے درمیان دباتے ہوئے بکے تھاما

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

اٹس سو بیوٹی فل " .بے ساختہ اس کے لبوں سے ستائش بھرا"
.جملہ نکلا تھا

ہاں بالکل تمہاری طرح " .عدن کی آواز میں نرم اور"
.خوبصورت جذبات کی جھلک تھی

عدن !بہت اچھا اور خوشگوار سرپرائز ہے یہ میرے لیے .لیکن"
آپ میرے روم میں کب آئے؟؟ یہ بکے یہاں کب رکھ کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گ ئے؟ فلاورز تو بالکل فریش لگ رہے ہیں ".دانین نے ان
.سرخ گلابوں کی مہک کو اپنے اندر اتارا تھا

ہر بات میری جان بتانے کی نہیں ہوتی " .عدن دھیمے انداز"
.میں گنگنایا

اچھا جی .چلیں ٹھیک ہے نہ بتائیں ".دانین نے نچلے لب کا"
کونا دانتوں تلے دبایا .اب وہ بکے کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے ان
.پھولوں کی نرماہٹ کو انگلی سے محسوس کر رہی تھی

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

.دانی "!چند پل کی خوشی کے بعد عدن نے اسے پکارا"

..جی؟؟ "وہ کھوئی کھوئی سی بولی تھی"

تم سے ملنے کو دل چاہ رہا ہے .کیا ہم مل سکتے ہیں ابھی؟؟ تم" چند منٹس کے لیے چھت پر آ سکتی ہو؟؟ "اس نے معصوم سے لہجے میں اپنے دل کی خواہش بیان کی .دانین کے لبوں پر .مسکراہٹ کھیلنے لگی

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

نہین جناب !ابھی تو ملنا پاسیبل نہیں ہے .یو نو اس وقت میرا"
حلیہ ابتر سا ہو رہا ہے .آپ نے دیکھ لیا نا تو ڈر جائیں گے مجھ
سے .اس لیے صبح ملیں گے اب " .وہ جان بوجھ کر اسے ستانے
.کو کہہ رہی تھی

نہیں .مجھے ابھی ملنا ہے تم سے .میں ابھی تمہیں دیکھنا چاہتا"
.ہوں پلیز " .عدن نے منت کی

عدن !ضد مت کریں. آپ تائ جی کو جانتے ہیں نا؟؟ اگر"
.انہیں بھنک بھی پڑ گئ نا تو آپ سے تو کچھ نہیں کہیں گی
میری شامت ضرور آ جائے گی .انہیں ویسے ہی نہیں پسند آپ کا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

مجھ سے زیادہ بات چیت کرنا .اور پھر صرف چند گھنٹوں کی ہی
.تو بات ہے . صبح تو ہمیں ملنا ہی ہے " .وہ سنجیدہ ہوئی تھی
.عدن نے بھی دوسری جانب گہری سانس لی

پتا ہے کیا دانی؟؟ میں سوچتا تھا کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں"
کہ تم سے محبت کی اور بغیر کسی رکاوٹ کے تمہیں خود سے
منسوب بھی کر لیا .سب جانتے ہیں کہ تم میرے لیے بنی ہو
اور میں تمہارے لیے .خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمارے
درمیان یہ ظالم سماج جیسی کوئ چیز نہیں آئ. لیکن اب ایسا
لگتا ہے جیسے مما اس ظالم سماج کا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں
" .ہماری کہانی میں. پتا نہیں کیا پرخاش ہے انہیں تم سے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن کا لہجہ شکایتی سا تھا .اسے مما کا دانین کے ساتھ برا رویہ بہت کھٹکتا تھا.

ایسے نہیں کہتے عدن !وہ مما ہیں آپ کی " .دانین نے دھیمے" سے لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی.

مما ہیں وہ میں جانتا ہوں یار! لیکن وہ ابھی سے تمہاری" ساس کا کردار ادا کر رہی ہیں .مطلب ابھی تو تم میری زندگی میں شامل بھی نہیں ہوئ اور ایسا رویہ رکھ رہی ہیں. جب میری تم سے باقاعدہ شادی ہو جائے گی تب پتا نہیں کیا کریں

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

گی " .عدن مما کے رویے کو لے کر خاصا پریشان تھا .دانین نے یہ بات واضح محسوس کی تھی.

آپ ٹینشن نہ لیں عدن !سب ٹھیک ہو جائے گا " .وہ اس" سے زیادہ اور کیا کہتی؟؟خدیجہ بیگم کے ہر رویے کو وہ صبر و تحمل سے جھیل جاتی تھی .لیکن کبھی عدن کو ان کے خلاف بھڑکانے کی کوشش نہ کی تھی اس نے. یہ اسی کا ظرف تھا.

ایک بات بتاؤ دانی !تم اتنا بڑا دل کہاں سے لاتی ہو؟؟" مطلب خاموشی سے مما کی ہر بات برداشت کر لیتی ہو . تمہیں برا نہیں لگتا؟؟ "وہ جانے کیا جاننا چاہ رہا تھا .دانین اسے جتنا

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

اس موضوع سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا اسی موضوع پر بات کر رہا تھا. چند پل کے لیے دانین کی جانب خاموشی چھائ رہی تھی.

"اس کے سوا میں کر بھی کیا سکتی ہوں؟؟ اور مجھے کوئ شکوہ نہیں ہے تائ جی سے .مما بابا کی اس کار ایکسیڈنٹ میں موت کے بعد جب میں بالکل تنہا تھی تب آپ سب نے مجھے سہارا دیا .شاہ ویز تایا جی نے بابا کی محبت دی .زید سے مجھے ایک بھائ کا پیار ملا اور ردابہ وہ تو بالکل میری بہن جیسی ہے .ان سب نے مل کر میری تنہائ بانٹ لی .ایک تائ جی ہی ہیں نا جن کے دل میں میرے

حوالے سے کچھ غلط فہمیاں ہیں. لیکن مجھے پوری امید ہے آج نہیں تو کل میں ان کی وہ غلط فہمیاں دور کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی .اچھی اور مثبت امید لیے ہی میں ان کی ہر بات خاموشی سے سن لیتی ہوں. وہ زبان کی کڑوی ہیں بس !لیکن میں جانتی ہوں دل کی ہر گز بری نہیں ہیں " .وہ دھیمے سے لہجے .میں اس گھر کے سب افراد کی عظمت کا اعتراف کر رہی تھی

ہمم. سب کا ذکر کر لیا, سب کی محبتوں کے گیت گا لیے" لیکن میرا کیا؟؟ میرا کوئ نام ہی نہیں بے وفا لڑکی " !عدن .نے مصنوعی ناراضگی ظاہر کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

آپ؟؟ آپ سے تو میری سانسیں چلتی ہیں عدن ! کبھی کبھی"
میں سوچتی ہوں کہ اگر آپ میری زندگی میں نہ ہوتے تو کیا بنتا
میرا؟؟ آپ کے ساتھ میرا ہر رشتہ بعد میں ,لیکن پہلے آپ
میرے بہت اچھے دوست ہیں. جس سے میں اپنے دل کی ہر
بات بنا کسی جھجھک کے کہہ سکتی ہوں. آپ نے ہر قدم پر مجھے
گرنے سے بچایا .مما بابا کی ڈیتھ کے بعد اگر کسی نے مجھے سمیٹا
تو وہ آپ تھے .ہر وہ پل جب مجھے کسی سہارے کی ,کسی کے
ساتھ کی ضرورت تھی ,اس پل میں آپ میرے ہمقدم
تھے. آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں میں بھلا؟؟ پتا نہیں میری
کونسی بات, کونسی نیکی میرے رب کو پسند آئی کہ مجھے آپ
سونپ دیئے گ ئے. اور اس ایک نعمت کے بدلے ساری

Classic Urdu Material ISBN#1015320219

ذندگی بھی شکر ادا کرتی رہوں اللہ کا تو وہ بھی کم ہے " .وہ بہت کم اتنا بولتی تھی .لیکن آج یہ سب کہنا ضروری تھا. وہ چاہتی تھی عدن جان لے کہ اس کی ذندگی میں وہ کتنی اہمیت رکھتا ہے .اور عدن کے تو دل میں ٹھنڈک اتر گئ تھی یہ بات سن کر. بالآخر دانین نے آج اقرار کر ہی لیا تھا اس سے محبت کا. چاہے ڈھکے چھپے الفاظ میں ہی سہی. اور یہ بات عدن کے سکون کا موجب بن گئ تھی.

اچھا ٹھیک ہے ملکہ جذبات !اب یہ سب باتیں چھوڑو .تمہیں" اداس کرنے کے لیے کال نہیں کی میں نے .پرانی سب باتوں کو بھول جاؤ. صرف مجھے یاد رکھو. اور ہاں .صبح کسی اور کے

Classic Urdu Material ISBN#1015202119

ساتھ کوئی پلان مت بنانا.کل رات تم میرے ساتھ ڈنر پر جا رہی ہو . سمجھ گئی؟؟ "عدن نے اس کے اداس پن کو دور کرنے کے لیے موضوع بدل دیا .یقیناً اپنے پیرنٹس کو یار کرنا دانین .کے لیے تکلیف دہ تھا اور وہ اسے تکلیف سے بچانا چاہتا تھا

اوکے ڈن " .وہ آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے" بولی تھی .عدن ایسا ہی تو تھا. پل میں اس کے موڈ کو بدلنے کی .صلاحیت رکھتا تھا وہ

.اچھا میں فون رکھتا ہوں. لگتا ہے آواز سن کر مما آ رہی ہیں" اگر انہیں معلوم پڑ گیا کہ اتنی رات کو جاگ کر تم سے محوِ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گفتگو ہوں تو پھر ایک لمبا لیکچر سننے کو ملے گا. اور اس وقت میرا موڈ بہت اچھا ہے سو میں موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا. اس لیے گڈ نائٹ .اللہ حافظ !اور ہاں! ایسے تو مل نہیں سکتی تو .خواب میں آ کر ملاقات ضرور کر جانا. آئی مس یو سو مچ بائے " .عدن تیز تیز کہتے ہوئے جلدی سے کال ڈس کنکٹ کر گیا تھا .کال کٹنے سے پہلے دانین نے تائی جی کی آواز سنی تھی جو عدن کو ہی پکار رہی تھیں. بہت دیر تک وہ فون کو ٹھوڑی سے ٹکائے عدن کی باتوں کو سوچ کر مسکراتی رہی تھی .وہی تو تھا جو اس کی خزاں جیسی زندگی میں بہار لانے کا, رنگ برنگے .پھول کھلانے کا باعث تھا

Classic Urdu Material ISBN#0132021999

----------***----------

ہفتے کا دن تھا .شام کے پانچ بج رہے تھے .ساحر اس وقت شعیب کرمانی کے فلیٹ کے بالکل سامنے والے فلیٹ کی کھڑکی میں کھڑا تھا. ان کا فلیٹ سیکنڈ فلور پر تھا اور شعیب کرمانی بھی سیکنڈ فلور پر ہی رہائش پذیر تھا .اس لیے یہاں سے اس پر نظر رکھنا آسان تھا .شعیب کرمانی کے کمرے کی کھڑکی کھلی تھی پردہ بھی سمیٹا ہوا تھا .ساحر نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگاتے ہوئے کمرے کا جائزہ لینا چاہا جہاں صوفے پر بیٹھا شعیب کرمانی فون پر گپیں ہانکنے میں مصروف تھا.

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یہ شخص آج جا کیوں نہیں رہا؟؟ اس کی روٹین اور ہماری"
پلاننگ کے مطابق آج اسے رائل ہوٹل جانا تھا". اسے سکون
سے بیٹھا دیکھ کر ساحر بڑبڑاتے ہوئے دوربین ہٹا کر پھر سے
.چائے کے گھونٹ لینے لگا

مجھے کیا معلوم؟؟ کہو تو جا کر پوچھ آؤں اس سے کہ بھائ"
صاحب آج آپ ہوٹل کیوں نہیں جا رہے؟؟ ہمیں آپ کو فالو
کرنا ہے تو پلیز !جلد سے جلد ہوٹل جائیں " .طارق جو دائیں
جانب موجود ٹیبل کے پیچھے بیٹھا لیب ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا
اس نے طنزیہ انداز میں کہا .ساحر نے اسے فقط گھورنے پر اکتفا

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

کیا .پھر گردن موڑ کر نیچے گلی میں آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے لگا.

تم سے جو کام کہا تھا وہ کیا؟؟ یہ نہ ہو عین وقت پر انکار" سننے کو مل جائے " .ساحر نے طارق کی جانب دیکھے بغیر سوال کیا اور چائے کا گھونٹ لیا.

کر چکا ہوں میں۔ ابھی کچھ دیر قبل کال کر کے پوچھ بھی " چکا ہوں. وہ وقت پر پہنچ جائے گی .ویسے تم بھی نا !پتا نہیں کیسے کیسے کام کرواتے ہو مجھ سے .اگر میری بیوی کو بھنک بھی پڑ گئ نا کہ میں ریڈ لائٹ ایریا گیا تھا تو مجھے جان سے مار دے

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

گی وہ . کبھی گھر میں نہیں گھسنے دے گی اور نہ ہی بچوں سے ملنے دے گی. اسے تو ویسے ہی مجھ پر شک رہنے لگا ہے کہ شاید میں نے اس سے چھپا کر دوسری شادی کر رکھی ہے .ہر وقت میرے کام سے متعلق سوال کرتی رہتی ہے. پتا نہیں کتنے جھوٹ بول رکھے ہیں میں نے اس سے. تم تو چھڑے چھانٹ ہو .تم یہ کام کرتے تو بہتر نہیں تھا؟؟ "طارق کو ابھی تک اپنا .وہ ڈر ,وہ جھجھک یاد آ رہی تھی جب وہ ریڈ لائٹ ایریا گیا تھا اور اوپر سے وہاں موجود عورتوں کی نظریں.توبہ !جیسے نئے موسم کا کوئ پھل منڈی میں آیا ہو اور سب کی نظریں اس پر .ٹکی ہوں

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

آپ جانتے ہیں مجھے لڑکیوں سے بات کرنا, انہیں قائل کرنا"
نہیں آتا .آپ کے پاس تو خاصا تجربہ ہے عورتوں کے حوالے
سے .آخر شادی شدہ ہیں آپ " .ساحر نے بے نیازی سے
.جواب دیا

.تو یار !اس کام کے لیے ہم کسی اور کو بھی تو لے سکتے تھے"
میرا مطلب کہ ایک طوائف ہی کیوں؟؟ یہ کام تو کوئی بھی عام
لڑکی کر سکتی تھی ".طارق ابھی تک ایک طوائف کو اس مشن
.کے لیے استعمال کرنے کی منطق نہ سمجھ پایا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ایک عام لڑکی وہ سب ادائیں نہیں جانتی جو کسی مرد کو رجھا"
سکیں. طوائف کے پاس تجربہ ہوتا ہے .اور شعیب کرمانی جیسے
شاطر مرد کو سنبھالنے کے لیے ,اسے بیوقوف بنانے کے لیے
ایک طوائف کی ہی ضرورت تھی جو اسے زیر کر سکے اور ہمارا
کام کر سکے ".ساحر نے جواب دیتے ہوئے ایک بات پھر
دوربین آنکھوں سے لگائ. لیکن کوئ خاص چیز نہ پاتے ہوئے
دوربین ہٹانے ہی والا تھا جب ایک دم چونکا .سامنے کے کمرے
میں کچھ ہلچل سی تھی .اس نے دوربین سے بغور دیکھا. شعیب
.کرمانی باتھ گاؤن میں ملبوس اب الماری کھولے کھڑا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

شعیب کرمانی شاید جانے کی تیاری میں ہے " .ساحر نے "
طارق کو بتاتے ہوئے ساتھ ہی کان میں لگی بلیوٹوتھ ڈیوائس سے
.باقی تینوں ٹیم ممبرز سے رابطہ کیا

.بی الرٹ گائز !شعیب کرمانی یہاں سے نکلنے ہی والا ہے "
سب کچھ پلان کے مطابق ہونا چاہیے . عظیم! جیسے ہی شعیب
کرمانی یہاں سے نکلتا ہے میں انفارم کروں گا .مین روڈ سے تم
.اسے فالو کرو گے .دیکھنا کہ راستے میں وہ کس کس سے ملتا ہے
اور ہر بات کی ڈیٹیلز مجھے چاہیئیں .انڈر اسٹینڈ؟؟ "ساحر کا
بارعب سا لہجہ سنائی دیا تھا .ان سب کو الرٹ کر کے ساحر نے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

رابطہ منقطع کیا اور دوبارہ دوربین سے شعیب کرمانی کے کمرے کا جائزہ لیا .وہ اب خود پر پرفیوم کا چھڑکاؤ کر رہا تھا.

ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی .ایسے گھٹیا کام لوگ کر" کیسے لیتے ہیں؟؟ مطلب اگر اس شعیب کرمانی کو خود اپنے نفس پر کنٹرول نہیں تو شادی کر لے نا. یوں غیر عورتوں سے غلط تعلقات رکھتے ہوئے شرم نہیں آتی اسے .چھی !گندہ انسان !" طارق ایک سادہ سا آدمی تھا .تبھی اپنی سوچ کے مطابق ہی بات کرتا تھا .ساحر نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا.

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کیا ہوا؟؟ کچھ غلط کہہ دیا میں نے کیا؟؟ "طارق کو اس کا"
یوں دیکھنا برداشت ہی کہاں ہوتا تھا.

نہیں میں سوچ رہا تھا کہ تم سچ میں اتنے معصوم ہو یا بس"
میرے سامنے ایسے بنتے ہو؟؟ ایک بات تو بتاؤ. تمہیں آئی ایس
آئی میں رکھا کس نے؟؟ "کبھی کبھی طارق کی بے تکی باتیں
ساحر کو تپا کر رکھ دیتی تھیں. اور اب بھی یہی ہوا تھا.

اب ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے؟؟ اور تمہیں میری"
معصومیت سے کیا لینا دینا؟؟ بھئی میری جاب کا تعلق کمپیوٹر سے
ہے .اور میں اپنی جاب پوری ایمانداری سے کرتا ہوں " .طاتق

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

شاید برا منا گیا تھا اس کی بات پر . تبھی منہ بسور کر جواب دیا تھا. ساحر نے گہری سانس لی.

طارق صاحب !اگر شعیب کرمانی جیسے لوگوں میں شرم نام کی" کوئ چیز ہو تو یہ یوں اپنے ہی وطن کو نقصان کیوں پہنچائیں؟؟ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ غداری کیوں کریں؟؟ یہ جس تھالی میں کھاتے ہیں اسی تھالی میں چھید کرتے ہیں .جب باقی ہر طرح کا غیر قانونی کام کرتا ہے وہ تو پھر یہ عورتوں سے غلط تعلقات پر کیوں شرمندہ ہو گا؟؟؟ " ساحر نے نرم سا لہجہ اپناتے ہوئے کہا تھا .حقیقت یہ تھی کہ طارق ہر بات جانتا تھا. لیکن اسے بولنے کی عادت تھی اور وہ چاہتا تھا کوئ اس کے

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

ساتھ بات کرتا رہے . تبھی ادھر ادھر کی بے تکی باتیں کرتا رہتا تھا .لیکن دل کا اچھا تھا وہ . کبھی کسی بات کا غصہ نہیں کرتا تھا.

ساحر بات کرتے کرتے ایک دم کھڑکی سے پیچھے ہٹا .شعیب کرمانی اب کھڑکی میں آ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا .کچھ بھی غیر معمولی نہ پا کر اس نے کھڑکی بند کی اور پردے برابر کر دیئے.

آئ تھنک وہ جا رہا ہے اب .طارق !میں جا رہا ہوں. اگر" کوئ مسئلہ ہو تو فوراً مجھ سے کنٹیکٹ کرنا اور ہاں اس شہلا سے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کال کر کے کہہ دو کہ ریڈی رہے " .ساحر تیزی سے کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا.

آتے ہوئے کھانا لے آنا رات کا. میرا آج کوئ موڈ نہیں" ہے کھانا بنانے کا " .ساحر نے باہر نکلتے ہوئے طارق کا آخری جملہ سنا .طارق کے ساتھ مشن کرنے کا فائدہ یہ تھا کہ انہیں ایک عدد کُک مل جاتا تھا فری میں .بلاشبہ طارق کے ہاتھ میں بہت ذائقہ تھا.

.ساحر تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا مین گیٹ کے قریب پہنچا درز سے جھانک کر دیکھا .شعیب کرمانی تھری پیس سوٹ میں

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ملبوس تیار شیار سا اب اپنی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا .ایک ہاتھ میں بیگ تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں فون.

وہ جا چکا ہے یہاں سے .فالو ہِم "!شعیب کرمانی کے جاتے" ہی ساحر نے عظیم کو انفارم کیا. اور پھر تیزی سے اپنی بائیک کی جانب بڑھا .سر پر ہیلمٹ پہنے وہ شعیب کرمانی کی گاڑی کو فالو کر رہا تھا. مین روڈ پر پہنچتے ہی عظیم بھی اپنی گاڑی کے ساتھ نظر آ گیا .اسے بیسٹ آف لک کا اشارہ کر کے ساحر وہاں سے جا چکا تھا. اسے جلد از جلد ہوٹل پہنچنا تھا تبھی اس نے شارٹ کٹ لیا تھا.

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

----------***----------

شعیب کرمانی اس وقت احمد کالونی میں اپنے فلیٹ میں صوفہ پر نیم دراز پرسکون سا سگریٹ پھونکنے میں مصروف تھا .سامنے ہی ایل ای ڈی پر کوئ فلم چل رہی تھی لیکن شعیب کرمانی کا دھیان کسی اور جانب تھا .چند سیکنڈز بعد ہی اس کا ٹیبل پر رکھا فون بجنے لگا .شعیب کرمانی نے تمام سوچوں کو جھٹکتے ہوئے فون اٹھا کر دیکھا تو سامنے 'پرائیویٹ نمبر کالنگ 'لکھا نظر آ رہا تھا .شعیب کرمانی نے ابرو اچکا کر فون کو گھورا .پھر کال ریسیو کی

"ہیلو !"فون کان سے لگاتے ہوئے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا.

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آئ ایس آئ کے پانچ بندے تمہیں فالو کر رہے ہیں کیونکہ"
انہیں شک ہو چکا ہے کہ تم را ایجنسی کے ساتھ مل کر پاکستان
کے خلاف کچھ پلان کر رہے ہو ".کال کرنے والے کے لہجے
.میں عجب پراسراریت تھی

واٹ؟ تم کون ہو اور "...شعیب کرمانی کا دماغ بھک سے اڑا"
تھا اس اطلاع پر .وہ سیدھا ہونے کو تھا جب فون سے آنے والی
.آواز پر ٹھہر سا گیا

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

اپنی جگہ سے ہلنا بھی مت .جس انداز میں بیٹھے ہو ویسے ہی"
بیٹھے رہو کیونکہ تمہارے کمرے کی کھڑکی سے تم پر نظر رکھی جا
رہی ہے .تمہارے کسی بھی انداز یا حرکت سے وہ لوگ چوکنے
ہو سکتے ہیں".وہ شخص جانے کیسے ہر بات جانتا تھا .شعیب
کرمانی کی کھڑکی کی جانب پشت تھی .اس نے کن اکھیوں سے
ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کچھ سوچا .پھر ایل ای ڈی کا ریموٹ
اٹھا کر اسے آف کیا .اب ایل ای ڈی کی تاریک اسکرین میں
کھڑکی کا عکس دکھائی دے رہا تھا اور کھڑکی کے پار دوربین
آنکھوں سے لگائے کسی شخص کا عکس بھی .مطلب کال پر ملنے
.والی اطلاع بالکل درست تھی

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320209

کون ہو تم؟؟ اور مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہو؟؟ میری مدد"
کر کے تمہیں کیا ملے گا؟؟ اور ... کہیں انہوں نے میرا فون تو
ٹیپ نہیں کر رکھا؟؟ "شعیب کرمانی کال کرتے کرتے اٹھا .اس
..کے لہجے میں پریشانی تھی

میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ تمہارا ویل وشر ہوں .کیونکہ"
تمہاری مدد کے بدلے مجھے بھی کچھ چاہیے .اور وہ کیا ہے یہ
وقت آنے پر بتاؤں گا .رہی بات فون ٹیپ کرنے کی تو ابھی
تک تم اور تمہارا فون سلامت ہیں .لیکن آج رات جب تم
رائل ہوٹل جاؤ گے تب وہاں تمہارے فون میں ایک چپ
لگائی جائے گی .اس لیے تمہیں محتاط رہنا چاہیے تاکہ انہیں شک

Classic Urdu Material ISBN#1013202499

نہ ہو کہ تمہیں ان پر شک ہو چکا ہے ".پرائیویٹ نمبر کالر کا
.لہجہ مسکراتا ہوا سا تھا

لیکن ... تمہیں یہ سب کیسے پتا؟؟ اور میں کیسے ان کی نظروں"
سے بچوں؟؟ "شعیب کرمانی خاصا شاطر دماغ آدمی تھا لیکن اتنی
.اچانک اطلاع ملنے پر اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا

ڈونٹ وری شعیب کرمانی !بس میری بات مانتے جاؤ .تم ضرور"
اپنے مشن میں کامیاب ہو گے .فی الحال آئی ایس آئی کے ان
.پانچوں افراد کو تمہیں فالو کرنے دو .ان کا دھیان بھٹکانا ہے
تاکہ وہ تم لوگوں کے مشن تک نہ پہنچ سکیں .تم آج رائل

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ہوٹل جاؤ گے .انہیں یہ احساس دلاؤ کہ وہ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں لیکن ان کی ناک کے نیچے اپنا کھیل جاری رکھو . کھیل کے اختتام پر ہی انہیں علم ہو گا کہ جسے وہ لوگ اپنی جیت سمجھ رہے تھے وہ دراصل ان کی ہار تھی ".وہ شخص لطف بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا جیسے آئی ایس آئی کو اپنی آنکھوں کے سامنے ناکام ہوتے دیکھ رہا ہو .پھر آہستہ آہستہ وہ شعیب .کرمانی کو پلان سمجھانے لگا

کال کٹ جانے کے بعد شعیب کرمانی مطمئین سا نہانے گیا .پھر باتھ گاؤن میں ملبوس باہر آیا .اپنے لیے تھری پیس سوٹ منتخب کیا .تیاری مکمل کر کے وہ کھڑکی تک آیا .لیکن سامنے والے

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

فلیٹ کی کھڑکی اب خالی تھی .شعیب کرمانی کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھری .اس نے کھڑکی بند کرتے ہوئے پردے برابر .کیے .بریف کیس اور موبائل فون تھاما اور کمرے سے نکل گیا

گھر سے نکلتے ہی شعیب کرمانی نے بیک ویو مرر میں ایک بائیک کو اپنا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا .یہ وہی بائیک تھی جو کچھ دیر پہلے سامنے والے فلیٹ کی پارکنگ میں کھڑی تھی .گیٹ کی درزوں سے بائیک کی جھلک دکھائی دی تھی اور اب وہی بائیک اس کے پیچھے تھی .البتہ بائیک سوار نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا تبھی اس کا چہرہ نظر نہیں آ سکا. مین روڈ پر آتے ہی پیچھا کرنے والوں میں ایک گاڑی کا اضافہ ہوا اور چند لمحوں بعد

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

بائیک سوار دوسری جانب مڑ گیا .شعیب کرمانی نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی.

وہ فریش ہو کر ناشتے کے لیے نیچے آئی تو وہاں ینگ پارٹی کو اپنا منتظر پایا.

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ہیپی برتھ ڈے دانین " !سب نے مل کر ایک ساتھ اسے"
وِش کیا تھا .اور ساتھ ہی گفٹس کا ایک ڈھیر تھا جو اس کے
.پاس جمع ہو چکا تھا

ارے !اس سب کی کیا ضرورت تھی؟؟ تم لوگوں کا وِش کر"
دینا ہی کافی تھا میرے لیے " .وہ اتنی محبتوں پر خدا کی بے حد
.شکر گزار تھی

ہاں تاکہ تم بھی خالی تھینکس کہہ کر بری الذمہ ہو جاتی .یہ"
گفٹس اس لیے نہیں دیئے تمہیں دانین کہ تم چند تکلف سے
بھرپور جملے کہہ کر اپنی جان چھڑا لو .آج کل تو کچھ دو اور کچھ

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

لو والا معاملہ چلتا ہے. ان گفٹس کے بدلے ہمیں تم سے ٹریٹ چاہیے سمجھی "!ارسل نے بڑے رعب دارانہ انداز میں کہا تھا. سب کی ہنسی چھوٹ گئ اس کی بات پر.

بھوکے ندیدے !تمہیں تو ہر وقت ٹھونسنے کی ہی پڑی رہتی" ہے ".ارسل کی بہن کومل نے ارسل کو گھورا .ساتھ ہی کہنی بھی ماری.

تمہیں کیا ہے چڑیل؟؟ ایک تو تمہارا یہ غریب بھائ اتنے پیسے" خرچ کر کے دانین کے لیے گفٹ لایا ہے .اب بدلے میں کچھ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اچھا کھانے کی امید بھی نہ رکھے؟؟ "ارسل اب بھی باز نہیں آیا تھا.

اچھا بابا! کھلا دوں گی جو تم لوگ کہو گے .بس اب" خوش؟؟ "اس سے پہلے کہ کومل اور ارسل جھگڑا شروع کرتے دانین نے بات ختم کرنا ہی مناسب سمجھا.

السلام علیکم " !یہی سب باتیں چل رہی تھیں جب عدن" گھڑی پہنتا اپنے روم سے نکل کر وہاں چلا آیا.

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

وعلیکم اسلام !عدن بھائ !آپ نے دانین کو وِش نہیں"
کیا...؟؟ "ردابہ کو لگا شاید اس کا بھائ دانین کو برتھ ڈے
.وِش کرنا بھول گیا ہے تبھی اسے یاد دلانا چاہا تھا

اوہ دانی !ہیپی برتھ ڈے یار !میں تو بھول ہی گیا " .عدن"
نے جان بوجھ کر چڑانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ارسل
کو دیکھا .اسے یقین تھا کہ اب ارسل اسے باتیں سنائے گا کہ
اپنی زندگی کی سب سے اہم ہستی کا برتھ ڈے کیسے بھول گیا
وہ؟؟ لیکن اسے حیرت ہوئ جب ارسل کے چہرے پر پراسرار
.سی مسکراہٹ دیکھی

Classic Urdu Material SBH#1013320219

عدن بھائی نا صرف ہمارے سامنے بنتے ہیں. گھنے میسنے !سچ"
کیا ہے صرف میں جانتا ہوں۔ "ارسل نے سسپنس پھیلانے کی
کوشش کی. اور وہ خاصی حد تک کامیاب بھی رہا تھا .سب
.حیران سے اسے دیکھنے لگے

ایکسکیوزمی! کیا میسنا پن دیکھ لیا تم نے مجھ میں؟؟ اور کس سچ"
کی بات کر رہے ہو تم؟؟ "عدن نے آنکھیں سکوڑ کر اسے
دیکھا. دانین بھی حیران سی ارسل کو دیکھ رہی تھی کہ بھلا اس
.بات کا کیا مطلب ہوا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

گائز کل رات بارہ بجے کے لگ بھگ میں نے اپنی ان گناہگار" آنکھوں سے دیکھا کہ کوئی پائپ سے لٹک کر دانین کے روم کی بالکنی تک گیا، ایک خوبصورت سا سرخ گلابوں کا بکے اس کی بالکنی میں سجایا اور پھر پائپ سے اتر کر واپس اپنے کمرے میں چلا گیا" .ارسل لبوں پر شرارتی مسکراہٹ لیے عدن کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جہاں دانین جھینپ کر رہ گئی وہیں عدن سب کے سامنے اس بات کے کھلنے پر خجالت کے مارے رخ موڑ گیا۔

کیوں عدن بھائی !وہ آپ ہی تھے نا؟ "ارسل نے آنکھیں " مٹکاتے ہوئے پوچھا۔ سب کی معنی خیز سی نگاہیں اب عدن پر بھی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

پتا نہیں کیا اول فول بولے جار ہے ہو تم۔ مجھے کیا "
ضرورت ہے بھلا یوں چھپ کر جانے کی؟ اگر میں چاہوں تو کیا
دروازے سے نہیں جا سکتا؟؟ "عدن خجالت مٹانے کو ارسل پر
ہی چڑھ دوڑا۔

ہاں لیکن دروازے سے جانے پر سر پرائز، سر پرائز تو ہر گز"
نہ رہتا ".ارسل نے بے نیازی سے کی رنگ انگلی میں گھماتے
ہوئے کہا جو اس نے عدن کی پینٹ کی پاکٹ سے ہی اچکی
تھی۔ سب اس سچویشن سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ایسا کچھ نہیں ہے ۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ "عدن نے" بات ختم کرنی چاہی۔

آہاں !سن رہے ہیں سب ؟ عدن بھائی اب جھوٹ بھی " بولنے لگے ہیں۔ ویسے بھائی !مجھے معلوم تھا آپ ایسے ہی کہیں گے ۔ تبھی ثبوت بھی ہے میرے پاس۔ ایک منٹ ذرا" .ارسل کی بات پر عدن نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔ اب پتا نہیں کونسا ثبوت دکھانے جا رہا تھا وہ۔ ارسل سر جھکائے اپنے فون کی اسکرین کو اسکرول کر رہا تھا۔ پھر ایک ویڈیو پر کلک کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن بھائی !پہچانیں اسے .یہ پائپ سے لٹکتا ہوا بندر۔۔۔۔"

اوہ سوری میرا مطلب بندہ کون ہے بھلا؟ "ارسل نے اسکرین عدن کی جانب کی ، باقی سب بھی بمشکل ہنسی روکتے ہوئے ویڈیو دیکھ رہے تھے۔

کمینے راتوں کو اٹھ اٹھ کر بھی تم میری ہی جاسوسی کرتے"

رہتے ہو؟ "عدن دانت پیستے ہوئے ارسل کی جانب بڑھا، وہ ہنستے ہوئے جلدی سے پیچھے ہٹا۔ عدن کی سنجیدہ طبیعت کے باعث باقی سب اس سے اتنے بے تکلف نہیں ہوتے تھے لیکن ارسل ہر وقت اسے تنگ کرنے کے موڈ میں رہتا تھا۔ اور ارسل کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ان شرارتوں پر عدن چاہ کر بھی غصہ نہیں کر پاتا تھا۔ اسی بات کا فائدہ اٹھاتا تھا ارسل ۔

" وہ کیا ہے نا عدن بھائی !کہ مجھے بھی اپنی ہونی والی "اس" کو ایسے ہی وش کرنا ہے ، اب مجھے تو لڑکیوں کو خوش کرنے کا کوئی طریقہ آتا نہیں تو سوچا آپ سے ہی سیکھ لوں .آپ کے پاس کافی تجربہ ہے نا۔ "ارسل نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں، چہرے پر شرارت رقم تھی۔

Classic Urdu Material USB#1033202109

ارسل ڈیلیٹ کرو اسے ۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"
عدن نے چہرے پر سختی طاری کرنے کی کوشش کرتے ہوئے"
انگلی اٹھا کر وارننگ دی۔

نہ جی !ابھی نہیں۔ ابھی تو فیس بک پر اسٹیٹس ڈالوں گا میں"
بزنس مین مسٹر عدن شاہ ویز رات کے وقت اپنی خاص الخاص'
سرگرمیاں انجام دیتے ہوئے۔ "ارسل ابھی بھی شرارت سے باز
نہیں آیا تھا۔

رکو تم !ایسے باز نہیں آؤ گے۔ "عدن اس کا سیل لینے کے"
لیے اس کی جانب بڑھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

اوکے اوکے اوکے .میں کر رہا ہوں ڈیلیٹ .بس آپ کو تنگ"
!کرنا چاہ رہا تھا میں۔ لیکن ایک بات کہے دیتا ہوں میں بھائی
آج رات ہم پارٹی کریں گے دانین کے ساتھ ۔ اس کا برتھ
ڈے سب مل کر سیلیبریٹ کریں گے ،اچھا؟ "ارسل نے
. ابرواچکا کر شرط بتائی

نہیں، تم لوگوں کو جو بھی پارٹی یا سیلیبریشن وغیرہ کرنی ہوئی"
دوپہر میں کر لینا ۔ رات کا ڈنر ہم پہلے سے پلان کر چکے
ہیں ".عدن نے قطعیت بھر انداز اپنایا۔ ثمن جو ڈائننگ ٹیبل پر
ان سب سے بے نیاز بیٹھی ناشتہ کرنے میں مگن تھی عدن کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بات پر اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔ چہرے پر ناگواریت کا تاثر ابھرا۔

اٹس ناٹ فیئر بھائی !ہمارا بھی کوئی حق ہے دانین پہ۔ "سمیعہ" نے بھی منہ بسورا۔

آئی نو گڑیا !بٹ دانین کے اس سپیشل ڈے کو میں مزید" اسپیشل بنانا چاہتا ہوں۔ آپ لوگوں کو جو بھی کرنا ہو ہمارے ڈنر پر جانے سے پہلے پہلے کر لینا۔ ہم دونوں کو بھی تو کچھ وقت دو نا آج کے دن کے لیے۔ اور پلیز اس ٹاپک پر مزید بحث نہیں۔ میں آفس سے لیٹ ہو رہاہوں۔ آجاؤ سب، ناشتہ کرتے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہیں۔ "عدن نے بات ختم کرنی چاہی۔ ثمن کے چہرے پر زہریلا پن اپنی جھلک دکھانے لگا۔ عدن چلتا ہوا ڈائننگ ٹیبل تک آیا. باقی سب بھی ناشتے کی غرض سے وہیں چلے آئے۔ دانین نے عدن کے برابر والی کرسی کھینچی۔ وہ بیٹھنے ہی والی تھی جب ثمن ایک جھٹکے سے اٹھی اور ڈائننگ ہال سے نکلتی چلی گئی۔

اسے کیا ہوا؟ "عدن نے حیرت سے اس جانب دیکھا جہاں " سے وہ ابھی گئی تھی، باقی سب نے کندھے اچکا دیے۔

ثمن آپی بہت بدلی بدلی سی لگتی ہیں آج کل ".ارسل نے " تبصرہ کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں دیکھتی ہوں انہیں۔ آپ لوگ ناشتہ کریں۔ "سمیعہ کو "
اپنی بہن کا یہ رویہ ناگوار گزرا تھا، وہ باقی سب کی توجہ کا ارتکاز
ہٹانے کی غرض سے انہیں ناشتے کا کہتی وہاں سے چلی گئی۔

****

کیا ہو گیا ہے آپی آپ کو؟ یوں ناشتہ ادھورا چھوڑ کر آنے کی"
کیا ضرورت تھی؟ وہ سب کیا سوچ رہے ہوں گے ہمارے
بارے میں کہ کس قدر ال مینرڈ ہیں ہم لوگ۔ "سمیعہ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سے چھوٹی تھی لیکن اس کی نسبت کافی سمجھدار تھی اور اس کے اس رویے کے پیچھے چھپی وجہ کو بخوبی جانتی تھی ۔

جس کو جو سمجھنا ہے سمجھتا رہے ، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا" سمیعہ !لیکن میں اس دانین کو عدن کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی ، نفرت ہوتی ہے مجھے اس کے وجود سے جب عدن بار بار التفات بھری نگاہ اس پر ڈالتا ہے تو۔ میں مر رہی ہوں اس کی محبت میں لیکن اس دانین کے سامنے اسے کوئی اور نظر کیوں نہیں آتا؟ عدن کو وہ ڈری سہی اور دبوسی لڑکی ہر گز ڈیزرو نہیں کرتی۔" وہ پھٹ ہی تو پڑی تھی سمیعہ کے سامنے .

Classic Urdu Material ISBN#1043320210

آہستہ بولیں آپی کوئی سن لے گا۔ "سمیعہ نے گھبرا کر ادھر"
.ادھر دیکھا

سنتا ہے تو سن لے، مجھے پرواہ نہیں ہے لیکن عدن صرف"
میرا ہے .دانین میرے اور عدن کے در میان آرہی ہے۔ لیکن
بہت مہنگا پڑے گا اسے یہ سب۔ میں کسی اور کا کوئی حق تسلیم
نہیں کروں گی عدن پر۔ "ثمن نے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو
بے دردی سے صاف کیا۔

.فار گاڈ سیک آپی !اپنی یہ فضول سی ضد چھوڑ دیں آپ"
دانین آپ کے اور عدن بھائی کے درمیان نہیں آرہی بلکہ آپ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

،ان دونوں کے درمیان آرہی ہیں۔ وہ دونوں محبت کرتے ہیں
ایک دوسرے سے منسوب ہیں ، نکاح ہو چکا ہے ان کا۔ اس
گھر کا ہر فرد جانتا ہے کہ دانین عدن بھائی کے لیے بنی ہے
اور عدن بھائی اس کے لیے .آپ یہ بے وقت کا راگ الاپنا
چھوڑ دیں پلیز۔ "سمیعہ تنگ آگئی تھی اس کی اس بے تکی ضد
کو سن سن کر۔ وہ کئی بار ثمن کو سمجھانے کی کوشش کر چکی
تھی لیکن وہ تو جیسے کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہ تھی۔

جھوٹ ہے، یہ سب جھوٹ ہے۔ سمیعہ تم بتاؤ، ایسا کیا ہے"
اس دانین میں جو عدن یوں دل و جان سے فدا ہے اس پر۔
ایک گھریلو سادہ سی لڑکی ہے وہ۔ مجھے دیکھو۔ اس سے زیادہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خوبصورت ہوں میں، اس سے کہیں زیادہ ماڈرن ہوں، دنیا کو فیس کرنا، دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا جانتی ہوں تو پھر عدن میری طرف ایک نگاہ تک ڈالنا گوارا کیوں نہیں کرتا؟ کیوں وہ دانین پوری دنیا سے بڑھ کر عزیز ہے اسے؟؟ "وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی۔ سمیعہ کو ترس آیا تھا اس پر۔

معذرت کے ساتھ کہوں گی آپی کہ عدن بھائی کو ایک بیوی" کی ضرورت ہے جو انہیں اور ان کے گھر کو اچھے طریقے سے سنبھال سکے نا کہ کسی شوپیس کی۔ جسے ہر کوئی دیکھے، سراہے تعریف کے دو بول بولے اور چلا جائے ۔ دانین کا وقار ہی، اسے عدن بھائی کی نظروں میں بلند رکھتا ہے ۔ آپ زبردستی

Classic Urdu Material ISBN#4013202109

خود کو عدن بھائی پر مسلط نہیں کر سکتیں کیونکہ درخت سے پک کر خود بخود نیچے گرا ہوا پھل کسی کو پسند نہیں آتا، سب کو وہی چیز پسند آتی ہے جو اپنے اصل مقام پر موجود ہو .اس لیے آپ جتنی جلدی یہ بات سمجھ جائیں اتنا ہی آپ کے لیے بہتر ہے۔ اور ہاں !بلاوجہ دانین سے حسد کرنا بند کر دیں، وہ ایک سمپل اور معصوم سی لڑکی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا یہ حسد اس کی خوشیوں کو نگل جائے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا نا تو خوش آپ بھی نہیں رہ پائیں گی۔ "سرد و سپاٹ انداز میں اس سے کہہ کر سمیعہ کمرے سے جا چکی تھی جبکہ ثمن طیش کے عالم میں مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#9013302109

تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں دانین !تمہاری وجہ سے، صرف "

تمہاری وجہ سے میرے رشتے مجھ سے بدگمان ہو رہے ہیں ، اس

کا خمیازہ تمہیں بھگتنا ہی پڑے گا۔ "وہ آئینے میں کھڑی تصور

میں دانین سے مخاطب تھی۔ نگاہوں سے ایک عجیب سا جنوں

جھلک رہا تھا۔ کسی کو تباہ کرنے کا جنون ، کسی کی زندگی برباد

!!!کرنے کا جنون

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

وہ کالج کی اندرونی طرف مین گیٹ سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔ سفید یونیفارم پہنے ، کندھے پر بیگ لٹکائے بار بار کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتی شاید وہ کسی کی منتظر تھی کالج کے تقریبا سبھی اسٹوڈنٹس جا چکے تھے، بس اکا دکا لوگ ہی موجود تھے۔

اف !کہاں رہ گیا یہ ارسل کا بچہ؟ "اسے غصہ آنے لگا تھا۔" تبھی بڑ بڑاتے ہوئے سیل فون نکالا ، ارسل کا نمبر ملانے ہی والی تھی جب باہر اپنی گاڑی کا مانوس سا ہارن سنائی دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

شکر خدایا "!وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتی تیزی سے باہر کی جانب" بڑھی، گاڑی کے نزدیک پہنچ کر ڈرائیونگ سیٹ کی ونڈو کو کھٹکھٹایا، ارسل جو منتظر تھا کہ وہ گاڑی میں آکر بیٹھے گی ، اس نے حیران ہوتے ہوئے کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا۔

ارسل کالج میں میری کچھ چیزیں پڑی ہیں ، وہ اٹھا کر گاڑی" میں رکھو۔ "اس کی بات پر ارسل نے آنکھیں پوری طرح کھول کر اسے دیکھا، کیونکہ وہ ہر کام کو بگاڑنے کی بھر پور صلاحیت رکھتا تھا۔ اس لیے کسی نے اس سے بھی کوئی کام کہا ہی نہ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ایسی کونسی چیزیں تھیں محترمہ دانین صاحبہ !جو آپ اپنے ان" نازک ہاتھوں سے اٹھا نہیں سکیں؟ "گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ باہر آیا اور دانین کے ہمراہ کالج کی طرف بڑھنے لگا۔ کالج گیٹ کی اندرونی جانب کچھ ہی فاصلے پر تین بڑے بڑے شاپرز میں گفٹس پڑے تھے ، ارسل کو تو اتنے بڑے گفٹس دیکھ کے غش آنے لگے۔

یہ کیا ہے دانین ؟ مطلب اتنا بڑا ڈھیر گفٹس کا؟ "وہ گفٹس " اٹھانے کی بجائے دانین کو دیکھنے لگا تو دانین نے دانت پیستے ہوئے اسے گھورا کیونکہ کچھ ہی فاصلے پر کالج کا گیٹ کیپر بھی موجود تھا جو ان کی جانب ہی متوجہ تھا۔ دانین کی جانب سے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کوئی جواب نہ پا کر ارسل نے گفٹس اٹھائے، ایک شاپر دانین کو تھمایا اور باقی دو خود پکڑ لیے۔

" سنبھال کر رکھنا ، کچھ چیزیں کانچ کی ہیں ، ٹوٹ نہ جائیں۔" دانین کو اس کی عادت کا پتا تھا کہ اس نے چیزیں گاڑی میں جا کر پٹخ دینی ہیں اس لیے پہلے ہی بتا دیا۔

جتنا ان کا وزن ہے مجھے لگتا ہے میرے ہاتھ ضرور ٹوٹ" جائیں گے۔ "ارسل نے منہ بسور کر جواب دیا تو دانین نے خاموشی میں ہی عافیت جانی۔ گفٹس پچھلی سیٹوں پر رکھنے کے

Classic Urdu Material USB #1013202109

بعد وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تو ارسل نے بھی گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھائی۔

"اتنے سارے گفٹس لینے کی کیا ضرورت تھی دانین ؟ مطلب اپنا روم دیکھا ہے کبھی؟ روم کم اور گفٹ شاپ زیادہ لگتا ، ہے۔ "ارسل کی بات پر دانین نے اسے گھورا۔

"تو؟ اب فرینڈز اتنی محبت اور مان سے برتھ ڈے پر گفٹس دیں تو کیا میں ان کا دل توڑ دوں؟ یہ تو یادیں ہوتی ہیں دوستوں کی۔ لیکن تمہیں کیا پتا ان سب باتوں کا۔۔۔ تم نے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کبھی دل سے کسی سے دوستی کی ہو تب نا۔ "دانین کے لہجے میں طنز کی آمیزش تھی۔

میرے دوست ، میرے جگری یار ایسے چھوٹے موٹے گفٹس" نہیں دیتے، وہ تو وقت پڑنے پر جان کا نذرانہ تک دے سکتے ہیں۔ "ارسل نے فخر سے کہا۔ حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ اس کے فضول اور آوارہ قسم کے دوست گھر میں سے کسی کو بھی پسند نہ تھے بلکہ اسے اپنے بابا سے کئی بار ڈانٹ بھی پڑ چکی تھی ایسے دوست بنانے پر۔ دانین اس کی بات پر خاموشی اختیار کر گئی کہ اس سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سگنل پر سبھی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ ان کی گاڑی بھی رکی ہوئی تھی،ارسل زیر لب کچھ گنگنا رہا تھا جب ایک فقیر ان کی گاڑی کی طرف چلا آیا۔

"اللہ کے نام پر کچھ دے دو صاحب !دو دن سے بھوکا ہوں میں۔ "فقیر نے مسکین سی شکل بنا کر ارسل کے سامنے دستِ سوال دراز کیا۔ اس فقیر کو دیکھ کر ارسل کی شرارتی رگ پھڑ کی۔

"بابا جی !ایک منٹ پیچھے ہوں ".ارسل نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ دانین حیران سی اسے دیکھنے لگی کہ فقیر کو پیسے تو ونڈو

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

سے بھی دیے جاسکتے تھے پھر گاڑی سے اترنے کا مقصد؟ ارسل اب پچھلی سیٹوں پر جھکا کچھ نکال رہا تھا۔ دانین نے اس کے کام پر کچھ خاص توجہ نہیں دی، وہ سر جھکائے اپنے خوبصورتی سے تراشے گئے ناخن دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد ارسل سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں دانین کے گفٹس کے تینوں شاپرز تھے۔

یہ لو بابا !یہ گفٹس رکھ لو، اب کسی ریڑھی پر یہ گفٹس سجا کر" انہیں فروخت کرنا اور۔۔۔۔۔ "وہ کچھ اور بھی کہہ رہا تھا جب اس کی بات سن کر اور اس کے ہاتھ میں تھامے گفٹس دیکھ کر وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ارسل کے بچے میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ ہائے میرے"
گفٹس "!!!وہ جلدی سے گاڑی سے اتری اور چیل کی طرح
گفٹس پر جھپٹی۔

کیا ہو گیا ہے دانین !دے دو نا انہیں۔ تم نے کیا کرنے ہیں"
اتنے سارے گفٹس؟ اچھا ہے بابا جی ایک گفٹ شاپ کھول لیں
گے۔ ان کا کاروبار بھی چل جائے گا، تمہیں دعائیں دیں گے
پھر اور ان دعاؤں کے اثر سے ہی عدن بھائی کے دل میں
تمہاری محبت مزید بڑھے گی۔ کیوں صحیح کہہ رہا ہوں نا میں
باباجی؟ "ارسل آنکھوں میں شرارت لیے دانین کے غصے سے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے باباجی سے مخاطب ہوا جو نا سمجھی کے عالم میں فقط سر ہلا کر رہ گئے۔

ارسل !اپنی زبان بند رکھو سمجھے؟ اور انہیں پیسے دے کر چلتا" کرو۔ روڈ پر تماشہ لگا رکھا ہے۔ دیکھو سگنل کب کا کھل چکا ہے۔ لوگ خشمگیں نگاہوں سے گھور رہے ہیں ہمیں اور ہماری گاڑی کو۔ دیکھنا آج جا کر تایا جی سے تمہاری شکایت لگاؤں گی ".دانین نے انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دی۔

ہاہ !میں تو ڈر گیا دانین "!ارسل نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی اور" پھر ہنستے ہوئے والٹ نکال کر چند نوٹ اس فقیر کو تھمائے۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ایڈیٹ " !دانین کو غصہ آتا تھا اس کی ان اول جلول"
حرکتوں پر۔ دانین کو کالج تک پک اینڈ ڈراپ وہی دیتا تھا تبھی
وہ ہر وقت اسے زچ کرتا رہتا تھا۔ اب بھی وہ دائین کے
چہرے کے بگڑے تاثرات کی پرواہ کیے بغیر گنگناتا ہوا گاڑی کی
جانب بڑھ گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#10132021109

وہ اس وقت رائل ہوٹل کی لابی میں بیٹھا تھا۔ بلیک جینز پر بلیک ہڈی پہنے ہوئے ، میگزین کو چہرے کے سامنے یوں کیا گیا تھا کہ باہر سے آنے والا کوئی بھی شخص اس کا چہرہ نہ دیکھ پاتا۔ چند منٹوں کے وقفے سے وہ کلائی پر بندھی گھڑی بھی دیکھ لیتا۔ آخر اکتا کر اس نے طارق کو کال ملائی۔

طارق کہاں ہے وہ لڑکی؟ اس سے پوچھ کر بتاؤ آئے گی بھی" یا نہیں؟ "اس کے لہجے میں قدرے جھنجھلاہٹ تھی۔

ساحر میری بات ہوئی ہے ابھی اس سے۔ وہ بس پہنچنے والی" ہے ہوٹل۔"طارق کا لہجہ نارمل تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

میرا رابطہ کرواؤ اس سے۔ "ساحر کا لہجہ خشک تھا۔"

چند منٹوں بعد ہی طارق نے شہلا کو بھی کانفرنس کال پر لے لیا۔

ہیلو"!نسوانی آواز سنائی دی تھی ۔"

مس شہلا !کہاں ہیں آپ؟ "ساحر کا لہجہ ناجانے کیوں لڑکیوں" سے بات کرتے ہوئے انتہائی روڈ ہو جاتا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں بس پہنچ چکی ہوں ہوٹل۔ "شہلا کی آواز سنائی دی۔ "
ساتھ ہی ہوٹل کا داخلی دروازہ کھلا اور ایک لڑکی بلیک ڈریس
پہنے اندر داخل ہوئی، اس کے کان سے فون لگا دیکھ کر ساحر
سمجھ چکا تھا کہ یہی شہلا ہے۔

اوکے !آپ کے لیے روم بک کروا دیا گیا ہے ، ریسیپشن "
سے روم نمبر 505 کی کیز لیجیے اور سیون فلور پر مطلوبہ کمرے
میں جا کر ریڈی ہو جائیں، مزید معلومات آپ کو دوبارہ کال کر
کے دے دی جائیں گی۔ "کہتے ہی ساحر نے کان میں لگی
ڈیوائس کا بٹن دبا کر کال منقطع کی۔ شہلا متلاشی نظروں سے
ادھر ادھر دیکھ رہی تھی تاکہ معلوم ہو سکے یہ کام کون کروا رہا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہے لیکن وہاں اور بھی لوگوں کی موجودگی کے سبب اور ساحر کے چہرے کے سامنے میگزین ہونے کے باعث وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی۔ تبھی کندھے اچکاتی ریسیپشن سے کیز لے کر ٹک ٹک کرتی لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

اس کے جاتے ہی ساحر گہری سانس بھرتے ہوئے اٹھا اور ایک جانب مڑتی راہداری میں داخل ہو گیا، ہڈ سر پر گراتے ہوئے اس نے کال ملائی۔

طلحہ !شہلا یہاں پہنچ چکی ہے ، روم کی کیز لے کر بھیج دیا" ہے اسے روم میں۔ جب شعیب کرمانی اپنے کمرے میں جائے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تو تم فوراً مجھے انفارم کرو گے اور ہاں!جب میں کہوں شہلا تب ہی کمرے سے نکلے۔ میں بھی کچھ دیر تک پہنچتا ہوں تمہارے پاس۔ انڈر اسٹینڈ؟ "رعب دار لہجے میں طلحہ کو چند ہدایات دینے کے بعد اب اس کا رخ کنڑول روم کی جانب تھا۔

روحان !کام ہو گیا؟ "اب وہ روحان سے کال پر بات کر رہا" تھا،آواز انتہائی دھیمی اور محتاط تھی۔

جی سر!آ جائیں۔ "روحان کی مطمئین سی آواز پر وہ تیز" قدموں سے چلتا کنڑول روم کی جانب آیا، راستے میں کوئی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

سیکیورٹی گارڈ نہ تھا جس کا مطلب یہی تھا کہ روحان سب کو ٹھکانے لگا چکا تھا۔

کنٹرول روم میں داخل ہو کر ساحر نے ایک بار محتاط نظر باہر ڈالی، پھر تسلی ہو جانے کے بعد دروازہ بند کرتا روحان کی جانب آیا جو دیوار میں نصب اسکرینز کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، اسکرینز پر اس وقت مختلف سی سی ٹی وی کیمروں کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔

ساحر آگے بڑھا، پھر سامنے میز پر جھکتے ہوئے چند مخصوص بٹن دبائے، اگلے چند لمحوں میں ہوٹل کے اندر لگے تمام کیمرے جام

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

،ہو چکے تھے۔ جب تک ہوٹل انتظامیہ کو اس گڑبڑ کی خبر ہوتی یہ سی سی ٹی وی کیمرے دوبارہ کام کرنے لگتے اور ویڈیوز ریکارڈ ہونے لگتیں، تب تک یقیناً وہ لوگ اپنا کام کر چکے ہوتے۔

ان دونوں کی نگاہیں اب ہوٹل کی پارکنگ میں لگے کیمرے کے مناظر پر تھیں۔ اس کیمرے کو جام نہیں کیا گیا تھا تبھی پارکنگ میں آتا جاتا ہر شخص ان کی نگاہوں کی زد میں تھا۔

ساحر بھی ایک جانب بیٹھ کر ٹانگ جھلاتے ہوئے سامنے اسکرین کی جانب دیکھ رہا تھا، پندرہ بیس منٹ انتظار کرنے کے بعد بھی شعیب کرمانی کی گاڑی وہاں آتی دکھائی نہ دی تو ساحر بے چین سا ہوا کیونکہ اب تک شعیب کرمانی کو ہوٹل پہنچ جانا چاہیے تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

عظیم! کہاں ہو تم؟ شعیب کرمانی ابھی تک ہوٹل کیوں نہیں"
پہنچا؟ "ساحر نے فون پر بات کرتے ہوئے ایک بار پھر گھڑی پر
نگاہ دوڑائی ، شام کے ساڑھے پانچ بج رہے تھے ۔

سر ہم اس وقت لارنس روڈ پر ہیں ، اس کی گاڑی رکی ہوئی"
ہے ، پچھلے دس منٹ سے میں اس پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔
وہ نہ تو گاڑی سے نکل رہا ہے اور نہ ہی آگے جارہا ہے۔ "فون
کے سپیکر سے عظیم کی آواز ابھری تو ساحر نے پیشانی مسلی۔
شعیب کرمانی کے دماغ میں آخر چل کیا رہا ہے؟ کچھ سمجھ نہیں
آرہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اچھا ٹھیک ہے تم نظر رکھو اس پر اور "...ساحر اسے کچھ" کہنے جارہا تھا جب وہ عظیم کی آواز پر چونکا۔

اوہ !ویٹ آمنٹ سر !شعیب کرمانی گاڑی سے اترا ہے اور اس" کے ہاتھ میں ایک بریف کیس ہے ، اب وہ سامنے جارہا ہے اور وہ محتاط نگاہوں سے ادھر ادھر بھی دیکھ رہا ہے۔ "عظیم کی آواز پر ساحر سیدھا ہو کر بیٹھا کہ شاید اب کوئی کلیو مل جائے شعیب کرمانی کی پلاننگ کے بارے میں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سر !اس نے وہ بیگ ڈسٹ بن میں ڈال دیا ہے ، اب وہ اپنی" گاڑی میں بیٹھ کر واپس جارہا ہے ، کیا میں جا کر دیکھوں کہ اس بیگ میں کیا ہے ؟ یا شعیب کرمانی کو فالو کروں۔ "عظیم دھیمی آواز میں اسے بتاتا اس کے اگلے حکم کا منتظر تھا۔ ساحر نے کنپٹی مسلی جبکہ پر سوچ نگاہیں فرش پر جمی ہوئی تھیں۔

نہیں تم بیگ کے قریب نہیں جاؤ گے۔ شعیب کرمانی کی" لوکیشن ہم ٹریس کر لیں گے۔ تم کچھ دیر وہیں رکو، شعیب "کرمانی کا کوئی دوست یا ساتھی وہاں ضرور آئے گا بیگ لینے۔ ساحر کی بات پر عظیم الجھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لیکن سر !اگر بیگ میں کوئی بم وغیرہ ہوا تو؟ "اس کی پریشان" سی آواز ابھری تھی۔

نہیں عظیم !روڈ پر بم رکھنے سے انہیں کیا فائدہ؟ وہ بھی اس" وقت جب اس روڈ پر رش نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان کی پلاننگ کچھ اور ہے۔ تم فاصلہ رکھتے ہوئے وہیں کچھ دیر ویٹ "کرو، خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ ساحر بات کر کے کال منقطع کرنے ہی والا تھا جب عظیم کی آواز نے اسے دوبارہ چونکایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

سر ایک آدمی آرہا ہے اور۔۔۔ اور اس ڈسٹ بن کی جانب"
بڑھ رہا ہے جس میں بیگ ہے۔ "عظیم چوکنا ہو چکا تھا۔

ایک منٹ عظیم !کیا تم اس کے قریب ہو؟ایسا کرو فوراً اس"
کی تصویر لو جس میں اس کا چہرہ واضح ہو اور مجھے بھیجو وہ
تصویر۔ اور ہاں!تم اس کا پیچھا کرو کہ وہ بیگ لے کر کہاں جاتا
ہے، اگر کوئی مسئلہ ہوا تو مجھے انفارم کرنا ".ساحر کال کاٹ چکا
تھا۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

چند لمحوں بعد اس کے سیل کی بپ سنائی دی، عظیم اس شخص کی تصویر بھیج چکا تھا، ساحر نے وہ تصویر آگے کسی کو فارورڈ کی اور ساتھ پیغام لکھا۔

"صائم !اس شخص کا ڈیٹا چاہیے مجھے۔ اس کے بارے میں جو بھی معلومات حاصل ہو سکے جلد از جلد مجھے بھیجو۔" پیغام لکھنے کے بعد ساحر وہ پیغام کسی کے نمبر پر سینڈ کر چکا تھا اور اب وہ جوابی پیغام کا منتظر تھا۔

****

Classic Urdu Material USB#10133202109

،شعیب کرمانی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگا اسکرین کی جانب دیکھا تو پرائیویٹ نمبر کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا۔

ہیلو !ہو گیا تمہارا کام۔ میں بیگ ڈسٹ بن میں ڈال کر وہاں" سے روانہ ہو چکا ہوں۔ تم نے ٹھیک کہا تھا، ایک بندہ میرا پیچھا کر رہاتھا۔ چہرہ نہیں دیکھ سکا میں کہ اس نے ماسک پہن رکھا تھا۔ ہاں البتہ اب وہ میرے تعاقب میں نہیں ہے۔ "شعیب کرمانی نے فوراً کال ریسیو کرتے ہوئے اطلاع دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ویلڈن !اب تم بے فکر ہو کر اپنی ویک اینڈ نائٹ انجوائے"
کرو، آگے کا کام میرا ہے۔ بس اتنا یاد رکھنا کہ ان بندوں کو
"کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیے کہ تم ہر چیز سے واقف ہو۔
وہی پر اسراریت بھری آواز سنائی دی تھی۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر تمہارے بھیجے گئے بندے نے سچائی"
اگل دی کہ وہ مجھے نہیں جانتا یا یہ کہ ہمارا پلان وہ نہیں ہے جو
ہم آئی ایس آئی کے سامنے ظاہر کر رہے ہیں تو؟ "شعیب کرمانی
نے سوال اٹھایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ڈونٹ وری شعیب کرمانی !تم یہ سب فکر میرے لیے چھوڑ"
دو۔ وہ بندہ خود نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ آگے کیا ہونے
والا ہے۔ ہمارے بارے میں آئی ایس آئی کو کچھ نہیں بتا سکے گا
وہ۔ "مقابل کی آواز مطمئن سی تھی۔

اچھا سنو !میں تم پر اتنا بھروسہ کر رہا ہوں جبکہ تم کون ہو؟"
تمہارا نام کیا ہے؟ اور تم مجھے یہ سب معلومات کیوں دے رہے
ہو، میں کچھ نہیں جانتا۔ اگر کبھی مجھے تم سے رابطہ کرنے کی
ضرورت پیش آئی تو کم از کم اپنا کوئی رابطہ نمبر دے دو تا کہ
میں تم سے رابطہ کر سکوں۔ "شعیب کرمانی محتاط سا کہہ رہا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیونکہ وہ خود بھی تجسس میں مبتلا ہو چکا تھا کہ اس کی مدد کرنے کے پیچھے اس شخص کا کیا مقصد ہو سکتا تھا؟

تم مجھ پر اس لیے بھروسہ کر رہے ہو کہ اس کے علاوہ " تمہارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میری بات مانو گے تب ہی فائدے میں رہو گے۔ اور میرے بارے میں زیادہ کھوج لگانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔ تمہارے پل پل سے واقف ہوں میں، ہر پل تم پر نگاہ ہے میری۔ جب تمہیں میری ضرورت ہو گی میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا۔ اب جاؤ اور مزے کرو آج کی رات۔ کیونکہ رائل ہوٹل میں وہ لوگ بے صبری سے تمہارے منتظر ہیں اور

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

ایک دوشیزہ بھی۔ "بات مکمل کر کے کال کاٹ دی گئی تھی۔
شعیب کرمانی فون کی اسکرین کو دیکھتا جھلا کر رہ گیا۔

کافی دیر انتظار کرتے رہنے کے باوجود شعیب کرمانی ہوٹل نہیں
پہنچا تو ساحر نے طارق سے رابطہ کیا۔

طارق !شعیب کرمانی کی گاڑی میں لگے جی پی ایس ٹریسر سے"
اس کی لوکیشن ٹریس کر کے بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔
ارجنٹ "!ساحر کی بات پر طارق فوراً اوکے کہتا لیپ ٹاپ پر
چند کیز پریس کرنے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

"ساحر !وہ اس وقت رائل ہوٹل کے قریب پہنچ چکا ہے۔"
اگلے چند لمحوں میں ہی طارق نے اسے انفارم کیا۔

اوکے "!ساحر نے کال منقطع کی ، پھر طلحہ سے رابطہ کیا۔ "

طلحہ !شعیب کرمانی ہوٹل پہنچنے والا ہے ، تم فوراً روم نمبر"
505 میں پہنچو اور جب میں آرڈر دوں تب شہلا کو شعیب کرمانی کے روم میں بھیج دینا۔ "طلحہ سے بات کرتے کرتے ساحر کی نگاہ ہوٹل کی پارکنگ کے منظر تک گئی۔ شعیب کرمانی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کی گاڑی پارکنگ میں داخل ہو رہی تھی۔ ساحر نے آنکھیں سکوڑ کر بغور اسے دیکھا جو گاڑی سے اتر کر کوٹ جھٹکتا اب ہوٹل کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔

کم ود می روحان "!ساحر تیزی سے کہتا فوراً کنڑول روم سے" نکلا۔ لفٹ میں داخل ہو کر سیون فلور کا بٹن پریس کیا اور لفٹ کے رکتے ہی باہر نکل کر دونوں روم نمبر 501 کی جانب بڑھ گئے جہاں طلحہ اور روحان رہائش پذیر تھے۔ اندر داخل ہو کر دروازہ بند کرتے ہوئے ساحر نے پینٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی پڑیا نکالی جس میں سفید رنگ کا سفوف تھا، روحان کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ہول سے آنکھ لگائے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا جہاں سے شعیب کرمانی کو گزرنا تھا۔

سر شعیب کرمانی یہاں سے گزر چکا ہے۔ اب تک اپنے" کمرے میں پہنچ چکا ہو گا۔"تقریبا آٹھ منٹ بعد روحان ساحر کے قریب آیا۔

اوکے تم اب جا کر وہاں راہداری کے موڑ پر سیڑھیوں کے" قریب کھڑے ہو جاؤ۔ جیسے ہی ہوٹل انتظامیہ کی بھیجی گئی لڑکی آئے اسے قابو کر لینا۔ اس کے بعد ہم شہلا کو شعیب کرمانی کے روم میں بھیجیں گے، دھیان رکھنا وہ لڑکی تمہارا چہرہ نہ

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

دیکھنے پائے۔ "ساحر کھڑکی میں کھڑا باہر نظریں دوڑا رہا تھا جبکہ روحان اثبات میں سر ہلاتا باہر نکل گیا، ساحر نے گھڑی پر نظر دوڑائی۔ رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ دس بجے تک انہیں ہر حال میں یہاں سے نکلنا تھا۔

وہ وہیں کھڑکی میں کھڑا آئندہ کا لائحہ عمل طے کر رہا تھا جب روحان تیزی سے اندر آیا۔

ڈن "!ساحر کی سوالیہ نگاہوں پر روحان نے انگوٹھا دکھاتے" ہوئے جواب دیا، ساحر نے کان میں لگی بلیو ٹوتھ ڈیوائس کا بٹن دبایا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320219

طلحہ !شہلا کو بھیجو شعیب کرمانی کے روم میں۔ "اس نے حکم"
دے کر کال کاٹ دی۔

چلو، تمہارے کام کا وقت آ گیا ہے۔ "طلحہ نے منہ پر ماسک"
پہن رکھا تھا، یہ ساحر کی جانب سے آرڈر تھا ان کے لیے کہ
اس کھیل میں شامل دوسرے لوگوں میں سے کوئی ان کی شکل
نہ دیکھ پائے ورنہ بعد میں مشکل ہوتی۔

مجھے شکوہ رہے گا کہ تم نے اپنا چہرہ نہیں دکھایا مجھے۔"
خیر،اٹس اوکے کیوٹ بوائے "!شہلا طوائف زادی تھی تو اس کی

Classic Urdu Material HSBI#1013320109

حرکتیں بھی ویسی ہی تھیں اور طلحہ نے اتنی سی دیر اس کے وجود کو نا جانے کیسے برداشت کیا تھا۔

ہوٹل میں آتے وقت جو لباس شہلا نے پہنا تھا اب وہ اس لباس کو بدل چکی تھی۔ سلیو لیس، تنگ لباس میں اس کا پورا وجود دعوت نظارہ بنا ہوا تھا۔ اب بھی شہلا نے طلحہ کے چہرے کو انگلی سے چھوا تو وہ جھرجھری سی لے کر رہ گیا جبکہ شہلا مسکراتی ہوئی اس کمرے سے نکل کر شعیب کرمانی کے کمرے کی جانب بڑھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہیلو ڈارلنگ "!شعیب کرمانی کے کمرے کے دروازے پر"
دستک دیتی وہ اندر داخل ہوئی اور شعیب کرمانی کو مخاطب کیا، وہ
جو بیڈ پر نیم دراز فون پر مصروف تھا اس نے نگاہ اٹھائی تو نظر
شہلا پر جم سی گئی۔

اس کا رعنائیاں بکھیرتا نسوانی وجود اور میک اپ زدہ چہرہ شعیب
کرمانی جیسے لڑکیوں کے دلدادہ مرد کو پاگل بنانے کے لیے کافی
تھا۔ اس پر اس کی ادائیں، وہ تو فریفتہ ہی ہو گیا تھا۔

ڈرنک تک نہیں منگوائی آپ نے؟ ڈرنک کے بغیر اس رات"
کا بھلا کیا خاک مزہ ہے؟ "اگلے آدھے گھنٹے میں ان کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

درمیان اتنی بے تکلفی پیدا ہو چکی تھی کہ صوفہ پر ایک دوسرے کے بے حد نزدیک بیٹھے ہوئے شہلا نے اس کی گستاخیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑے میٹھے انداز میں اسے مخاطب کیا۔

ارے ہاں ! تمہیں دیکھ کر ہی ایسا نشہ چڑھا مجھ پر کہ شراب" کو تو میں بھول ہی گیا۔ ہوٹل کی انتظامیہ نے آج انتظام ہی ایسا کیا ہے کہ تمہارے ہوشربا حسن کے سامنے کسی اور چیز کی یاد کیسے آسکتی ہے؟ بہرحال مزہ دوبالا کرنے کے لیے شراب کا ہونا از حد ضروری ہے، میں ابھی منگواتا ہوں۔ "شعیب کرمانی اٹھ

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کر روم میں موجود فون کی طرف بڑھا، فون پر اپنی مطلوبہ شے کا آرڈر کرتے ہوئے وہ دوبارہ شہلا کی جانب چلا آیا۔

ویٹر ٹرالی پر شراب کی بوتل اور گلاس سجائے شعیب کرمانی کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب روم نمبر 501 کے سامنے سے گزرتے ہوئے اچانک اس کے منہ پر ایک گھونسہ پڑا تو وہ لڑکھڑایا۔ ساحر نے اسے گھسیٹ کر روم میں لے جاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ کچھ دیر کی مزاحمت کے بعد ویٹر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا اور اگلے چند لمحوں میں ساحر ویٹر کے لباس میں ملبوس چہرے پر نقلی داڑھی مونچھ لگائے، سر پر کیپ پہنے، ٹرالی دھکیلتا ہوا شعیب کرمانی کے کمرے کی جانب

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

جارہا تھا۔ اس سے پہلے ہی وہ اس مشروب کی بوتل میں سفید سفوف ملا چکا تھا۔ کمرے کے دروازے پر پہنچ کر اس نے دستک دی۔

"شعیب کرمانی اس مداخلت پر بدمزہ ہوا۔" کون ہے؟

"!ساحر کی بات پر وہ ہاتھ جھلاتا ہوا دروازے" سر روم سروس کی جانب آیا، دروازہ کھولا تو سامنے ویٹر کو موجود پایا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

وہاں رکھ دو۔ "شعیب کرمانی نے بے نیازی سے کہتے ہوئے" ٹیبل کی جانب اشارہ کیا، ساحر خاموشی سے آگے بڑھا اور مشروب کی بوتل اور گلاس میز پر سجائے۔ ایک نظر صوفے پر بیٹھی شہلا پر ڈالی، پھر سر جھٹکتا ہوا ٹرالی لیے باہر نکل گیا۔

سنو "!وہ جارہا تھا جب شعیب کرمانی نے اسے مخاطب کیا تو" ساحر رکا۔

جی سر؟ "اس نے مڑ کر شعیب کرمانی کو دیکھا جو پینٹ کے" ساتھ سیاہ بنیان میں ملبوس تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اپنے ہوٹل والوں سے کہہ دینا اب مجھے ڈسٹرب کرنے کی"
کوئی ضرورت نہیں ہے۔ صبح تک میں کسی سے بھی ملنا نہیں
چاہوں گا۔ "شعیب کرمانی کی آواز سخت تھی۔

شیور سر !انجوائے یور ٹائم، گڈ نائٹ۔ "وہ خوش اخلاقی سے"
کہتا آگے بڑھ گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ساحر نے لب بھینچے اور
کیپ اتارتا روم نمبر 501 میں داخل ہو گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد شہلا اپنا کام مکمل کر کے روم 505 میں داخل ہوئی جہاں طلحہ اس کا منتظر تھا۔

ہو گیا کام؟ "شہلا کو دیکھتے ہی وہ اس کی طرف لپکا۔"

ہاں ہو گیا۔ "شہلانے کہتے ہوئے اپنا کوٹ پکڑا۔ وہ جانے کی" تیاری میں تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

ٹھیک ہے، یہ رہی تمہاری قیمت۔ "طلحہ نے ایک لفافہ اس کی" جانب بڑھایا تو وہ لفافہ تھام کر ایک مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتی اپنا بیگ تھام کر کمرے سے نکل گئی۔

سر !شہلا کام مکمل کر کے جا چکی ہے۔ "طلحہ نے فوراً ساحر" کو انفارم کیا۔

ٹھیک ہے۔ تم اس کے پیچھے جاؤ، چیک کرو وہ واقعی چلی گئی" ہے؟ لڑکی خاصی تیز لگ رہی تھی۔ ٹوہ لینے کی کوشش ضرور کرے گی ہمارے پلان کے بارے میں۔ دھیان رکھنا ہوٹل انتظامیہ کو نہ بتا دے جا کر۔ جب وہ اس ہوٹل سے چلی جائے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تب لابی میں آجانا۔ ہم وہیں ملتے ہیں۔ "ساحر نے تیزی سے احکامات جاری کیے ، پھر وہ اور روحان کمرے سے نکلے اور شعیب کرمانی کے کمرے میں گئے۔ روحان نے محتاط سے انداز میں کمرے کی تلاشی لی لیکن وہاں کچھ خاص نہ ملا۔ ساحر نے بیڈ پر آڑھے ترچھے بے ہوش پڑے شعیب کرمانی کو دیکھا، پھر اس کی انگلی تھام کر اس کے سیل فون کا فنگر پرنٹ لاک کھولا۔ پورا سیل کھنگال ڈالا لیکن شعیب کرمانی ان کی توقع سے زیادہ تیز تھا کہ سیل میں کوئی چیز مشکوک نہیں تھی۔

ساحر نے ایک چپ اس کے سیل فون میں لگائی، پھر بغیر کسی چیز کو چھیڑے خاموشی سے روحان کو لیے وہ کمرے سے باہر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نکل آیا۔ روم نمبر 501 سے اپنی چیزیں لیں اور لابی کا رخ کیا جہاں طلحہ ان کا منتظر تھا۔

****

وہ رات پریزنٹیشن کی تیاری کے چکر میں سو نہیں سکی تھی تبھی یونیورسٹی سے آتے ہی بیڈ پر گر گئی۔ بھرپور نیند لینے کے بعد شام کے وقت جب بیدار ہوئی تو فریش ہو کر بال برش کرتی نیچے چلی آئی۔ سامنے ایک سرپرائز اس کا منتظر تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

لاؤنج کو سجایا جا چکا تھا۔ دیواروں پر سرخ و سفید غبارے اپنی جھلک دکھلا رہے تھے ، بہت سے غبارے نیچے فرش پر بھی بکھرے تھے، ایک جانب گلیٹرز شیٹ سے بڑا بڑا کر کے "ہیپی برتھ ڈے "لکھا گیا تھا جبکہ لاؤنج میں موجود صوفہ سیٹ کو ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ لگایا گیا تھا، لاؤنج کے بالکل درمیان میں بڑی میز رکھی گئی تھی جس پر ایک خوبصورت سا کیک موجود تھا، وہ یہ سب انتظامات دیکھتی آنکھیں پھیلاتی سیڑھیاں اترنے لگی۔ وہاں سب لوگ مصروف دکھائی دے رہے تھے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

آیئے محترمہ !دیکھیے، آپ نے اپنے برتھ ڈے کی سیلیبریشن"
کے لیے ہمیں تھکا کر رکھ دیا۔ اب یاد رکھنا، جب میرا برتھ
ڈے ہو تو مجھے بھی بالکل ایسے ہی سیلیبریٹ کرنا ہے۔ سمجھ
گئے سب؟ "سب سے پہلے ارسل کی نگاہ اس پر پڑی تھی اور وہ
تھا ہی ایسا، اس کی ہر بات بے تکی ہوتی تھی۔

ارے دانین !شکر ہے تم اٹھ گئی۔ ہمیں لگا ابھی مزید انتظار"
کرنا ہو گا۔ آؤ "!ردابہ اور سمیعہ بھی اس کی جانب بڑھیں۔
تمام انتظامات ہو چکے تھے تبھی باقی سب بھی ٹیبل کے گرد جمع
ہو گئے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

چلو جلدی سے کاٹو کیک دانین !بھوک لگ رہی ہے مجھے۔"
کب سے کیک کو دیکھتے دیکھتے منہ میں پانی آ رہا تھا۔ "ارسل
نے شور مچایا۔

ویٹ ویٹ ایک گروپ فوٹو پلیز "!کومل جو فوٹو گرافر کے"
فرائض سر انجام دے رہی تھی، اس نے سب کو اپنی جانب
متوجہ کیا۔

"عدن کو آ لینے دیتے نا، اتنی جلدی کیا تھی سیلیبریشن کی؟"
دانین کو عدن کی کمی محسوس ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن بھائی نے دیکھنا آتے ہی شور مچا دینا ہے۔ دانین تمہیں" یاد نہیں صبح کیا کہہ کر گئے تھے؟ کہ ان کے آنے سے پہلے پہلے سیلیبریٹ کر لیں ہم۔ وہ آتے ہی تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے ڈنر کے لیے۔ اس لیے یہ سب جلدی جلدی کرنا پڑا ہمیں۔ "زید نے منہ بسور کر کہا تھا جبکہ دانین اس کی بات پہ مسکرا دی۔

یہ ثمن آپی کہاں ہیں؟ "تصاویر بناتے ہوئے اچانک کومل کو" ثمن کی غیر موجودگی کا احساس ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ارے ہاں یار ! ثمن آپی تو ہیں ہی نہیں۔ رکو میں بلا کر لاتی"
ہوں۔ دانین میرے آنے سے پہلے کیک مت کاٹنا پلیز۔ "سمیعہ
دانین کو تاکید کرتی اس کمرے کی جانب بڑھی جہاں وہ اور ثمن
ٹھہری تھیں لیکن اس سے پہلے ہی ثمن لاؤنج میں پہنچ گئی۔

سب کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ چونک سے گئے کیونکہ ثمن بلیو
، جینز کے ساتھ سرخ ٹاپ میں ملبوس، دوپٹے سے بے نیاز
چہرے پر ڈارک میک اپ کیے، نزاکت سے چلتی ہوئی آرہی
تھی۔ لیکن ان کی جانب آنے کی بجائے وہ بیرونی دروازے کی
جانب بڑھی۔ وہ سب جو اس کے منتظر تھے حیرانی سے اس کی
پشت کو تکتے رہ گئے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ثمن آپی !کہیں جارہی ہیں آپ؟ "ارسل نے ہی اسے مخاطب" کیا تو ثمن اس کی بات پر مڑی۔

ہاں ایسے ہی قریبی پارک جا رہی ہوں۔ "اس نے بیزار سے" لہجے میں کہتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کی۔

اتنا تیار ہو کر پارک؟ واقعی پارک جانا ہے یا کسی کے ساتھ" ڈیٹ پر؟ "ارسل کی بڑبڑاہٹ سب کو سنائی دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کچھ کہا تم نے؟ "وہ باقی سب کو نظر انداز کیے ارسل سے ہی" مخاطب تھی۔

نہیں میں یہ کہہ رہا تھا کہ دانین کیک کاٹنے لگی ہے۔ آپ" بھی آجائیں۔ "ارسل نے فوراً مطلب کی بات کی تو ثمن نے سلگتی ہوئی سی نگاہ دانین پر ڈالی جو سادہ سے حلیے میں چھری ہاتھ میں لیے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

میرے پاس اتنا وقت نہیں ان فضول کے چونچلوں کے لیے۔" نخوت سے کہتی وہ دروازہ پار کر گئی جبکہ دانین کو اس کا تلخ " لہجہ شدت سے محسوس ہوا تبھی اس کے چہرے کا رنگ بدلا

Classic Urdu Material USB#10133202109

تھا۔ باقی سب نے بھی اس بات کو نوٹ کیا تھا مگر خاموش سے ہو کر رہ گئے جبکہ سمیعہ اور تیمور بھی اپنی بہن کے اس رویے پر شرمندہ سے تھے۔

"،ارے دانین !تم کیوں مراقبے میں چلی گئی ہو؟ ٹھیک ہے جسے ہماری خوشیوں میں نہیں شامل ہونا اس کی مرضی۔ ہم !کیوں اپنا موڈ خراب کریں؟ چلو کیک کاٹو۔ کومل تصویر لو یار "تمہیں دکھ نہیں رہا تمہارا بھائی کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے آج۔ ارسل نے ہی سب کا موڈ بحال کرنے کے لیے ہلکا پھلکا لہجہ اختیار کیا اور وہ ثمن کے لہجے سے پیدا ہونے والی تلخی کو زائل کرنے میں کامیاب بھی رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

****

عدن اپنے آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔

کم ان "!عدن کی مصروف سی آواز سنائی دی۔ "

ہیلو !کیا کر رہے ہو عدن؟ "ثمن اندر داخل ہوئی تو عدن" نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ ثمن کے یہاں آنے پر اسکی آنکھوں میں حیرت واضح تھی اوپر سے اس کی اتنی تیاری۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ارے ثمن !تم؟ تم یہاں کیسے؟ "وہ اپنے لہجے سے چھلکتی" حیرت کو چھپا نہیں پایا تھا۔

بس گھر میں بور ہو رہی تھی تو یہاں چلی آئی۔ تمہارے پاس" بھی اتنی فرصت کہاں کہ کزنز آئے ہیں تو چلو آفس سے چند دن کی چھٹی لے کر ہمارے ساتھ وقت گزار سکو۔ "کرسی گھسیٹ کر عدن کے مقابل بیٹھتے ہوئے ثمن نے شکوہ کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سوری یار !آج کل ورک لوڈ بہت زیادہ ہے تو چھٹی نہیں"
لے سکتا میں۔ تم لوگ ابھی یہیں ہو نا تو اتوار کو کوئی پلان
بناتے ہیں۔ میں بھی فری ہوں گا اتوار کو۔ سب مل کر کہیں
باہر چلیں گے گھومنے پھرنے۔ اور دانین سے ٹریٹ بھی لیں
گے اس کے برتھ ڈے کی۔ "عدن بات مکمل کرتا لیپ ٹاپ
کی جانب متوجہ ہو چکا تھا جبکہ دانین کے ذکر پر ثمن کا حلق
تک کڑوا ہو گیا۔

جب اتوار آئے گا تب کی تب دیکھیں گے۔ لیکن ابھی تو میں"
یہاں اس لیے آئی ہوں تا کہ آپ کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر
جاسکوں۔ ڈنر بھی ساتھ میں کریں گے۔ "خود کو سنبھالتے ہوئے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ثمن نے مسکرا کر عدن کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا تو عدن پہلی بار اس کے انداز پر ٹھٹکا۔

سوری ثمن !لیکن آج نہیں، کیونکہ آج میں پہلے سے ہی" دانین کے ساتھ ڈنر پلان کر چکا ہوں۔ صبح شاید ذکر بھی کیا تھا میں نے۔ تب تم بھی تو وہیں تھی نا؟ دانی کا برتھ ڈے ہے تو آج مجھے اس کے ساتھ ٹائم گزارنا ہے۔ انفیکٹ میں بس آفس سے نکلنے ہی والا تھا۔ "عدن نے شائستگی سے معذرت کر لی تھی جبکہ اس کی بات پر ثمن نے لب بھینچے۔ نفرت ہونے لگی تھی اسے دانین کے نام سے، اس کے وجود سے۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

کیا ہو گیا ہے عدن !دانین آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ اسے تو" آپ پھر کبھی بھی لے کر جا سکتے ہیں ڈنر پر۔ ہم نے کونسا روز روز آنا ہے۔ اگر آج میرا دل چاہ رہا ہے آپ کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جانے کا تو آپ میرا دل رکھنے کی خاطر اتنی سی خواہش پوری نہیں کر سکتے؟ "وہ اب خود کو سنبھالتی چہرے پر خفگی سجائے گلہ آمیز لہجہ میں کہہ رہی تھی۔ حالانکہ یہ بات وہ خود بھی جانتی تھی کہ عدن نے دانین سے پرامس کیا ہے آج کے ڈنر کا اسی لیے تو وہ وہاں آئی تھی تاکہ ان کا پلان کینسل کر سکے اور دانین کو یہ احساس دلا سکے کہ وہ عدن کے نزدیک دانین کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

ClassicUrduMaterial ISBN#10132021109

ثمن !پھر کبھی میں اور آج میں بہت فرق ہے۔ اس کا برتھ"
ڈے ہے آج اور اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی میں اس سے وعدہ
کر کے آیا تھا کہ اسے ڈنر پر لے جاؤں گا اور دانین سے کیا
وعدہ میں نہیں توڑ سکتا، نہ ہی اس کا دل توڑنے کی ہمت ہے
مجھ میں۔ اس لیے یہ فضول کی ضد چھوڑ دو۔ آج میں تمہیں
ساتھ نہیں لے جاسکتا۔ "عدن نے دوٹوک لہجہ اختیار کیا تھا۔
پچھلے چند دنوں سے اسے ثمن کے انداز بہت بدلے بدلے لگ
رہے تھے لیکن اب اس کی حرکتیں عدن کے شک پر یقین کی
مہر ثبت کرتی جا رہی تھیں۔ وہ اس کی اپنی جانب اٹھتی نگاہوں
کو پہچان سکتا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ ثمن اس راستے پر

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

آگے بڑھے جس کی کوئی منزل ہی نہیں کیونکہ وہ دانین کے سوا کسی اور کو سوچنا بھی گناہ سمجھتا تھا۔

ثمن اس کی بات پر چند لمحوں کے لیے خاموش ہی ہو گئی جبکہ عدن کو لگا شاید اس کی عقل ٹھکانے آچکی ہے تبھی لبوں پر چپ ہے۔ لیکن یہ اس کی بھول تھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ فیصلہ کن انداز میں سر اٹھا کر عدن کی جانب دیکھنے لگی۔

عدن !آئی لو یو !ول یو میری می؟ "اس نے بے خوف ہوتے" ،ہوئے نگاہیں عدن کے چہرے پر گاڑھ رکھی تھیں۔ کوئی شرم کوئی جھجھک کے آثار نہ تھے اس کے چہرے پر۔ جبکہ عدن کو

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس کی بات پہ چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا تھا۔ کیونکہ اتنی بے شرمی کی ہر گز توقع نہ تھی اسے ثمن سے۔

واٹ؟ آریو آؤٹ آف یور مائنڈ؟ ثمن تم جانتی بھی ہو تم کیا" کہہ رہی ہو؟ "ثمن کی دیدہ دلیری پہ وہ ششدر رہ گیا۔

میں اچھی طرح جانتی ہوں عدن کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔" ، آپ کو پسند کرنے لگی ہوں میں۔ انفیکٹ پسند ، محبت عشق ...اس سب سے بھی بہت آگے جاچکی ہوں میں۔ خود کو سمجھانے کی بہت کوشش کی میں نے لیکن دل کسی کی مانتا ہی نہیں ہے۔ پلیز ایکسیپٹ می ".یہ جانتے ہوئے بھی کہ عدن

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

صرف اور صرف دانین کا نصیب ہے وہ اس سے درخواست کر رہی تھی اس کے ساتھ کے لیے۔

"ثمن !تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ جو خواب تم دیکھ رہی ہو ان کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں دانین سے منسوب ہوں، ہمارا نکاح ہو چکا ہے اور بہت جلد رخصتی بھی ہو جائے گی۔ میرے اور دانین کے درمیان کسی تیسرے کی کوئی گنجائش نہیں ہے ، مائنڈ اٹ "!عدن ضبط کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔

"ایک نکاح ہی تو ہوا ہے عدن !اس کا کیا ہے، تین لفظ کہنے سے وہ نکاح بھی ختم ہو جائے گا۔ کیار کھا ہے اس سادہ سی

Classic Urdu Material USBH 03332202109

لڑکی میں؟ بلیو می عدن !میں آپ کو اس سے کہیں زیادہ خوش رکھ سکتی ہوں ، آپ ایک بار۔۔۔۔۔۔۔ "ثمن اظہار کر ہی چکی تھی تو اب کسی بھی طرح ہار نہیں ماننا چاہتی تھی۔

ثمن !چلی جاؤ یہاں سے، میرا دماغ خراب مت کرو۔ "عدن" کا چہرہ مارے ضبط کے سرخ پڑنے لگا، اس نے آج تک دانین کے علاوہ کبھی کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا تھا، تو پھر ثمن سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی یہ بات کیسے کر گئی۔

عدن آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں۔ "ثمن اس کے انداز پر" دبے دبے لہجے میں چلائی، عدن نے حیرت سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

لسن ثمن !میری بات غور سے سنو۔ یہ میرا آفس ہے، یہاں" کوئی تماشہ افورڈ نہیں کر سکتا میں اور دوسری بات۔۔۔ میں نے کوئی انسلٹ نہیں کی تمہاری۔ تم جو چاہ رہی ہو یا جو تمہارے دل و دماغ میں چل رہا ہے اچھی طرح سمجھ چکا ہوں میں۔ بہتر یہی ہو گا کہ یہ خناس اپنے دماغ سے نکال دو۔ کیونکہ میں اپنے اور دانین کے درمیان آنے کی اجازت کسی کو نہیں دوں گا۔ سمجھی تم؟ "عدن نے صاف صاف بات کرنے کی ٹھان لی تھی جبکہ اس کی بات پر ثمن کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن اپنی بات مکمل کرتا لب بھینچے اب چیزیں سمیٹ رہا تھا۔ لیپ ٹاپ کی اسکرین فولڈ کرتے ہوئے عدن نے کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

ہیلو دانین !تم ریڈی ہو جاؤ۔ میں آفس سے نکلنے لگا ہوں۔" آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں۔ نہیں اندر نہیں آؤں گا، تمہیں کال کر دوں گا تم گیٹ پر ہی آ جانا۔ وہیں سے پک کروں گا تمہیں۔ اوکے خدا حافظ "!دانین سے بات کرنے کے بعد عدن اپنی سیٹ سے اٹھا، ایک نظر ثمن پر ڈالی جو رخ موڑے بیٹھی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

گھر جارہا ہوں میں۔ اگر جانا ہے تو چلو تمہیں ڈراپ کر دوں"
گا۔ "وہ اسے مخاطب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے سوا کوئی
چارہ بھی نہیں تھا۔ البتہ انداز میں ابھی بھی بے رخی تھی۔

بہت شکریہ مجھے ضرورت نہیں اس نوازش کی۔ میں خود بھی"
جا سکتی ہوں۔ "اس نے میز پر پڑا اپنا فون جھپٹتے ہوئے ایک
تلخ نگاہ عدن پر ڈالی اور تیزی سے اس کے آفس سے نکل گئی
جبکہ عدن اس کے اس بی ہیوئیر پر سر جھٹک کر رہ گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

شعیب کرمانی باتھ ٹب میں بیٹھا خود کو پرسکون کر رہا تھا جب قریب پڑا اس کا فون بجنے لگا۔ وہ خاصا بدمزہ ہوا تھا، لیکن پھر ایک دم چونکا۔ یہ بیل اس کے فون کی نہیں تھی۔ اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو کچھ فاصلے پر ایک عام سا کی پیڈ فون پڑا دکھائی دیا۔

اس نے اٹھا کر دیکھا تو اس پرائیویٹ نمبر سے کال آرہی تھی جس سے وہ پراسرار شخص پہلے رابطہ کرتا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہیلو "!شعیب کرمانی فون کان سے لگاتے ہوئے باتھ گاؤن" پہننے لگا، ارادہ یہی تھا کہ باہر جا کر ہی بات کرے گا۔

تم حیران ہو گے نا کہ یہ فون تمہارے باتھ روم میں کہاں" سے آیا؟ میں نے رکھوایا تھا وہاں۔ تمہارے سیل فون میں تو وہ لوگ چپ لگا چکے ہیں۔ سوچا پرائیویٹ گفتگو کے لیے بھی تو کوئی ذریعہ ہونا چاہیے۔ "وہی پر سکون سی آواز اس کی ساری الجھن دور کر چکی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ویسے جو بھی ہو تم لیکن ہو بہت چالاک۔ کہو اب کیسے فون"
کیا؟ "باتھ گاؤن کی ڈوریاں باندھتے ہوئے شعیب کرمانی نے باہر
کی سمت قدم بڑھائے۔

!فی الحال باتھ روم سے نکلنے کی غلطی مت کرنا شعیب کرمانی"
کیونکہ تمہارے فلیٹ میں باتھ روم کے علاوہ ہر جگہ کیمرے
نصب کیے گئے ہیں تاکہ تم پر نظر رکھی جا سکے۔ "شعیب کرمانی
اس کی بات پر چونکا۔

تم ... تمہیں کیسے پتا یہ سب؟ "شعیب کرمانی کو لگا تھا کہ"
شاید وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

یقین نہیں آرہا تو جب باہر جاؤ گے اپنے ٹی وی لاونج کی"
کھڑکی کی دائیں جانب پڑی میز کے اوپر رکھے گئے گلدان کو
بغور دیکھنا، اپنی وارڈروب کے لاک کو بھی۔ اس کے علاوہ بھی
کئی جگہوں پر کیمرے موجود ہیں تبھی تمہیں باتھ لیتے وقت
زحمت دی میں نے۔ خیر !اپنے فلیٹ کے دروازے پر جاؤ، وہاں
ایک پیج پڑا دکھائی دے گا تمہیں۔ اس پیپر پر کچھ ہدایات ہیں
اور ایک نمبر بھی ، اس نمبر پر اپنے سیل فون جس میں چپ
لگائی گئی ہے اس سے کال کر کے تمہیں وہ سب ڈائیلاگز بولنے
ہیں جو پیر پر لکھے گئے ہیں۔ جسے تم کال کرو گے اسے بھی میں
سب سمجھا چکا ہوں۔ بس یہ خیال رہے کہ ہر کام تم پرسکون

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

رہ کر کرو گے تا کہ کسی کو شک نہ ہو سکے۔ ان پانچوں ایجنٹس کو یہی لگنا چاہیے کہ وہ اپنے پلان کے مطابق چل رہے ہیں۔ انہیں بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے کہ انہیں ہم اپنی انگلیوں پر نچا رہے ہیں اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کا ماسٹر مائنڈ کوئی اور ہے۔ "اس گمنام شخص نے مطلب کی بات کی تھی اور شعیب کرمانی کے اوکے کہتے ہی وہ شخص کال کاٹ چکا تھا جبکہ شعیب کرمانی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری۔

آئی ایس آئی مائی فٹ "!وہ نفرت سے کہتا باہر نکلا۔ ٹی وی" لاؤنج تک آتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات نارمل ہو چکے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

****

وہ تینوں اس وقت اس فلیٹ میں موجود تھے جہاں ساحر اور طارق رہائش پذیر تھے۔ طلحہ اور ساحر اس وقت میز کے گرد بیٹھے تھے جبکہ طارق صوفہ پر نیم دراز حسب عادت لیپ ٹاپ پر مصروف تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

سر !شعیب کرمانی کی طرف سے تو ابھی تک کوئی خبر نہیں"
ملی۔ کہیں اسے شک تو نہیں ہو گیا اس رات کہ ہم اسے فالو
کر رہے تھے؟ "طلحہ نے ساحر کو مخاطب کیا۔

نہیں، آئم شیور شک تو نہیں ہوا ہو گا اسے۔ شراب پینے کے"
"بعد اسے یاد ہی کہاں رہا ہو گا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔
ساحر نے اس کی بات کو رد کیا۔

تو ہم کیا ایسے ہی بیٹھے انتظار کرتے رہیں گے؟ ہمیں تو یہ"
بھی نہیں معلوم کہ ان کا پلان کیا ہے؟ کیا کرنے جا رہے ہیں
وہ ؟ "طلحہ پریشان سا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

شعیب کرمانی کی سرگرمیاں کچھ خاص نہیں ہیں آج کل۔"
عظیم اور روحان کو اس قادر پر فالو اپ رکھنے کا کہا ہے، یقیناً
کچھ نہ کچھ ملے گا ہمیں۔ "ساحر اٹھ کر کھڑکی کی طرف چلا آیا۔

ایک نظر سامنے شعیب کرمانی کے فلیٹ پر ڈالی جس کی کھڑکی
بند تھی، پردے بھی برابر تھے۔ پھر ساحر برابر والے کمرے
میں چلا آیا جہاں ایک ایل ای ڈی نصب تھی۔ اس پر مختلف
کمروں کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ وہ مناظر شعیب کرمانی
کے گھر کے تھے۔ شعیب کرمانی کی غیر موجودگی میں ہی دو
لوگ اس کے گھر میں گھس کر خفیہ کیمرے لگا چکے تھے تا کہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس کی تمام سر گرمیوں پر نظر رکھی جا سکے۔ طلحہ بھی اس کے پیچھے ہی چلا آیا۔

"یہ شعیب کرمانی اگر کچھ پلان کر رہا ہے تو اتنا مطمئن کیسے ہو سکتا ہے؟ اور اگر یہ اتنا مطمئن ہے تو اس کا مطلب ان کے پاس وقت ہے اپنے پلان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے۔ اور جتنا زیادہ وقت ان کے پاس ہے اتنا ہی وقت ہمارے پاس بھی ہے، ان کے پلان کو ناکام بنانے کے لیے۔" ساحر ایک جانب پڑی کرسی پر اپنی ٹانگ ٹکائے بغور سامنے نظر آتے شعیب کرمانی کو دیکھ رہا تھا جس کے ایک ہاتھ میں کافی کا کپ

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

تھا اور دوسرے ہاتھ میں سگریٹ ، وہ پر سکون سا صوفے پر بیٹھا ٹانگیں ہلا رہا تھا ۔

ساحر ! یہاں آؤ جلدی۔ "طارق کی تیز آواز سنائی دی تھی تو" ساحر اور طلحہ فوراً اس روم میں آئے۔

"شعیب کرمانی کے سیل فون پر کسی کی کال آ رہی ہے۔" طارق نے کہتے ہوئے ہیڈ فون ساحر کی طرف بڑھائے تو ساحر قریب پڑی کرسی پر بیٹھتا ہیڈ فون لگانے لگا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ہیلو "!فون کرنے والے کی آواز ابھری تھی۔"

ہاں بولو قادر کام کہاں تک پہنچا؟ "شعیب کرمانی کی پر سکون" اور بھاری آواز سنائی دی تو ساحر اس نام پر چونکا۔

قادر تو وہی شخص تھا جس کو اس شام شعیب کرمانی نے بیگ دیا تھا اور اس کی تصویر لے کر عظیم نے ساحر کو بھیجی تھی اور ساحر اس کا بائیو ڈیٹا بھی نکلوا چکا تھا۔ لیکن وہ اس وقت جس نمبر سے کال کر رہا تھاوہ نمبر قادر کے شناختی کارڈ پر تو رجسٹرڈ نہیں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

بس کل کا انتظار ہے شبی !کل ہمارا ساتھی ہمارا کام مکمل کر" دے گا۔ "قادر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تھی جبکہ قادر کا لہجہ پر جوش سا تھا۔ ساحر جو کنپٹی کھجاتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا اس کا ماتھا ٹھنکا کہ کل کیا کرنے والے تھے وہ لوگ؟

سامان پہنچا دیا اسے؟ "شعیب کرمانی سوال کر رہا تھا، عجیب" پہیلیاں بجھوا رہے تھے دونوں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

نہیں کل ہی لے کر جاؤں گا کام والی جگہ پر۔ پہلے سے کام"
خراب نہیں کروانا۔ میں خود جاؤں گا وہاں، سامان پہنچا کر
آجاؤں گا۔ "قادر کی بات پر شعیب کرمانی نے ہنکارا بھرا۔

تمہیں کیا لگتا ہے یونیورسٹی میں اندازاً کل کتنے لوگ آئیں"
گے؟ رش ہو گا وہاں؟ تم جانتے ہو نا ہمارے کام میں جتنے
زیادہ لوگ جان سے جائیں اتنا زیادہ فائدہ ہے ہمارا۔ "شعیب
کرمانی کا لہجہ بے رحم ہونے لگا تھا۔

رش کی تو فکر ہی نہ کرو باس !عاطف اسلم کا کنسرٹ ہو اور"
رش نہ ہو ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ پاکستان کی آدھی سے زیادہ

Classic Urdu Material USB#1013320209

نوجوان عوام تو اس پر بری طرح فدا ہے۔ پتا کروایا ہے میں نے، صرف لاہور ہی نہیں دوسرے شہروں سے بھی آرہے ہیں لوگ اس کنسرٹ کے لیے۔ بس کل کا سورج چڑھنے دو۔ کل رات بارہ بجے تک خوشخبری ملے گی۔ "اس کا لہجہ پرجوش تھا۔

ٹھیک ہے کام مکمل ہونے پہ تمہیں تمہاری رقم مل جائے" گی۔ "کہتے ہی شعیب کرمانی نے کال کاٹ دی جبکہ ساحر کنپٹی کھجاتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

یونیورسٹی، عاطف اسلم کا کنسرٹ ، لوگوں کا جان سے جانا اور" وہ بیگ۔ "کڑی سے کڑی ملتی گئی اس کا مطلب کسی یونیورسٹی میں کل کچھ ہونے جار ہاتھا، کچھ برا۔

طلحہ! مجھے پتا کر کے بتاؤ کہ کل رات بارہ بجے سے پہلے لاہور" میں کس یونیورسٹی میں عاطف اسلم کا کنسرٹ ہے؟ عظیم کو بھی بلوالو۔ روحان سے کہو وہیں رہے قادر کی نگرانی پر۔ ان لوگوں نے کل کی کوئی پلاننگ کر رکھی ہے ، اگر ان کا پلان کامیاب ہو گیا تو ہماری کئی نوجوان جانیں ضائع ہو جائیں گی۔ طارق تم شعیب کرمانی کے فون پر آنے والی ہر کال ریکارڈ کرو گے اور ساتھ والے کمرے میں کیمروں کے مناظر پر بھی دھیان رکھنا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہم سب کو چوکنا رہنے کی ضرورت ہے ۔ "ساحر جلدی میں انہیں ہدایات دیتا کوٹ پہن کر فون ہاتھ میں لیے باہر نکل گیا جبکہ وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتے ساحر کے بتائے گئے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

****

وہ آئینے کے سامنے کھڑی چہرے پر نفاست سے کیے گئے میک اپ کو فائنل ٹچ دے رہی تھی۔ سیاہ لباس میں اس کی گوری

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

رنگت مزید چمک رہی تھی جبکہ لبوں پر کھلتی مسکراہٹ اس بات کی ضامن تھی کہ وہ بے پناہ خوش ہے ۔ چاہے جانے کا احساس بہت خوش کن ہوتا ہے اور یہ سچ تھا کہ عدن کی محبت نے ہی اس کے وجود کو نکھار بخشا تھا۔ دوپٹے کا حجاب کرتے ہوئے وہ پن لگا ہی رہی تھی جب باہر سے عدن کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔ دانین جلدی سے کھڑکی کی جانب آئی پردہ ہٹا کر دیکھا تو نیچے عدن گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ شاید وہ اس کا منتظر تھا۔

شام کے پھیلتے سائے میں وہ شہزادوں جیسا شخص ہی دانین کی چلتی دھڑکنوں کی وجہ تھا۔ عدن کی نگاہ بھی اٹھی اور کھڑکی میں

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

کھڑی دانین پر پڑی، دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اسے رکنے کا اشارہ کیا، پھر کھڑکی سے ہٹتے ہوئے تیزی سے بیڈ کی جانب آئی، جلدی جلدی سینڈلز پہنتے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا اور کمرے سے نکل گئی۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ عدن کو انتظار کروانا اسے گوارا نہیں تھا، لیکن ایک سیڑھی پر اچانک اس کا پیر مڑا، وہ لڑکھڑائی تھی لیکن پھر فوراً ریلنگ تھام کر خود کو گرنے سے بچایا۔

دھیان سے۔ کبھی کبھی بہت زیادہ خوشی بھی آپ کو منہ کے بل گرادیتی ہے۔ ”نیچے لاؤنج میں موجود ثمن نے طنز کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

نجانے کیا تھا اس کے لہجے میں کہ دائین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

مطلب ؟؟ "دانین آخری دو سیڑھیاں اترتی اس کے مقابل" آئی۔

ارے کچھ نہیں پگلی !میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ دھیان" سے چلا کرو۔ اگر ابھی گر جاتی تو ؟ چوٹ لگ جاتی تو ؟؟ ساری خوشی ملیامیٹ ہو جاتی۔"ثمن نے پل میں چہرے کے تاثرات بد لے ۔

Classic Udu Material ISBN#1033202109

جو چوٹ قسمت میں ہو وہ تو لگ کر ہی رہتی ہے نا، چاہے" انسان کتنی ہے احتیاط کیوں نا کر لے۔"دانین نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

صحیح کہا تم نے۔ اب جاؤ بھئی۔ عدن بے صبری سے تمہارا" انتظار کر رہا ہے۔انجوائے "!ثمن مسکرائی تھی۔دانین جواباً ہلکی سی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتی باہر نکل گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

چوٹ تو تمہیں ایسی لگے گی دانین سکندر کہ جس سے اٹھنے" والی ٹیسیں ساری عمر تمہیں تڑپائیں گی اور تمہارے گھاؤ ساری زندگی بھر نہیں پائیں گے۔" ثمن کا لہجہ زہریلا تھا جبکہ چہرے پر نفرت ہی نفرت رقم تھی جو دانین کی خوشیوں کو ڈسنے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔

****

سر تمام انفارمیشن حاصل کر چکا ہوں میں۔ کل رات نو بجے" لمز یونیورسٹی لاہور میں عاطف اسلم کا کنسرٹ ہے جہاں نا صرف یونیورسٹی اسٹوڈنٹس ہوں گے بلکہ عاطف اسلم کے فینز دوسرے

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

شہروں سے بھی اس کنسرٹ کے لیے آرہے ہیں اور شاید اس بات کا فائدہ شعیب کرمانی اٹھانا چاہتا ہے۔وہاں وہ لوگ بلاسٹ کرنے والے ہیں تا کہ پاکستان کی ینگ جنریشن کو نقصان پہنچا سکیں۔ "طلحہ نے ساحر کو مطلع کیا۔

مطلب شعیب کرمانی انڈین ایجنسی راء کے ساتھ مل کر یہی" بلاسٹ پلان کر رہا تھا۔ ان کا مقصد صرف یہی ہے کہ نوجوان "نسل کو ختم کیا جا سکے کیونکہ یہی ہمارے وطن کا سرمایہ ہیں۔ ساحر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا، نگاہیں شعیب کرمانی کے فلیٹ کی کھڑکی پر ہی تھیں جو اس وقت بند تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

لیکن ہم ایسا ہونے نہیں دیں گے ۔ہم راء کا ہر پلان ، ہر" مشن ناکام کر کے رہیں گے۔ "اس نے پرعزم لہجہ اختیار کیا۔

شعیب کرمانی کو بھی کل کا انتظار ہے اور ہمیں بھی۔ دشمنوں" کے ہر ناپاک ارادے کو خاک میں ملانا ہی ہمارا مقصد ہے۔ "ہمارے ارادے نیک ہیں تو اللہ بھی ہمارا حامی و ناصر ہو گا۔ طارق پر جوش سا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اوکے گائز !بی ریڈی !کل ہم لوگ بھی عاطف اسلم کے فینز"
بن کر ہی جائیں گے اس کنسرٹ میں۔ ہمیں قادر کو رنگے
!ہاتھوں پکڑنا ہے اور اس کے باقی ساتھیوں کو بھی۔ طارق
تمہیں بھی ہمارے ساتھ جانا ہو گا کیونکہ بلاسٹ کا معاملہ ہے۔
ہمارے درمیان واحد تم ہو جو بم ڈفیوز کرنا جانتے ہو اور یہ کام
ہمیں کل یو نیورسٹی میں عین وقت پر کرنا ہے تا کہ کوئی انسانی
جان ضائع نہ ہو۔ "ساحر نے ذہن میں تمام لائحہ عمل طے
کرتے ہوئے طارق کو مخاطب کیا ۔

لیکن اگر میں بھی چلا گیا تو شعیب کرمانی کی نگرانی کون''
کرے گا؟ "طارق نے دوسرا مسئلہ بیان کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ڈونٹ وری !اگر آپ لوگوں کو اعتراض نہ ہو تو کل میں"
یہیں رک جاؤں گا۔شعیب کرمانی کافی شاطر بندہ ہے ۔ اس پر
بھی نظر رکھنا ضروری ہے تا کہ وہ کوئی ہوشیاری نہ دکھا
سکے۔"عظیم نے اپنی خدمات پیش کیں ۔ ساحر پر سوچ نگاہوں
سے سامنے لگے وال پیپر کو دیکھنے لگا ۔

اوکے فائن !عظیم کل یہیں رُکے گا۔ میں ،طلحہ اور طارق"
کل رات آٹھ بجے تک یونیورسٹی پہنچ جائیں گے۔طلحہ !روحان
سے کہو وہ قادر پر فالو اپ رکھے اور کل وہ قادر کا پیچھا کرتے
ہوئے ہی یونیورسٹی آئے گا۔ اس دوران قادر کس کس کس

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سے ملتا ہے مجھے سب انفارمیشن چاہیے ”!ساحر نے حتمی لہجہ اپنایا۔

او کے سر "!طلحہ روحان کا نمبر ملاتا ہوا وہاں سے باہر نکل“ گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کیا کر رہے ہو گائز ؟ "ثمن داخلی دروازے سے اندر آئی تو"
سب کو لاؤنج میں موجود پایا، تبھی خوشگوار لہجے میں سب کو
مخاطب کر گئی۔

کچھ خاص نہیں ۔۔۔بس بور ہو رہے تھے۔ "ردابہ نے منہ"
بسورا۔

میرے پاس ایک آئیڈیا ہے جس سے تم سب کی بوریت ختم"
ہو جائے گی۔"ثمن نے تجسس پھیلانے کی کوشش کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

وہ کیا؟ "ارسل نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔ باقی سب"
بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے ۔

یہی کہ مجھے معلوم ہے عدن اور دانین برتھ ڈے سیلیبریشن''
کے لیے کہاں گئے ہیں تو کیوں نا ہم سب بھی وہاں انٹری مار
کر انہیں سر پرائز کر دیں؟ ''ثمن نے مسکراتے ہوئے آئیڈیا
دیا۔

عدن بھائی گردن مروڑ دیں گے ہماری۔''زید نے سر جھٹکا''
گویا آئیڈیا پسند نہ آیا ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ارے کچھ نہیں کہتے عدن۔ وہاں پلک پلیس پر وہ کیا کہیں‘‘ گے؟ دانین ہماری بھی تو کزن ہے اور ہمارا بھی حق ہے اس کی خوشی کو سیلیبریٹ کرنے کا۔ ویسے بھی آج باہر ڈنر کرنے ’’کا دل چاہ رہا ہے۔چھوٹی سی پارٹی ہو جائے گی ہماری بھی۔ ثمن نے ان سب کو قائل کرنے کی کوشش کی ۔

ایک سیکنڈ ثمن آپی !دوپہر میں جب دانین کیک کاٹ رہی" تھی تب تو آپ بڑی نخوت سے کہہ رہی تھیں کہ آپ کے پاس فضول کے چونچلوں کے لیے وقت نہیں ہے تو اب دانین کی خوشی سیلیبریٹ کرنے کا خیال کیسے آ گیا آپ کو؟ نہیں

Classic Urdu Material ISBN 10123202109

مطلب چل کیا رہا ہے آپ کے دماغ میں ؟ "ارسل نے بغور ثمن کی جانب دیکھا، ثمن گڑبڑا گئی گویا چوری پکڑی گئی ہو ۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے ارسل !میں دانین کی " دشمن تھوڑی ہوں۔ وہ تو بس دوپہر میں کسی بات پر ڈپریس تھی تو مس بی ہیو کر گئی ورنہ دانین تو میری سب سے اچھی دوست ہے۔"ثمن نے زبردستی کی مسکراہٹ اچھالی۔

چلیں آپ کہتی ہیں تو مان لیتے ہیں۔"ارسل نے بے نیازی" سے کہا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

اچھا چلو اٹھ جاؤ نا تم سب ورنہ وہ لوگ واپس آجائیں"
گے۔ہم بھی تو جا کر دیکھیں عدن نے اپنی سم ون اسپیشل کے
برتھ ڈے کے لیے کیا کچھ پلان کیا ہے اور کیا گفٹ دینے والا
ہے اسے۔ "ثمن کے اصرار کرنے پر بالآخر وہ سب بھی اٹھ
کھڑے ہوئے ۔

تم لوگوں کی پرائیویسی کو ڈسٹرب کر ناہی میرا مقصد ہے اب‘‘
عدن صرف میرا ہے دانین !اور میں اسے اپنا بنا کر رہوں گی
جو جادو تم نے اس پر چلا رکھا ہے نا، دیکھنا اسے تم سے آزاد
کروا میں اپنا اسیر کر لوں گی اور تم ہاتھ ملتی رہ جاؤ گی۔’’ثمن

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دل ہی دل میں دانین سے مخاطب ہوتی خود کو شاباشی دے رہی تھی۔

****

دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی !آپ کا برتھ ڈے کیک حاضر‘‘ ہے ۔ "وہ مسحور سی ریسٹورنٹ کے اس جادوئی ماحول کو دیکھ رہی تھی جہاں نیم اندھیرا تھا تبھی ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا ان کی جانب آیا تو عدن نے اسے مخاطب کیا۔ دانین نے چونک کر

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

عدن کو دیکھا پھر گردن موڑی ، ویٹر اب وہ تین منزلہ خوبصورت سا کیک ٹیبل پر سجارہاتھا۔

"On the Special Day

Of my beloved Wife

I want to say

Happy Birthday"

عدن دھیمی سی آواز میں گنگنایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھینک یو عدن میری زندگی کے اس خاص دن کو مزید خاص"
بنانے کے لیے۔ ماما بابا کے بعد اگر مجھے سب سے زیادہ محبت
کسی نے دی ہے تو وہ آپ ہیں۔ "دانین کی پلکیں بھیگ گئ
تھیں اتنی محبت پر۔ کبھی کبھار وہ بہت ڈر جاتی تھی کہ کہیں
اس کی اور عدن کی محبت کو کسی کی بری نظر نہ لگ جائے ۔

یہ تھینکس وغیرہ کا سیشن بعد میں۔ ابھی کیک کاٹو نا۔ جب"
"گفٹ مل جائے گا تمہیں تب ایک ہی بار تھینکس بول دینا۔
عدن نے مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔ دانین اس کی بات
پر مسکراہٹ دباتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ عدن بھی کھڑے ہوتے
ہوئے کیک پر سجی کینڈلز جلانے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ویسے کتنی حیرت کی بات ہے۔ تم آہستہ آہستہ بڑھاپے کی‘‘
’’جانب جارہی ہو اور ہم اس بات کو سیلیبریٹ کر رہے ہیں۔
عدن جانتا تھا وہ اپنے مما بابا کو مس کر رہی ہے تبھی اس کا
دل بہلانے کی خاطر شرارتی انداز اپنایا۔

جی نہیں۔ میں تو اس بات کو سیلیبریٹ کرتی ہوں کہ اپنی‘‘
زندگی کا ایک اور سال آپ کے سنگ ، آپ کے نام سے
منسوب ہو کر گزارا ہے میں نے۔ ’’دانین کے لیے میں عدن
کے لیے محبت ہی محبت تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

آل رائٹ !اب تم اپنی پوری زندگی میرے سنگ ہی گزارو "
"گی۔ ہم دونوں اپنا ہر برتھ ڈے یونہی سیلیبریٹ کریں گے۔
عدن تمام کینڈلز جلا چکا تھا تبھی لائٹر کا شعلہ بجھا دیا۔

ان شاءاللہ !آمین "!اس نے صدق دل سے جواب دیا۔کچھ"
دور کھڑی تقدیر ان دونوں پر مسکرائی تھی ۔

"!چلو کیک کاٹو اب"

عدن نے چھری دانین کی جانب بڑھائی ۔دانین نے چھری
تھامتے ہوئے پھونک مار کر کینڈلز بجھائیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

... ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"

... ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

!ہیپی برتھ ڈے دانین

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔"

دانین کے کیک کاٹنے سے پہلے ہی بہت سی ملی جلی آوازوں میں وشز سنائی دیں۔عدن اور دانین نے چونک کر آوازوں کی سمت دیکھا جہاں سے وہ پورا ٹولہ ریسٹورنٹ میں داخل ہو رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

اف"!عدن کراہ کر رہ گیا۔دانین جو پہلے چونک گئی تھی اب" خوشی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو ؟ "عدن نے ان سب کو گھورا۔"

ارے !کیک کھانے آئے ہیں عدن بھائی !دانی تم کیوں رک" گئی ؟ کیک کاٹو نا۔ مجھے چیک کرنا ہے کیک میں میٹھا ٹھیک ڈالا ہے بیکری والوں نے۔ "ارسل نے عدن کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے دانین کو مخاطب کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

میں نے کہا تھا تم لوگوں سے کہ یہ وقت میں صرف دانین‘‘ کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔ تم لوگوں کو علم کیسے ہوا کہ ہم دونوں یہاں آئے ہیں ؟"عدن کا بس نہیں چل رہا تھا ان سب کی گردنیں مروڑ دے۔

ارے عدن بھائی !ہمارے بھی بہت سے خفیہ ذرائع ہیں۔‘‘ ہمیں ہر چیز کی خبر ہوتی ہے۔ ویسے آپ مجھے ایک بات بتائیں آپ اتنے کنجوس کب سے ہو گئے کہ اپنے سب کزنز کو ڈنر تک نہیں کرواسکتے ؟ خیر فکر مت کریں۔ آپ ہم آپ کا خرچہ کروانے نہیں آئے یہاں۔ ہم تو دانین سے برتھ ڈے پارٹی لینے آئے ہیں۔ بھئی اتنے مہنگے مہنگے تحائف دیے تھے اسے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

۔اب ڈنر تو بنتا ہے نا۔ اس لیے ہم نے سوچا کیوں نہ لگے ہاتھوں آج ہی یہ کام بھی نبٹادیا جائے ۔ ''ارسل کر سی پر بیٹھ کر اب ٹانگ ہلا رہا تھا، باقی سب بھی دانت نکال رہے تھے کہ جانتے تھے ارسل سب سنبھال لے گا۔

ارسل !تم مر جاؤ گے میرے ہاتھوں۔ تم لوگ دانین سے'' پارٹی کل بھی لے سکتے تھے، کم از کم آج کا دن تو ہمیں دے دیتے۔ ہمیں بھی پرائیویسی چاہیے۔''عدن جھنجھلا کر رہ گیا۔

ایک منٹ ایک منٹ عدن بھائی !آپ کا اور دانین کا ابھی'' صرف نکاح ہوا ہے ۔اس لیے پرائیویسی کی تو بات بھی مت

Classic Urdu Material ISBN#1013902109

کیجیے گا۔رہی بات پارٹی کی تو برتھ ڈے آج ہے تو برتھ ڈے پارٹی بھی آج ہی ہو گی۔ ویسے بھی میں تو یہ دیکھنے آیا تھا کہ آپ دانین کا برتھ ڈے کیسے سیلیبریٹ کرتے ہیں، کیا گفٹ دیتے ہیں اسے۔ کل کو یہ سب میرے کام بھی تو آئے گا نا۔" ارسل کی بات پر عدن چہرے کے زاویے بگاڑ گیا ۔اس کا سارا موڈ خراب ہو چکا تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے عدن ؟ ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے ارسل ۔آپ پلیز اپنا موڈ ٹھیک کر لیں۔" دانین نے سرگوشی کے سے انداز میں عدن کو مخاطب کیا۔ عدن نے گہرا سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ دانین کیک کاٹنے کے لیے ذرا سا جھکی ، جبکہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ثمن اب فاتحانہ نگاہوں سے عدن کے چہرے کے تاثرات کو دیکھ رہی تھی۔

****

کیا کر رہے ہیں عدن بھائی؟ "وہ بیڈ پر فائلز بکھیرے الجھا " ہوا پیپرز پر جھکا ہوا تھا جب ارسل کی آواز پر چونکا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو ارسل کے پیچھے اس کے کمرے میں آنے والوں کی لمبی لائن لگی ہوئی تھی۔ طبیعت خرابی کے باعث آج عدن نے آفس سے چھٹی لی تھی، شام میں ایک میٹنگ تھی اور اسے بس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس میٹنگ میں جانا تھا تبھی اس وقت گھر میں ہوتے ہوئے بھی وہ فائلز میں گھرا ہوا تھا۔

یہ شیطانوں کا ٹولہ آج میرے کمرے میں ؟ سب خیر تو ہے نا؟؟ ”عدن ان سب کے اکٹھے یہاں آنے پر حیران ہوا تھا۔ ثمن کے علاوہ باقی سب اس وقت اس کے کمرے میں موجود تھے۔

شیطانوں کا ٹولہ آیا ہے تو خیر کیسے ہو سکتی ہے بھلا؟ "ارسل" نے بتیسی کی نمائش کی۔ بدلے میں عدن نے ایک گھوری سے نوازا تھا اسے ۔

Classic Urdu Material USB#1023202109

عدن بھائی !آپ سے ایک ریکویسٹ کرنی تھی۔ ”کومل بیڈ“ کے قریب کھڑی آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ارے بھئی بیٹھ تو جاؤ۔ تم لوگ تو ایسے بیڈ کو گھیرے کھڑے“ ہو جیسے میرے یا بیڈ کے بھاگ جانے کا خدشہ ہو۔ "عدن نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا پین فائل پر رکھ کر فائل بند کر دی۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

نہیں عدن بھائی !ہمیں ذرا جلدی ہے۔ آپ پلیز ہماری بات“
سے انکار مت کیجیے گا۔ ”اس بار سمیعہ بولی تھی۔ مطلب وہ
سب آپس میں طے کر کے آئے تھے جو بھی بات منوانی تھی
عدن سے۔

اچھا کہو۔ ”عدن نے گہری سانس لی۔"

عدن بھائی !اصل میں لمز یونیورسٹی میں عاطف اسلم کا کنسرٹ“
ہے۔"زید جلدی سے آگے بڑھ کر بولتا

Classic Urdu Material USBN#1013320199

عدن کے قریب بیٹھا اور اس کے بازو کو دباتے ہوئے چاپلوسی بھرا انداز اختیار کیا۔

تو ؟ "زید کی اتنی سی بات سے ہی عدن ان کے آنے کا" مقصد سمجھ چکا تھا لیکن پھر بھی انجان بن گیا۔

تو یہ کہ ہم سب وہاں جانا چاہ رہے ہیں۔ سب کچھ پلان ہو" چکا ہے ۔اب پلیز آپ اپنی ٹانگ مت اڑایئے گا درمیان میں۔ ہم دانین کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔ "ارسل تیزی میں بات کرتے ہوئے یہ بھی بھول گیا کہ وہ کہہ کیا رہا ہے

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

۔احساس تب ہوا جب عدن کی خشمگیں نگاہوں کو اپنے چہرے پر محسوس کیا، اس لیے لب دانتوں تلے دبا گیا۔

"عدن جانتا تھا اپنی بات منوائے بغیر تو" کب ہے کنسرٹ ؟

انہوں نے جانا نہیں یہاں سے تبھی انکار کرنے کا سوچا ہی نہیں۔ ویسے بھی ثمن، سمیعہ اور تیمور جب سے آئے تھے وہ کچھ زیادہ ہی مصروف رہنے لگا تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ تینوں یہاں بور ہو رہے ہوں گے۔ ثمن کا تو سامنا کرنے سے ہی وہ کترا رہا تھا لیکن سمیعہ اور تیمور کا بھلا کیا قصور تھا؟ اپنے گھر میں بھی وہ لوگ قید ہی رہتے تھے اور اب یہاں بھی۔ عدن کی مہمان نواز طبیعت کو یہ گوارا نہیں تھا تبھی نیم رضامند ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آج رات نو بجے۔"ردابہ فوراً چہکی ۔ کومل اور ردابہ دونوں "
لمز یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹس تھیں اور باقی سب کو بھی انہوں نے
ہی کہا تھا کنسرٹ میں چلنے کو۔

کیا؟ مطلب رات کے وقت ہے کنسرٹ ؟؟ تم لوگوں کو"
معلوم ہے میں تم لوگوں کو رات کو جانے کی اجازت ہر گز نہیں
دے سکتا۔"عدن جو پہلے تو راضی ہو چکا تھا وقت سن کر دو
ٹوک انداز میں منع کر گیا۔ان سب کے چمکتے چہرے ایک دم
بجھ سے گئے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کم آن عدن !کنسرٹس ہوتے ہی رات کو ہیں۔ اور تم پہلے‘‘ مان گئے تھے، پلیز اب انکار مت کرنا۔ بلکہ ایسا کرو تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔ سب انجوائے کریں گے۔ ’’تیمور جو کب سے خاموش تھا اس بار اس نے بات کرنے کی ٹھان لی۔ جانتا تھا عدن اس کی بات پر انکار نہیں کر سکے گا۔

نہیں یار میری آج بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔ طبیعت بھی‘‘ ناساز ہے اور تم لوگ۔۔۔"عدن سمجھ نہیں پارہا تھا کہ کیا کرے۔اسے اپنے گھر کی لڑکیوں کا یوں رات کو باہر جانا قطعاً ناپسند تھا اور بڑا بیٹا ہونے کے باعث دونوں گھرانوں میں اس کا خاصا رعب بھی چلتا تھا۔ کبھی کہیں باہر جانے کے لیے اور

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

خاص طور پر دانین کو کہیں باہر لے جانے کے لیے عدن کی اجازت کی ضرورت ہوتی تھی سب کو ۔

پلیز یار! دے دو اجازت۔جانے دو ہمارے ساتھ دانین کو" بھی۔ چند دن ہی تو ہم یہاں ہیں۔ پھر تو تم لوگوں نے واپس اپنی زندگی میں ہی مگن ہو جانا ہے۔ تم اتنے پوزیسو بھی مت بنو اس کے حوالے سے۔ ہماری بھی کزن ہے وہ۔ہم سے بھی رشتہ ہے اس کا۔ اور وہ کوئی بچی تو ہے نہیں کہ گم جائے گی۔ جیسے لے کر جائیں گے ویسے ہی اسے واپس بھی لے کر آئیں گے بالکل صحیح سلامت، پرامس۔ ”تیمور نے ہی اس بار بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

دانین کی سفارش کی تھی کیونکہ وہ خود بھی عدن کی اجازت کے بغیر جانے کو تیار نہ تھی ۔

اچھا چلو ٹھیک ہے ۔اتنا انسسٹ کر رہے ہو تو لے جاؤ اسے" بھی لیکن ایک بات !تم سب لڑ کے بہت غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہو ہر جگہ۔آج ایسا نہیں ہونا چاہیے !!ان سب کا خیال رکھنا تم لوگوں کی ذمہ داری ہے ۔ سمجھ گئے ؟ "عدن کا اشارہ باقی سب لڑکیوں کی جانب تھا۔ لڑکوں نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔

.....

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

بیرونی دروازے کی بیل سنائی دیتے ہی شعیب کرمانی اٹھا، دروازہ کھولتے ہوئے باہر جھانکا تو وہاں ڈیلیوری بوائے کھڑا تھا۔ شعیب کرمانی نے کچھ دیر پہلے ہی کھانا آرڈر کیا تھا اور اب اس کے کھانا کا آرڈر پہنچ چکا تھا۔

تھینک یو۔"رقم ادا کر کے شعیب کرمانی نے مسکراتے ہوئے" اسے رخصت کیا اور دروازہ بند کرتے ہوئے کچن کی جانب چل دیا۔ باکس رکھنے ہی والا تھا جب باکس لے نیچے کسی چٹ کے چپکے ہونے کا احساس ہوا۔شعیب کرمانی چونکا، پھر فوراً اس چٹ کو اتارا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210109

"Congratulations! After few hours, our two plans are going to be successful.

From Mysterious man."

شعیب کرمانی آنکھیں سکوڑتے ہوئے بغور اس تحریر کو پڑھ رہا تھا۔ دو پلانز ؟ ایک پلان تو آئی ایس آئی کے ان پانچ ایجنٹس کو گمراہ کرنا تھا۔ لیکن یہ دوسرا پلان کونسا تھا؟ شعیب کرمانی الجھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اوہ "!سوچ کے گھوڑے دوڑانے پر اسے یاد آ گیا تھا کہ"

کونسے دوسرے پلان کی بات کی گئی تھی ۔ پچھلے چند دنوں سے وہ یہاں اس فلیٹ میں قید رہتے رہتے تنگ آ چکا تھا۔آئی ایس آئی کے ان پانچ ایجنٹس کی نظریں ہمہ وقت اس پر تھیں جس کی وجہ سے وہ اپنی مرضی سے کہیں آجا سکتا تھا اور نہ ہی آزادی سے کوئی کام کر سکتا تھا لیکن بالآخر آج اسے اس قید سے رہائی ملنے والی تھی۔ اب وہ آزادی سے پرسکون ہو کر اپنے مشن پر کام کر سکتا تھا۔ اور آئی ایس

آئی کو بھنک تک نہیں پڑ سکتی تھی کہ راء اور شعیب کرمانی کے دماغ میں چل کیارہا ہے یا ان کی سرگرمیاں کیا ہیں۔ وہ پر

Classic Urdu Material ISBN#0132021209

اسرار مسکراہٹ چہرے پر سجائے ، زیرلب کچھ گنگناتا ہوا اب کھانا شروع کر چکا تھا۔

****

رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ لمز یونیورسٹی میں اس وقت ہر جانب روشنیاں بکھری تھیں۔ ہر کوئی خوش باش، چہروں پر رونق بکھیرے ہنستا مسکراتا ادھر سے ادھر جارہا تھا۔وہاں بہت سے لڑکے لڑکیاں اسی یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس تھے لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سے دوسرے لوگ اور اسٹوڈنٹس کے رشتہ دار بھی اس کنسرٹ کی خاطر آئے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کنسرٹ شروع ہو گیا؟ "یونیورسٹی کے ایک ڈیپارٹمنٹ کی"
چھت پر کھڑے ساحر نے اپنے پیچھے کسی کی قدموں کی آہٹ
پا کر مڑ کر دیکھا تو طارق چلا آرہا تھا۔

نہیں، ابھی پانچ منٹ بعد شروع ہو گا۔"طارق نے جواب دیا۔"

طلحہ کہاں ہے ؟ "ساحر نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف"
دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہ اپنی پوزیشن پر ہے۔ لیکن ساحر مجھے ایک بات سمجھ نہیں" آئی کہ ہم لوگ بغیر ہتھیار کے کیسے مقابلہ کریں گے۔ نہ جانے وہ کتنے لوگ ہوں گے یہاں اور ہم خالی ہاتھ۔۔۔۔"طارق کی بات پر ساحر نے دور بین آنکھوں سے ہٹائی۔

اگر ہم ہتھیار لے کر آتے تو کیا گارڈز ہمیں اندر آنے دیتے؟" دیکھا نہیں کتنی ٹائٹ سیکیورٹی ہے ؟ الٹا انہیں ہم پر شک ہو جاتا کہ ہم یہاں کنسرٹ کے لیے نہیں کسی اور کام کے لیے آئے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے سیکیورٹی میں سے ہی کوئی اس قادر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اگر یہاں کے عملے کو ہم اپنے پلان کے متعلق بتا بھی دیتے تو کچھ بعید نا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کہ ہماری یہاں موجودگی کا علم اس قادر اور شعیب کرمانی کو ہو جاتا اور تمہیں کیا لگتا ہے یہ جاننے کے بعد کہ ہم انہیں فالو کر رہے ہیں وہ چوکنے نہ ہو جاتے ؟ دشمن کو بے خبری کی مار مارنی چاہیے طارق "!ساحر کی بات پر طارق سر ہلا کر رہ گیا۔

تم نیچے جاؤ اور ہاں !تم سب میرے ساتھ رابطے میں رہو " گے،انڈراسٹینڈ ؟ "ساحر نے حکمیہ لہجہ اپنایا اور طارق کے جانے کے بعد دور بین آنکھوں سے لگا کر یونیورسٹی کی پارکنگ کا منظر دیکھنے لگا، جہاں سے اندر داخل ہونے والے ہر شخص کی پراپر چیکنگ کے بعد جانے کی اجازت دی جارہی تھی۔ یقیناً

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

قادر بھی یہیں سے یونیورسٹی میں داخل ہونے والا تھا اپنے گھناؤنے پلان کو مکمل کرنے کے لیے ۔

قادر یو نیورسٹی میں داخل ہو چکا ہے لیکن اس کے ہاتھ میں " کچھ بھی نہیں ہے ۔نہ بیگ اور نہ ہی کوئی ہتھیار۔وہ تو خالی ہاتھ آیا ہے۔ ''طلحہ جو گیٹ سے کچھ ہی فاصلے پر معمور تھا اس نے ساحر اور باقی ساتھیوں کو قادر کے آنے کی اطلاع دی۔ ساحر خود بھی اسے آتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔ اس کے پیچھے ہی روحان بھی یونیورسٹی میں داخل ہوا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

میرے سامنے قادر نے ایک بیگ اپنی گاڑی میں رکھا تھا۔ وہ" بیگ خود لے کر نہیں گیا۔ہو سکتا ہے کسی کے ذریعے اس نے وہ بیگ اندر منگوانا ہو۔"روحان نے کان میں گئی بلیو ٹوتھ ڈیوائس سے ان سب کو بتایا۔

ویٹ اینڈ واچ"!ساحر کی آواز ان سب نے سنی۔ روحان اب" قادر سے کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے محتاط انداز میں اس کے پیچھے جارہا تھا۔ ساحر اب بھی وہیں چھت پر کھڑا تھا۔اس نے جیب سے فون نکال کر وقت دیکھا۔ نو بج کر بارہ منٹ ہو چکے تھے۔ فون جیب میں ڈالتے ہوئے ساحر نے سرسری سی نگاہ سامنے ڈالی پھر چونک سا گیا، دوربین آنکھوں سے لگائی ۔ کنسرٹ شروع ہو

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

چکا تھا تبھی باہر سے رش بھی ختم ہو گیا تھا۔ باہر سیکیورٹی بھی اب قدرے کم تھی اور وہیں ایک سیکیورٹی گارڈ اب اس گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھاجو قادر کی تھی ۔ ساحر نے بغور دیکھا۔ وہ گاڑی سے اب ایک بیگ نکال رہا تھا۔ ساتھ ہی گارڈ نے محتاط کی نگاہ اِدھراُدھر ڈالی جس کا مطلب یہی تھا کہ اس کے دل میں چور تھا۔ کسی کو اپنی جانب متوجہ نہ پا کر وہ بیگ لیے یونیورسٹی کی طرف بڑھنے لگا۔ یہاں آنے والے سب افراد کی چیکنگ ہوئی تھی لیکن کوئی گارڈ اپنے ساتھی پر تو شک نہیں کر سکتا تھا نا تبھی قادر نے اپنے اس کام کے لیے ایک گارڈ کو منتخب کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#013202109

اس گارڈ کو پار کنگ سے یونیورسٹی کے اندر جانے میں کم از کم دومنٹ درکار تھے اور ساحر کو نیچے جانے میں بھی تقریبا اتنا ہی وقت چاہیے تھا۔

روحان ! قادر کو فالو کرتے رہو۔"ساحر نے کال پر موجود" روحان کو مخاطب کیا پھر کچھ سوچتا تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اترنے لگا۔ وہ آخری سیڑھیوں پر تھاجب گارڈ تیزی سے ایک جانب جاتا دکھائی دیا۔ ساحر نے ہڈ سر پر گراتے ہوئے چہرے کو چھپایا اور پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے پیچھے چلنے لگا۔ گارڈ کا رخ اس وقت فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جانب تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

روحان ! قادر کہاں ہے اس وقت ؟ "ساحر نے کان میں لگی" بلوٹوتھ ڈیوائس پر انگلی رکھتے ہوئے دھیمی آواز میں روحان کو مخاطب کیا۔

فنانس ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔"روحان نے محتاط آواز میں جواب" دیا ۔

طلحہ تم اور طارق دونوں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جانب" آؤ۔"ساحر بات کرتے ہوئے اس گارڈ کا پیچھا کر رہا تھا، گارڈ ایک روم میں جا کر قادر کو وہ بیگ تھما رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

حیدر کہاں ہے ؟ "قادر نے گارڈ سے سوال کیا۔"

یہاں سے دائیں جانب واشرومز ہیں وہیں انتظار کر رہا ہے وہ۔" میرے لائق اور کوئی خدمت ؟ "گارڈ نے استفہامیہ نگاہوں سے قادر کو دیکھا۔

نہیں !تم اپنا کام پورا کر چکے ہو۔یہ رہا تمہارا انعام ۔اب تم" جاؤ۔ "قادر نے نوٹوں کی ایک گڈی گارڈ کی جانب بڑھائی۔گارڈ اثبات میں سر ہلاتا واپسی کے لیے مڑ چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

طلحٰہ گارڈ کو قابو کرنا ہے تم نے۔ لیکن یہاں سے دور جا کر تا"
کہ قادر کو کسی قسم کا شک نہ ہو۔"ساحر نے کچھ دور پلر کی
اوٹ میں کھڑے طلحہ کو کال پر ہدایت دی۔طلحہ گارڈ کے تعاقب
میں روانہ ہو گیا۔ روحان اور طارق اگلے حکم کے منتظر تھے اور
قادر کا رخ اب واشرومز کی جانب تھا۔ وہ تینوں بھی مناسب
فاصلہ رکھتے ہوئے اس کا پیچھا کرنے لگے۔

حیدر یہ رہا مال۔ اب آگے کا کام تمہارا ہے۔ خون کی ہولی"
کھیلنی ہے تمہیں۔ میں جارہا ہوں یہاں سے۔ کوشش کرنا زیادہ
سے زیادہ لوگ مارے جائیں اس بلاسٹ میں کیونکہ اس میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہمارا فائدہ ہے۔ "ایک جانب قطار میں بنے واشرومز کے باہر حیدر اس کا منتظر تھا تبھی قادر نے بیگ اسے تھمایا۔

فکر ہی مت کرو باس !تمہارا کام ہو جائے گا۔ "حیدر نے" کمینگی بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

روحان !میں اندر جارہا ہوں، میرے ساتھ آؤ۔ میں قادر کو" قابو کروں گا اور تم اس حیدر کو۔طارق !تم یہیں رکو۔ کسی کو "بھی اندر مت آنے دینا۔ جب میں بلاؤں تم تب آؤ گے۔" ساحر کی بات پر وہ دونوں اثبات میں سر ہلا گئے ۔ ایک پل کا

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

توقف کیے بغیر روحان اور ساحر ادھ کھلے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ قادر اور حیدر چونکے۔

کون ہو تم لوگ؟ "اصولاً سب کو اس وقت کنسرٹ میں ہونا" چاہیے تھا تبھی وہ دونوں ساحر اور روحان کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔

تم لوگوں کی موت۔ تمہارا پلان ناکام ہو چکا ہے، خود کو" ہمارے حوالے کر دو۔ "ساحر نے خشک لہجے میں انہیں مخاطب کیا۔ قادر نے حیدر کی جانب دیکھا۔آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے ہوئے۔ اگلے ہی پل حیدر بیگ لیے وہاں سے بھاگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

روحان کیچ ہم) !روحان !پکڑو اسے "(ساحر نے قادر کی‘‘ گردن دبوچی،روحان حیدر کے تعاقب میں بھاگا۔ حیدر باہر نکلتے ہوئے طارق سے ٹکرایا۔ بیگ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا۔ فی الحال اپنی جان بچانا اہم تھا تبھی وہ بیگ لیے بغیر بھاگ نکلا۔

ساحر !حیدر کا بیگ گر گیا ہے۔روحان اس کے پیچھے جا چکا" ہے۔ کیا میں بیگ کھول کر چیک کروں؟ "طارق نے کال پر ساحر کو مخاطب کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہاں چیک کرو جاکر۔ لیکن محتاط رہنا۔ "ساحر نے جواب دیتے" ہوئے ایک زور دار مکا قادر کے منہ پر رسید کیا۔ طارق اب بیگ کی جانب بڑھ رہا تھا ۔

.....

وہ سب اس وقت لمز یونیورسٹی میں موجود تھے۔ سامنے سٹیج پر عاطف اسلم اپنی جادوئی آواز میں گانا گا رہا تھا اور وہاں موجود ہر فرد دھڑکنوں کو چھوتی اس آواز پر جھوم رہا تھا۔شور اس قدر تھا قریب کھڑے بندے کی بات تک سمجھ نہیں آرہی تھی۔ اسی شور شرابے کے باعث دانین کا سر پھٹنے لگا، وہ ویسے بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

زیادہ رش میں گھبرا جاتی تھی ۔ کسی کنسرٹ میں آنے کا اس کا پہلا تجربہ تھا۔ سب کزنز کے اصرار پر آ تو گئی تھی لیکن اب پچھتا رہی تھی ۔

کیا ہوادانین؟؟ "تیمور نے اسے سر تھامے دیکھا تو اس کے " قریب جھکتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں بس سر میں ہلکا سا درد ہے۔ ”دانین نے جواب دیا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

زیادہ طبیعت خراب ہو رہی ہے کیا؟؟ تم کہو تو گھر چلتے ہیں۔"
تیمور فکر مند ہوا۔ "

نہیں اٹس اوکے !شاید زیادہ رش اور شور کے باعث طبیعت"
بے چین ہو رہی ہے۔ تم لوگ انجوائے کرو۔میں وہاں سیڑھیوں
"پر بیٹھ جاتی ہوں کچھ دیر کے لیے۔

وہ ان سب کا مزہ خراب نہیں کر نا چاہتی تھی تبھی بات مکمل کر کے بھیڑ کو پار کرتی ایک جانب بڑھ گئی۔ وہ ہال میں داخل ہونے کے لیے بنائی گئی ان تین سیڑھیوں کے قریب پہنچنے ہی والی تھی جب کسی لڑکی سے زوردار ٹکراؤ ہوا اور مقابل کے ہاتھ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں موجود آئسکریم کپ الٹتا دانین کے لباس پہ کو داغدار کر گیا۔

آئی۔۔۔ آئم رئیلی سوری۔ "اس لڑکی نے شرمندگی سے" معذرت کی۔

اٹس اوکے۔"دانین نے ہاتھ سے لباس کو صاف کرنے کی" کوشش کی لیکن اس کوشش میں ہاتھ بھی گندا ہو گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

واشروم ہی جانا پڑے گا اب۔ "دانین کوفت سے بڑبڑائی۔ پھر"

وہیں ایک اسٹوڈنٹ سے واشروم کا پوچھتے ہوئے وہ تیز قدموں سے چلتی واشرومز کی جانب بڑھی۔ اپنے دھیان میں چلتے ہوئے اس نے وہاں واشرومز سے کچھ فاصلے پر ایک شخص کو نیچے بیٹھے پایا۔ اس کے سامنے کوئی بیگ پڑا تھا شاید اور وہ نجانے کس سوچ بچار میں گم تھا۔ دانین کندھے اچکاتی واشرومز کی جانب بڑھی جبکہ طارق جو بیگ میں موجود ٹائم بم کو ڈفیوز کرنے کی کوشش کر رہا تھا اسے علم ہی نہیں ہو سکا کہ کوئی لڑکی وہاں سے گزر کر واشر ومز کی جانب گئی ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#0132024199

دانین نے جیسے ہی دروازے کا ہینڈل گھمایا، دروازہ کھلتے ہی سامنے نظر آنے والے منظر نے اس کا سر چکرا کر رکھ دیا۔وہ پھٹی نگاہوں سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں ساحر قادر کو بری طرح پیٹتا اسے واش بیسن اور دیوار سے لگے آئینوں سے ٹکرا رہا تھا ۔

ارے یہ کیا کر رہے ہو تم ؟ شرم آنی چاہیے تمہیں یوں کسی‘‘ ’’انسان کو بے دردی سے مارتے ہوئے، چھوڑو اسے۔

دانین ہوش میں آتے ہوئے تڑپ کر آگے بڑھی۔ لڑکی کی آواز پر ساحر چونکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

وہیں رک جاؤ۔خبر دار جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔ "اس" کا لہجہ حد سے زیادہ سخت تھا۔

کیوں؟ "چھوڑو اسے ، چھوڑو۔ تم ایسے نہیں مانو گے میں" ابھی پولیس کو کال کرتی ہوں۔ "اسے بازو سے کھینچ کر پیچھے کرنے کی کوشش میں وہ ناکام ہوئی تو سیل فون پر کال ملانے لگی۔

آپ کسی کو کال نہیں کریں گی۔ "ساحر نے اس کے ہاتھ" سے فون جھپٹنا چاہا۔ اسی اثناء میں قادر سنبھل چکا تھا تبھی

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ایک جانب گرے ہوئے ٹوٹے کانچ کا ٹکڑا اٹھا کر اس نے دانین کو اپنے نرغے میں لیتے ہوئے اس کی شہ رگ پر رکھا۔

اگر اس لڑکی کی سلامتی چاہتے ہو تو مجھے جانے دو یہاں'' سے۔ ''وہ ساحر کی جانب دیکھ کر غرایا تھا۔ ساحر لب بھینچ کر دانین کو گھورنے لگا جو اپنی نرم دلی کے باعث اس کے مشن کے درمیان رکاوٹ بن گئی تھی جبکہ دانین کا رنگ سفید پڑنے لگا۔ جس شخص کو اس نے بچانا چاہا تھا اس کے ساتھ کی گئی ہمدردی ہی اس کے گلے پڑ گئی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"اوکے اوکے !تم جاسکتے ہو لیکن اس لڑکی کو کچھ مت کرنا۔"
ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھائے، گویا سرینڈر کر دیا ہو۔

گڈ بوائے !میرے ساتھ کوئی ہوشیاری مت کرنا۔ "قادر اب"
بھی کانچ کا ٹکڑا اس کی شہ رگ پر رکھے ہوئے الٹے قدموں
دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔ وہ ابھی دروازے کے قریب پہنچا
ہی تھا جب اندر داخل ہوتے طارق نے زور دار مکا اس کے
پہلو میں رسید کیا، قادر کراہتے ہوئے جھکا، دانین پر اس کی
گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔ ساحر نے ایک پل کا توقف کیے بغیر
دانین کو اپنی جانب گھسیٹا .دانین جو اس سب کے لیے تیار
نہیں تھی جھٹکا لگنے پر اس کا سر ساحر کے سینے سے ٹکرایا۔ وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کراہ کر رہ گئی۔ طارق قادر کو قابو کر چکا تھا۔ ساحر بھی دانین کو پیچھے ہٹاتا قادر کی جانب بڑھا۔ طارق کے ہاتھ سے رسی لے کر اس نے قادر کے دونوں ہاتھ باندھے۔

طارق کام ہو گیا؟ "ساحر نے استفہامیہ نگاہوں سے طارق کی" جانب دیکھا ۔

ہاں ہو چکا ہے۔"طارق کا لہجہ پرُسکون تھا۔"

آج یہاں جو کچھ آپ نے دیکھا اس کا بھول کر بھی کسی " سے ذکر مت کیجیے گا ورنہ انجام کی ذمہ دار آپ خود ہوں

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

گی۔"ساحر نے دانین کی جانب مڑتے ہوئے وارننگ دی۔ دانین کی تو زبان بولنے سے انکاری ہو چکی تھی۔طارق اور ساحر قادر کو لیے وہاں سے جاچکے تھے جبکہ وہ بت بنی وہاں کھڑی تھی۔ ان کے جانے کے بعد دانین ہوش میں آئی۔ کلائی پر جلن کا احساس ہوا تو نظر کلائی پر ڈالی جہاں ساحر کی سخت گرفت کا نشان موجود تھا۔

جنگلی"!وہ بڑ بڑا کر رہ گئی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1015320109

دانی ناشتہ تو ٹھیک سے کر لو یار "!عدن اسے عجیب بوکھلائے" ہوئے انداز میں ناشتہ ادھورا چھوڑ کر بیگ اور کتابیں سنبھالتے دیکھ کر مخاطب ہوا۔

کینٹین سے کچھ کھالوں گی، ارسل ایک بار شروع ہوچکا ہے" نا؟ اب جب تک میں نہ گئی تب تک ہارن سے ہاتھ نہیں ہٹائے گا۔ اللہ حافظ "!وہ جلدی میں بیگ کندھے پر لٹکاتی باہر کی طرف بھاگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اِس ارسل کو چین نہیں ہے۔ اگلے بندے کو ناشتہ تک نہیں" کرنے دیتا سکون سے۔"عدن جھنجھلایا۔ ڈائننگ ٹیبل پر سب بیٹھے سکون سے ناشتہ کر رہے تھے۔ یہ روز کا معمول تھا۔ ارسل ایسا ہی تھا شرارتی سا۔

تمہیں کیوں اس کی فکر ہو رہی ہے اتنی؟ کوئی چھوٹی بچی تو" ہے نہیں وہ جو بھوک سے مر جائے گی، تمہارے بابا فضول خرچیوں کے لیے رقم دیتے رہتے ہیں اسے۔ کھالے گی وہاں سے کچھ۔ "زرین بیگم کا لہجہ کڑوا تھا۔ وہ آج تک دانین کو اپنی بہو کے روپ میں قبول نہیں کر پائی تھیں۔ زرین بیگم کی بات

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پر ثمن کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری جسے وہ کمال مہارت سے چھپا کر سر جھکا گئی، جبکہ عدن نے فقط ایک شکایتی نگاہ ماں پر ڈالنے پر اکتفا کیا۔ پھر خود بھی ٹیبل سے اٹھ کر چلا گیا۔

ارسل کے بچے میرے کان دکھنے لگے ہیں۔ " بیگ گاڑی میں" پھینکتے ہوئے دانین نے غصے سے اسے دیکھا۔ ایک تو ارسل نے گاڑی کا ہارن اتنا عجیب سا لگوایا ہوا تھا، اوپر سے سب کو یہ ہارن سناتے سناتے پکا کے رکھ دیتا تھا۔ خصوصاً دانین کی سب سے زیادہ شامت آتی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اپنا یہ بھونپو بند کرو، آرہی ہوں نا میں۔ "دانین اس کے" مسلسل ہارن بجانے پر چلائی، ارسل شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے دیکھتے ہوئے اپنے سابقہ مشغلے میں مگن رہا۔

ہائے میرے معصوم چھوٹے چھوٹے بچے نجانے کہاں رہ گئے؟" کب آؤ گے تم شہزادو !کب آؤ گے؟ ابھی تو تمہاری جنت بھی میرے پاس نہیں بچی، آہ !میرے ظالم والدین میری شادی کا نام تک نہیں لیتے ۔"دانین کے بیٹھنے پر ارسل نے گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے دہائی دی .دانین نے ایک دھموکا اس کے کندھے پر جڑا، ارسل نےاسے گھورنا چاہا تھا لیکن پھر ایک دم چونکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یہ پیشانی پر کیا ہوا دانین؟ "وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے" تشویش سے پوچھ رہا تھا۔ دانین نے بے ساختگی کے عالم میں اپنی پیشانی کو چھوا، رات کا منظر تمام تر جزئیات سمیت اس کے ذہن کے پردے پر لہرایا۔

ساحر سے ٹکرانے پر ساحر کی ہڈی پر لگا بیج دانین کی پیشانی پر زخم بنا گیا تھا۔ رات میں تو کسی نے نوٹ نہیں کیا، صبح بھی دوپٹے سے حجاب کرنے کے باعث کسی کی نگاہ نہیں پڑی تھی لیکن اب یہ زخم ارسل کی نگاہوں کی زد میں آچکا تھا اور دانین جانتی تھی وہ بال کی کھال اتارنے میں ماہر تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202209

کچھ نہیں رات میں چوٹ لگ گئی تھی بس۔ "دوپٹے کو پھر" سے حجاب کی صورت لیتے ہوئے دانین نے سرسری سا لہجہ اختیار کیا۔

رات کو ؟ کنسرٹ میں ؟ کیسے ؟ تم نے بتایا نہیں۔ عدن بھائی" کو پتا ہے؟ "ارسل کی جانب سے کئی سوال ایک ساتھ آئے۔

نہیں کسی کو نہیں پتا۔ ایک جنگلی آدمی تھا، اس کا بیچ مجھے یہ" زخم دے گیا۔ "دانین نے جان چھڑانے کی کوشش کی تھی لیکن ارسل اس کی بات سن کر مزید چونک گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کون ؟ کون آدمی؟ تمہیں تنگ کر رہا تھا کیا؟ دانین تم مجھے"
بتاتیں میں اس کی ہڈیاں توڑ دیتا وہاں۔ ایسے کیسے وہ
تمہیں۔۔۔ "ارسل اپنی مرضی کا مطلب اخذ کرتا طیش سے کہے
جار ہا تھا جب دانین نے اس کی بات کاٹی۔

کالم ڈاؤن ارسل !ایسا کچھ نہیں ہے۔ کوئی مجھے تنگ نہیں کر"
رہا تھا۔ وہ بس ایک چھوٹا سا حادثہ تھا۔ کل شور شرابے سے
تنگ آکر میں پر سکون کونے کی تلاش میں تھی جب ایک لڑکی
کے ہاتھ سے آئسکریم کا کپ گرتے ہوئے میرا لباس گندا کر
گیا۔ سوچا داغ دوپٹے پر ہے تو صاف کر لوں ورنہ پھیل جائے

Classic Urdu Material ISBN#1013920109

گا۔ اسی نیت سے واشروم گئی لیکن وہاں عجیب ہی منظر دیکھا۔ ایک گینگسٹر ٹائپ شخص دوسرے شخص کو بری طرح پیٹ رہا تھا اور "...دانین دھیمی سی آواز میں سب کچھ بتاتی چلی گئی بات کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ساحر کی شبیہہ اتری تھی۔

وہاٹ؟ اسے تم چھوٹا سا حادثہ کہہ رہی ہو ؟ دانین اگر تمہیں" کچھ ہو جاتا تو ؟ تمہیں ضرورت کیا تھی ان کے معاملے میں پڑنے کی؟ اگر وہ آدمی اپنی لڑائی میں کانچ تمہاری گردن پر پھیر دیتا تو جانتی ہو کیا ہوتا؟ تم تو اب تک اوپر پہنچ چکی ہوتی لیکن تمہارے پیچھے عدن بھائی ہم سب کو بھی اوپر پہنچا چکے ہوتے۔ تم جانتی ہو نا کتنے پوزیسو ہیں وہ تمہارے لیے ، اگر اُنہیں یہ

Classic Urdu Material USBN#1013202109

سب پتا چل گیا تو ہم سب لڑکوں کو اُلٹا لٹکا دیں گے کہ لڑکیوں کی ذمہ داری ہمیں ہی دی تھی۔ اور بمشکل جو انہیں راضی کیا تھا کہ تمہیں بھی باہر لے جایا کریں ساتھ آؤٹنگ وغیرہ کے لیے اس پر بھی پابندی لگ جائے گی۔ انفیکٹ وہ اب رات میں کسی کو باہر جانے ہی نہیں دیں گے ۔ "ارسل کو غصہ نا جانے کس بات پر آیا تھا۔ سب کزنز میں سے دانین کے ساتھ ہی اس کی زیادہ دوستی تھی اور شاید اس لیے وہ یہ سب سن کر ایک دم پریشان ہو گیا تھا۔

ریلیکس ہو جاؤ ارسل !میں بالکل ٹھیک ہوں۔ پہلے عدن کیا" کم تھے جو اب تم بھی ہر بات پر اتنا شدید ردعمل دینے لگے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ہو؟ عدن کو کوئی نہیں بتائے گا۔ ڈونٹ وری "!رات کا منظر دانین کو بھی اب تک نہیں بھولا تھا۔ وہ خوفزدہ تھی لیکن .رات کی نسبت بہت بہتر تھی اب

اچھا اور اس چوٹ کا کیا جواز دو گی؟ "ارسل نے اس کی" پیشانی پر لگی چوٹ کی جانب اشارہ کیا۔

حجاب میں چھپی رہے گی ، دِکھ بھی گئی تو کہہ دوں کی پین" نیچے گر گیا تھا۔ پین پکڑتے پکڑتے ٹیبل کی نوک لگ گئی۔ دانین نے لہجے میں لا پرواہی سموئی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ویل !تمہیں فری میں کسی مووی کے جیسا فائٹ سین دیکھنے"
کو مل گیا۔ اچھا یہ بتاؤ دانین جو شخص اس آدمی کو پیٹ رہا تھا
اور جسے تم گینگسٹر کہہ رہی تھی وہ کیسا دِکھتا تھا؟ مطلب آدھا
گنجا؟ یہ بڑی بڑی مونچھیں تھیں اس کی؟ لال انگارہ آنکھیں
جیسے کسی شرابی کی ہوتی ہیں؟ دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں
میں رنگ برنگی موٹے نگ والی انگوٹھیاں تھیں؟ "ارسل اب
ہلکا پھلکا لہجہ اختیار کرتے ہوئے گینگسٹر کا نقشہ کھینچ رہا تھا، دانین
کی آنکھوں میں ساحر کا عکس لہرایا۔ اونچا قد ، گھنے بال، گہری
سیاہ آنکھیں ، چہرے پر بھی ہلکی ہلکی داڑھی اور آنکھوں سے
چھلکتا بے پناہ غصہ۔

Classic Urdu Material ISBN#1012202109

نہیں ! تھا تو خاصا ڈیشنگ اور ہینڈ سم۔ میں نے تو بس یونہی" مار پیٹ کی وجہ سے اسے گینگسٹر کا لقب دے دیا۔ "دانین کا لہجہ سادہ سا تھا۔

سارا نقشہ ہی بگاڑ دیا تم نے ، میں نے تصور میں اتنا ! لو" اچھا گینگسٹر بنا لیا تھا۔ اگر ڈیشنگ اور ہینڈسم بندہ تھا تو پھر وہ گینگسٹر یا ولن تو نہ ہوا۔ دیکھا نہیں فلموں میں ہیرو ہی ہینڈسم ہوتے ہیں۔ "ارسل پھر سے اپنی بے تکی باتیں ہانکنا شروع ہو چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہ فلموں میں ہوتا ہے ، میں اصل زندگی کی بات کر رہی"
ہوں۔ اور تمہاری انفار میشن کے لیے عرض کر دوں کہ میرا
کالج پیچھے گزر چکا ہے ، اپنی بیوقوفانہ باتوں میں تم مجھے اپنی
یونیورسٹی تک مت لے جانا۔" دانین نے طنزیہ لہجہ اختیار کیا۔

اوہ سوری یار "!ارسل نے ماتھے پر ہاتھ مارا پھر اگلے یوٹرن"
سے گاڑی واپس گھمائی۔ اب اس نے زبان بند رکھنے میں ہی
عافیت جانی تھی۔

****

Classic Urdu Material USBN#1013220199

وہ کوئی تہہ خانہ تھا غالباً جہاں سہ پہر میں بھی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ تہہ خانے کے بالکل درمیان میں ایک کرسی پر ایک نیم بے ہوش وجود بندھا تھا جس کے سر کے عین اوپر لگے بلب سے پھوٹتی سفید روشنی اندھیرے کو چیرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ۔ چند لمحوں کے بعد تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور ایک اونچے لمبے قد کا حامل شخص اندر داخل ہوتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگتا نیچے آنے لگا۔ چند پل کرسی کے سامنے رک کر اس شخص کو بغور دیکھا جو اس وقت ہوش میں نہیں تھا، پھر ایک جانب سے بالٹی میں پانی بھر کر اس وجود پر اچھال دیا۔ اس کے حواس بحال ہونے لگے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN10133202109

کیا سوچا ہے پھر؟ شعیب کرمانی کے اس پلان میں اور ! تو"
کون کون شامل تھا؟ سب کے نام اور پتے بتاؤ گے یا مزید
تکالیف سہنے کا ارادہ ہے؟ "ساحر نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے
اس کی ٹھوڑی کو جکڑا۔ وہ شخص کراہ کر رہ گیا۔

قادر کیوں مجھے سختی پر مجبور کر رہے ہو؟ دیکھو تم ہمیں اگر"
بتادو گے کہ تمہارے علاوہ شعیب کرمانی کے ساتھ اور کون کون
ملا ہوا ہے تو شاید تمہیں کچھ رعایت مل جائے ، اس لیے لاسٹ
"وارننگ دے رہا ہوں ، زبان کھول لو اپنی اور سچ اُگل دو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ساحر کی بات پر قادر نے نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھا لیکن بولنے کے لیے لب ابھی بھی نہ کھولے تھے۔

ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ میں اتنا سفاک ہونا نہیں چاہتا لیکن" تم مجھے مجبور کر رہے ہو۔اب انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔ "ساحر لب بھینچتا تہہ خانے کے اندھیرے کونے میں گم ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ روشنی میں آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سفید ٹیپ تھی اور ساتھ پلاس بھی۔

مجھے کچھ نہیں معلوم مجھے چھوڑ دو پلیز ۔ "قادر شاید اس کے" ارادے جان گیا تھا تبھی گڑگڑایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس فیلڈ میں پچھلے پانچ سال سے ہوں میں ، کون سچ بول رہا"
ہے اور کون جھوٹ یہ پرکھنے کی صلاحیت رکھتا ہوں اور میں
جانتا ہوں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس لیے اب یا تو زبان
کھولو گے یا ہمیشہ کی نیند سو جاؤ گے۔ "ساحر نے ٹیپ اتارتے
ہوئے ایک نظر اسے دیکھا لیکن اسے کسی بھی طرح سچ بولنے پر
مائل نہ دیکھ کر ٹیپ اس کے منہ پر چپکا دی .پھر ٹیپ ایک
جانب رکھتے ہوئے پلاس اٹھایا اور اس کی جانب بڑھا۔ قادر زور
زور سے نفی میں سر ہلاتا کچھ کہہ رہا تھا لیکن ساحر نے بے
نیازی کے عالم میں اس کے قریب بیٹھتے ہوئے رسیوں سے
جکڑے اس کے ہاتھ کو تھاما، قادر کی آنکھیں وحشت کے مارے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پھٹنے کو تھیں لیکن مقابل کو پرواہ ہی کہاں تھی۔ وطن پرستی اس کے خون میں شامل تھی اور اپنے وطن کے دشمنوں کے لیے وہ حد سے زیادہ سفاک ہو جاتا تھا۔ آج بھی وہی سفاکی اس کی آنکھوں میں اتر آئی تھا جو اس کا خاصا تھی۔ پلاس قادر کے ہاتھ کی جانب بڑھاتے ہوئے ساحر نے ایک جھٹکے سے اس کی شہادت کی انگلی کا ناخن اس کی انگلی سے الگ کر دیا۔ اذیت سے قادر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ وہ مسلسل غوں غاں کر تا نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ تکلیف کے باعث اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔ جبکہ اس کی انگلی سے بھل بھل خون بہتا نیچے مٹی میں جذب ہو تا جا رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جس خون میں وطن کے لیے غداری شامل ہو چکی ہو اس"
خون کا یوں بہتے ہوئے مٹی میں مل کر بے مول ہو جانا ہی بہتر
ہے۔" بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے ساحر نے پلاس اس کی
دوسری انگلی کی جانب بڑھایا جب قادر نے بھر پور مزاحمت کی۔
اس کی آنکھوں میں آمادگی کی جھلک تھی، ساحر نے اس پر رحم
کھاتے ہوئے اس کے منہ سے ٹیپ اتاری۔

میں۔۔ میں سب بتاتا ہوں۔۔ میں۔۔ "!وہ تیزی سے کہتے"
ہوئے بری طرح سے کھانسنے لگا تھا، اپنے زخمی ہاتھ کو ادھر
ادھر پٹخنے کی کوشش کرتا شاید تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

تھا۔ ساحر نے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا لیکن اس کے فقط دو گھونٹ پیتے ہی گلاس واپس کھینچ لیا۔

بکو اب۔ "ساحر جیسے اس کے بولنے کا منتظر تھا، قادر نے بے" بسی سے اپنے زخمی ہاتھ کو دیکھا۔ پھر لب تر کیے گویا خود کو سچ بولنے کے لیے تیار کیا۔ سب کی طرح اسے بھی اپنی جان پیاری تھی۔ اپنے مالک سے لا کھ وفادار صحیح لیکن جان سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میں۔۔۔ میں کسی شعیب کرمانی کو نہیں جانتا، مجھے تو بس ایک" مہرہ بنایا گیا تھا تم لوگوں کو بھڑکانے کے لیے ، میری آج تک

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

شعیب کرمانی سے بات تک نہیں ہوئی۔ ہمیں کال کرکے استعمال کرنے والا شخص کوئی اور تھا۔ کل کا وہ بلاسٹ شعیب کرمانی کا پلان نہیں تھا، ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ کچھ لوگ وہاں آئیں گے ہمیں پکڑنے، شاید تم لوگوں کا ہی ذکر کیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہمیں کہ ایک بار ان کی نظروں میں آکر بیگ وہیں رکھ کر ہمیں بھاگ جانا ہے ، لیکن میری بدقسمتی کہ میں پکڑا گیا، ہم پہلے سے جانتے تھے یہاں بلاسٹ ہو گا ہی نہیں۔ ہم تو بس "....قادر جلدی جلدی بات مکمل کرنے کی کوشش میں تھا لیکن تبھی اچانک ایک جانب سے سائلنسر لگی گن سے فائر ہوا جو سیدھا قادر کی پیشانی میں لگا اور اگلے چند لمحوں میں وہ دم

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202499

توڑ گیا۔ ساحر تیزی سے مڑا، تبھی تہہ خانے کے دروازے پر کسی سائے کا گمان ہوا۔

"ساحر نے ایک نظر قادر کی جانب دیکھا جس کی" ؟ کون ہے کھلی آنکھیں ساکت تھیں، ان میں اب بھی موت کا خوف رقم تھا۔ ساحر تیزی سے سیڑھیوں کی جانب لپکا، اپنی پوری طاقت صرف کرتے ہوئے وہ اس چھوٹے سے گھر کے مین گیٹ تک گیا لیکن وہاں کسی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

"ساحر نے گیٹ کو زور دار مکا رسید کیا، قادر سے" !ڈیم اٹ شاید انہیں مزید معلومات مل جاتیں لیکن ان کا مخالف ان سے

Classic Urdu Material USB#10133202109

کہیں زیادہ شاطر اور تیز دماغ تھا، ان کے گھر میں گھس کر وہ بےخوفی سے سچ اگلتے اپنے بندے کو ختم کر چکا تھا۔

قادر "!ساحر کے دماغ میں کوئی خیال آیا تو وہ تیزی سے " اندر کی جانب بڑھا کہ شاید قادر کے وجود میں زندگی کی کوئی رمق اب بھی باقی ہو ، اندر جاتے ہوئے وہ ٹھٹکا۔ ایک کمرے میں اسے کسی کی موجودگی کا گمان ہوا تھا .وہ محتاط سا کمرے کی جانب بڑھا، نیم وا دروازہ کھولا تو اندر عظیم کو موجود پایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

عظیم !تم یہاں ؟ تم کب آئے؟ "ساحر حیران ہوا تھا، عظیم"
اس کی آواز پر پلٹا، اس کے ہاتھ میں تولیہ تھا جس سے وہ ہاتھ
صاف کر رہا تھا۔

ہاں سر میں چند منٹ پہلے ہی آیا تھا۔ آپ اس قادر کے"
ساتھ مصروف تھے شاید۔ کیونکہ نیچے بیسمنٹ سے آوازیں آرہی
"تھیں۔ اس لیے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا۔ کچھ اُگلا قادر نے؟
عظیم نے ٹاول ایک جانب لٹکاتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے
ساحر کو دیکھا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

"پہلے تم مجھے بتاؤ تم نے یہاں کسی اور شخص کو دیکھا تھا کیا؟" ساحر کو ایک امید بندھی کہ شاید عظیم نے اس شخص کی شکل دیکھی ہو۔

نہیں جب میں آیا تب تو کوئی بھی نہیں تھا۔ آپ کو مصروف" دیکھ کر میں واش روم چلا گیا۔ ابھی فارغ ہو کر آیا ہوں۔ کیوں کیا ہوا؟ "عظیم نے ساحر کی بات پر الجھن آمیز نگاہ اس پر ڈالی۔

ہمارے علاوہ کوئی اور بندہ بھی آیا تھا یہاں۔ میں قادر سے" انویسٹیگیشن کر رہا تھا، انفیکٹ وہ مجھے سب کچھ بتا ہی رہا تھا جب کسی نے اس پر فائر کر کے اسے قتل کر دیا۔ اور وہ کوئی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پروفیشنل شوٹر لگ رہا تھا کیونکہ نیم اندھیرے میں اتنا پختہ نشانہ کسی عام بندے کا ہو ہی نہیں سکتا۔ دروازے میں کوئی سایہ دِکھا تھا مجھے۔ میں پیچھے بھاگا بھی تھا لیکن ناجانے وہ شخص کہاں ہوا ہو گیا؟ "ساحر نے اضطراب کے عالم میں بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بتایا۔

مائی گاڈ !ایک ہی تو شخص تھا ہمارے پاس جس سے ہم سب" اگلوا سکتے تھے، اسے بھی ختم کر دیا، کس قدر چالاک آدمی ہے یہ شعیب کرمانی۔ "عظیم بھی تشویش زدہ ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

نہیں وہ شعیب کرمانی کا بندہ نہیں تھا۔ کوئی اور ہے جو"
شعیب کرمانی کی مدد کر رہا ہے۔ انہیں علم تھا کہ ہم انہیں فالو
کر رہے ہیں تبھی ہمیں گمراہ کرنے کے لیے یہ یونیورسٹی بلاسٹ
کا ڈرامہ رچایا گیا، جبکہ درحقیقت وہاں کوئی بلاسٹ ہونا ہی نہیں
تھا۔ قادر تو بے چارہ بلاوجہ ہی مارا گیا۔ "ساحر کے لہجے میں
ملال تھا۔ قادر کو تکلیف دینا اپنی جگہ لیکن وہ سچ جاننے کے
بعد قادر کو مارنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

ویٹ آمنٹ !مطلب آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ یہ قادر"
شعیب کرمانی کا بندہ تھا ہی نہیں؟ تو وہ یونیورسٹی میں بم والا بیگ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لے کر کیوں آیا؟ طارق نے ہی بم ڈفیوز کیا تھا نا؟ "عظیم نا سمجھی کے عالم میں ساحر کی جانب دیکھ رہا تھا۔

ہاں بم موجود تھا لیکن انہیں پتا تھا کہ ہم پہلے پہنچ کر بلاسٹ" روک دیں گے ، ووسب ایک سوچی سمجھی سازش تھی ۔ قادر نے بتایا کہ ایک بار ہماری نظروں میں آنے کے بعد انہیں وہاں سے بھاگ نکلنا تھا۔ یہ سب شاید اس لیے کیا گیا تا کہ ہم خوش ہو سکیں کہ ہم نے ان کا مشن ناکام بنادیا۔ در حقیقت یونیورسٹی بلاسٹ ان کا پلان تھا ہی نہیں ۔ جس کا ایک ہی مطلب نکلتا ہے ، وہ کچھ اور سوچ رہے ہیں، کسی بڑے پلان پر

Classic Urdu Material USB#10133202109

کام کر رہے ہیں۔ اب ان کا پلان کیا ہے یہی ہمیں پتا لگانا ہے۔"ساحر پر سوچ انداز میں کہہ رہا تھا۔

لیکن سر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ قادر اپنی جان بچانے کے " لیے جھوٹ بول رہا ہو۔ ورنہ انہیں کیسے علم کہ آئی ایس آئی ایجنٹس انہیں فالو کر رہے ہیں؟ "عظیم نے تصویر کا دوسرارخ دکھایا۔

مجھے نہیں لگتا عظیم !قادر کو شاید علم ہو چکا تھا کہ اسے مرنا" تو ہے ، اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے ہاتھوں مرتا اور سچ اگل کر ،اپنے مالک کے ہاتھوں۔ تبھی اس نے سچ بولنے کو ترجیح دی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مجھے علم ہے آخری وقت میں اس کے منہ سے نکلنے والا ایک ایک حرف سچ تھا۔ "ساحر کا لہجہ پریقین تھا، دونوں کے مابین چند پل خاموشی چھائی رہی۔

تو اب ہمارا اگلا لائحہ عمل کیا ہو گا؟ "عظیم نے سوال کیا۔"

فی الحال تو کچھ علم نہیں۔ ہمارے ارادے مضبوط ہیں تو اللہ" کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکالے گا دشمنوں تک پہنچنے کا۔ تم یہ بتاؤ کل رات سی سی ٹی وی فوٹیج میں شعیب کرمانی کی کوئی غیر معمولی سرگرمی نگاہوں میں آئی؟ "ساحر نے استفسار کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

نہیں سر !کچھ خاص نہیں۔ وہی معمول کی سرگرمیاں رہیں"
اس کی۔ کھانا کھا کر کافی دیر ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا رہا۔
سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا بار بار گھڑی کی جانب دیکھ رہا تھا، پھر
ساڑھے دس بجے کے قریب سونے چلا گیا۔ "عظیم نے تفصیل
بتائی۔

او کے !آج شام تم سب ہمارے فلیٹ میں آجاؤ، وہیں کچھ"
سوچتے ہیں کہ آگے کیا کرنا ہے .فی الحال توسب سے اہم کام
قادر کی لاش کو ٹھکانے لگانا ہے، کم ود می۔ "ساحر نے بات
سمیٹی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

او کے سر"! عظیم اثبات میں سر ہلاتا ساحر کی تقلید میں آگے"
بڑھ گیا۔ ان کا رخ اب تہہ خانے کی جانب تھا۔

****

رات کا پچھلا پہر شروع ہونے کو تھا، وہ آنکھوں پر بازو رکھے
گہری نیند میں تھا جب اپنے قریب کسی کی موجودگی کا گمان
ہوا، اپنا وہم سمجھتے ہوئے وہ نیند میں ہی کروٹ بدل چکا تھا۔
،نائٹ بلب کی روشنی میں اس کے چہرے کا سائیڈ پوز واضح ہوا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پیشانی پر بکھرے بال اسکی وجاہت میں اضافہ کر رہے تھے۔ تبھی اسے اپنی پیشانی پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا جو اس کے بال پیچھے ہٹارہا تھا۔ عدن نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ گردن موڑ کر دیکھا تو سامنے بیڈ پر ٹکے وجود کو دیکھ کر اسے چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا۔

تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "تیزی سے اٹھ کر بیٹھتے " ہوئے عدن نے ٹیبل لیمپ آن کیا۔ سیل فون پر وقت دیکھا تو دو بجنے کو تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

نیند نہیں آرہی تھی۔ آپ کی صورت دیکھنے کو دل چاہا تو میں"
خود کو روک نہیں پائی۔ "نائٹ گاؤن میں ملبوس ثمن نے خمار
آلود نگاہوں سے عدن کو دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ثمن؟ تم اتنی اوچھی حرکتیں کیسے"
کر سکتی ہو ؟میری نظر میں جو تھوڑی بہت عزت تھی نا
تمہارے لیے تم وہ بھی ختم کرنے پر تلی ہوئی ہو۔ جانتی بھی ہو
رات کے اس پہر کسی نوجوان لڑکے کے کمرے میں جانے کا کیا
مطلب ہوتا ہے ؟ اگر کسی نے تمہیں میرے کمرے میں دیکھ لیا
تو نا جانے کیا کیا مطلب اخذ کر لیے جائیں گے۔ اپنی نہیں تو
کم از کم میری عزت کا ہی خیال کر لو۔ "عدن جھنجھلا گیا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ثمن کے اس پاگل پن پر۔ وہ جتنا اسے اگنور کر رہا تھاوہ اتنی دیدہ دلیری سے عدن کی زندگی میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے عدن !مجھے پرواہ ہے تو صرف" آپ کی۔ آپ سے ملنے کا ، باتیں کرنے کا دل چاہ رہا تھا اس لیے چلی آئی میں۔ ویسے بھی کل تو ہم لوگ واپس چلے جائیں گے۔ اتنا حق بھی نہیں ہے کہ آپ کو جی بھر کر آنکھوں کے راستے دل میں اتار سکوں؟ "ثمن کی آنکھوں میں نمی دکھائی دی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم پاگل ہو چکی ہو ثمن !جس راستے پر چلنا ہی نہیں اسے تکنا" بھی کیوں؟ اپنا وقت ضائع کر رہی ہو تم اور کچھ نہیں ۔ پلیز چلی جاؤ یہاں سے۔ رات کے اس پہر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔ خدایا رحم کرو مجھ پر۔ "عدن نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے اس کے سامنے۔ عجیب سچویشن میں پھنس کر رہ گیا تھا وہ۔

کیوں؟ جب دانین سے ملنا ہو تب دن رات کا فرق نظر نہیں" آتا آپ کو؟ جب اسے دیکھنے کی تمنا ہو تب تو آپ سب سے چھپ کر اس سے ٹیرس پر ملنے چلے جاتے ہیں ، پائپ سے لٹک کر اس کے کمرے کی بالکونی تک پہنچ جاتے ہیں۔ آپ

Classic Urdu Material ISBN#9781332029109

دونوں بھی تو نوجوان ہیں ، مخالف جنس ہیں، پھر یہ احتیاط ، یہ پابندیاں میرے لیے ہی کیوں؟ "ثمن کے لہجے میں دانین کے لیے جلن تھی جو عدن واضح محسوس کر چکا تھا۔

میری بات سنو ثمن !تم خود کا دانین سے موازنہ نہیں کر" سکتی اس لیے اسے درمیان میں مت لاؤ۔ ہاں میں رات کے بارہ بجے پائپ کے ذریعے اس کے کمرے کی بالکونی تک گیا تھا لیکن مقصد صرف اسے سرپرائز دینا تھا تبھی اندر بھی نہیں گیا میں۔ یہ بھی سچ ہے کہ چند ایک بار ہم نے ملاقات کی رات میں لیکن صرف اور صرف میری ضد پر۔ اور اس شرط پر دانین ملنے آئی کہ کمرے میں ملاقات نہیں ہو گی، ہم چھت پر ہی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ملیں گے حالانکہ اس سے میرا جائز رشتہ ہے۔ میری محرم ہے وہ پھر بھی وہ احتیاط برتتی ہے۔ جبکہ تم بغیر کسی جائز رشتے کے اس وقت میرے کمرے میں آکر یہ ثابت کر چکی ہو کہ حدود و قیود تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ سچ کڑوا لگے گا تمہیں لیکن تم ایک بے شرم لڑکی ہو ثمن !جو اپنے نفس کی خواہشات کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔ مجھے حیادار لڑکیاں پسند ہیں۔ ہر وہ خوبی جو میں اپنی لائف پارٹنر میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ دانین میں موجود ہے۔ اس لیے تم اپنے دل سے سب خوش فہمیوں ، کو نکال پھینکو تو بہتر ہے۔ آج آخری بار کہہ رہا ہوں تم سے مجھ سے اور دانین سے دور رہو۔ اب اس سے پہلے کہ گھر کا کوئی فرد تمہیں میرے کمرے میں دیکھے چپ چاپ شرافت سے

Classic Urdu Material ISBN 1013202199

چلی جاؤ یہاں سے ۔ "عدن نے انتہائی سخت لہجہ اپناتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

عدن ایک بار میری محبت پر یقین کر کے تو دیکھیں، میں آپ" کے لیے خود کو بدل۔۔۔ "ثمن کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی جب خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھاتے ہوئے عدن نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھاما۔

پیار اور آرام سے کہی گئی بات تمہیں سمجھ نہیں آتی نا؟" سیلف ریسپیکٹ نام کی کوئی چیز نہیں ہے تمہارے اندر ؟ نکلو میرے کمرے سے۔"عدن اسے کھینچتا ہوا دروازے تک لایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

عدن چھوڑو مجھے۔ "ثمن مزاحمت کر رہی تھی۔"

میری ایک بات کان کھول کر سن لو ثمن !میں اگر چاہوں تو" تمہارا یہ گھٹیا چہرہ سب گھر والوں کو دکھا دوں لیکن تم لوگ مہمان آئے ہو ہمارے ہاں۔ میں تمہاری حرکتوں کی وجہ سے پھوپھو ، سمیعہ اور تیمور کا سر جھکا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ اس لیے بخش رہا ہوں تمہیں، آج کے بعد میرے سامنے مت آنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ "دروازے پر رک کر عدن نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔ اس کی سخت گرفت سے

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ ثمن کے لیے اس کے دل میں کتنی نفرت بھر چکی ہے۔

ناؤ گیٹ لاسٹ"!عدن نے اسے دھکا دیا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی" کئی قدم پیچھے ہٹی ، عدن اس کا چہرہ دیکھے بغیر دروازہ بند کرتے ہوئے لاک کر چکا تھا۔ اس کا فشار خون بلند ہورہا تھا۔ سختی سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اس نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔

، دانین ! تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔ تمہاری وجہ سے" صرف تمہاری وجہ سے عدن کا رویہ میرے ساتھ اتنا ہتک آمیز

Classic Urdu Material USB#10123202109

ہے۔ اپنی یہ بے عزتی کبھی بھولوں گی نہیں میں۔ عدن میرے نہیں ہیں تو نہ ہوں ، لیکن تم بھی انہیں پا نہیں سکو گی،یاد رکھنا"!ثمن سختی سے لب بھینچتے ہوئے انتقام بھری نگاہوں سے عدن کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی ، ذہن کے پردے پر دانین کا معصوم سا مسکراتا ہوا چہرہ تھا جبکہ دل میں دانین کے لیے نفرت ہی نفرت بھری تھی، وہ جانتی نہیں تھی کہ اس کا یہ حسد کتنی زندگیاں تباہ کرنے والا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#9015320219

سر !اب ہم کیا کریں گے؟ شعیب کرمانی تو حد سے زیادہ"
چالاک نکلا۔" طلحہ نے پریشانی کے عالم میں سوال کیا۔

جو کچھ ہوا اس سے ایک ہی بات ثابت ہوتی ہے کہ شعیب"
کرمانی اور راء مل کر کچھ بڑا پلان کر رہے ہیں ، ہم ان کے
کام میں رکاوٹ نہ ڈالیں تبھی انہوں نے قادر کو مہرہ بنایا لیکن
سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم سب کچھ انتہائی راز داری سے کر
رہے تھے، پھر ہمارا راز شعیب کرمانی تک پہنچا کیسے؟ "ساحر
ٹھوڑی کھجاتے ہوئے کسی سوچ میں گم تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

کیا کب اور کیسے ہوا یہ سب چھوڑ کر ہمیں اب یہ سوچنا "
چاہیے کہ آئندہ کیا کرنا ہے۔ وہ لوگ نا جانے کب تک اپنے
ناپاک ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے ہیں اور ہم یہ
تک نہیں جانتے کہ ان کا پلان کیا ہے ، اس پلان کو روکنے
کے اقدامات تو بہت بعد کی بات ہے ۔ جہاں سے چلے تھے
وہیں آن رکے ہیں ہم ۔ "طارق سنجیدہ لہجے میں مخاطب تھا اور
شاید یہ پہلی بار تھا کہ وہ اتنا سنجیدہ ہوا تھا۔

طارق !شعیب کرمانی کا فون ٹیپ ہو رہا ہے نا؟ اس سے کوئی"
ہنٹ ملا؟ کوڈ ورڈز میں کوئی بات یا کچھ اور ؟ "ساحر نے کسی
امید کے تحت پوچھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920109

نہیں کچھ خاص نہیں ، بہت ہی مطمئین ہے ابھی وہ۔ راء کی" پلاننگ میں وہ شامل ہے بھی یا نہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم شعیب کرمانی کو فالو کرتے رہیں اور راء کسی اور بندے کے ذریعے اپنا مشن مکمل کر ڈالے۔ "طارق نے ایک اور خدشہ بیان کیا.

نہیں طارق !ہمیں جن خفیہ ذرائع سے اطلاعات ملی تھیں ان" کے مطابق شعیب کر مانی ہی راء کے اس نئے مشن کو ڈیل کر رہا ہے ۔ کچھ تو گڑ بڑ ہے ، اسے اتنے سکون سے بیٹھنا تو نہیں چاہیے ۔ "ساحر ہر پہلو پر سوچ رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سر !اگر شعیب کرمانی کو یہ علم ہے کہ ہم اسے فالو کر رہے"
ہیں تو کیا معلوم اسے یہ بھی خبر ہو کہ اس کا فون ٹیپ ہو رہا
ہے اور یہ کہ ہم خفیہ کیمروں کے ذریعے اس پر نظر رکھے
ہوئے ہیں۔ شاید اسی لیے وہ بس ہمیں دکھانے کو پر سکون بیٹھا
ہو۔ ادھر ہمارا دھیان ہٹا ادھر وہ اپنا کارنامہ انجام دے ڈالے
گا۔ "روحان نے پتے کی بات کی تھی۔

پوائنٹ ہے ، میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ بہر حال کوئی نا کوئی"
کلیو تو ضرور ملے گا ہی۔ ابھی ہمیں صرف اور صرف شعیب
کرمانی پر نظر رکھنی ہے۔ کب تک اتنا پرسکون رہے گا وہ؟ کوئی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

نہ کوئی غلطی تو ضرور کرے گا۔ "ساحر بات مکمل کر تا کھڑکی تک آیا۔ آج بھی کھڑکی بند تھی۔ شعیب کرمانی اب بہت کم کھڑکی کھلواتا تھا۔

جو پروفیشنل ہوں ان کے ہاں غلطی کرنے کے چانسز بہت کم" ہوتے ہیں سر !راء کے ایجنٹس کچے کھلاڑی تو ہیں نہیں جو یونہی کسی پر بھروسہ کر لیں۔ شعیب کرمانی میں کچھ تو بات ہو گی جو اسے ہی چنا جاتا ہے راء کی جانب سے۔ "عظیم نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ہاں لیکن جو گہری نگاہوں سے صورتحال کا جائزہ لینا جانتے"
ہوں انہیں کوئی نا کوئی کلیو مل ہی جاتا ہے ، فی الحال تو ہمیں
بھی پرسکون ہو کر تماشہ دیکھنا ہے کہ بلی آخر کب تھیلے سے
باہر آتی ہے۔ آخری آپشن ہمارے پاس یہی ہو گا کہ ڈائریکٹ
شعیب کرمانی پر ہاتھ ڈال کر اس سے سب اگلوائیں لیکن فی
الحال میں یہ جاننا چاہ رہا ہوں کہ اس سب میں اور کون کون
شامل ہے ۔ ہمیں صرف دشمنوں کے اس مشن کو ناکام نہیں
، بناتا بلکہ راء کے ایجنٹس کو بھی اپنے وطن سے ختم کرنا ہے
" اور ان شاءاللہ ہم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔
ساحر کالہجہ پر عزم تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#0132021999

ان شاءاللہ "!باقی سب کی بھی آواز سنائی دی تھی ۔ ان کی"
آنکھوں میں ایک نیا جذ بہ سر ابھار رہا تھا۔ اپنے ملک کی
حفاظت کا جذبہ، حب الوطنی کا جذبہ۔

****

ڈیڈ !مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ "صبح ناشتے کی ٹیبل"
پر سب افراد موجود تھے جب عدن نے بات شروع کی۔ دانین
ارسل کے ساتھ کالج کے لیے جاچکی تھی۔ سوئے اتفاق آج
ثمینہ پھوپھو، سمیعہ ، تیمور اور ثمن بھی ان کے ہاں ناشتے پر

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

موجود تھے اور عدن کو یہی موقع مناسب لگا تھا بات کرنے کے لیے۔

ہاں کہو۔"شاہ ویز عالم نے سر اٹھا کر عدن کی جانب دیکھا۔"

ڈیڈ میں چاہ رہا تھا کہ پھوپھو بھی آئی ہوئی ہیں تو آپ لوگ" میری شادی کے بارے میں سوچیں۔ آئی مین میری اور دانین کی شادی کے بارے میں۔ پھوپھو کے لیے سب کو لے کر روز روز آنا تو خاصا مشکل ہوتا ہے .میں جانتا ہوں کہ وہ جانے کی تیاریوں میں ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ پھوپھو ہماری شادی اٹینڈ کر کے ہی جائیں۔ "عدن نے مناسب الفاظ میں اپنی بات

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ان تک پہنچائی۔ ثمن نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر عدن کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں عدن کو ناگواری دکھائی دی تھی۔ سچ تو یہ تھا کہ عدن نے یہ فیصلہ ثمن کی وجہ سے ہی کیا تھا۔

لیکن بیٹا !یوں اچانک یہ سب؟ اور پھر ابھی تو دانین کی" پڑھائی بھی مکمل نہیں ہوئی ہے ، بچی کے کچھ خواب ہیں، جن کی تکمیل کے لیے اسے وقت درکار ہے۔ "شاہ ویز عالم تذبذب کا شکار ہوئے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ڈیڈ اچانک نہیں ہے یہ سب کچھ۔ لوگوں کو چند غلط فہمیاں"
لاحق ہو گئی ہیں، ان غلط فہمیوں کے تدارک کے لیے یہ فیصلہ
!ابھی ناگزیر ہے۔ دانین کی پڑھائی جاری رہے گی۔ آئی پرامس
میں کبھی اس کے خوابوں کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ نہیں
بنوں گا۔ انفیکٹ شادی کے بعد میں اسے بے جھجک ہو کر ہیلپ
کر سکتا ہوں۔ "عدن نے انہیں قائل کرنے کی بھر پور کوشش
کی تھی۔

تمہیں بڑی آگ لگی ہے شادی کی؟ وہ لڑکی یہیں ہے، کہیں"
نہیں جارہی جو اتنا مرے جار ہے ہو۔ "دانین کے متعلق بات

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کرتے ہوئے زرین بیگم کا لہجہ ہمیشہ کی طرح کڑوا تھا، عدن کی دانین کے لیے بے قراریاں انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں۔

"ماما پلیز ! تین سال ہو چکے ہیں نکاح کو، میرے خیال میں اتنا عرصہ کافی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آپ لوگ رخصتی کو اتنا لٹکا کیوں رہے ہیں؟ دانین ویسے بھی تو اسی گھر میں رہ رہی ہے، تو با قاعدہ میری بیوی بن کر کیوں نہیں رہ سکتی؟" عدن نے احتجاج کیا تھا۔ ردابہ اور زید سر جھکائے منتظر تھے کہ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ، آخر باقی سب کزنز کو بریکنگ نیوز بھی تو دینی تھی نا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"بھائی صاحب میرے خیال میں عدن ٹھیک کہہ رہا ہے۔"
ثمینہ پھوپھو نے پہلی بار مداخلت کی۔ زرین بیگم کے چہرے کے زاویے بگڑ گئے۔

باہر کے لوگوں کو باتیں کرنے کا موقع کیوں دینا؟ آج نہیں " تو کل شادی تو ہونی ہی ہے ، نکاح تو پہلے سے ہی ہو چکا ہے۔ تین سال گزر چکے ہیں نکاح کو، اتنا عرصہ کافی ہے۔ اب آپ لوگوں کو ان دونوں کی شادی کر دینی چاہیے۔ اولاد کے بالغ ہوتے ہی نکاح کا حکم ہے۔ اگر کل کو آپ کی اولاد جذبات سے مغلوب ہو کر کوئی بڑا قدم اٹھالے تب دنیا سے کیسے نگاہ ملا پائیں گے آپ ؟ عدن اگر جائز طریقے سے معاملات نبٹانا چاہتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہے تو یہ تو اچھی بات ہے نا؟ ویسے بھی عدن ماشاء اللہ سے اس قابل ہو چکا ہے کہ شادی کے بعد کی ذمہ داریاں نبھا سکے، پھر آپ سب کو کس بات کا انتظار ہے؟ "ثمینہ پھوپھو نے نرم لہجے میں بڑے سبھاؤ سے بات کی تھی۔ عدن نے تشکر آمیز نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جبکہ ثمن اپنی ماں کی بات پر لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔ شاہ ویز عالم کتنے ہی پل کسی گہری سوچ میں ڈوبے رہے۔

، ٹھیک ہے۔ زرین !آج رات سب کو ڈنر پر انوائٹ کر لو" ڈنر کے بعد سب بڑوں کی مشاورت سے کوئی مناسب سی شادی کی تاریخ رکھ لیں گے۔ "شاہ ویز عالم نے حتمی فیصلہ کرتے

Classic Urdu Material ISBN#9013202409

ہوئے زرین بیگم کو مخاطب کیا۔ ان کی بات پر جہاں زرین بیگم اور ثمن کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔ وہیں سمیعہ، تیمور ، ردابہ اور زید خوشی سے چیخ اٹھے تھے۔

ٹھیک ہے۔ "زرین بیگم نے بمشکل ناگواری چھپائی۔ دانین سے" بیزاری اپنی جگہ لیکن وہ اپنے شریک حیات کا فیصلہ رد کرنے کی ہمت خود میں نہیں پاتی تھیں۔ عدن ایک دم پر سکون سا ہوگیا تھا کہ بالآخر وہ اپنی بات منوانے میں کامیاب رہا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کتنے ہی دن یونہی بے مقصد سے گزر گئے، شعیب کرمانی پر ان کی ہر پل نگاہ تھی لیکن وہ بالکل نارمل انداز میں زندگی گزار رہا تھا۔ اس کی کوئی بھی سرگرمی مشکوک نہ تھی اور یہی بات ساحر کو پریشان کر رہی تھی۔ آخر اس کے دماغ میں چل کیا رہا ہے؟ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ مغرب ہونے کو تھی جب وہ عجیب بوجھل طبیعت کے ساتھ طارق کو انفارم کرتا چہل قدمی کی نیت سے فلیٹ سے نکل آیا۔ اس کا ذہن مختلف سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ الجھنیں بے حد تھیں لیکن کوئی ایک سرا بھی ہاتھ نہیں آرہا تھا۔ بہت دیر تک یونہی آوارہ گردی کرتے کرتے وہ نہ جانے کہاں سے کہاں نکل گیا تھا۔ فٹ پاتھ پر ایک

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

چھوٹے سے پتھر کو پیر کی ٹھوکر رسید کرتے ہوئے اس نے سوچوں کو جھٹک کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔ پھر یونہی سرسری سی نگاہ اٹھا کر سڑک پر آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھنے لگا۔ سامنے موجود شاپنگ مال پر نگاہ پڑی تو بدلتے موسم کے لیے چند شرٹس لینے کا خیال آیا۔ یہی سوچ کر جیب میں والٹ کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے وہ شاپنگ مال کی جانب چلا آیا۔ ایک شاپ سے وہ اپنے لیے شرٹس پسند کر رہا تھا۔ یونہی بے خیالی میں نگاہ اٹھی تو وہ ایک پل کو ٹھٹھک سا گیا۔ لوگوں کے ہجوم میں اسے ایک شخص پر شعیب کرمانی کا گمان ہوا تھا۔ اگلے ہی پل وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہجوم کو چیرتا ان کے پیچھے چل دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے وہ اپنے اور ان چھ افراد کے درمیان موجود فاصلہ کافی حد تک کم کر چکا تھا۔ اب وہ محتاط سا چل رہا تھا۔ ذرا سا دائیں جانب ہوتے ہوئے ساحر نے شعیب کرمانی کا سائیڈ پوز دیکھنے کی کوشش کی اور اس کا شک یقین میں بدل گیا۔ وہ وہی تھا، شعیب کرمانی لیکن وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟ اور اگر شعیب کرمانی یہاں تھا تو طارق نے اسے انفارم کیوں نہیں کیا شعیب کرمانی کے فلیٹ سے نکلنے پر ؟ جبکہ ساحر نے سختی سے تاکید کر رکھی تھی کہ شعیب کرمانی کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھنی ہے اور اسے انفارم کرنا ہے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

انتہائی لاپرواہ ہے یہ طارق۔ "ساحر بڑبڑایا۔ تبھی اس کی جیب "
میں پڑا سیل فون وائبریٹ ہونے لگا۔ ساحر نے ہڑبڑا کر فون
نکالا ، شکر تھا کہ وہ گھر سے نکلتے وقت فون وائبریشن پر ڈال
چکا تھاورنہ فون کی بیل شعیب کرمانی اور اس کے ساتھیوں کو
چوکنا کر دیتی۔

ہیلو "!ساحر نے انتہائی دھیمی آواز میں طارق کی کال ریسیو کی۔"

ساحر کہاں ہو یار؟ بھوکا مارنے کا ارادہ ہے کیا؟ تم سے کہا "
تھا کہ واپسی پر کھانا لیتے آنا اور تم اب تک غائب ہو۔ "طارق
کا شکوہ سنائی دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013902109

میری بات سنو طارق !میں اس وقت ایک شاپنگ مال میں" شعیب کرمانی کا پیچھا کر رہا ہوں وہ کچھ آدمیوں کے ساتھ یہاں آیا ہے اور "...ساحر اب بھی محتاط قدموں سے چلتا ان کے پیچھے جارہا تھا۔

شعیب کر مانی؟ وہ کمینہ یہاں سے کب نکلا؟ ابھی پانچ منٹ" پہلے تو میں نے لائیو فوٹیج میں دیکھا وہ اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ "طارق ساحر کی بات پر حیران ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

وہ یہاں اس وقت میرے سامنے موجود ہے طارق !تم سے"
اس لا پرواہی کی امید نہیں تھی مجھے۔ یہ تو اتفاق تھا کہ میں
شاپنگ مال میں آ گیا اور اسے دیکھ لیا میں نے ورنہ ہماری ناک
کے نیچے وہ اپنا کھیل کھیل جاتا اور ہم بے خبری کی مار مارے
جاتے۔ "ساحر کا لہجہ ملامت کر تا ہوا تھا۔

ایک سیکنڈ ساحر !تم کہہ رہے ہو کہ شعیب کرمانی اس وقت "
تمہارے سامنے ہے ، کیا تم اسے دیکھ سکتے ہو؟ "طارق کالہجہ
تھوڑا عجیب سا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کیوں تمہارے کانوں میں مسئلہ ہے جو تمہیں کلیئر سنائی نہیں"
دیا؟ میری آنکھیں سلامت ہیں ، اس وقت میرے سامنے شعیب
کرمانی جارہا ہے ۔ "ساحر سلگ اٹھا تھا طارق کی اس بے تکی
بات پر۔

لیکن میں اس وقت کیمرہ کی فوٹیج دیکھ رہا ہوں۔ شعیب کر"
مانی تو اپنے فلیٹ میں موجود ہے۔ بیڈ پر نیم دراز وہ کوئی مووی
دیکھنے میں مگن ہے شاید ۔"طارق کے لہجے میں الجھن تھی جبکہ
اس کی بات پر ساحر بری طرح سے چونکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہاٹ؟ طارق یہ کیا کہہ رہے ہو تم ؟ ایک ہی بندہ بیک" وقت دو مختلف جگہ پر کیسے ہو سکتا ہے؟ "ساحر شاکڈ رہ گیا تھا طارق کی بات سن کر۔

یہ مجھے نہیں معلوم ساحر لیکن فوٹیج لائیو ہے، میری نظروں کا دھوکہ نہیں ہے یہ۔ شعیب کرمانی اپنے فلیٹ میں ہی موجود ہے، شاید تمہیں وہم ہوا ہوگا۔ "طارق دیوار کے ساتھ نصب اسکرین پر نگاہیں جمائے فون پر اس سے مخاطب تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

وہم نہیں ہے میرا طارق !کچھ گڑبڑ ہے، کچھ تو ہے جو ہماری" نگاہوں سے اوجھل ہے۔ شعیب کرمانی ہمارے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہا ہے۔ "ساحر کی نگاہ اب بھی شعیب کرمانی پر جمی تھی جو اپنے پانچ ساتھیوں کے ہمراہ ایک جانب مڑ رہا تھا۔

میرے لیے کیا حکم ہے اب؟ "طارق نے گہری سانس لیتے" ہوئے دریافت کیا۔ ذہن الجھ کر رہ گیا تھا۔ وہ ابھی تک سمجھ نہیں پایا تھا کہ یہ سب چکر کیا ہے۔

مجھے لگتا ہے شعیب کرمانی ہمیں ٹریپ کررہا ہے۔ کسی اور " شخص کو اپناروپ دے کر وہاں فلیٹ میں ٹھہرا رکھا ہے اس

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

نے اور خود وہ اپنے مشن پر کام کررہا ہے۔ تم ایسا کر و فلیٹ میں موجود شخص پر بھی نظر رکھو۔ ساتھ ہی ساتھ پرانی فوٹیجز چیک کرو، میں بھی پہنچتا ہوں کچھ دیر تک، سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے کے بعد ہی سب کلئیر ہوگا۔ "ساحر بات کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جارہا تھا جب پیچھے سے آتے کسی شخص کا کندھا اس سے ٹکرایا اور فون ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا۔

آئی۔۔۔ آئم سوری ۔ "وہ شخص معذرت خواہانہ لہجے میں کہہ " رہا تھا جبکہ ساحر تو اس شخص کی آنکھیں دیکھ کر ہی ٹھٹھک گیا تھا۔ وہ سوٹڈ بوٹڈ، کلین شیوڈ آدمی ساحر کی پہچان میں نہیں آیا تھا لیکن اس کی آنکھیں جانی پہچانی سی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920199

ہیلو !آریو آل رائٹ؟ "وہ شخص چٹکی بجاتے ہوئے اسے ہوش" میں لایا۔

اٹس اوکے۔ "ساحر سنجیدگی سے کہتے ہوئے جھکا اور اپنافون" اٹھایا جس کی اسکرین ڈیمیج ہو چکی تھی۔ لیکن سیل فون کی پرواہ نہیں تھی ساحر کو۔

کہاں دیکھا تھا اس شخص کو؟ "وہ دماغ پر زور دینے کی" کوشش کر رہا تھا لیکن یاد نا آنے پر اس نے سر جھٹکا۔ فلحال

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ذہن شعیب کرمانی میں اٹکا تھا۔ کسی اور پر غور و فکر کرنے کی فرصت نہیں تھی اس کے پاس۔

صبح کے نو بج رہے تھے جب وہ کندھے پر بیگ لٹکائے، ایک ہاتھ میں کوئی فائل پکڑے سیڑھیاں اترتی دکھائی دی۔ لاؤنج میں ہی ردابہ، کومل اور سمیعہ تینوں بیٹھیں کچھ ڈسکس کرتی نظر آئیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لیں جی !آ گئیں مستقبل قریب کی دلہنیا !یہاں ہم سب"
شادی کی فکروں میں بے حال ہونے پڑے ہیں اور ایک یہ
میڈم ہیں جن کے کالج کے چکر ہی ختم نہیں ہور ہے۔ "سب
سے پہلے کومل کی نگاہ اس پر پڑی تھی تبھی اس نے باقی دونوں
کو بھی دانین کی جانب متوجہ کیا۔

مطلب؟ "دائین نے ابرو اچکائے۔"

مطلب یہ بھولی گڑیا کہ ذرا آئینے میں جا کر اپنی اسکن دیکھو"
کتنی ڈل ہو رہی ہے، اپنے بال چیک کرو کس قدر روکھے اور
بے جان ہو چکے ہیں۔ اپنے ہاتھ پاؤں پر غور کرو نا جانے کتنا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

عرصہ ہوا مینی کیور، پیڈی کیور کروائے۔ کہیں سے بھی لگ رہا ہے کہ دو ہفتے بعد تمہاری شادی ہے؟ "وہ تینوں اب اسے گھیر چکی تھیں۔

تو جن کی شادی ہوتی ہے ان کے سر پر سینگ اگے ہوتے" ہیں کیا؟ "دانین ان کی باتوں کا مطلب اچھی طرح سے سمجھ گئی تھی لیکن جان کر انجان بن رہی تھی۔

ایک بات بتاؤ دانین !یہ شادی تمہاری طرف سے بھی لو" میرج ہی ہے نا؟ "رودابہ نے بڑی سنجیدگی سے سوال کیا۔

Classic Urdu Material USB#1013320199

اس سوال کا کیا مطلب ہے بھئی؟ "دائین حیران ہوئی۔ "

اس کا مطلب ہے کہ کوئی زبردستی تو نہیں ہو رہی تمہارے" ساتھ؟ یار ایک ہم ہیں ابھی سے اتنے ایکسائٹڈ ہیں شادی کے لیے۔ ہمارے خاندان کی اہم ترین شادی ہے، دن رات اس سوچ میں ڈوبے ہیں کہ شادی میں کیا پہنیں، بازاروں میں خوار ،ہورہے ہیں۔ حتی کہ ہم تینوں دوبار پارلر کا چکر بھی لگا چکی ہیں لیکن جس کی شادی ہے وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ کوئی انٹرسٹ ہی نہیں۔ نہ شاپنگ میں، نا اپنی ڈینٹنگ پینٹنگ میں۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ایسے سر جھاڑ منہ پھاڑ جاؤ گی رخصت ہو کر عدن بھائی کے پاس؟ "کومل آج اچھی طرح اس کی کلاس لے رہی تھی۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے یار !تم لوگ جانتی ہو کہ اسٹڈیز کے" معاملے میں، میں کوئی رسک نہیں لے سکتی۔ ویسے بھی ابھی شادی میں دو ہفتے باقی ہیں، شاپنگ تو تائی جی اور پھوپھو لوگ کر رہے ہیں نا؟ تو ٹینشن کس بات کی ہے؟"دانین نے ان کا غصہ ٹھنڈا کر نا چاہا۔

شادی تائی جی اور پھوپھو کی نہیں ہورہی دانین آپی !آپ کی " شادی ہے اور شادی زندگی میں صرف ایک بار ہی ہوتی ہے۔

Classic Urdu Material USBN#1013320109

آپ اپنا اتنا خوبصورت وقت برباد کر رہی ہیں۔ چند دن اگر پڑھائی چھوڑ کر خود پر توجہ دے لیں گی تو کچھ نہیں بگڑے گا۔ ویسے بھی اس اتوار کو تو آپ کو مایوں بٹھا دیا جائے گا اور آپ جانتی ہیں نا کہ ہماری فیملی میں مایوں کے بعد دلہن گھر سے باہر قدم نہیں نکالتی .مطلب آپ کے پاس صرف یہی ایک ہفتہ ہے، اس ٹائم پیریڈ کو انجوائے کریں یار"!سمیعہ نے اس کی دلیل کو رد کیا۔

ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے سمیعہ۔ دانین !چھوڑو یہ بیگ اور" فائل .تم آج کالج نہیں جارہی ہو۔ ہمیں آج شاپنگ پر جانا

Classic Urdu Material ISBN 1013320219

ہے، پہلے تمہیں پارلر لے کر جائیں گے، بعد میں شاپنگ کے لیے۔ بس فائنل ہوگیا۔ "ردابہ نے فٹافٹ پلان ترتیب دیا۔

نہیں آج نہیں ردابہ !آج مجھے اپنی اسائنمنٹ جمع کروانی ہے" اور آج ایک بہت اہم لیکچر بھی ہے جسے میں مس نہیں کر سکتی۔ "دانین نے ملتجی نگاہوں سے ردابہ کو دیکھا۔ ردابہ کومل کی جانب دیکھنے لگی، آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارے ہوئے۔

ٹھیک ہے تمہاری آخری کلاس کتنے بجے ہے آج؟ ''کومل نے" سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بارہ بجے۔ "دانین کا جواب مختصر تھا۔"

اوکے فائن !ایک بجے تک ہم تمہارے کالج آئیں گے تمہیں" پک کرنے، جب تک تم فارغ ہو جاؤ گی اور دوسری بات، آج ہی لیو کے لیے بھی کہہ دو کالج میں۔ "کومل نے بات ختم کی۔

جو آپ کا حکم میری پیاری بہنو "!دانین ہنس دی اس کے" تحکمانہ انداز پر، پھر اللہ حافظ کہتے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھادیے۔

Classic Urdu Material USBN#1613320210

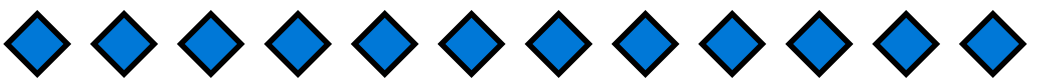

طارق اس وقت ایپرن پہنے کچن میں کھڑا کھانا بنارہا تھا، جب دروازے کی بیل سنائی دی۔

"آرہا ہوں یار ! تھوڑا صبر رکھو۔" بار بار بیل بجائے جانے پر طارق جھنجھلایا۔ دروازہ کھولا تو سامنے عظیم، طلحہ اور روحان کو کھڑے پایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

"کونسی آفت آگئی ہے جو بیل سے ہاتھ ہٹانا ہی بھول گئے؟"
طارق کو جب بھوک لگتی تھی تب وہ یونہی غصہ کرتا تھا۔ آج
لنچ بھی گول کر دیا تھا، تبھی سرِ شام پیٹ میں چوہے دوڑنے
لگے تھے۔

طارق !ساحر سر کہاں ہیں؟ "طلحہ نے سوال کیا، وہ تینوں بھی"
طارق کے پیچھے کچن میں چلے آئے۔

کیوں خیریت؟ "طارق اب آنچ تیز کر رہا تھا۔"

Classic Urdu Material USBN#1013320219

خیریت ہی تو نہیں ہے۔ خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ"
قریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے سنجے ورما یہاں ایئر پورٹ پر دکھائی دیا ہے۔
یہ دیکھو اس حلیے میں ہے۔ وہ کلین شیوڈ اور اس کا پاسپورٹ
اسد خان کے نام سے ہے، اس سب کا ایک ہی مطلب ہے کہ
وہ یہاں لاہور میں موجود ہے۔ ہمیں اب شعیب کرمانی پر نظر
رکھنی چاہیے کیونکہ اگر شعیب کرمانی سے اس سنجے ورما کا کوئی
تعلق ہوا تو وہ شعیب کرمانی سے ضرور ملے گا اور "...طلحہ
پرجوش سا اطلاع دیتے ہوئے کوئی پیپر طارق کے سامنے کر رہا
تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1015320219

کون سے شعیب کرمانی سے؟ اصلی والے سے یا نقلی والے"
سے؟ "طارق اس خبر پر چونکا نہیں تھا۔ وہ مطمئین سا اب
مصالحہ بھون رہا تھا۔

مطلب؟ "وہ تینوں طارق کی بات پر چونکے۔"

مطلب یہ یار کہ میرے پاس اس سے بھی زیادہ چونکا دینے"
والی خبر ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ اب ہمیں تگنی کا ناچ نچانے
کو دو دو شعیب کرمانی آچکے ہیں۔ مطلب شعیب کرمانی کا
ڈپلیکیٹ بھی اینٹری مار چکا ہے۔ اب اصلی شعیب کرمانی کون
ہے اور نقلی کون اس کا پتا لگانا باقی ہے۔ ویسے مجھے پورا یقین

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ہے وہ جو ڈمی کی طرح فلیٹ میں بیٹھا ہے نا وہ نقلی شعیب کرمانی ہے، اصلی شعیب کرمانی کمینہ تو باہر آزادانہ گھوم پھر رہا ہے۔ اپنے خطرناک عزائم پر عمل کر رہا ہے۔ "طارق اب دیگچی میں سبزی ڈال رہا تھا۔ زبان کے ساتھ ساتھ اس کے ہاتھ بھی تیزی سے چل رہے تھے۔

وہاٹ؟ تمہیں یہ سب کس نے بتایا طارق؟ "وہ سب ہکابکا رہ" گئے تھے یہ سن کر۔ عظیم نے ہی شاک سے نکلتے ہوئے پوچھنے میں پہل کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

ساحر نے کال کی ہے کچھ دیر قبل۔ "طارق شاید شاک کی" کیفیت سے نکل چکا تھا تبھی اتنا پر سکون تھا۔

مائی گاڈ !مطلب یہ شعیب کرمانی ہماری توقع سے کہیں زیادہ" شاطر نکلا۔ "روحان بڑبڑایا۔

طارق !ساحر سر اس وقت کہاں ہیں؟ "عظیم سے استفسار کر" رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

ڈولمن مال میں شعیب کرمانی کا پیچھا کر رہا ہے۔ شاید کوئی کلیو" مل جائے آج۔ "طارق آنچ دھیمی کر کے کچن سے نکلا اور اسکرین کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ فوٹیج میں اب شعیب کرمانی فلیٹ میں بیٹا سگریٹ پینے میں مگن تھا۔ ساتھ ساتھ فون کا استعمال بھی جاری تھا۔

دیکھو ذرا غور سے۔ شعیب کرمانی کا وہی فون جس میں تم" لوگوں نے چپ لگائی تھی اب اس شخص کے ہاتھ میں ہے۔ مطلب ہمارا ہر پلان شعیب کرمانی کو پہلے سے پتا ہوتا ہے اور وہ اس کا کوئی توڑ ڈھونڈ نکالتا ہے اور ہم ہر بار دھوکا کھا جاتے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہیں اس سے۔ "طارق اسکرین میں نظر آتے اس شخص کو گھور رہا تھا جیسے کچا چبا جائے گا۔

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اتنی شاکنگ نیوز کے بعد تم اتنے " مطمئن کیسے ہو طارق؟ مطلب کتنے سکون سے کھانا بنا رہے ہو ".طلحہ تو اس کے پر سکون انداز پر حیران تھا۔

تو اب کیا بھوک سے مرجائیں شعیب کرمانی کی وجہ سے؟" ساحر نے مجھ سے کہا ہے کہ ساری پرانی سی سی ٹی وی فوٹیجز چیک کرو لیکن پیٹ میں اودھم مچاتے چوہے آرام سے بیٹھنے نہیں دے رہے تھے۔ میں نے سوچا پہلے پیٹ پوجا کرلوں پھر

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

یہ کام سر انجام دوں گا۔ "طارق کی بات پر وہ تینوں خاموش ہو گئے۔

اگر یہ انفارمیشن ساحر سر نے دی ہے تو بالکل درست ہو گی۔" یہاں بیٹھ کر فوٹیجز دیکھنے سے کیا ہو گا؟ جو شخص فلیٹ میں ہے اسے ہی قابو کر کے اس سے اگلواتے ہیں سب۔ "روحان نے آئیڈیا دیا۔

پچھلے جنم میں کڈنیپر تھے کیا؟ "طارق نے اسے گھورا۔"

Classic Urdu Material USB#1023202109

طارق تم تو اپنی یہ بے تکی باتیں بند کرو۔ روحان ٹھیک کہہ" رہا ہے، اگر اصل شعیب کرمانی کو علم ہو گیا کہ ساحر سر اسے فالو کر رہے ہیں تو وہ ایک منٹ نہیں لگائے گا اس نقلی شعیب کرمانی کو غائب کروانے میں۔ ہمیں اس سے پہلے اسے قابو میں "کر لینا چاہیے، ہو سکتا ہے اس سے کچھ انفار میشن مل جائے۔ طلحہ نے بھی اتفاق کیا۔

اوکے سر کی طرف سے مزید کوئی اپ ڈیٹس تو نہیں ملیں" ابھی تک۔ خیر جیسے تم لوگوں کو مناسب لگے۔"طارق نے کندھے اچکائے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

طلحہ اور روحان !تم دونوں جاؤ اس نقلی شعیب کرمانی کے"
پاس۔ میں شاپنگ مال جاتا ہوں، ہوسکتا ہے سر کو ہماری کسی
مدد کی ضرورت ہو۔ "عظیم نے ذہن میں جوڑ توڑ کرتے ہوئے
انہیں مخاطب کیا۔

او کے لیٹس گو روحان "!طلحہ فورا باہر کی جانب بڑھ گیا۔"
اس کے پیچھے ہی روحان اور عظیم بھی فلیٹ سے نکل گئے۔

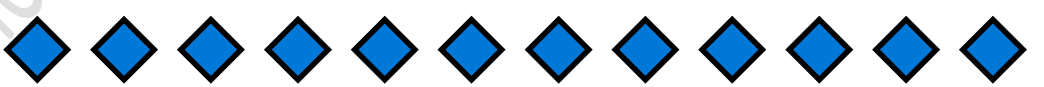

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

ساحر نیچے گرا سیل فون اٹھا کر سیدھا ہوا تو شعیب کرمانی اور اس کے باقی سب ساتھی غائب ہو چکے تھے۔

ڈیم اٹ !اب یہ کہاں غائب ہو گئے؟ "ساحر تیزی سے اس" جانب بڑھا جہاں ٹکراؤ سے پہلے انہیں جاتے دیکھا تھا لیکن بے سود۔۔ وہ لوگ نا جانے کس سمت جا چکے تھے۔ ساحر نے پیشانی مسلتے ہوئے آنکھیں بند کی۔ ذہن کو ذرا سا سکون ملتے ہی دماغ میں جھماکا ہوا، اس نے فورا آنکھیں کھولیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

وہ شخص ...اس کی آنکھیں "...ساحر بڑبڑایا۔ ذہن اب تیزی" سے کام کر رہا تھا، کانوں میں میجر عبید اللہ کی آواز گونج رہی تھی۔

یہ جانسن ہے، نیو یارک کے ایک ہاسپٹل میں سویپر کا کام" کرتے ہوئے، یہ انیل ہے انڈیا کے ایک اسٹور میں سیلز مین کے طور پر کام کرتے ہوئے۔ اور یہ حبیب ہے، عربی لباس میں ملبوس ایک ہوٹل کے کمرے کی تصویر ہے یہ۔ بظاہر دیکھنے میں یہ تینوں افراد الگ الگ نظر آرہے ہیں لیکن یہ ایک ہی ہے۔ سنجے ورما، جو بھیس بدل کر رہتا ہے اور نظروں کو دھو کا دینا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اچھی طرح جانتا ہے کیونکہ وہ ایک چھلاوے کی طرح ہے جو "کب کہاں کس وقت پہنچ جائے کسی کو خبر نہیں ہوتی۔

ساحر کی نگاہوں کے سامنے وہ تمام تصاویر ابھر رہی تھیں جو انہیں اسکرین پر دکھائی گئی تھیں۔ ان آنکھوں کو وہ کبھی بھول نہیں سکتا تھا اور آج جس شخص سے تصادم ہوا اس کی آنکھیں بھی بالکل ویسی ہی تھیں۔

سنجے ورما !ابھی جو مجھ سے ٹکرایا وہ یقینا سنجے ورما ہی تھا۔ یعنی" سنجے ورما اس وقت پاکستان میں موجود ہے، شعیب کرمانی بھی یہاں موجود ہے اور سنجے ورما بھی، مطلب کوئی اہم میٹنگ پلان کی گئی ہے یہاں۔ اگر مشن کے حوالے سے میٹنگ ہے تو یقینا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پبلک میں تو ہوگی نہیں، کسی پرائیویٹ روم میں ہوگی۔ مجھے انہیں ڈھونڈنا ہوگا۔ ہر حال میں ، ہر قیمت پر۔ "ساحر ذہن کے گھوڑے دوڑاتا ایک جانب بھاگا، چند راہداریاں مڑتے ہوئے وہ ایک راہداری میں داخل ہونے کو تھا جب سامنے دو رائفل بردار گارڈز کو دیکھ کر فوراً دیوار کی اوٹ میں ہوا۔ سنجے ورما دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ شعیب کرمانی بھی اندر ہی تھا۔

اب کیا کروں؟ "ساحر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے" سوچنے کی کوشش کی، پھر کچھ خیال آنے پر چونکا۔ سامنے نگاہ دوڑائی تو دروازہ لوہے کا تھا۔ جس کے آر پار کچھ بھی دیکھ پانا

Classic Urdu Material ISBN# 0132021209

ممکن نہیں تھا۔ ساحر نے ٹراؤزر کی جیب تھپتھپائی، پھر جیب سے کچھ نکالا۔ وہ ائیربڈ تھا۔ ساحر اب والٹ نکال رہا تھا۔ والٹ میں ایک عدد مقناطیس موجود تھا۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی شرٹ کا سب سے اوپر والا بٹن توڑا، وہاں سے دھاگا نکالتے ہوئے اس ائیربڈ کو مقناطیس سے باندھا، اب اس مقناطیس کو کسی طرح اس لوہے کے دروازے سے اٹیچ کرنا تھا لیکن کیسے؟ سوچ میں گم ساحر کی نگاہ راہداری کے اختتام پر دیوار سے لگے بلب تک گئی، اس نے دونوں گارڈز کو دیکھا جو اب باتوں میں مگن تھے .والٹ میں سے پانچ روپے کا سکہ بر آمد کیا۔ پھر تھوڑا سا آگے آتے ہوئے بلب کا نشانہ لیا اور وہ سکہ بلب کی

Classic Urdu Material ISBN#9013202199

جانب اچھال دیا۔ سکہ بلب سے ٹکرایا۔ نازک سا بلب تھا فوراً ٹوٹ گیا، دونوں گارڈز کی توجہ بلب کی جانب ہو گئی۔

"کون ہے؟ "وہ لوگ یہ تو جان ہی چکے تھے کہ کوئی چیز ٹکرائی ہے بلب سے لیکن کس سمت سے آئی تھی وہ چیز اس کا انہیں علم نہ ہو سکا۔

"تم یہیں رکو میں دیکھتا ہوں کون ہے؟ "ایک گارڈ اپنے ساتھی گارڈ سے کہتا اس راہداری کے اختتام کی طرف چل دیا۔ دوسرے گارڈ کی توجہ بھی اس کی جانب تھی، ساحر کے لیے اچھا موقع تھا کہ وہ نظر بچا کر نکل جائے۔ وہ جھکتے ہوئے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دروازے کے قریب پڑے ایک چھوٹے سے میز کی اوٹ میں ہوا۔ پھر اس میز کے نیچے سے ہاتھ گزار کر ائیربڈ کا مخصوص بٹن دباتے ہوئے مقناطیس دروازے کی نچلی جانب چپکا دیا جہاں فرش اور دروازے کے درمیان خلا تھا۔ کسی کی بھی نگاہ اتنی آسانی سے وہاں نہیں پڑ سکتی تھی۔

کون ہے شاہد؟ "دروازے کے قریب موجود گارڈ اپنے ساتھی" سے پوچھ رہا تھا۔ ساحر بڑی احتیاط کے ساتھ وہاں سے نکلا، اب وہ دیوار کی اوٹ میں کھڑا کان میں لگے آلے کی مدد سے اندر ہونے والی گفتگو سن رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سنجے سر آپ فکر ہی مت کریں۔ سب کچھ پلان کے مطابق"
چل رہا ہے۔ "یہ شعیب کرمانی کی آواز تھی جسے ساحر اچھی
طرح سے پہچانتا تھا۔

سارا سامان چیک کیا؟ سب کچھ ریڈی ہے؟ "یہ شاید سنجے"
ورما تھا کیونکہ اس کے لہجے میں تحکم تھا۔

ہاں بالکل !اس شاپنگ مال کے اونر مسٹر ہمدانی بھی ہمارے"
پارٹنر ہیں۔ اس لیے سامان انہیں کے پاس رکھوایا گیا تھا، کیونکہ
ان کی خاصی عزت اور بلند مقام ہے معاشرے میں، میرے
اڈوں پر تو ریڈ کا خدشہ تھا۔ اسی لیے میں نے رسک نہیں لیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اب کسی کو شک بھی نہیں ہو سکتا کہ اس شاپنگ مال میں ایسا کوئی سامان بھی ہو سکتا ہے جو اس ملک کی تباہی کا سبب بنے گا۔ "شعیب کرمانی کا قہقہہ سنائی دیا تھا۔

اتنے اوور کانفیڈنٹ مت بنو شعیب کرمانی !یہ ملک ہمارے " دشمنوں کا ہے اور دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ مت بھولو کہ اس ملک کے رکھوالے اپنی دھرتی کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانے کو ہر پل تیار ہوتے ہیں۔ جتنی جلدی ہو سکے سامان کو مطلوبہ جگہوں پر شفٹ کرو کیونکہ اس پلان کو ہر حال میں کامیاب بنانا ہے ہمیں۔ "سنجے ورما کا لہجہ سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔ ساحر کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھری .مطلب

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

دشمن بھی ان کے چٹانوں جیسے حوصلوں سے واقف تھا۔ پاکستان کے رکھوالے دشمن ملک میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے تھے جس کا اعتراف آج راء کا وہ خاص آدمی اپنے منہ سے کر رہا تھا۔

ڈونٹ وری یار !عتبہ کی آمد پر لارا کو ہم سے کوئی نہیں بچا" سکے گا۔ ‘‘شعیب کرمانی نے لفظ عتبہ اور لارا پر زور دیا۔ ساحر ان الفاظ پر الجھن میں مبتلا ہوا۔

تم ہر کام اتنے شیور ہو کر کرتے ہو تبھی تو تمہیں چنا گیا " ہے شعیب !بس یہ مشن مکمل کرو اس کے بعد تم راء کی گڈ

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

بکس میں شامل ہو جاؤ گے۔ منہ مانگا انعام ملے گا تمہیں۔ ‘‘سنجے ورما کے لہجے میں ستائش تھی، ساحر نے اب لب بھینچے۔

"یہ تو آپ کی مہربانی ہے جناب ورنہ یہ ناچیز کس۔۔۔ "
شعیب کرمانی کی بات ادھوری رہ گئی تھی کیونکہ اس کا فون بجنے لگا۔

آئم سوری جینٹل مین !میں فون سائلنٹ پر لگانا بھول گیا۔ "
ایک منٹ۔ ‘‘کوٹ کی جیب سے سیل فون نکالتے ہوئے شعیب کرمانی اسے سائلنٹ پر لگانے ہی والا تھا جب اسکرین پر بلنک کرتے پرائیویٹ نمبر کالنگ کے الفاظ پر چونکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

سوری !لیکن بہت ضروری کال ہے، مجھے یہ کال ریسیو کرنی"
ہو گی۔ "شعیب کرمانی ایک جانب چلا آیا۔ باقی افراد اب خاموش
کھڑے تھے ۔

وہاٹ؟ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ "شعیب کرمانی کی آواز"
سنائی دی۔ یوں جیسے اسے کسی بات پر دھچکا لگا ہو۔

اوکے "!وہ لب بھینچ کر کہتا کال کاٹ گیا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کیا ہوا شعیب؟ سب خیریت ہے نا؟ "مسٹر ہمدانی اس کے" چہرے پر غصے کے تاثرات دیکھتے پوچھ بیٹھے۔ سنجے ورما بھی سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

خیر یت ہی تو نہیں ہے، وہ سالہ آئی ایس آئی کی ٹیم کا ہیڈ" ہمارا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک آگیا ہے۔ اسے علم ہو چکا ہے کہ فلیٹ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ شعیب کرمانی نہیں ہے بلکہ اصل شعیب کرمانی یہاں شاپنگ مال میں ہے .وہ بھی اس وقت یہیں ہمارے آس پاس موجود ہے۔ ہمیں اسے ڈھونڈنا ہوگا کیونکہ وہی ہمارے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ یہ اس کی تصویر ہے، باہر موجود گارڈز کو بھی دکھاؤ اور پورے مال میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پھیل جاؤ، اگر وہ ہمارا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک آیا ہے تو یقیناً کہیں قریب ہی ہو گا، جلدی نکلو اس سے پہلے کہ وہ چوکنا ہوکر بھاگ نکلے۔" شعیب کرمانی نے تیزی سے بات مکمل کرتے ہوئے موبائل پر ابھی چند سیکنڈز پہلے ریسیو ہوئی وہ تصویر دکھا کر اپنے آدمیوں کو دوڑایا۔ ساحر جو دیوار کی اوٹ میں چھپا سب سن رہا تھاوہ چونک کر رہ گیا۔

"میرے یہاں ہونے کی اطلاع کس نے دی شعیب کرمانی کو؟" وہ الجھن میں مبتلا ہوا۔ پھر بھاگتے دوڑتے قدموں کی آہٹ سن کر کان سے آلہ نکالا اور وہاں سے کھسک گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

یار کومل !اور کتنی شاپنگ کرو گی تم لوگ؟ "وہ اس شاپنگ "
مال میں ان کے ساتھ ادھر ادھر گھومتی بری طرح سے تھک
چکی تھی۔ ایک تو کالج میں مغزماری کرنی پڑی تھی۔ پھر آج وہ
اسے پہلے پارلر لے گئی تھیں اور اب شام کے بعد کا وقت تھا
اور وہ ان چاروں کے ساتھ شاپنگ مال میں خوار ہو رہی تھی۔

چپ کرو یار دانین !کتنا بولتی ہو تم، تمہیں شاپنگ میں"
انٹرسٹ نہیں ہے تو ایٹ لیسٹ ہمیں تو شاپنگ کرنے دو۔ ہم

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

نے بھی تو دو گھنٹے پارلر میں تمہارے لیے انتظار کیا تھا نا؟ ”کومل نے اسے ڈپٹا۔

"میں بہت تھک چکی ہوں یار !پیر درد ہونے لگے میرے۔” دانین مرے مرے قدموں سے چل رہی تھی۔

ایک بات بتاؤ؟ اگر عدن بھائی کے ساتھ آتی تم شاپنگ کے" لیے تب بھی ایسے ہی نخرے کرتی؟ "ردابہ نے اسے گھورا۔

نہیں تب تو انجوائے منٹ ہوتی، آفٹر آل وہ ہر بینڈ ہیں اس” کے۔ ہم بھلا عدن کی جگہ کہاں لے سکتے ہیں؟ "ثمن کا لہجہ

Classic Urdu Material ISBN#1012320109

تمسخرانہ تھا۔ آج وہ بھی ان کے ساتھ آئی تھی شاپنگ کے لیے۔ مجبوری کے تحت ہی صحیح لیکن اس شادی میں شرکت تو کرنی ہی تھی نا۔

ایگز یکٹلی !یہ سب نخرے بس ہمارے سامنے ہی ہیں۔ لیکن" آج تمہاری نہیں چلے گی دانین !آج ہمارا دن ہے۔ تم بھلے کچھ نہ خریدو، تمہاری تو بری ہی اتنی شاندار بن رہی ہے۔ مصیبت تو ہم بے چاروں کو ہے جو اب تک یہ ہی فیصلہ نہیں کر پائیں کہ شادی پر ڈریسنگ کس طرح کی کرنی ہے۔"ردابہ نے منہ بسورا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

میں یہاں بیٹھ رہی ہوں، مجھ میں مزید ہمت نہیں ہے چلنے"
کی۔ تم لوگوں کو جو خریدنا ہے خریدو، میں ویٹ کر لیتی ہوں۔
تم لوگ جب فری ہوجاؤ تب یہیں آجانا۔ پھر گھر چلیں گے
۔ "دانین نے کچھ فاصلے پر ایک بینچ دیکھا تو وہاں بیٹھ گ ئی۔

یار دانین آپی یہ کیا؟ آپ بھی ساتھ آجائیں، ایٹ لیسٹ کوئی"
آئیڈیا ہی دے دیں ڈریسز چوز کرنے میں، ہماری تھوڑی ہیلپ
ہو جائے گی۔ "سمیعہ نے التجا کی، دانین جواب دینے ہی والی
تھی لیکن تبھی اس کا فون بجنے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لیں جی !ان کے شوہر محترم کا فون آ چکا ہے۔ اب تو یہ"
یہاں سے ہلنے والی نہیں۔ "کومل جو دانین کے قریب ہی کھڑی
تھی وہ اسکرین پر جلتے بجھتے نمبر کو دیکھ کر شرارتاً بولی.

چلیں کوئی بات نہیں، انہیں بات کرنے کے لیے پرائیویسی مل"
جائے گی تب تک ہم لوگ اپنی شاپنگ کر لیتے ہیں۔ "ردابہ
کے کہنے پر وہ سب اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے چل دیں۔
ثمن نے ایک تلخ نگاہ دانین کے مسکراتے چہرے پر ڈالی جو اب
کال ریسیو کر رہی تھی۔ پھر خود بھی جلتی کڑھتی باقی تینوں کے
پیچھے چلی دی۔ تقریباً سات منٹ تک عدن سے بات ہوئی تھی۔
پھر کسی کلائنٹ کی آمد پر عدن نے کچھ دیر بعد کال کرنے کا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کہہ کر کال کاٹ دی .دانین فون ہاتھ میں پکڑے یونہی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب سامنے نگاہ پڑی۔ وہاں جینٹس کلیکشن تھی۔ شرٹس، پینٹس، جیکٹس، ٹائیاں، تھری پیس سوٹس، ویسٹس وغیرہ۔ ایک ٹائی پر دانین کی نگاہ ٹھہر گئی۔ تصور میں عدن کو وہ ٹائی پہنے دیکھا تو مسکرادی۔ پھر اس ٹائی کو خریدنے کی غرض سے اٹھ کر اس جانب بڑھ گ ئی۔

****

وہ دیکھو !وہ رہا بندہ سرخ شرٹ والا، پکڑو اسے۔ "ساحر وہاں" سے نکل ہی رہا تھا، جب ایک گارڈ کی نگاہ اس پر پڑ گئی۔ باقی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بندے بھی ساحر کے تعاقب میں بھاگے، ساحر چاہتا تو ان سے مقابلہ کر سکتا تھا لیکن یہ پبلک پلیس تھی اور ان لوگوں کے پاس ہتھیار بھی تھے، یہاں مقابلے کی صورت میں کسی بے گناہ کو کوئی نقصان پہنچتا جو اسے ہر گز گوارا نا تھا تبھی فی الحال ان سب کی نگاہوں سے اوجھل ہونا ہی مناسب سمجھا۔

وہ لوگوں کے ہجوم کو چیرتا بھاگ رہا تھا لیکن وہ چار بندے مسلسل اس کے پیچھے تھے، پھر اس کی شرٹ کا رنگ بھی دیکھ چکے تھے تبھی بھیڑ میں بھی اسے پہچاننا آسان تھا ان کے لیے، ساحر سیکنڈ فلور پر آگے بڑھتا جارہا تھا جب ایک جانب جینٹس کلیکشن پر نگاہ پڑی ، ذہن نے فوراً کچھ کلک کیا اور اگلے ہی پل

Classic Urdu Material ISBN#1013202499

وہ تیزی سے اس سمت میں بڑھ گیا۔ وہ بندے اس سے کچھ فاصلے پر تھے۔ ساحر نے موڑ مڑتے ہی تیزی سے ایک جانب لٹکتی بہت سی جیکٹس میں سے سیاہ جیکٹ اتاری اور بھاگتے بھاگتے ہی وہ جیکٹ پہن لی۔ چند قدم آگے بڑھاتے ہی ساحر رکا۔ آگے چھپنے کو کوئی جگہ نہیں تھی جبکہ پیچھے بھاگتے قدموں کی آہٹ ہر پل قریب آرہی تھی ۔ اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ کچھ فاصلے پر ایک لڑکی جس کی ساحر کی جانب پشت تھی وہ کھڑی شاید ٹائیاں دیکھ رہی تھی۔ ساحر نے ایک لمحہ لگایا تھا فیصلہ کرنے میں۔ اگلے ہی پل اس لڑکی کو بازو سے کھینچتے ہوئے دیوار سے لگایا اور اپنے دونوں ہاتھ دیوار سے لگاتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا۔ اس سے اگلا لمحہ اس سے بھی خطر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ناک تھا کیونکہ ساحر کے لبوں نے اس لڑکی کے رخسار کو چھوا تھا۔

****

دانین مختلف ٹائیاں ادھر ادھر پلٹتے ہوئے کسی بہترین ٹائی کی تلاش میں تھی تبھی عقب سے کسی نے اسے بازو سے تھام کر کھینچتے ہوئے دیوار سے لگایا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی مقابل اس کے دائیں بائیں دونوں ہاتھ دیوار سے لگاتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا تھا، دانین کو لگا جیسے کسی انگارے نے اس کے رخسار کو چھوا ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

پیچھے ہٹو یہ کیا بد تمیزی۔۔۔۔ "دانین نے تڑپ کر اسے پیچھے" دھکیلنا چاہا تھا جب اس شخص نے اس کے لبوں پر سختی سے ہاتھ جمایا۔

شش "!ساحر کے لبوں سے سراسراہٹ نما لفظ بر آمد ہوا۔"

وہ دانین کے بے حد قریب کھڑا تھا جبکہ دانین۔۔۔ وہ اس شخص کو ایک بار پھر سے سامنے دیکھ کر شاکڈ رہ گئی تھی۔

یونیورسٹی کے واش رومز کا منظر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کہاں گیا وہ لڑکا؟ بچنا نہیں چاہیے وہ آج۔ ‘‘شعیب کرمانی کے"
بندے وہاں پہنچ چکے تھے۔

یہاں تو کہیں بھی نہیں ہے، آیا تو اسی طرف تھا تو پھر۔۔۔"
ابے یار !یہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کو کہیں سکون نہیں ہے۔ بھلا
شاپنگ مال بھی کوئی رومانس کی جگہ ہے؟ "دوسرے گارڈ نے
بات کرتے کرتے جب ساحر اور دانین کو اتنے قریب دیکھا تو
چہرہ موڑ گیا۔ ساحر کی ان کی جانب پشت تھی۔ ساحر نے
آنکھیں بند کرتے ہوئے دانین کی گردن کے عقب میں ہاتھ
رکھا جو خود کو چھڑوانے کے لیے مزاحمت کر رہی تھی۔ اس پل
ثمن بھی دانین کو ڈھونڈتی ہوئی اس سمت آن نکلی تھی۔ دانین

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

کو کسی غیر لڑکے سے اس قدر قریب دیکھ کر وہ چونک اٹھی اور جلدی سے اوٹ میں ہوئی لیکن پھر حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیزی سے سیل فون نکال کر کیمرہ آن کیا۔

تجھے کیا مسئلہ ہے؟ تجھے کوئی لڑکی گھاس نہیں ڈالتی تو ہر کسی " سے جلتا رہتا ہے۔ چل اب، انہیں لگا رہنے دے۔ ہمیں سرخ شرٹ والے لڑکے کو ڈھونڈنا ہے ورنہ باس سے شامت پکی ہے۔ "تیسرا آدمی کہتے ہوئے انہیں لیے واپس مڑ گیا۔ قدموں کی آہٹیں مدھم ہوئیں تو ساحر اسے آزاد کرتا پیچھے ہٹا۔ اس کے چہرے پر نگاہ پڑی تو ٹھٹھکا جو گہری گہری سانسیں لیتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہاؤ ڈئیر یو ٹو ٹچ می؟ تم گھٹیا انسان۔۔ ''سرخ پڑتے چہرے''
،کے ساتھ آنکھوں میں نمی لیے وہ گھٹی گھٹی سی آواز میں چلائی
ساتھ ہی دوپٹے سے بار بار اپنے گال کور گڑنے لگی جہاں اس
شخص کا لمس اب تک اس کی جلد کو جلارہا تھا۔ اتنا قریب تو وہ
آج تک عدن سے نہیں ہوئی تھی جس کے نکاح میں تھی وہ
اور آج اس اجنبی شخص کی اس گھٹیا حرکت نے اسے گویا مار
ہی ڈالا تھا۔

کالم ڈاؤن مس !میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں"
کیا۔۔ ''ساحر نے وضاحت دینی چاہی تھی۔ وہ جانتا تھا اس نے

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

جو کیا وہ مناسب نہیں تھا لیکن اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا اس کے پاس۔

جان بوجھ کر نہیں کیا؟ بغیر کسی رشتے کے تم میرے قریب" آئے۔ مجھے چھوا اور اب کس قدر ڈھٹائی سے کھڑے صفائی دے رہے ہو۔ جان بوجھ کر نہیں کیا تو کیا مقصد تھا پھر اس حرکت کا؟ "دانین اس کا گریبان تھامے سوال کر رہی تھی، ساحر نے لب بھینچ کر اس کی سرخ پڑتی آنکھوں میں جھانکا۔

جو کچھ ہوا اس کی کوئی وضاحت ، کوئی صفائی نہیں دے سکتا" میں آپ کو نا ہی وجہ بتا سکتا ہوں۔ فقط اتنا کہہ سکتا ہوں کہ

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

آئم سوری۔ "سنجیدگی سے کہہ کر اپنا گریبان اس سے چھڑواتے ہوئے وہ مڑا، جیکٹ اتار کر اس کی سابقہ جگہ پر لٹکائی، پھر وہاں سے نکل گیا جبکہ اس کی سرخ شرٹ دیکھ کر دانین چونکی۔

ہمیں سرخ شرٹ والے کو ڈھونڈنا ہے ورنہ باس سے"
شامت پکی ہے۔ "چند منٹ قبل یہاں آنے والے افراد میں سے ایک نے یہ جملہ کہا تھا۔ مطلب وہ اس شخص کو ڈھونڈ رہے تھے؟ مگر کیوں؟ تو کیا اس کا اندازہ ٹھیک تھا؟ وہ شخص واقعی کوئی غنڈا یا کوئی گینگسٹر تھا جو ہر جگہ اس کے دشمن موجود تھے۔ آخر کچھ تو غلط کیا ہوگا اس نے جو یوں لوگ اس کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پیچھے اسے ڈھونڈتے ہوئے آئے تھے، دائین لب بھینچتی ٹائی لیے بغیر وہاں سے نکل آئی۔

ارے دانین !کہاں تھی تم؟ کب سے یہاں ویٹ کر رہی" ہوں تمہارا۔ "بینچ کے نزدیک کھڑی ثمن جو اپنے سیل فون میں دانین اور ساحر کی کھینچی گئ تصاویر دیکھ کر مسکرارہی تھی، دانین کے آتے ہی چونکی۔ جلدی سے فون کی اسکرین آف کی۔

کہیں نہیں یہیں تھی۔ "دانین نے لہجے کو نارمل رکھنے کی بھر" پور سعی کی، جبکہ اس کے گھبرائے سے روپ اور بار بار دوپٹے سے رخسار کو پونچھنے کے عمل کو ثمن نے بڑی گہری نگاہ سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دیکھا تھا۔ ایک استہزائیہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا پھر دور کھڑی کومل ، ردابہ اور سمیعہ کے اشارے پر وہ دانین کو متوجہ کرتی سامان اٹھائے ان کی جانب بڑھ گئی۔ البتہ اب کی بار اس کی چال میں ایک سرخوشی کی جھلک تھی۔

وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا اپنے فلیٹ میں واپس آیا تھا جب طارق سے ٹکراؤ ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیا ہوا ساحر؟ کوئی کلیو ملا؟ "طارق جو اس وقت اسکرینز کے "
سامنے بیٹھا بغور کچھ دیکھ رہا تھا اس کی آمد پر چونکا۔

بعد میں بتاتا ہوں، فی الحال مجھے فریش ہو لینے دو۔ "ساحر "
کا دماغ الجھا ہوا سا تھا، ایسے میں اسے شدت سے شاور کی
ضرورت تھی تا کہ دماغ پر سکون ہو سکے ۔

اوکے "!طارق واپس اسکرینز کی جانب متوجہ ہوا، ساحر "
کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

Classic Urdu Material USB #10133202109

کیا ہوا ہے؟ ساحر تھوڑا پریشان لگ رہا ہے ۔ سب خیریت"
ہے نا؟ "طارق نے ساحر کے پیچھے آتے عظیم سے سوال کیا
کیونکہ وہی ساحر کی مدد کی غرض سے شاپنگ مال گیا تھا۔ طارق
ساحر کی رگ رگ سے واقف تھا، جانتا تھا کہ وہ بہت کم
پریشان ہوتا تھا ورنہ ہمیشہ اوپر سے پرسکون دکھائی دیتا تھا، آج
کچھ تو ہوا تھا جو وہ اتنا غائب دماغ اور الجھا سا تھا۔

مجھے علم نہیں ، جب تک میں وہاں پہنچا سر واپسی کے لیے "
شاپنگ مال سے نکل رہے تھے۔ "عظیم نے کندھے اچکاتے
ہوئے لاعلمی ظاہر کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

****

وہ دونوں ہاتھ دیوار پر جمائے شاور کے نیچے کھڑا تھا، پانی اس کے جسم پر پھسلتا ساری تھکاوٹ بھی ساتھ بہا کر لے جا رہا تھا۔اس نے آنکھیں بند کیں تو مختلف آوازیں کانوں میں گونجنے لگیں۔

ڈونٹ وری سنجے سر !کسی کو شک بھی نہیں ہوگا کہ اس" شاپنگ مال میں ایسا کوئی سامان بھی ہو سکتا ہے جو اس ملک کی تباہی کا سبب بنے گا۔ "شعیب کرمانی کی آواز مسکراتی ہوئی سی تھی ۔ ساحر نے لب بھینچے۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

جتنی جلدی ہو سکے سامان کو مطلوبہ جگہوں پر شفٹ کرو "
کیونکہ اس پلان کو ہر حال میں کامیاب بنانا ہے ہمیں۔ "سنجے
ورم کا حکم یاد آنے پر ساحر نے آنکھیں سختی سے میچیں۔ کن
مطلوبہ جگہوں کی بات کر رہے تھے وہ؟ وہ الجھا تھا۔

کیا کرنے والے تھے وہ؟ پلانگ کیا تھی ان کی؟ کس تباہی کی بات کر رہے
تھے وہ؟ ہزاروں سوال تھے لیکن جواب ایک بھی نہ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ڈونٹ وری !اس بار عتبہ کی آمد پر "لارا "کو ہم سے کوئی"
نہیں بچا سکے گا ۔ "شعیب کرمانی کی بات اور اس کے ادا کیے
، گئے مخصوص الفاظ "عتبہ "اور "لارا "ساحر کو الجھا رہے تھے
ان الفاظ کا مطلب کیا تھا؟ کوئی کوڈ ورڈز تھے یہ ؟ لیکن انہیں
ڈی کوڈ کیسے کیا جائے ؟ ساحر نے پانی کے باعث ماتھے پر آتے
بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا۔

وہ سالہ آئی ایس آئی کی ٹیم کا ہیڈ ہمارا پیچھا کرتے ہوئے"
یہاں تک آ گیا ہے ، اسے علم ہو چکا ہے کہ فلیٹ میں جو
شخص بیٹھا ہے وہ شعیب کرمانی نہیں ہے بلکہ اصل شعیب کرمانی
یہاں شاپنگ مال میں ہے۔ "شعیب کرمانی کی آواز کانوں میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202119

گونجی تھی۔ ساحر کے چہرے پر بے حد سختی چھائی۔ اپنے شاپنگ مال میں ہونے کی خبر اس نے فقط طارق کو دی تھی، طارق کو ہی یہ بتایا تھا کہ فلیٹ میں موجود شعیب کرمانی بہروپیا ہے جبکہ اصل شعیب کرمانی شاپنگ مال میں ہے۔ تو کیا یہ خبر اور اس سے پہلے کی تمام خبریں بھی طارق لیک کرتا رہا تھا؟ کیا طارق ہی غدار تھا ان کی ٹیم میں؟ کیونکہ اب تک جو انفارمیشنز شعیب کرمانی تک پہنچتی رہی تھیں وہ باہر کا کوئی بندہ دے ہی نہیں سکتا تھا۔ ان کا کوئی ٹیم ممبر ہی انہیں دھوکا دے رہا تھا لیکن طارق ...وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا؟ ساحر یقین کرنے میں متامل تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو آنکھوں میں گلابی پن سا در آیا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھا، بالوں کو ٹاول سے خشک کرتے ہوئے بنیان پر ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنتے وہ کمرے سے باہر چلا آیا۔

طارق !مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ "ساحر کے سنجیدہ" لب و لہجے پر طارق اور عظیم ٹھٹھکے۔ کچھ تو ہوا تھا، ساحر کی اتنی سنجیدگی بے جا نہیں تھی۔

مجھے بھی تمہیں کچھ بتانا ہے ساحر !تمہیں پتا ہے آج ہی سنجے" ورما یہاں آیا ہے ، لاہور ایئرپورٹ پر اسے دیکھا گیا ہے۔ پاسپورٹ پر اس کا نام اسد خان درج ہے اور ۔۔ "طارق جلدی جلدی بتارہا تھا جب ساحر نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

اشارہ کیا۔ ساحر کی نگاہ اس وقت سامنے ایک اسکرین پر چلتی فوٹیج پر تھی، جہاں شعیب کرمانی فلیٹ کے داخلی دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا۔

ریوائنڈ اٹ طارق "!آنکھیں سکوڑتے ہوئے اسکرین کو دیکھ" کر قریب آتے ہوئے ساحر نے اسے مخاطب کیا۔ عظیم بھی وہیں چلا آیا۔ طارق نے حکم کی تعمیل کی۔ ویڈیو کو تھوڑا سا پیچھے کیا گیا تھا جہاں ڈور بیل سنائی دینے پر شعیب کرمانی باہر جارہا تھا۔ باہر نکلتے ہی شعیب کرمانی نے دروازہ بند کیا۔

اسٹاپ "!ساحر کے کہنے پر طارق نے فوراً ویڈیو روک دی ۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

شعیب کرمانی نے فلیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کی ہول سے"
نہیں دیکھا تھا جس کا مطلب اسے پہلے سے علم تھا کہ کوئی آنے
والا ہے۔ جب فلیٹ کا دروازہ کھلا تب وہاں سامنے کوئی شخص
کھڑا نظر نہیں آرہا تھا جبکہ عموماً ڈور بیل بجانے والا شخص
دروازے کے سامنے ہی کھڑا ہوتا ہے تاکہ دوسرا شخص کی ہول
سے باہر موجود شخص کو دیکھ سکے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پھر شعیب
کرمانی نے باہر نکلتے ہوئے فلیٹ کا دروازہ بند کر دیا۔ مطلب
ملاقات کے لیے کوئی آیا تھا۔ لیکن ان دونوں کو ہی معلوم تھا
کہ ان کے فلیٹ میں سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے ہیں اور
یہ بھی کہ کیمرے کہاں کہاں موجود ہیں ، تبھی آنے والا شخص

Classic Urdu Material ISBN 1013204109

دانستہ ایک جانب کھڑا ہوا تاکہ اس کا چہرہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں نہ آسکے اور بات کرنے سے پہلے شعیب کرمانی نے دروازہ بند کر دیا۔ "ساحر بغور ہر چیز کو دیکھ رہا تھا۔

پلے اٹ "!ساحر کے کہنے پر طارق نے پلے کا بٹن دبایا۔ " چند سیکنڈز کے بعد ہی شعیب کرمانی دروازہ کھول کر واپس اندر داخل ہو رہا تھا۔

اسٹاپ "!ساحر نے کہتے ہوئے غور سے اسکرین کی جانب" دیکھا۔ "ریوائنڈ " !طارق اس کی ہر بات پر عمل کرتا جارہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

البتہ ابھی تک وہ اور عظیم سمجھ نہیں پائے تھے کہ ساحر کہنا کیا چاہ رہا ہے۔

پاز اٹ "!ساحر کے کہنے پر طارق نے پھر سے ویڈیو کو " روک دیا۔

زوم کرو اسے۔ "ساحر کے کہنے پر طارق نے پکچر زوم کی" جہاں شعیب کرمانی اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر رہا تھا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یہیں پر ہم سے غلطی ہوئی ہے ، ہم نے غور نہیں کیا فوٹیج" پر ورنہ پہلے ہی ہمیں پتا چل جاتا کہ فلیٹ میں موجود شعیب کرمانی بہروپیا ہے۔ "ساحر کی بات پر عظیم اور طارق چونک گئے۔

لیکن یہاں سے کیسے پتا چل رہا ہے تمہیں ساحر ؟ یہاں تو" شعیب کرمانی باہر گیا اور چند سیکنڈز بعد اندر آ گیا۔ مطلب۔۔۔ میں سمجھ نہیں پا رہا تم کیا کہہ رہے ہو؟ "طارق نے ہی سوال کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

بظاہر باہر جانے والا اور اندر آنے والا شعیب کرمانی ایک ہی "
ہے لیکن درحقیقت دونوں مختلف آدمی ہیں ، جو شخص باہر گیا وہ
اصل شعیب کرمانی تھا، جبکہ اندر آنے والا بہروپیا۔ یہ جو شخص
فلیٹ سے اندر داخل ہورہا ہے اسے غور سے دیکھو۔ اس کی
باڈی لینگویج سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ نروس ہے، دوسری بات
جب وہ اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر رہا ہے تو اس کے ہاتھ
کی انگلیاں دیکھو ناخن بالکل چھوٹے چھوٹے ہیں جبکہ اس دن
ہوٹل میں جب ہم نے شعیب کرمانی کے فون میں چپ لگائی
تھی تب دروازہ کھولنے پر میں نے اس کے ہاتھ دیکھے تھے، اس
کی انگلیوں کے ناخن لمبے ہیں، مطلب انہیں ادل بدل کیا گیا اور
ہم اس بہروپیے کو اصل شعیب کرمانی سمجھ کر پر سکون بیٹھے

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

رہے کہ اس کی ہر حرکت ہماری نظر میں ہے۔ "ساحر ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے دوسرے ہاتھ سے مضطرب سا اپنے نم بال سہلا رہا تھا۔

"طارق !چیک کرو یہ فوٹیج کس دن اور کس وقت کی ہے۔" ساحر کا ذہن مختلف تانے بانے بننے میں مصروف تھا۔ طارق نے چند کیز پریس کیں ۔

"فروری کی فوٹیج ہے ، رات نو بج کر بیالیس منٹ کی۔26" طارق نے فوراً اطلاع دی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

فروری۔۔۔ وہی دن جب یونیورسٹی میں بلاسٹ پلان کیا 26"
گیا تھا۔ مطلب وہ ڈراما صرف اس لیے رچایا گیا تاکہ ہم سب
اس جانب متوجہ ہو جائیں اور شعیب کرمانی چکما دے کر یہاں
سے نکل سکے۔ "کڑی سے کڑی ملتی جارہی تھی۔

لیکن سر اب اس سب کا کیا فائدہ ہے ؟ یہ بات تو ہمیں"
پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ یہاں فلیٹ میں موجود شعیب کرمانی
اصل نہیں تھا۔ "عظیم نے استفسار کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

فائدے یا نقصان کی بات نہیں ہے عظیم !پوائنٹ یہ ہے کہ"
شعیب کرمانی تک وہ ساری انفارمیشنز کیسے گئیں جو ہم ٹیم ممبرز
کے درمیان ڈسکس ہوئی تھیں ؟ ہماری پلاننگز صرف ہم پانچوں
افراد کو پتا تھیں ، پھر یہ مخبر کون ہے آخر جو شعیب کرمانی کو
ہمارے ہر ہر قدم کی خبر دے رہا ہے؟ "بات کرتے ہوئے
ساحر کی نگاہ طارق پر ہی تھی لیکن طارق کے چہرے پر کسی قسم
کا کوئی تاثر نہ ابھرا تھا، البتہ عظیم کے چہرے کا رنگ ایک پل
کو بدلا تھا لیکن ساحر اس کی جانب متوجہ ہی نہیں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN# 0133024109

عظیم !اس دن تم تھے نا یہاں ؟ اتنی بڑی چیز کیسے مس کر"
دی تم نے ؟ فوٹیج دیکھی نہیں تھی؟ "ساحر کا لہجہ تیز تھا۔اسے
غصہ آرہا تھا اپنے بے وقوف بنائے جانے پر۔

سر میں یہیں موجود تھا۔ انفیکٹ آپ لوگوں کے آنے تک"
"یہیں بیٹھا رہا۔ میں بس پانچ منٹ کے لیے واش روم گیا تھا۔
عظیم نے صفائی پیش کی۔ ساحر نے لب بھینچے۔ فی الحال یہ سب
سوچنے کا وقت نہ تھا کہ یہ فوٹیج ماضی کا حصہ بن چکی تھی۔
ابھی یہ جاننا تھا کہ شعیب کرمانی اور سنجے ورما کیا گیم پلان کر
رہے ہیں ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

طارق !آج جب میں نے تمہیں انفارم کیا تھا کہ۔۔۔ "ساحر" کچھ کہنے والا تھا جب طارق کا فون بجنے لگا۔ طارق نے کال ڈسکنیٹ کی ۔

کس کی کال ہے ؟ "ساحر نے مشکوک نگاہوں سے طارق کو" دیکھا۔ شاید اس کا یوں کال کاٹنا ساحر کے شک کو پختہ کر رہا تھا۔

روحان کی ہے ، بعد میں سن لوں گا۔ تم کہو کیا کہہ رہے" تھے؟ "طارق نے فون جیب میں ڈالا تبھی پھر سے کال آنے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کال ریسیو کرو طارق "!ساحر کے لہجے میں کچھ تو تھا جس نے" طارق کو چونکایا تھا، کیا وہ اس پر شک کر رہا تھا؟ عظیم نے بھی ساحر کے لہجے کی تیزی کو محسوس کیا تھا اور وجہ سمجھتے ہی اس کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ اپنی جھلک دکھا کر معدوم ہو گئی ، طارق نے کال ریسیو کر کے اسپیکر پر ڈالی۔

ہیلو طارق !ساحر سر کہاں ہیں؟ میں کب سے ان کے نمبر پر" ٹرائے کر رہا ہوں لیکن کال نہیں لگ رہی۔" دوسری جانب سے روحان کی آواز سن کر ساحر نے پر سکون سانس خارج کی۔
مطلب طارق سچ کہہ رہا تھا۔ کال روحان کی ہی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

"میرا فون گر کر ٹوٹ گیا ہے ، تم کہو میں سن رہا ہوں ۔"
ساحر نے آگے بڑھتے ہوئے جواب دیا۔

سر میں اور طلحہ اس نقلی شعیب کرمانی کو اغواء کر کے عظیم"
کے فلیٹ میں لا چکے ہیں ، آپ اگر فارغ ہیں تو آ جایئے یہاں
پر۔ ہو سکتا ہے اس سے کچھ معلومات مل جائیں۔ "روحان کی
بات پر ساحر چونکا ، اس نے کب روحان اور طلحہ کو بتایا تھا
نقلی شعیب کرمانی کے بارے میں؟ انہیں کیسے علم ہوا؟ اور ابھی
کچھ دیر پہلے عظیم نے بھی ذکر کیا تھا شعیب کرمانی کے بہروپیے
کا۔ مطلب یہ بات صرف اسے اور طارق کو ہی نہیں بلکہ باقی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

سب ممبرز کو بھی پتا تھی۔ تو کیا طارق پر اس کا شک غلط تھا؟ ذہن کی الجھن مزید بڑھی۔

اوکے میں آ رہا ہوں۔ "ساحر نے کہہ کر کال کاٹی۔"

عظیم طلحہ اور روحان تمہارے فلیٹ میں موجود ہیں اس بہروپیے سمیت، تم بھی جاؤ تاکہ آس پاس رہنے والے لوگوں کو کسی قسم کا شک نہ ہو، میں اور طارق کچھ دیر تک پہنچتے ہیں۔" ساحر کی بات پر عظیم اثبات میں سر ہلاتا مطمئن سا وہاں سے چلا گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

" طارق !مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے .کمرے میں آؤ۔"
ساحر سنجیدگی سے کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ طارق نے اس کی
تقلید کی۔

میں نے کال پر تمہیں جو انفارمیشن دی تھی کہ میں شاپنگ"
مال میں اصل شعیب کرمانی کو فالو کر رہا ہوں اس کے بارے
میں تم نے سب سے پہلے کسے بتایا؟؟ "ساحر نے سوالیہ نگاہوں
سے طارق کی جانب دیکھا۔

کیوں؟ کیا ہوا؟ خیریت ؟؟ "طارق اس کے انداز پر چونکا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

"بعد میں بتاؤں گا، فی الحال جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔"

ساحر کا لہجہ دوٹوک تھا۔ فی الحال وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا، اسے علم نہیں تھا کہ کوئی غدار ہے ان میں یا پھر یہ محض اس کا وہم ہے اور اگر اس کا شک ٹھیک ہے تو غدار ہے کون ؟ وہ بغیر کسی ثبوت کے اپنے دل میں ٹیم ممبرز کے لیے شک نہیں لانا چاہتا تھا۔

"تمہارے کال کاٹنے کے تھوڑی دیر بعد ہی عظیم ، طلحہ اور روحان آئے تھے یہاں۔ تمہارا پوچھ رہے تھے ۔ یہی بتانا چاہتے تھے کہ آج ہی راء کا خاص ایجنٹ سنجے ورما اسد خان کے روپ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں ائیرپورٹ پر دیکھا گیا ہے اور یقیناً وہ شعیب کرمانی سے ملنے آئے گا۔ تب میں نے انہیں بتا دیا کہ اصل شعیب کرمانی فلیٹ میں نہیں بلکہ ڈولمن مال میں ہے جہاں تم اس کا پیچھا کر رہے ہو۔ "طارق نے ساری بات بتادی ۔ ساحر نے کنپٹی مسلی۔

معاملہ مزید الجھ چکا تھا۔ وہ کس پر شک کرتا؟ یہ جاننا ازحد ضروری تھا کہ انفارمیشن لیک کون کر رہا ہے لیکن کیسے ؟ کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

کچھ ہوا ہے کیا؟ "طارق نے ساحر کا چہرہ پڑھتے ہوئے سوال" کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#9781013202199

مجھے علم ہے کہ سنجے ورما یہاں آیا تھا۔ شعیب کرمانی سے"
ملاقات بھی کی اس نے ، میں نے دیکھا ہے اسے آج۔ وہ لوگ
کچھ بہت بڑا پلان کر رہے ہیں اور ہمیں ملنے والی انفارمیشن صحیح
تھی، راء کے منصوبے کی تکمیل میں شعیب کرمانی ہی ان کی مدد
کر رہا ہے لیکن ہم میں سے ہی کوئی ہے جو شعیب کرمانی کی
مدد کرتے ہوئے اسے بچا رہا ہے۔ "ساحر کھڑکی میں جا کھڑا
ہوا۔

میں سمجھ نہیں پایا۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو ؟ "طارق اب بھی"
اپنی جگہ پر ہی کھڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

میں شعیب کرمانی اور سنجے ورما کے بہت قریب پہنچ چکا تھا"

طارق !ان کی میٹنگ میں ہونے والی سب باتیں بھی سنی میں نے ، ہو سکتا تھا کہ آج ان کی باتوں سے کوئی کلیو مل جاتا لیکن اس سے پہلے ہی شعیب کرمانی کو فون کرکے کسی نے اطلاع دی کہ میں انہیں فالو کرتا ہوا ان کے قریب پہنچ چکا ہوں ، جبکہ یہ بات میں نے صرف تمہیں بتائی تھی اور بقول تمہارے تم نے عظیم ، طلحہ اور روحان کو۔ پھر شعیب کرمانی کو مطلع کرنے والا کون تھا؟ یقیناً ہم میں کوئی ایک ہی ہے وہ۔ میں نے اپنی ٹیم بہت مشکل سے بنائی ہے طارق !بہتر سے بہترین طریقے سے ٹریننگ دی ہے سب کو۔ خود سے زیادہ بھروسہ کرتا ہوں تم سب پر۔ تبھی اپنے مشنز میں تم پانچوں کو ہی چنتا ہوں لیکن

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اب مجھے یہ بات ڈسٹرب کر رہی ہے کہ غدار ٹیم میں سے ہی کوئی ایک ہے۔ ٹیم ورک میں بھروسہ چاہیے ہوتا ہے طارق " لیکن میں چاہ کر بھی اب بھروسہ نہیں کر پاؤں گا کسی پر۔ ساحر ڈسٹرب سا تھا۔ طارق اس کی باتوں پر خاموش سا ہو گیا۔

تو اس لیے تم مجھ سے روڈلی بات کر رہے تھے ؟ تمہیں لگا" میں شعیب کرمانی کا انفارمر ہوں؟ "طارق نے شاکی نگاہوں سے ساحر کی جانب دیکھا۔

آئم سوری طارق لیکن جب تک اس غدار کا پتا نہیں چل جاتا " میری نظر میں تم چاروں شک کے کٹہرے میں ہی رہو گے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

فی الوقت میں یہی دعا کر رہا ہوں کہ میرا یہ شک غلط ہو۔ وہ غدار میری ٹیم کا نہ ہو کیونکہ اگر ایسا ہوا تو اس کے ساتھ میں کیا کروں گا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ "اس پل ساحر کا لہجہ سرد اور آنکھوں میں اتنی سختی تھی کہ ایک پل کو طارق بھی جھرجھری سی لے کر رہ گیا۔

ہمیں ابھی عظیم کے فلیٹ میں جانا ہے، لیٹس گو۔ "خود کو" کمپوز کرتے ہوئے ساحر طارق کو مخاطب کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ چند پل کے توقف کے بعد طارق بھی اس کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

****

دانین پانی کا گلاس لیے کچن سے آ رہی تھی جب سیڑھیاں اترتے عدن سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ گلاس سے تھوڑا پانی چھلک کر اس کے ہاتھ کو گیلا کر گیا۔

تیرا زمین پر چلنا مجھے پسند نہیں "

" ذرا ٹھہر ، میں دل و جاں کی صف بچھاتا ہوں

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

عدن نے سرگوشی کے سے انداز میں کہتے ہوئے دانین کے ہاتھ سے پانی کا گلاس اچکا۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے لوٹا تھا۔ ملازمہ کو پانی لانے کا کہہ کر سیدھا کمرے میں چلا گیا تھا لیکن پھر پورے گھر کو خالی پا کر چینج کیے بغیر ہی نیچے چلا آیا جہاں دانین سے ٹکراؤ ہوا تھا۔

آج دل شاعرانہ شاعرانہ شاعرانہ شاعرانہ لگتا ہے۔ "

آج دل " ...عدن ایک جانب صوفہ پر بیٹھے ہوئے پانی پی رہا تھا جب ارسل بلند آواز میں گنگناتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔ یقیناً وہ کچھ دیر پہلے دانین کی سماعتوں کی نذر کیا گیا شعر سن چکا ،تھا۔ اس کے پیچھے ہی پوری نوجوان ٹولی بھی اندر داخل ہوئی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

عدن کو پانی پیتے پیتے اچھو لگا۔ ارسل یہاں آچکا تھا مطلب اب اس کا ریکارڈ لگنے والا تھا۔

"عدن نے ؟؟ ڈیڈ اور ماما ہیں سب ؟ والے گھر دانی" اسے بھرپور طریقے سے نظر انداز کیا۔

"آپ کی چند دن بعد ہونے والی شادی کی تیاریوں کے سلسلے میں ہی ہمارے گھر میں میٹنگ چل رہی ہے سب بڑوں کی۔" دانین کے بولنے سے پہلے ہی ارسل نے جواب دینا فرض سمجھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

اوکے "!عدن پانی کا گلاس واپس دانین کو تھماتے ہوئے اپنے" کمرے میں جانے کو اٹھا تھا جب ارسل فورا اس کے سامنے آیا۔

کہاں جارہے ہیں بھئی؟ ہم یہاں آپ دونوں کے لیے ہی " تشریف لائے ہیں۔ "ارسل اس کے سامنے دونوں بازو پھیلائے کھڑا اس کا راستہ روک چکا تھا۔

چینج کرنے جا رہا ہوں یار !ابھی آفس سے آیا ہوں، فریش ہو" کر ایک فائل پر کچھ کام کرنا ہے۔ "عدن نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

آپ ایسے ہی بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں عدن بھائی !چھوڑیے "
آفس ورک کو، یہاں آیئے ، میں نے ایک بہت زبردست گیم
سوچی ہے ینگ پارٹی کو انجوائے کروانے کے لیے۔ دانین تم بھی
آجاؤ یہاں۔ "ارسل عدن کا بازو تھامے اسے زبردستی گھسیٹتا
واپس صوفے کی جانب لے آیا۔ دانین بھی کچن میں گلاس رکھتی
وہاں آن بیٹھی۔ سب دلچسپی اور متجسس چہرہ لیے ارسل کی
جانب دیکھ رہے تھے ۔

پین چاہیے ایک۔ "ارسل نے کہتے ہوئے عدن کی شرٹ کی"
جیب میں اٹکا پن اچکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آج کی محفل شاعری کی محفل ہے ۔ سب یہاں دائرے "
میں بیٹھیں۔ میں یہ پین یہاں ٹیبل پر گھماؤں گا، پین کی نوک
والی سائیڈ جس کی جانب بھی آئے گی وہ اپنے پارٹنر کے لیے
ایک عدد شعر کہے گا، اور جس کا پارٹنر نہیں ہے وہ ہم سب
میں سے کسی کے لیے شعر کہہ سکتا ہے۔ "ارسل نے گیم
بتائی، ساتھ ہی شرارتی نگاہ سمیعہ پر ڈالی۔ پرسوں اس نے ہی
بڑوں کی میٹنگ میں طے ہونے والی سب باتیں سنی تھیں۔
سب بڑے اس بات پر متفق تھے کہ ارسل کا رشتہ سمیعہ کے
ساتھ اور زید کا رشتہ کومل کے ساتھ طے کر دیا جائے اور یہ
بریکنگ نیوز بھی ارسل نے ہی ینگ پارٹی تک پہنچائی تھی۔ سب

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ان رشتوں پر خوش اور مطمئن تھے ۔ یہ خبر سننے کے بعد سے ہی ارسل نے سمیعہ کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔

بورنگ "عدن نے منہ بگاڑا۔"

کیوں؟ اکیلے میں شاعری کرتے ہوئے دانین کی سماعتوں میں " رس گھول سکتے ہیں آپ تو ہمارے سامنے کیوں نہیں؟ آپ کے آفس ورک سے زیادہ بورنگ تو ہرگز نہیں ہے۔ "ارسل نے ترچھی نگاہ سے عدن کو گھورا۔ عدن سب کے سامنے اس بات پر سٹپٹایا، ذراسا بھی لحاظ نہیں تھا ارسل کو کسی کا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اچھا اوکے ، کرو اسٹارٹ "عدن نے ہار مانی۔"

ارے ردابہ کہاں ہے ؟ اسے بھی بلاؤ نا "تیمور نے ردابہ کی غیر موجودگی محسوس کی تو کہہ اٹھا۔

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میڈیسن لے کر کچھ دیر پہلے " ہی سوئی ہے ۔ "دانین نے ہی اطلاع دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اچھا اوکے گیم اسٹارٹ کرتے ہیں۔ "ارسل نے سب کو "
متوجہ کرتے ہوئے پین گھمایا۔ سب کی نظریں پین پر ہی جمی
تھیں ، بالآخر پین رکا تو سب نے نگاہ اٹھائی۔ پین زید پر آن
رکا تھا۔

چلیے بھئی زید صاحب !میری اس لڑاکا بہن کے لیے کوئی "
شعر ارشاد فرمایئے۔ "ارسل نے کہتے ہوئے شرارت سے کومل
کو دیکھا۔ جواباً کومل نے لڑاکا بہن کا خطاب ملنے پر غصے سے
ارسل کو گھورا۔ زید کی پر شوق نگاہوں نے کومل کے چہرے کا
طواف کیا تھا۔ وہ نا جانے کب سے کومل کو پسند کرتا تھا اور
اس پسندیدگی کی خبر صرف ارسل کو ہی تھی۔ گھر والے زید

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اور سمیعہ کارشتہ طے کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے تبھی ارسل نے عین وقت پر جا کر انہیں زید اور کومل کی پسندیدگی کے متعلق بتا دیا تھا۔ نتیجتاً اب زید اور کومل کارشتہ طے پا چکا تھا اور سمیعہ کے لیے ارسل کو چنا گیا تھا۔ عدن اور دانین کی شادی پر ہی ان چاروں کی منگنی کی رسم پلان کی جارہی تھی ۔

"میں ہر لڑکی سے ملا ہوں، تمہارے نام کی

تمہارا نام فقط تم پر اچھا لگتا ہے۔" زید نے گہرے لہجے میں شعر پڑھا۔ کومل کے چہرے پر سرخی چھائی جبکہ باقی سب داد دینے لگے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

ویسے زید نے شعر بالکل ٹھیک پڑھا ہے ، کومل بالکل اپنے" نام کی طرح ہے۔ کومل ، نازک اور چھوئی موئی سی۔ "سمیعہ نے تبصرہ کیا۔

تم لوگوں کو ہی لگتی ہے نازک سی۔ کبھی میرے گھر آکر" دیکھنا، ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی ہے مجھ سے۔ اور زید !ویسے تمہارا انتخاب اتنا برا ہوگا مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔ "ارسل کے لہجے میں شرارت کا عنصر تھا۔ کومل جو سمیعہ کی کی گئی تعریف پر جھینپ کی گئی تھی، ارسل کی بات پر غصے سے اس کی جانب کشن اچھالا جسے اس نے بر وقت کیچ کر لیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"چلو پین گھماؤ اب۔ دیکھتے ہیں اگلی باری کس کی آتی ہے ۔"
زید نے ٹوکا، ارسل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پین گھمایا۔
اب کی بار پین سمیعہ پر آن ٹھہرا۔ سب کی شرارتی نگاہیں سمیعہ
کی جانب اٹھی تھیں جبکہ وہ ارسل کی چمکتی نگاہیں خود پر دیکھ
کر کنفیوز ہورہی تھی۔

چلولڑکی !جلدی سے شروع ہو جاؤ شاعری کی صورت میری"
تعریفیں بیان کرنے کے لیے۔ "ارسل نے مسکراہٹ دباتے
ہوئے سمیعہ کو دیکھا جو ہتھیلیاں مسلتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ
اس افلاطون کے لیے کونسا شعر کہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سمیعہ اتنی دیر؟ "دانین نے اسے اکسایا۔ "

سوچنے کے لیے وقت تو دو۔ "سمیعہ روہانسی ہوئی۔"

ارے اتنا بھی کیا سوچنا؟ آنکھیں بند کرکے میرا تصور کرو۔" اپنے دل میں جو بھی جذبات ہیں میرے حوالے سے کہہ ڈالو بس۔ "ارسل نے بےتابی ظاہر کی ۔ سمیعہ نے آنکھیں دیکھاتے ہوئے اسے گھورا لیکن اس کی آنکھوں کی چمک پر پلکوں کی چلمن گرانے پر مجبور ہوئی۔ بالآخر ایک شعر آ ہی گیا تھا ذہن میں۔ سب منتظر سے اسے دیکھنے لگے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

مثل شیشہ ہیں"

ہمیں تھام کے رکھنا ہم دم!

تیرے ہاتھ سے گر چھوٹے

تو بکھر جائیں گے"

آواز میں ہلکی سی لرزش لیے اس نے شعر پڑھ ہی لیا۔ سب نے داد دی تھی لیکن ارسل کی آواز سنائی نہیں دی۔ سمیعہ نے نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو اسے خفگی کے عالم میں خود کو گھورتے پایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یہ میری تعریف تھی؟ میرے لیے شعر کہنا تھا، تم نے تو "
اپنی ہی تعریف کردی۔ تم مثلِ شیشہ ہو تو میں کیا بارہ سنگھا
ہوں؟ "ارسل مسلسل اسے گھور رہا تھا۔

بس کرنا یار !کیوں پریشان کر رہا ہے میری بہن کو ؟ تجھ"
جیسے لڑکے کی تعریف کرے بھی کیسے وہ ؟ کوئی خوبی تو تم میں
ہے نہیں۔ "تیمور نے بہن کی طرفداری کرتے ہوئے ارسل کی
گردن کو شکنجے میں کسا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

چلو کوئی بات نہیں، میرا بھی وقت آئے گا۔ دیکھنا پورا بدلہ"
لوں گا، ویسے فکر مت کرو، سمیعہ تمہیں بکھرنے تو ہر گز نہیں
دوں گا میں۔ "ارسل پھر سے آنکھوں میں شرارت لیے اس
سے مخاطب ہو اتھا۔ سمیعہ جھینپ سی گئی۔ البتہ کچھ کہنے سے
گریز برتا۔ ارسل نے بھی شرافت کے دائرے میں آتے ہوئے
پین واپس گھمایا۔

یا ہو عدن بھائی "!عدن کی جانب پین رکتے ہی ارسل نے"
نعرہ لگایا۔ اس اسپیشل کپل کے منہ سے شعر سننے کے لیے سب
بے قرار ہوئے۔ عدن نے ایک نظر دانین کی جانب دیکھا جس
کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

"تبسم ہے وہ ہونٹوں پر جو دل کا کام کر جائے،

" انہیں اس کی نہیں پرواہ، کوئی مرتا ہے مر جائے

عدن نے حسب حال شعر پڑھا تھا۔دانین کی مسکراہٹ فوراً سمٹی۔اگلے ہی پل وہ جھینپ سی گئی تھی۔چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آئے ہائے !ہونے والی دلہنیا کا شرمانا تو دیکھو۔ "ارسل نے "
خالص زنانہ انداز میں کہتے ہوئے دانین کی بلائیں لیں۔ دانین
کانوں کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی۔

چلیں دیکھتے ہیں اگلی باری کس کی ہے۔ "ارسل نے گیم پھر "
سے شروع کی ، اس بار پین کومل پر آن رکا۔

" !آہاں !میری لڑاکا بہن بھی آج شاعری کرے گی ۔ واہ "
ارسل کی نگاہیں ایک بار پھر کومل پر آن ٹکیں۔ کومل نے نچلا
لب دانتوں تلے دبایا۔ زید دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولتی

Classic Urdu Material USBN#1013320219

آنکھوں سے اسے تک رہا تھا۔ کومل نے ایک نظر اسے دیکھا پھر نگاہیں جھکا لیں ۔

" اس شخص کو خبر ہی نہیں ،

کہ اس کی بس ایک نظر،

کسی کے وجود کو

امر کر سکتی ہے،

کسی کے جسم میں

جاں سی بھر سکتی ہے"

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ہلکی سی آواز میں کومل نے اپنے دل کا حال کہہ سنایا تھا۔ زید کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

شادی کے بعد جب یہی امر کر دینے والی نظر گھوریوں میں" بدلی تب پوچھوں گا۔ "ارسل نے زید کو مسکراتے دیکھ کر چڑایا۔

ہمارے معاملے میں ایسا کبھی نہیں ہوگا، ہاں تمہاری کوئی " گارنٹی نہیں۔ میرا تو سمیعہ کو مخلصانہ مشورہ ہے کہ ابھی بھی وقت ہے ۔ سوچ لے۔ "زید نے بھی جواباً لطیف سی چوٹ کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس کے سوچنے سے کیا ہو گیا؟ پھپھو مجھے اپنا سپوت بنانے کا " فیصلہ کر چکی ہیں اور اب یہ فیصلہ پتھر پر لکیر ہے۔ "ارسل نے بلا جھجک کہہ ڈالا۔

"تم لوگ یہاں لڑکیوں کو کنفیوژ کرنے کے لیے ہی بیٹھے ہو؟" عدن نے ابرواچکا کر ان دونوں کو گھورا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیا ہے عدن بھائی؟ اپنے اور دانین کے رشتے کو آپ نے"
چار سال انجوائے کیا ہے، ہماری باری آئی تو اتنا خشک انداز اپنا
لیتے ہیں "ارسل نے منہ بسورا۔

زیادہ نوٹنکی مت کر گیم کمٹینیو کرنی ہے یا میں جاؤں کمرے"
میں ؟ "عدن اس کی خفگی کو کسی خاطر میں نہیں لایا۔

سیدھا کہیں نا دانین کے منہ سے اپنے لیے شاعری سننا چاہتے"
ہیں ۔ "ارسل پھر شرارت پر آمادہ ہوا، ساتھ ہی پین گھما ڈالا ۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

لیں تیور بھائی !آپ کی باری ہے اب۔ ویسے آپ کی "وہ "تو"
یہاں موجود نہیں ہے لیکن چلیں اسے تصور میں لا کر ایک عدد
شعر کہہ دیں۔ "ارسل نے تیمور کو مخاطب کیا۔ تیمور کی
آنکھوں کے سامنے اپنی منگیتر کا سراپا لہرایا۔

میں تصور سے مطمئین تو ہوں مگر"
آرزو ہے۔۔۔تو روبرو آئے"

کچھ دیر کے توقف سے تیمور نے شعر کہہ دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

واہ !کیا شعر کہا ہے۔ "ارسل جھوم اٹھا تھا۔ "

سکون سے بیٹھ جا اپنی جگہ پر۔ "تیمور نے اسے کھینچ کر اس "
کی جگہ پر بٹھایا۔ ایک بار پھر سے پین گھمایا گیا۔ پین پھر سے
زید پر آن رکا تھا۔

تمہاری باری پہلے آچکی ہے ، ابھی جو رہتے ہیں بس وہی ٹیم"
میں شامل ہیں۔ "ارسل نے کہتے ہوئے دوبارہ پین گھمایا۔ اس
بار دانین زد میں آئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

، فائنلی عدن بھائی کے دل کی مراد پوری ہونے جارہی ہے"

دائین !تھوڑی سی تعریف کر دو بے چارے عدن بھائی کی۔

شادی کے بعد تو بس شکوے شکایات ہی ہوتے ہیں۔ "ارسل نے کہتے ہوئے شرارت سے عدن کو دیکھا۔ عدن نے اس بار اسے فقط گھورنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ دانین کے ذہن میں پچھلے چند دن سے ایک نظم کلبلا رہی تھی۔ آج شاید اس نظم کو لفظوں کا پیراہن دینے کا وقت آ گیا تھا۔

محبت ہے بہت تم سے"

چاہت پس تمہاری ہے

تمہیں خوشبو بنا کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دل میں اپنے قید میں کرلوں

تمہیں سپنا بنا کے آنکھ کی وادی میں بساؤں

تمہیں میں روح گر سمجھوں

تم مجھ میں جی رہے ہو

تمہیں میں زندگی جانوں

تو جاناں! سانس بھی تم ہو

خوشی کا رنگ بھی مانوں

تو میری آس بھی تم ہو

میری دھڑکن، میری نس نس میں چلتی

ذات بھی تم ہو

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کوئی اترائے دولت پر

کسی کو حسن کا ہے زعم

میں کمتر خود کو کیوں سمجھوں

کہ میرے پاس تو تم ہو"

(سباس گل)

ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ ادا کرتی وہ اپنے دل میں عدن کے لیے موجود تمام تر جذبات اس پر آشکار کر گئی تھی۔ان چار سال میں اس کا یہ پہلا باضابطہ اظہار محبت تھا، ورنہ اس موضوع پر ان کے درمیان کبھی کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی

۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

واہ واہ واہ ! محفل لوٹ لی۔ "ارسل تالیاں بجانے لگا تھا۔ باقی" سب بھی ستائش بھری نگاہوں سے دانین کو دیکھ رہے تھے۔ ثمن نے فقط ایک جلتی ہوئی سی نگاہ اس پر ڈالی۔

اتنے خوبصورت اظہار محبت کے لیے بہت شکریہ۔ "عدن نے" ایک جانب ٹیبل پر رکھا اپنا فون اٹھا کر میسج ٹائپ کیا اور دانین کے نمبر پر سینڈ کر دیا۔ دانین کا فون اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ بپ سنائی دینے پر اس نے میسیج کھولا۔ ایک الوہی مسکان نے اس کے لبوں کو چھوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

بس کر دیں، پبلک کا بھی خیال کریں۔ کیوں ہم معصوموں"
کے نازک جذبات سے کھیل رہے ہیں؟ "ارسل نے ان دونوں
کی حرکات کو بغور نوٹ کیا تھا تبھی دہائی دی۔ عدن نے فوراً
سٹپٹا کر فون واپس ٹیبل پر رکھا تھا۔

اب رہ گیا میں اور ثمن آپی "!ارسل نے ثمن کی جانب "
دیکھتے ہوئے پین گھمایا۔ ثمن جو کب سے اپنے فون پر ہی لگی
تھی اس نے ایک سرسری سی نگاہ اٹھا کر ارسل کو دیکھا، پھر
سپاٹ چہرہ لیے فون کی جانب متوجہ ہو گئی کہ اسے کوئی
انٹرسٹ نہیں تھا اس گیم میں۔ بظاہر وہ خود کو فون پر مصروف

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

ظاہر کر رہی تھی لیکن در حقیقت عدن کی دانین کی جانب اٹھتیں معنی خیز نگاہیں اسے اندر سے جلا کر راکھ کر رہی تھیں۔

ارے واہ !اب مزہ آئے گا، اب میری باری آئی ہے بدلہ" لینے کی۔ "پین کو اپنی جانب رکتا دیکھ کر ارسل چہکا۔ ساتھ ہی چمکتی نگاہیں سمیعہ پر جمائیں جو اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر نگاہیں چراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

اوہ ہیلو !تم شاید بھول رہے ہو۔ تمہاری باری آئی ہے تو" تمہیں شاعری کرنی ہے، نا کہ سمیعہ کو گھورے جانا ہے۔ "زید نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

تمہیں کیا تکلیف ہے؟ میری آنکھیں میری مرضی، جسے "
چاہوں گھوروں۔ "ارسل اس مداخلت پر بدمزہ ہوا۔

لیکن جسے تم گھور گھور کر آنکھوں کے ذریعے نگلنے کا ارادہ "
باندھے ہوئے ہو اور اسے کنفیوژ کر رہے ہو وہ میری بہن ہے۔
اس لیے اپنی ان بے لگام آنکھوں کو لگام دو۔ "تیمور نے اس
کا چہرہ تھام کر دوسری جانب موڑ دیا اور بولنے کا اشارہ کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اچھا میرا منہ تو چھوڑ دو۔ گردن توڑو گے کیا؟ "اس کی دہائی"
پر تیمور نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیے اپنے۔

شعر کہنا ہے یا نہیں؟ "زید اسے گھورنے لگا ۔ "

کہہ رہا ہوں یار !کتنے بے صبرے ہو تم لوگ۔ اتنی بے "
!چین تو سمیعہ خود نہیں ہوگی جتنے تم لوگ ہو رہے ہو۔ خیر
آہم آہم !ارشاد ہے ۔ "ارسل نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے
ہوئے مسکراہٹ کو روکا ، سب محو انتظار تھے اس کے بولنے
کے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میرے لیے بنا لا اپنے ہاتھوں سے چائے"

دیکھ شہزادی یہ بیمار کا حق ہوتا ہے"

ارسل نے شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ایک ایک لفظ پر زور دے کر شعر پڑھا۔ جواباً سب اسے گھورنے لگے۔

ایسے ہی کسی شعر کی توقع تھی تم سے ۔ ویسے یہ تو بتاؤ کہ" تم بیمار کب ہوئے ؟ "زید نے آنکھوں میں مصنوعی تاسف لیے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بس ابھی ابھی۔ دیکھونا میرے سر میں کتنا درد ہو رہا ہے پھر" بھی تم سب کو انٹرٹین کر رہا ہوں۔ اب بدلے میں ایک کپ چائے کا تو بنتا ہے نا؟ "ارسل نے چہرے پر بے چارگی بھرے تاثرات سجائے ۔

بوا !ایک کپ چائے بنایئے گا پلیز۔ "عدن نے اسے چڑانے" کے لیے بوا کو آواز دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ارے عدن بھائی یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ بوا آپ رہنے "
دیں ۔ سمیعہ ہے نامیرے لیے چائے بنانے کے لیے۔ مجھے بھی
تو پتا چلے کہ گھر والے مجھے جس کے ساتھ منسوب کر رہے ہیں
اسے چائے بنانا آتی بھی ہے کہ نہیں ، آفٹر آل چائے میرا اولین
عشق ہے۔ "ارسل نے فور عدن کو ٹوکتے ہوئے سمیعہ کی
جانب دیکھا۔ سمیعہ مدد طلب نظروں سے باقی سب کی طرف
دیکھنے لگی۔

سوری بہنا !اس انوکھے انسان کو امی تمہارے لیے منتخب کر"
چکی ہیں ۔ اب اس کی فرمائشیں تو تمہیں پوری کرنی پڑیں گی۔
تیمور نے خود کو اس کی مدد کرنے سے قاصر ظاہر کیا۔ ارسل "

Classic Urdu Material ISBN#1015202109

نے فاتحانہ نگاہوں سے سمیعہ کو دیکھا جو اسے گھوری سے نوازتی پیر پٹختے ہوئے کچن کی جانب چلی گئی ۔

ثمن آپی !آپ ہی رہ گئی ہیں بس یہاں ،ویسے تو ابھی تک" آپ کے پارٹنر نے آپ کی لائف میں انٹری نہیں ماری لیکن خیر کوئی نہیں، چونکہ آپ بھی ینگ پارٹی میں شامل ہیں اور آپ پر بھی سب اصول لاگو ہیں۔ اس لیے ہم میں سے کسی ایک کے لیے آپ کوئی شعر کہہ دیں"

ارسل نے ثمن کو مخاطب کیا، ثمن کی نگاہ عدن کی جانب اٹھی تھی۔ عین اسی لمحے عدن نے بھی اس کی جانب دیکھا لیکن پھر فوراً چہرہ موڑ گیا، ثمن انکار

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کرنے کو ہی تھی لیکن اچانک دماغ میں کچھ خیال آنے پر چونکی۔ لبوں پر شاطرانہ مسکراہٹ جھلکی۔

ہاں ضرور ، کیوں نہیں۔"فون چہرے کے سامنے سے ہٹاتے" ہوئے وہ سیدھی ہوئی۔ تلخ نگاہ دانین کے چہرے پر ڈالی۔

ادب کیجئے ہماری خاموشی کا"

لوگوں کی منافقت چھپا رکھی ہے"

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

دانین کے چہرے پر مسلسل نگاہیں جمائے ثمن نے شعر پڑھا تھا۔اس کے شعر پر سب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔عدن کی آنکھوں میں ناگواری جھلکی تھی جبکہ ثمن نے فوراً نگاہیں دانین کے چہرے سے ہٹائیں۔

یہ شعر کس کے لیے تھا ثمن آپی؟ کس کی منافقت چھپانے" کی بات کر رہی ہیں آپ؟ "ارسل کی حیرت بھری آواز ابھری۔

کسی مخصوص شخص کے لیے نہیں تھا۔ شاعری کی محفل تھی" تو بس اچانک یہی شعر میرے ذہن میں آیا، اینی وے مجھے نیند آرہی ہے ، گڈ نائٹ "!ثمن بات مکمل کرتی ہوئی اٹھی اور اپنے اور سمیعہ کے مشترکہ کمرے کی جانب بڑھ گئی ، جاتے ہوئے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اس کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھری تھی جو سوائے دانین کے کوئی اور دیکھ نہیں پایا تھا جبکہ باقی سب بالکل خاموش سے ہو کر رہ گئے۔ ماحول میں ایک دم سنجیدگی چھا گئی تھی ۔

****

شعیب کرمانی ہوٹل میں بک کروائے گئے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے غصے کا گراف بلند ہوتا جا رہا تھا۔اس کے بندوں نے پورا شاپنگ مال چھان مارا تھا لیکن آئی ایس آئی ایجنٹ ساحر انہیں کہیں نہیں ملا تھا۔اوپر سے یہ سب مسئلہ بھی سنجے ورما کے سامنے ہوا تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

جس پر سنجے ورما خفا ہو کر واپس گیا تھا۔ شعیب کرمانی کے کانوں میں سنجے ورما کی دھمکی سنائی دینے لگی۔

ایک بات یاد رکھنا شعیب کرمانی !اگر تمہاری کسی بے وقوفی " کی وجہ سے ہمارا یہ پلان ناکام ہوا تو تمہیں نہ تو معاوضہ دیا جائے گا اور نہ ہی آئندہ تم راء کے لیے کوئی کام سر انجام دینے کے اہل رہو گے۔ میں تمہیں شاطر انسان سمجھتا تھا لیکن وہ آئی ایس آئی ایجنٹ تم سے کہیں زیادہ چالاک ہے۔ دیکھو کیسے تم تک پہنچتے ہوئے ائیر بڈ کو مقناطیس سے اٹیچ کر کے وہ ہماری ساری گفتگو سن چکا ہے۔ "سنجے ورما ہتھیلی پر مقناطیس اور ایئر بڈ رکھے خفا سا کہہ رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں !ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے اگر راء کی گڈ بکس میں آنا" ہے تو اس مسئلے کا کوئی حل نکالنا ہی ہوگا ، ہمارا مشن کامیاب ہو کر رہے گا اور اس معاملے میں میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ "شعیب کرمانی بڑبڑاتے ہوئے خود سے مخاطب ہوا تبھی سائیڈ ٹیبل پر پڑا اس کا فون بجنے لگا تھا۔ شعیب کرمانی تیزی سے سائیڈ ٹیبل تک آیا۔ "پرائیویٹ نمبر کانگ "کے الفاظ اسکرین پر جگمگا رہے تھے۔ اس نے ایک پل کا توقف کیے بغیر کال ریسیو کی ۔

ہیلو "شعیب کرمانی کی آواز میں اضطراب تھا۔"

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

مجھے علم تھا تم پریشان ہو رہے ہو گے ، مضطرب اور بے"
چینی بھری کیفیت ہو گی تمہاری۔ "دوسری جانب سے وہی پر
اسرار آواز سنائی دی۔ ناجانے کیسے وہ ہر بات بوجھ لیتا تھا۔

ظاہر ہے، اس مسئلے پر بھنگڑا ڈالنے سے تو رہا۔ میرا دماغ اس"
وقت کام نہیں کر رہا کہ وہ شخص ہم تک پہنچا کیسے؟ "شعیب
کرمانی کا لہجہ تلخ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کب کیا کیسے ہوا پر توجہ دینے کی بجائے یہ سوچو شعیب کرمانی" کہ اب آئندہ کیا کرنا ہے ؟ آگے کا لائحہ عمل طے کرو۔ "اس آواز میں ہمیشہ کی طرح سکون اور ٹھہراؤ کا عنصر تھا۔

اس وقت میر اذہن بالکل خالی ہو چکا ہے ۔ سنجے ورما ناراض" ہو کر گیا ہے یہاں سے اور میں راء کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا۔ سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا کروں ، وہ سالا میجر ساحر ہماری ساری گفتگو سن چکا ہے۔ ویسے تو ہم مشن سے متعلق کوڈ ورڈز میں ہی بات کر رہے تھے لیکن اب وہ ہماری باتیں سن چکا ہے تو کچھ بعید نہیں کہ جلد ہی ہمارے کوڈ ورڈز کو بھی ڈی کوڈ کر لے گا۔ ایسے میں ہمارا مشن خطرے میں پڑتا نظر آرہا ہے ۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ہمارے پاس۔ اگر میں مشن میں تبدیلی کروں اور سارا پلان چینج کروں تب بھی وقت لگے گا سب کو انفارم کرنے میں، ہر چیز کو دوبارہ سے مینیج کرنے میں جو اتنی جلدی ممکن ہی نہیں۔ سارے انتظامات مکمل کر چکا تھا میں لیکن عین وقت پر اس نے سب خراب کر دیا۔ "شعیب کرمانی کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

ڈونٹ وری شعیب کرمانی !میرے پاس اس سے بھی بہتر" آئیڈیا ہے ، تمہیں نا تو مشن چینج کرنا پڑے گا نا ہی سب انتظامات دوبارہ کرنے پڑیں گے۔ تم اپنی پلاننگز پر ہی چلو۔ میجر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ساحر کا معاملہ بھی حل ہو جائے گا۔ "دوسری جانب سے سنائی دیتی آواز پر شعیب کرمانی چونکا ۔

کیا مطلب؟ "شعیب کرمانی کے لہجے میں امید کی جھلک دکھائی" دی۔

مطلب یہ شعیب کرمانی کہ اب وقت آ گیا ہے میجر ساحر کو " ٹھکانے لگانے کا، اگلے چند دنوں میں ہی آئی ایس آئی کو اپنے جانباز اور نڈر ایجنٹ کی موت کا تحفہ ملنے والا ہے ، یقیناً یہ موت آئی ایس آئی کے لیے بہت بڑا خسارہ ثابت ہوگی۔ "اس شخص کا لہجہ بے رحم ہوا تھا۔ شعیب کرمانی دنگ سارہ گیا۔ یہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

بات تو اس نے سوچی ہی نہیں تھی۔ لیکن آئی ایس آئی ایجنٹ پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان کہاں تھا؟

یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ "شعیب کرمانی نے اپنی سوچ کو" زبان دی ۔

میرے لیے کچھ مشکل نہیں ہے شعیب کرمانی !بس جو میں" کہوں وہ کرتے جاؤ، تمہیں کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ تمہاری کامیابی میں ہی میری کامیابی چھپی ہے ۔"اس گمنام شخص کی بات پر شعیب کرمانی پر سکون ہوا کیونکہ وہ شخص جو کہتا تھا اسے پورا ضرور کرتا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تمہیں کچھ دیر تک اپنے پلان سے آگاہ کرتا ہوں میں ، میجر"
،ساحر کو کیسے اپنے راستے سے ہٹانا ہے یہ میں طے کروں گا
میری اگلی کال کا ویٹ کرو۔ "بات مکمل کرتے ہی کال کاٹ
دی گئی تھی ، اس بار شعیب کرمانی کے چہرے پر آسودہ
مسکراہٹ دکھائی دینے لگی تھی۔ ہر طرح سے مطمئن ہوتے
ہوئے وہ انٹر کام اٹھا کر ہوٹل انتظامیہ کو کھانے کا آرڈر دینے
لگا۔

Classic Urdu Material ISBN 1013320219

وہ طارق کے ہمراہ عظیم کے فلیٹ میں داخل ہوا تو ایک کمرے سے چند آوازیں سنائی دیں، ساحر نے اس کمرے کی جانب رخ کیا۔ دروازہ کھولا تو سامنے عظیم اور طلحہ اس نقلی شعیب کرمانی کو ٹارچر کرتے ہوئے سچائی اگلوانے کی کوشش کر رہے تھے، کرسی پر بندھا وہ شخص نیم بے ہوش سا تھا جس کے چہرے پر جابجا زخموں کے نشان تھے۔

"ساحر نے سوالیہ نگاہوں سے ان تینوں کی جانب دیکھا۔ کچھ بتایا اس نے؟

Classic Urdu Material ISBN:1013220109

نہیں، ابھی تک صرف یہی معلوم ہوا ہے کہ اس کا نام"
کاشف ہے۔ بار بار یہی کہہ رہا ہے کہ اسے شعیب کرمانی کے
متعلق کچھ علم نہیں۔ "طلحہ نے ہی جواب دیا۔ ساحر نے ایک
گہری نگاہ اس شخص پر ڈالی۔

دیکھو اب بھی بتادو۔ کیا جانتے ہو تم شعیب کرمانی کے بارے"
میں؟ ہمارے سر آچکے ہیں یہاں اور وہ بڑے سے بڑے مجرم
سے اعتراف جرم کروانا جانتے ہیں، سختی کرنے پر مجبور مت
کرو ہمیں ورنہ جان سے جاؤ گے۔ "عظیم نے ایک بار پھر
کاشف کو مخاطب کیا تھا، جواباً اس نے نیم وا آنکھوں سے ساحر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر چھائی سختی ہی اس کے مزاج کا پتا دے رہی تھی۔

میں پہلے بھی بتا چکا ہوں میں کسی شعیب کرمانی کو نہیں" جانتا۔"وہ شخص اٹک اٹک کر بمشکل بات مکمل کر پایا تھا۔

تیری تو۔۔۔"عظیم طیش میں آکر اسے مکار سید کرنے ہی والا" تھاجب ساحر نے اسے روک دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

"ڈونٹ ڈو دس !میں خود پوچھ لوں گا جو بھی پوچھنا ہے۔"
ساحر نے عظیم کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ ادھیڑ عمر شخص جتنی مار کھا چکا تھا وہی کافی تھی۔ مزید تکلیف سہنے کی سکت نہیں تھی اس میں، یہ اس کے چہرے سے واضح تھا۔ ساحر ایک کرسی گھسیٹتا ہوا کاشف کے سامنے آ بیٹھا۔

" دیکھو ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ نہ ہم تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہم تمہاری مدد سے بہت سے بے قصور لوگوں کو بچا سکتے ہیں۔ اپنی جان کے دشمن مت بنو۔ چند سوال پوچھوں گا میں مجھے ان کے جواب چاہئیں۔ اگر ذرا سا بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جھوٹ بولا تو تم تو مرو گے ہی، ساتھ تمہاری فیملی کو تلاش کر کے ایک ایک کو ختم کر دیں گے ہم اور

یقیناتم ایسا نہیں چاہو گے۔ہاں البتہ اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو گے تو شاید تمہیں یہاں سے زندہ جانے دیا جائے۔"ساحر کا لہجہ سرد تھا۔کاشف نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اس فلیٹ میں کس کے کہنے پر رہ رہے تھے تم؟ ماسک لگا کر" روپ کیوں بدلا تم نے؟ "سوالات شروع ہو چکے تھے، کاشف نے پھر سے ایک نظر ساحر کے چہرے پر ڈالی، پھر گہری سانس سینے میں اتاری۔ کوئی راہ فرار نہ پاتے ہوئے اس نے سچ بولنے کا فیصلہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دو جوان بیٹیاں ہیں میری۔ گھر بیٹھے بیٹھے بوڑھی ہورہی ہیں۔"
شادی کے اخراجات کے لیے رقم نہیں تھی میرے پاس اور جہیز
کے بغیر کوئی انہیں بیاہنے کو تیار نہیں تھا۔ مزید ستم یہ ہوا کہ
دس ہزار کی جو نوکری تھی وہ بھی ہاتھ سے چلی گئی۔ خالی ہاتھ
ہوگیا میں۔ گھر میں کھانے کے لالے پڑے تھے، بچے بھوکے
مر رہے تھے۔ کوئی ادھار تک دینے کو تیار نہیں تھا۔ میں مجبور
ہو کر خود کشی کرنے جارہا تھا جب مجھے ایک آدمی ملا۔ اس نے
آفر کی کہ وہ میرے گھر کے سارے مسائل حل کر دے گا
لیکن بدلے میں مجھے ان کا ایک کام کرنا ہوگا۔ میرے پوچھنے پر
اس نے کہا کہ مجھے بس چند دن کے لیے کسی اور کا روپ دھار

Classic Urdu Material ISBN#1013320210109

کر ایک فلیٹ میں رہنا ہے اور یہ کہ اس بارے میں نہ تو میں ان سے کوئی سوال کروں گا اور نہ ہی کسی سے ذکر۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ سب کس مقصد سے کروایا جارہا ہے۔ میرے دل میں بہت سے سوالات اٹھے تھے لیکن مجبوریوں تلے سارے سوالات بھی دب گئے۔ حامی بھر لی میں نے۔ کچھ ایڈوانس بھی ملا تھا۔ وہ بیوی کو تھما کر ایک ماہ کے لیے شہر سے باہر جانے کا بہانہ کرکے میں اس آدمی کے ساتھ چلا آیا۔ وہ ،مجھے تین لوگوں کے پاس لے کر گیا تھا جہاں چند دن مجھے چلنے کھانے اور پہننے اوڑھنے کی تربیت دی گئی۔ پھر جب وہ میری کارکردگی سے مطمئن ہوگئے تب ایک رات وہ مجھے اس فلیٹ میں لے کر آئے۔ وہ لوگ مجھے سب سمجھا کر خود پیچھے رک

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

گئے تھے۔ ڈور بیل بجانے پر وہی شخص جس کا روپ مجھے دیا گیا تھا باہر آیا اور کچھ بھی کہے بغیر چلا گیا۔ میں بھی اس فلیٹ میں رہنے لگا۔ بہت سکون سے دن گزر رہے تھے لیکن پھر اچانک یہ دونوں آئے اور مجھے اغواء کر کے یہاں لے آئے۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا ".بات مکمل کرتے ہی وہ شخص ہانپنے لگا۔ اس کا سانس بری طرح سے پھولنے لگا تھا۔ ساحر کتنے ہی پل سر جھکائے کسی سوچ میں گم بیٹھا رہا۔ پھر سر اٹھا کر ایک نظر کاشف پر ڈالی اور کرسی چھوڑتا کمرے سے نکل آیا۔ پیچھے ہی باقی چاروں ٹیم ممبرز بھی چلے آئے تھے۔

ClassicUrduMaterial ISBN#9013302109

آپ فکر مت کریں سر !ابھی تو اس کا پہلا دن ہے یہاں۔"
ہم اس شخص سے سچ اگلوالیں گے۔ اب شعیب کرمانی سے زیادہ
دور نہیں ہیں ہم۔ "عظیم نے تسلی دینے کی کوشش کی تھی
شاید ۔

اس شخص کو آزاد کر دو۔ "ساحر لاؤنج سے باہر کی جانب کھلتی"
کھڑکی میں کھڑا تھا۔

،واٹ؟ "طلحہ ، عظیم اور روحان کی مشترکہ آواز سنائی دی"
البتہ طارق کچھ خاموش سا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

صحیح کہہ رہا ہوں میں۔ جانے دو اسے۔ "ساحر کی نگاہیں رات کی تاریکی میں باہر روڈ پر آتی جاتی گاڑیوں پر جمی تھیں جبکہ ذہن کہیں اور الجھا ہوا تھا۔

"لیکن سر ! یہ شخص ہی تو واحد راستہ ہے ہمارے پاس شعیب کرمانی تک پہنچنے کا۔ ان کی پلاننگ کیا ہے اسے ضرور علم ہو گا۔ "روحان نے ساحر کی پشت دیکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

روحان !ہم اس پر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ وہ شخص" واقعی کچھ نہیں جانتا۔ شعیب کرمانی اتنا بےوقوف ہر گز نہیں ہے کہ اپنے مقصد کے لیے استعمال ہونے والے ہر چھوٹے بڑے مہرے کو اپنی پلاننگز سے آگاہ کرے۔ کاشف کو ہم سزا نہیں دے سکتے کیونکہ وہ بالکل بے قصور ہے، بے خبری کی مار مارا گیا ہے۔ اسے تو خود علم نہیں کہ اسے کسی گھناؤنے منصوبے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ایسے میں اسے ٹارچر کرنے کا کیا فائدہ؟ ویسے بھی شعیب کرمانی کاشف سے اپنا کام نکلوا چکا ہے۔ اب اسے کاشف کے جینے مرنے سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا۔ فرق پڑے گا تو صرف اس کی فیملی کو جو آنکھوں میں ایک امید لیے اس کی راہ تک رہے ہوں گے۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

ہمیں اب شعیب کرمانی کے مہروں کو نہیں بلکہ ڈائریکٹ شعیب کرمانی کو ٹارگٹ کرنا ہے۔ لیٹ ہِم گو ".ساحر نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے بات مکمل کی۔

اوکے سر "!وہ سب بھی ساحر کے اس فیصلے کے پیچھے چھپی" وجہ سمجھ چکے تھے تبھی اس کی بات سے متفق ہوئے۔

سر !آپ شاپنگ مال میں شعیب کرمانی کو فالو کر رہے تھے تو" کیا اس کی کوئی بات نہیں سنی آپ نے؟ کوئی کلیو؟ کوئی ہنٹ؟" طلحہ نے استفسار کیا۔ جواباً ساحر نے بغور اس کے چہرے کی جانب دیکھا جیسے کچھ جانچنے کی کوشش کر رہا ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

نہیں !میرے پہنچنے سے پہلے ہی کوئی اسے اطلاع کر چکا تھا" میری موجودگی کی۔"ساحر کا لہجہ خشک ہوا .وہاں چند پل کی خاموشی چھا گئی تھی۔

سر !اب نیکسٹ کیا پلان ہے؟ "عظیم نے ساحر کو مخاطب" کیا۔

فی الحال کچھ نہیں، جلد بتاؤں گا۔ کاشف کو آزاد کر کے آپ" لوگ بھی آرام کریں۔ اب کل ملاقات ہو گی۔ پھر کچھ ڈیسائیڈ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کرتے ہیں، گڈ نائٹ "!ساحر نے بات ختم کی اور بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ طارق بھی اس کے پیچھے چلا آیا کہ دونوں ایک ہی گاڑی میں آئے تھے اور اب ایک ساتھ ہی واپس جانا تھا انہیں۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے جب وہ سارا دن شاپنگ مالز میں عدن کے ساتھ خوار ہونے کے بعد بارات کا جوڑا لے کر لوٹی تھی۔اس کی تو کوئی خاص ڈیمانڈ نہیں تھی برائیڈل ڈریس کے حوالے سے لیکن عدن اس معاملے میں بہت کانشیئس ہو رہا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ شادی کے دن دانین دنیا کی حسین ترین

Classic Urdu Material ISBN#1013920219

دلہن لگے۔ تبھی ڈھیر سارے برائیڈل ڈریس ریجیکٹ کرنے کے بعد بالآخر ایک ڈریس اسے مل ہی گیا تھا اپنی پسند کا اور دائین نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی لاؤنج میں براجمان محلے دار عورتوں سے سامنا ہوا۔ شاہ مینشن میں ڈھولک رکھی جا چکی تھی، اس لیے پڑوس کی عورتیں اور ساری کزنز لاؤنج میں محفل جمائے ڈھولک کی تھاپ پر اپنی آوازوں میں سر بکھیر رہی تھیں، دانین شاپنگ بیگز وہیں ایک جانب ڈھیر کرتی کچن کی جانب چلی آئی۔

Classic Urdu Material USB#10232202109

بوا پانی دیجیے گا۔ "بالکل بے ہمت ہوتے ہوئے وہ وہیں کچن"
میں ایک جانب پڑی کرسی پر ٹک گئی۔ سمعیہ اور کومل بھی
وہیں کچن میں موجود تھیں، بوا نے پانی کا گلاس دانین کو تھمایا۔

کھانے میں کیا بن رہا ہے آج؟ "کومل کو ہوا کے ساتھ کھانا"
بناتے دیکھ کر دانین نے سوال کیا۔

"پلاؤ بنارہی ہوں ، ساتھ راستہ اور کباب، میٹھے میں کھیر ہے۔"
کومل نے مصروف سے انداز میں کہا۔

Classic Urdu Material USB#1013320199

لاؤ میں کچھ ہیلپ کردوں۔ "پانی پی کر گلاس دھو کر رکھتے" ہوئے دانین نے اپنی خدمات پیش کیں۔

ارے ارے !ابھی تمہارے عیاشی کے دن ہیں بھئی !چند ہی" روز ہیں تمہاری شادی میں۔ اب تو تمہاری کام سے چھٹی ہے۔ اپنی اور اپنے ہاتھوں کی کیئر کرو. ہم سب کس لیے ہیں؟ کچن ہم سنبھال لیں گے۔ ابھی ایسا کرو جاکر آرام کرو تھک گئی ہوگی بازار میں خوار ہوتے ہوتے۔ کھانا بن جائے گا تو تمہیں بلا لوں گی میں۔ "کومل نے فوراً اسے کام کرنے سے روکا۔ پچھلے تین دن سے اسے کسی کام کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیا جا رہا تھا۔ شاید اس لیے کہ وہ اس گھر کے سب سے بڑے اور لاڈلے

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

بیٹے کی دلہن بنے والی تھی۔ دانین جانتی تھی کہ اب بھی اس کی ایک نہیں سنی جائے گی تبھی کچن سے جانے کے لیے مڑی۔

ارے سنو دانین بڑی پھوپھو آئی ہوئی ہیں۔ ڈرائنگ روم میں" نماز ادا کر رہی ہیں، ان سے مل لو جا کر کافی دیر سے تمہارا پوچھ رہی تھیں۔ ''کومل نے مطلع کیا۔ یہ خبر سن کر دانین کی آنکھیں چمکیں۔

ارے اتنی خوشی کی خبر پہلے کیوں نہیں دی؟ سامان لے کر" آئی ہیں؟ اب یہیں رکیں گی نا؟ "دانین ایک دم ساری تھکاوٹ بھول کر ایکسائیٹڈ ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

نہیں سامان تو نہیں لائیں۔ رکنے کا پوچھا تھا میں نے لیکن"
انہوں نے کہا کہ شادی پر ہی آئیں گی۔ بس آج کی رات رکیں
گی یہاں۔ "کومل نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

اوکے۔ "دانین اثبات میں سر ہلاتی ہوئی ڈرائنگ روم کی"
جانب بڑھ گئی۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو پھوپھو کو
جائے نماز پر بیٹھ کر دعامانگتے پایا۔ دانین پیروں کو جوتے سے
آزاد کرتی دبیز قالین پر چلتی ہوئی ان کے قریب آ بیٹھی۔ اس
کی نگاہیں پھوپھو کے چہرے پر ہی جمی تھیں جہاں اس وقت
سکون چھایا ہوا تھا۔ نماز پڑھتے اور دعامانگتے ہوئے ان کے

Classic Urdu Material ISBN#10132020109

چہرے پر اتنی ملاحت ہوتی تھی کہ دانین اکثر انہیں ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہتی۔ اب بھی یہی ہوا تھا۔ اسے لگا تھا جیسے پھوپھو کے چہرے کا سکون اس کے دل میں اترتا جارہا ہو۔

السلام علیکم "!کچھ دیر بعد پھوپھو نے دعا مکمل کرتے ہوئے" چہرے پر ہاتھ پھیرے تو دانین نے سلام میں پہل کی۔

وعلیکم السلام !کیسی ہے میری بچی؟ "پھوپھو نے بے حد محبت" سے پوچھتے ہوئے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور اسکی پیشانی چومی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟ "دانین نے رگ وپے میں" سکون کی ٹھنڈی لہر محسوس کرتے ہوئے ان کے ہاتھ چومے۔

اللہ کا شکر ہے، میں بھی ٹھیک ہوں۔ "پھوپھو اس کے صبیح" چہرے کو نگاہوں میں جذب کر رہی تھیں۔ پھر جائے نماز تہہ کرتیں دانین کا ہاتھ تھامے بیڈ تک چلی آئیں۔ دانین وہیں ان کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گئی۔ بڑی پھوپھو سے دانین کو ہمیشہ مامتا کی خوشبو محسوس ہوتی تھی۔ آج بھی لفظوں کی قید سے آزاد وہ خاموشی سے ان کے محبت بھرے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

خوش ہے نا میری بچی اس شادی سے؟ "پھوپھو نے محبت "
بھرے لہجے میں سوال کیا۔ اپنے تمام بہن بھائیوں کی اولادوں
میں سے دانین ہی انہیں سب سے پیاری تھی۔ شادی کو پچیس
سال گزرنے کے باوجود اللہ نے انہیں اولاد کی نعمت سے محروم
رکھا تھا۔ وہ پہلے اولاد کے لیے ترستی تھیں ، روتی تھیں لیکن
پھر آہستہ آہستہ صبر آ ہی گیا۔ دانین کے والدین کی ناگہانی
موت کے بعد ان کی دانین سے محبت کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی
اور یہ بات سب جانتے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

جی پھوپھو !بہت خوش ہوں اور آج تو آپ بھی آگئی ہیں اس"
گھر میں۔ میری خوشی دگنی ہوگئی ہے۔ سچ کہوں تو مجھے بالکل
امید نہیں تھی کہ پھوپھا آپ کو شادی سے پہلے آنے دیں گے
لیکن شکر ہے آپ کو اجازت مل گئی۔ آج رات آپ یہیں
رکیے گا، خوب باتیں کریں گے۔ زندگی میں پہلی بار آپ کے
ساتھ اتناوقت گزارنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں بہت مس کر
رہی تھی آپ کو۔ "دانین لاڈ سے ان کے گلے میں بانہیں
ڈالے کہہ رہی تھی۔ بڑی پھوپھو کا سسرال شاہ مینشن سے دو
گلیاں چھوڑ کر تھا۔ ان کے شوہر اور شاہ ویز صاحب کے درمیان
کوئی پرانی چپقلش تھی تبھی وہ شاہ مینشن آنا پسند نہیں کرتے
تھے۔ اس معاملے میں بڑی پھوپھو پر بھی پابندی تھی۔ وہ

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202499

مہینوں بعد آتی تھیں شاہ مینشن اور وہ بھی گھنٹہ دو گھنٹے کے لیے، اپنے میکے میں رات رکنا تو ان کے لیے خواب جیسا تھا۔ البتہ شاہ مینشن کے سب افراد کو اجازت تھی، وہ جب چاہیں بڑی پھوپھو کے گھر جاسکتے تھے۔ بڑے تو بہت کم ادھر کا رخ کرتے لیکن بچے کبھی کبھار چلے جاتے تھے پھوپھو سے ملنے۔ آج تو شاید معجزہ ہوا تھا جو پھوپھاجی نے بڑی پھوپھو کو آنے اور رات رکنے کی اجازت دے دی تھی، کیونکہ کل دانین کو مایوں بیٹھ جانا تھا۔ شاید اسی لیے بڑی پھو پھو چاہتی تھیں کہ دانین اور باقی سب افراد کے ساتھ چند حسین لمحے گزار سکیں، شاہ مینشن کی رونق کا حصہ بن سکیں اور دانین اسی بات پر خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔

Classic Urdu Materials ISBN#1013202109

میں بھی بہت مس کر رہی تھی تمہیں تبھی چلی آئی۔ سوچا " ایک ہفتے بعد تو میری بچی نے پرائی ہو جانا ہے، اس سے پہلے اس کے ساتھ کچھ وقت تو گزار لوں۔ "بڑی پھوپھو اس کے بال سہلا رہی تھیں۔ دانین ان کے کندھے پر سر رکھے اپنے ناخنوں سے کھیلنے لگی۔ کمرے میں کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی تھی۔

کیا ہوا؟ چپ کیوں ہو گئی؟ ‘‘پھو پھو نے اس کی خاموشی پر" مضطرب ہو کر سوال کیا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

کچھ نہیں پھوپھو !میں بس یہ سوچ رہی تھی کہ اگر ماما بابا"
آج زندہ ہوتے تو کیا تاثرات ہوتے ان کے؟ کیسے وہ اپنی خوشی
کا اظہار کرتے؟ اپنی بیٹی کو دلہن بنے دیکھنا بھی ان کی قسمت
میں نہیں تھا۔ اتنی جلدی کیوں چلے گئے وہ؟ "دانین کی آواز
میں آنسوؤں کی آمیزش تھی۔ وہ آج کل اپنے چہرے پر خوشی کا
خول چڑھائے پھرتی تھی لیکن سچ تو یہ تھا کہ اس کا دل کٹ رہا
تھا ماں باپ کی کمی محسوس ہونے پر۔ شاہ مینشن کی رونقیں
عروج پر تھیں اور وہ خوشیوں کے اس عالم میں رو کر یا اداس
ہو کر نحوست نہیں پھیلانا چاہتی تھی تبھی اپنا درد دل میں دبائے
رکھا۔ لیکن بڑی پھوپھو اس کی زندگی میں واحد شخصیت تھیں
جن سے وہ اپنے دل کی ہر بات، اپنے جذبات و احساسات بلا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جھجک کہہ لیتی تھی۔ پھوپھو تڑپ کر رہ گئی تھیں اس کی بات اور لہجے سے جھلکتی اذیت پر ۔

رو مت میری بچی !میں ہوں نا تمہارے پاس۔ تمہیں جنم" نہیں دیا میں نے لیکن تمہارے لیے میرے دل میں ویسی ہی محبت ہے جیسی کوئی ماں اپنی اولاد سے کرتی ہے۔ سکندر بھائی اور بھابھی کی کمی تو کوئی پوری نہیں کر سکتا، ہر لحظہ یاد آئیں گے وہ۔ لیکن ہمیں خود کو باہمت رکھنا ہے ، اللہ کے فیصلوں پر اعتراض کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں؟ "پھوپھو نے بے ساختہ اسے سینے میں چھپایا تھا۔ بہت سے پل خاموشی کے عالم میں گزرتے ان کے دکھوں کو محسوس کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

ارے آپا !آپ رو کیوں رہی ہیں؟ "شاہ ویز صاحب جو کسی" کام کی غرض سے ڈرائنگ روم میں آئے تھے اپنی بڑی بہن کی آنکھیں نم دیکھ کر اضطراب کے عالم میں ان کے پاس چلے آئے۔

کچھ نہیں، بس ایسے ہی۔۔۔ "پھوپھو نے فوراً آنسو پونچھے۔" دانین بھی سیدھی ہو کر بیٹھی۔ شاہ ویز صاحب کے عقب میں ارسل کے ہمراہ اندر داخل ہوتے عدن نے ایک گہری نگاہ دانین کے سرخ چہرے اور روئی روئی آنکھوں پر ڈالی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کچھ تو ہوا ہے ، آپ کا یہ رونا بے سبب تو ہر گز نہیں ، آپ"
تو بہت مضبوط ہیں آپا !بڑی سے بڑی مشکل کا مقابلہ بھی آپ
نے ہمت سے کیا ہے ہمیشہ۔ تو آج ضبط کا دامن ہاتھ سے کیوں
چھوٹا؟ اور پھر دانین بھی رورہی ہے، کیا ہوا ہے ؟؟ کسی نے
کچھ کہا ہے ؟ مجھے بتائیں میں ابھی خبر لیتا ہوں اس کی۔ "شاہ
ویز صاحب ان کے آنسوؤں پر بے چین ہوتے ہوئے ان کے
مقابل بیٹھے ۔ ارسل اور عدن بھی وہیں ایک جانب کھڑے
سوالیہ نگاہوں سے انہیں تک رہے تھے۔

کسی نے کچھ نہیں کہا شاہ ویز !بس سکندر بھائی اور بھابھی کی"
یاد آرہی تھی۔ کاش وہ بھی اپنی بیٹی کی خوشی دیکھنے کو زندہ

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

ہوتے۔ ہم جتنی چاہے محبت کر لیں لیکن دانین کے لیے اس کے ماں باپ کی کمی تو پوری نہیں کر سکتے۔ اس کی زندگی کا اتنا اہم دن آ رہا ہے اور ماں باپ میں سے کسی کا سایہ سر پر نہیں۔ کیسی بد قسمتی ہے کہ میں اولاد کو ترس رہی ہوں اور یہ ماں باپ کے لمس کو۔" پھوپھو کے لہجے میں نمی گھلی تھی۔

دانین نے سر جھکاتے ہوئے کئی آنسو دل میں اتارے۔ شاہ ویز صاحب نے گہری سانس لیتے ہوئے چند پل کا توقف کیا۔

آپ کی بات ٹھیک ہے آپا !لیکن یہ بھی تو سوچیں کہ یہ اللہ" کے فیصلے ہیں اور پروردگار کے فیصلوں کے سامنے ہم سب بالکل بے اختیار ہیں۔ بے شک سکندر بھائی اور بھابھی ہمارے درمیان

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں ہیں لیکن ہم نے آج تک دانین کو کبھی ان کی کمی محسوس نہیں ہونے دی اور نہ کبھی ہونے دیں گے۔ دانین میرے لیے پہلے بھی میری بیٹی کی مانند تھی اور اس شادی کے بعد بھی بیٹی کی مانند ہی رہے گی ۔ میں نے کبھی ردابہ سے کم نہیں سمجھا دانین کو اور میں نے دانین کو عدن کی دلہن بنانے کا فیصلہ بھی اسی لیے کیا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ ہمارے بھائی کی یہ آخری نشانی ہمیشہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہے۔ آپ غمزدہ کیوں ہو رہی ہیں؟ ہمارے سب بچے آپ کے بھی بچے ہیں۔ اللہ نے آپ کو اولاد سے محروم رکھا شاید اس میں بھی اس کی کوئی مصلحت ہو گی ۔ آپ ان سب کو بھی اپنی اولاد کی طرح

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

سمجھیں۔ "شاہ ویز صاحب نے دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے ان کی اداسی دور کرنا چاہی تھی۔

میں جانتی ہوں شاہ ویز !خود کو ہمیشہ صبر کا سبق پڑھایا ہے" لیکن کبھی کبھار بس یونہی دل میں شکوہ سا پیدا ہو جاتا ہے کہ کاش میری بھی کوئی اولاد ہوتی ، چاہے اللہ پاک بیٹی سے ہی نواز دیتے۔ میں بھی چاؤ سے، خوشی سے اس کی شادی کی تیاریاں کرتی، اسے اپنے گھر سے رخصت کرتی۔ "پھوپھو نے شاید پہلی بار یوں اپنے دل کی کوئی حسرت ان سے بیان کی تھی ورنہ وہ ہمیشہ دوسروں کی خوشی میں خوش رہتی تھیں، کبھی اپنے دکھ کسی کو بتائے ہی نہ تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#10123202109

آپ فکر کیوں کر رہی ہیں پھوپھو؟ میں ہوں نا !آپ ایسا" کریں مجھے گود لے لیں۔ "ارسل ماحول پر چھائی سوگواری کی کیفیت محسوس کرتا ہلکے پھلکے لہجے میں کہہ کر پھوپھو کی دوسری جانب بیٹھ گیا۔

ہاں پہلے تمہارے گھر والے تم سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔" پھوپھو نے بھی دو دن میں تنگ آکر لات مار کر باہر نکال دینا ہے تمہیں اپنے گھر سے۔"عدن بھی شرارتی انداز میں کہتا صوفے پر ٹک گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

نہیں جی !اتنا برا بھی نہیں ہوں میں۔ بہت خدمت کروں گا" پھوپھو کی۔ اپنی بیوی سے بھی خوب خدمت کرواؤں گا ان کی۔ "ارسل نے محبت سے کہتے ہوئے پھوپھو کے شانوں کے گرد بازو پھیلایا، اس کی یہی کوشش تھی کہ وہ دکھ کی کیفیت سے نکل آئیں۔

،یہ تو تم لوگوں کی محبت ہے میرے بچے !سدا سلامت رہو" اپنے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہو۔ "پھوپھو نے ارسل کی پیشانی چومی ، باقی سب مسکرا دیئے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ویسے پھوپھو میرے پاس ایک اور آئیڈیا ہے جس سے آپ"
کی تمام حسرتیں پوری ہو جائیں گی۔ ''ارسل کے ذہن میں ایک
اچھوتا خیال آیا تو وہ بول اٹھا۔

وہ کیا؟ "پھوپھو کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی سوالیہ نگاہوں"
سے اسے دیکھنے لگے ۔

کل دانین کو مایوں بٹھایا جائے گا نا؟ تو کیوں نا مایوں کی رسم"
پھوپھو کے گھر میں ادا کی جائے۔ مایوں کے بعد دانین ایک ہفتہ
وہیں رہ لے۔ مہندی کا فنکشن بھی وہیں پھوپھو کے لاؤنج میں
ارینج کر لیتے ہیں اور بارات کے دن دانین وہیں سے پارلر چلی

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

جائے گی۔ یوں پھوپھو کی بیٹی کو اپنے گھر سے رخصت کرنے کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور یہ ایک ہفتہ عدن بھائی اور دانین کا پردہ بھی ہو جائے گا۔ ورنہ جیسے حالات ہیں، ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے مایوں کے بعد بھی دانین عدن بھائی سے پردہ نہیں کر پائے گی۔" ارسل نے آخری جملہ ادا کرتے ہوئے شرارت سے عدن کی جانب دیکھا جو اس آئیڈیے پر اسے گھورنے لگا تھا جبکہ پھوپھو کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں یہ آئیڈیا سن کر۔

"بہت اچھا خیال ہے۔ میں تو متفق ہوں، باقی گھر والوں سے پوچھ لیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو صبح میں دانین کو

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اپنے ساتھ ہی لے جاؤں گی۔ کل شام آپ سب اسے مایوں بٹھانے آ جایئے گا ".پھوپھو کے لہجے سے ہی ان کی مسرت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ وہ یوں خوش ہو رہی تھیں گویا کوئی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی ہو۔

لیکن آپا !ظفر کے مزاج کو جانتی ہیں آپ۔ ایسے میں یہ" سب۔۔۔ "شاہ ویز صاحب نے تذبذب کے عالم میں کہتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی۔ بہن کے چہرے کی خوشی انہیں کچھ کہنے سے روک گئی تھی۔

ظفر کی تم فکر مت کرو شاہ ویز !انہیں میں منالوں گی۔" میرے سسرال میں سے کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ اگر اس کے

Classic Urdu Material ISBN:1013320199

علاوہ اور کوئی اعتراض ہے تو کہو۔ "پھوپھو نے بغور شاہ ویز ،صاحب کی جانب دیکھا، شاہ ویز صاحب کسی سوچ میں گم تھے ایک جانب ظفر سے پرانی رنجش تھی تو دوسری جانب بہن کی خوشی۔ بالآخر بہن کی خوشی جیت گئی تھی ۔ انہوں نے ایک گہر اسانس لے کر سر اٹھایا۔

ٹھیک ہے آپا !آپ پہلے ظفر بھائی سے اجازت لے لیں۔ اگر" وہ متفق ہوں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ رسمیں تو ساری کرنی ہی ہیں، اگر ایسا کرنے سے آپ کی خوشی پوری ہوتی ہے تو ہمیں کوئی ایشو نہیں۔ میرے لیے میری فیملی کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے آپا !آپ بھی میری بہن ہیں۔ آپ کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جذبات و احساسات میرے لیے بہت معنی رکھتے ہیں۔ شاید اس "فیصلے کے بعد ہی دلوں میں موجود پرانی رنجشیں مٹ جائیں۔ شاہ ویز صاحب کے لیے میں امید کا عنصر تھا۔

ان شاء اللہ "!سب نے آمین کہا تھا جبکہ عدن اب غصیلی " نگاہوں سے ارسل کو گھور رہا تھا۔

بہت شکریہ شاہ ویز !تم جانتے نہیں ہو کتنی بڑی خوشی سے" نوازا ہے تم نے مجھے۔ "فرط جذبات سے پھوپھو کی آنکھیں جھلملا گئیں۔

Classic Urdu Material USB 1013320209

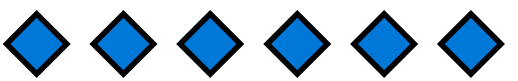

رات کے گیارہ بج رہے تھے، طارق کھانا بنا کر کھا بھی چکا تھا لیکن ساحر ابھی تک اسٹڈی ٹیبل پر جھکا لفظ "عتبہ" اور "لارا" کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ شعیب کرمانی نے سنجے ورما کے سامنے یہی الفاظ استعمال کیے تھے، ان الفاظ کو ڈی کوڈ کرنے سے ہی ان کے پلان کے متعلق کوئی ہنٹ مل سکتا تھا۔

کافی"! طارق نے کافی کا مگ لا کر اس کے قریب رکھا لیکن" ساحر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کیا سوچ رہے ہو ساحر؟ مجھ سے شئیر کرلو۔ ہوسکتا ہے" کوئی حل نکل آئے ۔ "طارق اسے شام سے یونہی اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا الجھا ہواسا دیکھ رہا تھا تبھی مخاطب کیے بغیر نہ رہ سکا۔

کچھ خاص نہیں، بس کچھ الفاظ ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر" رہا تھا۔ کافی کے لیے شکریہ !بہت طلب ہورہی تھی اس کی۔ "ساحر نے بات پلٹ دی۔ طارق خاموش ہو گیا۔ وہ واضح طور پر سمجھ چکا تھا کہ کچھ ہے جو ساحر ان چاروں سے شئیر نہیں کرنا چاہتا تھا اور شاید یہ پردہ ضروری بھی تھا تاکہ ان کی انفارمیشن لیک نہ ہو سکے ، شعیب کرمانی کو خبر نہ ہوسکے کہ وہ کیا پلان کر رہے ہیں ، تبھی طارق نے برا نہیں منایا تھا ۔

Classic Urdu Material USB#10132021109

اگر میری کسی مدد کی ضرورت ہے تو بتا دو۔"کافی ختم کرتے" ہوئے طارق اٹھ کھڑا ہوا۔

". نہیں تم سو جاؤ جا کر۔ میں بھی بس اٹھنے ہی والا ہوں" ساحر نے کپ خالی کرتے ہوئے ایک جانب رکھا۔

کھانالا دوں؟ "طارق نے تیسری بار اس سے کھانے کا پوچھا " تھا۔ اس مشن پر آتے وقت بے شک اسے اعتراض تھا ساحر کے ساتھ کام کرنے پر لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ ساحر کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

شخصیت سے متاثر تھا۔ خاص طور پر اپنے ٹیم ممبرز کے لیے اس کی فکر سے، کیونکہ وہ ہر خطرناک جگہ پر خود آگے ہوتا تھا اور ٹیم ممبرز کو پیچھے رکھتا تھا۔

"نہیں ابھی بھوک نہیں ہے۔ میں خود گرم کر کے کھالوں گا، ڈونٹ وری "!ساحر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اوکے "!طارق کپ اٹھاتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔ ساحر نے سامنے الٹا رکھا ہوا پیپر سیدھا کیا تو اس پر وہی دو الفاظ درج تھے، عتبہ اور لارا۔ سننے میں بہت بے معنی سے لفظ لگ رہے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تھے لیکن ان کا کچھ تو مطلب تھا، اچانک ساحر کے ذہن میں کوئی خیال آیا۔

طارق !مجھے تمہارا فون چاہیے۔ "ساحر فوراً طارق کے کمرے" میں آیا۔

یہ لو۔ "طارق نے بغیر کسی سوال کے اپنا فون ان لاک" کرتے ہوئے اس کی جانب بڑھا دیا۔ ساحر فون لیے اپنی اسٹڈی ٹیبل تک آیا، گوگل کھولا اور وہاں لفظ "عتبہ "درج کرتے ہوئے اس کا معنی سرچ کرنے لگا۔ اگلے چند سیکنڈز میں ہی معنی اس کے سامنے تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"عربی زبان کا لفظ عتبہ ، جس کا مطلب ہے مزار یعنی مقبرہ۔"

ساحر بڑبڑایا۔ شعیب کر مانی اور سنجے ورما پاکستان کی تباہی کا ذکر کر رہے تھے جس کے لیے انہوں نے لفظ عتبہ استعمال کیا۔ مطلب پلاننگ ایسی تباہی کی تھی جس میں بہت سے لوگ مرتے شاید عتبہ کی اصطلاح اس لیے استعمال کی گئی تھی کیونکہ مزار مرنے والوں کی یادگار کے طور پر بنایا جاتا ہے ، تو کیا اس مشن میں پاکستان کو عتبہ یعنی مزار قرار دیا گیا تھا؟ لوگوں کی اموات ہونے والی تھیں اور تباہی شاید اتنی بڑی ہوتی کہ پاکستان کی تاریخ میں یادگار بن جاتی، جسے کبھی بھلایا نہ جا سکتا۔ مطلب وہ لوگ کوئی بم دھماکہ پلان کر رہے تھے؟ کیونکہ زیادہ لوگوں کی موت ہی بڑی تباہی ثابت ہو سکتی تھی اور زیادہ اموات

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بلاسٹ میں ہی ممکن ہوتیں لیکن بلاسٹ کب اور کہاں ہونے والا تھا؟ بہت سے نئے سوالات نے ساحر کے دماغ میں جنم لیا تھا جن کے جواب ندارد تھے۔ ساحر نے سختی سے آنکھیں میچیں۔ بے تحاشا سوچوں میں گھرتے ہوئے اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔

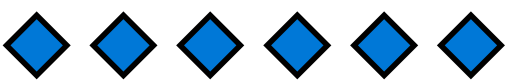

رات کا ایک بج رہا تھا جب عدن پانی پینے کی غرض سے کچن میں آیا۔ پورے گھر میں سکوت چھایا ہوا تھا۔ سب خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔ وہ کچن میں داخل ہوا تو کچن ٹیبل پر کسی کو موجود پایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920209

دانین !تم اس وقت یہاں؟"عدن نے اسے اس وقت کچن" میں کھانا کھاتے دیکھا تو حیران ہوا۔ دانین اس کی آمد پر ایک پل کو بوکھلائی کیونکہ وہ چمچ کی بجائے ہاتھ سے ہی چاول کھانے میں مگن تھی۔

ہاں وہ بس۔۔۔ پھوپھو کے ساتھ باتیں کرتی رہی تو ڈنر نہیں" کیا تھا اس لیے اب بھوک لگ گئی۔ بھوکے پیٹ نیند نہیں آرہی تھی تو کچن میں آنا پڑا۔ "دانین نے وضاحت دیتے ہوئے پلیٹ پرے کھسکائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارے ہاتھ کیوں روک لیا؟ کھالو کھانا۔ "عدن نے اسے"
شرمندہ دیکھ تو کہہ دیا، اگر کوئی اور دانین کو یوں ہاتھ سے
کھانا کھاتے دیکھ لیتا، خصوصاً عدن کی مما تو اسے اچھا خاصا لیکچر
دے ڈالتیں میںرز پر۔ کیونکہ وہ اس معاملے میں بہت کانشیئس
تھیں۔ ڈائینگ ٹیبل پر سب کو چھری کانٹے سے ہی کھانا کھانے
کی تلقین کرتی تھیں ، شاید اسی لیے دانین عدن کے سامنے
ایسے کھاتے ہوئے شرمندگی سے دو چار ہوئی تھی۔

نہیں بس۔۔" دانین نے نفی میں سر ہلایا حالانکہ ابھی اس"
نے کھانا شروع ہی کیا تھا۔ بھوک ابھی باقی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

ادھر آؤ" .عدن نے اسے اٹھتے دیکھا تو کلائی سے تھام کر"
واپس کرسی پر بٹھا دیا۔ پھر اس کی پلیٹ میں مزید چاول نکالے
اور اس کے مقابل دوسری کرسی پر آن بیٹھا۔

کھاؤ " !اسے کہتے ہوئے عدن خود بھی ہاتھ سے ہی کھانے "
لگا تھا۔ دانین نے اس کے اس عمل پر ایک پل کو حیرت سے
اس کی طرف دیکھا۔ پھر ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسی
پلیٹ میں سے کھانے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تم رہنے دو، میں کر لیتا ہوں۔ "کھانا کھانے کے بعد دانین" برتن اٹھانے والی تھی جب عدن نے روک دیا۔ وہ اب سنک کے سامنے کھڑا پلیٹ دھو رہا تھا۔

تم نے کھانا کیوں چھوڑا تھا دانین؟ "عدن نے پلیٹ پر پانی" بہاتے ہوئے سوال کیا۔ دانین ایک پل کو چپ ہوئی۔

مجھے لگا شاید آپ غصہ کریں گے یوں کھانے سے۔"وہ " جھجک کر دل کی بات کہہ ہی گئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اور تمہیں ایسا کیوں لگا؟ ہاتھ سے کھانا نبی پاک کی سنت ہے"
اور بلیومی !جتنا لطف آج ہاتھ سے کھانا کھانے میں آیا اتنا چمچ
سے کھانے میں نہیں ملا مجھے۔ تم اس گھر کی بہو بننے جارہی ہو
دانین !یوں ڈر ڈر کر جینا چھوڑ دو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم کسی
چیز پر کمپرومائز کرو یا اپنے دل کی کوئی خواہش دوسروں کے
خوف کی وجہ سے پس پشت ڈالو۔ اس گھر میں رہتے ہوئے جو
تمہارا دل چاہتا ہے تم کرو۔ جیسے تمہیں اچھا لگتا ہے ویسے
کھاؤ۔ میری طرف سے تم پر کبھی کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی
آئی پرامس !تم جیسی ہو ویسی ہی مجھے پسند ہو۔ تمہاری اس
سادگی سے ہی محبت ہے مجھے۔ "عدن نرم لہجے میں کہتے ہوئے

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

اسے محبت کا مان بخش گیا تھا۔ دانین کی آنکھیں نم ہوئیں اتنی محبت پر۔

تھینک یو عدن " !وہ فقط اتنا ہی کہہ پائی تھی۔"

بس تھینک یو؟ مجھے لگا میری اتنی لمبی اسپیچ پر تم ایٹ لیسٹ" تھری میجک ورڈز تو ضرور کہو گی". عدن نے شرارتی انداز اپنایا۔ دانین کے چہرے پر سرخی چھائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

کتنی دلکش ہو تم دانی !تمہیں دیکھتا ہوں تو خود پر سے اختیار" کھونے لگتا ہوں میں۔ "اس کے چہرے پر بکھرتے رنگ دیکھ کر عدن بےخود ہوا تھا۔

عدن پلیز "!دانین بمشکل کہتی کچن سے جانے کو لپکی لیکن" عدن نے فوراً سامنے آ کر اس کا راستہ روکا۔

یار ا تم منع کر دو نا کل پھوپھو کے ساتھ جانے سے۔ قسم" سے تمہیں دیکھے بغیر تو دن کا آغاز ہی نہیں ہوتا۔ ایک ہفتہ کیسے رہوں گا تمہارا دیدار کیے بغیر۔ "عدن کے لہجے میں بے

Classic Urdu Material USB#1013320209

چارگی تھی .دانین نے پلکیں اٹھائیں تو اسے وارفتگی سے خود کو تکتے پایا۔

"یہ تایا ابو کا فیصلہ ہے عدن !پھر اسی بہانے میں کچھ دن پھوپھو کے ساتھ گزار لوں گی اور ان کی اولاد کی کمی کا احساس بھی دور ہو جائے گا۔ ایک ہفتہ ہی تو ہے۔ ویسے بھی کل مایوں ہے اور مایوں کے بعد دلہا دلہن ایک دوسرے کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔ پردہ تو کرنا ہی ہے، پھر پھوپھو کے گھر رہنے میں کیا قباحت ہے؟ "دانین نے ملتجی لہجے میں اپنے دل کی خواہش بھی واضح کی تھی کہ وہ بھی چند دن پھوپھو کے ساتھ رہنا چاہتی تھی، ان کی محبت محسوس کرتاچاہتی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تمہارے بغیر تو ایک پل گزارنا مشکل ہوتا ہے یار ! صبح آفس"
جاتے وقت اور واپسی پہ تم نظر نہ آؤ تو چین ہی نہیں ملتا، اب
یہ پورا ہفتہ۔۔۔ "عدن کے لہجے میں بے بسی تھی۔

ہمیشہ قریب رہ کر ہی تو محبت کا احساس نہیں دلایا جاتا۔ کبھی"
کبھی دوریاں بھی ضروری ہوتی ہیں محبت کی شدت جاننے اور
بیان کرنے کے لیے۔" دانین نظریں جھکائے یہ بات کہتے
ہوئے کتنی حسین لگ رہی تھی یہ کوئی عدن سے پوچھتا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جانتی ہو بہت بے صبرا ہو رہا ہوں میں اس وقت کے انتظار"
میں۔ کتنے حسین لمحے ہوں گے نا وہ جب تم دلہن بنی میرے
نام کی مہندی اپنے ان نازک ہاتھوں پر سجائے ، میرے سنگ
رخصت ہو کر میرے کمرے میں ، میری سیج پر بیٹھی میری منتظر
ہو گی۔ "وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے چمکتی آنکھوں میں
خوبصورت، نرم گرم جذبات لیے اسے تک رہا تھا۔ دانین نے
نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھوں میں محبت بھرے جذبات
کے سمندر میں تلاطم برپا پایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

صبر کریں، صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے ".وہ ہلکی سی شرارت"
آنکھوں میں لیے کہہ کر اس کی سائیڈ سے گزرتی جا چکی تھی۔
عدن بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کی پشت تکتا رہ گیا۔

بی پیشنٹ عدن ! بھی ایک ہفتہ اپنے دل کو ، اپنے جذبات کو"
سنبھالے رکھنا ہے۔ یہ سب شدتیں شادی کی رات ظاہر کرنی
ہیں۔ فی الحال مناسب وقت کا انتظار لازم ہے۔ "عدن خود سے
مخاطب ہوتا کچن سے نکلنے کو تھا جب ثمن کچن میں داخل ہوئی۔
عدن اسے نظرانداز کرتا کچن کے دروازے کی جانب بڑھا تھا
جب ثمن نے اس کا بازو تھامتے ہوئے اسے روکا۔ عدن نے
اس کی اس حرکت پر پلٹ کر خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔

Classic Urdu Material USB Ph#10133202109

آپ سے کچھ بات کرنی تھی عدن "!ثمن نے فوراً ہاتھ ہٹاتے" ہوئے اسے مخاطب کیا۔

"مجھے تمہیں سننے کا نہ کوئی شوق ہے اور نہ ہی کوئی خواہش۔" عدن سخت لہجے میں کہتا جانے کو مڑا۔

میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں عدن !سارا دن تو آپ" گھر میں کہیں نظر نہیں آتے ". ثمن نے بھیگی آواز میں کہا تھا۔ عدن ٹھٹھکا، قدم رکے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کس بات کی معافی؟"عدن نے ایک چبھتی ہوئی نگاہ اس پر "
ڈالی۔

عدن میں جانتی ہوں جو کچھ میں نے کیا وہ ٹھیک نہیں تھا"
لیکن کہانی کو میرے رخ سے دیکھیں تو آپ سے محبت کا اظہار
اتنا غلط بھی نہ تھا۔ مجھے علم ہے کہ آپ دانین سے منسوب ہیں
اس سے محبت کرتے ہیں اور اب اس سے شادی بھی کرنے ،
جار ہے ہیں لیکن دل یہ سب کہاں سنتا ہے؟ میرے دل سے
بھی خطا ہو گئی، محبت کر بیٹھا یہ آپ سے، جذبات کی رو میں
بہہ کر آپ سے اظہار محبت بھی کر ڈالا میں نے۔ پاگل ہو گئی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تھی میں۔ نہ جانے کیسے یہ سوچ لیا کہ آپ دانین کو چھوڑ کر مجھے اپنالیں گے لیکن اب مجھے احساس ہو چکا ہے عدن کہ آپ صرف دانین کے لیے بنے ہیں۔ آپ دونوں میں کوئی جدائی ڈال ہی نہیں سکتا۔ میں خود کو سنبھال چکی ہوں۔ آپ کے حوالے سے اپنے تمام تر خواب آنکھوں میں ہی دفنا چکی ہوں۔ اپنے دل کو سمجھا چکی ہوں کہ محبت فقط پانے کا نام ہی نہیں ہے۔ مجھے میری محبت نہیں ملی تو کیا ہوا؟ آپ کو تو اپنی محبت مل رہی ہے نا۔ آپ خوش ہیں تو اس میں میری خوشی ہے۔ جو کچھ بھی میں نے آپ سے کہا تھا اس سب کے لیے آئم رئیلی سوری !اب میں سب کچھ بھلا کر موو آن کر نا چاہتی ہوں ۔ سچے دل سے آپ کی شادی میں شرکت کرنا چاہتی ہوں۔ "ثمن

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

بھیگی آنکھوں سے اسے تکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر موجود شرمندگی کے تاثرات ہی تھے شاید جنہوں نے عدن کے دل کو پگھلایا تھا۔

انس او کے !اس طرح رونے کی ضرورت نہیں ہے۔ "کتنی" ہی دیر بعد وہ فقط اتنا ہی کہہ پایا۔ شاید اسے ثمن کی طرف سے اس معذرت کی امید نہیں تھی۔

میری معذرت قبول کر لی آپ نے؟ "ثمن نے سر اٹھا کر" اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ہاں !کوئی بات نہیں۔ ہوجاتا ہے کبھی کبھار ایسا۔ میں چاہتا"
ہوں تم سب کچھ بھلا کر باقی سب کی طرح ہی اس شادی کی
تیاریوں میں حصہ لو۔ "عدن کا لہجہ پہلے کی طرح ہی نرم ہو
چکا تھا وگرنہ ثمن کی رات کو کمرے میں آنے والی گھٹیا
حرکت کے بعد وہ اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔

تھینک یو عدن !تھینک یو سو مچ !آپ نہیں جانتے میرے دل"
سے کتنا بڑا بوجھ ہلکا کیا ہے آپ نے۔ "وہ نم آنکھوں سے
مسکرائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اسکی ضرورت نہیں۔ اب سو جاؤ جا کر، بہت رات ہو چکی"
ہے۔ کل مایوں کا فنکشن بھی ہے اس کی تیاریاں بھی کرنی ہوں
گی۔ گڈ نائٹ"!عدن بات مکمل کرتا ہوا کچن سے نکل گیا۔ پیچھے
،کھڑی ثمن نے اس کی پشت کو تکتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے
چہرے پر بےچارگی کی جگہ اب استہزائیہ مسکراہٹ نے لے لی
تھی۔ عدن کا دل وہ اپنی طرف سے صاف کر چکی تھی۔ اب
اپنی اگلی چال چلنے کے لیے اسے مزید چند دن کا انتظار کرنا تھا۔
اس نے اپنے فون کی گیلری سے چند تصاویر نکالیں جہاں دانین
شاپنگ مال میں اس اجنبی انسان کے بے حد قریب کھڑی تھی
اور وہ شخص اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے ہونٹوں سے اس
کے رخسار کو چھو رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202199

یہ تصاویر میرے لیے ترپ کا پتا ہیں اور یہ پتا پھینکتے ہی "
ساری بازی الٹ کر رہ جائے گی۔ جتنا خوش ہونا ہے ہو لو
دانین !بہت کم عمر ہے تمہاری خوشیوں کی، عدن کو تو تم سے
چھین کر رہوں گی میں۔"چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ لیے وہ
تصور میں دانین سے مخاطب تھی۔

ساحر گہری نیند سو رہا تھا جب نہ جانے کس احساس کے تحت اس کی آنکھ کھلی۔
خالی خالی نگاہوں سے چھت کو تکتے ہوئے وہ کتنے ہی پل چت لیٹا رہا۔ پھر

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پیاس محسوس ہوئی تو بستر سے اٹھتا کچن تک چلا آیا۔ پانی پی کر واپس آیا تو وال کلاک تک نگاہ گئی جہاں اڑھائی بجنے کو تھے۔

آج تاریخ کیا ہے؟ "ساحر نے ذہن پر زور دینے کی کوشش " کی لیکن پچھلے چند دنوں سے ذہن اتنا الجھ چکا تھا کہ اسے یاد نہ آسکا۔ وہ سائیڈ ٹیبل تک آیا جہاں کیلنڈر موجود تھا۔ ساحر نے کیلنڈر پر نظر دوڑائی تو معلوم ہوا کہ آج چودہ مارچ اور جمعرات کا دن ہے۔ کتنے ہی دن وہ کوڈ ورڈز کو ڈی کوڈ کرنے میں ضائع کر چکا تھا لیکن اب تک کامیاب نہ ہوا تھا۔ یونہی خالی خالی نگاہوں سے کیلنڈر کو دیکھتے ہوئے وہ ایک دم چونکا۔ ذہن میں کوئی خیال سا لپکا تھا۔ ساحر نے فوراً کیلنڈر تھامتے ہوئے اسے

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

بغور دیکھا جہاں اوپر دن کے ناموں کے پہلے حروف لکھے تھے اور نیچے پورے ماہ کی تاریخیں لکھی تھیں۔ ساحر تیزی سے وہاں سے اٹھا اور فوراً اسٹڈی ٹیبل تک آیا۔ پین تھام کر نوٹ پیڈ اپنی جانب گھسیٹا۔ وہ کچھ لکھ رہا تھا اب۔

---اگر ان حروف کو اے بی سی میں(Atba) عتبہ ”
پہلا حرف A نمبرنگ کے حساب سے لکھا جائے تو اسپیلنگز میں
پہلا حرف ہو A دوسرا اور پھر سے B ،بیسواں T بنتا ہے۔
،گا۔ اگر اسے ترتیب سے لکھا جائے تو یہ 1-2-20-1 بنے گا
لیکن اس کا کیا مطلب کیا ہوگا؟ "ساحر سامنے موجود صفحے پر
لکھے گنتی کے الفاظ دیکھ کر بڑبڑایا تھا۔ پھر یہ کوشش بھی بے کار

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

دیکھ کر نوٹ پیڈ کا اگلا صفحہ کھولا اب وہ دوبارہ کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔

عتبہ کو اگر الگ الگ حروف میں لکھا جائے تو)ع ، ت ، ب"
ہ (یہ چار حروف بنتے ہیں اور اگر الف ب کی نمبر نگ کی ،
جائے توع تئیسواں حرف ہے ،ت تیسر ب دوسرا اور ہ
تینتیسواں حرف بنتا ہے اور اگر اسے گنتی کے حساب سے ترتیب
سے لکھا جائے تو یہ

بنتا ہے ، اب ان ڈیجٹس کا کیا مطلب ہو گا؟ 23-3-2-33
ساحر الجھی ہوئی نگاہوں سے سامنے پڑے صفحے کو دیکھ رہا تھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

اگر ان ڈیجٹس کو تاریخ میں ڈھالا جائے تو یہ 23 مارچ کی"
تاریخ بنے گی لیکن اگلے ڈیجٹس کا کیا مطلب ہے؟ یہ واقعی
،کوئی تاریخ ہے یا کچھ اور ؟؟ "ساحر نے سر ہاتھوں میں گرایا
آنکھوں کے سامنے عتبہ لفظ کے چاروں حروف گردش کر رہے
تھے اور ساتھ ہی یہ تاریخ بھی۔ ساحر نے آنکھیں بند کیں تو
ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔ 23-3-2-33 میں سے 33 کو
کاٹتے ہوئے ساحر نے عتبہ لفظ کے آخری حرف 'ہ 'کو 2 کے
ساتھ لکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1015220209

وہ بڑبڑایا۔ آنکھوں میں چمک سی ابھری۔ "23-3-20"
مطلب جو بھی پلاننگ کی جارہی ہے وہ 23 مارچ 2020 کے
لیے ہے۔

مارچ۔۔۔وہ تاریخ جب قرار دار پاکستان منظور ہوئی۔ یہ 23"
خاص دن ہے پاکستان کے لیے اور اس دن ہی پاکستان کے
مختلف شہروں میں مخصوص مقامات پر تقاریب منعقد کرتے ہوئے
اس خوشی کو منایا جاتا ہے لیکن اس خاص دن کو وہ لوگ دھماکہ
کر کے بد ترین دن بنانا چاہتے ہیں جس میں پاکستان کا شدید
نقصان ہو گا۔ "ساری کڑیاں جڑتی جا رہی تھیں۔ اس کے ساتھ
ہی ساحر کے چہرے پر چھائی سختی بھی بڑھتی جارہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

لیکن یہ بلاسٹ کہاں کہاں پلان کیے جا رہے ہیں یہ ابھی تک"
معلوم نہیں ہوا۔ "ساحر خود سے مخاطب ہوا۔

عتبہ کی آمد پر لارا کو ہم سے کوئی نہیں بچا سکتا ".ساحر کے"
کانوں میں شعیب کرمانی کی آواز گونجی۔

عتبہ کا پزل تو حل ہو چکا ہے۔ اب جہاں بلاسٹ پلان کیے"
گئے ہیں وہ جگہیں یقین لفظ "لارا "میں چھپی ہیں۔"ساحر کہتے
ہوئے واپس نوٹ پیڈ کی طرف آیا۔ اس سے پہلے کہ وہ لکھتا یا

ClassicUrdu Material ISBN#1013320109

دوسرے لفظ پر غورو فکر کرتا سائیڈ میں موجود لینڈ لائن پر کال آنے لگی۔

اس وقت کس کا فون ہو سکتا ہے؟ "ساحر حیران ہوا۔ پھر" اٹھ کر فون کی جانب چلا آیا۔

ہیلو !ساحر کی آواز محتاط کی تھی۔"

سر میں عظیم بات کر رہا ہوں۔ میں اس وقت میکلوڈ روڈ پر" ہوں۔ سر میری جان خطرے میں ہے۔ شعیب کرمانی کا ایک اہم

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

راز مجھے معلوم ہو چکا ہے لیکن اس کے بندے اس وقت مجھے چاروں طرف سے گھیر چکے ہیں۔ وہ بہت زیادہ ہیں اور ان کے پاس اسلحہ بھی ہے۔ میں بالکل نہتا اور اکیلا ہوں۔ ان کا مقابلہ ،نہیں کر سکتا۔ پلیز مجھے بچا لیجیے۔ وہ لوگ بہت خطرناک ہیں مجھے مار ڈالیں گے۔" دوسری جانب سے عظیم کی سہمی ہوئی سی .آواز سنائی دی تھی۔ اس کا سانس پھول رہا تھا شاید

ہیلو عظیم !تم کہاں ہو اس وقت ؟ مجھے ایڈریس بتاؤ میں ابھی" پہنچتا ہوں۔ ہیلو !عظیم !کیا تم مجھے سن رہے ہو؟ "ساحر کے دماغ سے اس وقت سب کچھ نکل چکا تھا۔ یاد رہا تھا تو بس یہ

Classic Urdu Material ISBN#1013302199

کہ اس کے ایک ٹیم ممبر کی جان خطرے میں تھی اور وہ اپنی ٹیم کے سب ممبرز کی حفاظت کا ذمہ دار تھا۔

سر میکلوڈ روڈ پر فون بوتھ ہے یہ۔ فون بوتھ کے بالکل" سامنے میکڈونلڈ ہے اور آہ "!!بات کرتے کرتے عظیم چیخا تھا۔ ساتھ ہی کانچ کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔

ہیلو !ہیلو عظیم !آر یو دیر؟ "ساحر نے شدید اضطراب کے" عالم میں بار بار اسے ہلاتے ہوئے کریڈل پر ہاتھ مارا لیکن دوسری جانب سے کال کٹ چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

عظیم کی جان خطرے میں ہے ، مجھے جانا ہو گا۔ "بدحواسی" کے عالم میں کہتے ہوئے ساحر ریوالور میں گولیاں چیک کرتا ہوا تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

❣️❣️❣️❣️❣️

عظیم "!ساحر عظیم کی بتائی گئی جگہ پر پہنچ چکا تھا جہاں فون" بوتھ کے بالکل سامنے میکڈونلڈ ریسٹورنٹ موجود تھا۔ رات کے آخری پہر وہاں بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ نہ تو عظیم کہیں موجود تھا اور نہ ہی شعیب کرمانی کے بندے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

عظیم کہاں ہو تم؟ کیا تم مجھے سن سکتے ہو؟ "خالی ویران"
سڑک پر ادھر ادھر جاتے ہوئے وہ بے چینی کے عالم میں عظیم
کو پکار رہا تھا لیکن کوئی صدا سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ساحر
تیز قدموں سے چلتا ہوا فون بوتھ کی جانب آیا۔ شاید یہاں سے
عظیم نے کال کی تھی، فون بوتھ کی سامنے کی کانچ کی دیوار
ٹوٹی ہوئی تھی۔ شاید اسی کانچ کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی
ساحر کو فون میں۔ ریسیور بھی کریڈل تار کے ساتھ نیچے لٹک
رہا تھا۔ میکلوڈ روڈ پر اس فون بوتھ کے ٹوٹنے کے علاوہ لڑائی
جھگڑے یا مار پیٹ کے اور کوئی نشان نظر نہیں آرہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

عظیم و ئیر آر یو؟ "ساحر پھر سے چلایا۔ اس کا دم گھٹنے لگا تھا"
یہ سوچ کر کہ اس کے مشن میں شامل اس کا ٹیم ممبر شعیب
کرمانی کے بندوں کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور عظیم شعیب کرمانی
کے کسی اہم راز کی بابت بھی بات کر رہا تھا۔ تو کیا وہ لوگ
عظیم کو اغواء کر چکے تھے؟ کہیں اسے کسی قسم کا کوئی نقصان تو
نہیں پہنچا دیا گیا؟ ساحر پیشانی مسلتے ہوئے سوچ رہا تھا جب
پیچھے سے کسی نے لوہے کے راڈ سے اس کے سر پر زور دار وار
کیا۔

آہ "!ساحر کی آنکھوں کے سامنے ایک پل کو زمین و آسمان"
گھوم گئے۔ اس نے بے ساختہ اپنا سر تھاما۔ دوسرے ہاتھ سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ریوالور نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے ہی چار آدمیوں نے اسے قابو کرتے ہوئے اس کا ریوالور چھین لیا۔

چھوڑو مجھے۔ کون ہو تم لوگ؟ "ساحر نے مقابلہ کی کوشش" کرتے ہوئے ایک شخص کے منہ پر مکا جڑ دیا تھا لیکن اسے کوئی موقع دیے بغیر اگلے ہی پل عقب سے کسی نے سفید رومال اس کے منہ پر رکھ دیا۔ ساحر تڑپا تھا، مزاحمت کرنی چاہی تھی لیکن رومال پر گیلے مائع کا اثر اتنا تیز تھا کہ لمحوں میں ہی وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوا۔

Classic Urdu Material USBN#1013320210

اس بڑے سے کمرے میں اس وقت اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ فقط دائیں جانب کی دیوار کے ساتھ ایک بلب روشن تھا جو اندھیرے کو نگلنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا، بلب کی اس ہلکی ہلکی سی روشنی میں دیکھا جائے تو کمرے کے ایک کونے میں شاید کاٹھ کباڑ پڑا تھا، جبکہ عین وسط میں پڑی لوہے کی کرسی پر زخموں سے نڈھال کوئی بے ہوش وجود بندھا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور اس ایک شخص کے علاوہ وہاں کوئی ذی روح نہ تھا، البتہ باہر سے آتی باتوں کی آوازیں ظاہر کر رہی تھیں کہ کچھ لوگ باہر موجود ہیں۔ نا جانے کتنے گھنٹے گزرے تھے جب وہ آہستہ آہستہ ہوش کی سرزمین پر قدم رکھنے لگا۔ حواس بیدار ہوئے تو سب سے پہلا احساس جو ہوا وہ پورے جسم میں انتہائی درد کا تھا،

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

سر اور وجود سے اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتے ہوئے ساحر نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو آنکھوں کے سامنے تارے سے ناچنے لگے۔ نگاہوں کے سامنے دھند کی دبیز تہہ تھی جو ہر چیز کو ڈھانپے ہوئے تھی۔ بے سدھ ہوتے ہوئے ساحر نے آنکھیں سختی سے میچ کر سر کرسی کی پشت سے لگایا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ ذہن کے پردے پر مختلف مناظر گردش کرنے لگے تھے۔ چودہ مارچ کی صبح اڑھائی بجے کے قریب لینڈ لائن پر عظیم کی کال، ساڑھے تین بجے کے قریب ساحر کا میکلوڈ روڈ پر پہنچنا کسی کا عقب سے وار اور اسے بے ہوش کرنا۔ وہ ابھی تک یہ نہیں جان پایا تھا کہ اسے کس نے اغواء کروایا تھا؟ اغواء کرنے کا مقصد کیا تھا؟ کیونکہ ابھی تک اغواء کروانے والا اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔ ساحر کو شک تھا کہ شاید یہ کام شعیب کرمانی کا ہی تھا۔ لیکن کیوں؟ کس لیے؟ ذہن الجھ چکا تھا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#9013202109

تمام سوچوں کو پرے دھکیلتے ہوئے ساحر نے آنکھیں کھولیں، شاید زیادہ دیر بے ہوشی کے باعث ہر چیز دھندلی دکھائی دے رہی تھی، ساحر نے سر جھٹکا لیکن پھر کراہ کر رہ گیا۔ سر کی عقبی جانب شدید درد کا احساس ہوا تھا۔ اسے یاد آیا کہ اغواء ہونے کے بعد جب اسے ہوش آیا تھا تب اس پر بلاوجہ ہی تشدد کیا گیا تھا۔ وہ تین آدمی تھے اور تینوں ہی اس کے لیے انجان تھے۔ لیکن انہوں نے کسی کے کہنے پر ساحر کو بری طرح زدوکوب کیا تھا، اس دھاتی کرسی کے ہتھوں سے جڑی ہتھکڑیوں میں ساحر کے ہاتھوں اور پاؤں کو بری طرح جکڑا گیا تھا و گرنہ وہ تینوں آدمی شاید ایک پل بھی اس کے سامنے نہ ٹک پاتے لیکن اس وقت ساحر بے بس تھا، وہ اپنے بچاؤ کے لیے کچھ کر نہیں سکا تھا۔ نتیجتاً اس کی سفید ڈریس شرٹ پر جگہ جگہ خون کے دھبے موجود تھے، پورا وجود زخموں سے بھرا تھا اور یہیں پر بس نہیں کی گئی تھی، بجلی کی تاریں اس کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

کرسی سے لگا کر اسے کرنٹ کے زوردار جھٹکے دیئے گئے تھے، وہی جھٹکے ساحر کی دوبارہ بے ہوشی کا سبب بنے تھے۔ بہت دیر بعد آنکھیں ارد گرد کے ماحول سے مانوس ہوئیں تو ساحر نے نظریں جھکا کر ہتھکڑیوں میں جکڑے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔ تشدد کے دوران مزاحمت کرنے پر ہتھکڑیوں کی رگڑ لگنے کے باعث ساحر کی کلائیوں پر بھی زخم بن چکے تھے جن سے خون رستا رستا اب تھم چکا تھا۔ وہ اب اپنے حواس کو بروئے کار لاتے ہوئے بغور اپنے ارد گرد دیکھ رہا تھا تاکہ یہاں سے کوئی راہ فرار ڈھونڈ سکے لیکن کوئی حل نظر نہیں آرہا تھا، اس کمرے سے باہر نکلنا تو بعد کی بات تھی، پہلے ان ہتھکڑیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا تھا جو ناممکن نظر آرہا تھا۔ اسے رسیوں سے جکڑا گیا ہوتا تو شاید مزاحمت کے باعث رسیاں تڑوانا بھی آسان ہوتا لیکن ہتھکڑیوں سے خود کو آزاد کروانے کی ایک ہی صورت تھی کہ ہتھکڑی میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

لگے تالے کی چابی حاصل کی جاتی اور چابی کہاں تھی؟ یقیناً باہر موجود افراد میں سے کسی ایک کے پاس۔ اسے حاصل کرنا آسان تو ہر گز نہیں تھا۔ بے دم ہوتے ہوئے ساحر نے پھر سے سر کرسی کی پشت سے لگایا، اس وقت اسے ٹھنڈے دماغ سے کام لینا تھا۔ یہاں سے نکلنے کے لیے پلان کی ضرورت تھی اور پلان بنانے کے لیے ذہن کا پر سکون ہونا اشد ضروری تھا۔

وہ کتنے ہی پل یونہی بیٹھا رہا جب باہر سے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ ساحر چوکنا ہوتا ہوا فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔ باہر سے باتوں کی آواز آنا اب بند ہو چکی تھی۔ قدموں کی آہٹ دروازے کے قریب آتی محسوس ہو رہی تھی۔ پھر دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی۔ دروازہ کھلا تو باہر ملگجا اندھیرا دکھائی دیا۔ شاید شام ہو رہی تھی۔ اگلے ہی پل دروازہ بند ہوا تو روشنی کا راستہ بھی رک گیا۔ اندر آنے والے چار افراد تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920209

"لائٹس آن کرو۔" بارعب سی آواز سنائی دی۔ان میں سے ایک شخص نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا،ایک دم اتنی تیز روشنی کی وجہ ساحر کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس نے فوری چہرے کا رخ دوسری سمت کرتے ہوئے آنکھیں بند کیں،چند پل کے توقف سے آنکھیں کھولیں تو اپنے قریب آتے شخص کا چہرہ واضح ہوا۔

"شعیب کرمانی!" ساحر کے لبوں نے بے آواز جنبش کی،اس کی توقع کے عین مطابق اسے اغواء کروانے والا شعیب کرمانی ہی تھا۔

"کیا ہوا؟؟ حیرت نہیں ہوئی مجھے دیکھ کر؟؟ لگتا ہے تمہیں پہلے سے ہی علم تھا کہ تمہیں یہاں تک پہنچانے والا میں ہی ہوں۔" اس سے چند قدموں کے

Classic Urdu Material ISBN#01320299

فاصلے پر رک کر شعیب کرمانی لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

ساحر نے لب بھینچے۔

"بہت افسوس ہو رہا ہے تمہیں اس حالت میں دیکھ کر۔ آئی ایس آئی کا جانباز ایجنٹ جس پر آئی ایس آئی آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتی ہے۔ زخموں سے چور وجود لیے آج میرے سامنے بے بس پڑا ہے اور مجھے تو یہی ٹینشن کھائے جا رہی ہے کہ آئی ایس آئی کا اگلا قدم کیا ہو گا؟ وہ اپنے اس نڈر ایجنٹ کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے یا میرے مشن کو ناکام بنانے کی؟ لیکن سچ بتاؤں؟؟ دونوں کوششوں میں ہی ناکام ہوں گے وہ، کیونکہ تمہاری موت بھی پکی ہے اور میرے مشن کی کامیابی بھی۔" شعیب کرمانی کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھری تھی۔ ساحر نے اسے جواب دینا گوارا نہیں کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"وہ دن تو تمہیں یاد ہی ہو گا میجر ساحر جب قادر نام کا ایک شخص یونہی تمہاری گرفت میں، زخموں سے نڈھال، بندھا ہوا تمہارے سامنے موجود تھا؟ اس وقت تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا کہ اگلے چند ہی دنوں میں تم قادر کی جگہ موجود ہو گے۔ ہاں البتہ اس بار صورتحال تھوڑی سی مختلف ہے، قادر کو تو فقط ایک گولی لگی تھی، پیشانی کے عین درمیان میں اور چند لمحوں میں ہی وہ جان کی بازی ہار گیا تھا لیکن تمہارے معاملے میں ایسا ہر گز نہیں ہو گا، اتنی آسان موت تو تمہیں ہر گز نہیں ملے گی، تمہیں تو میں ایسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا کہ تمہارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ شعیب کرمانی کے نام سے ہی خوف کھائیں گے، بہادری کے ریکارڈز قائم کر کے تم ان سب کے لیے ایک مثال بن چکے تھے نا؟؟ اب تمہاری یہ موت بھی ان سب کے لیے ایک مثال پیدا

Classic Urdu Material ISBN#0132021209

کرے گی۔" شعیب کرمانی کی آنکھوں میں سختی چھائی تھی۔ ساحر کے چہرے کے عضلات تن گئے۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے شعیب کرمانی! آج تم مجھے مارو گے تو کل مجھ جیسے دس اور جانباز سپاہی آئیں گے تم جیسے ملک دشمنوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے۔ کیونکہ جن کے دلوں میں وطن کی محبت بستی ہو، انہیں موت کا خوف پیچھے ہٹنے پر مجبور نہیں کرتا۔ ہم تو اس فیلڈ میں آنے سے پہلے ہی جان ہتھیلی پر رکھ چکے ہوتے ہیں، جو سر پر کفن باندھ کر نکلے ہوں انہیں موت کا کیا ڈر؟ جام شہادت نوش کرنا ہمارے لیے سب سے بڑی خوش قسمتی ہوتی ہے، پھر تم کسے ڈرانے چلے ہو؟" ساحر کے لہجے میں جذبہ حب الوطنی کی جھلک تھی۔ اس کی بات پر شعیب کرمانی کے چہرے کا رنگ ایک پل کو بدلا لیکن اگلے ہی پل وہ سنبھل چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013220109

"جذبات اچھی چیز ہوتے ہیں میجر ساحر! لیکن تم میں اور مجھ میں ایک چیز کامن ہے۔ میرے دھندے اور تمہاری فیلڈ میں جذبات نام کی کسی چیز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمیں بے حس ہونا پڑتا ہے، تمہارے دل میں اپنے وطن سے محبت ہے، ٹھیک ہے لیکن حقیقت سے نظریں چرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور حقیقت یہی ہے کہ تم اس وقت میری قید میں ہو۔ میں چاہوں تو ایک سیکنڈ میں اپنے ریوالور کی ساری کی ساری گولیاں تمہاری کھوپڑی میں اتار سکتا ہوں، تمہاری زندگی کے یہ جو پل ہیں نا یہ صرف میری مرہون منت ہیں۔" شعیب کرمانی نے اس کے قریب آتے ہوئے اس کے کندھے پر لگے زخم کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تھا۔ ساحر کے چہرے پر تکلیف کے آثار دکھائی دیئے تھے لیکن اس نے آہوں کو دباتے ہوئے اذیت کو ضبط کرنے کی کوشش کی۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202199

"خدائی کے دعوے مت کرو شعیب کرمانی! کیونکہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اگر تم نے اب تک مجھے شوٹ نہیں کیا تو اس کی وجہ تم نہیں ہو، یہ میرے خدا کی مرضی ہے، یہ سچ ہے کہ اس وقت میں تمہاری قید میں ہوں لیکن بازی پلٹنے کو فقط ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے۔ مجھے میرے رب پر یقین ہے کہ وہ سچ کا اور اچھائی کا ہی ساتھ دے گا اور جب میرے رب کی رضا ہو گی تب اس طرح سے پانسہ پلٹے گا کہ تم ششدر رہ جاؤ گے۔" ساحر کے لہجے میں پختہ یقین تھا، شعیب کرمانی چند پل اس کے پر یقین چہرے کو دیکھے گیا۔

"واٹ آ کانفیڈنس!" شعیب کرمانی کے لہجے میں اس بار ستائش تھی، وہ اب اس کے کندھے سے ہاتھ ہٹا چکا تھا۔

"ویسے مجھے داد دینی پڑے گی میجر ساحر! مجھے لگا تھا میں نقلی شعیب کرمانی کو فلیٹ میں ٹھہرا کر تمہیں اور تمہاری ٹیم کو چکما دینے میں کامیاب ہو چکا ہوں

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

لیکن میں غلط تھا۔ تم واقعی بہت ذہین ہو، نہ صرف مجھ تک پہنچ گئے بلکہ میرے اور راء کے مشترکہ پلان کے بارے میں بھی معلوم کر لیا۔ یہ جاننے کے بعد تو تمہاری اعلیٰ ذہانت کے بارے میں کوئی شک نہیں رہا کہ تم ہمارے کوڈ ورڈز میں سے لفظ عتبہ کو ڈی کوڈ کر چکے ہو۔" شعیب کرمانی نے پر سکون لہجے میں کہتے ہوئے ساحر کے سر پر دھماکا کیا تھا۔ ساحر نے بے ساختہ آنکھیں میچیں۔ فلیٹ سے نکلنے سے قبل وہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا لفظ عتبہ کو ڈی کوڈ کر رہا تھا اور اسے ڈی کوڈ کرنے کے بعد لفظ لارا کے متعلق سوچ رہا تھا لیکن عظیم کی کال آنے پر وہ سب کچھ چھوڑ کر عجلت میں وہاں سے نکل آیا۔ یہ بات تو وہ اب تک سمجھ ہی چکا تھا کہ ان کی ٹیم میں سے کوئی غدار ہے اور یقیناً اسٹڈی ٹیبل پر پڑے ان نوٹس سے دیکھ کر ہی اس غدار نے شعیب کرمانی کو انفارم کیا ہو گا کہ ساحر لفظ عتبہ کو ڈی کوڈ کر چکا ہے۔ ساحر نے سختی سے لب بھینچے۔

CassieUrduMaterial ISBN#1013202109

"کیا ہوا؟ دکھ ہو رہا ہے ادھورا کام چھوڑ کر آنے پر؟؟ اگر تمہیں رات کے وقت وہاں میکلوڈ روڈ پر نہ بلایا جاتا تو اب تک یقیناً تم لفظ لارا کو بھی ڈی کوڈ کر چکے ہوتے اور ان جگہوں کے بارے میں جان چکے ہوتے جہاں 23 مارچ کو بلاسٹ ہوں گے لیکن اب تمہیں ذہن پر زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے میجر ساحر! کیونکہ اگر اب تم یہ سب جان بھی جاؤ تب بھی کچھ کر نہیں سکو گے، اپنی زندگی کی فکر کرو۔ زیادہ وقت نہیں بچا تمہارے پاس۔" شعیب کرمانی بات مکمل کر کے اب سگریٹ سلگا رہا تھا۔

"ویسے مجھے حیرت ہے کہ تمہارے ارد گرد موجود تمہارے قریبی لوگوں میں سے ہی ایک شخص ہماری مدد کرتا رہا اور تمہیں علم تک نہ ہو سکا اس بات کا؟ سچ کہوں تو اگر اس نامعلوم شخص کی مدد نہ ملتی تو شاید آج میں یہاں تک نہ پہنچ پاتا۔ میں کامیابی کی جانب بڑھ رہا ہوں۔ آل کریڈٹ گوز ٹو دیٹ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مسٹیر ئیس مین ! "شعیب کرمانی سگریٹ کا لمبا کش لے کر دھواں ہوا میں چھوڑتا بولا۔

"نامعلوم؟ مطلب تمہیں بھی علم نہیں کہ تمہاری مدد کرنے والا کون ہے؟؟" ساحر پہلی بار اس کی بات پر چونکا تھا۔

"اگر علم ہوتا تو اسے اکیس توپوں کی سلامی ضرور پیش کرتا میں لیکن اس شخص کا معاملہ ایسا ہے کہ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں، بہت کوشش کی اس کے بارے میں معلوم کرنے کی کہ اتنے کام کا بندہ آخر ہے کون؟ لیکن ناکام رہا۔ نہ وہ کبھی سامنے آیا نہ میں نے اسے کبھی دیکھا۔۔ رابطہ رہا تو بس فون کی حد تک۔۔ وہ کون ہے، کیا چاہتا ہے اور میری مدد کیوں کر رہا ہے کچھ علم نہیں۔۔ ہاں ! لیکن زندگی میں ایک بار اس سے مل کر اس کا

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

شکریہ ضرور ادا کرنا چاہتا ہوں میں۔" شعیب کرمانی مسرور سا کہے جا رہا تھا، پھر ایک دم چونکا۔

"خیر تمہیں کیوں بتا رہا ہوں میں یہ سب؟ یہاں جس کام کے لیے میں آیا ہوں مجھے وہ کام سرانجام دینا ہے، اپنے رب کو یاد کر لو میجر ساحر کیونکہ تمہارا آخری وقت آن پہنچا ہے۔" شعیب کرمانی نے بات مکمل کرتے ہوئے ریوالور نکالا۔

"اتنے ذہین و فطین شخص کو مارتے ہوئے مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے میجر ساحر! جانتے ہو تمہیں مارنا میری پلاننگز میں بالکل شامل نہیں تھا لیکن کیا کروں؟ تم جان بوجھ کر میرے راستے میں آ رہے ہو، میرے مشن کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہو، اب رکاوٹوں کو ہٹانا تو پڑتا ہی ہے نا۔" ریوالور کی نال پر انگلی پھیرتے ہوئے شعیب کرمانی مصنوعی افسردگی سے کہہ رہا تھا، ساحر بظاہر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اسے ہی دیکھ رہا تھا لیکن اس وقت اس کے دماغ میں ایک ساتھ بہت کچھ چل رہا تھا۔ وہ یہاں سے نکلنے کے لیے کوئی لائحہ عمل سوچ رہا تھا۔

"چلو اس افسوس کو ختم کرتے ہیں، میرے پاس تمہارے لیے دو آپشنز ہیں، ان میں سے ایک کا انتخاب کر لو۔ شاید تمہاری جان بچ جائے۔" شعیب کرمانی نے ساحر کی جانب دیکھا، پھر اس کے قریب آنے لگا۔

"پہلی آپشن، میرے ہاتھوں تمہاری موت۔" اس نے ساحر کے سامنے قدرے جھک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ ساحر نے بے نیازی سے چہرے کا رخ موڑا گویا یہ آپشن قابل قبول نہ ہو۔

"دوسری آپشن! آئی ایس آئی چھوڑ کر ہماری ٹیم جوائن کر لو۔ یقین کرو بہت جلد تم راکا بھروسہ جیت لو گے۔ تم جیسے نڈر لوگوں کی بہت ضرورت ہے ہمیں، بہت قدر کرتے ہیں ہم تم جیسے ذہین لوگوں کی، تم بھی فائدے میں

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

رہو گے، تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور تم کروڑوں میں کھیلو گے۔"

شعیب کرمانی سابقہ حالت میں کھڑے کھڑے بغور اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔ ساحر اس کی بات پر چونکا، ایک پل کو شعیب کرمانی کی جانب دیکھا، اگلے ہی پل ساحر کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ جھلکی۔

"تمہاری دونوں آپشنز کو میں ٹھکراتا ہوں شعیب کرمانی! کیونکہ اپنے لیے مواقع میں خود پیدا کرتا ہوں۔ یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ میرے پاس فقط یہی دو آپشنز ہیں، ایک تیسرا آپشن بھی ہے میرے پاس۔ جاننا چاہو گے وہ کیا ہے؟" ساحر کی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک تھی، شعیب کرمانی نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔

"تمہاری موت! یہ ہے تیسرا آپشن اور اس آپشن کو چنا ہے میں نے۔ یاد رکھنا! میں تمہیں ختم بھی کروں گا اور تمہارے اس مشن کو ناکام بھی کروں

Classic Urdu Material ISBN:1015920199

گا۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔" ساحر کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔

اس کے حوصلے بلند تھے کہ موت کو اتنے قریب دیکھ کر بھی وہ پریشان نہیں ہوا تھا اور یہی بات شعیب کرمانی کو غصہ دلا گئی تھی۔

"تمہیں تو میں۔۔۔" طیش کے عالم میں شعیب کرمانی نے ریوالور کی نال ساحر کی کنپٹی پر رکھی تھی۔ وہ اپنی سوچ پر عمل پیرا ہونے کو ہی تھا جب پیچھے سے شعیب کرمانی کے ایک ساتھی نے اسے پکارا۔

"سر آپ کی کال ہے۔" وہ شخص شعیب کرمانی کی جانب اس کا سیل فون بڑھائے کھڑا تھا۔ شعیب کرمانی نے فون پکڑ کر کال ریسیو کی۔ دوسری جانب سے بات سن کر اوکے کہا اور کال کاٹ دی۔

"خوش قسمت ہو تم کہ مر نہیں گئے میرے ہاتھوں۔ اگر یہ کال نہ آتی تو اب تک تم اوپر جا چکے ہوتے۔ خیر اب کچھ وقت مزید لے لو اور کر و اپنی موت کا

Classic Urdu Material ISBN:1013320209

انتظار۔۔۔یہ کام ختم کرلوں پھر تم سے ملتا ہوں آکر۔"شعیب کرمانی بات مکمل کرنے کے بعد اپنے آدمیوں کی طرف مڑا تھا۔

"اچھی طرح سے خاطر تواضع کرنا اس کی۔یہ ہمارا خاص مہمان ہے، کہیں کوئی شکایت نہ رہ جائے اسے۔"شعیب کرمانی طنزیہ انداز میں اپنے ساتھیوں کو حکم دیتا وہاں سے جا چکا تھا۔

"خوش قسمتی تمہاری ہے شعیب کرمانی کہ تم بچ گئے لیکن اگلی ملاقات ہماری آخری ملاقات ثابت ہو گی۔"بند دروازے کو گھورتے ہوئے ساحر بڑبڑایا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1012320109

دانین ادھر دیکھو میری طرف۔ "کومل فون کا کیمرہ آن کئے" اس کی تصاویر لے رہی تھی۔

بس کر دو یار !یہیں پر تھکا دو گی کیا؟ ابھی میں نے باہر جا" کر اتنی دیر رسم کے لیے بھی بیٹھنا ہے۔ وہاں بھی تو فوٹو شوٹ ہونا ہے۔ پھر فون میں تصاویر لینے کا مطلب؟ "مہندی کی دلہن بنی دانین نے اس کے مسلسل تصاویر لینے پر اسے خوب سنائی۔

تمہارے جو شوہر محترم ہیں نا ان کی ہی فرمائش ہے کہ دانین" کی ڈھیر ساری تصاویر لے کر سینڈ کرو۔ بقول ان کے دلہن تم ان کی ہو تو تمہیں سب سے پہلے دیکھنے کا حق بھی ان کا ہی ہے۔ "کومل نے سیل فون میں تصاویر لینے کا مقصد بتایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

تم عدن کو تصاویر بھیج رہی ہو؟ "دانین نے آنکھیں پھیلائیں۔"

اور نہیں تو کیا؟ صبح سے انہوں نے میری جان کھائی ہوئی" تھی کہ جیسے ہی تم ریڈی ہو جاؤ فوراً تمہاری تصاویر انہیں سینڈ کروں۔ دیکھو کتنے بےقرار ہو رہے ہیں عدن بھائی پکچرز کے لیے۔ کب سے آنلائن بیٹھے ہیں۔ "کومل بولتے ہوئے اب واٹس ایپ پر عدن کو تصاویر بھیج رہی تھی۔ مایوں کے بعد سے ہی دانین سے سیل فون بھی لے لیا گیا تھا۔ اس کے اور عدن کے ملنے اور بات چیت کرنے پر مکمل پابندی عائد تھی۔ تبھی عدن کو مدد کے لیے کومل کا سہارا لینا پڑا تھا۔

ظاہر ہے وہ تو آج فارغ بیٹھے مکھیاں مار رہے ہیں۔ ادھر سب" گیسٹس تیاری کر رہے ہیں مہندی لے کر آنے کی اور عدن

Classic Urdu Material ISBN 1013320210

بھائی حسرت سے سب کو دیکھ رہے ہیں۔"ردابہ نے شاہ مینشن کی صور تحال بتائی۔ وہ تیار ہو کر پہلے ہی بڑی پھوپھو کے گھر آچکی تھی جہاں سب لڑکیاں دانین کے کمرے میں جمع تھیں۔ کیونکہ ان کے درمیان یہی طے ہوا تھا کہ فیملی کی سب لڑکیاں شادی میں دلہن کی طرف سے شرکت کریں گی اور سب لڑکے دلہا کی طرف سے۔

ویسے یہ سراسر نانصافی ہے بھئی دلہا کے ساتھ۔۔ ہماری فیملی" میں عجیب ہی رواج ہے لڑکا اور لڑکی کی مہندی الگ الگ کرنے کا۔ آج دانین کی مہندی ہے، کل عدن کی۔ نہ دلہن دلہا کی مہندی دیکھ سکے نہ دلہا دلہن کی۔ "ثمن نے اعتراض پیش کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

وہ تو ٹھیک ہے ثمن آپی لیکن ایک لحاظ سے مہندی کا یہ"
طریقہ صحیح بھی ہے۔ لڑکی کی مہندی کی رسم ایک دن پہلے ادا
کر جاتی ہے تاکہ اگلے دن وہ سکون سے مہندی بھی لگوا سکے اور
نیند بھی پوری کر سکے، اور دلہا صاحب کو بارات کے دن فریش
فریش سی دلہن مل سکے کیونکہ آگے انتہائی تھکا دینے والے دن
اس کے منتظر ہوتے ہیں۔ ویسے بھی اس طرح گیسٹس کو
انجوائے منٹ کے لیے ایک دن زائد مل جاتا ہے۔ "سمعیہ کہتے
ہوئے دانین کا دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی۔ وہ خود بیوٹیشن تھی
تبھی دانین کو مہندی کے لیے اس نے تیار کیا تھا۔

ویسے دانین !اگر اس سیزن میں ہی شادی کرنی تھی تو گھر"
والے ایک ماہ قبل چودہ فروری کو ہی بارات کا دن رکھ لیتے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ویلنٹائن ڈے اور اینیورسری ایک ساتھ سیلیبریٹ کر لیتے تم اور عدن بھائی۔ ایک ماہ لیٹ کر دی شادی اب سولہ مارچ کو تماری مہندی، سترہ مارچ کو عدن بھائی کی مہندی اور اٹھارہ مارچ کو بارات، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ۔ ایک ماہ چار دن پہلے شادی ہو جاتی تو کیا تھا ؟ "کومل نے چہرے کے زاویے بگاڑے۔

تم فکر مت کرو چندہ جب تمہاری شادی کی ڈیٹ فکس ہو گی" تب میں سب سے کہہ دوں گی کہ کومل کی بارات چودہ فروری کو ہی رکھی جائے، تم اور زید ایک ساتھ سیلیبریٹ کر لیا کرنا ویلنٹائن ڈے اور اپنی اینورسری۔ "دانین نے شرارت سے کومل کی جانب دیکھا، کومل اس کی بات پر جھینپ سی گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013930219

اچھا چلو سمعیہ !تم بھی جلدی سے ریڈی ہو جاؤ جا کر۔ دیکھو"
سب تیار ہو چکے ہیں۔ لڑکے والے بھی آنے ہی والے ہوں
"گے۔ ساتھ والے کمرے میں تمہاری سب چیزیں رکھی ہیں۔
جھینپ مٹانے کی خاطر کومل نے سمعیہ کو مخاطب کیا۔ دانین کا
میک اپ کرنے کے چکر میں وہ خود ابھی تک سادہ حلیے میں ہی
تھی۔

اوکے !ہماری دلہن صاحبہ تو ریڈی ہو چکی ہیں۔ اب میں جا"
رہی ہوں تیار ہونے۔ لیکن خبردار جو میرے آنے سے پہلے کوئی
دانین کو نیچے لان میں لے کر گیا تو۔ جس دوپٹے کے سائے
"میں دانین کو لے جایا جائے گا وہ ہم چاروں ہی پکڑیں گی۔
سمعیہ نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920209

ارے بے فکر ہو کر جاؤ تم۔ ابھی کوئی نہیں لے کر جا رہا"
دانین کو نیچے۔ پہلے لڑکے والے آئیں گے، ان کا استقبال کیا
جائے گا پھر ہی مہندی کی رسم کے لیے دانین کو لے کر جائیں
گے نا۔ "کومل نے سمعیہ کی تسلی کروائی۔ سمیعہ سر ہلاتی جلدی
سے باہر نکلی، اس کے عقب میں ہی ثمن بھی کمرے سے نکل
کر لان میں چلی گئی، کچھ ہی دیر بعد باہر سے شور و غل کی
آوازیں سنائی دینے لگیں۔

لگتا ہے لڑکے والے مہندی لے کر آ گئے ہیں۔ "کومل جو"
دانین کی تصاویر پر عدن کے کمنٹس پڑھ کر مسکرا رہی تھی فوراً
چونکی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302199

ہاں !آئی تھنک ہمیں چلنا چاہیے۔ ان کا استقبال بھی تو کرنا"
ہے۔ "ردابہ بھی نیچے لان میں جانے کو مچلی۔

چلو چلو جلدی۔ میں نے پلیٹوں میں گلاب کی پتیاں پہلے سے"
،رکھی ہیں، دانین سمعیہ آتی ہے تو اسے اپنے پاس ہی ٹھہرا لینا
ہم لوگ نیچے جا رہے ہیں۔ جب تمہیں رسم کے لیے لے جانا
ہو گا تب آ جائیں گے۔ "دانین سے کہہ کر کومل اور ردابہ تیز
قدموں سے کمرے سے نکلیں۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے ان کا
سامنا سیاہ عبایہ میں ملبوس کسی خاتون سے ہوا۔

آپ کون ہیں؟ اور یہاں کیا کر رہی ہیں؟ "ردابہ نے اس"
نقاب پوش خاتون سے سوال کیا کیونکہ اس وقت سارے مہمان
باہر لان میں ہی تھے۔ گھر تو خالی تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

جی میں دانین کی دوست ہوں۔ اس نے شادی میں انوائٹ کیا"
تھا۔ نیچے دانین کی پھوپھو نے دانین کے کمرے کا بتایا تو ملنے
چلی آئی۔ "اس نقاب پوش خاتون نے جواب دیا۔

لیکن آپ نے نقاب کیوں پہن رکھا ہے؟ "کومل نے سوالیہ"
نگاہوں سے اسے دیکھا۔

جی میں پردہ کرتی ہوں نا اس لیے۔ "بڑے بھونڈے انداز"
میں جواب دیا گیا تھا۔

لیکن یہاں گھر میں کوئی مرد موجود نہیں ہے۔ ہم لڑکیاں ہی"
تو ہیں۔ آپ نقاب اتار کر کمفرٹیبل ہو سکتی ہیں یہاں۔ "کومل
نے نرم لہجہ اختیار کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تم لڑکیوں سے ہی تو پردہ کرنا ہے ۔ "دھیمی سی بڑبڑاہٹ" سنائی دی تھی۔

واٹ؟ "ردابہ اس کی بڑبڑاہٹ سن چکی تھی تبھی حیران ہوئی" ۔

جی کچھ نہیں۔ میں جارہی ہوں دانین سے ملنے۔ پھر مجھے" واپس بھی جانا ہے۔ "وہ برقعہ پوش خاتون تیزی سے کہتی آگے بڑھ گئی۔

عجیب لڑکی ہے۔ "ردابہ بڑبڑائی۔"

لڑکی عجیب ہے لیکن اس کی ہائٹ کمال کی ہے۔ "کومل نے" مڑ کر اس کی پشت دیکھتے ہوئے ستائش سے کہا، البتہ اس کے پیروں میں پہنی جینٹس چپل پر کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»

"یہ عدن بھائی مجھ سے اور پتا نہیں کیا کیا کروائیں گے۔"

دانین کے کمرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے ارسل نے نقاب ہٹایا۔ اب وہ دانین کے کمرے سے ملحق دوسرے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔

ایک تو ہماری فیملی کی یہ لڑکیاں بہت تیز ہیں۔ دانین کو اس" کمرے میں ٹھہرایا ہے جہاں کوئی کھڑکی بھی نہیں تاکہ ملاقات

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

کا کوئی چانس ہی پیدا نہ ہو۔ اوپر سے ہم لڑکوں کا پھوپھو کے گھر میں داخلہ بھی بند کروا دیا تاکہ کوئی عدن بھائی کی مدد نہ کر سکے۔ لیکن تم لوگ ہم لڑکوں کو جانتی نہیں ہو۔ تم سے زیادہ زرخیز دماغ ہے ہمارے پاس۔ "ارسل زیرلب بڑبڑایا۔ تبھی اسے فون کی وائبریشن محسوس ہوئی۔ دروازے کی ناب گھمانے سے پہلے ارسل نے میسج چیک کیا۔ عدن کا میسج تھا۔

جی میں آچکا ہوں اوپر۔ دانین کے کمرے کے برابر والے" کمرے کی کھڑکی تک آئیں۔ میں بس اندر جا کر کھڑکی کھول رہا ہوں۔ "جوابی پیغام عدن کے نمبر پر بھیجتے ہوئے ارسل نے فون جیب میں ٹھونسا، پھر ناب گھماتا کمرے میں داخل ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھینک گاڈ یار تم میں سے کوئی تو آئی۔ کب سے کوشش کر"
رہی ہوں لیکن یہ ڈوریاں باندھی ہی نہیں جا رہیں۔ پلیز ہیلپ
می "!سمعیہ جو دروازے کی طرف پشت کیے کھڑی تھی وہ
دروازہ کھلنے کی آواز پر بول اٹھی۔ اس نے مہندی کے فنکشن
کے لیے بنائے جانے والے ڈریس کا پچھلا گلا ڈیپ رکھوا کر اوپر
ڈوریاں لگوائی تھیں۔ اب کتنی دیر سے کوشش کر رہی تھی
ڈوریاں باندھنے کی لیکن گلا سیٹ ہی نہیں ہورہا تھا، تبھی اس
نے اندر آنے والے سے مدد مانگی۔ اس کے وہم و گمان میں
بھی نہیں تھا کہ آنے والا کوئی لڑکا ہو سکتا ہے کیونکہ لڑکوں کا
پچھلے ایک ہفتے سے بڑی پھوپھو کے گھر آنا سختی سے منع تھا۔
ارسل اس کی بات پر ایک پل کو سٹپٹایا کیونکہ وہ تو یہی سمجھ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کر اوپر آیا تھا کہ تمام لڑکیاں نیچے جاچکی ہیں۔ اب سامنے اس طرح کی صورتحال کا سامنا ہوگا، یہ اس نے سوچا تک نہ تھا۔

کم آن یار !جلدی کرو ابھی مجھے میک اپ بھی کرنا ہے، پہلے" ہی اچھی خاصی لیٹ ہو چکی ہوں میں۔ "سمعیہ جھنجھلائی۔ ارسل جو کافی حد تک سنبھل چکا تھا، اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ ابھری۔ وہ بغیر آہٹ پیدا کیے سمعیہ کے قریب گیا جو بال دائیں کندھے پر آگے کی طرف ڈالے منتظر سی کھڑی تھی۔ ارسل اس کی شرٹ کی ڈوریاں باندھنے لگا۔ اس کے چہرے پر شریر سی مسکان تھی یہ سوچ کر کہ جب سمعیہ مڑ کر اسے دیکھے گی تو کیسا رد عمل ظاہر کرے گی۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

تھینکس "!ڈوریاں بندھ جانے پر سمعیہ نے سکون کا سانس لیا"
پھر شکریہ ادا کرتے مڑ کر دیکھا تو ارسل کو سامنے کھڑے دیکھ
کر ہکا بکا رہ گئی۔

یو ویلکم "!آنکھوں میں شرارت لیے ارسل اس کے چہرے پر"
پھیلتے رنگوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔

تم؟ "ہوش میں آتے ہوئے سمعیہ نے فوراً بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا"
کر کندھوں پر پھیلایا اور خفت سے سرخ پڑتے ہوئے ارسل کو
گھورا۔

جی میں "!ارسل نے ہاتھ باندھتے ہوئے نچلا لب دانتوں تلے"
دبایا۔ سمعیہ کے تاثرات اسے بہت مزہ دے رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بدتمیز انسان !تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اور تم۔۔۔ ڈوریاں"
تم نے باندھیں؟ "سمعیہ اسے خشمگیں نگاہوں سے گھور رہی تھی
۔

نہیں !میں نے ایک عدد جن زادی اپنے قابو میں کر رکھی"
ہے۔ اسی کو حکم دیا تھا کہ میری ہونے والی نصف بہتر کے ہاتھ
تھک چکے ہیں اس لیے ڈوریاں باندھ دو۔ "ارسل مسلسل
شرارت پر آمادہ تھا۔

تم یہاں کر کیا رہے ہو اور یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے؟؟ "سمعیہ"
نے حیرت سے اس کے عبایا کی جانب دیکھا۔

تم زیادہ خوش مت ہو۔ میں مجنوں نہیں بنا ابھی تک جو"
تمہارے لیے ایسی حرکتیں کروں۔ انفیکٹ ایک مجنوں کو اس کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہیر سے ملوانے کی خاطر یہ حلیہ اختیار کرنا پڑا مجھے۔ آخر ظالم سماج کو شکست بھی تو دینی تھی۔ "ارسل نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔ وہ اب عبایا اتار رہا تھا۔

"مجنوں کی لیلیٰ ہوتی ہے اور ہیر کا رانجھا، اتنا بھی نہیں پتا تمہیں؟ "سمعیہ کچھ دیر قبل ہونے والی شرمندگی کے حصار سے نکل آئی تھی۔

"واٹ ایور !لیکن یہاں آکر جس صورتحال کا سامنا کرنا پڑا اس نے میرا دن خوشگوار بنا دیا۔ تھینکس ٹو عدن بھائی "!ارسل چمکتی نگاہوں سے سمعیہ کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر سرخی چھائی تھی۔ ارسل شاید کوئی اور شوخ سا جملہ کہتا لیکن کھڑکی پر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہونے والی دستک نے اس کی ساری توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

"اپنی لو اسٹوری بعد میں کمنٹینیو کر لینا، پہلے کھڑکی کھول دو"

"ورنہ یہاں سے اگر میں گرا تو ٹانگ تو ضرور ہی ٹوٹے گی۔

عدن نے دانت پیستے ہوئے ارسل کو مخاطب کیا۔

"!اوپس سوری ارسل سمعیہ کو دیکھ کر یہ تو بھول ہی گیا تھا" کہ وہ یہاں آیا کس کام سے تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر کھڑکی کھولی، عدن نے اندر آکر گہرا سانس لیا۔ یہ کھڑکی گھر کی پچھلی جانب کھلتی تھی تبھی کسی مہمان کی نظر نہیں پڑی تھی اس پر۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ویسے آپ خوامخواہ مخل ہوئے ہماری لو اسٹوری میں عدن"
بھائی !فکر کرنے کی کوئی بات نہیں تھی۔ آپ کی ٹانگ ٹوٹ
بھی جاتی پھر بھی ہم آپ کی بارات لے کر ضرور آتے۔ ریکارڈ
بن جاتا کہ ٹانگ ٹوٹنے کے بعد بھی دلہا نے بارات کینسل نہیں
کی اور طے کردہ دن کو ہی دلہن کو بیاہ کر اپنے گھر لے آیا۔
کتنی مزے کی بریکنگ نیوز ہوتی۔ "ارسل نے مزے سے کہا۔

تمہارے منہ میں خاک کمینے انسان !اللہ کرے تمہاری بارات"
کے دن تمہاری ٹانگ ٹوٹے، تب تمہیں پتا چلے گا۔ "عدن نے
جواباً بددعا دی تھی۔

توبہ استغفار عدن بھائی !ایک تو اپنی جان جوکھم میں ڈال کر"
آپ کی مدد کی، اوپر سے کیسی دل دہلا دینے والی بددعائیں دے

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

رہے ہیں۔ خیر کوئی بات نہیں، اگر ایسا ہوا بھی تو میں ٹوٹی ٹانگ کے ساتھ ہی اپنی شادی میں ڈانس کر لوں گا۔ شادی کونسا روز روز ہونی ہے۔ "ارسل آنکھ دباتا کہہ گیا۔

فضول باتیں جتنی چاہو کروا لو تم سے۔ "عدن نے سر جھٹکا۔"

آپ فی الحال مجھے سننے کی بجائے اپنی ہیر سے مل آئیں۔ اگر" وہ چڑیلیں آ گئیں نا تو میری ساری محنت پر پانی پِھر جائے گا۔ "تب تک میں بھی اپنی ہیر سے چند پیار بھری باتیں کر لوں۔ آخری جملہ کہتے ہوئے ارسل نے سمعیہ پر شرارتی نظر ڈالی۔

تم زیادہ شوخے مت ہو۔میرے ساتھ چل رہے ہو تم بھی۔" کمرے کے باہر چوکیدار کا فرئضہ کون سرانجام دے گا؟ "عدن اس کی گردن دبوچے اسے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دیٹس ناٹ فیئر عدن بھائی "!ارسل نے مزاحمت کرنی چاہی"
تھی لیکن عدن اسے کھینچتا ہو ساتھ لے جا چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

››››››››››››››››››

دانین آئینے کے سامنے کھڑی اپنے عکس کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی
جب دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر کوئی اندر داخل ہوا۔

"شکر ہے تم آ گئیں۔ میرا تو دل گھبرانے لگا تھا یہاں اکیلے۔" دانین یہی سمجھی تھی کہ شاید سمعیہ آئی ہے تبھی پلٹے بغیر بولی۔ لیکن کسی کے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کھنکھارنے کی آواز پر وہ چونکی۔ فوراً مڑ کر دیکھا۔

"آپ!" سامنے عدن کو موجود پا کر دانین کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔ یہ سچ تھا کہ وہ خود بھی عدن کو مس کر رہی تھی لیکن اسے قطعاً امید نہیں تھی کہ عدن یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

"عدن! آپ اندر کیسے آئے؟" دانین نے اسے مسلسل اپنی جانب تکتے پایا تو پوچھا۔

"کوئی بھی حد بندی مجھے تم سے دور نہیں رکھ سکتی جاناں! کیونکہ یہ دل کسی رسم و رواج کو خاطر میں نہیں لاتا." عدن اس کی سمت قدم بڑھا رہا تھا، اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

کی آنکھوں میں والہانہ پن دیکھ کر دانین سمٹ سی گئی تھی تبھی پلکوں کی چلمن گرا گئی۔

"میں نہیں جانتا میں تم سے عشق کے کس درجے پر ہوں دانین! لیکن ہر گزرتے دن کے ساتھ تمہارے لیے میری محبت، میری شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ مجھے لگتا تھا تم سادگی میں حسین لگتی ہو لیکن آج تمہیں دیکھ کر دم بخود ہوں کہ میری چاہت کے رنگوں نے تمہارے حسن میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ اس ایک ہفتے میں بہت مضبوط کیا میں نے، خود کو صبر کی تلقین کی لیکن آج سارا صبر دھرے کا دھرا رہ گیا۔ تمہیں دیکھنے کو دل مچل گیا تھا۔ بے قراری اتنی بڑھی کہ بغیر کچھ سوچے سمجھے تم سے ملنے چلا آیا۔" عدن اس کے صبیح چہرے کو نگاہوں کی گرفت میں لیے کہتا جا رہا تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑی دانین اس وقت اس کے حصار میں تھی۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

"ان چار سالوں میں تمہاری اتنی عادت ہو گئی ہے دانین کہ تم نظر نہ آؤ تو جان نکلنے لگتی ہے۔ یہ سات دن میں نے کیسے گزارے فقط میں جانتا ہوں یا میرا خدا۔ صرف ایک دن باقی ہے، صرف کل کا دن۔ اس کے بعد تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری ہو جاؤ گی۔ مجھے ابھی تک اپنی خوش بختی پر یقین نہیں آ رہا۔ تمہیں اپنی ہمسفر بنانے کا خواب دیکھا تھا میں نے اور اب میرا یہ خواب پایۂ تکمیل تک پہنچنے والا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیسے اللہ کا شکر ادا کروں اتنی بڑی نوازش کے لیے۔" عدن کا فسوں طاری کرتا لہجہ دانین کو پزل کر رہا تھا۔ اس کی قربت میں کھڑی وہ اپنی دھڑکنیں شمار کر رہی تھی جبکہ ہتھیلیوں میں پسینہ اترنے لگا تھا۔

"جانتی ہو میرا ایک اور خواب بھی تھا۔ چار سال پہلے جب مجھے یہ ادراک ہوا کہ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں تب میرے دل نے ایک اور خواہش کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھی۔ میں چاہتا تھا تمہاری نگاہوں میں صرف میری ہی چاہت کے رنگ ہوں، تمہاری ان گہری سیاہ کانچ سی آنکھوں میں صرف میرا عکس ہو، کسی اور کا سایہ بھی تم پر پڑے مجھے یہ گوارا نہیں تھا اور دیکھو! آج میرا یہ خواب بھی مکمل ہوا۔ تمہاری آنکھوں میں، تمہارے دل میں، تمہاری روح میں صرف میں ہی میں ہوں۔ تم میرے لیے بنی ہو، صرف میرے لیے۔ بس ایک گزارش ہے کہ میرے لیے اپنے جذبات یونہی خالص رکھنا۔ میں بھی تم سے وعدہ کرتا ہوں، تمہارے لیے میری دیوانگی میں زرا سی بھی کمی نہیں آئے گی۔" عدن کے لہجے میں کتنی محبت، کیسی شدت تھی کہ وہ دنگ سی اسے دیکھے گئی۔ خود پر فخر ہوا تھا اسے۔

"میرے جذبات واحساسات صرف آپ کے لیے ہیں عدن! میری زندگی میں صرف آپ ہیں اور ہمیشہ آپ ہی رہیں گے۔ مجھ سے زیادہ خوش قسمت

Classic Urdu Material ISBN#1013902199

کون ہو گا اس جہان میں جس کا ہمسفر اتنی چاہت سے نواز رہا ہے اسے۔ آپ مل رہے ہیں تو زندگی سے ساری تلخی، ساری تشنگی ختم ہوتی محسوس ہو رہی ہے۔ میں بھی آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دوں گی۔" دانین نے اس کی محبت کو مان بخشا تھا۔ عدن نے ذرا سا آگے ہو کر اس کی پیشانی کو لبوں سے چھوا۔

"عدن بھائی جلدی نکلیں۔ دونوں چڑیلیں آ رہی ہیں۔" ارسل نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے عدن کو مخاطب کیا۔

"میں اور میرا کمرہ تمہارے منتظر رہیں گے۔" عدن نے آہستگی سے دانین کے کان میں سرگوشی کی۔ پھر انگلی سے اس کے کان میں لٹکتے آویزے کو چھوا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔ وہ اور ارسل تیزی سے سمعیہ کے کمرے کی جانب آئے تھے۔

Classic Urdu Material SBN#1013202199

"عدن بھائی جلدی کریں۔ اگر ان چڑیلوں نے ہمیں دیکھ لیا نا تو آپ تو دلہا ہونے کی وجہ سے شاید بچ جائیں لیکن میری شامت آجائے گی۔" ارسل نے کھڑکی سے باہر کی جانب جاتے عدن کو مخاطب کیا۔

"کمینے تھوڑا صبر تو کر۔ تمہارا تو بس نہیں چل رہا کہ دھکا دے کر مجھے گرا ہی دو۔" عدن جھنجھلایا۔

"آپ کو گرنا ہے تو گر جائیں لیکن آپ کی یادداشت نہیں جانی چاہیے۔ یاد رکھیے گا، جیسے میں نے آج آپ کی مدد کی، ایسے ہی میری شادی پر آپ کو بھی میری مدد کرنی پڑے گی۔" ارسل اپنی ہی ہانکے جا رہا تھا۔ عدن کھڑکی سے ہٹا تو ارسل کھڑکی کے راستے وہاں سے نکلنے کو لپکا لیکن قدموں کی آہٹ انتہائی قریب آچکی تھی۔ سمعیہ کے اپنے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے کہ اگر ارسل کو کوئی یہاں دیکھ لیتا تو سب کزنز نے مل کر اس کا ریکارڈ لگا دینا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"پاگل! کود جاؤناں۔" سمعیہ جھنجھلائی۔

"کیوں شادی سے پہلے ہی بیوہ ہونا چاہتی ہو؟ میرے چھوٹے چھوٹے بچے کیا کہیں گے کہ ہمیں دنیا میں آنے بھی نہیں دیا اور ہمارے باپ کو مار دیا۔"

ارسل اب بھی شرارت کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔ اس پل کمرے کا دروازہ کھلا۔ سمعیہ نے بوکھلا کر ارسل کو باتھ روم کی جانب دھکیلا۔

"کیا کر رہی ہو سمعیہ؟ اتنی دیر؟؟ چلو اب۔ دانین کو رسم کے لیے لے کر جانا ہے۔" کومل نے اندر داخل ہوتے ہوئے سمعیہ کو مخاطب کیا۔

"ہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ میں بس آ ہی رہی تھی۔" سمعیہ سے خود کو سنبھالنا مشکل ہونے لگا۔ اس نے ایک چور نگاہ باتھ کے بند دروازے پر ڈالی۔

"تم کیوں اتنی گھبرائی ہوئی ہو؟ ارسل سے سامنا تو نہیں ہو گیا کہیں؟" ردابہ نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔ سمعیہ بے اختیار کھانسنے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320210

"ارے یار مذاق کر رہی تھی میں۔ ارسل کے نام پر ہی تمہاری حالت کتنی بری ہو جاتی ہے۔" ردابہ فوراً آگے بڑھی۔

"میں ٹھیک ہوں، چلو چلیں۔" سمعیہ فوراً آگے بڑھی۔

"ایک منٹ یار مجھے واشروم جانا ہے۔ پھر چلتے ہیں دانین کے کمرے میں۔" کومل واشروم کی جانب بڑھی تو سمیعہ بوکھلا کر رہ گئی۔

"ارے کومل کیا کر رہی ہو؟ تم دانین کے روم والا واشروم یوز کر لینا۔ ابھی چلو دانین اکیلی پریشان ہو رہی ہو گی۔" سمعیہ نے کومل کو اپنے ساتھ گھسیٹا، پھر انہیں لیے کمرے سے نکل آئی۔ کومل اور ردابہ دانین کے کمرے میں داخل ہو چکی تھیں جب سمعیہ نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں دروازے میں ارسل کھڑا تھا۔ سمعیہ کو مڑتے دیکھ کر ارسل نے پہلے وکٹری کا نشان بنایا پھر فلائنگ کس پاس کی تو سمیعہ اسے آنکھیں دکھاتی جھپاک سے کمرے میں

Classic Urdu Material ISBN 1033202109

غائب ہو گئی۔ دروازہ بند ہوتے ہی ارسل سیڑھیوں کی جانب بھاگا تاکہ لڑکیوں سے پہلے لان میں پہنچ سکے۔

››››››››››››››››››

وہ زخموں سے نڈھال وجود لیے بے دم سا کرسی پر بندھا بیٹھا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ساحر نے بمشکل آنکھیں کھول کر آنے والے کو دیکھنے کی کوشش کی تھی۔ شعیب کرمانی تیز قدموں سے چلتا اندر داخل ہوا، اس کے ایک گارڈ نے مستعدی سے آگے بڑھ کر لائٹس آن کیں۔ ساحر بھاری

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہوتے سر کر ساتھ پھر سے آنکھیں موند گیا۔ شعیب کرمانی اب اس کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔ طنزیہ نگاہیں اس کے چہرے پر جمی تھیں۔ ایک دن میں یہاں اس کمرے میں کچھ بھی نہیں بدلہ تھا۔ سب ویسے کا ویسا ہی تھا۔ اگر کوئی بدلاؤ آیا تھا تو ساحر کے وجود میں۔ اس کے جسم پر زخموں کی تعداد میں اضافہ ہوا تھا۔ چہرے پر بھی خراشیں دکھائی دے رہی تھیں۔ پھٹا ہوا ہونٹ، کنپٹی پر بنا گہرا زخم اور اس سے رستا خون اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ شعیب کرمانی کے ساتھیوں نے کل سے لے کر آج تک جی بھر کے ٹارچر کیا ہے اسے۔

پانی ڈالو اس کے منہ پر تاکہ کچھ ہوش میں آئے یہ۔" شعیب " کرمانی کی حکمیہ آواز سنائی دی۔ اس کے عقب میں کھڑے چار

Classic Urdu Material ISBN#1013902109

رائفل بردار افراد میں سے ایک آگے بڑھا اور دائیں جانب سے ایک برتن میں پانی لاکر ساحر کے چہرے پر اچھال دیا۔ کنپٹی پر لگے زخم سے بہتا خون پانی کو بھی سرخ کر گیا تھا۔ ساحر کے چہرے پر تکلیف کے آثار دکھائی دیے ، زخموں پر پانی نمک کی طرح لگا تھا۔

کیوں میجر ساحر؟ ہو گئی ہمت ختم؟؟ ساری بہادری ہوا ہو" گئی؟؟"شعیب کرمانی کا لہجہ استہزائیہ تھا۔ وہ اپنے بندوں کی کارکردگی پر خاصا خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ساحر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

آہاں ! بالکل مزہ نہیں آرہا مجھے۔ دشمن طاقتور ہو تو مقابلہ" زوردار ہوتا ہے۔ تم تو یوں ادھ مری حالت میں میرے سامنے بیٹھے ہو۔ کمزور، بےبس۔ تم سے کیسے مقابلہ کروں میں میجر ساحر؟؟ مجھے لگا تھا تم بہت خطرناک ثابت ہو گے میرے لیے لیکن تم تو اتنی جلدی ہار مان گئے۔"شعیب کرمانی کے لہجے میں مصنوعی تاسف جھلک رہا تھا لیکن دوسری جانب مسلسل خاموشی چھائی ہوئی تھی ۔

جانتے ہو!آئی ایس آئی پاگلوں کی طرح تلاش کر رہی ہے" تمہیں۔ ویسے تو انہیں پورا یقین ہے کہ تمہیں غائب کروانے میں میرا ہی ہاتھ ہے لیکن شک کی بنا پر وہ کوئی ایکشن نہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لے سکتے کیونکہ مجھ پر ہاتھ ڈالنے کے لیے انہیں ٹھوس ثبوت کی ضرورت ہے جو انہیں کبھی مل نہیں سکے گا۔ "شعیب کرمانی ساحر کو بولنے کے لیے اُکسا رہا تھا لیکن اس بار بھی اس کی بات کا جواب خاموشی سے دیا گیا تھا۔

میرا لیپ ٹاپ وہاں رکھو "!شعیب کرمانی نے گردن موڑ کر" اپنے ایک بندے کو مخاطب کیا، حکم کی تعمیل میں لیپ ٹاپ کچھ فاصلے پر پڑے ڈرم پر رکھ دیا گیا۔ شعیب کرمانی لیپ ٹاپ کی جانب بڑھا، چند کیز پریس کرنے کے بعد وہ کچھ دیر منتظر نگاہوں سے اسکرین کو دیکھے گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہیلو مسٹیریس مین "!چند لمحوں بعد ہی شعیب کرمانی ویڈیو کال"
پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

دیکھو تمہارے کہنے کے عین مطابق میں اس جگہ پر آ چکا"
ہوں جہاں میجر ساحر کو رکھا گیا ہے، اب آگے کیا حکم ہے؟؟
شعیب کرمانی پرسکون سا اسکرین کی جانب دیکھتا بات کر رہا"
تھا۔ ساحر نے بظاہر آنکھیں بند کر رکھی تھیں لیکن وہ شعیب
کرمانی کی باتیں حرف بہ حرف سن رہا تھا۔

تم مجھ سے پوچھتے تھے نا شعیب کرمانی کہ میں تمہاری مدد"
کیوں کرتا ہوں؟ بدلے میں مجھے کیا چاہیے یا مجھے کیا ملے گا؟؟

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیونکہ ظاہر ہے پیسوں کے لیے تو میں نے یہ سب نہیں کیا اور نہ ہی پیسوں کی کبھی ڈیمانڈ کی تو اب میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج میجر ساحر جس حالت میں ہے اسے یہاں تک پہنچانے کے لیے ہی میں نے تمہارا ساتھ دیا۔ بہت عرصہ انتظار کیا ہے میں نے آج کے دن کے لیے اور بالآخر آج میرا انتظار ختم ہوا۔ "ویڈیو کال پر آنلائن شخص کی آواز سنائی دی تھی۔

ساحر کو یہ آواز کچھ جانی پہچانی لگی تھی لیکن فی الوقت جسم ٹوٹ رہا تھا۔ درد اتنا زیادہ تھا کہ وہ کچھ سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں ہی نہیں تھا، دماغ پر زور ڈالنے کے باوجود اسے یاد نہیں آیا تھا کہ آواز کس کی ہے۔ البتہ اس نے نیم وا آنکھوں سے شعیب کرمانی کے ساتھ محو گفتگو شخص کا چہرہ دیکھنا چاہا تھا

ClassicUrduMaterial ISBN#9013202199

لیکن یہاں بھی ناکامی ہوئی تھی۔ شعیب کرمانی کے چہرے کا رخ ساحر کی جانب تھا اور ساحر کو صرف لیپ ٹاپ کی پشت دکھائی دے رہی تھی۔ لیپ ٹاپ اس رخ سے رکھا گیا تھا کہ وہ باوجود کوشش کے اسکرین کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

لیکن میجر ساحر سے تمہاری کیا دشمنی ہے؟ "ایک نظر ساحر" کے وجود پر ڈالتے ہوئے شعیب کرمانی نے دوبارہ اسکرین کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے سوال کیا۔

ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی شعیب کرمانی !ایسے کچھ پرانے" حساب نکلتے تھے میجر ساحر کی طرف جنہیں چکتا کرنے کا وقت آ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

چکا ہے۔ میجر ساحر کو مرنا تو ہے لیکن میں اس کی موت سے پہلے یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ بے بسی اور لاچاری کی کیفیت میں کیسا دکھائی دیتا ہے۔ وہ میجر ساحر جو آئی ایس آئی کا ہونہار ایجنٹ ہے، آئی ایس آئی کو جس پر فخر ہے اور ہر اہم مشن کے لیے اسے ہی چنا جاتا ہے، جب اس پر موت کا وقت آئے گا تو کیا تاثرات ہوں گے اس کے۔ اس کی آنکھوں میں خوف کی جھلک دیکھنا چاہتا ہوں میں ، بدترین موت کا خوف۔ "وہ شخص جو بھی تھا اس کی آواز میں ساحر کے لیے بے انتہا نفرت تھی۔ ساحر کو حیرت ہوئی کہ یہ کون ہے جو اس کا دشمن بنا بیٹھا ہے اور اسے خبر تک نہیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تم نے میری مدد کی تو فائنلی آج تمہاری خواہش بھی پوری ہو"
ہی گئی۔ اور اگلے چند دن میں ہمارا مشن بھی انجام کو پہنچے گا۔
دیکھنا چاہو گے اپنے دشمن کا بے بسی بھرا چہرہ؟"شعیب کرمانی
مسکرایا تھا۔ ساحر نے کرب سے آنکھیں موندیں۔ اسے اپنی
موت کا خوف نہیں تھا۔ اسے اپنے زخموں کی بھی فکر نہیں
تھی۔ اسے فکر تھی تو صرف اس بات کی کہ شعیب کرمانی کے
مشن میں فقط چند دن باقی تھے۔ وہ واقعی اس وقت خود کو بے
بسی کی انتہا پر محسوس کر رہا تھا کہ یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ
، سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ لیکن اسے ہر حال میں اپنے وطن کو
اس وطن عزیز کے باسیوں کو بچانا تھا، شعیب کرمانی کے ناپاک
ارادوں کی بھینٹ چڑھنے سے پہلے۔

ClassicUrduMaterial ISBN#9013202109

ہاں دکھاؤ، اسی لیے تو آج ویڈیو کال کی ہے تمہیں ۔ ذرا میں" بھی تو دیکھوں ، زخموں سے چور اس بہادر شخص کا چہرہ جو مشکل سے مشکل حالات میں بھی گھبراتا نہیں ہے۔ آج میں ، دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیسے اس صورتحال کو فیس کرتا ہے کیسے خود کو یہاں سے بچاتا ہے۔ موت کا خوف تو ہر ذی روح کو لاحق ہوتا ہے۔ اب جب اس کے مرنے میں فقط چند منٹ باقی ہیں تو وہ خود کو کتنا بےبس محسوس کر رہا ہوگا۔ جو شخص "خود کو نہیں بچا سکتا وہ پورے ملک کی حفاظت کیسے کرے گا؟ اس شخص کے لہجے میں تمسخر تھا۔ ساحر نے لب بھینچے، شعیب کرمانی نے لیپ ٹاپ کا رخ ساحر کی جانب کر دیا۔ ساحر نے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

فوراً چہرے کا رخ پھیرا تھا، ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایسی ہر کوشش بے کار ہے ۔

اسکرین پر دکھائی دیتے شخص کی آنکھیں چمکی تھیں۔ شاید وہ لطف اندوز ہوا تھا ساحر کے چہرے پر اذیت اور تکلیف پا کر، آزادی کے لیے کی گئی اس کی ہر کوشش کو ناکام دیکھ کر۔

ویلڈن شعیب کرمانی !دل میں سکون کی لہر اتر گئی اسے اس" حال میں دیکھ کر۔ بہت اچھی خدمت کر رہے ہیں تمہارے آدمی اس کی۔ "اس شخص کی مسکراتی ہوئی سی آواز سنائی دی ۔ ساحر

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

نے دھندلی پڑتی نگاہیں اٹھا کر اسکرین کی جانب دیکھا جہاں سیاہ چغے میں ملبوس وہ شخص چہرے پر سیاہ ماسک پہنے ایک کرسی پر بیٹھا تھا، بیک گراؤنڈ میں دیوار پر بھی سیاہ رنگ کا ہی کپڑا لگایا گیا تھا۔ شاید یہ سب کر کے اپنی شناخت چھپانا مقصود تھا، لیپ ٹاپ اسکرین سے کافی فاصلہ ہونے کی وجہ سے باوجود کوشش کے وہ اسے پہچان نہیں پایا تھا۔

ابھی فلم باقی ہے میرے دوست !اگلا منظر تمہیں اس سے" بھی زیادہ لطف دینے والا ہے۔"شعیب کرمانی نے کہتے ہوئے گردن موڑ کر پیچھے کھڑے ایک بندے کو اشارہ کیا۔ اشارہ سمجھتے ہوئے وہ شخص باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔ سفید رنگ کی پاؤڈر نما چیز کا پیکٹ۔ شعیب کرمانی وہ پیکٹ تھامتا ساحر کے قریب آنے لگا، نجانے وہ کیا کرنے والا تھا۔ ساحر نے چکراتے سر کے ساتھ اس کے ہاتھ میں تھامے اس پیکٹ کو دیکھا، وہ نمک تھا شاید۔ شعیب کرمانی اب اس پیکٹ کو کھول رہا تھا۔ ساحر کی آنکھوں میں بے یقینی اتری۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ شعیب کرمانی کیا کرنے والا ہے۔
اسکرین پر موجود شخص بھی دلچسپ نگاہوں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔

آج جگر آزمانے کا دن ہے میجر ساحر !زخموں پر نمک "
چھڑکنا، محاورہ تو سنا ہی ہو گا۔ آج اس محاورے کو عملی طور پر

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

کر کے دکھا رہا ہوں میں۔ دیکھتے ہیں کس حد تک اذیت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو تم۔"شعیب کرمانی نے مٹھی میں نمک لیا تھا۔ ساحر نے مزاحمت کرتے ہوئے خود کو ہتھکڑیوں سے آزاد کروانے کی کوشش کی تھی لیکن ہر کوشش بیکار گئی۔

واہ واہ !تڑپ تو پہلے سے شروع ہو چکی ہے۔ "شعیب کرمانی" استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔ ساحر کے قریب آتے ہوئے ایک مٹھی میں اس کے بال جکڑے تھے اور دوسرے ہاتھ میں موجود سارا کا سارا نمک ساحر کے کنپٹی پر لگے گہرے زخم پر لگا دیا

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

تھا۔ نمک نے اپنا کام دکھانا شروع کر دیا تھا۔ ساحر سختی سے لب بھینچے تکلیف کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

واہ !مزہ آ گیا، یوں ہی تڑپا تڑپا کر مارو اسے شعیب کرمانی !یہ" شخص ایسی ہی موت ڈیزرو کرتا ہے۔ "اسکرین پر نظر آتا شخص بے رحم انداز میں گویا ہوا تھا۔

ابھی تو اس کی موت کا منظر دیکھنا باقی ہے۔"شعیب کرمانی" دوبارہ مٹھی میں نمک بھرنے لگا تھا۔ ساحر کے ہاتھوں، بازوؤں اور گریبان سے جھلکتے چاقو اور تیز دھار بلیڈ سے دیے گئے زخموں پر دوبارہ نمک چھڑکا جارہا تھا۔ ساحر کے ضبط کی حد ختم

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ہونے لگی۔ اس کے لاکھ مزاحمت کرنے پر بھی نہ تو وہ دھاتی کرسی اپنی جگہ سے ہل رہی تھی اور نہ ہتھکڑیوں پر کوئی اثر پڑ رہا تھا۔

بہت دیر تک وہ لوگ اس تماشے سے لطف اندوز ہوتے رہے تھے، قہقہے لگاتے رہے تھے۔ ساحر نیم بے ہوش سا تھا، گردن بھی ایک جانب ڈھلکی ہوئی تھی۔

یہ تماشہ ہے تو بے حد پر لطف لیکن ابھی مجھے ایک ضروری" کام سے جانا ہے شعیب کرمانی !اس شخص کو عبرتناک موت دو اور اس کی موت کی ریکارڈنگ مجھے سینڈ کر دینا، میں اپنے پاس

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

محفوظ رکھوں گا ریکارڈنگ۔ میرے لیے یہ احساس بے حد خوش کن ہے کہ آج میں نے اپنے دشمن کو شکست دے دی، اپنی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ دور کر دی۔ تم اس کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہو کرو۔ بس یاد رکھنا کہ یہ شخص کل کا سورج نہ دیکھ پائے۔ "اس نقاب پوش نے بات مکمل کرتے ہوئے ایک نفرت بھری نگاہ ساحر کے بے دم وجود پر ڈالی، پھر کال منقطع کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ تبھی ساحر کی نگاہ بھی لیپ ٹاپ کی جانب اٹھی تھی اور اس نقاب پوش شخص کا ہاتھ دیکھ کر وہ بری طرح سے ٹھٹکا تھا۔ ساری تکلیف،ساری اذیت کہیں دور جا سوئی تھی۔ اس نے بے یقینی بھری نگاہوں سے دوبارہ اس شخص کے سیاہ دستانہ پہنے ہاتھ پر نظر ڈالی جہاں کلائی سے دستانہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ذرا سا کھسک گیا تھا اور کلائی پر سیدھی جانب 'اللہ' نام کا ٹیٹو بنا دکھائی دے رہا تھا۔ کال منقطع ہو چکی تھی لیکن ساحر کی نظریں اب بھی لیپ ٹاپ کی اسکرین پر جمی تھیں جبکہ ذہن میں مختلف جملے گردش کرنے لگے تھے۔

تم نے کلائی پر اللہ کا ٹیٹو کیوں کھدوایا ہوا ہے عظیم؟ "وہ" چاروں گاڑی میں سفر کرتے کہیں جارہے تھے جب طلحٰہ نے عظیم سے سوال کیا۔

یہ؟ بس یونہی اس ٹیٹو کو دیکھ کر یہ احساس مزید پختہ ہو جاتا" ہے کہ اللہ میرے قریب ہے، بے حد قریب۔ جو کبھی مجھے

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

مشکل میں پڑنے نہیں دے گا۔ پہلے میں اللہ کے نام کا لاکٹ پہنا کرتا تھا لیکن پھر امی نے کہا کہ مردوں کو زیور پہننا جائز نہیں تب میں نے یہ ٹیٹو بنوالیا، ایک عجیب سا تحفظ کا احساس ہوتا ہے اس سے۔ "وہ کلائی پر نظر جمائے کھویا کھویا سا بول رہا تھا۔

عظیم "!حال میں لوٹتے ہوئے ساحر کے لبوں نے بے آواز" جنبش کی تھی۔ ویڈیو کال پر موجود شخص کی آواز اسے جانی پہچانی لگی تھی لیکن اب اسے یاد آیا تھا کہ یہ آواز عظیم کی تھی اور اب تو ٹیٹو دیکھنے کے بعد کسی قسم کا کوئی شک نہ رہا تھا۔ بظاہر اس نے ہر طرح سے خود کو چھپایا تھا لیکن وہ آواز

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تبدیل نہیں کر سکا تھا یا شاید اس نے کوشش ہی نہیں کی تھی آواز تبدیل کرنے کی۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ ساحر کو شعیب کرمانی کی گرفت سے ایک ہی چیز آزاد کروا پائے گی اور وہ ہو گی موت۔

ساحر کے ذہن میں پچھلے تمام مناظر گھومنے لگے۔ان سب کا یونیورسٹی بلاسٹ روکنے کے لیے یونیورسٹی جانے کا پلان، عظیم کا خود وہاں ان کے فلیٹ میں رک کر سی سی ٹی وی فوٹیج پر نظر رکھنے کی درخواست، قادر کی موت کے وقت عظیم کا اچانک وہاں اس جگہ ہونا، عظیم کا ساحر کو کال کر کے میکلوڈ روڈ بلوانا۔ تو یہ سب ایک سوچی سمجھی چال تھی؟ان کی ٹیم میں غدار عظیم تھا اور وہ طارق پر شک کرتا رہا۔ بلکہ کئی بار خود کو شک کرنے پر ڈانٹا

Class Urdu Material ISBN#1013320199

بھی۔دل سے اٹھتی آوازوں کو بار بار دبایا۔خود کو جھٹلایا کہ شاید وہ زیادہ سوچ رہا ہے، وہم کا شکار ہو رہا ہے، شاید اس کی ٹیم کے ممبرز میں سے نہ ہو شعیب کرمانی کا مخبر لیکن آج یہ علم ہونے پر کہ عظیم دھوکے باز ہے، ساحر کو لگا تھا اس کا پورا وجود ڈھے گیا ہے۔بہت بھروسہ کرتا تھا وہ اپنی ٹیم پر۔ کبھی سوچا ہی نہ تھا کہ ٹیم کا ہی کوئی ممبر پیٹھ میں چھرا گھونپ دے گا۔اتنی اذیت تو شعیب کرمانی کے دیے گئے زخموں سے بھی نہ پہنچی تھی جتنی تکلیف دہ یہ سچائی تھی۔

"چلو بھئی میجر ساحر !تمہارا اس دنیا سے ٹکٹ کٹ چکا ہے، اوپر جانے کا وقت ہے اب۔"شعیب کرمانی اس کی سوچوں اور تاثرات سے بے خبر لیپ ٹاپ کی اسکرین فولڈ کرتا اس کی

Classic Urdu Material ISBN#1015320219

جانب بڑھا لیکن ساحر اس کی طرف متوجہ ہی کب تھا۔ اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔ غم،غصہ،دکھ،تکلیف،کرب اور اذیت۔۔۔کیا کچھ محسوس نہیں کیا تھا اس نے اس ایک لمحے میں۔ دماغ بالکل ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔

تمہیں تکلیف تو پہلے ہی بہت مل چکی ہے، تو چلو موت میں" تھوڑی آسانی کر دیتے ہیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دردناک موت ملنے کے بعد تمہاری روح یہیں اس دنیا میں بھٹکتی رہ جائے اور بھوت بن کر راتوں کو ہمیں ڈرایا کرے۔"شعیب کرمانی مضحکہ خیز انداز میں کہہ رہا تھا۔ وہ اب ایک تار پکڑے ساحر کی کرسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔ تار کرسی سے اٹیچ کرنے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کے بعد اس نے سوئچ بورڈ کی جانب رخ کیا۔ وہ سوئچ آن کرنے ہی والا تھا جب اس کے فون کی رنگ ٹون بجتی سنائی دی۔

اب کون ٹپک پڑا یار؟"شعیب کرمانی بدمزگی سے بڑبڑایا۔ فون" نکال کر دیکھا تو سنجے ورما کی کال تھی، وہ ایک دم چوکس ہوا۔ سوئچ بورڈ سے بھی دھیان ہٹ گیا تھا۔

ہیلو سر!کیسے یاد کر لیا؟ "شعیب کرمانی کا لہجہ خوشامد سے" بھرپور تھا۔ چونکہ سنجے ورما راء کا ایک اہم ایجنٹ تھا تبھی شعیب

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کرمانی کی ہر ممکن کوشیش تھی وہ سنجے ورما کی نظروں میں اپنا مقام بلند کر کے راء کی گڈ بکس میں آسکے۔

شعیب کرمانی !آئی ایس آئی کا وہ ایجنٹ جو تمہارے قبضے میں" ہے، وہ زندہ ہے یا ختم کر دیا اسے؟ "اسپیکر سے سنجے ورما کی آواز ابھری تھی۔ چونکہ واٹس ایپ پر کال کی گئی تھی اور کال مکمل طور پر انکرپٹیڈ تھی، کال ٹیپ ہونے کا خدشہ بھی نہیں تھا تبھی وہ کوڈ ورڈز کے بغیر بے فکری سے بات کر رہا تھا۔

شعیب کرمانی نے ایک نگاہ ساحر کے چہرے پر ڈالی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

زندہ ہے ابھی لیکن صرف چند منٹ کے لیے، میں ابھی اس"
کا انتظام کرنے والا تھا جب آپ کی کال آئی۔"شعیب کرمانی نے
اپنے ایک ساتھی کو سوئچ آن کرنے کا اشارہ کیا۔

اسے ختم مت کرنا شعیب کرمانی !ابھی اس کی موت کا وقت"
نہیں آیا۔ وہ آئی ایس آئی کا بہت اہم رکن ہے جسے کھونا آئی
ایس آئی افورڈ نہیں کر سکتی۔ یہ شخص ہمارے لیے بہت اہمیت
کا حامل ہے۔ ہمارے بہت کام آسکتا ہے، اس کے ذریعے آئی
ایس آئی سے ہمیں اپنے چند مطالبات پورے کروانے ہیں اور
اس کے لیے اس شخص کا زندہ رہنا ضروری ہے۔ "سنجے ورما کا
لہجہ حکمیہ تھا۔

Classic Urdu Material USB#1013320299

رکو"!شعیب کرمانی نے سوئچ بورڈ کی جانب جاتے شخص کو"
آواز دی اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے سوئچ آن کرنے سے منع
کر دیا۔

لیکن سر وہ نقاب پوش شخص۔۔۔"شعیب کرمانی نے کچھ کہنے"
کی کوشش کی تھی۔

تمہیں اس نقاب پوش کے لیے کام کرنا ہے یا ہمارے لیے؟"
ہمارے مشن کی سب سے بڑی رکاوٹ یہ میجر ساحر ہی تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

جس سے ہمیں اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ نقاب پوش تمہاری جتنی مدد کر سکتا تھا کر چکا ہے۔ اب وہ ہمارے کسی کام کا نہیں ہے، اس لیے اس کا کوئی بھی کام کرنا یا حکم ماننا تم پر لازم نہیں ہے۔ ویسے بھی وہ میجر ساحر کی موت ہی تو چاہتا ہے اور میجر ساحر کو ہمارے ہی ہاتھوں مرنا ہے یہ طے ہے لیکن ابھی نہیں۔ آئی ایس آئی سے ہمارے مطالبات پورے کروانے کے بعد اسے ختم کرنا۔ "سنجے ورما کا لہجہ حتمی تھا۔ شعیب کرمانی نے گہری سانس لی۔

اوکے "!اس کے ایک لفظی جواب دیتے ہی سنجے ورما نے کال" کاٹ دی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بڑی اچھی قسمت لے کر پیدا ہوئے ہو تم۔ بار بار موت"
تمہارے قریب سے گزر کر چلی جاتی ہے۔ لگتا ہے ابھی تمہاری
زندگی کے چند دن باقی ہیں۔ خیر !جی لو مزید چند دن کی
زندگی۔ ویسے بھی یہاں اس چار دیواری میں تمہارے لیے
زندگی اور موت میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔ مرجاتے تو شاید
آسانی رہتی تمہارے لیے، مزید تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی لیکن کیا
کروں، باس کی طرف سے تمہارے لیے سفارش ہے کہ اور چند
دن کی زندگی عطا کر دوں تمہیں تاکہ تم مزید تکلیف کا مزہ چکھ
سکو۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ یہاں اس کمرے سے رہائی تمہیں
صرف موت کی صورت میں ملے گی، اس لیے کسی قسم کی کوئی

Classic Urdu Material SBN:1013202109

چالاکی مت کرنا۔"شعیب کرمانی اس کی طرف جھکتے ہوئے ،وارننگ دے رہا تھا۔ ساحر نے سلگتی ہوئی سی نگاہ اس پر ڈالی پھر چہرے کا رخ پھیر لیا۔ اس کا یہ انداز دیکھ کر شعیب کرمانی بھڑک اٹھا تھا، اس نے نفرت کے عالم میں آگے بڑھ کر اس کے بال مٹھی میں جکڑے تھے۔ ساتھ ہی اپنے بھاری بوٹ تلے اس کے دائیں پاؤں کو کچلا تھا۔

"اکڑ ابھی تک نہیں گئی تمہاری؟ یقین کرو اگر آج مجھے حکم نہ ملا ہوتا تمہیں زندہ رکھنے کا تو اب تک تم اپنی اکڑ سمیت اوپر پہنچ چکے ہوتے۔ لیکن کوئی بات نہیں، تمہیں مارنے کا شوق تو میں ضرور پورا کروں گا، آج نہیں تو چند دن بعد سہی۔"شعیب

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کرمانی چند پل نفرت بھری نگاہوں سے ساحر کے چہرے کی جانب دیکھتا رہا تھا لیکن کسی قسم کا کوئی رد عمل نہ پاکر وہ پیچھے ہٹا۔

پوری نظر رکھنا اس پر۔ وقفے وقفے سے مار کی ڈوز بھی دیتے" رہنا تاکہ یہ اپنی اوقات نہ بھولے۔ "شعیب کرمانی بات مکمل کرتا کوٹ جھٹکتے ہوئے مڑا اور وہاں سے نکل گیا۔ اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے لیپ ٹاپ اٹھایا تھا اور وہ سب بھی اس کمرے سے نکلتے چلے گئے، کمرے کو پھر سے تالا لگا دیا گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کومل !کومل !کہاں ہو تم؟ کب سے ڈھونڈ رہی ہوں"
تمہیں۔ "شاہ مینشن میں عدن کی مہندی کا فنکشن عروج پر
تھا۔ سامنے خوبصورتی سے سجائے گئے اسٹیج پر مہندی کی رسم ادا
کی جارہی تھی۔ کومل کیمرہ تھامے فوٹو گرافر کے فرائض سر
انجام دے رہی تھی جب اس کی مما روزینہ بیگم اسے ڈھونڈتے
ہوئے اس کے قریب آئیں۔

کیا ہوا مما؟ سب خیریت ہے؟ "کومل نے ان کے چہرے پر"
پریشانی دیکھی تو قدرے حیران ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خیریت نہیں ہے کومل !منہ دکھائی والا گولڈ کا بریسلٹ میں"
شاید ڈریسنگ ٹیبل پر ہی بھول آئی ہوں، تم ایسا کرو گھر جاؤ اور
وہ بریسلٹ لاکر میں رکھ آؤ۔ بلکہ ایسا کرنا ساتھ ہی لے آنا۔
!میرے پاس ہوگا تو مجھے اطمینان رہے گا۔ جلدی جاؤ بیٹا
مہمانوں والا گھر ہے، کہیں گم ہی نہ جائے بریسلٹ۔"روزینہ
بیگم نے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی۔

مما گھر جا کر دیکھ لیں گے نا۔ کہیں نہیں جائے گا آپ کا"
بریسلٹ۔ ابھی میں تصاویر لے رہی ہوں۔"کومل کا اس فنکشن
کو چھوڑ کر جانے کا قطعاً کوئی موڈ نہیں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کومل !آکر کر لینا یہ کام۔ تمہاری جگہ کوئی اور تصاویر لے"
لے گا۔ تم جانتی ہو اس بریسلٹ کی میرے لیے کیا اہمیت ہے۔
جب تک مجھے ملے گا نہیں مجھے سکون نہیں آئے گا، جلدی جاؤ
شاباش"!روزینہ بیگم بات مکمل کرتیں کسی کے آواز دینے پر
وہاں سے چلی گئیں۔ کومل جانتی تھی مما کو اپنے تمام تر
زیورات میں سے وہی بریسلٹ سب سے زیادہ عزیز تھا کیونکہ وہ
بریسلٹ ان کے شریک حیات کی طرف سے دیا گیا پہلا تحفہ
تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مما بھی نا۔ "اس نے کوفت سے کہتے ہوئے سر جھٹکا، پھر" ایک جانب ثمن اور ردابہ کے ساتھ باتوں میں مگن سمعیہ کی جانب بڑھی۔

سمعیہ !ایک چھوٹا سا کام ہے مجھے۔ میں گھر جارہی ہوں، بس" پانچ منٹ میں واپس آ جاؤں گی۔ جب تک تصاویر تم لے لو اور دھیان رکھنا، ایک بھی مومنٹ مس نہ ہو۔ "کومل نے کیمرہ سمعیہ کو تھمایا جبکہ کچھ فاصلے پر تیمور کے ساتھ موجود زید کے کان کھڑے ہوئے تھے کومل کی بات پر۔ کومل کو وہاں سے جاتے دیکھ کر زید کے لبوں پر شرارتی سی مسکراہٹ بکھری اور

Classic Urdu Material USB#10133202109

اگلے چند لمحوں میں وہ بھی تیمور سے کوئی بہانہ بناتا وہاں سے کھسک گیا تھا۔

کومل مما اور ڈیڈ کے کمرے سے بریسلٹ لے کر واپس جا رہی تھی۔ سب مہمان اور گھر کے افراد شاہ مینشن میں تھے تبھی ان کا گھر آج بالکل ویران پڑا تھا۔ وہ دل میں آتے مختلف وسوسوں کو جھٹکتی سنسان راہداری میں تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی جب ایک جانب بنے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اچانک سے سامنے آیا۔

ہاؤ "!آنے والے نے اسے ڈرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی" تھی اور اپنی اس کوشش میں وہ خاطر خواہ کامیابی حاصل کر چکا

Classic Urdu Material ISBN#10123202109

تھا۔ کومل اپنی چیخ کا گلا گھونٹتی دل پر ہاتھ رکھ کر کئی قدم پیچھے ہٹی، کچھ حالت سنبھلی تو نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔

تم!"وہ زید کو ڈھیٹوں کی طرح دانت نکالتے دیکھ کر چیخی تھی۔

ہاں میں۔ کیسا لگا سرپرائز؟ "وہ شرارتی مسکراہٹ لبوں پر" سجائے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بالکل تمہارے جیسا فضول اور بےہودہ۔"کومل کے چہرے کے" زاویے بگڑے، اس کا دل اب تک تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

اوہ !تو اب ہم فضول اور بےہودہ ہوگئے؟ بےہودگی تو کوئی" دکھائی ہی نہیں ابھی تک۔"زید کی پر شوق نظریں کومل کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں جو اورینج شارٹ شرٹ کے ساتھ گرین شرارہ پہنے دل میں اتر رہی تھی۔

راستہ چھوڑو میرا "!کومل اس کی نگاہوں سے نروس ہوتی وہاں" سے جانے کو پر تولنے لگی تبھی جلدی سے اس کی سائیڈ سے

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

گزرنے کی کوشش کی لیکن اگلے ہی پل اس کی کلائی زید کی مضبوط گرفت میں جکڑی جا چکی تھی۔

کیا ہے؟ ہاتھ چھوڑو میرا زید "!کومل اس کے تاثرات اور اس" کی اس حرکت پر پریشان ہوئی تھی تبھی مزاحمت کی کوشش کی۔ گھر بالکل خالی اور خاموش تھا۔ ایسے میں زید کا یوں اس کے پیچھے آنا، اسے زید کی نیت پر کوئی شک نہیں تھا لیکن ایک لڑکی ہونے کے ناطے وہ احتیاط کا دامن تھامے رکھنا چاہتی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

چھوڑ دوں گا۔ پہلے یہ بتاؤ مجھ سے چھپتی کیوں پھر رہی ہو؟"

زید نے اطمینان سے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے سوال کیا۔"

البتہ کلائی اب بھی اس کی گرفت میں ہی تھی۔

میں؟ میں کب چھپی؟ "کومل نے نظریں چرائیں۔"

میں پاگل تو ہوں نہیں جو مجھے احساس نہ ہو کہ تم مجھ سے"

چھپ رہی ہو یا نہیں۔ مجھے سب معلوم ہے، جس دن سے گھر

والوں نے ہماری بات طے کی ہے تم مجھ سے کترانے لگی ہو۔وہ

پہلے والی برجستگی، بے تکلفی بالکل بھی نہیں رہی ہمارے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

درمیان۔"زید کئی دن سے اس کا گریز محسوس کر رہا تھا تبھی آج موقع پاتے ہی سوال کرنے پہنچ گیا۔

میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں کومل !میں یہاں کسی غلط" نیت سے ہر گز نہیں آیا۔ کتنے دن سے تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم ہو کہ مجھے دیکھتے ہی ادھر ادھر کھسک جاتی ہو۔ سب کے درمیان تو بات ہو نہیں پاتی تبھی آج تمہیں ادھر آتے دیکھا تو میں بھی چلا آیا تاکہ تم سے سکون سے بات کر سکوں۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتا سکتی ہو تم۔ مجھے معلوم ہے ارسل نے میری پسندیدگی سے واقفیت کی بنا پر ہی ہم دونوں کے رشتے کی بات بڑوں سے کی تھی لیکن تمہاری

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

خاموشی کی وجہ سے مجھے یہ بات کھٹک رہی ہے کہ کہیں تمہاری خوشی کوئی اور تو نہیں۔ "زید کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ وہ بات کرتے ہوئے کومل کی کلائی آزاد کر چکا تھا۔ کومل نے گہری سانس لیتے ہوئے اپنے وجود کو ڈھیلا چھوڑا۔

ایسا کچھ نہیں ہے زید !مجھے کبھی اندازہ نہیں تھا کہ ہمارے" درمیان ایسا کوئی رشتہ بھی بنے گا تبھی صرف کزنز ہونے کے ناطے ہنسی مذاق چلتا رہتا تھا۔ لیکن اب جب رشتے کی نوعیت بدلی ہے تو ظاہر سی بات ہے جذبات میں بدلاؤ تو آنا ہی تھا۔ رہی بات میری خوشی کی تو میرے پیرنٹس کی خوشی میں ہی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میری خوشی ہے۔ "کومل نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنی جھجھک اور کتراؤ کی وجہ بیان کی۔

اوہ !تو کیا میں جان سکتا ہوں کہ تمہارے جذبات میں کیا" بدلاؤ آیا؟ میر امطلب پہلے تو چلو ہم کزنز تھے لیکن اب بقول تمہارے رشتے کی نوعیت بدلی ہے تو تم کیا محسوس کرتی ہو میرے حوالے سے؟ "زید کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔ البتہ آنکھوں میں شرارت ہمک رہی تھی۔ کومل سے بولنا محال ہونے لگا۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

مجھے چلنا چاہیے اب ، مما ویٹ کر رہی ہوں گی۔ انہیں"
بریسلٹ دینا ہے۔ "کومل اپنے جذبات کے شور سے گھبراتی جانے
کے لیے قدم بڑھانے لگی لیکن ایک بار پھر اس کا ہاتھ زید کے
ہاتھ میں تھا۔

تھوڑی دیر تو رک جاؤ یار !میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا"
چاہتا ہوں۔ تمہیں جی بھر کے دیکھنا چاہتا ہوں۔ پھر تو تم نے
ہاتھ نہیں آنا۔ چچی سے کہہ دینا بریسلٹ ڈھونڈنے میں وقت
لگ گیا۔"زید نے دل کی بات کو لفظوں میں ڈھالا تھا۔ کومل
کی پلکوں میں لرزش اتری۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

زید پلیز !بڑے بزرگ کہتے ہیں تنہائی میں نامحرم مرد اور"
عورت کے درمیان تیسرا فرد شیطان ہوتا ہے۔ میں یوں تنہائی
میں ملاقاتوں کی قائل نہیں ہوں۔ ہم بات کرلیں گے، ایک
ساتھ وقت بھی گزاریں گے لیکن تب جب ایک پاکیزہ رشتہ بن
جائے گا ہمارے درمیان اور شیطان ہمیں ورغلا نہیں پائے
گا۔"کومل کا لہجہ نرم اور محتاط تھا۔ اس کی نظریں اب بھی جھکی
ہوئی تھیں۔ زید نے گہری نگاہوں سے اس کے چہرے پر
چھائے دلکش رنگوں کو دیکھا۔

اوہ !تو یہ معاملہ ہے؟ مجھ سے جھجھک کی وجہ یہ ہے کہ میں"
نامحرم ہوں؟ مطلب اب اس کا بھی کوئی انتظام کرنا پڑے

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

گا۔"زید کی آواز میں گہری سوچ کی شبیہ تھی۔ کومل نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

کیسا انتظام؟ "وہ نا سمجھی سے زید کو دیکھ رہی تھی۔ زید نے" ایک پل کو اس کی جانب دیکھا۔ پھر اس کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیا تھا۔ کومل جو اپنے دھیان میں کھڑی تھی بے ساختہ اس کی جانب کھنچی چلی آئی۔

یہی کہ ابھی جا کر ڈیڈ سے بات کروں کہ کل ہماری منگنی کی" بجائے ڈائریکٹ نکاح کر دیں۔ محرم نا محرم کا چکر ہی ختم۔ کیا خیال ہے ؟ "اس کے مہندی لگے دوسرے ہاتھ کو بھی اپنے

Classic Urdu Material USB#10133202109

ہاتھ میں لیتے ہوئے زید نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ کومل کی آنکھیں پھیلیں۔

ہر گز نہیں !تم کسی سے کوئی بات نہیں کرو گے۔ زید کیا" سوچیں گے گھر والے؟ کتنا اُتاؤلا ہورہا ہے لڑکا۔ اور وہ جو تین "عدد چڑیلیں ہیں نا، انہوں نے میری ناک میں دم کر دینا ہے۔ کومل روہانسی ہوئی۔

سب کا خیال ہے تمہیں، بس ایک میرا ہی نہیں۔"زید خفگی" سے بڑبڑایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

زید پلیز !پرامس کرو تم ایسی کوئی بات نہیں کرو گے تایا ابو" سے۔"کومل نے التجائیہ نگاہوں سے زید کی جانب دیکھا۔

اچھا بابا !اتنی پریشان کیوں ہورہی ہو؟ ٹھیک ہے نہیں کرتا" بات کسی سے لیکن پہلے تم بھی پرامس کرو کہ تم بالکل پہلے کی طرح پیش آؤ گی۔ پہلے والی کومل بن جاؤ گی اور میرے سامنے آنے سے بالکل نہیں کتراؤ گی۔ مجھے وہی بے ساختگی،وہی شرارتیں چاہئیں تم میں جن سے مجھے محبت ہے۔ "زید نے چمکتی نگاہوں سے کومل کے دلنشین چہرے کو دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اچھا ٹھیک ہے !اب ہاتھ تو چھوڑ دو میرا۔ "کومل نے جھٹ"
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ میں مقید اپنے ہاتھ کی
جانب اشارہ کیا۔

نہ چھوڑوں تو؟ "اس کے ہاتھ پر مہندی کے رنگوں سے بنے"
پھولوں پر انگلی پھیرتے ہوئے زید پھر سے شرارت پر آمادہ ہوا۔

میری بہن کا ہاتھ چھوڑنے کا کیا لو گے؟ "کومل کے جواب"
دینے سے پہلے ہی کسی تیسرے فرد نے زید کو مخاطب کیا تھا۔
زید اور کومل نے جھٹکے سے سر اٹھا کر نووارد کو دیکھا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

تم !تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ "ارسل کو سامنے کھڑا دیکھ "
کر زید جی بھر کر بد مزہ ہوا تھا۔ کومل نے فوراً اس کی گرفت
سے ہاتھ کھینچا۔

اپنی بہن کی رکھوالی۔ "کومل کے بالکل برابر کھڑے ہو کر"
انتہائی سکون سے جواب دیا گیا تھا۔

میں کونسا تمہاری بہن کو بھگا کر لے جارہا تھا جو تم رکھوالی کر"
رہے ہو اس کی۔"زید جل بھن چکا تھا ارسل کی آمد پر۔ جانتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تھا اب یہ بات سب کزنز تک تو ضرور ہی پہنچے گی اور پھر جو ریکارڈ زید کا لگتا وہ سوچ کر ہی زید کو پسینے آنے لگے۔

کوشش بھی مت کرنا میرے دوست۔ "ارسل نے آگے ہو" کر زید کے کندھے سے نادیدہ گرد جھاڑی۔

کومل میں ایک بات تمہیں ابھی سے بتا رہا ہوں، شادی کے" بعد میں تمہیں تمہارے اس ایڈیٹ بھائی سے نہیں ملنے دوں گا۔ یار یہ ابھی سے اتنی جاسوسی کرتا ہے۔ شادی کے بعد تو روز ہماری لڑائیاں ہی کروائے گا۔"زید نے جھنجھلا کر کومل کو مخاطب کیا جو خاموش تماشائی بنی کھڑی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"میں اپنی بہن کی شادی تم سے ہونے ہی نہیں دوں گا۔"

ارسل کے اطمینان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا۔ وہ زید کو چڑانا چاہ رہا تھا اور اس میں سو فیصد کامیاب نظر آرہا تھا۔ زید نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

اس کی شادی کس سے ہو گی اس بات کا فیصلہ تم نہیں کرو" گے۔ گھر کے بڑے فیصلہ کر چکے ہیں اور اب تو کو مل بھی رضامندی دے چکی ہے۔ ویسے بھی تم شاید بھول رہے ہو کہ ہم دونوں کے رشتے کے لیے گھر والوں کو کنوینس کرنے والے بھی تم ہی تھے۔ "زید کا لہجہ جتاتا ہوا سا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ہاں تو اگر میں رشتہ کروانے کا فرئضہ سر انجام دے سکتا"
ہوں تو رشتہ تڑوانے کا کام بھی میرے لیے بالکل مشکل نہیں۔
کہتے ہو تو آج ہی ٹریلر دکھا دیتا ہوں تمہیں۔"ارسل کا لہجہ چیلنج
کرتا ہوا تھا۔ آنکھوں سے شرارت جھانک رہی تھی ۔

سالے کس بات کا بدلہ لے رہے ہو مجھ سے؟ "زید نے"
دانت کچکچائے۔ کومل بے چاری کبھی ایک کو دیکھ رہی تھی تو
کبھی دوسرے کو ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گالی دی تم نے مجھے؟ "ارسل نے بے یقینی سے آنکھیں"
پھیلائیں۔

گالی کب دی؟ میں نے تو تمہارا اور اپنا رشتہ واضح کیا، ہونے"
والا بہنوئی ہوں تمہارا، تھوڑی تو عزت دو۔ "زید نے بتیسی کی
نمائش کرنا ضروری سمجھا۔

ارے چلو چلو !عزت مانگ کر نہیں لی جاتی۔ اور اب تو تم"
بالکل میرے بہنوئی نہیں بنو گے۔"ارسل نے ناک سے مکھی
اڑائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کمینے تم۔۔۔ "زید کچھ کہنے جارہا تھا جب کومل نے دونوں کو" ٹوکا۔

بس کر دو تم دونوں۔ بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہے" ہو۔ کبھی تو اپنی چونچیں بند کر لیا کرو۔ "کومل ان کی عادت سے بخوبی واقف تھی کہ اگر دونوں ایک بار شروع ہو گئے تو ساری رات یہیں کھڑے کھڑے بحث کرتے ہوئے گزار دیں گے۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

تم کیوں پریشان ہو رہی ہو یار؟ ہم دونوں تو لنگوٹیے یار ہیں۔"
یہ تو بس یونہی ہنسی مذاق کر رہے تھے۔"ارسل نے آگے بڑھ
کر زید کے کندھے پر بازو پھیلایا۔

ہنسی مذاق ہی کرتے رہنا۔ وہاں مہندی کا فنکشن ختم ہو جائے"
گا، بعد میں یہی شکایت کرتے رہ جاؤ گے کہ ہماری تو کوئی
اہمیت ہی نہیں، ہماری تصاویر نہیں لی گئیں، ہمیں مہندی کی
رسم ادا نہیں کرنے دی گئی۔ "کومل چڑ کر کہتی وہاں سے چل
دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

چل میرے یار ! تیرے بغیر مہندی کا فنکشن بڑا ادھورا سا لگ" رہا تھا۔ تبھی تجھے ڈھونڈتے ہوئے تیمور کے بتانے پر یہاں چلا آیا۔"ارسل نے اپنے آنے کی وجہ بتائی، وہ دونوں بھی اب شاہ مینشن کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ارے یاد آیا!مجھے تو تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا ارسل "!زید چلتے" چلتے ایک دم رکا، ارسل بھی رک گیا۔

کس بات کا شکریہ؟ "ارسل کی سوالیہ نگاہیں زید پر جمی تھیں۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

!خود کو میرا سالا بنانے کے لیے گھر والوں کو منانے کا شکریہ"

قسم سے کیا لفظ ہے سالا۔۔۔ رشتہ بھی بیان ہوجاتا ہے اور دل کی بھڑاس بھی نکل جاتی ہے۔ "زید کا لہجہ حد درجہ شرارت لیے ہوئے تھا۔ بات کرتے ہوئے وہ ارسل سے فاصلہ اختیار کر چکا تھا۔ ارسل چند پل تو نا سمجھی سے اسے دیکھے گیا۔ جب بات سمجھ میں آئی تو چہرے پر مصنوعی غصے کے آثار سجائے۔

تیری تو۔۔۔ "وہ زید کو مزہ چکھانے کے لیے آگے بڑھا تھا" لیکن تب تک زید ہنستا ہو دروازہ پار کر گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#9015320209

رات گہری اور تاریک ہو چکی تھی، ساحر کو وقت کا بالکل صحیح پتا تو نہیں تھا لیکن اسے اندازہ تھا کہ گھڑی کی سوئیاں بارہ کا ہندسہ کراس کر چکی ہوں گی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ رات کے وقت یہاں اس جگہ شعیب کرمانی کے گارڈز کم ہوتے تھے اور یہی بہتر موقع تھا اس کے پاس شعیب کرمانی کے چنگل سے نکلنے کا۔

کوئی ہے کیا؟ ہیلپ می پلیز !میری بات سنو "!وہ گھٹی گھٹی" سی آواز میں تیسری بار چلایا تھا۔ کل سے اب تک وہ اتنا تو جان ہی چکا تھا کہ دروازے کے باہر ہر وقت ایک یا دو گارڈز موجود رہتے ہیں۔ اس کی توقع کے عین مطابق چند لمحوں بعد

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

ہی لاک کھلنے کی آواز سنائی دی۔ دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔ لائٹس آن کیں تو ساحر نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ چوبیس پچیس سال کا نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں گن تھی۔

مجھے واشروم جانا ہے۔ "اس کی سوالیہ نگاہوں کے جواب میں" ساحر نے مدعا بیان کیا۔

تو میں کیا کروں؟ "وہ لڑکا شاید باہر بیٹھا اونگھ رہا تھا تبھی" آنکھوں میں سرخی چھائی تھی اور ساحر کی آوازوں پر اس کی نیند خراب ہوئی تھی، اس لیے اس کا لہجہ بگڑا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

مجھے ان ہتھکڑیوں سے آزاد کرو، مجھے واش روم جانا"
ہے۔"ساحر نے اپنی بات پر زور دیا۔ اس لڑکے نے کوفت
سے ساحر کو دیکھا۔

کیا ہوا شہباز؟ "باہر سے کسی کی آواز سنائی دی تھی۔ شاید "
اس لڑکے کے علاوہ باہر ایک اور گارڈ موجود تھا۔

"کچھ نہیں !کہہ رہا ہے واش روم جانا ہے اسے، کیا کروں؟"
دن میں وہ لوگ زیادہ ہوتے تھے لیکن اس وقت یہاں اندر فقط

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دو آدمی تھے، شاید اسی لیے وہ ہچکچایا تھا ساحر کے ہاتھ کھولنے کی بات پر۔ دوسری جانب چند لمحوں کی خاموشی چھائی تھی ۔

تم ڈر کیوں رہے ہو اتنا؟ واش روم جانے کو ہی کہہ رہا ہوں" میں، یہاں سے بھاگ تو نہیں رہا۔ "ساحر نے اس کے چہرے پر ہچکچاہٹ دیکھی تو کہا۔

تم یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتے۔ باہر پوری پلاٹون موجود" ہے ہتھیار تھامے۔ زیادہ ہلکا مت لینا ہمیں، بھاگنے کی کوشش کی تو مارے جاؤ گے۔ "اس نوجوان نے ساحر کو بہت کچھ باور کرانے کی کوشش کی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

صحیح کہہ رہے ہو۔ میرا پورا وجود زخموں سے چور ہے۔ کل" سے مار مار کر بھرکس نکال دیا ہے۔ سہارا لیے بغیر کھڑا بھی نہیں ہو سکتا، بھاگنا تو بہت دور کی بات ہے۔ ویسے بھی واش روم میں کوئی روشندان تک تو بنوایا نہیں گیا جہاں سے بھاگ سکوں۔ سامنے تم لوگ کھڑے ہو جو ہتھیاروں سے لیس ہو۔ ایسے میں یوں نہتا ہو کر بھاگنے کی غلطی کیسے کر سکتا ہوں میں؟ "ساحر کے لہجے میں نا امیدی تھی،لہجہ شکست خوردہ سا تھا۔ اس کی باتوں پر سامنے کھڑے نوجوان کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھری ۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

شہباز دائیں طرف دیوار پر موجود کیل سے ہتھکڑی لٹکائی گئی" ہے۔ وہ اتار کر اس کے ہاتھوں میں لگاؤ اور لے جاؤ واش روم۔ فکرمت کرو واش روم سے بھاگنے کا کوئی رستہ نہیں ہے اور باہر میں چوکنا بیٹھا ہوں۔ تم بھی ہوشیار رہنا۔" باہر موجود گارڈ بھی شاید ساحر کی باتیں سن چکا تھا اور اس کی باتوں کا یقین بھی کر چکا تھا تبھی اس نے شہباز کو اجازت دے دی۔ شہباز اثبات میں سر ہلاتا دائیں جانب سے ہتھکڑی لے آیا۔ پہلے ساحر کے ایک ہاتھ کو کرسی سے نصب ہتھکڑی سے آزاد کیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو دوسری ہتھکڑی میں جکڑا، پھر اس کا دوسرا ہاتھ اور پیر آزاد کیے اور اسے گن پوائنٹ پر رکھتے واش روم کی جانب دھکیل دیا۔ ساحر نے پرسکون انداز میں واش روم

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا، پھر نل کھول دیا۔ چند لمحے اندر رہ کر انتظار کیا۔ نل بند کرتے ہوئے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا، ایک گہری سانس لیتے ہوئے دروازے سے کان لگایا تاکہ اندازہ لگا سکے کہ شہباز دروازے کی کس جانب کھڑا ہے۔ وہ چہل قدمی کے سے انداز میں دروازے سے باہر ٹہل رہا تھا۔ اگلے ہی پل ساحر نے تیزی سے واش روم کا دروازہ کھولتے ہوئے شہباز کو اندر گھسیٹا۔ ایک ہاتھ سے اس کی گن تھامی اور ساتھ ہی اس کے منہ پر اپنا دوسرا ہاتھ سختی سے جماتے ہوئے اس کی آواز کا گلا گھونٹا، شہباز اس کی گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گیا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1015202199

ہتھکڑی کی چابی دو "!ساحر اس کے کان کے قریب غرایا تھا۔"

کچھ کہہ رہا ہوں میں تم سے۔ "اس کے منہ پر گرفت ڈھیلی" کر کے ساحر نے اس کی گن کو بغل میں دبایا۔ اس کے دونوں بازوؤں کو مروڑتے ہوئے پشت سے لگایا اور اس کی جیب سے ہتھکڑی کی چابی نکالی ۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کر کے تم یہاں سے بھاگ" سکو گے اور شعیب کرمانی کے چنگل سے بچ نکلو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔"شہباز بات کرتے کرتے درد سے کراہ رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

بازو گویا ٹوٹنے ہی والے تھے ، ساحر چابی سے ہتھکڑی کھولنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"شعیب کرمانی کو بھی دیکھ لوں گا میں۔ ابھی تم اپنی فکر کرو، مجھے بتاؤ اس وقت باہر موجود گارڈز کی اندازاً تعداد کیا ہے اور یہاں اس عمارت کے پیچھے سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے ؟ "ساحر نے سوال پوچھتے ہوئے گن اس کی کنپٹی پر رکھی۔

"اس میں گولیاں نہیں ہیں۔ ہوتیں بھی تو تم مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتے تھے کیونکہ تمہاری مدد کرنے کا مطلب اپنی جان سے جانا ہے۔"شہباز نے گویا اطلاع دی تھی۔ ساحر نے لب

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بھینچتے ہوئے ایک نظر گن کی جانب دیکھا پھر طیش سے شہباز کے چہرے کی جانب۔ گن اوپر کر کے ہوائی فائر کرنا چاہا تھا لیکن شہباز کی بات ٹھیک تھی۔ گن میں واقعی گولیاں نہیں تھیں۔

لعنت ہو"!غصے کے عالم میں ساحر نے گن ایک جانب پھینکی۔"

تم کچھ بھی کرلو میجر ساحر !لیکن یہاں سے بھاگنا ناممکن ہے۔" باہر بہت سے گارڈز کھڑے ہیں اور یقین کرو ان کی گنز بالکل بھی خالی نہیں ہیں۔ ہم سب کو یہی آرڈر ملا ہے کہ اگر تم کسی قسم کی کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کرو تو موقع پر ہی

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

تمہیں ختم کر دیا جائے۔ "شہباز نے اسے وارننگ دینے کی کوشش کی تھی، ساحر نے اس کی گردن کو اپنے بازو کے شکنجے میں لیا۔

پہلے تم سے نمٹ لوں پھر ان سب گارڈز کو بھی دیکھ لوں" گا۔"ساحر نے کہتے ہوئے شہباز کی گردن کی مخصوص رگ دبائی۔ اگلے چند لمحوں میں ہی شہباز ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ اس کے وجود کو ایک جانب پھینکتا ساحر واش روم سے نکلا، واش روم فاصلے پر ہونے اور اس کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے باہر موجود گارڈز کو اندر ہونے والی کسی حرکت کی خبر نہیں ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ساحر محتاط قدموں سے چلتا ہوا دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا تبھی کسی خیال کے پیش نظر اس نے رک کر کمرے میں ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے ہوئے اپنی حفاظت کے لیے کچھ تلاشنا چاہا تھا لیکن اسی لمحے باہر موجود گارڈ کمرے میں بالکل خاموشی پا کر اندر چلا آیا تھا۔ سامنے ساحر کو کھڑا دیکھ کر وہ ایک پل کو بوکھلایا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اس نے رائفل سیدھی کی۔ ساحر ایک پل کا بھی توقف کیے بغیر اس پر جھپٹا تھا اور اپنی کہنی بھرپور طاقت سے اس کے رائفل تھامے ہاتھ پر دے ماری تھی۔ رائفل اس شخص کے ہاتھ سے چھوٹتی کہیں دور جا گری تھی لیکن اس نے اب بھی ہمت نہ ہاری تھی۔ تیزی سے نیچے جھکتے ہوئے وہ اپنی جراب میں اٹکا تیز دھار چاقو نکال چکا تھا۔ ساحر نے طیش سے سرخ پڑتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ یہی وہ شخص تھا جو کل سے بلیڈ اور

Classic Urdu Material ISBN 1013220209

چاقو سے اس کے جسم پر کٹ لگاتا اسے جسمانی طور پر ٹارچر کرتا اور اس کی تکلیف پر قہقہے لگاتا تھا۔اس شخص نے ساحر پر وار کیا تھا لیکن ساحر اس سے کہیں زیادہ چوکنا تھا۔اس کا ہاتھ تھام کر اتنی سختی سے دبایا تھا کہ اس کے ہاتھ سے چاقو چھوٹ کر نیچے جا گرا۔اس شخص نے وار کرنے کے لیے دوسرا ہاتھ استعمال کرنا چاہا لیکن ساحر اس کا دوسرا ہاتھ بھی تھام کر اس کی پشت سے لگا چکا تھا۔

میری بات پر بھروسہ کر کے اور واش روم جانے کی اجازت" دے کر بہت بڑی غلطی کر دی تم نے۔ تمہیں کیا لگتا ہے ایک آئی ایس آئی ایجنٹ اتنی آسانی سے ہار مان لے گا؟ ہم لوگ آگ سے تپ کر کندن بن چکے ہیں ، ہماری ٹریننگز نے

Classic Urdu Material ISBN#9780132029209

ہمارے جسم اتنے پختہ اور فولادی بنا دیئے ہیں کہ تم لوگوں کی یہ مار، یہ جسمانی ٹارچر کوئی معنی نہیں رکھتے ہمارے لیے۔ تم جیسے کتوں سے کیسے نمٹنا ہے یہ بخوبی جانتے ہیں ہم۔ "ساحر پھنکارا تھا۔ ساتھ ہی پاؤں کے پاس نیچے گرا چاقو ہوا میں اچھالا اور اسے ہاتھ میں پکڑا۔

مجھے چھوڑ دو پلیز !میں کچھ نہیں کہوں گا تمہیں۔ جو تم کہو" گے مانوں گا۔ "وہ شخص بوکھلایا تھا۔

جو شعیب کرمانی اور راء کا ساتھ دے رہے ہیں وہ میرے" وطن کے دشمن ہیں۔ اور وطن کے دشمنوں کو جینے کا کوئی حق

Classic Urdu Material ISBN#1013202499

نہیں۔ "اس کے کان کے قریب غراتے ہوئے ساحر نے چاقو اس کی گردن پر پھیرتے ہوئے اسے ایک جانب دھکا دیا تھا۔ یہ شخص شعیب کرمانی کا خاص بندہ تھا جو صبح اپنے ایک ساتھی کے سامنے خود اعتراف کر رہا تھا کہ وہ اب تک نجانے کتنے معصوموں کی جان لے چکا ہے، کتنی بنتِ حوا کی عزتوں سے کھیل چکا ہے اور اب غدار وطن کا ساتھ دے کر ایک اور گناہ عظیم اپنے کھاتے میں لکھوا چکا تھا وہ۔ ایسے شیطان صفت لوگوں کا مر جانا ہی بہتر تھا اور یہ کام ساحر نے سر انجام دیا تھا۔ ایک نفرت بھری نگاہ اس کے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہوتے وجود پر ڈال کر ساحر وہی چاقو تھامے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

****

کمرے سے باہر نکل کر ساحر نے محتاط سی نگاہ چاروں جانب دوڑائی۔ یہ کوئی فیکٹری تھی شاید جہاں اسے قید کر کے رکھا گیا تھا۔ اس وقت اندر اور کوئی گارڈ موجود نہیں تھا لیکن مین گیٹ کی جانب روشنیاں اور آہٹیں محسوس ہو رہی تھیں۔ ساحر نے مین گیٹ سے جانے کا ارادہ ترک کیا اور پیچھے کا کوئی راستہ تلاش کرنے کی ٹھانی۔ ادھر سے ادھر جاتے ہوئے اسے کوئی بھی عقبی دروازہ کھائی نہیں دیا تھا۔ اس کے پاس وقت بھی کم تھا کہ اگر باہر سے کوئی گارڈ اندر آجاتا تو ساحر کی غیر موجودگی پر وہ سب چوکنے ہو جاتے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

یونہی ادھر ادھر بھٹکتے ہوئے ساحر کی نگاہ اوپر جاتی چکردار لوہے کی سیڑھیوں پر پڑی۔ وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھنے ہی والا تھا جب بیرونی گیٹ کھلا اور دو گارڈز اندر داخل ہوئے۔ ساحر فوراً آؤٹ میں ہوا، اندھیرے نے اس کے وجود کو ڈھانپ لیا تھا۔

ارے ! یہ دروازہ کیوں کھلا ہوا ہے؟"جس کمرے میں ساحر کو" رکھا گیا تھا، اس کا دروازہ کھلا دیکھ کر ایک گارڈ بڑبڑایا۔ دونوں تیزی سے کمرے کی جانب بڑھے۔ ساحر کے پاس فقط چند لمحے تھے ، وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا اوپر بھاگا۔ سیڑھیاں شاید کافی پرانی تھیں اور خستہ حال بھی، تبھی سیڑھیوں پر پاؤں رکھنے کی آواز خاصی واضح تھی۔ وہ دونوں گارڈز اپنے ساتھیوں کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ناگفتہ بہ حالت اور کمرے کو خالی پاکر تیزی سے باہر آئے۔ سیڑھیوں پر ہوئی آواز سے دونوں سمجھ چکے تھے کہ ساحر اوپر گیا ہے۔

حماد ! باہر سب کو الرٹ کرو، میں اس کا پیچھا کرتا ہوں،یہ" شخص بھاگنے نہ پائے۔ "ایک گارڈ نے اپنے ساتھی کو مخاطب کیا اور خود ساحر کے تعاقب میں سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ دوسری منزل پر پہنچ کر بھی ساحر کو وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملا تھا۔ اپنے عقب میں آہٹ محسوس کرتا وہ پھر سے سامنے موجود سیڑھیاں چڑھتا فیکٹری کی چھت پر آن پہنچا، منڈیر سے نیچے جھانک کر دیکھا تو گہرائی کافی زیادہ تھی۔ عام حالات میں اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کے لیے یہاں سے کودنا بہت بڑی بات نہیں تھی لیکن اب جبکہ اس کے جسم اور ٹانگوں پر بے تحاشا زخم تھے ، ایک پاؤں کا ناخن بھی اکھڑ چکا تھا۔ ایسے میں وہ یہاں سے چھلانگ لگانے کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ ساحر نے متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ چھت کے ایک کونے میں کچھ فالتو سامان پڑا تھا۔ اس میں ایک مضبوط رسا بھی مل گیا تھا اسے۔ رسا تھام کر وہ منڈیر میں بنے سوراخوں سے اسے باندھ رہا تھا جب پیچھے سے اس کے سر پر وار کیا گیا۔ ساحر کی نگاہوں کے سامنے زمین آسمان گھوم گئے۔ بے اختیار سر تھامے وہ جھکا تھا۔ گارڈ جو گن سے دوبارہ وار کر رہا تھا اس بار اس کا وار خالی گیا۔ ساحر نے اس کی ٹانگ پر پوری قوت سے مکا رسید کیا۔ اس کے جھکتے ہی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دوسرا مکا اس کے جبڑے پر مارا تھا۔ وہ شخص کراہتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹا۔ ساحر نے موقع دیے بغیر اسے بھی رسے سے منڈیر کے ساتھ باندھا، پھر نگاہ اپنی خون آلود اور جگہ جگہ سے پھٹی شرٹ تک گئی تو کچھ سوچتے ہوئے اس کے یونیفارم کی کیپ اور سفید شرٹ اتاری اور وہ شرٹ خود پہنتے ہوئے کیپ سر پر جمائی۔

اپنی جان پیاری ہے تو مجھے تو بچانا ہی پڑے گا۔ دیکھتے ہیں" کتنی طاقت ہے تم میں۔ "اسے اچھی طرح رسے سے جکڑ کر ساحر نے رسے کا دوسرا کنارہ تھاما اور نیچے چھلانگ لگا دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

گارڈ نے پوری قوت لگائی تھی خود کو نیچے گرنے سے بچانے کے لیے کیونکہ اگر وہ یہاں سے گرتا تو پانچ چھ ہڈیاں ٹوٹنا تو لازم تھا۔ اسی اثناء میں ساحر زمین کے قریب پہنچ چکا تھا۔ زمین سے چند فٹ اوپر رسا ختم ہو چکا تھا تبھی ساحر نے رسا چھوڑتے ہوئے قدم زمین پر لگائے۔ باہر سب الرٹ دکھائی دے رہے تھے، گارڈز چاروں طرف پھیل چکے تھے، ایک سراسیمگی کی سی کیفیت تھی۔ ساحر نے کیپ کھسکا کر چہرہ ڈھانپا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ملا کیا؟ "ایک گارڈ نے اسے یونیفارم میں ملبوس دیکھ کر اپنا ہی" ساتھی سمجھا تبھی پوچھ گیا۔

نہیں ادھر تو نہیں ہے۔"ساحر بات مکمل کرتا تیزی سے اس" کے برابر سے گزرا، ساتھ ہی جیب میں اٹکے چاقو پر گرفت مضبوط کی۔

بچاؤ !بچاؤ مجھے !پلیز کوئی ہے؟ بچاؤ "!اوپر بندھا گارڈ زور سے" چلایا تھا۔ نیچے موجود گارڈز چونکے۔ ساحر انہیں چوکنا ہوتے دیکھ کر فوراً بھاگا تھا وہاں سے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارے وہ جارہا ہے پکڑو اسے۔"سب گارڈز افراتفری کے عالم"
میں اس کی جانب بھاگے تھے۔ ساحر کی رفتار خاصی تیز تھی۔
بھاگتے بھاگتے ایک دم وہ رکا، نگاہ ایک طرف کھڑی دو گاڑیوں
تک گئی۔ ساحر نے دونوں گاڑیوں کو چیک کیا لیکن گاڑیاں لاکڈ
تھیں۔ اس نے اب پلٹ کر پیچھے آتے دس بارہ بندوں کو
دیکھا۔ اگر یہ لوگ گاڑی میں اس کا پیچھا کرتے تو اس کے فرار
کی سب راہیں مسدود ہو جاتیں۔ اوپر سے اسے یہ بھی اندازہ
نہیں تھا کہ یہ جگہ کونسی ہے اور یہاں سے کس سمت کو جانا
ہے۔ کچھ سوچ کر ساحر نے چاقو تھام کر پوری قوت سے گاڑی
کے ٹائر پر وار کیا۔ ٹائر پھٹ گیا تھا، ٹائر سے تیزی سے ہوا

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

نکلنے لگی۔ یہی عمل اس نے دوسری گاڑی کے ساتھ بھی دہرایا۔ دونوں گاڑیاں اب ناکارہ ہو چکی تھیں۔ ساحر نے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ لوگ خاصے نزدیک پہنچ چکے تھے۔ اس کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھری۔ اگلے ہی پل وہ اٹھ کر بھاگا تھا اور چند ثانیوں میں ہی ان کی پہنچ سے کافی دور جا چکا تھا۔

****

نجانے کتنی دیر ہو چکی تھی اسے بھاگتے ہوئے۔ شعیب کرمانی کے بندے اب تک اس کے پیچھے تھے۔ ان کے پاس بائیکس بھی تھیں اور ساحر انہیں چکما دے کر بھاگتے بھاگتے اب تھکنے لگا تھا۔ کچھ فاصلے پر لائٹنگ دکھائی دے رہی

Classic Urdu Material ISBN#0132021209

تھی جس سے یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ شاید رہائشی علاقہ شروع ہونے کو ہے۔ وہ کوئی قبرستان تھا شاید جہاں ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا ساحر اپنی سانس ہموار کر رہا تھا تبھی موڑ مڑتی بائیک کی روشنی براہِ راست اس کے چہرے پر پڑی۔ ساحر نے فوراً آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔ بہت سی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ مطلب وہ اس تک پہنچ چکے تھے۔ ساحر پھر سے بھاگ اٹھا تھا کہ وہ جانتا تھا اتنا آسان نہیں تھا شعیب کرمانی کے بندوں سے پیچھا چھڑانا۔

فائر کرو اس پر۔ یہ ایسے نہیں پکڑا جائے گا۔ "اسے بھاگتے" دیکھ کر ایک گارڈ چلایا، اگلے ہی پل فائر کھول دیے گئے تھے۔ خود کو بچاتے بچاتے بھی ایک بلٹ ساحر کے بازو کو چھوتی ہوئی نکل گئی تھی۔ ساحر کو لگا جیسے اس کے بازو کو آگ نے چھوا

Classic Urdu Material ISBN#0132021209

ہو۔ بے ساختہ اس کے قدم لڑکھڑائے تھے، آنکھوں تلے اندھیرا چھایا تھا۔ تکلیف ضبط کرتے ہوئے اس نے بازو کو تھام کر دیکھا جہاں تیزی سے نکلتا خون سفید شرٹ کو رنگین کرتا جارہا تھا۔ ساحر نے لب بھینچ کر پیچھے آتی بائیک کو دیکھا۔ پھر ایک جانب پڑے قدرے بڑے سے پتھر کو۔ اگلے ہی پل اس نے وہ پتھر اٹھا کر بائیک کا نشانہ لیتے ہوئے سڑک کی طرف اچھال دیا تھا۔ پتھر بائیک کے اگلے ٹائر سے ٹکرایا اور دوسرے ہی لمحے بائیک اور بائیک سوار دونوں ہوا میں اچھلتے ہوئے زمین بوس ہوئے۔ ساحر نے ایک نگاہ اپنے بازو کے زخم پر ڈالی .ابھی زخم تازہ اور گرم تھا۔ اس کے پاس بس چند منٹ تھے اپنی جان بچانے کے لیے کیونکہ جیسے جیسے زخم ٹھنڈا ہوتا جاتا تکلیف بھی بڑھتی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جاتی۔ پھر شاید بھاگنا بھی مشکل ہو جاتا۔ ساحر نے پوری قوت صرف کرتے رہائشی علاقے کی جانب دوڑ لگائی۔ بھاگتے دوڑتے قدموں اور دو بائیکس کی آواز مسلسل اس کے تعاقب میں تھی۔ رہائشی علاقے میں پہنچتے پہنچتے ساحر کی ہمت جواب دے ،گئی۔ بازو سے بہتا بے تحاشا خون اس پر نقاہت طاری کر رہا تھا ٹانگیں بے جان ہو چکی تھیں، سانس پھول رہا تھا۔ وہ چند لمحوں کے لیے ایک گھر کی دیوار سے ٹیک لگائے گہرے سانس لینے لگا لیکن یہ جگہ محفوظ ہر گز نہیں تھی۔ اسے اب کوئی محفوظ ٹھکانہ تلاش کرنا تھا جہاں کچھ دیر چھپ کر وہ ان غنڈوں سے جان چھڑوا سکتا کہ فی الوقت ان کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔ اس نے پیچھے موجود گھر کی دیواروں کو دیکھا لیکن

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

دیواریں خاصی اونچی تھیں۔ ساحر کی نگاہ کچھ فاصلے پر بنے ایک گھر کی طرف اٹھی جس کی چار دیواری نسبتاً چھوٹی تھی۔ وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتا تیزی سے اس گھر کی جانب بڑھا۔

آوازیں قریب سے قریب تر ہوتی جارہی تھیں ۔ ساحر نے دیوار پر ہاتھ جمائے اور دوسرے ہی لمحے وہ دیوار پھلانگتا گھر میں داخل ہو گیا۔

oooooooooooooo

رات کے تقریباً دو بج رہے تھے۔ وہ سیاہ ڈھیلی سی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر میں ملبوس نیم تاریک لان میں ادھر ادھر چہل قدمی کرتی خیالوں کی حسین وادی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

میں کھوئی اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھ رہی تھی۔ کانوں میں کسی کی سحر پھونکتی آواز کی بازگشت تھی۔

صرف ایک دن اور۔۔۔ اس کے بعد تم ہمیشہ کے لیے میری" ہو جاؤ گی۔ میں بہت بے صبرا ہورہا ہوں تمہیں اپنی دلہن کے روپ میں دیکھنے کے لیے لیکن یہ کمبخت وقت گزر ہی نہیں رہا۔ "عدن کی نرم گرم سی سرگوشی اسے اب بھی شرم سے دو چار کر گئی تھی۔ ایک الوہی مسکان نے دانین کے لبوں کو چھوا۔ شاہ مینشن سے ابھی تک شور شرابے کی آواز سنائی دے رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ مہندی کا فنکشن عروج پہ تھا۔ وہ اس وقت یہاں بڑی پھوپھو کے گھر میں اکیلی تھی۔ کومل اور

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سمعیہ نے اس کی تنہائی کے احساس سے آج رات اس کے پاس رکنے کی آفر کی تھی لیکن دانین نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے وہ دونوں شاہ مینشن میں ہونے والا مہندی کا فنکشن مس کریں۔ اس نے انہیں بے فکر ہو کر فنکشن اٹینڈ کرنے کو کہا تھا۔ ویسے بھی بڑی پھوپھو کی ساس ضعیف تھیں اور انہوں نے فنکشن میں جانے سے منع کر دیا تھا۔ اس لیے ان کی گھر میں موجودگی دانین کے لیے تسلی کا باعث تھی۔ وہ تو کب کی دوا لے کر سو چکی تھیں لیکن دانین کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی تبھی عدن کو بری طرح سے مس کرتے ہوئے وہ کل کے حوالے سے خوش کن خیالات کو دل میں جگہ دیے یہاں لان میں چلی آئی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یونہی مگن سے انداز میں نم ہوتی گھاس پر ننگے پیر چلتے ہوئے اسے عجیب سی آواز سنائی دی۔ یوں جیسے کوئی دیوار پھلانگ کر اندر آیا ہو۔

کون ہے؟ "سرعت سے مڑتے ہوئے دانین نے کسی انسانی" ہیولے کو دیکھ کر سوال کیا۔ خوف کی ایک لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی۔ گھر اس وقت خالی تھا۔ سب لوگ مہندی کے فنکشن میں گئے ہوئے تھے۔ ایسے میں کسی کا یوں دیوار پھلانگ کر آنا، اس کا کیا مطلب ہو سکتا تھا؟

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن !آپ ہیں کیا؟ "دانین نے کسی امید کے تحت پوچھا"
کیونکہ عدن آج کل جتنا بے قرار ہو رہا تھا اس سے ایسی کسی
بھی حرکت کی توقع کی جا سکتی تھی۔ شاید وہ مہمانوں سے آنکھ
بچا کر چلا آیا ہو اس سے ملنے۔

عدن "!دیوار کی اوٹ میں چھپے اس وجود کے قریب جاکر"
دانین نے اسے پکارا لیکن مقابل نے اسے سنبھلنے کا موقع دیے
بغیر سختی سے اس کے منہ پر اپنا دایاں ہاتھ جماتے ہوئے اسے
دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔ دور سے آتی ہلکی سی روشنی میں اس
شخص کا چہرہ واضح ہوا تو دانین کی آنکھیں خوف سے پھٹنے والی
ہو گئیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

شش "!!!ساحر نے بائیں ہاتھ کی انگلی اپنے لبوں پر رکھتے" ہوئے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اس کا ہاتھ ابھی تک دانین کے منہ پر جما تھا۔

کہاں گیا وہ؟ ڈھونڈو اسے، وہ بھاگنے نہ پائے۔ "اچانک باہر" سے بہت سے لوگوں کے چلنے اور دھیمے لہجے میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دانین کے سامنے کھڑا ساحر انتہائی چوکنا تھا۔ گھر کی چار دیواری پر ہاتھ جما کر باہر موجود لوگوں میں سے ایک شخص اونچا ہوا تھا تبھی ساحر دانین کو لیے

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

اندھیرے کی جانب سرکا۔ وہاں چھائے ہولناک سناٹے کو محسوس کر کے وہ شخص نیچے اتر گیا۔

، اندر بالکل خاموشی ہے۔ مجھے لگتا ہے وہ یہاں نہیں ہے "
شاید بھاگ چکا ہے۔ "وہ شخص اب اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا۔

زخمی حالت میں کہاں تک بھاگے گا؟ آج بچنا نہیں چاہیے"
وہ۔ "یہ شاید ان کے لیڈر کی آواز تھی۔ اس کے ساتھ ہی بھاگتے قدموں کی آوازیں دور جاتی محسوس ہوئیں۔ ان کے جانے کا یقین کر کے ساحر نے دانین کے لبوں سے ہاتھ ہٹایا۔ پھر اس سے فاصلے پر ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھینکس "!!وہ سپاٹ سے لہجے میں شکریہ ادا کرتا شاید وہاں" سے جانے والا تھا جب بازو میں اٹھتی ٹیسوں پر کراہ کر رہ گیا۔ دانین کی نگاہ اس کے بازو پر پڑی جہاں بھل بھل خون بہتا اس کی سفید شرٹ کو سرخ کرتا جا رہا تھا۔

یہ ، یہ سب۔۔۔ "وہ ایک پل کو دنگ سی رہ گئی۔ ساحر" اب بائیں ہاتھ سے دائیں بازو پر بنا زخم دباتے ہوئے خون روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا بایاں ہاتھ سرخ ہو چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ایک مدد اور کر سکتی ہیں آپ میری؟ مجھے فرسٹ ایڈ باکس کی"
ضرورت ہے، ارجنٹ "!اس نے تکلیف کے عالم میں دانین کو
مخاطب کیا۔

ہاں؟؟ ہاں !چلو میرے ساتھ۔ "دانین جیسے ہوش میں آئی"
تھی۔ بے شک دانین سے اس کی پہلی ملاقاتیں بھی کچھ خاص
نہیں تھیں۔ آج بھی ہر بار کی طرح وہ اسے غنڈہ موالی سمجھی
تھی لیکن اس وقت اس کے سامنے ایک انسان کھڑا تھا، جو زخمی
تھا۔ وہ میڈیکل کی اسٹوڈنٹ تھی اور انسانیت کے ناطے اس
زخمی شخص کی مدد کرنا اس پر فرض تھا۔ ساحر زخم کو دبائے اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کے پیچھے چلا آیا۔ دانین جس کمرے میں خود ٹھہری تھی اسے اسی کمرے میں لے آئی۔

بیٹھیں۔ میں فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتی ہوں۔"ساحر کو" کمرے کی دہلیز پر رکتے دیکھ کر دانین نے اسے مخاطب کیا اور کمرے سے نکل گئی۔ ساحر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھتا بیڈ کے کنارے ٹک گیا۔

یہ لیں۔ "دانین نے فرسٹ ایڈ باکس اس کی جانب بڑھایا" لیکن پھر اس کے خون آلود ہاتھ دیکھ کر خود ہی فرسٹ ایڈ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

باکس سے سامان نکالنے لگی۔ زیادہ خون بہہ جانے کے باعث اب ساحر کو چکر آ رہے تھے۔

آپ شرٹ کا بازو اوپر کریں، میں دیکھتی ہوں زخم۔"ڈریسنگ " ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔ ساحر نے ایک نظر شرٹ کے بازو پر ڈالی .یہ شرٹ گارڈ کی تھی اور اسے تنگ تھی۔ بازو بھی تنگ تھے جنہیں زخم سے اوپر تک لے جانا ممکن نہیں تھا۔

شرٹ کا بازو اوپر نہیں ہوگا۔ شرٹ اتارنی پڑے گی۔"ساحر" نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا اور بٹن کھولنے شروع کیے۔

Classic Urdu Material USBN#1013202109

دانین نے آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھا بائیں ہاتھ سے شرٹ اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن اس عمل کے دوران بازو پر لگے زخم کا درد بڑھتا جارہا تھا۔ اس کے بائیں ہاتھ پر لگا خون بھی شرٹ پر جابجا نشان چھوڑتا جارہا تھا ۔

ویٹ آ منٹ۔"دانین اس کے چہرے پر اذیت دیکھتی مڑی" اور اس کے قریب چلی آئی۔ ایک پل کو وہ جھجھکی تھی لیکن پھر اس میں ایک ڈاکٹر کی روح بیدار ہوئی تو وہ سب خیالات جھٹکتی خود اس کی خون آلود شرٹ اتارنے لگی۔ اس شخص کو زخمی حالت میں دیکھ کر دانین کو یہ بھی یاد نہیں رہا تھا کہ وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس وقت نائٹ ڈریس میں ملبوس ہے اور دوپٹہ بھی غائب ہے۔ اسے یاد تھا تو صرف یہ کہ اس وقت ایک مریض اس کے سامنے موجود ہے جس کا علاج کر کے وہ اپنے ڈاکٹر ہونے کا حق ادا کر سکتی ہے۔ اسے قریب پاکر ساحر کی نگاہیں پل میں جھکی تھیں۔ دانین تھوڑا سا جھکتے ہوئے اب اس کی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی۔ اسی لمحے کسی نے یہ منظر کیمرے میں قید کیا تھا جس کی ان دونوں کو ہی خبر نہیں ہو سکی۔ دانین اب اس کی شرٹ اتار رہی تھی۔ ساحر تکلیف کے عالم میں تھا اور دانین اس وقت انسانیت اور ہمدردی کے جذبات سے چور۔ دونوں کو ہی اپنے درمیان موجود قربت کا اندازہ نہیں ہو سکا تھا لیکن دروازے سے باہر کھڑا وجود ہر ہر لمحے کو اپنے کیمرے

Classic Urdu Material ISBN#1013920209

میں محفوظ کرتا جارہا تھا۔ تصاویر اس رخ سے لی جارہی تھیں کہ ان دونوں کا قریب ہونا دکھائی دے رہا تھا لیکن ساحر کا زخم نہیں۔ کوئی بھی ان تصاویر کو دیکھتا تو غلط مطلب ہی نکالتا۔

شکر ہے گولی بس چھو کر نکلی ہے۔ لیکن خون کافی زیادہ بہہ" گیا ہے۔ آپ کو احتیاط کرنی ہوگی چند دن، اپنی خوراک بھی بہتر رکھیے گا۔"دانین کسی قسم کا کوئی سوال کیے بغیر چہرے پر سنجیدگی لیے اب اس کا زخم صاف کر رہی تھی لیکن ساحر اس کی جانب متوجہ ہی نہیں تھا۔ اس کا دماغ تیزی سے کچھ سوچ رہا تھا۔ اسے آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنا تھا۔ دانین نے بھی مزید کوئی بات کیے بغیر خاموشی سے اس کی بینڈیج کی، کنپٹی پر

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اور ہونٹ کے کنارے پر لگے زخم کو بھی صاف کیا، پھر فرسٹ ایڈ باکس کا سامان سمیٹنے لگی۔ ساحر کے پچھلی جانب سیزر پڑی تھی۔ دانین نے سیزر پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن تبھی وہ اٹھنے کی کوشش کرتے ساحر کے پاؤں سے اٹک کر لڑکھڑائی تھی۔ توازن بر قرار نہ رکھ پانے پر وہ ساحر سے ٹکرائی۔ ساحر جو ہاتھ دھونے کی غرض سے اپنی جگہ سے اٹھ رہا تھا، اس ناگہانی آفت پر دانین کو سنبھالتے سنبھالتے وہ بھی بیڈ پر گرا۔ دانین کے ریشمی بالوں نے اس کے چہرے کو ڈھانپا تھا اور اس کے ساتھ ہی یہ لمحہ بھی کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہو گیا۔ دانین نے سختی سے آنکھیں میچیں۔ چند ثانیے گزرنے پر جب اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو وہ بوکھلاتی ہوئی اٹھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1015320409

آئی، آئم سوری" !خفت سے سرخ پڑتے ہوئے وہ معذرت "
کرتی نیچے گرے ہوئے فرسٹ ایڈ باکس اور بکھری چیزوں کو
اٹھانے لگی۔ ساحر بے تاثر چہرے کے ساتھ سر جھٹکتے اٹھ کر
بیٹھا۔ بے خیالی میں ہی نگاہیں دانین کے ہاتھوں پر بھٹکنے لگیں ۔

"مہندی بہت خوبصورت لگ رہی ہے آپ کے ہاتھوں پر۔"
اس کے ہاتھوں پر لگی مہندی دیکھتے ہوئے ساحر دل کی بات کو
زبان دے گیا تھا۔ اس نے آج سے پہلے کبھی کسی کے ہاتھوں
پر مہندی کا رنگ اتنا چٹا ہوا نہیں دیکھا تھا۔ اس کی بات پر
، دانین ایک پل کو رکی، نگاہیں جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن کے نام کی مہندی کا اتنا گہرا رنگ دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکان ابھری تھی۔ ساحر بغور اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔

شادی ہے آپ کی؟ "اس کے چہرے کو پڑھتے ہوئے ساحر نے" اندازہ لگایا، دانین چونکی۔

آپ کو کیسے پتا؟ "اس نے حیرت سے ساحر کی جانب دیکھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

آپ کے چہرے کے خوبصورت رنگوں اور مہندی کو دیکھ"
کر، چہرے پر بکھری مسکراہٹ سے۔ "ساحر نے سچائی بیان کی
تھی .دانین حیرت زدہ سی رہ گئی۔ تو کیا یہ شخص چہرہ پڑھنے کے
ہنر سے بھی واقف تھا؟

واش روم استعمال کر سکتا ہوں؟ مجھے ہاتھ دھونے ہیں۔ "ساحر"
نے اجازت طلب کی تھی۔ دانین نے آہستگی سے اثبات میں
سر ہلایا۔ ساحر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

میری مدد کرنے کے لیے بہت بہت شکریہ !میں آپ کا یہ"
"!احسان کبھی نہیں بھولوں گا، ہیو آ بلیسڈ لائف، گڈ بائے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ساحر کو اندازہ تھا کہ شعیب کرمانی کے بندے اب تک جا چکے ہوں گے۔ اسے اب جلد سے جلد یہاں سے نکلنا تھا۔ تبھی اس نے ایک جانب پڑی شرٹ اٹھائی اور اسے پہننے لگا۔ شرٹ بمشکل پہن تو لی تھی لیکن اب پھر سے شرٹ کے بٹن بند کرنے کا مرحلہ درپیش تھا۔ دانین نے اس کے کہے بغیر ہی فرسٹ ایڈ باکس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور اس کے قریب آتے ہوئے اس کی شرٹ کے بٹن بند کر دیے ۔

تھینکس"! تین ملاقاتوں میں پہلی بار ساحر کے لبوں پر ہلکی سی" ،مسکراہٹ دکھائی دی تھی۔ دانین نے فقط اثبات میں سر ہلایا پھر فرسٹ ایڈ باکس تھاما۔ ساحر تیز قدموں سے چلتا دروازے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کی جانب بڑھا۔ دروازے کے باہر کھڑی ثمن فوراً اوٹ میں ہوئی۔ ساحر مین گیٹ کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ دانین فرسٹ ایڈ باکس رکھنے پھوپھو کے کمرے کی جانب چلی گئی۔ ان دونوں کے کمرے سے جاتے ہی ثمن بھی وہاں سے کھسک گئی۔ لان سے گزرتے ہوئے وہ اپنے فون میں چند منٹ قبل لی گئی ساحر اور دانین کی تصاویر دیکھ رہی تھی۔ لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ وہ پلان کر چکی تھی کہ اسے آگے کیا کرنا ہے۔ انتظار تھا تو فقط کل کا۔ یقیناً کل کا سورج اس کے لیے خوشیاں اور دانین کے لیے بربادی لانے والا تھا۔ دروازے سے نکلتے ہوئے ثمن کے سیل فون پر کال آنے لگی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202499

ہاں عدن؟ نہیں، میں آئی تو تھی پھوپھو کے گھر تاکہ تمہاری"
بات کروا سکوں دانین سے لیکن دانین سو رہی ہے ۔ میں نے
اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اسی لیے واپس آرہی
ہوں میں۔ "اس نے بڑی صفائی سے عدن سے جھوٹ بولا تھا۔
دوسری جانب سے مایوس لہجے میں اوکے کہہ کر کال کاٹ دی
گئی۔ ثمن خوشگوار موڈ لیے شاہ مینشن کی جانب بڑھ گئی۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

صبح کے چار بج رہے تھے۔ وہ چاروں لاہور میں موجود میجر عبید اللہ کے اپارٹمنٹ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب کمرے کا دروازہ کھلا اور میجر عبید اللہ اندر داخل ہوئے۔ وہ سب ان کے احترام میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سب خیریت ہے نا سر؟ آپ نے اتنی صبح صبح یوں اچانک ہم سب کو یہاں بلایا؟" طلحہ نے ان کے چہرے پر از حد پریشانی دیکھی تو سوال پوچھ ڈالا ۔

"طلحٰہ خیریت ہی تو نہیں ہے ۔ ہم نے اپنے تمام تر ذرائع استعمال کر لیے لیکن میجر ساحر کہاں ہے ، کس حال میں ہے کچھ خبر نہیں مل رہی۔ خدا جانے اسے زمین کھا گئی یا آسمان

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

نگل گیا۔ میجر ساحر آئی ایس آئی کا ایک اہم رکن ہے اور اسے کھونے کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ ابھی تک یہ بات لیک نہیں ہوئی لیکن اگر اس بارے میں کسی کو بھی علم ہو گیا تو میڈیا اس نیوز کو بہت اچھالے گا جس سے آئی ایس آئی کی ریپوٹیشن پر اثر پڑ سکتا ہے۔ دشمن کو بھی جشن منانے کا موقع مل جائے گا۔ "میجر عبید اللہ کی پریشانی ان کے لہجے سے بھی صاف ظاہر تھی۔

ساحر اتنا غیر ذمہ دار نہیں ہے کہ اپنے مشن کو ادھورا چھوڑ" کر کہیں چلا جائے۔ اور فرض کرو وہ مشن کے حوالے سے ہی کہیں گیا ہے تب بھی ہمیں انفارم ضرور کرتا کیونکہ وہ مجھ سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

رابطے میں تھا اور مشن کی ساری ڈیٹیلز مجھ سے ڈسکس کر رہا تھا۔ تین دن پہلے جب میری اس سے بات ہوئی تھی تو وہ کافی الجھا ہوا سا لگ رہا تھا۔ یوں جیسے کوئی بات اسے اندر ہی اندر پریشان کر رہی ہو لیکن وہ کسی سے شیئر نہ کرنا چاہتا ہو۔ اور میرا اندازہ ہے کہ وہ پریشانی اس مشن کے حوالے سے ہی تھی۔ لیکن اب اس کی یوں گمشدگی بہت سے سوالات اٹھا رہی ہے۔ مجھے شک ہے کہ ضرور اس میں کسی دشمن کا ہاتھ ہے۔ خدا نہ کرے کہ ساحر کو کوئی نقصان پہنچایا گیا ہو لیکن میرے ذہن میں اب اس طرح کے ہی خیالات آرہے ہیں۔ کیونکہ ساحر اگر سیف ہوتا تو کم از کم مجھ سے ضرور رابطہ کرنے کی کوشش

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کرتا۔"میجر عبید اللہ زندگی میں شاید پہلی بار اس طرح پریشان ہوئے تھے۔

سر کے حوالے سے تو ہم بھی بہت پریشان ہیں۔ کس قدر" عجیب بات ہے، طارق کا کہنا ہے کہ رات کے وقت سر اپارٹمنٹ میں موجود تھے، انہیں سوتے ہوئے بھی دیکھا طارق نے۔ لیکن صبح جاگنے پر انہیں غیر موجود پایا۔ اگر کوئی اپارٹمنٹ میں آتا تو طارق کی آنکھ لازماً کھل جاتی اور اگر ساحر سر خود کہیں گئے تھے تو انہوں نے انفارم کیوں نہیں کیا؟ "روحان مخاطب ہوا تھا۔ یہ معاملہ خاصا الجھ چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کسی دشمن کا ہاتھ تو نہیں اس کے پیچھے؟ "طلحٰہ کا انداز پر سوچ" تھا۔

اس وقت دشمن تو بس ایک ہی ہے سر اور وہ ہے شعیب" کرمانی۔ لیکن عظیم اور طلحٰہ کل سے شعیب کرمانی پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس کی کسی قسم کی کوئی غیر معمولی سر گرمی نوٹ نہیں کی گئی۔ وہ تو بالکل پر سکون ہے۔ "طارق نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔ اس کی بات پر ایک جانب موجود عظیم نے چور نگاہ میجر عبید اللہ کے چہرے پر ڈالی .وہ شعیب کرمانی پر نظر رکھنے کے لیے نہیں بلکہ شعیب کرمانی کو آئی ایس آئی کی نظروں سے بچانے کے لیے طلحٰہ کے ساتھ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یہی بات تو سمجھ میں نہیں آرہی۔ شعیب کرمانی کو ہی اس"
وقت سب سے زیادہ خطرہ تھا ساحر سے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ
ساحر اس کے مشن کو ناکام کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اگر
اس سب کے پیچھے وہ نہیں ہے تو پھر یہ کون کر سکتا ہے
بھلا؟"میجر عبید اللہ نے الجھے ہوئے سے انداز میں ٹھوڑی کھجائی۔
ان کی اس بات کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا تبھی کمرے میں
خاموشی چھائی رہی۔

طارق جب تم جاگے تھے تو کیا فلیٹ سے کوئی ایسی چیز نہیں"
ملی جس سے ساحر کے بارے میں کچھ اندازہ لگایا جا سکے؟ تم

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نے جب آخری بار اسے دیکھا تب وہ کیا کر رہا تھا؟ کوئی فون کال آئی ہو اسے تمہارے نمبر پر؟ یا لینڈ لائن پر؟ کچھ لکھ کر رکھ گیا ہو ساحر؟ کوئی نوٹ یا کچھ اور؟؟ "میجر عبید اللہ نے دل میں ایک آس لیے طارق کو مخاطب کیا تھا۔

نہیں سر !مجھے تو جگایا ہی عظیم نے تھا۔ رات کو میں مین ڈور" بند کر کے سویا تھا لیکن عظیم نے بتایا کہ صبح جب وہ آیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا اور ساحر موجود نہیں تھا۔ ہاں البتہ گمشدگی سے قبل رات کو ساحر اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ میں کافی دینے آیا تو ساحر نے نوٹ پیڈ پر ہاتھ رکھ کر اسے چھپا لیا۔ شاید وہ مجھے نوٹ پیڈ دکھانا نہیں چاہتا تھا، پھر میں سونے چلا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

گیا۔ کچھ دیر بعد ساحر نے مجھ سے میرا فون مانگا تھا۔ نیند کے عالم میں ہی میں نے اسے فون تھما دیا۔ پھر رات کو ایک بار آنکھ کھلی تو ساحر کو بستر میں پایا اور جب صبح عظیم نے مجھے جگایا تب ساحر تھا ہی نہیں۔ نہ اسٹڈی ٹیبل سے کچھ ملا اور نہ ہی میرے فون کی سرچ ہسٹری سے۔ لینڈ لائن کو چیک کرنے کی کوشش کی تھی میں نے لیکن اس کی تار ٹوٹی ہوئی ہے۔ یہ نہیں پتا کب سے، کیونکہ ہم نے اس فلیٹ میں آکر کبھی لینڈ لائن استعمال ہی نہیں کیا۔"طارق نے حرف بہ حرف ساری بات بتا دی، میجر عبید اللہ کے چہرے پر مایوسی چھائی ہوئی تھی۔

ClassicUrduMaterial ISBN#9781390219

جی سر !طارق بالکل صحیح کہہ رہا ہے۔ صبح جب میں آیا تو"
ساحر سر موجود نہیں تھے۔ میں نے طارق کو جگایا تو وہ خود
بھی لاعلم تھا کہ ساحر سر کہاں گئے ہیں۔ ہمیں لگا وہ کسی کام
سے گئے ہوں گے، آجائیں گے۔ لیکن جب دوپہر بھی ڈھلنے لگی
اور سر کا کچھ پتا نہیں چلا تب ہم نے طلحہ اور روحان کو بتایا۔
خود اپنے طور پر سر کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی کی، شعیب
کرمانی کو بھی فالو کیا لیکن سب کو کوششیں ناکام ہو گئیں۔ ہر
طرف سے مایوس ہو کر ہی آپ کو انفارم کیا ہم نے۔ "عظیم
نے بھی لہجے میں ساحر کے لیے فکر سمونے کی کوشش کی۔
ساتھ ہی دل میں خود کو شاباشی دی۔ وہ صبح صبح اس نیت سے
طارق اور ساحر کے فلیٹ میں آیا تھا تاکہ یہاں موجود سارے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ثبوت مٹا سکے۔ اسٹڈی ٹیبل پر موجود نوٹ پیڈ جس پر لفظ عتبہ کو ڈی کوڈ کیا گیا تھا اور ڈسٹ بن میں پھینکے گئے سب کاغذات اس نے غائب کر دیئے تھے۔ لینڈ لائن کی تار بھی اس نے کاٹی تھی لیکن طارق کے فون سے سرچ ہسٹری شاید ساحر نے خود ہی ڈیلیٹ کر دی تھی۔ اب کسی قسم کے ثبوت کا نام و نشان نہیں رہا تھا۔

شعیب کرمانی اور راء کے مشن کے حوالے سے بھی کوئی اپ" ڈیٹ نہیں ہے ہمارے پاس کہ وہ کیا کرنے والے ہیں کیا نہیں۔ پھر ساحر کا غائب ہونا۔۔۔ سمجھ میں نہیں آرہا کہ کس معاملے پر توجہ دیں۔ شعیب کرمانی کے مشن کے بارے میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"سب انفارمیشن ساحر کے پاس تھیں اور ساحر خود غائب ہے۔ میجر عبید اللہ بات مکمل بھی نہ کر پائے تھے کہ طارق کا فون بجنے لگا۔ میجر عبید اللہ سمیت سب کی نگاہیں اس کی طرف اٹھیں۔ اس نے ہڑبڑا کر فون نکالا۔ ایسی میٹنگز کے دوران انہیں سیل فون سائلنٹ پر رکھنے کی ہدایت ہوتی تھی لیکن طارق فون سائلنٹ پر لگانا بھول گیا تھا۔

آئم سوری سر "!اس نے شرمندگی کے عالم میں معذرت" کرتے ہوئے اسکرین کی جانب دیکھا جہاں غیر شناسا نمبر تھا۔ پھر کال کاٹ دی کہ اس میٹنگ سے زیادہ ضروری کچھ نہیں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

میرے خیال میں ہمیں اب۔۔۔۔ "اسے جیب میں فون ڈالتے" دیکھ کر میجر عبیداللہ نے بات شروع کرنی چاہی تھی لیکن طارق کا فون پھر سے بجنے لگا۔

کون ہے یار "!طارق پیچ و تاب کھاتا پھر سیل فون جیب سے" نکالنے لگا، کال کاٹ کر اس نے فون سائلنٹ پر ڈال دیا۔

طارق اگر کوئی ضروری کال ہے تو آپ کال سن لیں۔"میجر" عبید اللہ نے اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں سر پتا نہیں کس کا فون ہے۔ انجان نمبر ہے۔ آپ کہیے"
کیا کہہ رہے تھے۔ "طارق کے لہجے میں اب بھی شرمندگی
تھی۔ میجر عبید اللہ کچھ کہہ رہے تھے ، طارق بغور انہیں سن
رہا تھا جب اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ اس کے فون میں
دو سمز تھیں۔ سم ون کا نمبر سب کے پاس تھا۔ ٹیم ممبرز ، گھر
والے ، بیوی بچے اور رشتہ دار اسی نمبر پر کال کیا کرتے تھے
جبکہ دوسری سم طارق نے چند دن قبل ہی لی تھی جس کا نمبر
صرف ساحر کو معلوم تھا کیونکہ سم نکلواتے وقت ساحر اس کے
ساتھ تھا۔ کچھ منٹ پہلے جو کال طارق کو موصول ہوئی وہ نئی
سم پر آرہی تھی اور نمبر لینڈ لائن کا تھا۔ تو یہ کال کس کی ہو

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سکتی تھی؟ کیا ساحر کی؟ لیکن وہ سم ون پر بھی تو کال کر سکتا تھا۔ تو پھر سم ٹو پر کال کیوں؟ کچھ تو عجیب تھا طارق ایک دم چونکا، فوراً جیب سے موبائل نکالا۔

آئم سوری سر !مجھے ایک ارجنٹ کال کرنی ہے ایک منٹ" پلیز۔"وہ بات مکمل کرتا تیزی سے باہر کو لپکا۔ فون کی اسکرین پر نگاہ دوڑائی تو چار مسڈ کالز تھیں۔ طارق نے فوراً کال بیک کی۔

ہیلو ساحر"!کال ریسیو ہوتے ہی طارق نے بے تابی سے اسے" پکارا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

مجھے علم تھا تم مجھے پہچان لو گے۔ تم سے کچھ ضروری بات"
کرنی ہے لیکن خیال رہے اس بات کا کسی کو علم نہ ہو کہ میں
نے تم سے رابطہ کیا ہے۔ "دوسری جانب سے چند لمحوں کے
توقف کے بعد ساحر کی بھاری آواز سنائی دی تھی۔

oooooooooooo

کیا بات ہے چندا؟ اتنی اداس اور پریشان کیوں ہو تم؟ "وہ ”
دونوں پیر سمیٹ کر گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹکائے اداس سی بیٹھی تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

،جب بڑی پھوپھو کمرے میں داخل ہوئیں۔ دانین نے سر اٹھایا
پھر ٹانگیں سیدھی کرتی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔

کچھ نہیں پھوپھو، بس یونہی۔"وہ ان کی پریشانی کے خیال سے"
اپنے دل کی کیفیت ان پر ظاہر کرنے سے گریز برتنے لگی۔

کچھ تو ہے دانین !تم جانتی ہو تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا۔"
تمہارے چہرے پر لکھا ہے کہ کوئی چیز تمہیں پریشان کر رہی
ہے .آج صبح سے دیکھ رہی ہوں تمہارے ہر انداز سے بے چینی
،جھلک رہی ہے .آج تمہاری زندگی کا بہت خاص دن ہے بیٹا
آج ایک نیا موڑ لے رہی ہے تمہاری زندگی۔ آج کے دن کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہی تو سپنے دیکھتی ہے ہر لڑکی۔ ایسے خوشی کے موقع پر تمہارے چہرے پر اداسی بالکل نہیں بھا رہی، مجھے بتاؤ کیا بات ہے؟ "پھوپھو نے بغور اس کی روئی روئی آنکھوں کی جانب دیکھتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

پتا نہیں پھوپھو کیا ہو رہا ہے مجھے۔ دل بلاوجہ پریشان ہو رہا" ہے۔ احساسات بہت عجیب سے ہو رہے ہیں ۔ ایک عجیب سا خوف دل میں سرائیت کر گیا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے ، کچھ بہت برا۔ بہت سا رونے کو دل چاہ رہا ہے۔ آپ جانتی ہیں جس دن مما اور بابا کی ایکسیڈنٹ میں موت ہوئی اس دن بھی صبح سے میری یہی حالت تھی۔ چھٹی حس بار بار یہی احساس دلا

Classic Urdu Material USBN#1013320409

رہی تھی کہ کوئی بھیانک حادثہ ہونے والا ہے اور پھر مما بابا چھن گئے مجھ سے۔ آج اتنے سال بعد پھر سے یہی کیفیت؟ پھوپھو بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے، میں اب کسی کو کھونا نہیں چاہتی۔ میرا دل اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ اب کسی حادثے پر میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔ آپ دعا کریں پلیز کہ اب کچھ برا نہ ہو۔ "آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ وہ سسکتے ہوئے پھوپھو کی گود میں منہ چھپا گئی۔

تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو میری بچی؟ پریشان مت ہو۔ یہ" سب تمہارا وہم ہے اور کچھ نہیں۔ شاید ماں باپ کی کمی کو شدت سے محسوس کر رہی ہو تم تبھی یہ کیفیت ہے تمہاری۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لیکن اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اس سے اچھے کی امید لگاؤ گی تو وہ سب اچھا ہی کرے گا۔ اب رونا بند کرو .دیکھو چہرہ کیسے کملا گیا ہے۔ ہونے والی دلہن کو رونا سوٹ نہیں کرتا۔ ہم سب ہیں نا تمہارے اپنے، تم تو بہت خوش نصیب ہو دانین کہ تمہیں رخصت ہو کر کہیں اور نہیں جانا پڑ رہا ۔ تم وہیں رہو گی اپنے پیاروں کے درمیان اور تمہاری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ عدن تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ ایسا ہمسفر کسی کسی کو ملتا ہے ، مجھے پورا یقین ہے وہ تم پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔ اس کے ہوتے ہوئے تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں ہو سکتا، بلاوجہ کے ڈر نکال دو اپنے ذہن سے۔ "پھوپھو نے اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے ہر ڈر اور

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

خوف کو زائل کرنا چاہا۔ ان کے ہاتھوں کی نرمی سے دانین دھیرے دھیرے پر سکون ہوتی چلی گئی۔ وہ خاموشی کی چادر اوڑھے، آنکھیں موندے کتنے ہی پل ان کی انگلیوں کی نرماہٹ محسوس کرتی رہی۔

سارا سامان رکھ لیا تھا بیگ میں؟ تھوڑی دیر تک تم لوگوں" نے پارلر کے لیے روانہ ہونا ہے " .پھوپھو نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی۔

جی رکھ لیا ہے۔ میرے ساتھ کون جائے گا پارلر؟ "دانین" اب بھی ان کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

سمعیہ اور کومل کو تو جانا ہی ہے کیونکہ ان کی منگنی کی تقریب" بھی آج ہی ہے۔ ساتھ میں شاید روزینہ بھابھی بھی جائیں گی۔ "پھوپھو کو جو علم تھا انہوں نے بتادیا۔

پارلر کون ڈراپ کرے گا ہمیں؟ "دانین اپنے ہاتھوں کی" جانب دیکھتی ایک اور سوال کر گئی۔

تیمور ہی جائے گا۔ ویسے تو ارسل کو ہی جانا تھا لیکن سمعیہ" نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا کہ وہ تنگ بہت کرتا

Classic Urdu Material USBN#1013320109

ہے سمعیہ کو۔ شرارتیں کرتے وقت یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ سامنے کوئی بڑا موجود ہے ، اس لیے یہ ذمہ داری تیمور نے اٹھا لی ہے۔ "بڑی پھوپھو کے لہجے میں شگفتگی تھی۔ دانین کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

اچھا دانین تم کچھ دیر آرام کرلو ورنہ بعد میں رسموں کے" ،دوران بیٹھ بیٹھ کر تھک جاؤ گی۔ بلکہ ایسا کرو ابھی سو جاؤ تیمور آئے گا تو تمہیں جگا دوں گی، جب تک میں ذرا باہر کچھ کام نمٹا لوں۔ "پھوپھو کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھ گئی، پھوپھو نے محبت سے اس کی پیشانی چومی پھر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

Classic Urdu Material USBN#1013320219

»»»»»»»»»»»»»»»»»»

ہاں جی دلہا بھائی !کیا ہو رہا ہے؟ "عدن لاؤنج میں صوفے پر" ٹکا سیل فون پر مصروف تھا جب زید اس کے برابر آ بیٹھا۔

کچھ نہیں !آفس سے متعلق کچھ کام تھا، اس سلسلے میں ایک" کولیگ سے بات کر رہا تھا۔ "عدن نے تیزی سے میسج ٹائپ کرتے ہوئے جواب دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1633202109

" اف !آج بھی آفس ورک؟ بھائی آج آپ کی شادی ہے۔"
زید نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھ ساتھ ہی یاد دہانی کروائی۔

مجھے یاد ہے چھوٹے !لیکن آفس کا کام بھی تو ضروری ہے۔"
چھٹیوں کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں آفس کی طرف سے بالکل
ہی لاپرواہ ہو جاؤں۔"عدن اب بھی سیل فون پر ہی مصروف
تھا، زید نے منہ بسورا۔

یار !کب جانا ہے ہم نے سیلون؟ "ارسل نے لاؤنج میں"
داخل ہوتے ہوئے اونچی آواز میں دہائی دی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تمہیں اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے بھئی؟ "زید نے حیرت" سے اسے دیکھا۔ عدن نے بھی سیل فون سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے ارسل کے چہرے پر نگاہ دوڑائی۔

ارے !آج میری آدھی شادی ہے بھئی !آج ہی تو بے چینی" کا دن ہے۔ "ارسل دھپ سے آکر زید پر گرا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کمینے دور ہٹو مجھ سے۔ میری ٹانگیں توڑو گے کیا؟ "زید" چلایا۔ ساتھ ہی ٹانگوں پر بڑی شان سے براجمان ارسل کو دھکا دیا۔

میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے۔ "ارسل نے منہ بسورا، پھر" دوسرے صوفے پر ٹک گیا۔

یہ آدھی شادی سے کیا مراد ہے تمہاری ارسل؟ "عدن نے " خشمگیں نگاہوں سے ارسل کو گھورا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اوہو !آپ کو ابھی تک آدھی شادی کا ہی نہیں پتا عدن" بھائی؟ دیکھیں آپ کا نکاح تو پہلے ہی ہو چکا ہے، آج ر خصتی بھی ہو جائے گی۔ لیکن میری اور زید کی تو آج بس منگنی ہے اور منگنی آدھی شادی ہی تو ہوتی ہے۔ "ارسل نے مدبرانہ انداز اپنایا۔ عدن نے اس کی بے تکی بات پر کچھ کہنے کا ارادہ ترک کیا اور سر جھٹک کر واپس موبائل میں مصروف ہو گیا۔

میری بات کا جواب نہیں دیا آپ دونوں نے۔ اتنے پرسکون" کیوں بیٹھے ہیں؟ سیلون نہیں جانا کیا؟ "ارسل نے اپنا سوال دہرایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیوں تمہیں سیلون جا کر کیا کرنا ہے؟ شادی عدن بھائی کی"
ہے تو بس وہی جائیں گے۔ تمہارا ابھی وقت نہیں آیا۔ "زید
نے بے نیازی سے جواب دیا۔

یہ ظلم نہ کر ظالما !مجھے بھی سیلون جانا ہے تاکہ آج کے"
فنکشن میں میں ٹپ ٹاپ دکھائی دوں اور سمعیہ جھٹ سے
انگوٹھی پہنانے کے لیے اپنا ہاتھ آگے کر دے۔ ورنہ میری ایسی
سڑی سی شکل دیکھ کر کہیں انکار ہی نہ ہو جائے اس کی طرف
سے۔ "ارسل نے فوراً وجہ بیان کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تم بھی سیلون جاؤ گے تو شادی کے انتظامات کون دیکھے گا؟"
ویسے بھی تمہاری شکل کی وجہ سے چاہے سمعیہ انکار کرے نہ
کرے لیکن تمہاری حرکتیں اسے انکار کرنے پر ضرور مجبور کر
دیں گی۔ "زید نے اس کی عزت افزائی کرنا فرض سمجھا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے بڑی !اچھا خاصا ہینڈ سم ہے"
تمہارا بھائی۔ لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر۔"ارسل نے فرضی کالر
جھاڑے۔

"جو لڑکیاں تم پر مرتی ہیں، انہیں واقعی مر ہی جانا چاہیے۔"
زید نے ناک سے مکھی اڑائی ۔

Classic Urdu Material USBN#1013320219

زید کے بچے تم۔۔۔ "ارسل دانت پیستا اس کی جانب بڑھ"
ہی رہا تھا جب ڈور بیل سنائی دی۔ ارسل کے قدم تھمے۔

جاؤ دیکھ کر آؤ، کون ہے باہر۔ "زید نے ٹانگ پر ٹانگ"
چڑھاتے ہوئے حکمیہ لہجہ اختیار کیا

۔"تمہارا ملازم نہیں ہوں میں! خود جاؤ!" ارسل نے صاف جواب دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تمہارا ہونے والا بہنوئی ہوں میں۔ میرا حکم مانو گے تو تمہاری"
بہن کو خوش رکھوں گا ورنہ۔۔۔"زید نے وارننگ دیتے ہوئے
بات ادھوری چھوڑی۔ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

تمہیں تو میں بتاتا ہوں آکر۔ یہیں رکنا تم۔ "بار بار بجتی بیل"
پر ارسل اسے دھمکی دیتا باہر کی جانب لپکا۔

عدن بھائی آپ کے لیے ڈاک آئی ہے۔ "چند لمحوں بعد"
ارسل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں خاکی لفافہ تھا۔ عدن چونکا۔
اس کے لیے ڈاک؟ یہ بھلا کس نے بھیجی؟

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کیا ہے اس میں؟"عدن نے سوالیہ نگاہیں ارسل کے چہرے پر" جمائیں۔

معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے دانین نے آپ کے لیے لو لیٹر بھیجا" ہو۔ کتنے دن سے ملاقات نہیں ہوئی آپ دونوں کی۔ بات کرنے کا موقع بھی نہیں مل رہا تو اس نے سوچا ہوگا کیوں نا سیّاں جی کو چٹھی لکھی جائے۔ "عدن کو لفافہ تھماتے ہوئے ارسل نے شرارتی لہجہ اپنایا۔ عدن اسے فقط گھور کر رہ گیا۔ پھر لفافہ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن بھائی یہیں کھولیں نا"!ارسل نے اسے کمرے کی جانب"
بڑھتے دیکھا تو بے ساختگی میں کہہ گیا۔

بہت شکریہ مشورے کا۔"عدن سنجیدہ لہجے میں کہتا ہوا اوپر کی"
جانب بڑھا۔ وہ جان بوجھ کر سنجیدگی کا خول چڑھائے ہوئے تھا
ورنہ ارسل شرارتوں سے کبھی باز نہ آتا۔ عدن کی بات پر
ارسل منہ بسور کر رہ گیا۔

،چٹھی آئی رے آئی رے چٹھی آئی رے"
چٹھی آئی رے آئی رے چٹی آئی رے"

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

کچھ ہی دیر بعد ارسل اونچی آواز میں گا رہا تھا۔ مقصد عدن کو سنانا ہی تھا۔ عدن مسکراہٹ چھپاتا کمرے میں غائب ہو گیا جبکہ لاؤنج میں داخل ہوتی ثمن نے لبوں پر شاطرانہ مسکراہٹ لیے اسے لفافہ تھام کر کمرے میں جاتے دیکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

سہہ پہر ڈھل رہی تھی جب عظیم طلحہ اور روحان کے ہمراہ میجر عبید اللہ کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی سٹنگ ایریا میں موجود طارق اور میجر عبید اللہ سے سامنا ہوا تھا۔

"کیا ہوا سر؟ ایک ہی دن میں دوسری بار میٹنگ؟ کوئی انفارمیشن ملی ہے کیا؟ "طلحہ نے سوالیہ نگاہوں سے میجر عبید اللہ کی جانب دیکھا۔

"آئی ڈونٹ نو کیونکہ یہ میٹنگ میں نے نہیں بلکہ طارق نے بلوائی ہے ۔ اسے کچھ ضروری بات کرنی ہے شاید۔ "میجر عبید اللہ نے کندھے اچکاتے ہوئے طارق کی جانب اشارہ کیا۔ سب

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

کی توجہ طارق کی جانب مبذول ہوئی۔ طارق نے ایک گہری سانس لی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

آئم سوری گائز کہ اتنے شارٹ نوٹس پر آپ سب کو یہاں " بلوانا پڑا۔ اصل میں صبح کی میٹنگ کے بعد جب میں اپنے فلیٹ میں واپس گیا تو اچانک مجھے یاد آیا کہ گمشدگی سے دو دن قبل ساحر نے مجھ سے دو کوڈ ورڈز کا ذکر کیا تھا جنہیں وہ ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ "طارق بات کرتے ہوئے سانس لینے کو رکا۔ اس کی بات پر ایک پل کو عظیم کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جسے اگلے ہی لمحے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا۔ البتہ اس کی کیفیت طارق کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN 10 3320109

کیسے کوڈ ورڈز؟ "میجر عبید اللہ چونکے۔ طلحہ اور روحان بھی"
ٹیک چھوڑتے آگے کو ہوئے۔

دراصل جس دن ساحر شاپنگ مال میں شعیب کرمانی اور سنجے"
ورما کا پیچھا کر رہا تھا، اس دن اس نے ان دونوں کی چند باتیں
سنی تھیں۔ وہ لوگ کوڈ ورڈز میں اپنے مشن کے متعلق کچھ
بات کر رہے تھے۔ ساحر شاید کچھ اور بھی معلوم کر لیتا لیکن
بدقسمتی سے شعیب کرمانی کو کسی نے ساحر کی موجودگی کے
بارے میں انفارم کر دیا اور ساحر کو وہاں سے غائب ہونا پڑا۔
خیر بات بہت لمبی ہو رہی ہے اس لیے مدعے کی طرف آتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہوں۔ ساحر نے مجھ سے ان دو کوڈ ورڈز کے متعلق بات کی تھی اور گمشدگی سے قبل بھی شاید وہ انہی ورڈز کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اب یہ تو معلوم نہیں کہ ساحر کامیاب ہوا یا نہیں لیکن میں نے ان ورڈز میں سے ایک کو ڈی کوڈ کر لیا ہے۔ "طارق نے بات مکمل کرتے ہوئے بڑے غور سے عظیم کی طرف دیکھا۔ عظیم جزبز ہوا تھا۔ اس کی غیر آرام دہ کیفیت محسوس کر کے طارق کے لبوں پر ہلکی سی استہزائیہ مسکراہٹ بکھری لیکن وہ پل میں مسکراہٹ چھپا گیا۔

واٹ؟ یہ تو بہت اچھی بات ہے طارق !اس کا مطلب ہم" لوگ کامیابی کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ کیا ورڈز بتائے تھے

Classic Urdu Material ISBN#1015202199

ساحر نے؟ اور ڈی کوڈ کرنے کے بعد کیا پتا چلا؟ "میجر عبید اللہ کی آنکھوں میں چمک تھی۔ طلحہ اور روحان کی بھی تقریباً یہی کیفیت تھی۔

سر پہلا لفظ جو ساحر نے بتایا اس کے تمام حروف کو حروف" تہجی کی نمبرنگ کے مطابق لکھنے کے بعد جب ڈی کوڈ کیا تو وہ ایک مخصوص تاریخ بن رہی ہے اور وہ تاریخ ہے تئیس مارچ دو ہزار بیس۔ مطلب شعیب کرمانی راء کے ساتھ مل کر جو بھی منصوبہ بنا رہا ہے وہ لوگ اس منصوبے کو تیس مارچ کو ہی پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے ہیں۔ آج اٹھارہ مارچ ہے اور ان کے ناپاک ارادوں کو مکمل ہونے سے روکنے کے لیے ہمارے پاس

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

فقط پانچ دن ہیں۔ "طارق کی نگاہیں ایک بار پھر عظیم پر بھی تھیں جس نے لب بھینچ رکھے تھے۔ شاید وہ یہ توقع نہیں کر رہا تھا کہ طارق شعیب کرمانی کے مشن سے متعلق جان جائے گا۔

لیکن تم اتنے پر یقین کیسے ہو کہ عتبہ لفظ کا مطلب تئیس" "مارچ ہی ہے؟ اس کا کچھ اور بھی تو مطلب ہو سکتا ہے نا؟ عظیم نے نکتہ اٹھایا تھا۔ وہ اس بات سے بےخبر تھا کہ ہڑبڑاہٹ کے عالم میں وہ ایک غلطی کر چکا ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ویٹ آمنٹ عظیم !میں نے تو ان ورڈز کا ذکر ہی نہیں کیا"
جنہیں میں ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، پھر تمہیں
کیسے پتا کہ میں نے لفظ عتبہ کی بات کی ہے؟ "طارق نے پل
میں عظیم کی بات کو پکڑا تھا۔ عظیم ایک لمحے کے لیے گڑبڑایا۔

تمہیں کیا لگتا ہے صرف تم ہی ٹیم میں شامل ہو؟ میں بھی"
ٹیم ممبر ہوں اور جس دن میں ساحر سر کے پیچھے شاپنگ مال
تک گیا تب وہاں سے واپسی پر ساحر سر نے مجھے بھی ان کوڈ
ورڈز کے بارے میں بتایا تھا۔ "عظیم نے فوراً بات سنبھالی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

تو تم نے صبح اس بات کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ "طارق کا لہجہ" سخت تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ بھول گیا تھا میں۔ ساحر سر کی گمشدگی" نے ویسے ہی دماغ خراب کر رکھا تھا۔ اور تم اتناروڈ کیوں ہو رہے ہو مجھ سے؟ "عظیم بھڑک اٹھا تھا۔

کالم ڈاؤن بوتھ آف یو۔ یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟ اس" وقت ایک اہم مسئلہ ڈسکس کر رہے ہیں ہم۔ لہٰذا اس پر غور فرمائیں تو بہتر ہے۔ "میجر عبید اللہ نے خشک لہجے میں انہیں

Classic Urdu Material USB#1023202109

ٹوکتے ہوئے وارننگ دی تھی۔ عظیم نے سر جھٹکا، طارق نے آنکھوں میں چمک لیے اس کا یہ انداز دیکھا۔

طارق آپ کچھ کہہ رہے تھے۔۔۔ "میجر عبید اللہ نے طارق" کو بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

جی سر !ساحر نے جن دو کوڈ ورڈز کا ذکر کیا، وہ عتبہ اور لارا" تھے۔ عتبہ کو تو میں ڈی کوڈ کر چکا ہوں لیکن لفظ لارا ڈی کوڈ کرنا باقی ہے۔ "طارق نے اگلا پتا پھینکا۔ اس بار عظیم کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ جھلک دکھا کر غائب ہوئی تھی۔ اسے

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

خوشی ہوئی تھی کہ طارق شعیب کرمانی کے مکمل پلان سے واقف نہیں ہوا اب تک۔

تئیس مارچ کے حوالے سے وہ لوگ کچھ پلان کر رہے ہیں۔"

تیس مارچ ، وہ تاریخ جب قرار داد پاکستان منظور ہوئی۔ پاکستان کی تاریخ کا یادگار دن۔ اور ہمارے یادگار دن کو ہی وہ لوگ بد ترین بنانا چاہتے ہیں شاید۔ لیکن ان کی پلاننگ کیا ہے؟ کیا کرنے والے ہیں وہ لوگ اس مخصوص تاریخ کو؟ "میجر عبید اللہ کسی سوچ میں ڈوبے بڑبڑائے تھے۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

شاید بلاسٹ یا پھر بلاسٹس۔ "طارق کا لہجہ اطمینان بھرا تھا۔"

ان سب نے چونک کر طارق کی جانب دیکھا۔

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟ "روحان نے سوال کیا۔"

میں نے عتبہ لفظ کو گوگل پر سرچ کیا تو معلوم ہوا یہ عربی" زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے مزار۔ جب کوئی عظیم شخصیت وفات پا جائے تو اس کی یاد میں مزار بنایا جاتا ہے۔ مطلب عتبہ ، مزار اور پاکستان کا آپس میں کنکشن ہے۔ ان لوگوں نے پاکستان کو عتبہ یعنی مزار کا نام دیا جس کا ایک ہی مطلب ہے کہ تئیس مارچ کو پاکستان میں اموات ہونے والی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہیں، اس منصوبے کے لیے پاکستان کی تاریخ کا یادگار دن منتخب کیا گیا شاید اس لیے کہ جو کچھ تیس مارچ کو ہونے والا ہے شاید وہ بھی پاکستان کی تاریخ کبھی بھول نہیں پائے گی۔ تیئیس مارچ کو کس حوالے سے یاد گار بنانے والے ہیں وہ لوگ؟ لوگوں کی اموات سے۔ اور زیادہ سے زیادہ اموات کیسے ہوں گی؟ آفکورس بلاسٹس سے۔"طارق نے اپنی بات کی وضاحت کی تھی۔

مائی گاڈ !مطلب ان کا ٹارگٹ کوئی ایک انسان یا کوئی ایک" جگہ نہیں بلکہ مختلف جگہیں ہیں۔ "میجر عبید اللہ بات کی تہہ تک پہنچے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

ایگزیکٹلی !اور جن جگہوں پر انہوں نے بلاسٹس پلان کیے شاید" ان کا علم ہمیں تب ہو گا جب ہم دوسرے کوڈ ورڈ کو ڈی کوڈ کریں گے۔ "طارق کا اطمینان بدستور قائم تھا۔

لیکن سر اب ان کوڈ ورڈز کو حل کرنے کا فائدہ ؟ سراسر" وقت کا ضیاع ہے یہ۔ کیونکہ طارق کے مطابق ان لوگوں کی مطلوبہ تاریخ میں پانچ دن باقی ہیں، فقط پانچ دن۔ ان پانچ دنوں میں ہم لوگ کیا کر لیں گے؟ ہمیں اب تک ان کی پوری پلاننگ نہیں معلوم۔ اس کے بعد ان کے مشن کو ناکام کرنے کے لیے کوئی لائحہ عمل طے کرنا، اسٹریٹجی بنانا، اس پر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

عمل کرنا، ایک نئی ٹیم تشکیل دینا، وہ بھی اس صورت میں جب ہمارے ٹیم ہیڈ سر ساحر کا ہی کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم ساحر سر کے بغیر راء کے اس مشن کو ناکام بنا پائیں گے۔ آئی ایس آئی کا ایک اہم رکن لاپتہ ہے، آئی تھنک ہمیں پہلے انہیں تلاش کرنا چاہیے۔ "عظیم نے پھر سے اعتراض اٹھایا تھا۔

ساحر کی تلاش جاری ہے۔ ہمیں بھی اس کی فکر ہے لیکن" ایک انسان کے لیے ہم کئی جانوں کو داؤ پر نہیں لگا سکتے۔ اس وقت ہمارا وطن خطرے میں ہے، ملک کے باشندوں کی جانیں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خطرے میں ہیں، ہمارا فرض بنتا ہے ان کی حفاظت کرنا۔

طارق نے فوراً اعتراض رد کیا۔"

لیکن پھر بھی ، کیا یہ پانچ دن کافی ہیں اس مشن کے لیے؟"

ہمیں اب تک یہ علم نہیں ہے کہ وہ لوگ کتنی اور کن جگہوں پر بلاسٹ کرنے والے ہیں۔ اگر علم ہو بھی جائے تو کیا تم اکیلے سب کچھ ہینڈل کر لو گے؟ اس وقت ہمیں ایک ہیڈ کی ضرورت ہے طارق !جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ بغیر کسی پلاننگ کے ہم کیسے ان لوگوں کا مقابلہ کریں گے؟ "عظیم مسلسل بحث پر آمادہ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#10123202109

تم ٹیم کو اتنا ڈی گریڈ کیوں کر رہے ہو عظیم؟ ساحر نہیں"
ہے تو کیا ہم لاکھوں جانیں ضائع ہونے دیں؟ یہاں تک آ گئے
ہیں تو آگے جانے کا حوصلہ بھی خدا دے گا۔ اور تم ایسی کم ہمتی
والی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ صرف یہی نہیں بلکہ باقی سب کی
ہمت بھی توڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم شاید بھول رہے ہو
کہ تم ایک آئی ایس آئی ایجنٹ ہو جن کے دل سے سب ڈر اور
خوف نکال کر پھینک دیے جاتے ہیں، جن کی ہمت کی ایک دنیا
معترف ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تم خود ہی اس مشن پر کام
نہیں کرنا چاہتے؟ شاید تمہاری بھی یہی خواہش ہے کہ راء اپنے
گھٹیا ارادوں میں کامیاب ہو جائے۔ "طارق نے بات کے

Classic Urdu Material ISBN#9133020199

اختتام میں طنزیہ لہجہ اختیار کیا۔ جوابا عظیم نے طیش بھری نگاہوں سے طارق کو گھورا۔

تم اپنی بکواس بند رکھو سمجھے !اگر مجھے راء کا ساتھ دینا ہوتا تو" ،آئی ایس آئی میں شمولیت اختیار نہ کرتا۔ میں کم ہمت نہیں حقیقت پسند ہوں۔ جس کام کو تم اتنا آسان سمجھ رہے ہو وہ حلوہ ہر گز نہیں ہے۔ "عظیم بغیر کوئی لحاظ کیے پھٹ پڑا تھا۔ طلحہ اور روحان حیرت سے ان دونوں کو جھگڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

Classic Urdu Material USB #10332202109

سچی بات کڑوی تو لگتی ہی ہے۔ تمہارے انداز سے مجھے لگ"
رہا ہے کہ شاید تم ہی وہ غدار تھے جس کا ذکر ساحر نے کیا
تھا۔ یونہی تو شعیب کرمانی کو ہماری ہر پلاننگ کا علم نہیں ہو جاتا
تھا۔ "طارق نے بظاہر غصے کے عالم میں کہتے ہوئے شطرنج کی
اگلی چال چلی تھی۔

اور یہی بات اگر میں تمہارے حوالے سے کہوں تو؟ ساحر سر"
کو اگر کسی پر شک تھا تو وہ تم تھے طارق !کیونکہ اپنے شاپنگ
مال میں ہونے کی خبر انہوں نے سب سے پہلے تمہیں دی تھی
جو شعیب کرمانی تک پہنچی۔ "عظیم ہار ماننے کو قطعاً تیار نہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

تھا۔ میجر عبید اللہ کے سامنے تو ہر گز نہیں، تبھی ان سب کا دھیان بھٹکانے کو یہ ڈرامہ کر رہا تھا۔

تم اپنی حد میں رہو عظیم !میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ " تم۔۔۔ "طارق سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ کچھ کہہ رہا تھا جب میجر عبید اللہ نے ان دونوں کو چپ کروایا۔

انف گائز !یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے آپ دونوں نے؟ ایک" ٹیم میں ہو کر آپ دونوں آپس میں ہی جھگڑ رہے ہیں۔ اس وقت اور مسائل کم ہیں جو ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا ہے؟ کون غدار ہے کون نہیں، اس بات کو چھوڑ کر اس وقت یہ سوچیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کہ ہم راء کے مشن کو ناکام کیسے بنائیں؟ بے شک دن کم ہیں ہمارے پاس لیکن ہم یوں ہمت ہار کر راء کو جیتنے نہیں دے سکتے۔ ہمیں اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی ہے، باقی کامیابی یا ناکامی جیسے سب معاملات اللہ پر چھوڑ دیں۔ "میجر عبیداللہ کا لہجہ سخت تھا۔ عظیم ایک تلخ نگاہ طارق پر ڈالتا کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔ اس کا ذہن تیزی سے آگے کا لائحہ عمل طے کر رہا تھا۔ پلاننگ کے مطابق شعیب کرمانی یقیناً اب تک ساحر کو ختم کر چکا ہو گا۔ ساحر کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن اب طارق کی ذہانت اس کے آڑے آرہی تھی۔ اگر طارق دوسرے کوڈ ورڈ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو یقیناً طارق آئی ایس آئی کی نظر میں بلند مقام حاصل کر لیتا اور کچھ بعید بھی نہ تھا

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

کہ اسے ساحر کی جگہ ان کی ٹیم کا ہیڈ بنا دیا جاتا اور عظیم کی ساری محنت پر پانی پھر جاتا۔ آئی ایس آئی میں اونچا عہدہ حاصل کرنے کے لیے ہی تو اس نے یہ کھیل رچایا تھا۔ پھر ہار کیسے مان لیتا؟ اس کا مقصد تو پورا ہو چکا تھا۔ ساحر مر چکا تھا، اس کی جگہ خالی ہو چکی تھی، پھر اب شعیب کرمانی کا مشن پورا ہو یا نہ ہو اس سے اسے کیا مطلب؟ اور اگر وہ اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر شعیب کر مانی اور راء کے اس مشترکہ مشن کو ناکام بنا دے تو ایک طرف آئی ایس آئی میں ساحر کی جگہ ملنے کا چانس تھا تو دوسری طرف شعیب کرمانی کے خاتمے کے ساتھ اس کے خلاف ساحر کو مروانے کے حوالے سے جو بھی ثبوت تھے وہ بھی ختم ہو جاتے۔ کیونکہ آج نہیں تو کل شعیب کر مانی یقیناً

Classic Urdu Material ISBN#0133202109

اس بات کی تہہ تک پہنچ جاتا کہ ساحر کو مروانے والا کون تھا۔ ایسے میں شعیب کرمانی اس کے لیے خطرہ بن سکتا تھا۔ لہذا اب ایک تیر سے دو شکار کرنے کا وقت آ گیا تھا۔ آئی ایس آئی کی نظر میں خود کو بہترین لیڈر ثابت کرنے کا وقت، اور شعیب کرمانی کی موت کی صورت تمام تر ثبوتوں کے خاتمے کا وقت۔ عظیم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔ حتمی فیصلہ کرتے ہوئے وہ مڑا۔

ایک منٹ سر !لفظ لارا جسے ڈی کوڈ کرنا ہے اگر اسے انگلش" بنتا ہے۔ چار الفابیٹس، چار شہر۔ (LARA)میں لکھیں تو لارا اگر ان الفابیٹس سے پاکستان کے مشہور شہروں کے نام سرچ

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

،کریں تو ایل سے لاہور، اے سے آزاد کشمیر، آر سے راولپنڈی اور آخری الفابیٹ اے سے شاید ایبٹ آباد۔ یہی وہ چار مشہور شہر ہیں جہاں فینس پلیسز پر تئیس مارچ کو قرار داد پاکستان کی یاد میں بڑے پیمانے پر تقاریب منعقد کی جاتی ہیں۔ مطلب یہ کہ تئیس مارچ کو ان چار شہروں میں ہی بلاسٹس ہونے والے ہیں۔ "عظیم چونکنے والے انداز میں کہتے ہوئے پلٹ کر میجر عبید اللہ کی جانب آیا۔ طارق کے لبوں پر فاتحانہ مسکان بکھری۔

واہ عظیم !تم نے تو چند سیکنڈز میں ہی لفظ لارا کو ڈی کوڈ کر" "لیا۔ یوں جیسے تم پہلے سے ہی واقف تھے اس سب سے۔ طارق کی بات پر عظیم نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔ پھر

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

اس سے الجھنے کا ارادہ ترک کر کے میجر عبید اللہ کی جانب متوجہ ہوا جو ستائش بھری نگاہوں سے اسے ہی تک رہے تھے۔

مجھے فخر ہے کہ آئی ایس آئی میں ایسے ہونہار افراد موجود ہیں" جو سیکنڈز میں دشمن کے منصوبے کو فاش کر سکتے ہیں، ان کی ذہنیت کو پڑھ سکتے ہیں۔ "میجر عبید اللہ نے عظیم کی کمر پر تھپکی دی تھی۔ عظیم نے گردن اکڑائی۔ بالآخر وہ کامیاب رہا تھا میجر عبید اللہ کی نظروں میں اپنا مقام بنانے میں ۔

سر اب ہم دشمن کے بہت قریب۔۔۔۔ "عظیم پر جوش سا" کچھ کہنے جارہا تھا جب پیچھے سے آتی آواز پر وہ سب چونکے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

ویل ڈن طارق !فائنلی ہماری اسٹریٹجی کام کر گئی۔ "عقب" سے ابھرتی آواز پر وہ سب جھٹکے سے مڑے۔ سامنے ساحر کو کھڑے دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں سوائے طارق کے۔ وہ اب بھی پر سکون سا کھڑا تھا۔ البتہ چبھتی ہوئی سی نگاہیں عظیم کے چہرے پر جما رکھی تھیں جس کے چہرے کی بگڑتی حالت اسے محظوظ کر رہی تھی۔ طلحہ ، روحان اور میجر عبیداللہ کی آنکھوں کی حیرت اب خوشی و مسرت میں تبدیل ہو چکی تھی جبکہ عظیم کی حیرت اب صدماتی کیفیت اختیار کر چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

****

عدن بھائی نکل بھی آئیں اب کمرے سے۔ میری ہونے والی" آدھی بیوی میرا انتظار کر کر کے تھک گئی ہو گی۔ "عدن شیروانی میں ملبوس آئینے کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا جب ارسل دہائی دیتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

!استغفر اللہ !دیکھو کتنا بے تاب ہو رہا ہے یہ لڑکا۔ یار ارسل" ایک بات بتاؤ۔ تم ابھی سے ہی جورو کے غلام بن رہے ہو۔ شادی کے بعد کیا کرو گے تم؟ "عقب میں اندر آتے تیمور نے تاسف سے کہتے ہوئے ارسل کی گردن دبوچی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

شادی کے بعد یہ صرف بیگم بیگم کے رٹے لگائے گا۔ کمینے"
نے مردوں کا نام ہی ڈبو دیا ہے۔ "زید نے دوسری جانب آتے
ہوئے اس کے دسویں بار بنائے گئے بال ایک بار پھر بگاڑے۔

خبیثو !کیوں آج کے دن مجھ سے دشمنی نکال رہے ہو بار"
بار میرے بال بگاڑ کر؟ تم دونوں تو چاہتے ہی نہیں ہو کہ میری
منگنی ہو۔ اللہ اللہ کر کے گھر والوں کو مجھ پر رحم آیا ہے تو تم
لوگ آگئے ہو دشمنی نبھانے۔ یہ زید کی جلن تو سمجھ میں آتی
ہے کہ میری بہن کومل جیسی نکمی لڑکی کے ساتھ نصیب پھوٹ
رہے ہیں اس کے۔ لیکن تیمور تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ تمہیں تو

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خوش ہونا چاہیے نا کہ تمہاری بہن کو اتنا فرمانبردار شوہر ملے گا۔ "ارسل نے بمشکل تیمور کے شکنجے سے گردن چھڑاتے ہوئے جرح کی۔

مجھے مسئلہ یہ ہے کہ تمہاری اس رن مریدی پر میری ہونے" والی دلہن سے شادی کے بعد مجھے طعنے ملا کریں گے کہ جی آپ کا بہنوئی کتنا فرمانبردار ہے ، آپ کی بہن کی ہر بات مانتا ہے اور ایک آپ ہیں کہ میری سنتے ہی نہیں ہیں۔ اور میرا مستقبل قریب و بعید میں کم از کم رن مرید بننے کا کوئی پلان نہیں ہے۔ "تیمور کی بات پر ارسل کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا۔ عدن نے اس کی کمر پر دھموکہ جڑا۔

Classic Urdu Material USB #10133202109

بندہ آہستہ بھی ہنس سکتا ہے۔ کمرے کی چھت گراؤ گے" کیا؟ "عدن نے اسے گھورا تھا۔ ارسل نے کمر مسلتے ہوئے منہ بسورا۔ اب زید اور تیمور ہنس رہے تھے۔

اپنی شادی کے دن بھی آپ کو سکون نہیں ہے عدن بھائی؟" آپ کو نا دانین ہی سیدھا کرے گی۔ اب یہ راجہ اندر بننا بند کریں۔ جس نے فدا ہونا تھا آپ پر، وہ دلہن بنی آپ کا انتظار کر رہی ہے میرج ہال میں۔ اور اس نے خود چل کر نہیں آ جانا یہاں آپ کے کمرے میں۔ آپ کو پہلے میرج ہال جا کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اسے رخصت کروا کے لانا پڑے گا۔ "ارسل بنا سوچے سمجھے بولتا چلا گیا۔ عدن نے جو ابا اسے زبردست گھوری سے نوازا۔

میں دانین نہیں ہوں اس لیے گھورنا بند کریں۔ اب چلیں" بھی، ورنہ میرج ہال کا ٹائم ختم ہو گیا تو دھکے دے کر نکالیں گے وہ۔ "ارسل نے عدن کی گھوریوں کا اثر لیے بغیر اسے باہر کی جانب گھسیٹا۔

ارسل !کیا کر رہے ہو؟ چھوڑو مجھے۔ میں خود چل سکتا" ہوں۔ "عدن جھنجھلا گیا تھا اس زبردستی پر ۔ ارسل نے فوراً ہاتھ چھوڑا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

چلیے اب۔ "وہ منتظر نگاہوں سے عدن کو دیکھنے لگا۔ تیمور اور"
زید عقب میں تھے۔

میرا فون شاید کمرے میں رہ گیا ہے۔ میں فون لے آؤں"
۔ "اپنی جیب کو تھپتھپاتا عدن فون کی عدم موجودگی پر مڑا۔

یار عدن بھائی !فون کیا کرنا ہے آپ نے؟ ہال میں بیٹھ کر"
ڈائریکٹ بات کر لیجے گا نا دانی سے۔ ویسے بھی وہ میرج ہال
میں اپنا فون ساتھ لے کر نہیں گئی۔ "ارسل نے نچلا لب

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دانتوں تلے دباتے ہوئے عدن کو چھیڑا۔ عدن نے خشمگیں نگاہ اس پر ڈالی۔

تم لوگ گاڑی میں جا کر بیٹھو۔ میں بس دو سیکنڈز میں فون " لے کر آیا۔ "عدن تیمور کی سائیڈ سے گزرتا اپنے کمرے میں داخل ہوا۔

دو سیکنڈز میں آجایئے گا ورنہ ہم دلہا کی کار بھگا لے جائیں " گے ۔ پھر پیدل آیئے گا اپنی دلہن کو لینے۔ "ارسل شرارت سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تیمور اور زید بھی اس کی تقلید میں پورچ کی جانب چل دیے جبکہ عدن ارسل کی شرارتوں کو یاد

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کرتے ہوئے لبوں پر دھیمی سی مسکان لیے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آیا۔ ٹیبل پر رکھا اپنا فون اٹھایا تبھی ذہن کے کچھ کلک کرنے پر رکا۔ اسے صبح پوسٹ مین کا دیا جانے والا لفافہ یاد آیا تھا۔ اس وقت افراتفری میں سیلون کے لیے نکلتے ہوئے عدن نے وہ لفافہ ڈریسنگ ٹیبل کے دراز میں ہی رکھ دیا تھا، بعد میں دیکھنے کا یاد ہی نہیں رہا۔ ابھی بھی وقت تو نہیں تھا اس کے پاس کہ نیچے وہ تینوں اس کا انتظار کر رہے تھے لیکن نجانے کیا سوچ کر عدن نے ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھولتے ہوئے وہ خاکی لفافہ باہر نکالا۔ ہاتھوں سے ٹٹول کر دیکھا لیکن اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ اندر کیا تھا۔ لفافے کے اوپر بھیجنے والے کا کوئی نام بھی نہیں لکھا تھا۔ فقط عدن کا نام اور ایڈریس درج تھا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#9781320209

کیا ہو سکتا ہے اس لفافے میں؟ "عدن بڑبڑایا۔ پھر لفافہ "
چاک کرتے ہوئے اس میں ہاتھ ڈالا تو چند تصاویر سامنے آئیں۔
حیران ہوتے ہوئے عدن نے تصاویر کا رخ اپنی جانب کیا۔ پہلی
تصویر پر نظر پڑتے ہی اس کے قدموں تلے سے زمین سرکی
تھی۔ سر پر آسمان گرا تھا گویا۔ وہ شاپنگ مال کی تصویر تھی
جس میں دانین کھڑی تھی کسی غیر لڑکے کی بانہوں میں، اس
کے بے حد قریب۔ عدن بے یقینی کے عالم میں ایک ایک کر
کے تصاویر پلٹتا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کے
،تاثرات بھی بدلتے چلے گئے۔ بے یقینی، حیرت، دکھ ،تکلیف
کرب، اذیت، غصہ، نفرت، کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

،مان ٹوٹا تھا، یقین کرچی کرچی ہوا تھا۔ محبت بکھرنے لگی تھی
دل ریزہ ریزہ ہورہا تھا، آنکھیں لہو رنگ تھیں اور وہ ...وہ تو
گویا سانس تک لینا بھول گیا تھا۔

****

واس نیم اندھیرے کمرے میں مضمحل سا سر جھکائے بیٹھا تھا جب تہہ خانے کا
دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ عظیم نے سر اٹھا کر دیکھا تو کوئی سیڑھیاں اترتا
نظر آیا۔ تہہ خانے میں جلتے اکلوتے بلب کی روشنی میں آنے والے کا چہرہ
واضح ہوا تو عظیم فوراً نگاہیں جھکا گیا کہ اب اس شخص سے نظریں ملانے کی
سکت نہیں رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

بلیک ہاف سلیوز ٹی شرٹ میں ملبوس ساحر قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔ نگاہیں بدستور عظیم کے چہرے پر جمی تھیں۔ وہ بازو جس پر گولی لگی تھی اب اس پر ہوئی بینڈ تیج دکھائی دے رہی تھی۔ کنپٹی پر بھی بینڈ تیج کی گئی تھی۔ پاؤں کا ناخن اکھڑا ہونے کے باعث چال میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ لیے وہ عظیم کے عین مقابل ٹیبل کی دوسری جانب پڑی کرسی سنبھال گیا۔ عظیم اب ہتھیلیاں مسل رہا تھا۔ سر اٹھانے کی ہمت بھی نہ رہی تھی۔

"یہ جگہ پہچانتے ہو عظیم؟ یہی وہ جگہ ہے جہاں میں نے قادر کو رکھا تھا اور تم نے اس بے قصور شخص کی جان لے لی تھی صرف اس لیے کہ وہ سچائی نہ اگل دے۔ میں نے کبھی سوچا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھی نہیں تھا کہ ایک دن میرا ہی کوئی ٹیم ممبر اس جگہ بطور مجرم میرے سامنے موجود ہو گا۔ "ساحر کی بات پر عظیم کا جھکا سر مزید جھک گیا۔

چار سال۔۔۔ چار سال ہم نے ایک ساتھ کام کیا۔ ان چار" سالوں میں مجھے ایک بار بھی اندازہ نہیں ہو سکا کہ میری ٹیم کا ممبر ، میرا ساتھی جو مجھے سر سر کہتے نہیں تھکتا، وہ میرے لیے اپنے دل میں نفرت کا ایک جہان آباد کیے بیٹھا ہے۔ دل میں اتنا زہر رکھتے ہوئے شہد آگیں لہجہ اپنانا، کہاں سے سیکھا ہے یہ ہنر عظیم؟ "ساحر کے لہجے میں طنز نہیں تھا، غصہ بھی نہیں تھا۔ کچھ تھا تو فقط دکھ اور رنج، نگاہیں بالکل بے تاثر تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

مجھے معاف کر دو ساحر !مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ پتا"
نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے۔ میں۔۔۔ "عظیم آنکھوں میں ندامت
لیے معافی کا خواستگار تھا لیکن اس کی بات پوری ہونے سے
قبل ہی ساحر نے اسے ٹوک دیا۔

کوئی وضاحت ، کوئی صفائی یا کوئی معافی نہیں عظیم !فقط ایک "
سوال۔۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا؟ مجھ سے اس قدر نفرت کی وجہ
کیا تھی؟ "ساحر کا انداز دوٹوک تھا، عظیم کتنے ہی لمحے کچھ بول
نہیں سکا۔

Classic Urdu Material ISBN:9781013202109

مجھے بار بار ایک ہی سوال کرنا پسند نہیں ہے عظیم !تم یہ "
بات اچھی طرح سے جانتے ہو۔ "اس بار ساحر کالہجہ وارننگ
بھرا تھا، عظیم نے سختی سے آنکھیں میچیں۔ کبھی سوچا نہیں تھا
کہ زندگی اس مقام پر لے آئے گی، چند لمحے گہری سانسیں لینے
کے بعد عظیم نے خود کو بولنے کے لیے تیار کیا۔

سکول لائف سے ہی ہر جگہ، ہر مقام پر تمہیں سب سے"
آگے دیکھا۔ اسٹڈیز میں ، کھیلوں میں ، ہر نصابی و غیر نصابی
سرگرمی میں فقط ساحر کانام گونجتا تھا۔ ساحر کے نام کی دھوم
!ہوتی تھی۔ ٹیچر ز کا فیورٹ اسٹوڈنٹ کون؟ ساحر لغاری
سپورٹس چیمپیئن کون؟ ساحر لغاری !پڑھائی میں اول کون؟ وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھی ساحر لغاری !میں کتنی ہی محنت کیوں نا کر لیتا لیکن اس ساحر لغاری سے آگے جانا میرے لیے خواب ہی رہا۔ ہر رزلٹ ڈے پر جہاں سب بچے پاس ہونے پر خوش ہوتے ، والدین سے تحفے وصول کرتے ، مجھے اس بات پر ڈانٹ پڑتی کہ میں نے ساحر کو کراس کر کے فرسٹ پوزیشن کیوں نہ لی؟ بلاوجہ ہی مجھے زندگی کے ہر میدان میں ساحر لغاری سے کمپیئر کیا جانے لگا۔ اور صرف اسکول میں ہی نہیں ، یہ سب کالج اور یونیورسٹی لائف میں بھی چلتا رہا تو میرے دل میں جلن کیسے پیدا نہ ہوتی؟ کیسے میں حسد کی آگ میں نہ جلتا جب ہر جگہ مجھے ساحر لغاری سے کمتر کہا گیا؟ میں اپنے ہی بیسٹ فرینڈ سے جیلس ہونے لگا۔ میرا خواب تھا پائلٹ بننا اور میں کسی بھی صورت

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

اپنے خوابوں پر سمجھوتا کرنے والا انسان نہیں تھا۔ پریکٹیکل لائف میں آنے کے بعد میری نگاہ ہر پل تم پر رہی کہ تم کس لمحے کیا کر رہے ہو؟ کہاں جارہے ہو؟ یا کیا پر وفیشن چوز کر رہے ہو؟ جب تم نے آئی ایس آئی جوائن کی تب میرا حسد ایک بار پھر اٹھ کر آیا۔ تمہیں برباد کرنے کے لیے میں نے سوچ لیا کہ کچھ بھی ہو جائے زندگی میں کبھی نہ کبھی کسی ایک مقام پر تمہیں شکست ضرور دوں گا، تبھی میرے دل کو قرار آئے گا۔ اس لیے اپنے پائلٹ بننے کے خواب کو دفنا کر تمہاری دیکھا دیکھی میں نے بھی آئی ایس آئی میں آنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ بمشکل ہی صحیح لیکن میں اس کوشش میں کامیاب ہو ہی گیا۔ لیکن یہاں آکر بھی یہی دیکھا کہ تم آئی ایس آئی کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بہت اہم رکن بن چکے ہو۔ تمہاری اتنی اچھی قسمت دیکھ کر میں اپنی قسمت لکھنے والے سے شاکی رہنے لگا۔ یہاں بھی محنت سے اپنا مقام بنانے کی کوشش کی لیکن اس بار بھی وہی ہوا میرے ساتھ جو اب تک ہوتا آیا تھا۔ مجھے کام کرنا بھی پڑا تو کس کے انڈر؟ ساحر لغاری کے انڈر !میری انا کو یہ گوارا نہیں تھا کہ ،تمہاری ٹیم میں رہ کر کام کروں، تمہیں اپنا ہیڈ تسلیم کروں لیکن اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ ہر مشن مکمل ہونے پر تمہاری تعریف ہوتی اور میری جلن میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ میں کسی ایسے موقع کی تلاش میں تھا کہ جہاں تمہیں نیچا دکھا سکتا، تمہاری جگہ میں لے سکتا۔ لیکن یہ بھی جان چکا تھا کہ تمہارے جیتے جی میری خواہش پوری ہونا ناممکن ہے۔ تبھی

ClassicUrduMaterial ISBN#1013220109

ایک منصوبہ بنایا اور اسی منصوبے کے تحت شعیب کرمانی کے ساتھ مل کر تمہاری موت کی پلاننگ کی۔ مجھے لگا اس بار تو فتح میرا مقدر ہو گی لیکن ایک بار پھر قسمت سے مات کھائی میں نے، اور ایک بار پھر تم جیت گئے۔ "بات کے اختتام پر عظیم کے لہجے میں نمی گھلی تھی۔ ساحر کتنے ہی پل کچھ بولنے کے قابل نہ رہا۔ آنکھوں میں دکھ اور افسوس لیے وہ عظیم کا جھکا سر دیکھے گیا۔

اور میں اس دن کتنا خوش تھا کہ میرا بچپن کا ساتھی، میرا" بہترین دوست بھی آئی ایس آئی میں شامل ہو چکا ہے، اس کی قابلیت کی بنا پر اسے بھی وطن کے محافظ کے طور پر چن لیا

Classic Urdu Material ISBN#0133202199

گیا ہے، اب ہم دونوں دوست مل کر دشمنوں کو صفحہ ہستی سے مٹائیں گے۔ لیکن وہی دوست خود دشمنوں سے ہاتھ ملا کر وطن سے غداری کر گیا۔ "ساحر کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا۔ وہ اب نظریں جھکائے زمین کو دیکھ رہا تھا۔

مجھے معاف کر دوساحر !مجھے معلوم ہے بہت غلط کیا میں نے۔" تم سے جلن نے مجھے پاگل کر دیا تھا کہ میں۔۔۔ "عظیم کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہونے لگا۔ حلق میں کوئی گولا سا پھنسا تھا جس نے بات مکمل ہی نہ کرنے دی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

وہ رات یاد ہے تمہیں عظیم !جب ہم لوگ کراچی میں ڈرگز"
اسمگلرز کے خلاف مشن پر تھے؟ اس دن ہاشم بخاری کی رہائش
گاہ سے بھاگتے وقت تمہارا لباس ان کانٹے دار تاروں سے اٹک
گیا تھا، تم بالکل بے بس ہو چکے تھے اور ہاشم بخاری کے شکاری
کتے اگلے چند لمحوں میں تمہارا وجود نوچنے کھسوٹنے کے لیے
تمہاری طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ لمحہ جب زخمی ٹانگ کے
باعث کراہتے ہوئے، سب کو بھاگتے دیکھ کر تم نے مجھ سے
منت کی تھی کہ میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہ جاؤں۔ روتے ہوئے
اپنے بیوی بچوں کا، اپنی فیملی کا واسطہ دیا تھا تم نے۔ تمہاری
آنکھوں میں موت کا خوف درج تھا، تم مکمل طور پر دشمنوں
سے گھر چکے تھے اور تمہاری موت یقینی تھی۔ اس وقت مجھے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

،اوپر سے آرڈر مل چکا تھا کہ میں اپنی جان بچا کر بھاگ نکلوں لیکن میں سب کچھ بھول گیا تھا۔ یاد تھا تو صرف یہ کہ میرا بہترین دوست، میرا ایک ٹیم ممبر اس وقت خطرے میں ہے اور اسے مرتا چھوڑ کر میں نہیں جاسکتا۔ اپنی زندگی داؤ پر لگا کر میں ،نے تمہیں ان تاروں سے آزاد کیا، اپنے وجود پر کئی زخم کھائے ایک شکاری کتے کے کاٹنے کے باعث میری ٹانگ پر کتنے ہی اسٹیچز لگے تھے لیکن تمہیں آگ کے کنویں سے نکال لے گیا میں۔ افسوس ہے مجھے کہ جس شخص کے لیے میں نے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی وہی میری زندگی ختم کرنے کی پلاننگ کرتا رہا۔ "ساحر کسی پرانے لمحے میں کھویا ہوا سا بول رہا تھا۔ وہ عظیم کو کچھ جتانا نہیں چاہتا تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ عظیم کی

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

اصلیت نے اسے شدید چوٹ پہنچائی تھی۔ عظیم خاموش تھا کہ اس کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہ تھا۔

جانتے ہو اس دن شاپنگ مال میں جب شعیب کرمانی کو کسی" نے میری موجودگی کی اطلاع دی تب میں چو نکا تھا۔ مجھے لگا تھا کہ شاید طارق ہے جو غداری کر رہا ہے کیونکہ اس وقت میں نے صرف طارق کو بتایا تھا اپنے شاپنگ مال میں جانے کا۔ پھر بعد میں پچھلے تمام تر حالات و واقعات پر غور کرنے کے بعد میر اشک پختہ ہو گیا کہ دھوکا دینے والا کوئی اپنا ہی ہے ۔ اس کے باوجود میں بار بار خود کو جھٹلاتا رہا یہ کہہ کر کہ شاید میں وہم کر رہا ہوں۔ بار ہا خود کو ڈپٹا کہ مجھے یوں اپنی ٹیم پر

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

شک نہیں کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے میں غلطی پر ہوں، دعا بھی مانگی کہ یہ میرا وہم ہی ہو کیونکہ میرے ٹیم ممبر مجھے اپنی فیملی کی طرح عزیز تھے۔ جب فون بوتھ سے تمہاری کال آئی کہ شعیب کرمانی کے بندے تمہارے تعاقب میں ہیں تب بغیر سوچے سمجھے میں فلیٹ سے نکل گیا کیونکہ اس وقت مجھے صرف تمہاری جان کی فکر تھی لیکن اس دن۔۔۔ اس دن شعیب کرمانی سے تمہیں بات کرتے دیکھ کر ، تمہاری کلائی پر اللہ کے نام کا بنا ٹیٹو دیکھ کر میرے سر پر آسمان گرا تھا۔ تم اس اذیت کا اندازہ نہیں کر سکتے عظیم جس اذیت سے اس وقت میں گزرا تھا۔ وہ شخص جسے میں اپنا بہترین دوست سمجھتا رہا وہی میرے خلاف دل میں زہر لیے بیٹھا تھا، اور نفرت کی اس آگ میں

Classic Urdu Material ISBN# 1013320219

جلتے ہوئے خود اپنے ہی وطن کو نقصان پہنچانے چلا تھا؟ تم سے اچھے تو راء ایجنٹس ہیں جو اپنے وطن کے ساتھ تو مخلص ہیں، اپنے ملک کی خاطر ہمارے ملک کی بربادی کے پلانز بناتے ہیں۔ تم تو اس پاک سر زمین کے ہی باسی تھے پھر بھی اس کو تباہ کرنے چلے تھے، کیوں عظیم؟ "ساحر نے تاسف بھری نگاہ عظیم پر ڈالی۔

.میں بہت شرمندہ ہوں ساحر !پلیز ایک بار معاف کر دو " آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ آئی پر امس "!عظیم نے پر امید نظروں سے ساحر کی جانب دیکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#0133202199

معافی؟ کاش کہ میں تمہیں معاف کر سکتا عظیم !بات اگر"
صرف میری ذات کی ہوتی تو میں تمہیں ضرور معاف کر دیتا۔
کاش تم سے میرا رشتہ صرف دوستی کا ہوتا تو میں ایک لمحے کی
دیر کیے بغیر تمہاری معذرت قبول کر کے تمہیں گلے لگا لیتا۔
لیکن تم سے میرا ایک اور رشتہ ہے عظیم !تمہارے ہیڈ کا
رشتہ۔ میں صرف تمہارا دوست نہیں ایک آئی ایس آئی ایجنٹ
بھی ہوں جس کے کندھے پر اس کے وطن اور اس وطن عزیز
کے باسیوں کی حفاظت کی بھاری ذمہ داری ہے۔ اور جب وطن
اور کسی رشتے میں سے ایک انتخاب کرنا ہو تو میرا انتخاب ہمیشہ
میرا وطن ہی ہو گا۔ یہاں بات میرے ملک کی ہے ، اس
دھرتی کی جہاں میں نے جنم لیا، جس نے مجھے پناہ دی۔ تمہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

معاف کروں گا تو یہ اس دھرتی کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ مجھ سے دشمنی تھی تو یہ دشمنی فقط مجھ سے نبھائی ہوتی، میرے وطن کو بیچ میں کیوں لائے؟ وطن کے دشمنوں اور غداروں کے لیے میرے پاس کوئی معافی نہیں ہے عظیم !کیونکہ اپنے ملک کے لیے میں کوئی سمجھوتا کرنے پر تیار نہیں ہوں۔ "ساحر خاموش ہو ا تھا، تہہ خانے میں عظیم کی سسکیاں گونجنے لگیں۔

تمہارے ساتھ جو بھی کرنا ہے اس کی ذمہ داری آئی ایس آئی" نے مجھ پر ڈالی ہے۔ آئی ایس آئی سے تو تمہیں نکال دیا گیا !ہے، اب تمہارے پاس صرف دو آپشنز ہیں ، آپشن نمبر ون اپنے کیے کی سزا بھگتنے کے بعد ماتھے پر غدار کا لیبل لگا کر بقیہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

زندگی جینا جہاں تمہارے بچوں کو ہمیشہ ایک غدار کی اولاد کہا جائے گا۔ تمہاری فیملی کو کبھی عزت کی زندگی

نصیب نہیں ہو گی اور تم کبھی ان سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہو گے۔" ساحر نے بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے ایک پل کا توقف کیا تھا، اس کی نظریں اب میز کی سطح پر جمی تھیں جبکہ عظیم بے یقین نگاہوں سے اسے تک رہا تھا۔

آپشن نمبر ٹو "! ساحر نے کہتے ہوئے نگاہیں عظیم کی بے یقین" نگاہوں میں جمائیں، پھر کمر سے بندھے گن ہولڈر سے ریوالور نکال کر میز پر رکھا۔

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

بہت سوچ سمجھ کر دوسرا آپشن رکھا ہے میں نے تمہارے "
لیے۔ کیونکہ ایک دوست کی حیثیت سے تمہارے لیے اس سے
زیادہ آسانی پیدا نہیں کر سکتا۔ ایک طرف تمہاری جان ہے تو
دوسری طرف تمہاری فیملی کی باعزت زندگی۔ جو آپشن تمہیں
مناسب لگے وہ چن سکتے ہو تم۔ "بات مکمل کر کے ساحر اٹھ
کھڑا ہوا۔ ایک آخری نگاہ عظیم کے چہرے پر ڈالی جو نم ہوتی
نگاہوں سے میز پر رکھے ریوالور کی جانب دیکھ رہا تھا۔ ساحر اس
کا انتخاب جان چکا تھا تبھی مڑتے ہوئے اس کے چہرے پر دکھ
کی پرچھائی تھی۔ وہ ڈھیلے قدموں سے چلتا سیڑھیوں کی جانب
بڑھ گیا۔ تھکے تھکے سے انداز میں اوپر جاتے ہوئے وہ آخری
سیڑھی پر تھا جب گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ ایک پل کو ساحر

ClassicUrduMaterial ISBN#9015320199

کے قدم لڑکھڑائے تھے، آنکھوں سے اذیت جھلکی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے خود کو سنبھالتے ہوئے وہ لب بھینچتا آخری سیڑھی عبور کرتا تہہ خانے سے نکل گیا۔

****

الطارق میرج ہال میں اس وقت رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ ہر کوئی خوش باش باتیں کرنے میں مگن تھا۔ ارسل، زید اور تیمور زرین بیگم کے ہمراہ دروازے کے قریب کھڑے آنے والے مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے جب شاہ ویز صاحب ان کی جانب چلے آئے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تیمور !ذرا روزینہ بھابھی کو کال کر کے پوچھو وہ لوگ آئے"
کیوں نہیں ابھی تک۔ سب لوگ دلہن کے منتظر ہیں۔ پارلر سے
کب کے نکل چکے ہیں وہ پھر اب تک پہنچے کیوں نہیں؟ "شاہ
ویز صاحب نے تیمور کو مخاطب کیا۔ تیمور اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے سیل فون پر کوئی نمبر ڈائل کرتا ایک جانب چلا گیا۔ ان
سے کچھ فاصلے پر ردابہ کے ساتھ باتوں میں مگن ثمن نے ایک
ترچھی نگاہ اسٹیج پر بیٹھے عدن پر ڈالی جس کے چہرے پر سنجیدگی
چھائی تھی۔ اس کا گم صم انداز ، اس کے لبوں پر چھائی جامد
چپ کسی طوفان کی آمد کی پیش گوئی کر رہی تھی اور اس کے

Classic Urdu Material ISBN 1013 2021 09

چہرے کے نا قابل فہم تاثرات ثمن کو احساس دلا چکے تھے کہ صبح پوسٹ مین کا دیا جانے والا لفافہ وہ کھول چکا ہے۔

بس ایک آخری چوٹ کرنے کا وقت آ گیا ہے دانین !اس" کے بعد تمہارا پتا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صاف۔ "لبوں پر زہریلی مسکراہٹ لیے ثمن دل ہی دل میں دانین سے مخاطب ہوئی تھی۔ پھر ردایہ کی طرف متوجہ ہوئی

ایک منٹ ردابہ !میں ابھی آتی ہوں۔ "مسکرا کر ردابہ سے" کہتے ہوئے وہ گولڈن میکسی کو چٹکیوں کی مدد سے پہلوؤں سے اٹھائے اسٹیج کی جانب بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

عدن !مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے ، ذرا سائیڈ"
پر آئیں گے پلیز؟ "عدن کے قریب جاکر ثمن نے آہستگی سے
اسے مخاطب کیا تھا۔ عدن ایک دم چونکا، پھر ثمن کی جانب
دیکھا جس کے چہرے کے عجیب سے تاثرات اسے ٹھٹھکا گئے
تھے۔ ایک نظر ہال میں ڈال کر وہ اٹھا اور اسٹیج کی ایک جانب
چلا آیا۔

عدن !مجھے نہیں پتا مجھے آپ سے یہ بات کرنی چاہیے یا نہیں"
لیکن آپ سے سچ چھپا کر بہت بے چینی ہو رہی ہے مجھے۔ میرا
ضمیر بار بار مجھے ملامت کر رہا ہے کہ آپ کو اصلیت سے آگاہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہ کر کے کہیں میں کوئی گناہ تو نہیں کر رہی۔ "ثمن ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی کنفیوز سی کہہ رہی تھی۔ عدن اس کی بات پر حیران ہوا۔

کیسا سچ؟ "وہ آنکھیں سکوڑ کر ثمن کی جانب دیکھ رہا تھا۔ " ابھی تک وہ تصاویر ہی ذہن سے نہیں نکل رہی تھیں۔ اوپر سے ثمن کی ایسی باتیں۔۔۔ وہ کس سچ کی بات کر رہی تھی بھلا؟؟

عدن میں سمجھ نہیں پا رہی میں کیسے وہ بات بتاؤں آپ کو۔" "وہ بھی آج کے دن جب آپ کی بارات ہے۔ دراصل۔۔۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ثمن نے کہتے ہونے نگاہ اٹھا کر عدن کی جانب دیکھا جو اس کی بات کا منتظر تھا۔ وہ دل ہی دل میں خود کو اپنی اس لاجواب اداکاری پر داد دے رہی تھی۔

عدن !میں۔۔۔ وہ۔۔۔ "ثمن اٹکی۔ عدن کا ضبط جواب دینے" لگا۔

فار گاڈ سیک ثمن !میرا سر پہلے ہی درد سے پھٹ رہا ہے۔" کہہ دو جو کہنا ہے۔ "عدن نے درشت لہجے میں ثمن کو مخاطب گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اصل میں کل رات جب میں خالہ کے گھر گئی تھی دانین"
سے آپ کی بات کروانے تب وہاں سے واپسی پر میں نے آپ
سے جھوٹ بولا تھا۔ دانین سو نہیں رہی تھی بلکہ۔۔۔ "ثمن
نے ایک بار پھر بات ادھوری چھوڑ کر عدن کے ضبط کو آزمایا۔

بلکہ؟ "عدن نے سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائیں۔ اس"
کی بے چینی، اس کا اضطراب اس کے چہرے سے واضح تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

عدن جب میں خالہ کے گھر پہنچی تو دانین کے کمرے سے"
کسی مرد کے باتیں کرنے کی آواز آرہی تھی۔ میں حیران ہو کر
دروازے کے قریب گئی تو دانین اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ
شادی تو آپ سے کر رہی ہے لیکن کبھی اس شخص کو بھول
نہیں پائے گی۔ میں حیران تھی کہ یہ کون ہے جس سے محبت
کا اظہار کیا جارہا ہے۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ میں نے اندر
جھانکا تو وہ شخص شرٹ پہن رہا تھا۔ دانین اور اسے دیکھ کر لگ
رہا تھا جیسے دونوں کافی عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے
ہوں۔ پھر میں نے اس شخص کو چوری چھپے گھر سے نکل کر
جاتے دیکھا۔ میں دانین سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اپنی مہندی کی
رات، آپ کے نام کی مہندی ہاتھوں میں لگائے، وہ رات کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تیسرے پہر کسی غیر مرد کی بانہوں میں کیوں تھی لیکن جب میں نے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو دانین فوراً سر تک چادر اوڑھ کر سوتی بن گئی۔ مجھے۔۔۔ مجھے اس وقت سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ میں کیا کروں تبھی خالہ کے گھر سے نکل کر آپ کو کال پر کہہ دیا کہ دانین سو رہی ہے۔ "وہ شرمندگی سے سر جھکائے کہہ رہی تھی۔ عدن کی رگیں تن گئیں۔ ایک بار پھر سے وہ تصاویر آنکھوں کے سامنے لہرا گئی تھیں۔

تم۔۔۔ تم نے رات کو ہی کیوں نہیں بتایا مجھے؟ "عدن کا لہجہ" اس بات کا گواہ تھا کہ وہ ضبط کی کن انتہاؤں پر تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

میں آپ سے کیا کہتی عدن؟ جس لڑکی سے آپ اتنی بے"
تحاشا محبت کرتے ہیں وہ راتوں کو کسی غیر مرد کی بانہوں میں
ہوتی ہے؟ آپ دونوں کی شادی ہونے والی تھی، سب لوگ بے
تحاشا خوش تھے، میں کیسے آپ کی اور باقی سب کی خوشیاں
چھینتی؟ اور پھر آپ کے اور میرے درمیان اب تک جو بھی ہوا
اس کے بعد اگر میں آپ کو یہ سب بتاتی تو شاید آپ مجھے ہی
غلط سمجھتے کہ میں آپ کو دانین سے دور کر نا چاہتی ہوں۔
کیونکہ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا دانین کے خلاف اور نہ
اب ہے۔ مجھے نہیں پتا اب بھی آپ میری بات پر یقین کریں
گے یا نہیں لیکن میرے دل نے مجھے مجبور کیا کہ آپ کو
اصلیت سے آگاہ کر دوں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی آپ کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ساتھ کوئی دھوکا ہو۔ "ثمن کے لہجے میں نمی گھلی۔ عدن نے بے بسی کے عالم میں کنپٹی کو دبایا تھا۔ دماغ سن ہو کر رہ گیا تھا۔

"آپ پریشان مت ہوں پلیز۔ آج آپ کی بارات ہے، عدن ! دانین آج ہمیشہ کے لیے آپ کی ہونے جا رہی ہے ۔ شادی سے پہلے لڑکی چاہے کتنے ہی افیئر چلائے لیکن شادی کے بعد وہ صرف اپنے شوہر کی ہو کر رہتی ہے ، دانین بھی سب بھول جائے گی ، شادی کے بعد اسے آپ کی بے پناہ محبت کی قدر ہو جائے گی اور وہ۔۔۔ "ثمن کہتی جا رہی تھی جب عدن نے ہاتھ اٹھا کر اسے بات مکمل کرنے سے روکا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

ابھی یہاں سے جاؤ ثمن۔ "ماتھے کی ابھرتی رگیں اس کی"
اندرونی ٹوٹ پھوٹ کی گواہ تھیں۔

عدن آپ۔۔۔ "ثمن نے پھر کچھ کہنا چاہا۔"

پلیز ثمن !اکیلا چھوڑ دو مجھے اس وقت۔ "عدن کی آواز "
میں لرزش تھی۔ ثمن نے بغور اس کے سرخ پڑتے چہرے اور
لہو رنگ ہوتی آنکھوں کو دیکھا، پھر فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سجائے اسٹیج سے اتر آئی۔ اس کا کام ہو چکا تھا۔ اب دانین اور عدن کے رشتے کے کلائمکس کا وقت تھا۔

ارے دیکھو دلہن آگئی۔ "ہال میں سے کسی نے آواز لگائی" تھی۔ عدن بے ساختگی میں ہی مڑا تو نگاہ دروازے سے اندر داخل ہوتی دانین پر ٹھہر سی گئی۔ ردابہ ، ثمن اور روزینہ چچی کے نرغے میں سہج سہج کر قدم اٹھاتی وہ آسمان سے اتری کوئی پری معلوم ہورہی تھی۔ کچھ دیر کے لیے عدن سب بھول گیا تھا۔ نظریں فقط اس کے چہرے پر بھٹک رہی تھیں۔ وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔ کتنا انتظار کیا تھا اس نے اس لمحے کا، دانین کو اپنی دلہن کے روپ میں دیکھنے کا۔ اور آج جب یہ خواہش، یہ

Classic Urdu Material USB#10133202109

خواب مکمل ہونے جا رہا تھاتو۔۔۔ اگلا خیال آتے ہی عدن لب بھینچ گیا۔

عدن بھائی !ہاتھ بڑھائیں یار۔ "ارسل نے اسے بت بنے" کھڑے دیکھ کر کان میں سرگوشی کی۔ عدن ایک دم چونکا۔ پھر ہوش میں آتے ہوئے نگاہ سامنے دوڑائی تو دانین اسٹیج کے قریب کھڑی اس کے ہاتھ بڑھانے کی منتظر تھی۔ بے اختیاری کی سی کیفیت تھی کہ عدن اپنا ہاتھ آگے بڑھا گیا تھا۔ دانین کا مہندی اور انگوٹھیوں سے سجا ہاتھ اس کے ہاتھ میں آیا تھا۔ وہ اب بہت آہستگی سے اسٹیج کی دو سیڑھیاں چڑھتی اوپر آرہی تھی۔ اسٹیج پر پاؤں رکھتے ہی اس کی ہیل لہنگے میں اٹکی۔ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

سے پہلے کہ وہ توازن کھو کر گرتی عدن نے سرعت سے اسے سنبھالا تھا۔ ہال سیٹیوں سے گونج اٹھا تھا۔ کیمرہ مین نے یہ خوبصورت منظر کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیا تھا جبکہ وہ دونوں تو ایک دوسرے میں ہی کھوئے ہوئے تھے۔ عدن کی نگاہوں کے سامنے کوئی منظر آن ٹھہر اتھا۔ کل رات دانین کے بیڈ روم کا منظر، جہاں وہ دوپٹے سے بے نیاز اس غیر مرد کی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی۔ دوسرا منظر اس آدمی کی بانہوں کے گھیرے میں کھڑی دانین کا تھا۔ لحوں کا کھیل تھا اور عدن کی آنکھوں سے محبت کے تمام تر رنگ غائب ہوئے تھے۔ اب ان آنکھوں میں فقط اجنبیت تھی۔ دانین کے ہاتھ پر گرفت انتہائی سخت ہوئی تھی جس پر دانین نے چونک کر اس کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

جانب دیکھا اور اس کے تاثرات دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔ یہ اس کا عدن تو نہیں تھا۔ اس کی آنکھوں میں، اس کے چہرے پر اتنی بیگانگی کیوں تھی؟ دانین کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

بس کریں بھائی !ساری زندگی اب ایک دوسرے کو ہی دیکھنا" ہے آپ لوگوں نے۔ ایک ہی پوز میں کھڑے کھڑے تھک جائیں گے۔ "تیمور نے شرارتی لہجہ اپنایا۔ دانین جھجھک کر عدن سے ہاتھ چھڑاتی دور ہوئی۔ عدن لب بھینچتا رخ موڑ گیا۔

Classic Urdu Material USBN#1013320239

ظالمو !میری منگیتر کو کہاں چھوڑ آئے تم لوگ؟ ایک جھلک تو"
دکھا دو اس کی۔ "ارسل نے ہمیشہ کی طرح پھلجڑیاں چھوڑنا اپنا
فرض سمجھا۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی سوائے
عدن کے۔

ابھی تمہاری منگیتر کے آنے کا وقت نہیں ہوا۔ ان دونوں کو"
پچھلے دروازے سے برائیڈل روم میں پہنچا دیا گیا ہے۔ پہلے عدن
بھائی اور دانین کا فوٹو شوٹ ہو گا اس کے بعد ہم دونوں کی
منگنی کی رسم ادا کی جائے گی۔ "زید نے انفارم کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہم دونوں کی منگنی کی رسم؟ ارے جا بھائی !مجھے نہیں کرنی"
تم سے منگنی۔ میں تو سمعیہ کو ہی انگوٹھی پہناؤں گا۔ "ارسل نے
منہ بسورا۔ لہجے سے شرارت جھلک رہی تھی۔

کمینے میں نے کب کہا مجھے پہناؤ انگوٹھی؟ "زید اس کے غلط "
مطلب پر اس پر چڑھ دوڑا۔

یہاں بھی جنگ شروع کر لو تم دونوں۔ یار کل ھی تو معاف"
کر دیا کرو۔ ویسے تم دونوں کپلز کے لیے ایک سرپرائز ہے۔
اس لیے تھوڑا صبر کرنا پڑے گا۔ "تیمور نے جھک کر ان دونوں

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کو مخاطب کیا۔ وہ تینوں اسٹیج سے اتر آئے تھے، دانین اور عدن کا فوٹو شوٹ ہو رہا تھا۔

ابھی بتادے میرے بھائی !کیا سرپرائز ہے؟ ایسا نہ ہوا اچانک " سن کر مجھے ہارٹ اٹیک ہو جائے۔ "ارسل نے مسکین سا منہ بنایا۔

آج کے دن تو بکواس بند کر لو اپنی۔ "تیمور نے اسے گھورا۔ "

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

حد ادب گستاخ لڑکے !تمہارے ہونے والے بہنوئی ہیں"
ہم۔ "ارسل نے فورا رعب جھاڑا۔ زید نے اس کے سر پر
چپت لگائی۔

آپ پلیز تھوڑا قریب ہوں اور دلہن کی کمر کے گرد بازو"
حمائل کریں۔ "فوٹو گرافر عدن اور دانین کو ہدایات دے رہا تھا
جب ایک دم عدن کا دل اچاٹ ہوا۔

بس کافی ہیں اتنی تصاویر۔ "وہ دانین کا ہاتھ چھوڑتا پیچھے ہٹا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320499

ارے بیٹا !بس اتنی سی تصاویر؟ یہی تو یادیں ہوں گی تم"
لوگوں کے پاس۔ اور پکچرز۔۔۔ "بڑی پھو پھو بات مکمل بھی نہ
کر پائی تھیں جب عدن نے انہیں ٹوک دیا۔

پھوپھو میرے سر میں بہت درد ہے اس لیے مجھے مجبور مت"
کریں کسی کام کے لیے پلیز "!عدن کا درشت لہجہ سب نے
محسوس کیا تھا لیکن وجہ سے بے خبر تھے سب۔ بڑی پھوپھو نے
خفت زدہ ہوتے ہوئے خاموشی سے دانین کو اس کے پہلو میں
بٹھا دیا۔ دانین کے بیٹھتے ہی عدن نامحسوس طریقے سے اس
سے فاصلے پر ہوا جسے دانین نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

شاہ ویز صاحب کے اشارہ کرنے پر ارسل اور تیمور کے ساتھ سمعیہ اور کومل کو بھی لا کر اسٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین !آپ سب جانتے ہیں کہ آج میرے"
،سب سے بڑے بیٹے عدن اور میری بھتیجی دانین کی شادی ہے
شاہ ہاؤس کے لیے آج کا دن خوشیوں سے بھر پور دن ہے ۔
اس کے ساتھ دو اور کپلز کی انگیجمنٹ کا پروگرام بھی تھا لیکن
اب پروگرام تھوڑا سا چینج کر دیا ہے ہم نے۔ چونکہ دونوں کپلز
فیملی کے ہی ہیں اس لیے ہم نے یہ طے کیا ہے کہ انگیجمنٹ
کی بجائے ان دونوں کا بھی نکاح کر دیا جائے تاکہ فیملی گیٹ ٹو
گیدرز میں بچوں کی جھجھک دور ہو سکے اور۔۔۔ "شاہ ویز

Classic Urdu Material SBH#10133202109

صاحب کچھ اور بھی کہہ رہے تھے جبکہ ان کی نکاح والی بات پر ارسل ، زید ، کومل اور سمعیہ بے یقین سے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

تم نے کہا تایا ابو سے اس نکاح کا؟ "کومل نے دانت پیستے" ہوئے سرگوشی میں زید کو مخاطب کیا۔

قسم لے لو کومل !میں نے کسی سے اس بارے میں کوئی بات" "نہیں کی۔ مجھے تو خود علم نہیں تھا ڈیڈ یہ پلان بنائے بیٹھے ہیں۔ زید کے انداز میں بے چارگی تھی ۔

Classic Urdu Material USB#1013320209

یاہو !یہ ہوئی نہ بات۔ تھینک یو سو مچ تایا جی !یو آر"
گریٹ۔ "ارسل نے خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے شاہ ویز
صاحب کا گال چوم لیا جبکہ اس کی اس بے اختیاری پر شاہ ویز
صاحب سمیت سب ہکا بکا رہ گئے ۔ سمعیہ آنکھیں پھاڑے اسے
دیکھ رہی تھی۔ محفل زعفران بن گئی تھی۔

پاگل لڑکا۔ "شاہ ویز صاحب فقط اتنا ہی کہہ سکے جبکہ ارسل"
اپنی اس حرکت پر خود بھی جھینپ گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

عدن بھائی آپ بھی مسکرا لیں تھوڑا۔ بلیو می مسکرانے پر کوئی"
"ٹیکس نہیں لگتا۔ آج کے دن تو اپنا کھڑوس پن چھوڑ دیں۔
ارسل نے عدن کی سنجیدگی پر چوٹ کرتے ہوئے آنکھوں میں
شرارت لیے اسے مخاطب کیا۔ عدن لب بھینچتا چہرے کا رخ
موڑ گیا۔

مولوی صاحب !بسم اللہ کیجیے۔"شاہ ویز صاحب نے مولوی"
صاحب کو مخاطب کیا۔ زید اور کومل کے نکاح کی رسم شروع کی
جا رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

عدن اب بھی گم سم سا بیٹھا تھا۔اسے کچھ ہوش نہیں تھا کہ ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔ذہن میں کچھ دیر پہلے ثمن کی کہی گئی باتیں گونج رہی تھیں۔

جب میں خالہ کے گھر پہنچی تو دانین کے کمرے سے کسی مرد" کے باتیں کرنے کی آواز آرہی تھی۔ "عدن نے مٹھیاں بھینچیں۔

دانین اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ شادی تو آپ سے کر رہی" ہے لیکن کبھی اس شخص کو بھول نہیں پائے گی ۔ "ایک اور زہریلی سوچ ذہن میں آئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ میں نے اندر جھانکا تو وہ شخص" شرٹ پہن رہا تھا۔ دانین اور اسے دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے دونوں کافی عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ "عدن کو لگا جیسے کوئی زہر تھا جو اس کے پورے وجود میں پھیلتا اسے نیلا کرتا جا رہا تھا۔

میں دانین سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اپنی مہندی کی رات، آپ" کے نام کی مہندی ہاتھوں میں لگائے وہ رات کے تیسرے پہر کسی غیر مرد کی بانہوں میں کیوں تھی؟" عدن نے سختی سے

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

آنکھیں میچیں۔ لبوں سے بے آواز سسکاری نکلی تھی۔ وہاں موجود ہر شخص اس کی کیفیت سے بے خبر تھا۔

شادی سے پہلے لڑکی چاہے کتنے ہی افیئر چلا لے لیکن شادی" کے بعد وہ صرف اپنے شوہر کی ہو کر رہتی ہے۔ دانین بھی سب بھول جائے گی، شادی کے بعد اسے آپ کی بے پناہ محبت کی قدر ہو جائے گی اور وہ۔۔۔ "ثمن شاید تسلی دے رہی تھی اسے۔ لیکن کیا ان تسلیوں، دلاسوں سے سب ٹھیک ہو سکتا تھا اب؟ عدن نے آنکھیں کھولیں تو آنکھوں میں تیرتے سرخ ڈورے نظر آئے تھے۔ چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہو رہا تھا۔ دماغ پھٹنے کو تھا۔ آنکھوں کے سامنے بار بار وہ تصاویر آرہی

Classic Urdu Material ISBN#1019320210 9

تھیں۔ شاپنگ مال میں اس لڑکے کا ہونٹوں سے اپنی بانہوں میں کھڑی دانین کے چہرے کو چھونا، بیڈ روم میں مہندی لگے ہاتھوں سے دانین کا اس کی شرٹ کے بٹن کھولنا، بیڈ پر لیٹے اس شخص کے اوپر گری دانین کا وجود ، اس کے بالوں کا اس شخص کے چہرے اور کندھوں پر بکھرنا، ان دونوں کی قربت۔۔۔ عدن کی نگاہوں کے سامنے دھند سی چھانے لگی۔ ضبط ٹوٹنے لگا۔

دانین "!!زید کے نکاح کے بعد سب لوگ ایک دوسرے کو" مبارکباد دے رہے تھے جب برداشت ختم ہونے پر عدن چیختا ہوا سامنے میز پر پڑے بکے اور کانچ کے گلاس ہاتھ مار کر گراتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ سب نے چونک کر اسے دیکھا تھا جو مٹھیاں

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

بھینچے ، چہرے پر بے انتہا طیش لیے تیز تنفس کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر وہاں سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ ہر کسی کے چہرے پر سوالیہ نشان تھا۔

عدن !کیاہوا میرے بچے؟ "زرین بیگم بیٹے کی ایسی اجڑی" حالت دیکھ کر دہل سی گئیں تبھی ہوش میں آتے اس کی جانب لپکیں۔

بابا !میں ابھی اور اسی وقت اس لڑکی سے شادی کرنے سے" انکار کرتا ہوں۔ "وہ کچھ فاصلے پر حیران پریشان کھڑے شاہ ویز صاحب سے کہتا اب گلے میں میں پہنا پھولوں کا ہار نوچ کر اتار

Classic Urdu Material USB#10133202109

رہا تھا۔ سر سے کُلّا بھی اتار پھینکا تھا۔ ہال میں موجود سب لوگ ہکا بکا سے کھڑے تھے۔ عین شادی کے دن دلہا شادی سے انکار کر رہا تھا؟ لیکن کیوں؟؟

لیکن عدن !ہوا کیا ہے؟ کچھ بتاؤ تو سہی۔ "سب مہمانوں" کے سامنے بے عزتی کے خیال سے زرین بیگم نے آواز نیچی رکھی ۔

اپنی اس لاڈلی سے پوچھیں کیا ہوا ہے۔ "عدن نے آنکھوں" میں نفرت لیے دانین کی جانب دیکھا تھا جو خود ہکا بکا کھڑی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن بی ہیو یور سیلف !سب مہمان جمع ہیں یہاں۔ تماشا "
مت بناؤ۔ جو بھی پرابلم ہے گھر جا کر حل کر لینا۔ "شاہ ویز
صاحب نے آگے بڑھتے ہوئے اسے دبے دبے لہجے میں ٹوکا
تھا۔

آپ کے مہمانوں کی خاطر میں ایک بدکردار لڑکی سے شادی"
نہیں کر سکتا بابا "!عدن چیخ اٹھا تھا۔ اس کی بات پر سب کی
آنکھیں پھٹنے والی ہو گئیں۔ یہ بات عدن کہہ رہا تھا؟ وہ بھی
دانین کے حوالے سے؟ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ عدن تو

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

دانین کے خلاف ایک لفظ تک نہ سنتا تھا اور آج۔۔۔ وہ خود دانین کے لیے زہر اگل رہا تھا؟ اسے بد کر دار کہہ رہا تھا؟

کیا۔۔۔کیا کہا تم نے؟ "شاہ ویز صاحب کو لگا شاید انہوں نے" کچھ غلط سنا ہے۔ اور وہی نہیں اس وقت ہال میں موجود ہر شخص اس کیفیت سے دوچار تھا۔ واحد ثمن تھی جو دلچسپ نگاہوں سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔ عدن نے لب بھینچتے ہوئے سر جھٹکا۔ گویا اذیت کو کم کرنا چاہا تھا۔

عدن میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ اتنی بڑی بات کہنے کے پیچھے" آخر وجہ کیا ہے؟ "شاہ ویز صاحب کا لہجہ درشت تھا۔

Classic Urdu Material USB#10332202109

آپ نے جو سنا ٹھیک سنا بابا !میں آپ کی اس بد کردار بھتیجی"
سے ہرگز شادی نہیں کروں گا۔ وجہ صرف یہی ہے کہ میں
اسے اپنے قابل نہیں سمجھتا۔ یہ لڑکی مجھے ڈیزرو نہیں کرتی۔ میں
ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا جو جگہ جگہ
اپنے جذبات لٹاتی پھرے، مختلف لڑکوں کو شادی کے جھانسے
دے اور اپنے عشق میں پھانستی رہے۔ مجھے ایک ایسی لڑکی سے
شادی کرنی ہے جس کی آنکھوں میں صرف میری چاہت کے
رنگ ہوں، اور میرے خیال میں وہ لڑکی یہ ہرگز نہیں ہے۔
اس کے تو نجانے کتنے مردوں سے مراسم ہیں، جو لڑکی اپنی ہی
، مہندی کی رات کسی غیر مرد کو اپنے بیڈ روم میں لے جائے

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

اس کی بانہوں میں پوری رات گزارے، وہ مجھ سے کیسے وفادار ہو گی؟کیسے وہ۔۔۔ "عدن کا لہجہ زہر خند تھا۔ وہ اپنی بات بھی مکمل نہ کر پایا تھا جب شاہ ویز صاحب کے ہاتھ سے پڑنے والے زناٹے دار تھپڑ نے اس کی بولتی بند کی تھی۔ ہال میں چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔ ہر شخص دنگ سا کھڑا تھا جبکہ دانین بے یقین سی عدن کو دیکھ رہی تھی۔ کیا یہ الفاظ ، یہ لہجہ عدن کا تھا؟

تم جانتے بھی ہو کیا بکواس کر رہے ہو تم؟ ہماری عزت کا" تماشا بنانے کے لیے آج کا دن ہی ملا تھا تمہیں؟ "شاہ ویز صاحب آنکھوں میں غیض و غضب لیے غرائے تھے۔ عدن نے

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا۔ آج تک انہوں نے کبھی اپنی اولاد پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔ خاص طور پر عدن پر تو کبھی بھی نہیں۔ اور آج ہاتھ اٹھایا بھی تو کس کے لیے؟ اس بدکردار لڑکی کے لیے؟ عدن کی سلگتی نگاہیں دانین کی بےیقین نگاہوں سے ٹکرائیں۔

بہت مان ہے نا آپ کو اس پر؟ اس لڑکی کی وجہ سے آج" آپ نے بھری محفل میں اپنے سگے بیٹے پر ہاتھ اٹھایا۔ اس کی یہ بھولی اور معصوم شکل مجھ سمیت سب کو بے وقوف بنا دیتی ہے۔ میں بھی بہت معصوم اور سادہ سمجھتا تھا اس لڑکی کو لیکن اس کی اصلیت کھل کر میرے سامنے آچکی ہے۔ یہ صورت کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھولی بھولی معصوم لڑکی۔۔۔ اس کے کرتوت اتنے گھٹیا اور کالے ہیں کہ۔۔۔ "عدن تنفر بھرے لہجے میں کہتا اپنی شعلہ بار نگاہیں دانین پر جمائے کھڑا تھا۔

بکواس بند کرو اپنی عدن !دانین کے خلاف ایک بھی لفظ کہا" تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔"شاہ ویز صاحب نے اسے گریبان سے تھاما تھا۔ دانین ان کے مرحوم بھائی کی اولاد تھی اور آج ان کا بیٹا اس لڑکی پر کیچڑ اچھال رہا تھا۔ وہ برداشت کرتے بھی تو کیسے؟

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

مجھ پر یقین نہیں ہے نا آپ کو ؟ میری باتیں بکواس ہیں نا"
آپ کے لیے؟ تو پوچھیں اس سے، وہ لڑکا جس سے شاپنگ مالز
میں اور نجانے کہاں کہاں ملاقاتیں کرتی رہی ہے یہ، وہ کل
رات اس کے بیڈ روم میں کیا کر رہا تھا؟ وہ بھی بے لباس ہو
کر۔۔۔ کوئی یونہی تو کسی کو اپنے بیڈروم تک نہیں لے جاتا جب
تک اس سے پرانی شناسائی نہ ہو۔ "عدن کا لہجہ زہر آلود تھا۔
سب کی نگاہیں اس بار دانین کی جانب اٹھی تھیں جس کا حلق
خشک ہوا تھا۔ وہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن زبان ساتھ دینے سے
انکاری تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1913202109

بولو، جواب دو۔ اب حقیقت سامنے آئی ہے تو خاموش کیوں "
ہو؟ ارے شرم سے ڈوب مرو تم۔ تم سے اچھی تو طوائف ہوتی
ہے جو گناہ کرتی ہے تو سر عام۔ کم از کم دھوکا تو نہیں دیتی
دوسروں کو۔ "عدن کا وجود چٹخنے لگا تھا۔ وہ خود بھی نہیں جانتا
تھا کہ غصے کے عالم میں کیسے الفاظ استعمال کر رہا ہے وہ۔ دانین
کو لگا جیسے اس کے وجود کے پرخچے اڑا دیئے گئے ہوں۔

دانین !عدن کیا کہہ رہا ہے؟ "شاہ ویز صاحب نے دانین کی"
خاموشی پر اس کی جانب دیکھا تھا۔ عدن بلاوجہ تو اتنی بڑی
بات نہیں کہہ سکتا تھا نا۔ حقیقت کیا تھی یہ جاننا از حد
ضروری تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

تایا جی ایسا کچھ نہیں ہے۔ عدن کو کوئی غلط فہمی۔۔۔ "دانین " نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

کس قدر گھٹیا لڑکی ہو تم۔ اور کتنے جھوٹ بولو گی؟ کتنے دھو" کے دو گی ہم سب کو؟ تم آج یہاں سب کے سامنے مکر نہیں سکتی دانین سکندر !کیونکہ تمہاری بد کرداری کے ثبوت بھی موجود ہیں میرے پاس۔ "گھائل شیر کی مانند دھاڑتے ہوئے عدن نے اس کی کلائی تھام کر جھٹکا دیا تھا۔ چبا چبا کر ہر لفظ ادا کرتے ہوئے اس نے شیروانی کے نیچے پہنے سفید کرتے کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

جیب سے خاکی لفافہ نکالا اور اس میں سے ساری تصاویر برآمد کیں۔

دیکھو ان تصاویر کو۔ اب بتاؤ کیسے مکرو گی تم اپنی اصلیت" سے؟ "عدن نے وہ تصاویر دانین کے چہرے پر ماری تھیں۔ ساری تصاویر پھسلتی ہوئیں نیچے جا گریں۔ دانین تو گویا پلکیں تک جھپکنا بھول گئی تھی۔ عدن کے چہرے سے نظریں ہٹا کر اس نے نیچے دیکھا۔ اس کی پھٹی پھٹی نگاہیں ٹیبل پر گری تصاویر پر جمی تھیں جہاں شاپنگ مال کا منظر تھا۔ نگاہ ذرا سی دائیں جانب گئی جہاں نیچے ایک تصویر پڑی تھی۔ اس کا ساحر کی

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

شرٹ کے بٹن کھولنے کا منظر۔۔۔ دانین کو لگا جیسے اس کی سانسیں تک رک گئی ہوں۔

دانین !کیا ہے یہ سب بیٹا؟ "بڑی پھوپھو روتے ہوئے دانین" کارخ اپنی جانب کرنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن دانین ان کی جانب متوجہ ہی کب تھی۔ وہ تو صرف عدن کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر ، جس کی آنکھوں میں اس کے لیے نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔

عدن !میری بات سنیں۔ میں آپ کو سب کچھ بتاتی ہوں۔ یہ" سب۔۔۔ "اس نے آگے بڑھتے ہوئے عدن کا ہاتھ تھامنا چاہا

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

تھا۔ کون اسے کس نظر سے دیکھ رہا ہے ، اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے، اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اسے فرق پڑتا تھا تو صرف عدن کے جذبات سے۔ بہت بڑی غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی ان کے درمیان۔ اور اسے آج اس غلط فہمی کو دور کرنا تھا ورنہ سب کچھ بکھر جاتا، اس کے وجود سمیت۔

دور رہو مجھ سے۔ "عدن نے درشت لہجے میں کہتے ہوئے" اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

عدن میری بات تو سنیں۔ ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ"
رہے ہیں۔ "دانین کو خود بھی علم نہیں ہوا تھا کب آنسو پلکوں
کی باڑ توڑ کر رخساروں پر بہہ نکلے تھے۔

بات سنوں؟ تم جیسی جھوٹی ، مکار اور دھوکے باز کی بات"
سنوں؟ چلو ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں تمہاری بات سننے کے
لیے۔ لیکن ایک بار۔۔۔ صرف ایک بار مجھ سے نظریں ملا کر
یہ کہہ دو کہ یہ تصویریں جھوٹی ہیں، ان سب کے سامنے سر
اٹھا کر بتا دو کہ کل رات وہ لڑکا تمہارے کمرے میں تمہارے
ساتھ نہیں تھا۔ میں سب کچھ بھول جاؤں گا دانین۔ بس ایک
بار تم مجھے جھوٹا ثابت کر دو ".عدن اس کی آنکھوں میں دیکھتا

Classic Urdu Material USB#1013320219

کہہ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے جھلکتی نفرت، بے اعتباری نے دانین کو منجمند کر کے رکھ دیا۔

بولو دانین !چپ کیوں ہو؟ کہہ دو کہ یہ سب تصاویر جھوٹی" ہیں۔ "عدن نے اسے کندھوں سے تھام کر جھنجھوڑا تھا۔ اس کے دل کے کسی کونے میں اب بھی یہ امید باقی تھی کہ شاید دانین ان تصاویر کے سچ ہونے سے انکار کر دے۔

عدن !یہ تصاویر سچ ہیں لیکن۔۔۔ "دانین وضاحت دینا چاہتی" تھی جب اس کے اس جملے پر عدن لڑکھڑایا۔ قریب کھڑے تیمور نے فوراً سہارا دیا تھا اسے لیکن اس سہارے کا کوئی فائدہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

نہیں تھا۔ وہ بکھر گیا تھا۔ ایک آخری امید تھی وہ بھی ٹوٹ گئی تھی۔ دانین کا اعتراف سب کچھ برباد کر گیا تھا۔

عدن میری بات۔۔۔ "دانین نے روتے ہوئے اسے پکارا تھا" جب اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روکا۔

بس !اور کچھ نہیں سننا۔ محبت کا کھیل رچا کر توڑ دیا تم نے" مجھے دانین !کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟ "عدن کی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا۔ دانین سانس روکے اسے دیکھے گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا؟ کس بات کا بدلہ لیا ہے مجھ"
سے؟ "وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔ دانین کا دماغ
ماؤف ہونے لگا۔ کیسے بتائے وہ سب کو کہ حقیقت کیا ہے؟ اس
نے تو صرف نیکی کرنی چاہی تھی پھر یہ سب؟ نیکی کرنے کی
سزا کیوں مل رہی تھی اسے؟ کیوں آخر؟ وہاں موجود ہر شخص
کی نفرت اور شک بھری نگاہیں دانین پر جمی تھیں اور دانین
کی نگاہیں فقط عدن پر۔ اس شخص کے ساتھ زندگی گزارنے کے
سپنے دیکھے تھے اس نے، آج کے دن کے حوالے سے ان گنت
خواب بنے تھے۔ تو کیا ان خوابوں کا ٹوٹنا ہی مقدر تھا؟ تو کیا
اس کی چھٹی حس بالکل ٹھیک خبردار کر رہی تھی اسے؟ کچھ برا
ہونے والا تھا اس کی زندگی میں؟ لیکن اتنا برا؟ اتنا زیادہ برا؟

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

خوشیوں پر اس کا کوئی حق نہیں تھا کیا؟ ازل سے طے کر دیا گیا تھا کہ جب بھی دانین سکندر کے دروازے پر خوشیاں دستک دیں گی تو کسی نہ کسی وجہ کے باعث اسے ان خوشیوں سے محروم کر دیا جائے گا؟ اس کے ساتھ ہی یہ سب کیوں؟

کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں، کبھی نہیں۔ "سختی سے" آنکھیں رگڑتا عدن اسٹیج سے اترا۔ دانین جیسے ہوش میں آئی تھی۔ وہ بھاگتی ہوئی عدن کے پیچھے لپکی۔

عدن !میری بات سنیں۔ ایک بار مجھے صفائی کا موقع تو دیں۔" میں سب کچھ بتاتی ہوں آپ کو۔ وہ لڑ کا۔۔۔ "دانین نے عدن

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

کے سامنے جاتے ہوئے اس کا بازو تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔ عدن نے تلخ نگاہ اس کے وجود پر ڈالی۔

بازو چھوڑو میرا۔ "اس کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔"

عدن پلیز "!دانین نے سسکتے ہوئے منت کی تھی۔ اس کے" سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

عدن بھائی یہ کوئی غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے۔ آپ ایک بار" دانین کی بات تو سن لیں۔ ہو سکتا ہے آپ غلط سمجھ رہے ہوں۔ "ارسل نے آگے بڑھ کر عدن کو مخاطب کیا تھا۔

ان تصویروں کو دیکھنے کے بعد، اس کی زبان سے اعتراف سن" لینے کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے کہ کچھ کہنے سنے کو باقی ہے؟ "عدن نے سرخ پڑتی نگاہیں ارسل کے چہرے پر جمائیں۔ ارسل کو پہلی بار اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔

لیکن عدن بھائی !دانین بیوی ہے آپ کی۔ چار سال نکاح رہا" ہے آپ دونوں کا۔ رشتوں میں غلط فہمیاں آتی رہتی ہیں لیکن

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ غلط فہمی دور کرنے کی بجائے رشتہ ہی ختم کر دیا جائے۔ جذباتیت کی بجائے یہ وقت ہوش سے کام لینے کا ہے۔ "ارسل شاید زندگی میں پہلی بار سنجیدہ ہوا تھا۔ وہ دانین کو اپنی بہن مانتا تھا اور آج ایک بھائی کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اوہ !تھینک یو سو مچ ارسل !یہ یاد دلانے کے لیے کہ سامنے" کھڑی لڑکی میری بیوی، میری منکوحہ ہے۔ لیکن کیا ہے نا کہ میں رشتوں کو پوری ایمانداری سے نبھانے کا قائل ہوں، میرے دل میں کوئی کھوٹ نہیں ہے اور نہ میں کھوٹ زدہ رشتے قبول کرتا ہوں۔ مجھے شرمندگی ہے کہ اس لڑکی سے میرا کبھی کوئی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

رشتہ رہا۔ لیکن آج اسے اس رشتے کی قید سے بھی آزاد کر دیتا ہوں تا کہ یہ جس کے ساتھ چاہے رنگ رلیاں منائے اور اپنی راتیں رنگین کرے۔ "عدن کے لیے میں دانین کے لیے تضحیک تھی۔ وہ لہجہ جس کی نرمی کی عادی تھی وہ معصوم لڑکی، آج وہی لہجہ اس کے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا تھا۔ بھری محفل میں اسے رسوا کر دیا گیا تھا اور وہ اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر اب بھی عدن سے جڑے اپنے رشتے کو بچانے کی تگ و دو میں تھی۔

نہیں عدن پلیز !میرے دل میں ، میری زندگی میں آپ کے" علاوہ کبھی کوئی مرد نہیں رہا اور نہ کبھی کوئی آئے گا۔ میں آپ

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

"کے پیر پکڑتی ہوں، خدا کے لیے ایک بار میری بات تو سنیں۔ دانین سکتے ہوئے اس کے قدموں میں گری تھی۔ عدن نے فوراً قدم پیچھے لیے۔ اس کا رونا دھونا، اس کے آنسو بالکل بے اثر ہو چکے تھے۔

دانین سکندر !میں عدن شاہ ویز پورے ہوش و حواس میں" تمہیں طلاق دیتا ہوں۔ "عدن نے بے رحم نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ سب نے بے اختیار منہ پر ہاتھ جمائے۔

عدن نہیں !ارسل ان سے کہو ایک بار میری بات سن" لیں۔ "دانین نے تڑپتے ہوئے ارسل کا بازو تھاما تھا۔ ارسل

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

خود بے یقین سا عدن کو دیکھ رہا تھا جس کی نگاہیں دانین پر جمی تھیں۔

طلاق دیتا ہوں۔ "دوسری بار سرسراتے ہوئے سے الفاظ نکلے" تھے جنہوں نے قہر ڈھایا تھا۔

عدن پلیز !خدا کا واسطہ ہے ایسا مت کریں میرے ساتھ۔" میں مر جاؤں گی۔ "وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی، عدن کا بازو پکڑے فریاد کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

طلاق دیتا ہوں۔ "عدن کے لبوں سے آخری جملہ ادا ہوا تھا"

اور سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔ وقت تھم گیا تھا شاید۔ دانین کا تڑپتا وجود ساکت ہوا تھا۔ آنکھوں میں آنسو جم سے گئے تھے۔ وہ بے یقین سی عدن کے سفاک چہرے کو تک رہی تھی۔ چار سال پرانا رشتہ۔۔۔ ان گنت یادوں سے بھرا وہ خوبصورت رشتہ اتنی آسانی سے ختم ہو گیا؟ ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ نہیں !یہ کوئی خواب تھا شاید۔۔۔ بھیانک خواب۔ ابھی نیند ٹوٹے گی تو خواب بھی ٹوٹ جائے گا۔ پھر حقیقت میں عدن کا وہی پرانا روپ موجود ہو گا۔ مہربان ، نرم دل اور محبت کرنے والے شخص کا روپ۔ ہاں !یہ خواب ہی تھا ورنہ کوئی اتنا کیسے بدل سکتا ہے؟ اتنا سنگدل کیسے ہو سکتا ہے؟

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہ سکتے کی سی کیفیت میں تھی جب بڑی پھوپھو کے رونے کی آواز پر اس کا سکتہ ٹوٹا۔ دانین نے خالی خالی نگاہوں سے اسٹیج کی طرف دیکھا۔ پھر ہال میں تماشائیوں کی طرح کھڑے سب لوگوں پر نگاہ دوڑائی۔ یہ سب لوگ ایسے کیوں دیکھ رہے تھے اسے؟ ترحم سے، نفرت سے، تضحیک سے۔ عدن نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔ دانین کی نگاہیں پلٹ کر اس کے چہرے سے ٹکرائیں۔ عدن کے چہرے پر اتنی نفرت کیوں تھی؟ تو کیا۔۔۔ یہ سب جو ہوا وہ سچ تھا؟ عدن سے اس کا رشتہ ختم ہو چکا تھا؟ وہ چار سال پرانا رشتہ۔۔۔ وہ محبت۔۔۔ وہ خوبصورت تعلق۔۔۔ سب ختم ہو گیا تھا؟ اس شخص نے اسے طلاق دے دی تھی؟

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

طلاق۔۔۔ "بے یقینی بھرے انداز میں اس کے لبوں سے یہ"
لفظ ادا ہوا۔ اس کے قدم لڑکھڑائے تھے، ارسل نے سرعت
سے اسے سنبھالا۔

دانین !سنبھالو خود کو۔ "ارسل نم آنکھوں سے اس کی ویران"
صورت اور اجڑی بکھری حالت کو دیکھ رہا تھا۔

ارسل !عدن نے مجھے طلاق۔۔۔ "وہ اب بھی بے یقین"
تھی۔ ارسل کی جانب ایک امید سے دیکھا تھا کہ شاید وہ کہہ
دے کہ دانین نے غلط سنا ہے۔ کاش کوئی تو کہہ دے کہ
دانین کی سماعتوں کو ، اس کی بصارت کو دھو کا ہوا ہے۔ سامنے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کھڑا شخص عدن نہیں کوئی اور ہے۔ عدن تو بہت محبت کر تا تھا اس سے۔ اس کی اداس صورت پر ، اس کے ایک آنسو پر تڑپ جاتا تھا، وہ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے؟

اپنی بے وفائی کے بعد یقینا مجھے ٹوٹا ہوا دیکھنے کی خواہش کی" ہو گی تم نے۔ لیکن افسوس ہے دانین سکندر کہ آج یہاں تمہاری کوئی خواہش پوری نہیں ہو گی۔"عدن طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ دانین رونا بھول کر چپ چاپ اسے تکتی چلی گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

بس بہت ہو گیا تماشا۔ اچھا خاصا ڈرامہ دیکھنے کو مل گیا مفت"
میں آپ لوگوں کو۔ لیکن فکر مت کریں۔ جس کام کے لیے
آپ لوگ یہاں آئے تھے وہ کام ضرور پورا ہو گا۔ آپ لوگ
مسٹر شاہ ویز کے بڑے بیٹے کی شادی میں شرکت کرنے کی
"غرض سے آئے تھے نا؟ تو یہ شادی ہو گی اور آج ہی ہو گی۔
عدن عجیب سے لہجے میں سب مہمانوں سے مخاطب تھا۔ ایک بار
پھر چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔ ہر شخص بے خبر تھا کہ اب
عدن شاہ ویز کیا کرنے والا ہے۔ عدن کی بھٹکتی نگاہوں نے
کسی کو تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔ جلد ہی یہ تلاش ختم ہو
گئی .وہ قدم اٹھاتا ایک جانب بڑھنے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

ثمن طاہر !کیا تم عدن شاہ ویز کو اپنے نکاح میں قبول کرنے"
کے لیے تیار ہو؟ "عدن نے ثمن کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا
تھا۔ آج کے دن اس نے نجانے کتنے جھٹکے دینے تھے سب کو۔
ثمن اس کے اس عمل پر ہکا بکا سی کبھی اسے دیکھتی اور کبھی
اپنے ماں باپ کو۔

عدن ہوش کرو ".شاہ ویز صاحب نے اسے ٹوکنا چاہا تھا۔ پہلے"
ہی بہت زیادہ بے عزتی ہو چکی تھی، اب مزید کیا کسر باقی رہ
گئی تھی جو وہ ایک نیا تماشا کھڑا کرنے جارہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

اب ہی تو ہوش میں آیا ہوں بابا !اس لڑکی پر یہ ثابت کرنا"
چاہتا ہوں کہ اس کی بے وفائی نے مجھ پر کوئی اثر نہیں چھوڑا۔
اس کی دھوکے بازی پر ٹوٹا نہیں ہوں میں۔ اسے جتانا چاہتا
ہوں کہ وہ اتنی بھی اہم نہیں تھی میرے لیے جو اسے کھو کر
جینا چھوڑ دوں۔ بولو ثمن! کیا تم مجھ سے وفادار رہ سکتی ہو؟
میری بیوی بن کر صرف مجھ سے محبت کر سکتی ہو؟"عدن کی
ہتھیلی اب بھی ثمن کے سامنے پھیلی تھی۔ ثمن نے ایک نگاہ
عدن کے چہرے پر ڈالی۔ یہ سچ تھا کہ اس نے سب کچھ عدن
کو پانے کے لیے کیا تھا، لیکن عدن کو حاصل کرنے کا خواب
اتنی جلدی پورا ہو جائے گا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی
نہیں تھا۔ دل میں مچلتے خوشی کے جذبات کو چھپاتے ہوئے اس

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

نے اپنا ہاتھ عدن کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ جبکہ دانین کی خالی خالی نگاہیں اب بھی ان دونوں کے ہاتھوں پر ہی جمی تھیں۔

ذہن بالکل خالی ہو چکا تھا اور دل۔۔۔ وہ تو شاید دھڑکنا ہی بھول گیا تھا۔ اس نے ویران نگاہوں سے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ ہتھیلوں میں لگے خوبصورت مہندی کے ڈیزائن کے درمیان عدن کا نام چھپایا گیا تھا۔ اس عدن کا نام جس کے نام کی مہندی کا رنگ تو خوب گہرا آیا تھا لیکن اس نے دانین کا نام اپنے دل کی سلیٹ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مٹا دیا تھا۔ وہ شخص بغیر کسی قصور کے خود اسے اپنی زندگی سے نکال کر پھینک چکا تھا۔ آج کے دن ہر لڑکی خود کو خوش قسمت ترین تصور کرتی ہے، لیکن کیا اس پوری دنیا میں دانین سکندر جیسی بد

ClassicUrduMaterial ISBN#9013202199

قسمت لڑکی موجود تھی؟ وہ شخص جسے وہ ہمیشہ اپنا محافظ سمجھتی رہی وہی شخص اس پر ، اس کے کردار پر انگلی اٹھانے والا پہلا شخص بن گیا تھا۔ اس شخص کا کہا گیا ایک ایک لفظ دانین کی روح تک کو چھلنی کر گیا تھا۔ اتنے زخم دے گیا تھا وہ شخص کہ تاعمر ان کی بھرپائی ممکن نہ تھی۔ وہ بے جان ہوتی ٹانگوں سے نیچے بیٹھتی چلی گئی لیکن اس کی پرواہ کسے تھی اب وہاں؟ وہ سب کی نظروں میں بدکردار تھی۔ ایک ایسی بد کردار لڑ کی جسے چوک میں کھڑا کر کے سنگسار کر دیا گیا تھا لیکن افسوس !اتنے تازیانے سہنے کے بعد بھی اس کے وجود میں جان باقی تھی، وہ زندہ تو تھی مگر۔۔۔ مردوں سے بدتر حالت میں تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920109

بچھڑنے والے ترا فیصلہ بجا لیکن۔۔۔

میرا بھی سوچتے، مجھ کو بھی سانس لینا تھی!!!

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

››››››››››››››››››

عدن شاہ ویز ولد شاہ ویز حسن، کیا آپ کو ثمن طاہر ولد" طاہر محمد حمدان سے حق مہر 5 لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے عوض یہ نکاح قبول ہے ؟ "مولوی صاحب ثمن سے نکاح نامے

پر دستخط لینے کے بعد اب عدن کی رضامندی لینے آئے تھے۔
ان کے گونجتے الفاظ پر دانین کی سانسیں تھمیں ، اس نے اپنی
حنائی ہتھیلوں سے نگاہیں اٹھا کر عدن کے چہرے کی جانب
،دیکھا ، اس پل عدن کی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھیں تھیں
تلخ اور بے رحم نگاہیں ۔

قبول ہے ۔ "ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کرتے ہوئے اس کی"
نگاہیں بدستور دانین کی آنکھوں میں گڑی تھیں، دانین کی پلکیں
ساکت ہوئیں ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

عدن شاہ ویز ولد شاہ ویز حسن ، کیا آپ کو ثمن طاہر ولد" طاہر حمدان سے حق مہر 5 لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے عوض یہ نکاح قبول ہے ؟ "مولوی صاحب نے نکاح کے کلمات دہرائے۔

،قبول ہے۔ "اس بار عدن نے نگاہوں کا رخ موڑا تھا" دانین کو لگا گویا ہوا میں آکسیجن کی کمی ہوگئی ہو۔ اسے سانس لینے میں شدید تکلیف محسوس ہوئی۔

عدن شاہ ویز ولد شاہ ویز حسن، کیا آپ کو ثمن طاہر ولد" طاہر حمدان سے حق مہر 5 لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

عوض یہ نکاح قبول ہے ؟ "مولوی صاحب نے آخری بار نکاح کے کلمات ادا کیے عدن نے جھکی نگاہیں اٹھائیں۔چہرہ سپاٹ تھا۔

قبول ہے۔ "اس کے منہ سے تیسری اور آخری بار یہ الفاظ" نکلتے ہی دانین کو لگا تھا جیسے اس کی روح جسم کا ساتھ چھوڑ گئی ہو ، شاید موت بھی اتنی اذیت ناک نہ ہوگی جتنی اذیت اس ،وقت عدن کو کسی اور کا ہوتے دیکھ کر اسے محسوس ہورہی تھی وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے عدن کے بے تاثر چہرے کو دیکھے گئی۔

یہ مختصر،راہِ عشق پر، نہیں آپ ہم رہے ہمسفر۔۔۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

تولو کس لیے یہ مباحثہ، کہاں کون کیسے جدا ہوا۔۔۔!!!

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے جا چکے تھے۔دانین کی نگاہیں اب بھی عدن کے سنجیدہ چہرے پر جمی تھیں، سب نے دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرے تھے تبھی دانین کو ہچکی سی آئی۔اس کا سانس بری طرح سے اکھڑنے لگا۔

دانین "!کچھ فاصلے پر کھڑا ارسل تیزی سے اس کی جانب" بڑھا لیکن دانین نے ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں روک دیا۔ اٹھنے کی کوشش میں اس کے قدم لڑکھڑائے تھے ، ارسل نے فوراً سہارا دیا جب دانین نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کسی کی مدد نہیں چاہیے مجھے۔ کسی کی نہیں ۔ "لرزتی آواز "
میں کہتے ہوئے وہ چند قدم دور ہوئی، سرخ پڑتے چہرے کو
گردن جھکا کر دنیا سے چھپانا چاہا تھا، ایک آخری نگاہ سنجیدہ چہرہ
لیے سب سے گلے ملتے عدن پر ڈالی اور دروازے کی جانب بڑھ
گئی۔ اس کی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ کر بڑی پھوپھو نے دل کے
ہاتھوں مجبور ہوتے ہوئے اس کی جانب بڑھنا چاہا تھا لیکن اظفر
صاحب نے ان کا ہاتھ تھام کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے وارننگ
دیتی نگاہوں سے انہیں جانے سے منع کر دیا تھا۔ وہ بے بس
سی آنسو چھپانے لگیں۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

دانین رکو میری بات سنو، دانین "!اس ہال میں فقط ارسل"
تھا جسے دانین کی فکر تھی، پرواہ تھی۔ وہ جانتا تھا دانین اس
وقت جذباتی طور پر شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تبھی اس کے
پیچھے جانا چاہا تھا جب اس کا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں آیا۔ ارسل
نے پلٹ کر دیکھا تو سامنے اس کی ماں روزینہ بیگم کھڑی تھیں
۔

کہاں جارہے ہو تم ؟ "ان کے انداز میں ناگواری تھی یوں "
جیسے انہیں ارسل کی دانین کے لیے فکر مندی پسند نہ آئی ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#9781013320409

مما و۔۔۔وہ دانین۔۔۔ وہ اکیلی گئی ہے ، میں۔۔۔ "ارسل نے" اضطراب کے عالم میں کچھ کہنا چاہا تھا جب روزینہ بیگم کی خشمگیں نگاہوں نے اسے چپ کروایا۔

تم شاید بھول رہے ہو ارسل کچھ دیر پہلے شاہ ویز بھائی " صاحب نے یہ اناؤنس کیا تھا کہ آج تمہارا اور سمیعہ کا بھی نکاح ہے۔ چلو اسٹیج پر، مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں ۔ "روزینہ بیگم نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے اسے یوں مخاطب کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو ، ساتھ ہی اسے اسٹیج کی طرف لے جانا چاہا تھا لیکن ارسل اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں ۔ وہ بس شاکڈ سا ماں کے چہرے کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ارسل کچھ کہہ رہی ہوں میں تم سے ، چلو " !آواز دبا کر" سخت لہجے میں کہا گیا تھا۔ ارسل نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو کھینچ کر ان کی گرفت سے آزاد کروایا۔

یہاں ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد کر کے رکھ دی گئی" ہے۔ اس پر بےبنیاد بہتان لگا کر اسے بھری محفل میں ذلیل و رسوا کر دیا گیا ہے ، اس کے ماتھے پر بدنامی کا داغ لگا دیا گیا ہے اور آپ لوگوں کو اب بھی خوشیاں منانے کی پڑی ہے ؟ وہ لڑکی ...اس کا چہرہ، اس کی آنکھیں دیکھی ہیں آپ لوگوں نے ؟؟ ارے زندگی کی رمق تک چھین لی ہے اس کے وجود سے

Classic Urdu Material USBN#1013320109

آپ سب نے۔ اس کے اوپر گزرتی اذیت سوچ کر ہی میرا دل پھٹ رہا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں میں جا کر اپنا نکاح پڑھواؤں؟ آپ سب کی طرح سنگدلی کی انتہا کرتے ہوئے آپ کے اس جشن کا حصہ بن جاؤں؟؟ آپ لوگ تو یوں پرسکون ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ، اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہیں آپ سب؟ "ارسل چیخ اٹھا تھا ان لوگوں کی سنگدلی پر۔ یہ اس کی فیملی تھی، یہاں کھڑے سب لوگ وہ تھے جو آج سے پہلے ... ہمیشہ دانین کی تعریفوں میں رطب اللسان رہے تھے اور آج ان کے دلوں میں دانین کے لیے فقط نفرت تھی۔ ان میں سے کسی کو دانین کی فکر نہیں تھی۔ سنا تھا وقت تیزی سے بدلتا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہے لیکن اس معاملے میں اس کی فیملی نے وقت کو بھی مات دے دی تھی ۔

"تمیز سے بات کرو ارسل !اس لڑکی کے لیے اب تم مجھ سے بد تمیزی کروگے ؟ "روزینہ بیگم کی آواز بلند ہوئی تھی۔ ارسل نے لب بھینچے۔

"میں بدتمیزی نہیں کر رہا مما !لیکن میں آپ لوگوں کی طرح پتھر دل بھی نہیں ہو سکتا۔ دانین کو ان مشکل حالات میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا میں۔ "ارسل کا لہجہ مضبوط تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

وہ آج تنہا ہے تو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے۔ اس لڑکے کے "
ساتھ وقت رنگین کرنے سے پہلے اسے سوچنا چاہیے تھا کہ جب
حقیقت کھلے گی تو کیا گزرے گی ہم سب پر۔ ارے والدین سے
کہیں بڑھ کر پیار دیا تھا ہم سب نے اسے۔ اور آج یہ صلہ دیا
اس بد چلن اور آوارہ لڑکی نے ہمیں۔ "روزینہ بیگم ضبط کا
دامن چھوٹنے پر دانین کے خلاف زہر اگلنے لگی تھیں۔

خدا کا واسطہ ہے مما چپ ہو جائیں۔ اس معصوم پر الزامات لگا"
کر خود کو گناہگار مت کریں آپ۔ "ارسل دانین کے لیے ان
کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر ضبط کی کڑی منزلوں سے گزرا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھا۔ کبھی یہی روزینہ بیگم دانین کی تعریفیں کرتے نہ تھکتی تھیں اور آج ان کے دل میں شدید نفرت بھر چکی تھی دانین کے خلاف۔

کیوں تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے اس کے لیے اتنی؟ لگتی" کیا ہے وہ تمہاری؟ جو کیا ہے اس نے اب اس کا بھگتان تو اسے بھگتنا ہی تھا۔ میں تو کہتی ہوں۔۔۔ "روزینہ بیگم کچھ سخت کہنے جارہی تھیں جب انہیں اپنے کندھے پر دباؤ محسوس ہوا۔ انہوں نے گردن موڑ کر دیکھا تو پیچھے عدن کھڑا تھا۔ عدن نے آنکھ کے اشارے سے انہیں خاموش رہنے کو کہا، پھر خود ارسل کی جانب متوجہ ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

وہ تصاویر دیکھنے کے بعد بھی ، دانین کے لبوں سے یہ"
اعتراف سننے کے بعد بھی کہ وہ تصاویر سچی ہیں اور وہ شخص
کل رات اس کے ساتھ اس کے بیڈروم میں موجود تھا، تم اب
بھی یہی سمجھتے ہو کہ وہ بے قصور اور معصوم ہے ؟ "عدن کی
چھبتی ہوئی سی نگاہیں ارسل کے چہرے پر بھی تھیں ۔

ہاں کیونکہ مجھے دانین پر پورا بھروسہ ہے۔ اتنے سال وہ "
ہمارے ساتھ رہی ہے ، ان سالوں میں اتنا تو جان ہی چکا ہوں
میں اسے کہ وہ کبھی کوئی غلط قدم نہیں اٹھا سکتی۔ "ارسل کا
لہجہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اچھا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس کی بے گناہی کا ؟ اس"
کے باکردار ہونے کا؟ "عدن کا لہجہ بہت عجیب تھا۔ ارسل نے
تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

افسوس ہے عدن بھائی !آپ چار سال تک جس لڑکی سے"
محبت کے دعویدار رہے آج اس لڑکی کے باکردار اور پاکدامن
ہونے کا ثبوت مانگ رہے ہیں؟ کاش آپ کو علم ہوتا کہ محبت
کی اولین شرط ہی بھروسہ اور اعتماد ہوتی ہے۔ جب آپ کو اس
پر بھروسہ ہی نہیں تو کیسی محبت ؟ کہاں کی محبت ؟ آپ کی
محبت ، آپ کے جذبات بالکل کھوکھلے تھے عدن بھائی کہ بدگمانی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کی ایک ہلکی سی لہر اسے اپنے ساتھ بہا کر لے گئی۔ جس محبت کا ڈھنڈورا اب تک آپ پیٹتے رہے ہیں وہ فقط جذباتیت تھی آپ کی۔ "ارسل کے لہجے میں دکھ تھا۔ وہ سب عدن کی دانین کے لیے محبت پر رشک کیا کرتے تھے لیکن آج اندازہ ہوا تھا کہ وہ محبت نہیں تھی ، محبت کے نام پر فقط ایک ڈھونگ تھا۔

ٹھیک ہے۔ میری محبت کھوکھلی ہی صحیح لیکن اگر تمہیں اتنا ہی" یقین ہے اس پر تو تم کیوں نہیں کر لیتے اس سے شادی؟ اپنا لو اسے اور جو بدنامی کا داغ اس کے ماتھے پر لگا ہے مٹا دو وہ داغ ۔ "عدن کا لہجہ طنزیہ تھا جبکہ ارسل اس کی بات پر شاک

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کے عالم میں کتنی ہی دیر اس کا چہرہ دیکھے گیا۔ سارے الفاظ جیسے دم توڑ گئے تھے ۔

وہ ...میری بہن۔۔۔کی طرح ہے عدن بھائی۔ "کتنی ہی دیر" بعد وہ کچھ بولنے کے قابل ہوا تو ٹوٹے پھوٹے سے الفاظ منہ سے بر آمد ہوئے۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ بات کہنے والا عدن تھا۔ عدن شاہ ویز جو جانتا تھا کہ ارسل اور دانین کے درمیان ایک پاکیزہ رشتہ تھا۔ اسے سگی بہن سے بڑھ کر چاہتا تھا وہ اور سامنے کھڑا شخص کیا کہہ رہا تھا؟ ایک بھائی اور بہن کے رشتے کی توہین کر گیا تھا وہ۔ یہ عدن کا کونسا روپ تھا؟

Classic Urdu Material USB#10133202109

ہونہہ !یہ اچھا طریقہ ہے۔ جب رشتہ جوڑنے کی خواہش نہ"
ہو تب اپنے بچاؤ کے لیے بہن بنا لو سامنے والی لڑکی کو، معاملہ
ہی ختم۔ ایک بات بتاؤں تمہیں ارسل !آنکھوں دیکھی مکھی
کوئی نہیں نگلتا۔ میں نے جو کیا ثبوتوں کی بنا پر بہت سوچ سمجھ
کر کیا۔ اور مجھے بالکل افسوس نہیں ہے اس بات کا۔ سچ تو یہ
ہے کہ تمہیں خود بھی دانین کی پارسائی کا یقین نہیں ہے تبھی
میری بات پر شاکڈ ہوگئے کیونکہ اس جیسی لڑکی کو کوئی بھی
اپنی بیوی بنانا نہیں چاہے گا ۔ اس لیے اب یہ ہمدردی کا ناٹک
بند کرو کیونکہ پہلے ہی اچھا خاصا تماشا لگ چکا ہے۔ چپ چاپ
" اسٹیج پر آجاؤ جہاں نکاح خواں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔
عدن نے بےتاثر لہجے میں کہتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا اور

Classic Urdu Material ISBN#1013202209

واپسی کے لیے مڑ گیا۔ اس کی بات پر ارسل نے سختی سے مٹھیاں بھینچیں ۔

بھاڑ میں گیا یہ نکاح اور بھاڑ میں گئے آپ سب۔ مجھے آپ" کی ذہنیت پر افسوس ہو رہا ہے لیکن میری ایک بات یاد رکھیے گا عدن بھائی !آپ نے ہیرے کو ٹھکرایا ہے اور ایک دن آپ اپنی اس غلطی پر پچھتائیں گے ضرور۔ لیکن اس وقت آپ کا پچھتاوا بھی آپ کے کسی کام نہیں آئے گا۔ "ارسل کھولتے دماغ کے ساتھ بات مکمل کرتا راستے میں موجود کرسی کو ٹھوکر رسید کرتا ہوا میرج ہال کا دروازہ پار کر گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

****

وہ غائب دماغی کی کیفیت میں مسلسل آگے بڑھتی جا رہی تھی۔اسے خود بھی علم نہیں تھا وہ کس سمت جا رہی ہے۔دل و دماغ اس وقت بالکل خالی ہو رہے تھے، کانوں میں مختلف آوازیں میں سنائی دے رہی تھیں۔

میں چاہتا ہوں تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں صرف"
میرے خواب ہوں ، تمہاری نگاہوں میں فقط میری چاہت کے
" رنگ ہوں، تمہارے گالوں پر میری محبت کی سرخی ہو۔
عدن کی محبت سے لبریز آواز آس پاس کہیں گونجی تھی اور

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دانین۔۔۔ وہ اپنی دھڑکنیں سنبھالتی اس وقت خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی تھی ۔

آپ نے جو سنا ٹھیک سنا بابا !میں آپ کی اس بد کردار " بھتیجی سے ہر گز شادی نہیں کروں گا۔ وجہ صرف یہی ہے کہ میں اسے اپنے قابل نہیں سمجھتا۔ یہ لڑکی مجھے ڈیزرو نہیں کرتی ۔ میں ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا جو جگہ جگہ اپنے جذ بات لٹاتی پھرے، مختلف لڑکوں کو شادی کے جھانسے دے اور اپنے عشق میں پھانستی رہے ، مجھے ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنی ہے جس کی آنکھوں میں صرف میری چاہت کے رنگ ہوں اور میرے خیال میں وہ لڑکی یہ ہر گز

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

نہیں ہے۔ اس کے تو نجانے کتنے مردوں سے مراسم ہیں۔ جو لڑکی اپنی ہی مہندی کی رات کسی غیر مرد کو اپنے بیڈ روم میں لے جائے، اس کی بانہوں میں پوری رات گزارے وہ مجھ سے کیسے وفادار ہو گی؟ "یہ بات کہتے ہوئے عدن کے لہجے کی وہ محبت ، وہ نرماہٹ نہ جانے کہاں جا سوئی تھی۔ اب تو ہر ہر لفظ سے فقط نفرت ٹپک رہی تھی۔

مجھے شدت سے انتظار ہے اس دن کا جب تم میری دلہن بنی" میرے نام کا سرخ جوڑا پہنے میری سیج پر بیٹھی میرا انتظار کر ، رہی ہو گی۔ "ماضی کی کوئی بھولی بھٹکی یاد پھر سے تازہ ہوئی تھی جہاں عدن کا لہجہ پر فسوں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920209

دانین سکندر !میں عدن شاہ ویز بقائمی ہوش و حواس تمہیں"
طلاق دیتا ہوں۔ "وہ نرم آواز یک دم بے رحم ہوئی تھی دانین
کی بصارت دھندلانے لگی ۔

تم میری ہو صرف میری۔ تم پر کسی اور کی پرچھائی تک "
پڑے یہ بھی مجھے گوارا نہیں۔ "عدن کا لہجہ دیوانگی لیے ہوئے
تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن شاہ ویز ولد شاہ ویز حسن ، کیا آپ کو ثمن طاہر ولد" طاہر حمدان، حق مہر پانچ لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے عوض اپنے نکاح میں قبول ہیں؟؟ "مولوی صاحب کی آواز دانین کے کانوں میں گونجی تھی جہاں عدن کا نام کسی اور کے نام کے ساتھ جوڑا جارہا تھا، آنسو پلکوں کی باڑ پھلانگتے رخسار بھگونے لگے تھے۔

قبول ہے۔ "عدن کی آواز پر اس نے شدت سے خواہش کی" تھی کہ کاش اس سے اس کی سننے کی حس چھین لی جائے۔ اسے اپنا کہنے والا، اس پر ، اس کے وجود پر حق جتانے والا وہ

Classic Urdu Material ISBN#9013202199

شخص آج اس سے رشتہ توڑ کر کسی اور سے رشتہ جوڑ چکا تھا۔
بھلا اس سے زیادہ کرب آمیز بات اور کیا ہو گی؟

دانین "!ارسل مسلسل اس کا نام پکارتا اسے ڈھونڈ رہا تھا"
جب سڑک کے بیچ جاتے دیکھ کر اس نے آواز لگائی لیکن
دانین اس وقت کچھ سن ہی کہاں رہی تھی ۔

دانین رک جاؤ۔ "ارسل نے سامنے سے موڑ مڑتی گاڑی کو"
دیکھ کر دانین کو پکارا اور بھاگتے قدموں سے اس کی جانب
لپکا۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس دانین کے چہرے پر پڑیں تو وہ نا سمجھی
سے سامنے دیکھے گئی جیسے کچھ سمجھ نہ پارہی ہو کہ وہ کیا کر رہی

Classic Urdu Material USB#1013202109

ہے یا اسے کیا کرنا چاہیے ۔ گاڑی کے ڈرائیور نے موڑ مڑتے ہی دلہن کے جوڑے میں ملبوس ایک لڑکی کو سڑک کے وسط میں چلتے پایا تو تو فوراً بریک لگائے ، گاڑی کے ٹائر چرچرائے تھے۔ اگر عین وقت پر ارسل دانین کو کھینچ کر ایک جانب نہ کرتا تو گاڑی رکتے رکتے بھی اسے ٹکر مار چکی ہوتی۔

ارے پاگل ہوگئی ہو کیا؟ میری ہی گاڑی ملی تھی تمہیں" خودکشی کرنے کے لیے؟ ابھی اگر ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو میں تو جاتا نا سلاخوں کے پیچھے۔ پتا نہیں کہاں سے اٹھ کر آجاتے ہیں پاگل لوگ۔ "گاڑی کا ڈرائیور بکتا جھکتا وہاں سے جا چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دانین پاگل ہو گئی ہو کیا؟ ابھی اگر کچھ ہو جاتا تو؟ "ارسل کا" لہجہ سخت تھا۔ دانین کی اس حالت پر وہ طیش میں آیا تھا۔

جو کچھ ہو چکا ہے اس سے برا اب اور کیا ہو سکتا ہے؟ "وہ" بڑ بڑائی تھی لہجہ اب بھی غائب دماغی کا غماز تھا۔

ہوش میں آؤ دانین !جس شخص کے لیے تم نے اپنی یہ" حالت بنا رکھی ہے اسے ذرا سی بھی پرواہ نہیں ہے تمہاری ۔ تم سے محبت کرنے والا عدن مر چکا ہے، تمہاری زندگی سے جا چکا ہے اور کسی ایک انسان کے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی۔ نجانے عدن کی کہی گئی باتوں کا اثر تھا یا دانین کی اس کیفیت "

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

کا کہ ارسل نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا، دانین کی حالت اسے اذیت پہنچا رہی تھی ، وہ کتنے ہی پل خالی خالی نگاہوں سے ارسل کو دیکھے گی۔

اور جس کی پوری زندگی ہی ایک شخص پر محیط ہو اس کا" کیا؟ "دانین کے لہجے میں زخمی پن در آیا تھا۔ ارسل لاجواب ہو کر رہ گیا۔ جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو وہ مضمحل سا اسے چھوڑ کر دو قدم پیچھے ہٹا۔

چار سال !اپنی زندگی کے چار سال دیے میں نے اس شخص" کو ارسل !لیکن چار سال کے تعلق کو توڑتے ہوئے اس نے چار

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

پل بھی نہیں لگائے، ان چار سالوں میں غلطی سے بھی اس کے علاوہ کسی اور کا خیال نہیں آنے دیا میں نے اپنے دل و دماغ میں۔ اپنی ان آنکھوں میں صرف اس کے خواب سجائے ، خود کو ہمیشہ اس کی امانت سمجھا اور اس نے۔۔۔۔ اس نے کیا کیا آج میرے ساتھ؟ مجھے انمول کہنے والا شخص آج اپنے ہاتھوں سے بے مول کر گیا مجھے۔ اپنی زندگی میں شامل کرنے کے بعد خود کو خوش بخت کہنے والا انسان آج میرے بخت پر کالک مل گیا۔ میں سمجھتی تھی وہ شخص میری طرف اٹھنے والی ہر انگلی کو ،توڑ ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن وہی مجھ پر انگلی اٹھانے والا میرے کردار پر کیچڑ اچھالنے والا پہلا شخص بن گیا۔ "دانین کرلائی تھی ، اس کی سسکیاں ارسل کی سماعت پر ہتھوڑے بن

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

کر برس رہی تھیں لیکن وہ اس سے رونے کا حق نہیں چھیننا چاہتا تھا۔ شاید آنسو ہی اس کے اندر کے غبار کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے تھے ۔

اسے مجھ سے رشتہ ہی ختم کرنا تھا تو ایک بار مجھ سے کہہ" دیتا کہ دانین میں تم سے اب کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا۔ میں دوبارہ کبھی اسے اپنی شکل تک نہ دکھاتی۔ لیکن یوں الزامات لگا کر ، بھری محفل میں رسوا کرکے کیا ملا اسے؟ ان چار سالوں میں اس نے بار ہا بار مجھ سے محبت کا اظہار کیا اور میں ہمیشہ اس کی باتوں پر ایمان لے آئی۔ لیکن آج جب محبت کی آزمائش کا وقت آیا تو وہ اس آزمائش پر پورا نہیں اتر سکا۔ کتنی منتیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کیں کہ فقط ایک بار میری بات سن لے لیکن نہیں ، بس تصویر کا ایک رخ دیکھا اور سزا سنا دی۔ مجھ سے اچھے تو وہ مجرم ہوتے ہیں جو قتل و غارت کرتے ہیں ، بڑے سے بڑا جرم کرنے کے باوجود انہیں کٹہرے میں کھڑا کرکے اپنی صفائی میں ایک بار کچھ کہنے کا موقع دیا جاتا ہے ، میں عدن کی نظروں میں ان مجرموں سے بھی بدتر ٹھہری۔ "وہ اب ایک جانب فٹ پاتھ پر بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی تھی ۔

ارسل تھکے تھکے سے انداز میں خاموشی سے اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا کہ اس وقت کوئی تسلی ، کوئی دلاسہ دانین کے دکھ کا

Classic Urdu Material ISBN#9781320219

مداوا نہیں کر سکتا تھا۔ دنیا کا کوئی لفظ اتنا پر اثر نہیں تھا جو اس لڑکی کی اذیت کو کم کر سکتا۔

نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا۔دانین اب بھی گھٹنوں میں منہ چھپائے سسک رہی تھی، آتے جاتے لوگ عجیب سی نظروں سے دلہن کے روپ میں موجود روتی ہوئی لڑکی اور برابر میں سر جھکائے بیٹھے لڑکے کو دیکھ رہے تھے لیکن دنیا کی پرواہ شاید ان دونوں کو ہی نہیں رہی تھی۔ یا کم از کم آج رات وہ دونوں دنیا سے بے بہرہ ہو جانا چاہتے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کیا ہوا ہے بھائی؟ سب خیریت ہے نا؟ "ایک بائیک پر سوار"
ادھیڑ عمر شخص نے ان کے نزردیک بائیک روکتے ہوئے ارسل
کو مخاطب کیا۔ارسل نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

ہاں خیریت ہے۔ "وہ اس سے زیادہ کیا کہتا بھلا؟ دانین نے"
بھی گھٹنوں سے سر اٹھایا۔ رونے کے باعث آنکھیں متورم اور
ناک سرخ ہو رہی تھی۔

تو بیٹا دلہن کو لے کر گھر جاؤ نا، یوں سڑک پر کیوں بیٹھے"
ہو؟ زمانہ بہت خراب ہے۔ پھر دلہن نے گولڈ کی جیولری بھی
پہن رکھی ہے، کسی کی نیت خراب ہو گئی تو؟ آئے دن اخباروں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں حادثات کی خبریں نہیں پڑھتے ہو کیا؟ "وہ ادھیڑ عمر شخص اب بھی ارسل سے مخاطب تھا، ارسل نے ایک نگاہ دانین کے چہرے پر ڈالی۔

جی۔ "ارسل نے یک لفظی جواب دیا۔ بائیک سوار اب وہاں" سے جا چکا تھا .دانین شرمندگی سے آنسو صاف کرتی اپنی جگہ سے اٹھی۔

، ارسل !مجھے گھر جانا ہے۔ "وہ سر جھکائے کہہ رہی تھی" ارسل سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گاڑی میرج ہال کی پارکنگ میں ہے ، آؤ۔ "ارسل نے قدم"
آگے بڑھائے۔

مجھے میرج ہال نہیں جانا۔ "دانین کے لہجے میں منت کے "
ساتھ ساتھ خوف بھی تھا۔ شاید وہ دوبارہ ان سب کا سامنا نہیں
کرنا چاہتی تھی۔ یا عدن کو ثمن کے ہمراہ ہمسفر کے طور پر
دیکھنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

مین روڈ سے ٹیکسی ملے گی، ٹیکسی لے لیتے ہیں۔ "ارسل"
اس کی کیفیت کو اچھی طرح سمجھ سکتا تھا تبھی اصرار کرنا
مناسب نہیں سمجھا، دانین اس کے ہمراہ آگے بڑھنے لگی۔

ٹیکسی "!مین روڈ پر پہنچ کر ارسل نے ایک ٹیکسی کو ہاتھ "
دے کر روکا ، دانین کا ہاتھ تھام کر اسے بیٹھنے میں مدد دی۔
پھر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیور کو ایڈریس سمجھایا، ٹیکسی
منزل کی جانب روانہ ہو چکی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بہت شکریہ بھائی "!گھر کے سامنے اترتے ہوئے ارسل نے "
ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا۔ ڈرائیور اب ٹیکسی کو موڑتا وہاں
سے جا چکا تھا ۔

رکو دانین "!دانین کو شاہ مینشن کی جانب بڑھتے دیکھ کر"
ارسل نے اسے پکارا تھا، دانین کے قدم تھمے۔

تم اب اس گھر میں نہیں رہو گی۔ اب اس گھر میں "
تمہارے لیے اذیت کے سوا کچھ نہیں بچا اور اپنی بہن کو اذیت
سے بچانا میرا فرض ہے ، تم میرے ساتھ میرے گھر چل رہی
ہو۔ "ارسل کا لہجہ قطعی تھا۔ دانین اب بھی واپس نہیں مڑی

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تھی۔ اس کی نگاہیں عدن کے کمرے کی لان کی جانب کھلتی کھڑکی پر مرکوز تھیں۔

دانین میں تم سے مخاطب ہوں، چلو میرے ساتھ ۔ "ارسل" نے دو قدم آگے بڑھتے ہوئے اسے کلائی سے تھاما۔ اس کے لہجے کی سختی اس بات کی غماز تھی کہ وہ اب کسی صورت دانین کو عدن کے گھر نہیں رہنے دے گا۔

مجھے چینج کرنا ہے ارسل !میرے سارے ڈریسز اسی گھر میں" ہیں۔ "دانین نے بہانہ تراشا، ارسل نے بغور اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں اس کے جھوٹ کا ساتھ نہیں دے رہی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تھیں۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ صرف اس گھر میں کچھ وقت گزارنے کی کوشش تھی۔ ارسل نے گہری سانس لیتے ہوئے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔

ٹھیک ہے۔ تم جا کر چینج کرو اور اپنی ضرورت کی چند چیزیں" بیگ میں رکھو۔ میں تب تک اپنے گھر میں تمہارے لیے کمرہ کھلوا کر اس کی ڈسٹنگ کروا کے آتا ہوں۔ لیکن صرف دس منٹ ہیں تمہارے پاس۔ اس گھر کے مکینوں کے آنے سے پہلے تمہیں اس گھر کو چھوڑنا ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا تم دوبارہ ان لوگوں کا سامنا کرو۔ "ارسل نے حتمی لہجہ اپنایا۔ دانین نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا، پھر گیٹ سے اندر داخل ہو گئی۔

Classic Urdu Material ISBN 1013320219

اس کے اندر جانے کے بعد ارسل برابر میں موجود اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا۔

****

ساحر !عاصم نے عظیم کے فون سے کی جانے والی لاسٹ کال" کی ریکارڈنگ بھیج دی ہے۔ "کمپیوٹر کے سامنے بیٹھے طارق نے عاصم کی طرف سے میسج ملتے ہی فوراً ساحر کو اطلاع دی۔ برابر میں بیٹھا ساحر جو سامنے موجود عظیم کے لیپ ٹاپ اور سیل فون کو کھنگال رہا تھا وہ سب کچھ چھوڑ کر طارق کی طرف متوجہ ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پلے کرو۔ "ساحر نے ہیڈ فون لگاتے ہوئے طارق کو مخاطب "
کیا۔ طارق نے پلے کا بٹن دبایا، ساحر ہیڈ فون سے ابھرتی
آوازوں کو بغور سننے لگا۔ اس کا اندازہ ٹھیک تھا۔ یہ کال شعیب
کرمانی کے نمبر پر ہی کی گئی تھی۔ کال ریکارڈنگ پوری سنے بغیر
ہی ساحر نے ہیڈ فون اتارے۔ طارق نے چلتی ریکارڈنگ روک
دی۔

اب نیکسٹ کیا پلان ہے؟ "طارق نے سوالیہ نگاہوں سے"
ساحر کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس ریکارڈنگ میں جو عظیم کی آواز ہے اسے عظیم کے لیپ"
ٹاپ میں اپ لوڈ کرو، وائس ریکاگنائزر سافٹ ویئر میں اس آواز
کو اینٹر کرو تاکہ سسٹم اس آواز کو پہچان کر اپنے اندر محفوظ
کرلے ، اس کے بعد میں اس سسٹم کے ذریعے شعیب کرمانی کو
عظیم کے لیپ ٹاپ سے ویڈیو کال کروں گا۔ بس یہ یاد رکھنا
کہ میں جو بھی بولوں گا وہ عظیم کی آواز میں کنورٹ ہو کر
شعیب کرمانی تک پہنچے۔ شعیب کرمانی کو بھنک بھی نہیں پڑنی
چاہیے کہ عظیم مر چکا ہے اور اس سے عظیم نہیں بلکہ ساحر
بات کر رہا ہے ، اسے یہی محسوس کروانا ہے کہ جس شخص سے
وہ بات کر رہا ہے وہ عظیم ہے۔ "ساحر کی بات پر اثبات میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

،سر ہلاتے ہوئے طارق نے عظیم کا لیپ ٹاپ اپنی جانب گھسیٹا وہ اب اس لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

ڈن "!کچھ دیر بعد طارق نے ساحر کو کام ہو جانے کا اشارہ" کیا۔ طارق کے کہنے پر ساحر اٹھا، کمرے کی لائٹس آف کیں اور چہرے پر سیاہ ماسک پہنتے ہوئے عظیم کے لیپ ٹاپ کا رخ اپنی جانب کیا۔ کمرے میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا، فقط لیپ ٹاپ اسکرین کی روشنی ہی ساحر کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ وہ اب عظیم کے لیپ ٹاپ سے شعیب کرمانی کو ویڈیو کال کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی ویڈیو کال کنیکٹ ہوگئی۔ شعیب کرمانی شاید پہلے ہی اس کی کال کے انتظار میں بیٹھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

سنا ہے کل سے بڑی بے صبری کے عالم میں مجھے یاد کر "
رہے تھے تم۔ "ساحر ویڈیو کال کنیکٹ ہوتے ہی فوراً مطلب
کی بات پر آیا۔ شعیب کرمانی چونکا۔

تمہیں کیسے پتا یہ بات؟ اور تم کل سے تھے کہاں؟ "اس "
نے حیران ہوتے ہوئے سوال کیا۔ یہ سچ تھا کہ میجر ساحر کے
بھاگنے کے بعد سے وہ شدید پریشان تھا۔ اس پر اسرار شخص
سے رابطہ بھی کرنا چاہتا تھا لیکن رابطے کی کوئی سبیل نظر نہ
آنے پر وہ اب تک مایوس ہو چکا تھا اور اب اچانک اس نقاب
پوش شخص کی کال آگئی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم جانتے ہو شعیب کرمانی میں ہر معاملے کی خبر رکھتا ہوں۔ "
دوسری بات میں کب ، کس وقت کہاں تھا اس کا جواب دہ
نہیں ہوں تمہیں۔ تمہارے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہوتے
ہیں مجھے۔ خیر یہ بتاؤ کیا ہوا؟ تم اتنے پریشان کیوں ہو ؟ "ساحر
کی آواز عظیم کی آواز میں کنورٹ ہوتی شعیب کرمانی تک پہنچ
رہی تھی۔ اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ پہچان نہیں
پایا کہ اس سے عظیم بات کر رہا ہے یا میجر ساحر ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہ سالا میجر ساحر بھاگ نکلا ہمارے چنگل سے۔ آدمی ہے یا "
فولاد؟ اتنا ٹارچر کرنے پر بھی ہمت نہیں ہاری اس نے۔ پہلے بھی
اتنا زخمی تھا، فائرنگ بھی کی گئی اس پر، اسے گولی بھی لگی لیکن
" اس کے باوجود اس کا نام و نشان نہیں ملا میرے بندوں کو۔
شعیب کرمانی مضطرب سا کہہ رہا تھا۔

تم کیوں پریشان ہو؟ اس کا مشن ناکام ہو چکا ہے ۔ تم سکون"
اور تسلی سے اپنا مشن مکمل کر سکتے ہو اب کیونکہ تمہارے
راستے کی ہر رکاوٹ دور ہو چکی ہے۔ "ساحر اب مطمئن سا کہہ
رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202209

کیا مطلب؟ "شعیب کرمانی چونکا۔ کچھ تو تھا جو اس کے علم "
میں نہیں تھا۔

یہ کہ آئی ایس آئی کا وہ جانباز ایجنٹ میجر ساحر کل رات"
تمہارے چنگل سے بھاگ نکلنے کے بعد موت کی آغوش میں جا
سویا ہے۔ "ساحر نے گویا دھماکہ کیا تھا۔ شعیب کرمانی حیران
رہ گیا۔

واٹ؟ تم سے کس نے کہا؟ تمہیں کیسے علم ہوا یہ سب"
اور۔۔۔۔ "شعیب کرمانی حق دق سا کھڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میرے ذرائع کبھی جھوٹی یا نامکمل خبر نہیں دیتے شعیب"
کرمانی !مجھے معلوم ہے تم یقین کرنے میں متامل ہو لیکن یہی سچ
ہے ۔ تمہارے ٹھکانے سے دائیں جانب دو کلو میٹر دور اس کی
لاش پڑی ہے ، جا کر تصدیق کر سکتے ہو ۔ آئی ایس آئی پاگلوں
کی طرح اسے تلاش کر رہی ہے۔ تم تصدیق کرلو ، پھر یہ
خوشخبری آئی ایس آئی کو میں ہی دوں گا۔ "ساحر نے بات مکمل
کرتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کی۔ پھر لیپ ٹاپ کی اسکرین فولڈ
کردی۔ وہ پتا پھینک چکا تھا۔ اب اگلی چال سے پہلے اسے اس
خبر پر شعیب کرمانی کا ردعمل دیکھنا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

ایک بات سمجھ میں نہیں آئی ساحر !شعیب کرمانی اپنے بندوں"
کے ذریعے تصدیق ضرور کروائے گا کہ تمہاری بات سچ ہے یا
نہیں۔ تم نے کہا کہ اس کے ٹھکانے سے دائیں جانب دو کلومیٹر
" دور ساحر کی لاش پڑی ہے ، مطلب۔۔۔۔ کیسے یہ سب ؟؟
طارق سمجھ نہیں پایا تھا کہ ساحر کرنا کیا چاہ رہا ہے تبھی سوال
کر گیا۔

اس بار ہم شعیب کرمانی کا داؤ اسی پر آزمائیں گے طارق !اس "
نے کسی اور شخص کے چہرے پر اپنی شکل کا ماسک لگا کر اپنے
فلیٹ میں بھیجا تا کہ وہ ہمیں دھوکہ دے سکے۔ اب یہی چال
ہم چلیں گے۔ میں جانتا ہوں وہ تصدیق ضرور کرے گا اس

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

خبر کی۔ اسے وہاں لاش بھی ضرور ملے گی لیکن وہ لاش ساحر کی نہیں بلکہ عظیم کی ہو گی۔ بس اس کے چہرے پر ماسک ساحر کا ہو گا۔ شعیب کرمانی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ جو کھیل اس نے ہمارے ساتھ کھیلا اب وہی کھیل اس کے ساتھ کھیلا جائے گا۔ ہم بازی اس طرح الٹائیں گے کہ اسے آخر تک یہی لگے گا وہ جیت رہا ہے لیکن جب مات اس کا مقدر بنے گی تب وہ ششدر رہ جائے گا۔ وہ خود بھی سمجھ نہیں پائے گا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ "ساحر کی پر سوچ نگاہیں سامنے دیوار پر جمی تھیں ، طارق نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ ساحر اب فون اٹھا کر طلحہ کا نمبر ملا رہا تھا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013220219

طلحہ ریڈی رہو تم لوگ۔ شعیب کرمانی کو ساحر کی موت کی" اطلاع دے چکا ہوں میں۔ کچھ دیر میں یقیناً اس کا کوئی ساتھی وہاں آئے گا۔ بس تم اور روحان آس پاس رہنا اور اس آدمی کے جاتے ہی مجھے اطلاع دینا۔ "طلحہ کے کال ریسیو کرتے ہی ساحر نے اسے آگے کا لائحہ عمل سمجھایا، پھر کال کاٹ دی۔ اب وہ مسلسل دایاں پیر ہلاتے ہوئے طلحہ کی کال کا منتظر تھا۔

اس نقاب پوش کے کال کاٹتے ہی شعیب کرمانی کتنی ہی دیر کسی سوچ میں گم رہا۔ پھر کوئی نمبر ملایا اور اپنے ایک خاص آدمی کو اندر آنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر بعد ہی دروازے پر دستک دیتا وہ شخص اندر داخل ہوا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9015202199

حارث !یہاں سے دائیں جانب دو کلو میٹر دور چیک کرو کسی"
کی لاش موجود ہے؟ یہ بھی دیکھنا کہ جو شخص وہاں مردہ حالت
میں پڑا ہے وہ میجر ساحر ہی ہے جو کل ہمارے پاس سے بھاگا
تھا۔ "شعیب کرمانی نے فوراً اسے روانہ کیا۔ اس کے جاتے ہی
وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اسے اب شدت سے
حارث کی جانب سے ملنے والی خبر کا انتظار تھا۔ کچھ دیر بعد ہی
شعیب کرمانی کا فون بجنے لگا، حارث کی کال تھی۔

ہیلو !کرمانی سر !ہمیں بالکل درست خبر ملی ہے۔ یہاں ایک "
لاش موجود ہے اور وہ لاش اس بندے کی ہے جو ہماری
گرفت سے بھاگا تھا۔ مجھے یقین نہیں آرہا کہ میجر ساحر اس

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

وقت مردہ حالت میں میرے سامنے ہے لیکن یہی سچ ہے۔ میں نے چیک کیا ہے ، اس کی سانسیں تھم چکی ہیں، جسم بالکل بے جان ہے۔ "حارث نے ایک ہی سانس میں بتایا۔

غور سے دیکھو اسے گولی لگی ہے کہیں؟ "شعیب کرمانی کو" یقین نہیں آیا تھا کہ میجر ساحر اتنی آسانی سے مر سکتا ہے۔

ہاں سر !وہ زخمی بھی ہے اور گولی لگی ہے اسے۔ شاید اسی" گولی کی وجہ سے اس کی موت ہوئی ہے۔ "حارث کی جانب سے اطلاع ملتے ہی شعیب کرمانی نے سکون کا سانس لیا۔ میجر ساحر اس کی راہ کا سب سے بڑا کانٹا تھا جو اب نکل چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اب کوئی پاکستان کو ایک بڑی تباہی کا سامنا کرنے سے نہیں روک سکتا تھا۔ وہ اب تک جان نہیں پایا تھا کہ نقاب پوش جانے کون تھا لیکن تھا بڑے کام کا بندہ۔ ہر بار بڑے پتے کی بات بتاتا تھا۔ شعیب کرمانی کے لبوں پر اب خباثت بھری مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں شیطانی چمک۔ وہ مطمئن تھا کہ اب ان کا مشن پورا ہونا طے تھا۔

******

ہیلو سر "!ساحر کے کال ریسیو کرتے ہی اسپیکر سے روحان" کی آواز ابھری ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ہاں کہو روحان۔ "ساحر نے اسے مخاطب کیا۔"

سر ایک آدمی آیا تھا یہاں ، لاش کو دیکھ کر اس نے شعیب "
کرمانی کو کال کر کے یہ کنفرم کر دیا ہے کہ لاش میجر ساحر کی
،ہے۔ "روحان کی اطلاع پر ساحر کی آنکھوں میں چمک ابھری
اس کا پلان کامیاب رہا تھا ۔

ویری گڈ !میجر ساحر کی موت کا یقین کرکے شعیب کرمانی"
اب بے فکر ہو کر اپنے مشن پر کام کرے گا اور یہی میں چاہتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ہوں ، اسے بس یہ احساس دلانا تھا کہ اس کی راہ کا کانٹا نکل چکا ہے ۔ اب اس کا کوئی دشمن نہیں جو اس کے مشن کو ناکام کرے ، ہماری طرف سے اس کا مطمئن رہنا ضروری ہے ۔ اس ، کا یہی اطمینان اور بے خبری ہمارے لیے مددگار ثابت ہو گی ہمارا کام پورا ہو چکا ہے۔ روحان تم اور طلحہ اب عظیم کی لاش کو اس کے آبائی گاؤں روانہ کر دو۔ "ساحر نے بات مکمل کرتے ہوئے کال کاٹ دی۔

طارق !چائے ملے گی؟ "فون رکھتے ہوئے اس نے طارق کو" ،مخاطب کیا تھا۔ درحقیقت وہ کچھ دیر کے لیے تنہائی چاہتا تھا چائے تو بس طارق کو وہاں سے بھیجنے کا بہانہ تھا۔ طارق اثبات

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں سر ہلاتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔ ساحر نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔ تصور میں عظیم کا چہرہ ابھرا تھا۔ ساحر کے دل و دماغ میں دکھ گھر کرنے لگا۔ کبھی کبھی زندگی میں ایسا مقام آتا ہے کہ دو میں سے ایک چیز کا انتخاب کرنا بہت کٹھن لگتا ہے لیکن اس وقت کسی ایک چیز کا انتخاب کرنا ناگزیر ہوتا ہے ۔ ساحر نے بھی دوستی اور فرض میں سے فرض کا انتخاب کیا تھا۔ لیکن دوستی اور بہترین دوست کو کھونے کا ملال اب بھی باقی تھا، آج کی رات بہت بھاری تھی اس پر کہ دوستی کی طرف سے ملا یہ زخم بہت گہرا تھا۔ لیکن اس وقت اپنی تکلیف کو نظر انداز کیے وہ فقط فرض کو سامنے رکھے ہوئے تھا۔ شاید گزرتے وقت کے ساتھ یہ زخم

Classic Urdu Material ISBN# 0132021 09

،مندمل ہو جاتا۔ وہ اٹھا اور کمرے کی کھڑکی میں جا کھڑا ہوا ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔ شاید اندر کی گھٹن نکالنی چاہی تھی ۔ دور تک جلتی روشنیوں کو یک ٹک دیکھتے ہوئے اس کے ذہن کے پردے پر کوئی عکس جھلملایا تھا۔ کوئی نسوانی وجود جو گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھتے ہوئے فرسٹ ایڈ باکس گرنے کے باعث فرش پر بکھری چیزیں سمیٹ رہا تھا۔ ساحر کو اس کے ہاتھوں پر لگی وہ خوبصورت مہندی یاد آئی۔

"مہندی بہت خوبصورت لگ رہی ہے آپ کے ہاتھوں پر۔" اسے اپنے ہی کہے گئے الفاظ کی بازگشت سنائی دی ۔ ساتھ ہی اس بات کے جواب میں اس لڑکی کا اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

کو دیکھ کر دلکش انداز میں مسکرانا اور اس کے چہرے پر بکھرتے خوبصورت رنگ یاد آئے تھے۔ ایک بار پھر ساحر کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھی ۔

کیوں سوچ رہا ہوں میں ایک ایسی لڑکی کے بارے میں جس" سے کوئی رشتہ ہی نہیں میرا۔ اور نہ کبھی کوئی رشتہ بن سکتا ہے۔ وہ تو شاید آج رخصت ہو کر اپنے شوہر کے گھر بھی جاچکی ہو گی۔ "ساحر نے سر جھٹک کر خود کو اس کے خیالوں سے نکالنے کی کوشش کی۔ یہ سچ تھا کہ وہ ایک سنجیدہ انسان تھا جسے لڑکیوں کے چکر میں پڑنے میں کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی۔ لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ زندگی میں پہلی بار کسی صنف

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

نازک نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ نجانے کیا بات تھی اس لڑکی میں کہ ساحر لغاری اس سے متاثر ہوا تھا۔ شاید اس کی سادگی ، اس کا بھولپن ، اسکی معصومیت ، اس کا نرم دل یا دو بار اس کا ساحر کی جان بچانا۔ مختلف سوچوں میں گھرا وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ انجانے میں ہی صحیح لیکن وہ خود ہی اس لڑکی کی بربادی کا ذمہ دار بن گیا تھا۔

****

اپنے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے عدن کے کمرے کے سامنے سے گزرتے وقت دانین کے قدم تھمے تھے۔ وہ آنکھوں میں ویرانی لیے سامنے موجود

Classic Urdu Material ISBN#1013302199

دروازے کو تکے گئی۔ بے اختیاری کی کیفیت میں اس کا ہاتھ ہینڈل کی جانب بڑھا تھا۔ وہ خود کو روکنا چاہتی تھی لیکن اب اپنے وجود پر اختیار ہی کہاں رہا تھا اسے۔ دروازہ کھل چکا تھا اور دروازہ کھلتے ہی گلابوں کی تیز خوشبو نے اس کا استقبال کیا تھا۔ وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے اس سجے ہوئے کمرے کو دیکھے گئی۔ ذہن کے پردے پر کوئی پرانا منظر ابھرا تھا جہاں وہ اس کمرے کے دروازے پر دستک دے رہی تھی۔

"آنکھوں میں نیند کا خمار لیے عدن نے" ارے دانین تم ؟

دروازہ کھولا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#4015320209

ہاں وہ تائی جی کہہ کر گئی تھیں کہ وہ کسی کے گھر تعزیت" کے لیے جا رہی ہیں تو میں آپ کو آفس جانے کے لیے وقت پر جگا دوں۔ "دائین نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تھا۔

تھینکس !آؤ اندر آؤ۔ "عدن نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر" سجائے راستہ چھوڑا تھا۔

نہیں میں چلتی ہوں اب۔ "دانین بات مکمل کرتی سرعت" سے مڑی لیکن تبھی عدن نے اس کی کلائی تھامی تھی ۔دانین نے فوراً پلٹ کر اس کی جانب دیکھا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم اتنا ڈرتی کیوں ہو مجھ سے؟ میرے کمرے میں کیوں نہیں" آتی؟ کھا تو نہیں جاؤں گا تمہیں۔ محرم ہونے کے باوجود تمہیں اتناخوف کس بات کا ہے دانین؟ "عدن لہجے میں ہلکا سا شکوہ سموئے سوال کر رہا تھا۔

نہیں خوف تو کوئی نہیں ہے۔ "دانین کی نگاہیں جھکی تھیں۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تو پھر ؟ اتنا کتراتی کیوں ہو مجھ سے، میرے کمرے میں"
آنے سے ؟ مجھے نہیں یاد آج تک تم نے کبھی میرے کمرے کی
دہلیز پار کی ہو۔ "عدن کا سوال اب بھی اپنی جگہ قائم تھا۔

آؤں گی آپ کے کمرے میں عدن لیکن اس دن جب اس "
کمرے میں آنے اور رہنے کا حق مجھے مل جائے گا۔ جب یہ کمرہ
آپ کے ساتھ ساتھ میری بھی ملکیت ہوگا۔ میں ابھی آپ کے
کمرے میں اس لیے نہیں آتی کیونکہ شادی کے دن میں ان
جذبات کو محسوس کرنا چاہتی ہوں جب دلہن پہلی بار اپنے شوہر
کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ اس لیے اب آپ کے کمرے
میں داخل نہیں ہوتی کیونکہ ہر کام کا ایک مناسب وقت ہوتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ہے۔ "دانین نے سہولت سے جواب دیا تھا کہ وہ نہیں چاہتی تھی اس کی کسی بات سے عدن کا موڈ خراب ہو ، وہ اس کی دل آزاری نہیں کر سکتی تھی تبھی بہت مناسب الفاظ میں وجہ بیان کی تھی۔ عدن نے ایک بھرپور نگاہ اس کے جھکے ہوئے سر پر ڈالی۔

اوکے مادام !ویسے صبح صبح اپنا دیدار کروا کے میری صبح کو" حسین ترین بنانے کا بے حد شکریہ "!عدن کا لہجہ مسکراتا ہوا سا تھا۔ دانین نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کا طوفان موجزن دیکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

آپ فریش ہو کر نیچے آ جائیں میں تب تک آپ کے لیے "
ناشتہ بنادوں۔ پھر مجھے کالج کے لیے نکلنا ہے۔ "دانین نرمی
سے کہتی واپسی کے لیے مڑ گئی۔ عدن بھی دروازہ بند کرتا فریش
ہونے کے لیے چل دیا۔ وہ ایک دم ہوش میں آئی تو خود کو
اس سجے ہوئے کمرے کے سامنے کھڑے پایا۔ ایک تلخ مسکان
نے اس کے لبوں کو چھوا۔ اس نے آگے قدم بڑھایا اور زندگی
میں پہلی بار، یا شاید آخری بار عدن کے کمرے کی دہلیز پار کر
لی۔ وہ اب نم آنکھوں سے خوبصورتی سے سجائی گئی سیج کو دیکھ
رہی تھی ۔ کانوں میں کوئی پرانی آواز گونجی تھی۔ جذبات سے
چور ، شدتوں بھری آواز ۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202499

کتنے دلکش ہوں گے وہ لمحات جب تم پور پور میرے لیے "
سجی، میرے کمرے میں میرا انتظار کر رہی ہو گی اور میں۔۔۔
جب میں کمرے میں داخل ہوں گا تو تمہارا حسن دیکھ کر کیسے
خود کو سنبھال پاؤں گا؟ تمہاری تعریف میں کہا گیا میرا سب سے
پہلا جملہ کیا ہو گا؟ بلکہ نہیں۔۔۔ اس دنیا میں وہ الفاظ بنے ہی
نہیں جو اس رات تمہارے لیے میرے جذبات کو بیان کر سکیں
گے۔ میں کچھ نہیں کہوں گا، تم بس میری آنکھوں میں دیکھ کر
جان لینا کہ کتنی محبت ہے مجھے تم سے۔ "عدن آنے والے
وقت کے حوالے سے، اس خوبصورت رات کے حوالے سے اس
کی آنکھوں میں حسین خواب سجا رہا تھا۔ وہ خواب جن کی تعبیر
بہت بھیانک نکلی تھی۔ اتنی بھیانک کہ وہ اب خواب سجانے سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ڈر گئی تھی ۔ دانین نے نگاہوں کا رخ پھیرا تو سامنے لان کی جانب کھلتی کھڑکی دکھائی دی ، ذہن پھر سے ماضی میں ہچکولے کھانے لگا تھا۔

تمہیں پتا ہے میں نے اپنے لیے اس کمرے کا انتخاب کیوں " کیا؟ "وہ لان میں بیٹھا اپنے کمرے کی جانب اشارہ کرتا پوچھ رہا تھا۔

کیوں؟ "دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ لیے سوالیہ نگاہ اس کے" چہرے پر جمائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کیونکہ اس کمرے کی کھڑکی مشرق کی جانب کھلتی ہے، وہ بھی"
یہاں لان کی طرف۔ شادی کے بعد ہم دونوں نماز فجر ادا
کرکے وہاں اس کھڑکی میں ایک ساتھ کھڑے ہو کر سورج کو
طلوع ہوتے ہوئے دیکھا کریں گے۔ ساتھ ساتھ لان کی سبز
گھاس سے آنکھوں کو شادابی بخشا کریں گے۔ پتا ہے مجھے صبح
سورج کو طلوع ہوتا دیکھنا بہت پسند ہے۔ اور تمہارے ساتھ تو
یہ منظر اور بھی حسین ہو جائے گا۔ شادی کے بعد ہر صبح یہ
"سورج ہماری زندگی میں خوشیوں کی نوید لے کر آیا کرے گا۔
عدن پر جوش سا کہہ رہا تھا اور دانین نے دل ہی دل میں اس
کی خواہشات پر آمین کہا تھا۔ اس بات سے بے خبر کہ کچھ

Classic Urdu Material ISBN#1013205109

دعائیں قبولیت کے لیے نہیں ہوتیں۔ کھڑکی سے نگاہ ہٹا کر دانین نے سامنے دیکھا جہاں ڈریسنگ ٹیبل میں اس کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ وہ شکستہ قدموں سے چلتی آئینے کے قریب آئی۔ ایک تھکی تھکی نگاہ دلہن کے سرخ جوڑے میں ملبوس اپنے سجے سنورے عکس پر ڈالی۔ آئینے میں دکھتا اس کا عکس آہستہ آہستہ دھندلا پڑنے لگا۔ وہاں بحث کرتے دو خوش باش چہروں نے جگہ بنائی تھی۔

یار تم پر گرے کلر کتنا سوٹ کرتا ہے، میں نے فیصلہ کر لیا" ہے تمہارا بارات کا جوڑا گرے کلر کا ہی ہوگا۔ "عدن نے قطعی لہجے میں کہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013302109

آپ پاگل ہو گئے ہیں عدن؟ اپنی بارات کے دن کون "
گرے ڈریس پہنتا ہے؟ "دانین نے آنکھیں پھیلائیں۔

کوئی پہنتا ہے یا نہیں لیکن تم پہنو گی۔ تمہیں میرے لیے"
" ہی سجنا سنورنا ہے نا تو بس ڈریس کلر میری پسند کا ہوگا۔
عدن کا انداز ضدی تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

لیکن مجھے ڈیپ ریڈ کلر پسند ہے عدن !اتناخاص دن ہو گا وہ۔"
اب اپنی زندگی کے سب سے خاص دن بھی میں اپنا پسندیدہ کلر
نہیں پہن سکوں گی کیا؟ "دانین کے چہرے پر اداسی چھائی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے تم اداس کیوں ہو رہی ہو۔ اوکے فائن !بارات"
پہ تم ریڈ کلر پہن لینا لیکن ولیمہ چونکہ دلہا کی طرف سے ہوتا
ہے اس لیے ولیمہ پہ تم گرے کلر کا ڈریس پہنو گی۔ اٹس
فائنل "!عدن نے اس کی اداسی محسوس کرتے ہوئے فوراً
درمیانی راہ نکالی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

اوکے تھینکس "!دانین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔"

شادی کی تیاریوں کے دوران عدن نے ولیمہ کے لیے ڈریس بھی خود منتخب کیا تھا جو گرے کلر میں ہی تھا۔ سب نے کلر پر اعتراض کیا تھا لیکن عدن کی ایک ہی رٹ تھی کہ وہ اپنی دلہن کو گرے کلر میں ہی دیکھنا چاہتا ہے اور آج وہی لباس پہننے کا حق چھین لیا تھا اس نے دانین سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

دانین نے ہاتھ بڑھا کر آئینے میں دکھتے منظر میں عدن کے عکس کو چھونا چاہا تھا لیکن تبھی منظر غائب ہوا۔اب وہاں پھر سے اس کا اپنا عکس موجود تھا۔اجڑا بکھرا سا وجود، مٹا مٹا سا میک اپ۔رونے کے باعث گلابی پڑتی سوجی ہوئی

Classic Urdu Material ISBN#0139021999

آنکھیں۔اپنے چہرے سے نظر ہٹائی تو اس کی نگاہ آئینے میں نظر آتے اپنے بائیں ہاتھ تک گئی جس کی تیسری انگلی میں گولڈ کی رنگ موجود تھی۔

تو بیوی !نکاح تو ہو گیا۔ اب آپ منہ دکھائی میں کیا لینا پسند " کریں گی؟ "نکاح کے بعد اس کے کمرے میں داخل ہوتا عدن ہاتھ میں پکڑی چھوٹی سی ڈبیا پیچھے چھپاتے شرارت سے بولا۔

منہ دکھائی؟ لیکن وہ تو شادی کے بعد ملتی ہے نا؟ ابھی بس" نکاح ہوا ہے عدن "!دانین نے حیران ہو کر اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

تو نکاح بھی شادی کو ہی کہتے ہیں۔ تمہیں تو خوش ہونا"
چاہیے۔ دو دو بار منہ دکھائی ملے گی۔ "عدن نے کہتے ہوئے
دونوں ہاتھ پیچھے لے جا کر ڈبیا میں سے رنگ بر آمد کی۔ پھر
اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔

کیا؟ "دانین اس کے ہاتھ بڑھانے کا مقصد سمجھ نہیں پائی"
تھی تبھی سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ارے جھلی ہاتھ دو نا اپنا۔ "عدن کے کہنے پر دانین نے کچھ" نہ سمجھتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا۔ عدن گھٹنے کے بل نیچے بیٹھا۔

ہے تو یہ تھوڑا فلمی سین، لیکن میری خواہش تھی کہ میں" تمہیں اپنی محبت کا اور نکاح شدہ زندگی کا پہلا گفٹ ایسے ہی رومانٹک طریقے سے دوں اس لیے ہنسنا مت پلیز " !بات کرتے ہوئے عدن نے رنگ اس کی انگلی میں پہنا دی۔ دانین کے چہرے پر دلکش رنگ بکھرے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تھینکس عدن "!اس کے چہرے پر شرم اور خوشی کے ملے"
جلے تاثرات تھے جنہوں نے عدن کے دل کو سکون پہنچایا تھا۔

ایک درخواست ہے تم سے۔ یہ ہمارے اس رشتے کی پہلی"
نشانی ہے۔ اس لیے میں چاہوں گا تم اس رنگ کو کبھی اپنے
وجود سے الگ نہ کرو، یہ تمہارے ہاتھ میں ہوگی تو مجھے تم پر
اپنی ملکیت کا احساس ہمیشہ رہے گا۔ "عدن نے اپنے دل کی
خواہش کو زبان دی تھی اور دانین نے ہمیشہ اس کی اس خواہش
کا مان رکھا تھا۔ اس دن سے لے کر آج تک ایک پل کے لیے
بھی اس نے اس رنگ کو خود سے جدا نہیں کیا تھا۔ جیولری

Classic Urdu Material USB#10133202109

سے بے نیاز رہنے والی اس لڑکی نے اس رنگ کو اپنے وجود کا حصہ بنا لیا تھا۔

پرانی یادوں کا حصار ٹوٹا تو دانین نے دوبارہ ایک نظر اس رنگ کو دیکھا۔ پھر اسے نوچتے ہوئے اپنی انگلی سے اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا۔ جب رشتہ ہی باقی نہیں بچا تھا تو پھر اس رنگ کو رکھ کر کیا کرتی وہ ؟ اس نے سختی سے آنکھیں میچ کر اپنے روتے کرلاتے دل کو سنبھالنے کی کوشش کی ۔ آنکھیں کھولیں تو ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں اسے سجے ہوئے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر فروٹ باسکٹ میں رکھا تیز دھار چاقو دکھائی دیا۔ وہ مڑی اور ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتی ہوئی سائیڈ ٹیبل کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

طرف آئی۔ ہاتھ بے اختیار چاقو کی طرف بڑھا، ذہن پھر سے ماضی کی بھول بھلیوں میں بھٹکنے لگا تھا۔

ہیپی اینورسری وائفی "!وہ رات کے بارہ بجے اس کے کمرے" کے دروازے پر دستک دیتا اندر داخل ہورہا تھا۔ دانین آنکھوں میں نیند بھرے اس کے ہاتھ میں موجود ہارٹ شیپ کے کیک کو دیکھ رہی تھی۔

اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو؟ تمہیں یاد نہیں تھا نا؟ آج" ہمارے نکاح کو پورے دو سال ہو چکے ہیں ، چلو اب آؤ کیک کاٹیں۔ "عدن نے اسے یاد دلایا، پھر کیک کی ٹرے کو ایک ہاتھ

Classic Urdu Material USB#10133202109

میں منتقل کرتا دوسرے ہاتھ سے اس کی کلائی تھامتا ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آیا۔

عدن مجھے منہ تو دھو لینے دیں۔ میری حالت دیکھیں اس" وقت آپ۔ "دانین نے آئینے میں اپنی سوئی سوئی آنکھوں اور چہرے کے گرد بکھری بے ترتیب لٹوں کو دیکھا۔

تم ایسے ہی بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ میں مزید انتظار نہیں" کر سکتا اب۔ پتا ہے سب سے چھپ کر آیا ہوں یہاں۔ کسی " نے اس وقت مجھے یہاں دیکھ لیا نا تو مشکل ہو جائے گی۔ عدن نے جلدی جلدی کہتے ہوئے اس کا رخ آئینے کی جانب

Classic Urdu Material USB#1033202109

کیا۔ چھری اس کے ہاتھ میں تھمائی اور اس کا ہاتھ تھام کر کیک کاٹنے لگا، اب دونوں ایک دوسرے کو کیک کھلا رہے تھے۔

"کیا ہوا؟ کس سوچ میں گم ہو؟ ایسی اتری ہوئی سی شکل کیوں بنا رکھی ہے؟ "عدن نے اسے گم صم دیکھا تو ٹوک گیا۔

"کچھ نہیں۔ دانین نے خیالوں کو جھٹک کر مسکرانے کی کوشش کی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

جھوٹ مت بولو دانی !بتاؤ مجھے کیا چیز پریشان کر رہی تھی"
" تمہیں کچھ دیر پہلے؟ کونسی بات تمہاری اداسی کا سبب بنی؟
عدن نے اٹل لہجہ اختیار کیا جیسے اس کی اداسی کی وجہ جانے بغیر
وہاں سے ہلے گا بھی نہیں۔

عدن ! کبھی کبھی آپ کی اتنی محبت، آپ کی اپنے لیے اتنی"
شدت دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتی ہوں میں کہ کہیں ہمارے اس
رشتے کو کسی کی نظر نہ لگ جائے۔ آپ کی محبت جہاں مجھے
سکون دیتی ہے وہیں آپ کو کھونے کا خوف میری مسکراہٹ
چھین لیتا ہے۔ اگر کبھی زندگی نے ہم دونوں کو جدا کر دیا تو؟
آپ کو کھو کر میں جی نہیں سکوں گی۔ "وہ رو دی تھی۔ عدن

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کے دل کو کچھ ہوا، اس نے دانین کے چہرے کو ہاتھوں میں لیا پھر اپنی انگلی کی پوروں سے اس کے آنسو صاف کئے۔

پاگل ہو کیا؟ ایسی سوچیں کیوں لاتی ہو ذہن میں؟ یہ سارے" خوف اپنے دل سے نکال دو دانین !کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں، سوائے موت کے ہم دونوں کو کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی۔ "عدن کے لہجے میں یقین بول رہا تھا۔ اور دانین اس کی بات پر دل و جان سے ایمان لے آئی تھی۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

آپ نے ٹھیک کہا تھا عدن !سوائے موت کے کوئی چیز ہمیں" جدا نہیں کر سکتی۔ پچھلے دو گھنٹوں میں جو کچھ بھی ہوا وہ سب بھول کر میں بس اس بات پر یقین کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں جدا کرنے والی صرف موت تھی۔ "سرگوشی کے سے انداز میں کہتے ہوئے دانین نے بیڈ سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتے ہوئے چاقو اپنی کلائی پر رکھا۔ ہر سوچ ، ہر خیال کو جھٹکتے ہوئے کرب سے آنکھیں موندیں اور اگلے ہی پل چاقو اپنی کلائی پر پھیر دیا۔

اذیت کی ایک تیز لہر نے اس کے وجود کا احاطہ کیا تھا، اس نے سختی سے لب بھینچتے ہوئے سسکیوں کو دبایا۔ خون کی دھار بہتی ہوئی فرش رنگین کرتی جارہی تھی۔ اس کے ذہن میں اپنا ہی کہا گیا جملہ گونجنے لگا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

یار مجھے سمجھ نہیں آتی لوگ خودکشی کیوں کرتے ہیں؟ مطلب"
کہاں سے اتنی ہمت لاتے ہیں کہ خود اپنی جان لے لیں؟
حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر۔ ایسا بھی کونسا ظلم ہو جاتا ہے
ان پر جو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ زندگی اللہ نے دی ہے اور
موت دینے کا حقدار بھی وہی ہے۔ یہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی
کہ خودکشی حرام ہے لوگ کیوں یہ عمل کر گزرتے ہیں؟ "وہ
اخبار میں کسی کی خودکشی کی خبر پڑھتے ہوئے اپنی دوست کے
سامنے تبصرہ کر رہی تھی۔ تب وہ اس بات سے بےخبر تھی کہ
جب لوگ دنیا میں آپ کا جینا حرام کر دیں تب اور کوئی راستہ
ہی نہیں بچتا۔ آج اسے اچھی طرح سے سمجھ آ رہی تھی کہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خودکشی کرنے والے لوگ آخری لمحے میں کیسا محسوس کرتے ہیں، کن جذبات کے زیر اثر وہ یہ حرام فعل اپنانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

وہ آہستہ آہستہ غنودگی کی کیفیت میں جا رہی تھی کلائی سے بہتا خون اس کے حواس چھینتا جا رہا تھا۔ سر چکرانے لگا تھا۔ اس نے بے دم انداز میں سر بیڈ سے لگا دیا۔ اب فقط موت کا انتظار تھا اسے۔ نیم بے ہوشی کی کیفیت میں اسے کسی کی آواز سنائی دی تھی۔ کوئی اسے پکار رہا تھا شاید۔

عدن "!وہ خوش فہم ہوئی تھی۔ لیکن سماعتوں نے اس آواز" کو پہچان کر اسے خوش فہمی کے سمندر سے نکال پھینکا تھا۔ وہ

Classic Urdu Material USB#1013320109

ارسل تھا جو اسے پکار رہا تھا۔ دانین نے مایوس ہو کر آنکھیں موندیں، دل میں ایک آخری خواہش ابھری تھی کہ کاش !کاش وہ سنگ دل انسان اسے مرتے ہوئے دیکھے۔ کاش اسے مرتا دیکھ کر وہ یقین کر لے کہ دانین ہمیشہ اس کی تھی اور اس کی رہے گی۔ لیکن ضروری تو نہیں کہ ہر خواہش پوری ہو۔ کچھ خواہشات نامکمل رہ جاتی ہیں، حسرتیں بن جاتی ہیں۔ دانین کی یہ خواہش بھی حسرت بن چکی تھی جسے کبھی پورا نہیں ہونا تھا۔

دانین تم یہاں ہو، کب سے ڈھونڈ رہا ہوں تمہیں۔ "ارسل" کمرے کے دروازے پر رکا تھا۔ اس نے اسے وہاں موجود دیکھ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کر پکارا تھا لیکن اس کی بند ہوتی آنکھوں نے اسے بری طرح چونکایا تھا۔

دانین "!کسی انہونی کے احساس سے وہ فورا آگے بڑھا لیکن" اس سے چند قدم دور ہی ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ اب شاکڈ نگاہوں سے فرش پر بکھرا خون اور اس کی زخمی کلائی کو دیکھ رہا تھا، اس کے قدموں سے گویا زمین کھسک گئی تھی۔ اسے دانین کے دکھ کا اندازہ تھا لیکن یہ گمان تک نہیں تھا کہ وہ اتنا انتہائی قدم اٹھائے گی۔ وہ حواس باختہ سا اس کی جانب بڑھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

دانین !دانین ہوش میں آؤ۔ دانین "...ارسل کی آواز میں"
لرزش تھی، دانین کو بار بار پکارتے ہوئے، اسے اس حالت میں
دیکھ کر اسے خود بھی علم نہیں ہوا تھا کہ وہ کب رونے لگا۔

دانین اٹھو !ہوش کرو۔ "وہ اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔ اسے خود بھی"
سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس صورتحال میں اسے کیا کرنا چاہیے۔
دانین نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن ہر گزرتے
لمحے اس کے وجود پر غنودگی کی کیفیت بڑھتی جارہی تھی۔

بابا "!اس کے لبوں سے بس ایک لفظ برآمد ہوا تھا۔ کچھ کہنے"
کی کوشش میں لب پھڑپھڑا کر رہ گئے۔ بے دم ہوتے ہوئے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس نے ایک ہچکی لی تھی اور پھر .....اس کا وجود آہستہ آہستہ سرد پڑنے لگا۔ وہ دور جارہی تھی، زندگی کی تکلیفوں، اذیتوں سے ،بہت دور جہاں ظالم لوگ نہیں تھے۔ جہاں عدن نہیں تھا جہاں اس دشمن جاں کی آنکھوں سے چھلکتی بےاعتباری نہیں تھی۔ جہاں سکون تھا، صرف سکون !موت اسے اپنی آغوش میں ...لینے کو دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھ رہی تھی اور وہ خود کو موت کی بانہوں میں جاتے دیکھ کر اس کے لبوں پر ،مسکراہٹ بکھری تھی ۔ وہ مسکراہٹ جس میں درد چھپا تھا اذیت پنہاں تھی۔ پرسکون انداز میں آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے اپنے وجود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

انہیں کہنا

کہ ہم نے چھوڑ دی ضد

ان سے ملنے کی۔۔۔

تقاضے تشنگی کے

ساحلوں پہ چھوڑ آئے ہیں۔۔۔

ہمیں معلوم ہے

بے درد موسم کی رضا کیا ہے۔۔۔

ہم اپنے خواب سارے

پانیوں پر چھوڑ آئے ہیں۔۔۔!!!

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

****

رات قطرہ قطرہ ڈھل رہی تھی۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ اپنے حواس کھوتی جا رہی تھی۔ دھڑکنیں آہستہ ہوتے ہوتے تھم جانے کا اذن سنا رہی تھیں۔ اسے کچھ خبر نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ بس یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس کے ارد گرد چیخ و پکار مچی ہوئی تھی جیسے قیامت کا سماں ہو۔ بہت سے لوگ تھے وہاں اور سب انگشت بدنداں تھے گویا جو کچھ ہوا اس کی توقع نہ ہو۔ جہاں چند لوگ دل میں ہمدردی اور آنکھوں میں آنسو لیے کھڑے تھے وہیں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جو اسے کوس رہے تھے، اس کے لیے نفرت محسوس کر رہے تھے۔ لیکن ان کے رونے سے، ان کی نفرت سے اسے تو اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ نہ ہی لوگوں کی ترحم آمیز نگاہیں اس کا کچھ بھلا کر سکتی

Classic Urdu Material ISBN 1033220109

تھیں۔ وہ تو جا رہی تھی اس دنیا سے، اس زندگی سے بہت دور۔ موت کچھ ہی فاصلے پر کھڑی اسے اپنی آغوش میں لینے کو تیار تھی۔ زندگی بس ہارنے کو ہی تھی لیکن وہ ہر چیز سے بے نیاز آنکھیں موندے ہوئے تھی۔ اس لڑکی کو اپنی موت کا بھی خوف نہ رہا تھا کہ جب زندگی کی اذیتوں نے ہی انسان کو مار ڈالا ہو تو پھر بھلا موت سے کیا ڈرنا؟ اس کے لیے تو زندگی کی ہر آزمائش کے خاتمے کا نام ہی موت تھا۔ ایمبولینس آ چکی تھی، اسے اسٹریچر پر لٹایا جا رہا تھا۔ اس کی کٹی ہوئی کلائی سے بہتا گاڑھا سرخ خون اس کے سرخ لباس پر بہت سے داغ چھوڑتا جا رہا تھا۔ دلہن کا سرخ لباس، وہ لباس جو کسی کی نگاہ میں جچنے کے لیے پہنا تھا اس نے۔ وہ لباس جو ہر لڑکی اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت دن میں بہت سے خواب آنکھوں میں سجا کر پہنتی ہے۔ ماتھے پر سجی بندیا ایک طرف ڈھلک چکی تھی۔ بہت ارمانوں سے لی تھی وہ بندیا اس نے، لیکن سب

ClassicUrduMaterial ISBN#9781013202109

ارمانوں کا خون ہو چکا تھا آج۔ آنکھوں کا مٹا مٹا سا کاجل اس پر ڈھائے گئے ظلم کی گواہی دے رہا تھا۔ کیسے کیسے خواب سجائے تھے آج کے دن کے حوالے سے۔ لیکن زندگی نے کیسا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ؟ اس کے سب خواب ملیامیٹ ہوئے تھے، دلہن کے لباس کو پہن لینے کے باوجود وہ سہاگن نہ بن پائی تھی، اس کا گھر بسنے سے پہلے ہی اجڑ چکا تھا لیکن کون تھا وہاں جو اس کے دکھ کو سمجھ پاتا؟ اس کی اس اذیت کو ختم کر پاتا؟ جس ذلت و رسوائی کے گہرے سمندر میں اسے دھکیل دیا گیا تھا اس سمندر سے کون نکال سکتا تھا اسے بھلا سوائے موت کے۔ ہاں! ایک موت ہی تو تھی واحد سہارا، اکلوتا آسرا، جس کی امید پر آج اس نے خود کو ختم کر دینا چاہا تھا۔ لیکن زندگی اتنی آسانی سے دامن کہاں چھڑانے دیتی ہے؟ موت انسان کو اتنی جلدی سب تکلیفوں سے چھٹکارا دلا کر کہاں اپنی پناہ میں لیتی ہے؟

Classic Urdu Material ISBN#9013920499

ایمبولینس اس سیاہ تارکول کی سڑک پر دوڑتی چلی جارہی تھی اور اندر اسٹریچر پر پڑا اس کا وجود لمحہ بہ لمحہ بے جان ہوتا چلا جارہا تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے، خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا جس کے باعث چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑتا جارہا تھا۔ کانوں میں اب بھی چند الفاظ گونج رہے تھے۔ وہ الفاظ جو شاید دنیا کے سب سے اذیت ناک الفاظ تھے، وہ الفاظ جو میاں بیوی کے مضبوط سے مضبوط رشتے کو سیکنڈز میں ختم کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ الفاظ جو اس سے اس کے جینے کا مقصد تک چھین چکے تھے۔

دانین سکندر ! میں عدن شاہ ویز بقائمی ہوش و حواس تمہیں" طلاق دیتا ہوں ، طلاق دیتا ہوں ، طلاق دیتا ہوں۔ "اس کی بند

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

پلکوں سے موتی ٹوٹ کر بکھرے .زندگی نے اب تک بہت آزمائشوں سے گزارا تھا اسے اور اس نے ہمیشہ ہمت سے ہر آزمائش کا مقابلہ بھی کیا تھا۔ لیکن قسمت کی یہ آخری ضرب بہت کاری تھی جس نے اس لڑکی کے وجود کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ وہ بکھر کر رہ گئی تھی۔ کس قدر حقیر کر دیا گیا تھا دنیا کے سامنے اسے، وہ بھی اس شخص کے ہاتھوں جسے اس نے اپنی زندگی میں سب سے اونچا درجہ دیا تھا۔ کیا ہماری نظروں میں معتبر بن کر رہنے والے لوگ یہ صلہ دیا کرتے ہیں ہماری عزت اور قدر کا، جن کو ہم دل میں جگہ دیتے ہیں وہی کیوں ہمارادل توڑ کر اپنی راہ پر چل نکلتے ہیں؟ کیا ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا، کیا انہیں ذرا سا ترس نہیں آتا، کوئی احساس

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

شرمندگی ان کے دل میں جگہ نہیں بناتا؟؟ وہ اتنے بے رحم کیوں ہو جاتے ہیں؟ آخر کیوں؟؟ اس کے ماؤف ہوتے دماغ میں آخری خیال بھی اسی بے حس انسان کا تھا جو اس کی زندگی تباہ کر کے خود شاید خوشیاں منا رہا تھا کسی اور کے سنگ۔ اس کی دائیں آنکھ سے چپکے سے ایک اور آنسو بہتا ہوا کنپٹی سے گزرتا اس کے بالوں میں جذب ہو چکا تھا۔ ایک ہچکی آئی تھی اور ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

*****

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

وہ شکستہ قدموں سے چلتا خوبصورتی سے سجے اپنے بیڈ روم میں داخل ہوا، دل ودماغ میں اس وقت طوفان برپا تھا۔ کچھ دیر پہلے ارسل کے کہے گئے الفاظ اسے اب تک اذیت پہنچا رہے تھے۔ ارسل نے حواس باختگی کے عالم میں ایمبولینس کو کال کرنے کے بعد اپنے بابا کو بھی کال کر دی تھی اور ایمبولینس کے پہنچنے سے کچھ منٹ پہلے ہی وہ سب گھر پہنچے تھے۔ دانین کی حالت دیکھ کر عدن گویا سب کچھ بھول گیا تھا۔ سراسیمگی کی کیفیت میں عدن نے دانین کے ساتھ ایمبولینس میں سوار ہونا چاہا تھا جب ارسل نے آگے بڑھ کر اسے روک دیا۔

"آپ کو ہمارے ساتھ ہاسپٹل جانے یا دانین کے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس کی فکر کرنے ، اس کے لیے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پریشان ہونے کا حق بھی کھو چکے ہیں آپ۔ اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس کی وجہ صرف آپ ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اب اس پر آپ کا سایہ بھی پڑے۔ ویسے بھی آج شادی ہوئی ہے ناں آپ کی، تو جایئے ، خوشیاں منایئے .آپ کی دلہن آپ کی منتظر ہو گی ”چیختے ہوئے لہجے میں کہہ کر ارسل ایمبولینس میں سوار ہوا تھا اور ایمبولینس روانہ ہو گئی تھی۔

نجانے کیوں اس وقت عدن کو شرمندگی کا احساس ہوا تھا لیکن یہ احساس صرف چند لمحوں پر محیط تھا۔ دانین کی بےوفائی کا غم اور غصہ پھر سے سب جذبات پر حاوی ہو چکا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی عدن کی نگاہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی رِنگ تک گئی۔ وہ رِنگ پر نگاہیں جمائے تھکے تھکے سے قدم اٹھاتا اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

طرف آیا، اس گولڈ کی رنگ کو دو انگلیوں میں تمام کر آنکھوں کے سامنے کیا۔

ایک درخواست ہے تم سے۔ یہ ہمارے اس رشتے کی پہلی" نشانی ہے۔ اس لیے میں چاہوں گا تم اس رِنگ کو کبھی اپنے وجود سے الگ نہ کرو، یہ تمہارے ہاتھ میں ہو گی تو مجھے تم پر اپنی ملکیت کا احساس ہمیشہ رہے گا۔ "عدن کو اپنا کہا گیا جملہ یاد آیا تھا۔ اس کی دی گئی رِنگ اتار کر دانین اسے یہ جتا گئی تھی کہ اس پر ، اس کے وجود پر عدن کا اب کوئی حق نہیں۔ ایک تلخ مسکراہٹ نے عدن کے لبوں کو چھوا۔ اس نے رِنگ سے نگاہ ہٹائی تو کچھ فاصلے پر پڑا خون آلود چاقو اور فرش پر بکھرا

Classic Urdu Material USB#1013320109

خون نگاہوں کی زد میں آیا۔ ذہن کے پردے پر کچھ دیر پہلے کا منظر ابھرا جہاں دانین کو اسٹریچر پر لٹایا جارہا تھا۔ اس کی کلائی پر بندھا سفید کپڑا جو آہستہ آہستہ سرخ ہوتا چلا جارہا تھا۔ اس کے لباس پر جابجا لگے خون کے داغ ، اس کی ڈھلکی ہوئی سی گردن، بند آنکھیں اور سفید پڑتا چہرہ، عدن کی آنکھوں میں کرب دکھائی دیا۔ وہ بےاختیار وارڈروب کی جانب بڑھا اور وارڈروب میں موجود چھوٹے سے لاکر کو کھول کر رِنگ اس میں رکھ دی تھی۔ نگاہ ٹھٹھکی تھی ۔ لاکر میں رکھی کوئی اور چیز نظر میں آئی تھی ۔ عدن نے اسے باہر نکالا۔ وہ تاج تھا، کسی ملکہ کے تاج جیسا۔ عدن کے چہرے پر زخمی پن در آیا۔ وہ چند دن پرانے منظر میں الجھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سنو دانین "!دانین اپنے کمرے سے نکل رہی تھی جب عدن"
نے اسے پکارا تھا۔ دانین پلٹی ، سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

یار !ایک کنفیوژن ہے، تھوڑی ہیلپ ملے گی؟ ”عدن نے سر"
کھجاتے ہوئے مدد طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

کنفیوژن بتائیں گے تو مدد ملے گی نا۔ "دانین کی سوالیہ نظریں"
اب بھی اس پر جمی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بس اتنا بتا دو کہ تمہیں منہ دکھائی میں کیا چاہیے؟" عدن نے"
جیسے اپنی مشکل واضح کی ، دانین نے پوری آنکھیں کھول کر
اسے دیکھا۔

کیا؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ "عدن نے اس کے تاثرات پر"
ابرو اچکائے ۔

عدن !منہ دکھائی کا تحفہ دلہن کے لیے سرپرائز گفٹ ہوتا"
ہے۔ دلہن سے بھلا کون پوچھتا ہے کہ منہ دکھائی میں کیا
چاہیے؟ "دانین کے لہجے میں خفگی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320499

دانی !ایک ہفتے سے مالز چھان رہا ہوں ، کوئی چیز اس قابل"
نہیں لگ رہی جو تمہیں منہ دکھائی کے تحفے کے طور پر دے
سکوں .کچھ بہت اسپیشل دینا چاہتا ہوں میں تمہیں ، کوئی بہت
قیمتی چیز لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا دوں۔ "عدن نے منہ
بسورا .دانین محبت کے عالم میں کتنے ہی پل اسے دیکھے گئ۔

میرے لیے تو آپ کے جذبات ہی قیمتی ہیں عدن !گفٹ کے"
طور پر ایک گلاب دے دیں گے تو میرے لیے وہی کافی ہو
گا۔ "دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ لیے کہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آہاں !نائس ڈائیلاگ !لیکن گلاب مرجھا جائے گا نا۔ کوئی ایسی" چیز بتاؤ جو تم ہمیشہ سنبھال کر اپنے پاس رکھ سکو۔ "عدن نے فوراً اعتراض پیش کیا۔

دانین آ بھی جاؤ یار !ارسل باہر شور مچا رہا ہے کہ اگر مزید" ایک منٹ بھی لگایا تو وہ شاپنگ پہ نہیں لے کر جائے گا ہمیں۔ "داخلی دروازے سے اندر آتی کومل نے دانین کو پکارا۔

آتی ہوں۔ "دانین اسے جواب دیتی عدن کی طرف متوجہ" ہوئی جو اب بھی آنکھوں میں سوال لیے کھڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کچھ بھی لے لیجیے گا عدن !جو آپ کو مناسب لگے۔ کوئی"
یونیک سی چیز ، قیمتی یا مہنگی بے شک نہ ہو لیکن مجھے یہ
احساس دلا سکے کہ اس چیز کی طرح میں بھی آپ کے لیے
یونیک اور بہت خاص ہوں۔ آپ مجھے کوئین کہتے ہیں نا؟ تو
کوئین سب سے مختلف ، سب سے منفرد ہوتی ہے۔ اس لیے
اس کے اسپیشل ڈے کے لیے لیا گیا تحفہ بھی تو منفرد ہونا
چاہیے، چلو کومل۔ "دانین اسے سوچوں میں گھرا چھوڑ کر جا
چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

"کوئین !میری ملکہ !اور ملکہ کی پہچان ہوتا ہے اس کا تاج۔"

عدن کے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے، آنکھوں میں انوکھی چک ابھری تھی۔ لبوں پر الوہی مسکان لیے وہ منہ دکھائی میں دینے کے لیے تحفہ ڈیسائیڈ کر چکا تھا۔

وہ ماضی کی بھول بھلیوں سے باہر نکلا تو نگاہیں اب تک اس تاج پر جمی تھی۔ وائٹ گولڈ کا تاج۔ زخمی مسکراہٹ نے عدن کے لبوں کو چھوا، آنکھوں میں ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں تھیں۔ اگلے ہی پل عدن نے وہ تاج پوری قوت سے ڈریسنگ ٹیبل پر دے مارا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دھوکے باز !بزدل "!وہ چلایا تھا، پھر دونوں ہاتھوں سے بالوں" کو جکڑے رونے لگا۔ اسے خود بھی علم نہیں تھا کہ وہ اس وقت کیوں رو رہا ہے۔ دانین کی بے وفائی پر؟ اس کے کسی اور مرد سے تعلق پر؟ اپنے اور اس کے رشتے کے خاتمے پر؟ یا دانین کی موجودہ حالت اور خود کو ختم کر دینے کی اس کوشش پر؟ اسے کچھ یاد نہیں رکھنا تھا۔ وہ سب بھول جانا چاہتا تھا۔ اپنی زندگی کی کتاب سے آج کے دن کا صفحہ پھاڑ کر پھینک دینا چاہتا تھا لیکن ایسا ممکن ہی کہاں تھا۔ آج کے دن جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہورہا تھا وہ اتنا تکلیف دہ تھا کہ اس کا دل پھٹ رہا تھا۔ وہ گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگ رہا تھا کہ کاش اس کی کوئی دماغی نس پھٹ جائے، وہ مر جائے یا کم از کم اس کا حافظہ چھن جائے

ClassicUrduMaterial ISBN#1015220109

اس سے۔ آج کی ہر یاد مٹ جائے اس کے دل و دماغ سے۔
!لیکن نہ تو زندگی اتنی مہربان تھی اور نہ ہی قسمت

کیوں کیا میرے ساتھ ایسا دانین !کیوں؟؟ "وہ چیخ رہا تھا۔"
بلند آواز سے روتے روتے گھٹنوں کے بل نیچے گرا تھا۔ ثمن
جو باہر کھڑی انگلیاں چٹخاتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ کمرے
میں جائے یا نہ جائے وہ عدن کے رونے کی آواز سن کر تیزی
سے کمرے میں داخل ہوئی۔ سامنے عدن کو ٹوٹی بکھری حالت
میں دیکھا تو دنگ رہ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

عدن کیا ہوا؟؟ آپ ٹھیک تو۔۔۔ "وہ سرعت سے عدن کی" جانب بڑھی تھی جب عدن نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں سے چھلکتی سرخی دیکھ کر ثمن بےاختیار دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دو ثمن !پلیز۔ "اس نے ضبط سے" کہتے ہوئے آنسو پونچھے۔ اس کی انا کو گوارا نہیں تھا کہ ثمن کے یا گھر کے کسی بھی فرد کے سامنے اس لڑکی کے لیے روتا جسے وہ خود اپنی زندگی سے نکال کر پھینک چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

لیکن عدن "... ثمن نے کچھ کہنا چاہا تھا جب عدن کی بلند" آواز سن کر اس کی بات ادھوری رہ گئی ۔

ایک بار کہا نا جاؤ یہاں سے۔ گیٹ لاسٹ "!وہ دھاڑا تھا۔" اس کے چہرے کی سختی ، اس کی آنکھوں کی وحشت دیکھ کر ثمن کے وجود پر لرزش سی طاری ہونے لگی۔ حلق جیسے خشک ہوا تھا، ٹانگیں بے جان ہو چکی تھیں کہ وہ ایک قدم تک نہ اٹھا سکی۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

سنائی نہیں دیا تمہیں؟ بہری ہو تم ؟؟ "عدن لہو رنگ"
آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے غرایا۔ پھر آگے بڑھ کر اسے بازو
سے تھاما اور دروازے سے باہر نکال دیا۔

آئم سوری !لیکن آج کی رات ...آج کی رات میں اکیلا رہنا"
چاہتا ہوں ، بالکل اکیلا۔ وجود بکھر گیا ہے میرا، کرچیوں میں
بٹ گیا ہوں میں، سنبھلنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔ "اسے باہر
نکالتے ہوئے عدن ٹوٹے ہوئے لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔ ثمن
نے بےبسی سے اس کے ضبط کے مارے سرخ پڑتے چہرے کو
دیکھا جو منہ پھیرتا دروازہ بند کر چکا تھا. وہ لب بھینچ کر رہ
گئی۔ اپنی بے عزتی کا احساس تو ہوا تھا اسے، غصہ بھی آرہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

لیکن ایک چیز کی خوشی تھی کہ دانین کو عدن کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکال کر وہ خود عدن کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی۔ رہی بات اس کمرے میں جانے کی تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ یقیناً اس کمرے میں اور عدن کے دل میں بھی جگہ بنا ہی لیتی۔ ابھی زخم تازہ تھا۔ اس زخم کو مندمل ہونے میں وقت تو لگنا ہی تھا۔ وہ فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ گئی جہاں اس وقت گھر کی ساری خواتین موجود تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہ ہاسپٹل کے کاریڈور میں مضطرب سا ادھر ادھر ٹہل رہا تھا جب ڈاکٹر کو آئی سی یو سے نکلتے دیکھ کر تیزی سے ان کی جانب لپکا۔ شاہ ویز اور گلریز صاحب بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ڈاکٹر دانین کیسی ہے اب؟ "ارسل نے بے تابی سے سوال" کیا۔

بہت سیریس کنڈیشن ہے ان کی۔ ابھی ہم کچھ کہہ نہیں" سکتے۔ خون بہت بہہ گیا ہے۔ انہیں بلڈ کی ضرورت ہے۔ او نیگیٹو بلڈ گروپ ہے ان کا اور ہاسپٹل میں اس وقت او نیگیٹو

Classic Urdu Material ISBN#1013320239

بلڈ دستیاب نہیں ہے۔ آپ لوگ پلیز جلد از جلد بلڈ ارینج کیجیے۔ "ڈاکٹر سنجیدگی سے کہتا ایک جانب بڑھ گیا۔

او نیگیٹو !ہماری فیملی میں صرف عدن کا بلڈ گروپ دانین" سے میچ کرتا ہے ، میں ابھی عدن کو کال کرتا ہوں۔ "شاہ ویز صاحب نے کہتے ہوئے فون نکالا۔

انہیں بلانے کی ضرورت نہیں ہے تایا جی !ان کا کوئی احسان" نہیں چاہیے ہمیں۔ "ارسل کے چہرے کے تاثرات تلخ تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارسل بی ہیو یور سیلف !ہم سب ایک فیملی ہیں اور فیملی میں"
کوئی احسان نہیں ہوتا۔ عدن یا اس کے گھر والوں کے خلاف
جانے سے پہلے یہ مت بھولو کہ تمہاری بہن کا رشتہ جڑ چکا ہے
اب اس گھرانے سے۔ "گلریز صاحب نے بیٹے کو جھاڑ پلائی
تھی۔ ہاسپٹل آتے ہوئے بھی وہ عدن سے ارسل کا رویہ دیکھ
چکے تھے لیکن تب خاموش رہنا مناسب سمجھا تھا۔ اب پھر سے
ارسل کے اس روڈ لہجے نے انہیں بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔

جس بہن کا رشتہ اس گھرانے سے جڑا ہے اس کے لیے انہیں"
جو کرنا ہے شوق سے کریں۔ لیکن میری یہ بہن جو آئی سی یو
میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے اس سے سارے رشتے

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

سارے تعلق ختم کر چکا ہے وہ شخص۔ اور میری غیرت کو ،
،ہر گز گوارا نہیں کہ وہ انسان جس نے میری بہن کو بدکردار کہا
اس پر کیچڑ اچھالا، اسی سے دانین کی زندگی بچانے کی درخواست
کی جائے۔ "ارسل نے چبا چبا کر ہر لفظ ادا کیا تھا۔

ارسل تم " ...گلریز صاحب طیش سے آگے بڑھے تھے جب"
شاہ ویز صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں روکا۔

تم اس وقت جذباتیت سے کام لے رہے ہو ارسل !ٹھیک"
ہے مانتا ہوں آج جو کچھ ہوا وہ غلط ہوا۔ لیکن اس وقت سب
اختلافات بھول کر دانین کی زندگی کے بارے میں سوچو۔ یہ

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

لڑائی جھگڑے بعد میں نبٹا لینا "شاہ ویز صاحب نے تحمل سے ارسل کو مخاطب کیا تھا ۔

آپ سب کے لیے آسان ہو گا سب کچھ بھلا دینا لیکن " میرے لیے نہیں۔ جب تک دانین ہاسپٹل میں ہے وہ شخص یہاں نہیں آئے گا۔ رہی بات دانین کی تو وہ یتیم ضرور ہے لیکن بے سہارا نہیں ۔ اس کا بھائی زندہ ہے ابھی۔ اس لیے اسے کسی غیر کے احسانات کی ضرورت نہیں ہے، میں بلڈ کا انتظام کر کے آتا ہوں۔ "ارسل جتاتے ہوئے لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے جا چکا تھا۔ شاہ ویز صاحب گہری سانس لے کر رہ گئے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

››››››››››››››››››

ساحر !تم اتنے پرسکون کیوں بیٹھے ہو؟ "طارق نے جھنجھلاتے " ہوئے اسے مخاطب کیا۔

کیوں؟ میرا سکون ہضم نہیں ہورہا تم سے؟ "ساحر نے اخبار" کا صفحہ پلٹتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے ادھ کھائے سیب میں دانت گاڑے۔

Classic Urdu Material ISBN#1043320210

نہیں ، تمہارا بے وقت کا سکون ہضم نہیں ہو رہا۔ جانتے ہو"
آج کیا تاریخ ہے، انیس مارچ۔ میری بات کا مطلب سمجھ رہے
ہو؟ صرف چار دن باقی ہیں تئیس مارچ میں۔ "طارق نے جیسے
اسے یاد دلانے کی کوشش کی تھی ، اس کے ہاتھ تیزی سے انڈا
پھنیٹ رہے تھے۔

ناشتہ جلدی بنا دو یار !بہت بھوک لگ رہی ہے۔ "ساحر نے"
اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے حکم سنایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں تمہارا ٹیم ممبر ہوں، تمہاری بیوی نہیں جو ایسی فرمائشیں"
کرتے ہو مجھ سے۔ "طارق سلگ اٹھا تھا اپنی بات کے نظر انداز
ہونے پر۔

ایسا ٹیم ممبر کہاں ملے گا جو بیک وقت دو دو کردار نبھا رہا"
ہو۔ "ساحر کا لہجہ اب بھی ہلکا پھلکا سا تھا۔

تمہیں ہو کیا گیا ہے ساحر! مجھے تو شک ہونے لگا ہے کہ تم واقعی ساحر بھی ہو یا
نہیں۔ کہیں پھر سے شعیب کرمانی نے اپنا کوئی ساتھی تو نہیں بھیج دیا ساحر
کے روپ میں ہماری پلاننگز سے آگاہ رہنے کے لیے؟" طارق نے منہ
بسورتے ہوئے دل کی بات کہی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یار تم چاہتے کیا ہو؟ سیدھا سیدھا بتاؤ نا۔ "ساحر اخبار چھوڑتا" ہوا اوپن کچن کی طرف چلا آیا جہاں طارق اب آملیٹ بنا رہا تھا۔ ساحر نے آگے ہو کر پین میں فرائی ہوتے انڈے کی مہک اپنے اندر اتاری۔

میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے دماغ میں چل کیا" رہا ہے؟ تم اتنے لائٹ موڈ میں کیسے ہو؟ صرف چار دن باقی ہیں اور اب تک ہمارے پاس کوئی پلان نہیں ہے۔ ہمیں آگے "کیا کرنا ہے، کونسی اسٹریٹجی اپنانی ہے، کچھ بھی علم نہیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

طارق کا لہجہ خفگی لیے ہوئے تھا، وہ اب آملیٹ پلیٹ میں نکال رہا تھا۔

"ساحر نے پلیٹ سے آملیٹ کا ایک" پلان ہے نا میرے پاس۔ چھوٹا سا بھاپ چھوڑتا ٹکڑا اٹھایا اور اسے منہ میں رکھا۔

"طارق نے سوالیہ نگاہوں سے ساحر کی جانب " کیا پلان ہے؟ دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پلان یہ ہے کہ ہمارا کوئی پلان ہی نہیں۔ ہمیں آگے کیا کرنا" ہے، کس حساب سے چلنا ہے، یہ سب ہمیں شعیب کرمانی بتائے گا۔ "ساحر مطمئن سا کہہ رہا تھا۔ طارق نے اسے گھورا۔

اور یہ شعیب کرمانی کا دماغ اتنا خراب کیسے ہو گا کہ وہ خود" ہمارے پاس آ کر ہمیں بتائے گا کہ اس کے مشن کو ناکام کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہے؟ "طارق کا لہجہ طنزیہ تھا۔

بہت بھولے ہو تم طارق !صاف اور سیدھی بات بھی تمہاری" سمجھ میں نہیں آتی۔ خیر تمہیں واضح الفاظ میں بتا دیتا ہوں۔ میرے کچھ بندے چھپ کر شعیب کرمانی پر نگاہ رکھے ہوئے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہیں ، اس کی ہر حرکت کی خبر مجھ تک پہنچ رہی ہے اور وہ بہت مطمئن ہو کر اپنا کام کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کے اس مددگار نقاب پوش شخص مطلب عظیم کی آواز میں ، میں اسے خبر کر چکا ہوں کہ آئی ایس آئی فی الحال اپنے جانباز ایجنٹ میجر ساحر لغاری کی موت کے ماتم میں مصروف ہے اور شعیب کرمانی کے مشن سے متعلق کوئی ڈیٹیل آئی ایس آئی کے پاس نہیں ہے۔ تو وہ اب بالکل پرسکون ہے ، صرف چار دن بچے ہیں اس کے پاس اپنے مشن کی تکمیل میں۔ اور آج نہیں تو کل وہ ان افراد کے ساتھ ایک میٹنگ ارینج کرے گا جنہیں اس مشن کے لیے اس نے چنا ہے۔ اس میٹنگ کے بعد ہم ان افراد کا تعاقب کریں گے اور عین اس وقت جب وہ اپنے مشن کو انجام

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

تک پہنچانے والے ہوں گے ، ہم انہیں ان کے انجام تک پہنچا دیں گے۔ "ساحر نے اپنی پلاننگ سے طارق کو آگاہ کیا۔ طارق نے پرسوچ انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

لیکن تمہیں اتنا یقین کیسے ہے کہ شعیب کرمانی اپنے اس مشن" کے لیے منتخب کیے جانے والے افراد سے میٹنگ ضرور کرے ،گا؟ ہو سکتا ہے اس نے جن ایریاز میں بلاسٹ پلان کیے ہوں خودکش حملہ آور بھی اسی علاقے سے چنے ہوں اور میٹنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے اسے؟ وہ سارا پلان بغیر ملے بھی انہیں سمجھا سکتا ہے۔" طارق نے بہت سوچ سمجھ کر نکتہ اٹھایا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

شعیب کرمانی بے وقوف ہر گز نہیں ہے۔ وہ کوئی رسک نہیں"
لے سکتا تبھی ہر مشن کے لیے بھروسے مند آدمی ہی چنتا ہے۔
اس مشن کے آغاز سے ہی وہ یہاں لاہور میں مقیم ہے مطلب
وہ مشن کے لیے خود کش حملہ آور بھی یہیں سے لے گا۔ اور
رہی بات میٹنگ کی تو آخری لمحوں میں ان خود کش حملہ
آوروں کے جذبات کو بھی تو ابھارنا ہے نا۔ ایک لمبی سی تقریر
کر کے انہیں یہ احساس بھی تو دلانا ہے کہ وہ خود کو ختم کر
کے ، اس دنیا سے اپنا وجود مٹا کر اپنے آپ کو جنت کے حقدار
بنا رہے ہیں۔ تاکہ عین وقت پر کہیں اپنی زندگی کی چاہت
انہیں بلاسٹ کرنے سے روک نہ دے۔ اب یہ برین واشنگ تو

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آمنے سامنے ملاقات میں ہی ممکن ہے۔ "ساحر نے بات مکمل کرتے ہوئے کانٹے میں پھنسا آملیٹ کا آخری ٹکڑا بھی منہ میں رکھا۔ پھر ٹشو باکس سے ٹشو کھینچتے ہوئے ہاتھ صاف کیے۔

تسلی ہو گئی یا اور بھی کچھ پوچھنا ہے؟ "وہ اب طارق سے" پوچھ رہا تھا۔

ہاں پوچھنا ہے نا۔ شادی کب کر رہے ہو؟ "طارق کہہ کر" مسکراہٹ دباتے ہوئے پلیٹ پر جھک گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اس بے تکے سوال کا مطلب؟ "ساحر نے ابرو اچکاتے خشمگیں" نگاہوں سے اسے گھورا۔

،مطلب تو ہے۔ تم شادی کرو گے تب ہی میری ناشتہ ، لنچ" ڈنر ، چائے بنانے اور برتن دھونے سے جان چھوٹے گی۔ قسم سے ہاؤس وائف بنا کر رکھ دیا ہے تم نے مجھے۔ میری بیوی مجھے یوں کچن میں کام کرتے دیکھ لے تو شاید بےہوش ہی ہو جائے ۔ "طارق نے دہائی دیتے ہوئے چہرے کے زاویے بگاڑے۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

اچھا ہے نا۔ اس بار چھٹی پر جاؤ گے تو بھابھی کی تھوڑی ہیلپ" کروا دیا کرنا کچن میں۔ وہ بھی خوش ہو جائیں گی۔ "ساحر نے کہتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپایا اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

شادی کی بات کو سرے سے ہی نظر انداز کر گیا۔ پتا نہیں" لڑکیوں سے اتنی خار کیوں کھاتا ہے یہ لڑکا۔ "طارق بڑبڑایا۔ پھر سر جھٹک کر جلدی جلدی اپنا ناشتہ ختم کرنے لگا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

پیشنٹ کو ہوش آ گیا ہے ۔ آپ لوگ باری باری مل سکتے"
ہیں ان سے۔ "ہاسپٹل کے اس پرائیویٹ روم سے نکلتے ہوئے
ڈاکٹر کے اس جملے سے ارسل کو جینے کی نوید ملی تھی۔ کل
رات سے جو بے چینی ، جو اضطراب تھا وہ اس ایک جملے نے
ختم کر دیا تھا۔

تھینک یو ڈاکٹر "!وہ نم آنکھوں سے مسکرایا۔ ڈاکٹر اس کا"
کندھا تھپتھپاتا وہاں سے چلا گیا۔

میں چلتا ہوں اب۔ "شاہ ویز صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔"
دانین کی حالت خطرے میں تھی تو وہ بھی دعائیں مانگ رہے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تھے اس کی سلامتی کی۔ لیکن اب اس کی زندگی بچ جانے کی خبر سنتے ہی انہیں یاد آ گیا تھا کہ دانین نے کس طرح ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ ویسے بھی جو کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد وہ خود میں ہمت نہیں پاتے تھے کہ دانین کا سامنا کر سکتے۔

میں بھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ۔ "گلریز صاحب بھی اپنے" بھائی کے برابر آ کھڑے ہوئے۔ شاید وہ بھی دانین کو ہی غلط سمجھتے تھے۔ ارسل نے ایک شکایتی نگاہ باپ پر ڈالی ، کل رات سے وہ دونوں بھی یہاں ہاسپٹل میں ہی موجود تھے ۔ ان کے چہروں سے، ان کے انداز سے یہ ظاہر تھا کہ وہ دونوں بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین کے لیے پریشان ہیں لیکن اب اس کے ہوش میں آتے ہی بے مہر بن گئے تھے۔ شاید وہ دانین کو یہ احساس دلانا چاہتے تھے کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا ہے یا شاید یہ جتانا چاہتے تھے کہ اس کے موت کو گلے لگانے کی اس کوشش کے باوجود بھی ، ان سب کے دل اس کی طرف سے صاف نہیں ہوئے تھے اس کی سزا میں کمی نہیں ہوئی تھی۔

گلریز صاحب نے ایک نظر بیٹے کی جانب دیکھا جہاں رک جانے کی التجا تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے بابا رک جائیں۔اور نہیں تو کم از کم ایک نظر دانین کو دیکھ لیں۔ایک بار اس سے مل لیں تاکہ اسے یہ احساس مل سکے کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔اس کے ساتھ اس کے بابا جیسے چاچا ہیں لیکن گلریز صاحب ارسل

Classic Urdu Material ISBN#1015220209

کی التجائیہ نگاہوں کو نظر انداز کر گئے۔اس سے نظریں چراتے ہوئے وہ شاہ ویز صاحب کو لیے وہاں سے جا چکے تھے۔ارسل نے لب بھینچے، پھر خود پر قابو پاتا دروازے کی جانب بڑھا، دستک دیتے ہوئے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔دانین نے نظریں اٹھا کر آنے والے کی جانب دیکھا پھر آنکھوں میں آتی نمی کو چھپانے کے لیے نگاہوں کا رخ موڑ گئی۔

کیسی ہو دانین؟ "مضمحل سے انداز میں کہتے ہوئے ارسل بیڈ" کے قریب پڑے اسٹول پر بیٹھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ٹھیک ہوں۔ "دانین کی آواز انتہائی دھیمی تھی، ایک ہی رات"
میں آنکھوں کے گرد گہرے حلقے بن گئے تھے۔ چہرے سے
ہی کمزوری ظاہر ہورہی تھی ۔

کچھ کھاؤ گی؟ کیا لاؤں تمہارے لیے؟ "ارسل نے نرمی سے"
پوچھا تھا۔ دانین نے بس نفی میں سر ہلا دیا .ارسل سر جھکائے
ہتھیلیاں مسلنے لگا۔ زندگی میں پہلی بار اسے بات کرنے کے لیے
الفاظ ڈھونڈ نے پڑ رہے تھے اور زندگی میں پہلی بار وہ بےبس
،ہوا تھا کہ اس وقت کہنے کو اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا
ایک لفظ تک نہیں۔

Classic Urdu Material USB#1013320209

عدن آئے تھے ہاسپٹل مجھے دیکھنے؟ "دانین نے ہی سوال کیا" تھا اور یہ سوال کر کے جیسے اس کی جان مشکل میں ڈالی تھی ۔ ارسل اسے دیکھ کر رہ گیا۔ کوئی جواب بھی نہ بن پایا تھا اس سے۔

نہیں آئے؟ "دانین کی آنکھوں میں امید کا جلتا دیا آہستہ" آہستہ بجھنے لگا۔ ارسل نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا ۔ اسے غصہ آیا تھا کہ دانین اب بھی عدن کے بارے میں پوچھ رہی تھی، اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود۔ لیکن وہ اس پر غصہ نہیں کر سکتا تھا، اسے ڈانٹ نہیں سکتا تھا۔ کم از کم اس وقت تو بالکل بھی نہیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تمہیں پتا ہے دانین جب میں چھوٹا "...ارسل نے اس کا"
دھیان بھٹکانے کی غرض سے کوئی بات چھیڑنی چاہی تھی جب
دانین نے گردن کا رخ دوسری جانب موڑ لیا۔ ارسل کی بات
ادھوری رہ گئی۔

مجھے نیند آرہی ہے ارسل "!اس نے بازو آنکھوں پر رکھتے"
ہوئے بہانہ تراشا تھا لیکن اس کے لہجے میں گھلی نمی یہ واضح کر
رہی تھی کہ وہ تنہائی چاہتی ہے تا کہ جی بھر کر رو سکے۔ اس
کے لہجے میں پنہاں دکھ اس بات کا شاہد تھا کہ اس کی امید
ایک بار پھر ٹوٹی تھی۔ وہ جو ایک آس تھی کہ اسے موت کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

منہ میں جاتا دیکھ کر عدن بھاگا بھاگا آئے گا وہ آس بھی ختم ہو گئی تھی۔ آج صرف ان کا رشتہ ہی نہیں ٹوٹا تھا بلکہ عدن اپنے دل سے دانین کے لیے ہر جذبہ نوچ کر پھینک چکا تھا۔

ارسل نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے دانین کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔ تبھی دانین کے لبوں سے سسکی سنائی دی تھی۔ وہ اٹھا اور تیز قدموں سے باہر نکلتا زور سے دروازہ بند کر گیا۔ ضبط کرتے کرتے بھی دانین کی آنکھ سے ایک آنسو نکلتا بالوں میں جذب ہو گیا۔

اس سے شکوہ نہیں رویے کا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اس سے امید بے تحاشا تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہ شاہ مینشن کے مین گیٹ کے سامنے کھڑا ایک پل کو ہچکچایا تھا لیکن پھر جی کڑا کرتا قدم آگے بڑھا گیا۔ گھر میں داخل ہوا تو سامنے لاؤنج میں ہی زرین بیگم، چھوٹی پھوپھو، ردابہ، ثمن اور عدن بیٹھے تھے۔

السلام علیکم "!ارسل نے چہرے پر سنجیدگی سجائے مشترکہ"
سلام کیا۔

ردابہ !دانین کی بکس، چند ڈریسز اور اس کا ضروری سامان"
کسی بیگ میں ڈال کر دے دو۔ ذرا جلدی پلیز !مجھے ہاسپٹل جانا
"ہے، کچھ دیر کے لیے بڑی پھوپھو کو ٹھہرا کر آیا ہوں وہاں۔
،سب کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ ردابہ کی جانب متوجہ ہوا
ردابہ اثبات میں سر ہلاتی دانین کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

کیسی ہے اب وہ؟ "دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے انا کو پس"
پشت ڈال کر عدن نے ارسل سے دانین کے متعلق سوال کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

لیکن ارسل بنا اس کی جانب دیکھے ، بغیر اس کی بات کا جواب دیئے سامنے دیوار پر لگی پینٹنگ کو دیکھے گیا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

ار سل میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔ "عدن کو غصہ آیا تھا" ارسل کے اس انداز پر۔

کیوں پوچھ رہے ہیں؟ "گردن گھما کر عدن کی جانب دیکھتے" ہوئے ارسل نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔ ایک پل کو عدن لاجواب ہوا۔ چہرے پر خفت دکھائی دی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تم اتنے روڈ کیوں ہو رہے ہو میرے ساتھ؟ وہ بھی اس "
لڑکی کے لیے؟ "اگلے ہی پل طیش کے عالم میں ہاتھ میں پکڑا
میگزین ٹیبل پر پٹختے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تو ارسل نے
سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔

یہ سوال پوچھنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے آپ کو۔ "ارسل کا"
لہجہ سپاٹ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

کیوں حق نہیں ہے؟ تم شاید بھول رہے ہو کہ بڑا بھائی ہوں"
میں تمہارا۔ "عدن سخت لہجے میں کہتا اس کے مقابل آیا تھا۔
ارسل کتنے ہی پل اس کے غصے بھرے چہرے کو دیکھے گیا۔

آپ بڑے بھائی تھے لیکن صرف تب تک جب تک آپ"
عقل اور سمجھ میں بڑے تھے۔ جو کچھ آپ نے کیا اس کے بعد
آپ کا کردار ، آپ کا قد بہت چھوٹا ہو گیا ہے میری نظر
میں۔ آپ میرے آئیڈیل تھے ، میں فین تھا آپ کا، اس لیے
آپ کی عزت کرتا تھا لیکن اب وہ فیز کسی بلبلے کی طرح پھٹ
کر ہوا میں تحلیل ہو چکا ہے۔ میرا آپ سے اب صرف ایک
رشتہ باقی ہے اور وہ یہ کہ آپ میری بہن کومل کے جیٹھ ہیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اور اگر میری بہن کی خوشیاں اس رشتے سے نہ جڑی ہوتیں تو میں آپ سے یہ رشتہ بھی ختم کر چکا ہوتا۔ لیکن میں کومل کو دوسری دانین نہیں بنانا چاہتا۔ میں اس کے ماتھے پر اب طلاق کا دھبہ نہیں لگانا چاہتا اسی لیے چپ ہوں۔ بہتر ہو گا کہ میرے دل میں آپ کے لیے جو تھوڑی سی عزت بچی ہے اسے قائم رہنے دیں۔ "ارسل کی نگاہیں سرد تھیں۔ عدن کتنے ہی پل بے یقینی سے اسے دیکھے گیا۔ کیا یہ وہی ارسل تھا جو کبھی اس پر جان چھڑکتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ان کے رشتے میں صدیوں کے فاصلے آگئے ہوں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920209

ٹھیک !تم مجھے ہی قصوروار سمجھتے ہو نا؟ تو میرے ایک سوال"
کا جواب دو۔ اگر دانین کی جگہ سمعیہ ہوتی اور میری جگہ تم، تو
تم کیا کرتے؟ بہت محبت کرنے لگے ہو نا تم سمعیہ سے۔ اگر
تمہیں تمہاری شادی کے دن علم ہو کہ تمہاری ہونے والی دلہن
تمہیں چیٹ کر رہی ہے تو کیا رد عمل ہو گا تمہارا؟ یقیناً تم
بھی وہی کرتے جو میں نے کیا۔ کیونکہ کوئی بھی غیرت مند مرد
اپنی بیوی کا کسی اور سے تعلق برداشت نہیں کر سکتا۔ "عدن
ارسل کے اس رویے پر گویا پاگل ہو رہا تھا۔ اسے خود بھی علم
نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جبکہ ارسل نے اس کی بات پر
نگاہیں اٹھا کر ایک نظر کچن کے دروازے پر کھڑی سمعیہ کی
جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ ارسل کا یہ روپ

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202199

آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ شاید سمعیہ بھی اس کا یہ انداز دیکھ کر دنگ تھی۔

اللہ نہ کرے کبھی ایسا ہو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر کبھی" ایسا ہوا یا میں آپ کی جگہ ہوتا تو کبھی بھی وہ سب نہ کرتا جو آپ نے کیا۔ اگر مجھے اپنی شادی کے دن یہ معلوم ہوتا کہ میری ہونے والی بیوی کا کسی اور سے افیئر ہے تو اسے بھری محفل میں رسوا کرنے کی بجائے تنہائی میں لے جا کر اس سے سوال کرتا۔ اسے صفائی کا ایک موقع تو ضرور دیتا۔ اور اگر واقعی وہ غلط ہوتی، یا کسی اور کے سنگ زندگی گزارنے کی خواہشمند ہوتی تو خاموشی سے اسے چھوڑ دیتا۔ یوں ساری دنیا کے سامنے

Classic Urdu Material USB#1023202109

اس کی عزت کو نیلام تو ہر گز نہ کر تا۔ آپ دانین کو بیوی کے طور پر قبول نہیں کرنا چاہتے تھے نہ کرتے، لیکن یہی سوچ لیتے کہ وہ انسان ہے، اور اس سے بڑھ کر آپ کی کزن ہے۔ "یوں ساری دنیا میں اسے تماشا بنا کر کونسی تسکین ملی آپ کو؟ ارسل کے لہجے میں اس بار شکایت تھی ، دکھ اور اذیت تھی۔ عدن چپ سا ہو گیا۔ اس کے پاس ارسل کی بات کا کوئی جواب نہ تھا۔

ارسل "!ردابہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے بیگ اس کی" جانب بڑھایا۔ ارسل نے ایک آخری نگاہ عدن کے چہرے پر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ڈالی، پھر بیگ تھام کر تیز قدموں سے چلتا ہوا شاہ مینشن سے نکل گیا۔

››››››››››››››››

وہ دانین کے لیے اس کا لباس اور ناشتہ لے کر آیا تھا جب کاریڈور میں موجود بڑی پھوپھو اور ان کے شوہر اظفر ملک کی باتوں کی آواز پر ٹھٹھا۔ قدم خود بخود زنجیر ہوئے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اظفر !وہ معصوم کہاں جائے گی اس حال میں؟ آپ تو ساری"
صورتحال سے واقف ہیں پھر بھی یہ سب " ...بڑی پھوپھو کی
آواز میں نمی کے ساتھ ساتھ بے بسی بھی شامل تھی۔

میری طرف سے بھاڑ میں جائے۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن"
وہ لڑکی میرے گھر نہیں آئے گی سمجھی تم؟ ارے جن چچا تایا
نے اسے اتنے برسوں سے پالا ان کی عزت کا ہی خیال نہیں
کیا اس نے تو ہماری کیا لاج رکھے گی وہ؟ دنیا تو پہلے ہی ہزاروں
باتیں کر رہی ہے ، اب تم کیا چاہتی ہو کہ اسے اپنے گھر میں
پناہ دے کر میں اپنے ہی سر میں خاک ڈلواؤں؟ مجھ میں اتنی
ہمت نہیں ہے۔ ایک بدکردار لڑکی کے لیے میرے گھر میں

Classic Urdu Material SBH#1013320209

کوئی جگہ نہیں ہے۔ تمہارے بھائی اسے اپنے گھر رکھتے ہیں یا گھر سے نکال دیتے ہیں وہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ جس کے ساتھ راتیں گزارتی رہی ہے ، منہ کالا کرتی رہی ہے اس کے ساتھ چلی جائے اب۔ اور اگر وہ نہیں اپناتا تو شہر میں بہت سے دارالامان موجود

ہیں۔"اظفر ملک سنگدلی کی انتہا پر تھے۔ارسل نے لب بھینچتے ہوئے بمشکل خود پر قابو رکھا۔

اظفر صرف چند دن کی بات ہے۔ اسے اس حادثے کے بعد" سنبھلنے کے لیے کچھ وقت چاہیے۔ اس وقت اسے کسی اپنے کی ضرورت ہے اور آپ تو جانتے ہیں دونوں گھرانوں کے لوگ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دل میں زہر بھرے بیٹھے ہیں اس کے خلاف۔ اگر کچھ دن وہ ہمارے گھر۔۔۔۔۔ "بڑی پھوپھو کا لہجہ التجائیہ تھا لیکن اظفر ملک نے ان کی بات کاٹ دی تھی ۔

ایک بار کہہ دیا نا کہ میرے گھر میں اس لڑکی کے لیے کوئی " جگہ نہیں تو بات سمجھ میں نہیں آتی تمہیں؟ میری ایک بات اپنے ذہن میں اچھی طرح سے بٹھا لو۔ اس لڑکی کا ذکر بھی سننا پسند نہیں مجھے۔ اس لیے اگر دوبارہ تم نے مجھے فورس کیا کہ میں اس آوارہ کو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دوں تو میں تمہیں بھی فارغ کر دوں گا۔ بھتیجی کی فکر کرنی ہے یا اپنے گھر کی، فیصلہ تمہارا ہے۔ اگر اپنا گھر بچانا ہے تو اگلے ایک گھنٹے میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تم گھر میں موجود ہو ورنہ مجھے ایک پل نہیں لگے گا طلاق نامہ سائن کرنے میں۔ "اظفر ملک سخت لہجے میں کہتے وہاں سے چلے گئے۔ کاریڈور کا موڑ مڑتے ہوئے ارسل کو دیکھ کر وہ ایک پل کے لیے چونکے تھے۔ لیکن پھر نخوت سے سر جھکتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ارسل گہری سانس لیتا آگے بڑھا، قدموں کی آہٹ پر بڑی پھوپھو نے سر اٹھایا۔

ارسل تم؟ "اسے دیکھ کر انہوں نے فوراً آنسو صاف کیے" تھے۔

Classic Urdu Material ISBN 1013320199

آپ دائین کے لیے پریشان مت ہوں پھوپھو !ہاسپٹل سے"
وہ میرے ساتھ میرے گھر جائے گی۔ "ارسل کا لہجہ نرم تھا۔
وہ پھوپھو کی کیفیت سے باخبر تھا تبھی ان سے کوئی شکوہ بھی
نہیں تھا۔

لیکن ارسل !روزبینہ بھابھی کا لہجہ دیکھا تھا کل میرج ہال"
میں؟ وہ کبھی دانین کو اپنے گھر رکھنے پر راضی نہیں ہوں
گی۔ "بڑی پھوپھو کے لہجے میں بہت سے خدشات تھے۔

آپ کیوں فکر کر رہی ہیں پھوپھو؟ ماما بابا کو کیسے راضی کرنا"
ہے وہ میرا مسئلہ ہے۔ دانین میرے ساتھ ہی جائے گی، ڈونٹ

Classic Urdu Material USBN#1013320219

وری !میراخیال ہے آپ کو اب گھر جانا چاہیے۔ میں یہیں ہوں دانین کے پاس۔ "ارسل نے ان کی پریشانی کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ انہوں نے آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی کوشش میں سر جھکا لیا۔

مجھے کال کر کے بتاتے رہنا دانین کی حالت کے بارے"
میں۔ "انہوں نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔ ارسل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ان کے جانے کے بعد خود کو نارمل کرتا اس روم کی جانب بڑھ گیا جہاں دانین کو رکھا گیا تھا۔ اندر داخل ہوا تو دانین کو جاگتے پایا۔

Classic Urdu Material USBN#1013202109

اس کے چہرے پر رقم اذیت پڑھتے ہوئے ارسل کو اندازہ ہوا تھا کہ وہ باہر ہونے والی سب باتیں سن چکی تھی۔ اور شاید اظفر ملک کے منہ سے اپنے لیے اُگلا جانے والا زہر بھی۔ وہ تھکے تھکے انداز میں آگے بڑھا اور خاموشی سے دانین کے ناشتے کے لیے بریڈ نکالنے لگا۔ دانین کے لبوں پر بھی خاموشیوں نے ڈیرہ ڈال لیا تھا۔ فقط دل ہی تھا جو اب تک اپنوں کی بے رخی کی اذیت محسوس کرتا تھا۔ وہ زندہ تو تھی لیکن اس کے وجود سے زندگی کا احساس ختم ہو چکا تھا. دور دور تک فقط ویرانی پھیلی تھی۔ ویران آنکھیں، ویران چہرہ، ویران وجود اور ویران روح۔۔۔

کچھ پنچھی جھنڈ میں اڑتے ہوں

اور رستہ بھی کچھ مشکل ہو

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

کچھ دور افق پر منزل ہو

اک پنچھی گھائل ہو جائے

اور بے دم ہو کر گر جائے

تو رشتے ناطے پیارے سب

کب اس کی خاطر رکتے ہیں

اس دنیا کی ہے ریت یہی

جو اڑتے رہو تو ساتھ بہت

جو رک جاؤ تو تنہا ہو۔۔۔!!!

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دانین کو گھر آئے آج دوسرا دن تھا۔ شام ہو رہی تھی جب ارسل دانین کے لیے کھانے کا کچھ سامان لیے کچن میں داخل ہوا۔ ڈاکٹرز نے اسے ہلکی پھلکی غذا دینے کا کہا تھا اور ارسل اس کے کھانے پینے کا پورا خیال رکھ رہا تھا۔ کچن میں داخل ہوتے ہی پہلا سامنا روزینہ بیگم سے ہوا جو اپنی نگرانی میں ملازمہ سے کھانا بنوا رہی تھیں۔ ارسل نے انہیں مکمل طور پر نظر انداز کیا اور شاپرز سے چیزیں نکالتے ہوئے انہیں فریج میں رکھنے لگا۔

یہ تماشا کب تک چلے گا اس گھر میں؟ "روزینہ بیگم کو ارسل" کا یوں نظر انداز کرنا بری طرح کھلا تھا تبھی طنزیہ لہجے میں مخاطب ہوئیں۔ ویسے بھی وہ کل سے ارسل کی دانین کے لیے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

فکر مندی، خدمت گزاری دیکھ رہی تھیں اور یہ سب دیکھ کر گویا جلتے توے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ آج بھڑاس نکالنے کا موقع ملا تھا تو وہ یہ موقع ہر گز گنوانا نہیں چاہتی تھیں۔ ان کی بات پر ایک لمحے کے لیے ارسل کے ہاتھ تھمے، پھر لب بھینچ کر خود کو کچھ کہنے سے باز رکھتے ہوئے وہ پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

ارسل !میں تم سے مخاطب ہوں۔ "ارسل کی خاموشی نے" روزینہ بیگم کے غصے کو ہوا دی تھی وہ بنا ملازمہ کی موجودگی کا خیال کیے چیخ اٹھی تھیں۔ ارسل نے سب چیزیں فریج میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

رکھتے ہوئے فریج کا دروازہ بند کیا۔ پھر ہاتھ جھاڑ کر مڑتے ہوئے ملازمہ کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

جی کہیے !کس تماشے کی بات کر رہی ہیں آپ؟ "روزینہ بیگم" کا دانین کے ساتھ رویہ کافی ہتک آمیز تھا تبھی ان سے بات کرتے ہوئے ارسل کا لہجہ بھی سرد سا تھا۔

یہ لڑکی کب تک رہے گی ہماری گھر؟ "روزینہ بیگم کے لہجے" میں تلخی تھی۔

Classic Urdu Material USB#10123202109

پہلی بات اس کا نام لڑکی نہیں دانین ہے۔ اور دوسری بات"
یہ اس کے بھائی کا گھر ہے۔ وہ جب تک چاہے یہاں رہ سکتی
ہے۔"ارسل نے چبا چبا کر ہر لفظ ادا کیا تھا۔ روزینہ بیگم کے
غصے کا گراف بلند ہونے لگا۔

یہ جو اس سے ہمدردی کا بھوت تمہارے سر چڑھ کر بول رہا"
ہے اسے اتار پھینکو تو بہتر ہے۔ تم ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے
کہ اس گھر کے فیصلے کرنے لگو۔ تمہارے بڑے ابھی زندہ ہیں
فیصلے کرنے کے لیے۔ دنیا دیکھی ہے ہم نے ہمیں اچھی طرح
معلوم ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ "روزینہ بیگم کا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لہجہ سخت تھا۔ ارسل چند لمحے ان کی آنکھوں میں دیکھتا رہا جہاں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔

آپ لوگ بڑے ہیں تو اپنے فیصلوں سے اپنا بڑا پن ثابت" کریں۔ آپ لوگوں کی سمجھ تو انتہائی بچگانہ ہے۔ دنیا دیکھی ہے لیکن دنیا کو پرکھنے کا ہنر نہیں آپ لوگوں کے پاس۔ کسی کے چہرے کے تاثرات سے ، کسی کی آنکھوں سے جھلکتے جذبات سے یہ اندازہ تک نہیں کر سکتے آپ لوگ کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ بس ایک بات دماغ میں بٹھا لی تو اس پر قائم رہنا ہے "آپ سب کو۔ چاہے سامنے والا دہائیاں دیتے دیتے مر جائے۔ ارسل سلگ کر رہ گیا تھا سب کے اس رویے پر۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

بکواس بند کرو ارسل !یہی تربیت کی ہے ہم نے تمہاری کہ" کسی غیر کے لیے اپنے ہی ماں باپ سے زبان لڑاؤ؟"روزینہ بیگم کا بس نہ چل رہا تھا کہ ارسل کے چہرے پر دو تھپڑ لگا دیں۔

وہ غیر نہیں ہے ماں "!ارسل نے ضبط کرتے ہوئے کہا تھا۔" باتوں کی آواز سن کر کومل بھی بھاگتی ہوئی کچن کے دروازے پر آئی تھی اور اب حیران پریشان سی معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہاں بہت اپنی ہے تمہاری۔ اتنی اپنی کہ اس کے سامنے تمہیں" اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ پہلے عدن کو پاگل کیا ہوا تھا اس نے اپنے پیچھے اور اب تمہیں بھی۔۔۔ اسے تو دھوکا کھا کر عقل آگئی ہے لیکن خدا جانے تمہیں کب عقل آئے گی۔ طوائفوں والا کام شروع کر دیا ہے اس نے جو ہر مرد کو رجھاتی ہے، اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور "....روزینہ بیگم خود بھی نہیں جانتی تھیں کہ طیش کے عالم میں وہ کیا کیا بولتی چلی جارہی ہیں۔ ارسل سے جب غصہ ضبط کرنا محال ہونے لگا تو اس نے ہاتھ مار کر چولہے پر رکھی دیگچی الٹ دی، روزینہ بیگم کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔ وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوتیں ہکا بکا سی ارسل کو دیکھنے لگیں۔ وہ بہت ٹھنڈے مزاج کا، پر سکون

Classic Urdu Material ISBN# 9013202109

انسان تھا لیکن آج۔۔۔ اس کی ایسی حرکت اس بات کی گواہ تھی کہ اس کے اندر لاوا پک رہا تھا جو ذراسی ٹھیس لگنے پر پھٹ سکتا تھا۔

چپ ہو جائیں اب۔ بالکل چپ !آپ ماں ہیں اسی لیے لحاظ" کر رہا ہوں ورنہ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے جان سے مار چکا ہوتا میں۔ کسی کے کردار کے بارے میں اس طرح سے بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے آپ کو۔ وہ جو ہے، جیسی ہے اپنے ہر عمل کے لیے خدا کو جواب دہ ہے۔ آپ انسان خدا بننے کی ،کوشش نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ "مٹھیاں بھینچے وہ غرایا تھا آنکھوں میں سرخی جھلکنے لگی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ارسل !یہ کیا طریقہ ہے اپنی ماں سے بات کرنے کا؟ "گلریز" صاحب کی دھاڑ سنائی دی تھی۔ وہ آفس سے ابھی لوٹے تھے اور ارسل کی بات سن چکے تھے۔ ارسل نے ایک نظر ان پر ڈالی، پھر بغیر کچھ کہے دروازے کی جانب بڑھا جب روزینہ بیگم کی آواز نے اسے رکنے پر مجبور کیا تھا۔

یوں چیخنے چلانے ، برتن توڑنے اور غصہ دکھانے سے تم میرا" فیصلہ بدلوا نہیں سکتے ارسل !یہ میرا گھر ہے ، یہاں کون رہے گا کون نہیں یہ میں طے کروں گی۔ اور کم از کم وہ لڑکی تو اس گھر میں ہر گز نہیں رہے گی۔ "روزینہ بیگم کی ضد اپنی جگہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پر قائم تھی۔ ارسل مڑا اور قدم قدم چلتا ان کی جانب آتا ان کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

یہ گھر آپ کا ہے نا؟ اس گھر میں فیصلے کرنے کا حق بھی" آپ ہی رکھتی ہیں تو ٹھیک ہے پھر، اس گھر میں آپ اکیلی رہیں۔ دانین کے لیے اگر اس گھر میں جگہ نہیں ہے تو پھر میں بھی اس گھر میں نہیں رہوں گا۔ آپ سمجھ لیجیے گا کہ آپ کا کوئی بیٹا تھا ہی نہیں۔ "ارسل ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ کر دروازے سے نکلتا چلا گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ارسل !ارسل !میری بات سنو۔ "گلریز صاحب اس کے پیچھے"
لپکے تھے جو شدید طیش کے عالم میں اپنے کمرے کی جانب بڑھا
تھا۔ کومل بھی ان کے عقب میں تھی۔

پیچھے ہٹ جایئے بابا "!وہ طیش سے ان سے مخاطب ہوا۔"

ارسل ہوش میں آؤ۔ پہلے کیا کم تماشہ ہوا تھا جو اب تم اور"
تمہاری ماں ایک نیا ڈرامہ تیار کیے بیٹھے ہو۔ اور کتنی جگ ہنسائی
کرواؤ گے تم لوگ ہماری؟ "گلریز صاحب جانتے تھے اولاد جوانی
میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو جاتی ہے۔ اور ارسل نے اگر کہا تھا
کہ وہ اس گھر سے چلا جائے گا تو اس پر عمل کرنے سے بھی نہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہچکچاتا، اس لیے اس وقت جوش کی بجائے ہوش سے کام لینا تھا انہیں۔

ڈرامہ تو یہ کری ایٹ کر رہا ہے اس ڈرامے باز لڑکی کے" ساتھ مل کر۔ گلریز کہہ دیتی ہوں میں کسی صورت۔۔۔ "روزینہ بیگم شوہر کی موجودگی سے شہہ پا کر پھر کچھ بولنے جارہی تھیں جب گلریز صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

میں بات کر رہا ہوں نا اس سے؟ سمجھا لوں گا اسے۔ تم"
درمیان میں مت آؤ۔ "گلریز صاحب کی بات پر روزینہ بیگم منہ
ہی منہ میں بڑبڑاتیں خاموش ہو گئیں۔

مجھے کچھ بھی سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے بابا !ان لوگوں"
کے دل و دماغ میں مجھے اور دانین کو لے کر جو خناس بھرا
ہے، میری اس کے لیے فکر مندی کو یہ لوگ جو رنگ دے
رہے ہیں میں ان کی اس غلط سوچ کو دور کرنے کے لیے ان
سے دو دو ہاتھ نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ دانین
میری بہن کی طرح ہے۔ اور بھائی مشکل وقت میں بہنوں کا
سہارا بنتے ہیں، انہیں بے آسرا نہیں چھوڑتے۔ میں ہمیشہ،ہر مقام

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

پر دانین کے ساتھ کھڑا رہوں گا۔ چاہے ساری دنیا اس کی مخالف بن جائے۔ "ارسل کا لہجہ مضبوط تھا جبکہ چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی تھی۔

ٹھیک ہے پھر میں ہی چلی جاتی ہوں اس گھر سے۔ تم لوگ" رکھ لو اسے جو تم سب کی سگی ہے۔ "روزینہ بیگم نے کسی طرح دال گلتی نہ دیکھ کر آخری حربہ آزمایا۔

خدا کا واسطہ ہے مما چپ ہو جائیں۔ اب بس کر دیں۔ پتا" نہیں ہو کیا گیا ہے اس گھر کو۔ ہر وقت جنگ کا ماحول بنا رہتا ہے۔ "کومل جھنجھلائے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

مجھے ہی چپ کروانا تم سب۔ میں ہی بری ہوں بس اس گھر"
میں۔"روزینہ بیگم آنسو چھپاتیں کمرے سے نکل گئیں۔

ارسل !پاگل پن چھوڑ دو۔ تمہیں پتا تو ہے تمہاری ماں کی"
عادت کا۔ دانین گھر میں ہے ، کہیں نہیں جارہی وہ۔ اس لیے
تم بھی سکون سے بیٹھ جاؤ۔ اس گھر سے جانے کا خیال نکال دو
دل سے۔ یہ گھر تمہارا بھی ہے۔ "گلریز صاحب نے اس کے
ہاتھ سے سوٹ کیس پکڑ کر واپس رکھا۔ پھر کومل کو لے کر
اس کے کمرے سے نکل آئے۔ البتہ دل میں پختہ ارادہ کر لیا
تھا کہ صبح شاہویز صاحب سے بات کر کے اس سب کا کوئی نہ

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

کوئی حل تو ضرور نکالیں گے کیونکہ دانین کی اس گھر میں موجودگی انہیں بھی اب برداشت نہیں تھی۔

****

تم لوگ بیٹھو !میں ابھی آتا ہوں۔ "ساحر نے ان تینوں کو" ایک جانب موجود چیئرز پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود کمرے سے نکل گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"طارق ! تمہیں معلوم ہے سر نے کیوں بلایا ہے ہمیں؟"

روحان نے طارق کو مخاطب کیا تو طارق نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کندھے اچکا دیے کہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا آج کی اس میٹنگ کا مقصد کیا ہے، کچھ دیر بعد ساحر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں تین بیگز تھے۔ اسکول بیگز جیسے بیگز۔۔۔جن پر ان تینوں کے نام کی چٹیں لگی ہوئی تھیں۔ ساحر نے چٹ دیکھ کر تینوں کو بیگز تھمائے۔

یہ بیگز تم تینوں کے لیے ہیں۔ ان بیگز میں کچھ سامان موجود" ہے جس میں تم تینوں کے الگ الگ جگہوں کے بس ٹکٹس، بلیو ٹوتھ ڈیوائسز ، ایک ایک پرچی جس پر وہ ایڈریس درج ہے

Classic Urdu Material ISBN#9780135202199

جہاں تم لوگوں کو پہنچنا ہے، ریوالور اور بلٹس ہیں۔ رات تک تم سب کو ایک ایک بندے کی تصویر بھیج دی جائے گی۔ پرچی پر درج ایڈریس پر پہنچنے کے بعد وہاں سے تصویر والے شخص کو فالو کرتے ہوئے تم لوگ بلاسٹ کے لیے ٹارگٹ کی گئی جگہ تک پہنچو گے۔ ابھی آدھے گھنٹے تک تم تینوں کو نکلنا ہے۔ کل کا دن بہت اہم ہے ہمارے لیے کیونکہ کل ہمیں شعیب کرمانی کے مشن کو ناکام کرتے ہوئے اپنے مشن کو کامیاب بنانا ہے۔

ان کا ٹارگٹ چار شہروں کی چار جگہیں ہیں اور ہم بھی چار افراد ہیں۔ کل ہم چاروں ان چار شہروں میں ہونے والے بلاسٹ روکیں گے۔ راء کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں بڑی سطح پر خون خرابا کر کے تئیس مارچ 2020 کو تاریخ میں یادگار

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دن بنادیں، لیکن تئیس مارچ 2020 خود راء کے لیے یادگار دن بن جائے گا جسے وہ لوگ کبھی بھول نہیں پائیں گے۔ مجھے پورا یقین ہے ہم دشمن کو شکست دیں گے۔ تم لوگوں کو جو بھی تیاری کرنی ہے اس آدھے گھنٹے میں کر لو کیونکہ اس کے بعد تم تینوں کو سفر پر روانہ ہونا ہے جہاں تم سب کی منزل الگ الگ ہے۔ "ساحر نے آگے کی پلاننگ سے انہیں آگاہ کیا۔

لیکن سر !یہ سب آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ میرا مطلب یہ" ،ایڈریسز جہاں ہمیں پہنچنا ہے اور جن تصاویر کا آپ نے ذکر کیا وہ سب آپ کو کہاں سے ملی ہیں؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

سب انفارمیشن صحیح ہیں؟ "روحان نے دل میں ابھرتا خدشہ زبان سے بیان کیا۔

اگر شعیب کر مانی ہمارے درمیان اپنا مخبر رکھ سکتا ہے تو ہم" کیوں نہیں؟ تم لوگ فکر مت کرو، یہ انفارمیشن بالکل درست ہے۔ "ساحر کے لہجے میں اطمینان تھا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ ہم لوگ اپنے مشن کے بہت" قریب ہیں اب۔ "طلحہ کے لہجے میں خوشی تھی۔ ان سب کی آنکھوں کی چمک بتارہی تھی کہ وہ کامیابی کو اپنا مقدر بنا کر رہیں گے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بیسٹ آف لک !ان شاء اللہ مشن مکمل ہونے کے بعد"
ملاقات ہو گی۔ کوئی بھی غیر معمولی چیز محسوس ہو تو فورا مجھ
سے رابطہ کرنا ہے تم تینوں نے۔ مطلوبہ ایڈریسز پر پہنچ کر
اطلاع دینی ہے اور کل کے دن ہر لمحہ ہم چاروں رابطے میں
رہیں گے، انڈر سٹینڈ؟ "ساحر نے ضروری ہدایات دیں۔

یس سر "!سب نے بیک وقت جواب دیا تھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

طارق !اس مشن میں تمہیں بھی ریوالور استعمال کرنا پڑے گا"
کیونکہ تمہیں بھی دشمن کو شوٹ کرنا ہے۔ میں کسی اور بندے
کا بھی ارینج کر سکتا تھا لیکن تم تینوں سے زیادہ بھروسہ کسی پر
نہیں مجھے۔ اب یہ نہ ہو اس مشن کے بعد پھر سر عبید اللہ
سے میری شکایت کرنے پہنچ جاؤ تم۔ "ساحر کا لہجہ ہلکا پھلکا تھا
جبکہ طارق نے خفگی سے اسے گھورا۔

ایسا کچھ نہیں ہے ساحر !تمہارے ساتھ کسی مشن پر کام"
اسٹارٹ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے لیکن مزہ بھی آتا ہے۔ تمہارا
حب الوطنی کا جذبہ دیکھ کر ہمارے دل میں بھی اس پاک وطن
کے لیے محبت بھرے جذبات ابھرتے ہیں۔ خاص طور پر جب

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تم نے وطن اور دوستی میں سے وطن کو چنا، مجھے فخر ہوا تھا تم پر اور خود پر بھی کہ مجھے ایک محب وطن کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ رہی بات دشمن کو شوٹ کرنے کی تو فکر مت کرو۔ شوٹنگ گیمز میں بہت سے دشمنوں کو مار گرایا تھا میں نے۔ اب ریئل لائف میں بھی ایک شوٹنگ گیم ہونی چاہیے۔ فتح ہماری ہی ہو گی ان شاء اللہ "!طارق نے خلوص نیت سے جواب دیا تھا۔

اوکے سر، فی امان اللہ "!طلحہ م کہتے ہوئے آگے بڑھا، تینوں" باری باری ساحر سے گلے ملتے دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220299

کوئی میرے وجود کی

ایک ایک رگ کو بھی کاٹ ڈالے

تب بھی اتنی اذیت نہ ہو

جتنی اذیت مجھے

ایک لمحے کی یہ سوچ دیتی ہے کہ

تم کسی اور کو میسر ہو۔۔۔!!!

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

آج نجانے کتنے دن بعد اس نے آسمان کی شکل دیکھی تھی۔ ٹیرس پر کھڑی وہ اداس نظروں سے دور افق پر غروب ہوتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔ شام کا اندھیرا گہرا ہوتے ہوتے دن کی روشنی کو پوری طرح نگلنے کو تیار تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے بدنصیبی نے اس کی زندگی کو نگل لیا تھا۔ اب تو رونے کو آنسو بھی نہ بچے تھے۔ بس ہر طرف خالی پن تھا۔ اس کے وجود میں، اس کے دل میں کوئی جذبہ باقی نہیں رہا تھا۔ وہ فقط مٹی کا پتلا بن کر رہ گئی تھی جسے اب کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

اس نے ریلنگ سے ہاتھ ہٹائے۔ پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ٹیرس کی دوسری جانب آئی۔ گلی میں جھانکا جہاں کچھ بچے ہنستے کھیلتے دکھائی دے رہے تھے۔ دانین کے لبوں پر اذیت بھری مسکان بکھری۔ کتنا اچھا ہوتا ہے نا یہ

Classic Urdu Material ISBN#9015920199

بچپن۔۔۔ جہاں کوئی فکر، کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ کتنا اچھا ہو کہ بچپن ختم ہوتے ہی زندگی بھی ختم ہو جائے۔ نجانے کیوں خدا نے انسانوں کو اس دنیا میں بھیج دیا جہاں تکلیفوں کے سوا کچھ نہیں۔ جہاں ہر انسان دوسرے انسان کا دشمن بنا پھرتا ہے۔ سر جھٹکتے ہوئے اس نے تکلیف دہ سوچوں سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔

اس کی پر سوچ نگاہ شاہ مینشن کے لان تک گئی جہاں چیئر پر کوئی بیٹھا تھا شاید، اس کی پشت سے دانین جان چکی تھی کہ وہ کون ہے۔ تبھی بے خود سی اسے دیکھے گئی۔ چند منٹ بعد ہی اندر سے ثمن آتی دکھائی دی جس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔ شاید وہ عدن کے لیے شام کی چائے اور اسنیکس لائی تھی۔ دانین سمن کی طرف متوجہ ہی نہیں تھی، وہ تو بس بے اختیاری کی کیفیت

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

میں اس سنگدل کو دیکھے جا رہی تھی جس کا اب سائیڈ پوز دکھائی دے رہا تھا۔ کیونکہ وہ بھی گردن موڑے ثمن کو آتا دیکھ رہا تھا۔ ثمن نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس سے کچھ کہا تھا۔ وہ اب نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ شاید چائے پینے سے انکار کیا تھا اس نے۔ جبکہ ثمن اب اصرار کر رہی تھی جب عدن اٹھ کھڑا ہوا۔

اسی لمحے ثمن کی نگاہ اوپر ٹیرس پر کھڑی دانین پر پڑی تھی جس کی آنکھوں میں عجیب سی حسرت تھی۔ ثمن نے لب بھینچے، پھر کچھ سوچتی تیزی سے عدن کی جانب بڑھی، اسے بازو سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اس کے گلے لگ گئی۔ وہ اب روتے ہوئے عدن سے کچھ کہہ رہی تھی، یہ منظر دیکھتی دانین کی آنکھوں میں کچھ ٹوٹا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کبھی اس شخص کی قربت کے خواب دیکھے تھے اس نے۔اور آج اپنی جگہ کسی اور کو دیکھنا اذیت کی آخری حد تھی۔وہ چہرے پر زخمی پن لیے انہیں دیکھے جارہی تھی۔شاید اپنے ضبط کو آزمانا چاہتی تھی یا خود کو تکلیف دینے میں مزہ آنے لگا تھا اسے۔ ثمن اب عدن سے الگ ہوتے ہوئے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔عدن کا ہاتھ اس کے کندھے پر تھا۔پھر عدن نے ثمن کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو انگلی کی پور سے صاف کیا۔اسی لمحے دانین کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تو اس کا ارتکاز ٹوٹا۔تو ایک دم چونکی، گردن موڑی تو عقب میں ارسل کو کھڑے پایا۔وہ بھی دانین کی نظروں کے تعاقب میں شاہ مینشن کے لان کا منظر دیکھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material SBN#1013320109

خود کو اذیت پہنچانے کا کیا فائدہ دانین؟ یہ بات تسلیم کر لو" ،کہ وہ شخص جا چکا ہے تمہاری زندگی سے۔ اب وہ جہاں رہے جس کے ساتھ بھی رہے ، تمہیں اس بات سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ جو زندگی سے جا چکا ہے اسے دل سے بھی نکال دو۔ جینا سہل ہو جائے گا۔ "ارسل اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا تبھی نرم لہجے میں اس سے کہا تھا۔

کسی کو دل سے نکالنا اتنا آسان ہوتا تو دنیا میں کوئی مجنوں یا" پاگل نہ ہوتا۔ نہ کوئی کسی کے عشق میں دیوانہ ہوتا اور نہ محبت میں شاعر بنتا۔ "دانین کی نظریں اب ان دونوں کی پشت پر

Classic Urdu Material ISBN#9013202199

،تھیں جو چیئرز پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ بالکل پر سکون
.خوش باش

وقت ہر مرہم کا علاج ہے دانین !تمہاری قسمت میں یہ گھاؤ"
لکھا تھا تو یقین رکھو اس گھاؤ کے لیے کوئی نہ کوئی مر ہم بھی
ضرور ہو گا۔ ہر چیز میں ، ہر کام میں خدا کی مصلحت ہوتی ہے
تو یقینا اس سب میں بھی کوئی تو بہتری ہو گی نا تمہارے لیے۔
وہ شخص غلط کرنے کے باوجود بھی پر سکون ہے ،اسے کوئی
پچھتاوا نہیں تو تم صحیح ہو کر بھی کیوں پچھتاؤ؟ کیوں اس کی یاد
میں خود کو جلاؤ؟ اگر وہ زندگی میں آگے بڑھ چکا ہے تو تم
کیوں ایک اسی نقطے پر رکی ہوئی ہو؟ تمہیں بھی آگے بڑھنا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

چاہیے، آگے بڑھو گی تو زندگی میں ملنے والے پرانے غم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ اور دیکھنا ایک وقت آئے گا جب تمہیں یاد "بھی نہیں رہے گا کہ کبھی تم اس فیز سے بھی گزری تھی۔

ارسل آہستگی سے کہتے ہوئے اسے اس اذیت سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور وہ واحد شخص تھا جو اس کے ساتھ مخلص تھا، جو اس مشکل وقت میں ہر ممکن ساتھ دے رہا تھا اس کا۔ دانین نے اس کی بات کی ترمیم یا تردید کیے بغیر اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

اندر چلیں؟ "ارسل نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب" دیکھا کہ وہ نہیں چاہتا تھا دانین مزید یہاں اس جگہ رہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تبھی دانین خاموشی سے وہاں سے ہٹتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

وہ فون کی اسکرین کو یک ٹک دیکھتی نجانے سوچوں کی کن وادیوں میں بھٹک رہی تھی جب دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ دانین نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا۔ پھر فوراً اسکرین پر زوم کی گئی عدن کی مہندی کی

رات کی تصویر کو بیک کرتے ہوئے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

آجائیں۔ "فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔ "

دروازہ کھلا تو اندر داخل ہونے والے شخص کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔ جس دن سے وہ اس گھر میں آئی تھی صرف ارسل اس کے کمرے میں آتا تھا۔ باقی کسی نے نہ وہاں جھانکنے کی زحمت ... کی تھی ، نہ ہی اس کا حال احوال دریافت کرنے کی اور آج

تایاجی آپ؟؟ "وہ دوپٹہ سر پر جماتی اپنی جگہ سے اٹھی۔ شاہ"

ویز صاحب کے عقب میں گلریز صاحب بھی اندر داخل ہو رہے

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

تھے۔ دانین کی بات کے جواب میں انہوں نے اس پر ایک نظر تک ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا۔ شاہ ویز صاحب کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ وہ دونوں اب بیڈ کے سامنے رکھے گئے صوفہ کم بیڈ پر بیٹھ چکے تھے۔ دانین بھی لب کچلتی بیڈ پر ایک جانب ٹک گئی۔ کتنے ہی لمحے خاموشی کی نذر ہوئے ، گلریز صاحب اور شاہ ویز صاحب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے کچھ بات کی۔ پھر شاہ ویز صاحب نے ایک نظر دانین کے جھکے سر کی جانب دیکھتے ہوئے فائل کھولی۔

"یہ جائیداد کے پیپرز ہیں۔ وراثت میں سکندر بھائی کا جو حصہ بنتا تھا وہ ہم نے تمہارے نام کر دیا ہے کیونکہ ہم لوگ اپنے

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

سر پر کوئی بوجھ نہیں رکھنا چاہتے۔ تم عاقل و بالغ ہو ، اپنے فیصلے خود کرنے کا شعور رکھتی ہو، لہذا ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں تمہارے بابا کا حصہ دے دیا جائے۔ ہمارے والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی ہم تینوں بھائیوں کو یہ گھر بنا کر دیئے تھے۔ اس لحاظ سے سکندر بھائی کا گھر جو ان کی موت کے بعد سے بند پڑا ہے وہ بھی تمہارا ہے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے اس گھر کو بیچ دو یا جو بھی کرنا چاہو، تم پر کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی۔ اپنی طرف سے ہم نے دونوں بہنوں کا حصہ نکالنے کے بعد جائیداد کی منصفانہ تقسیم کی ہے۔ تم یہ پیپرز دیکھ لو اور اگر کوئی سوال کرنا چاہو تو کر سکتی ہو۔ "شاہ ویز صاحب کا لہجہ اجنبیت بھرا تھا۔ ان کی بات پر دانین سر اٹھائے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کتنے ہی پل خالی خالی نگاہوں سے انہیں تکے گئی۔ شاہ ویز صاحب ہمیشہ اسے بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور آج اس کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا تھا انہوں نے۔ اور یہ ...جائیداد کا بٹوارہ۔۔۔۔ کیا مطلب تھا اس سب کا؟ کیا اپنے دلوں سے نکالنے کے بعد وہ لوگ اب اسے اپنے گھر سے بھی نکال دینا چاہتے تھے؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس بھری دنیا میں ان کے سوا دانین کا اور کوئی نہیں ؟؟ اس کے خون کے رشتے اتنے ظالم کیسے ہو سکتے تھے؟ وہ بہت سے سوال پوچھنا چاہتی تھی لیکن ان دونوں کے چہروں پر سردمہری دیکھ کر زبان جیسے گنگ ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کی خاموشی کو ان دونوں نے نجانے کیا معنی پہنائے تھے ۔ شاہ ویز صاحب نے سوالیہ نگاہوں سے گلریز

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

صاحب کی جانب دیکھا تھا۔ ان کی آنکھوں میں چھپا سوال سمجھ کر گلریز صاحب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گویا اُنہیں تسلی دی۔ پھر وہ دانین کی جانب متوجہ ہوئے، اس پل دانین نے نظریں جھکاتے ہوئے آنکھوں میں آتی نمی چھپانے کی کوشش کی تھی۔ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں دبوچے وہ دل میں اٹھتی ٹیسوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔ بظاہر خاموش اور پر سکون نظر آنے والی لڑکی کے سینے میں کتنے طوفان اٹھ رہے تھے سامنے موجود دونوں ہستیاں اس بات سے انجان تھیں۔

ایک بات اور کرنی تھی تم سے دانین !پچھلے دنوں جو کچھ ہوا" اس کے اثرات ، اس کے نتائج ہم لوگ اب تک بھگت رہے

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

ہیں۔ تمہارے لیے تو بہت آسان ہے یوں کمرے میں بند ہو کر دنیا کی نظروں سے چھپ جانا، لیکن شرمندگی سے دو چار تو ہمیں ہونا پڑ رہا ہے، جب لوگ طرح طرح کے سوال پوچھتے ہیں ہم سے۔ کیونکہ ہم نہ تو گھر میں بند ہو کر رہ سکتے ہیں اور نہ دنیا سے چھپ کر رہ سکتے ہیں۔ خیر پرانی باتیں دہرا کر وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو کچھ ہوا اسے بدلا تو نہیں جا سکتا لیکن ایک طریقہ ہے جس سے تمہاری کی گئی غلطی کو سدھارا جاسکتا ہے۔ "گلریز صاحب سانس لینے کو رکے تھے۔ دانین کی شکوہ کرتی نگاہیں ان کی جانب اٹھی تھیں۔ وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ اس نے کوئی غلطی نہیں کی ، انہیں سمجھانا چاہتی تھی کہ جو کچھ ہوا فقط ایک غلط فہمی کی بنا پر ہوا۔ لیکن

Classic Urdu Material ISBN#1013520109

الفاظ نہ جانے کہاں جا سوئے تھے۔ اس کے لبوں سے ایک لفظ تک بر آمد نہ ہو پایا۔

انفیکٹ طریقہ نہیں بلکہ ہم سب کا مشترکہ فیصلہ ہے یہ، جس" میں ردو بدل کی کوئی گنجائش نہیں۔ دیکھو میں جانتا ہوں میری بات سے تمہیں تکلیف پہنچے گی، لیکن سچ یہی ہے کہ تمہاری وجہ سے ہمارے سب گھرانوں کا ماحول خراب ہورہا ہے۔ عجیب سی ٹینشن چھائی ہے ہر جگہ، تناؤ کی سی کیفیت ہے بس، ہر کوئی دوسرے سے کھنچا کھنچا سا ہے .سب کچھ نارمل کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی فیصلہ لینا ناگزیر ہے۔ اور بہت سوچنے سمجھنے کے بعد ہم نے یہی طے کیا ہے کہ تمہیں سادگی سے اس شخص کے

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ساتھ رخصت کر دیا جائے جو مہندی کی رات تمہارے ساتھ تھا۔ شاید اسی طرح کچھ عزت بچ جائے ہماری، اور دنیا کے منہ بند ہو جائیں۔ تمہارا رابطہ تو ہوگا اس شخص کے ساتھ۔ اس لیے جتنی جلدی ہو سکے تم اسے کہو کہ اپنے والدین کو بھیج کر شادی کی تاریخ لے اور تم سے نکاح کر کے تمہیں اپنی عزت بنا کر اپنے ساتھ لے جائے۔" گلریز صاحب نے بات مکمل کرتے ہوئے دانین کی بے یقینی بھری آنکھوں میں دیکھ کر نظریں پھیر لی تھیں جبکہ وہ ...وہ ساکت سی اپنی جگہ بیٹھی رہ گئی تھی گویا ہلنے کے قابل بھی نہ رہی ہو ۔ سامنے بیٹھے دونوں مردوں کی بہت عزت کرتی تھی وہ۔ اپنے سگے باپ کے مرنے کے بعد ان دونوں کو ہی باپ کی جگہ دیکھا تھا۔ ان کی محبت ، ان کی

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320209

نرمی اور شفقت کی عادی تھی اور آج ...آج وہ لوگ تنگ آ گئے تھے اس سے۔ ان کے لیے بوجھ بن گئی تھی وہ، جسے اتار پھینکنا چاہتے تھے وہ لوگ۔ ان کے گھروں کی ٹینشن بن چکی تھی وہ۔

آج دانین کو سمجھ آئی تھی کہ دنیا میں راجہ ، سکندر اور شہزادے تک قسمت سے مات کیوں کھا چکے تھے۔ آج اسے معلوم ہوا تھا کہ جب قسمت پلٹا کھاتی ہے تو کیسے بڑے سے بڑا شخص بھی منہ کے بل گرتا ہے۔ آج اس پر انکشاف ہوا تھا کہ تقدیر کیسے انسان کو دھول چٹاتی ہے۔ کیسے یہ تقدیر پل میں تخت و تاج الٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے ۔ اس کے لیے یہ احساس سوہان روح تھا کہ نہ تو اس کے خونی رشتوں کے دلوں میں اس کے لیے جگہ رہی تھی اور نہ گھروں میں۔ وہ بے قصور

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

،ہوتے ہوئے بھی ان سب کی نظروں میں اپنا مقام کھو چکی تھی
بے مول ہو چکی تھی۔

گلریز ٹھیک کہہ رہا ہے۔ بلکہ ایسا کرو تم ابھی ہمارے سامنے"
ہی اس شخص کو کال کر کے اس سے بات کرو۔ یہ معاملہ جتنی
جلدی نمٹ جائے اتنا اچھا ہے۔"شاہ ویز صاحب نے بھی گلریز
صاحب کی باتوں کی تائید کی تھی ۔ شاید وہ لوگ سب کچھ طے
!کر کے آئے تھے۔ لیکن کیا ارسل کو معلوم تھا یہ سب؟ نہیں
اگر اسے معلوم ہوتا تو دونوں تایا اس کی گھر میں غیر موجودگی
میں دانین کے کمرے میں نہ آتے۔ یقینا وہ بے خبر تھا ہر بات
سے۔ دانین نے گہری سانس بھرتے ہوئے حواس قائم رکھنے کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کوشش کی۔ پھر نظریں جھکا کر بیڈ شیٹ کے ڈیزائن کو دیکھنے لگی۔

آپ لوگ یہی چاہتے ہیں نا کہ میں اس گھر سے چلی جاؤں تا" کہ آپ سب کی زندگیوں میں سکون آ سکے؟ٹھیک ہے، ایک دن کی مہلت دے دیں مجھے۔ میں وعدہ کرتی ہوں ایک دن سے زیادہ نہیں رہوں گی اس چھت کے نیچے۔ کل کا سورج ڈھلنے سے پہلے میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس گھر سے چلی جاؤں گی۔ "اس کا سر اب بھی جھکا ہوا ہی تھا۔ لہجہ بالکل بے تاثر تھا، نہ کوئی شکوہ نہ گلہ ، نہ نمی نہ غصہ، اور نہ ہی کوئی ناراضگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ہمارا وہ مطلب نہیں تھا۔ ہم لوگ یہی چاہتے ہیں کہ وہ شخص" تمہیں اپنائے اور " ...شاہویز صاحب کے لہجے میں ہلکی سی شرمندگی کا عنصر تھا، دانین نے ایک زخمی نگاہ ان کے چہرے پر ڈالی۔

آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے تایا جی !آپ " سب اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے بڑے تایا جی نے کہا کہ میں عاقل و بالغ ہوں، اپنے فیصلے خود کرنے کا شعور رکھتی ہوں۔ تو اب میں اپنی زندگی کا ہر فیصلہ خود کروں گی۔ صرف ایک دن برداشت کر لیں مجھے۔ اس کے بعد آپ سب کو میری شکل دیکھنے کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ "اذیت

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کے عالم میں کہا تھا اس نے۔ کمرے میں بو جھل پن طاری ہوا تھا۔ وہ ناخن سے بیڈ شیٹ کو کھروچ رہی تھی گویا اندر کی فرسٹریشن نکالنے کی کوشش کر رہی ہو ۔ گلریز صاحب اور شاہ ویز صاحب کے پاس کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا۔ فائل وہیں رکھ کر دونوں اٹھے ، جاتے جاتے گلریز صاحب ایک پل کو مڑے تھے۔

مجھے امید ہے کہ تم ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو ارسل کو" بتا کر اسے ہم سب سے بد گمان کرنے کی کوشش نہیں کرو گی ".ان کے لہجے میں کیا تھا دانین سمجھ نہیں سکی۔ وہ کوئی سادہ جملہ نہیں تھا۔ اس میں التجاء، دھمکی ، ریکویسٹ، حکم اور

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

نجانے کیا کیا پوشیدہ تھا۔ دانین نے خالی الذہنی کی کیفیت میں جھکا سر اثبات میں ہلا دیا۔ ویسے بھی وہ اتنی کم ظرف تو کبھی نہیں رہی تھی کہ باپ بیٹے کے درمیان بد گمانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتی۔ گلریز صاحب اور شاہ ویز صاحب کمرے سے جا چکے تھے، دانین کی نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔

شادی؟؟ ہونہہ۔۔۔ "وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔ ہنسی میں درد" موجود تھا۔ پھر اچانک اس کی ہنسی تھمی۔ گلریز صاحب اور شاہ ویز صاحب کی نکاح کی بات نے اسے شدید تکلیف پہنچائی تھی، اور وہی تکلیف اب اس کی آنکھوں سے نفرت بن کر جھلکنے لگی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جس شخص کی وجہ سے میرے کردار کو داغدار کیا گیا، جس"
کے نام کی تہمت لگائی گئی مجھ پر ، میرے جذبات و احساسات
،کو منجمند کر دیا گیا، مجھے جیتے جی مردوں سے بد تر بنادیا گیا
جس نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا، اس انسان کے لیے
میرے پاس نفرت کے سوا کچھ نہیں۔ شادی تو دور کی بات ہے
میں اس شخص کی شکل تک دیکھنا گوارا نہ کروں۔ "وہ ہذیانی
کیفیت میں بڑبڑائی تھی۔

اس دنیا میں اگر نفرت کی کوئی حد ہے تو میری تم سے "
نفرت ہر حد کراس کر چکی ہے۔ اگر مجھے زندگی میں ایک قتل

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کرنے کی اجازت دے دی جائے تو میرے ہاتھوں سے قتل ہونے والے واحد شخص تم ہو گے۔ کاش !کاش تم ایک بار۔۔۔ فقط ایک بار زندگی میں مجھ سے ملو اور میں تمہیں اذیت کی اس انتہا سے آشنا کرواؤں جس انتہا پر میں پہنچی ہوں، ہر اس درد سے گزاروں جس درد کو میں نے سہا ہے، بے اعتباری کے اس احساس سے روشناس کرواؤں جو بے اعتباری میں نے اپنوں کی نظر میں دیکھی ہے۔ کاش۔۔۔ "وہ عجب جنونی کیفیت میں کہتی تصور میں ساحر لغاری سے مخاطب تھی ۔اس شخص سے جس کا وہ نام تک نہیں جانتی تھی لیکن اسی اجنبی انسان کے ساتھ اس کا نام جوڑ کر اسے بدنام کر دیا گیا تھا۔ اس شخص سے جسے وہ اپنی بربادی کا ذمہ دار سمجھتی تھی، جس کو اپنی آنکھوں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرتا دیکھنا چاہتی تھی۔ دانین کے دل میں ساحر لغاری کے لیے پلتی نفرت اسے جلا کر خاکستر کرنے کے درپے تھی۔

››››››››››››››››››››

کیسا جارہا ہے سفر؟ "وہ ان تینوں کو کانفرنس کال پر لیتا" بلیوٹوتھ ڈیوائس کان سے لگائے اب کھڑکی میں کھڑا تلخ کافی کے سپ لے رہا تھا۔ ایک ہاتھ عادتاً ٹراؤزر کی جیب میں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پرفیکٹ "!تینوں کی جانب سے ایک ہی جواب موصول ہوا۔"

فائن !تم تینوں کو ایک ایک تصویر واٹس ایپ کی ہے میں نے"
ذرا چیک کرو" .وہ نظریں باہر سڑک پر بھاگتی دوڑتی گاڑیوں پر ،
جمائے کہہ رہا تھا۔ دوسری جانب چند لمحوں کی خاموشی چھائی
رہی۔

دیکھ لیں؟ "اس نے ذرا توقف سے پھر سوال کیا۔"

یس سر "!تینوں کی طرف سے مثبت جواب ملا تھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اب تم تینوں کو اپنی اپنی بس میں تصویر میں موجود شخص کو" تلاش کرنا ہے لیکن انتہائی احتیاط کے ساتھ تاکہ دشمن چوکنا نہ ہو سکے۔ "ساحر نے بات کرتے کرتے کافی کا ایک اور گھونٹ بھرا۔ جواباً پھر سے چند لمحوں کی خاموشی چھائی تھی۔

مل گیا؟؟ "ساحر نے اگلا سوال دہرایا۔ طلحہ اور روحان کی" جانب سے مثبت جواب ملا تھا جبکہ طارق کی جانب خاموشی چھائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

طارق "!ساحر نے اس کی خاموشی پر اسے پکارا۔"

ہاں !دشمن تو میری بغل میں بیٹھا ہے۔ "طارق کی پھنسی"
پھنسی آواز سنائی دی، لہجہ قدرے خوفزدہ اور انتہائی دھیما تھا۔

،ڈونٹ وری طارق !تمہیں کچھ بولنے کی ضرورت نہیں ہے"
بس مجھے سنو ".ساحر کو بس میں ہوتا شور سنائی دے رہا تھا اور
وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اس شور میں طارق کے ساتھ بیٹھا شخص
یقین طارق کے کان میں لگی ڈیوائس سے برآمد ہونے والی
آوازیں نہیں سن سکے گا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اوکے "!طارق قدرے ریلیکس ہوا ورنہ تصویر والے شخص کو" ساتھ بیٹھے دیکھ کر اور اس کے لیے ساحر کے منہ سے دشمن کا لفظ سن کر ایک پل کے لیے وہ حواس باختہ ہو کر رہ گیا تھا۔

یہ تینوں اشخاص جن کی تصاویر میں نے سینڈ کی ہیں یہ" شعیب کرمانی کے وہ بندے ہیں جنہیں وہ آج لاہور سے تینوں شہروں میں بھیج رہا ہے تا کہ کل وہاں بلاسٹ کروا سکے۔ اس لیے اب تم تینوں کو اپنی اپنی بس میں موجود شعیب کرمانی کے ان بندوں کا پیچھا کرنا ہے۔ طارق تم آزاد کشمیر جا رہے ہو اسی لیے تمہاری نظر ساتھ بیٹھے شخص پر ہی ہونی چاہیے۔ اس کی ہر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

حرکت کو نوٹ کرنا اور آزاد کشمیر میں جہاں جس شہر ، جس جگہ وہ شخص بس سے اترے گا اسی اسٹیشن پر تمہیں اترنا ہے۔ طلحہ تم راولپنڈی میں اپنی بس میں سوار شعیب کرمانی کے بندے کا پیچھا کرو گے اور روحان تم ایبٹ آباد میں۔ باقی لاہور میں شعیب کرمانی اور اس کے بندوں کو میں سنبھال لوں گا۔ یہی تینوں آدمی ہمارے اس مشن کو کامیاب بنائیں گے اور تم تینوں کو منزل تک پہنچانے کا ذریعہ بنیں گے ، از دیٹ کلیئر؟؟ "ساحر نے انہیں آگے کا پلان سمجھایا تھا۔ تینوں کی طرف سے اوکے کا جواب ملا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

لیکن سر !جو ایک ایک ایڈریس لکھ کر ہمارے بیگز میں رکھا"
آپ نے اس کا کیا؟ "طلحہ نے ان سب کے دل کی بات
پوچھی تھی۔

وہ ایڈریس ان جگہوں کا ہے جہاں ان تینوں آدمیوں کو جانا"
ہے کل ہونے والے بلاسٹ کے لیے سامان لینے۔ مطلب بارود
اور بم وغیرہ لینے۔ کیونکہ شعیب کرمانی یہ سب سامان پہلے ہی
مطلوبہ شہروں میں پہنچا چکا ہے۔ اس کے تینوں آدمی جو تم
تینوں کے ساتھ سفر میں ہیں وہ اس وقت بالکل خالی ہاتھ ہیں۔
اور یہ ایڈریسز احتیاطاً لکھ کر دیے گئے ہیں تم تینوں کو کہ اگر
بائے چانس بس میں بیٹھے شعیب کرمانی کے بندے تم لوگوں سے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

مس ہو جائیں تو تم لوگ اس ایڈریس پر پہنچ کر انہیں کیچ کر سکو۔ کیونکہ انہیں سامان لینے کے لیے اڈوں پر تو جانا ہی پڑے گا۔ جب سامان لے کر وہ لوگ وہاں سے نکلیں گے تب ان کا پیچھا کرتے کرتے تم لوگ بھی ٹارگٹ کی گئی جگہوں پر پہنچ جاؤ گے۔ لیکن ایک بات یادر کھنا، جب تک میرا آرڈر نہ ملے تم لوگ کسی کو شوٹ نہیں کرو گے۔ "ساحر کا لہجہ حکمیہ تھا۔

وہ تو ٹھیک ہے سر !لیکن ایک سوال ہے۔ اگر ہم لوگوں کو " انہیں شوٹ ہی کرنا ہے تو کیوں نہ ابھی شوٹ کر دیں؟ یا کل جب وہ بارود لینے اڈوں پر جائیں گے تب انہیں ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اڈوں، بارود اور اسلحہ وغیرہ کو بھی تباہ کر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دیں گے ، ٹارگٹ پلیسز پر پہنچنے کا انتظار کرنا ضروری ہے کیا؟

روحان نے دل میں اٹھتا سوال پوچھا۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے"

کھڑکی کی جانب جھکا تھا، آواز انتہائی دھیمی تھی تا کہ کوئی اور نہ

سن سکے۔

انتظار کرنا ہی تو ضروری ہے روحان !اگر وقت سے پہلے"

انہیں ختم کریں گے تو شعیب کرمانی اور راء کا وہ بندہ سنجے ورما

دونوں کوئی نہ کوئی متبادل تلاش کر لیں گے اپنے گھٹیا ارادوں

کو کامیاب بنانے کے لیے۔ ویسے بھی یہ تینوں افراد جو تم

لوگوں کے ساتھ محو سفر ہیں یہ تو فقط مہرے ہیں جنہیں ختم

کرنے سے دشمن کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ دشمن ایسے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہزاروں اور لوگ ڈھونڈ سکتا ہے۔ اسی لیے ہمیں ان وطن غداروں کے ساتھ ساتھ دشمن کو بھی ختم کرنا ہے ، اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے تا کہ پھر کبھی کوئی ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ تک اٹھا کر نہ دیکھے سکے۔ "ساحر کی پر سوچ نگاہیں اب دور آسمان پر بھٹک رہی تھیں ۔

گاٹ اٹ سر "!روحان اس کی بات سمجھ گیا تھا۔"

اوکے ، اب صبح بات ہو گی۔ اپنے اپنے اسٹیشن پر اتر کر مجھے" انفارم کر دینا اور بہت محتاط رہنا ہے اب تم تینوں کو۔ ہماری ذراسی لاپرواہی وطن کو بہت بڑے نقصان سے دو چار کر سکتی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہے اس لیے ہو شیار رہنا اور پل پل کی خبر دیتے رہنا مجھے۔

دلوں میں یہ امید قائم رکھنا کہ کل جیت ہماری ہو گی ان شاء اللہ !ہیو آ سیف جرنی "!ساحر نے بات مکمل کرتے ہوئے کال منقطع کی اور مگ میں موجود کافی کو ایک آخری گھونٹ میں ختم کرتے ہوئے کھڑکی سے ہٹ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#9781013220209

›››››››››››››››››››

مقام نقطہ بدل گیا ہے،،،

نکھر رہے تھے، بکھر گئے ہیں۔۔۔!!!

وہ پچھلے دو گھنٹوں سے اپنے سامنے بیڈ پر بہت سی چیزیں بکھرائے، ان پر یک ٹک نظریں جمائے ساکت سی بیٹھی تھی جب مین گیٹ پر سنائی دیتے ارسل کی گاڑی کے ہارن نے اسے چونکایا۔ تھکے تھکے سے انداز میں اس نے وہ تمام چیزیں سمیٹنی شروع کیں اور انہیں ترتیب سے ایک جانب پڑے باکس میں رکھنے لگی۔ یہ سب وہ گفٹس تھے جو ہر اہم موقع پر عدن اسے دیتا رہا تھا۔ اب جب رشتہ ہی باقی نہ رہا تھا تو وہ ان گفٹس کو رکھ کر کیا کرتی؟ یہی سوچ کر وہ گفٹس عدن کو واپس بھجوانے کا سوچا تھا اس نے۔ باقی سب چیزیں باکس میں رکھنے کے بعد دانین کی نگاہ سائیڈ ٹیبل پر پڑے اپنے سیل فون تک گئی۔ یہ فون بھی اسے عدن نے گفٹ کیا تھا۔ جو سم اس فون میں تھی وہ بھی عدن کے نام تھی، اس فون میں سیو آدھی سے زیادہ تصاویر عدن کی تھیں۔ دانین نے

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

فون اٹھایا، گیلری کھول کر ایک حسرت بھری نگاہ عدن کی تصاویر پر ڈالی۔ پھر گہری سانس لیتے ہوئے ڈیلیٹ آل پر کلک کر دیا۔ گویا پچھلے چار سالوں کی سب یادوں کو مٹایا تھا۔ فون آف کرتے ہوئے وہ اب اسے بھی باکس میں رکھ رہی تھی۔ پھر ٹیپ کی مدد سے اس ڈبے کا منہ بند کرتے ہوئے اسے ایک جانب رکھ دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر وہ اٹھی، الماری سے ایک سیاہ رنگ کا ہینڈ بیگ نکالا۔ یاسیت کے عالم میں اب وہ بیگ سے سب چیزیں نکال کر بیڈ پر رکھتی جا رہی تھی۔ سیاہ گاگلز، ریڈ شیڈ کی لپ اسٹک، ٹشو پیپر کا پیک، ہینڈز فری، ایک ڈائری اور مزید چند چھوٹی موٹی چیزیں۔ یہ سب چیزیں، حتی کہ یہ بیگ بھی اس کی مما کا تھا جسے اس نے اب تک سنبھال کر رکھا تھا۔ اس ہینڈ بیگ کو کبھی کبھار سینے سے لگا کر وہ اپنی ماں کا لمس محسوس کرنے کی کوشش کیا کرتی تھی۔ گم صم سے انداز میں ان چیزوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دانین

Classic Urdu Material ISBN#9781320209

نے وہ چھوٹی سی ڈائری اٹھائی جس میں چند فون نمبرز درج تھے۔اس کی مما کو فون نمبرز اکثر بھول جاتے تھے اس لیے انہوں نے وہ چھوٹی ڈائری لی تھی جس میں قریبی رشتہ داروں کے فون نمبر لکھ رکھے تھے۔تاکہ کبھی کوئی ایمرجنسی ہو یا فون کہیں کھو جائے تو وہ اپنے کسی رشتہ دار سے رابطہ کر سکیں۔

دانین نے ڈائری کھولی تو پہلے صفحے پر سب سے اوپر اس کی مما کی ہینڈ رائیٹنگ میں ان کا ہی فون نمبر درج تھا جو پہلے کبھی ان کے استعمال میں ہوتا تھا لیکن اب نہ ممار ہی تھیں اور نہ ہی ان کا وہ فون نمبر۔اس سے نیچے بابا کا فون نمبر تھا۔یہ نمبر بھی اب بند ہو چکا تھا لیکن ان نمبرز کو دیکھ کر دانین کے پرانے زخم تازہ ہوئے تھے۔خود پر ضبط کے پہرے بٹھاتے ہوئے اس نے صفحہ پلٹ دیا۔دوسرے صفحے پر اس کی نانو کے گھر کا نمبر درج تھا۔اس کی مما کی شادی سے پہلے ہی اس کے نانا جی کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور مما کی شادی کے دو ماہ

Classic Urdu Material ISBN#9013302109

بعد نانو بھی خالق حقیقی سے جاملی تھی۔ بہن بھائی کوئی تھا نہیں تو اس کی مما کے پاس میکے کے نام پر کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ اس کے باجود انہوں نے اپنے میکے کا لینڈ لائن نمبر ڈائری میں محفوظ کر رکھا تھا۔ کسی زمانے میں اس کی مما اپنے پیرنٹس کے گھر کا نمبر دیکھ کر چپکے چپکے آنسو بہایا کرتی تھیں اور آج اسی طرح دانین بھی ان کے اپنے ہاتھوں سے لکھے گئے نمبرز دیکھے کر رو رہی تھی۔ کاتب تقدیر نے شاید دونوں ماں بیٹی کی قسمت کا یہ حصہ ایک ہی قلم سے لکھ دیا تھا۔

دھندلی پڑتی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے دانین نے صفحہ پلٹا تو اگلے صفحے پر دونوں تایا جی کے نمبر موجود تھے۔ اس سے اگلے صفحے پر بڑی پھوپھو اور چھوٹی پھوپھو کے نمبر تھے اور اس سے

Classic Urdu Material ISBN#1015202109

اگلے صفحے پر پہنچی تو وہاں ایک نمبر کے ساتھ رخسانہ نام لکھا تھا۔ رخسانہ اس کی مما کی کزن تھیں جن سے اس کی مما کی بہت دوستی تھی۔ دونوں کی شادیاں ہو جانے کے باوجود ان میں رابطہ قائم تھا اور اس دنیا سے جانے سے پہلے اس کی مما اکثر اسے خالہ رخسانہ کے بارے میں بتایا کرتی تھیں۔ پتا نہیں یہ نمبر اب آن تھا یا نہیں لیکن دانین ایک بار اپنی قسمت کو آزمانا چاہتی تھی۔ اس گھر سے جانے کا فیصلہ تو کر لیا تھا اس نے لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ بھری دنیا میں وہ اکیلی نہیں رہ سکتی۔ رشتوں کے نام پر اگر اس کے پاس کچھ بچا تھا تو فقط رخسانہ خالہ تھیں۔ شاید اس رشتے سے ہی اسے کوئی سہارا مل جائے ۔ یہی سوچ کر اس نے اس نمبر پر رابطہ کرنے کے

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

بارے میں سوچا تھا کہ اسے امید تھی اس در پر اسے ٹھکرایا نہیں جائے گا۔ یہاں سے اسے مایوس نہیں لوٹایا جائے گا۔ وہ اس صفحے پر نظریں جمائے بت بنی بیٹھی تھی جب کمرے کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے ارسل اندر داخل ہوا۔ حسب معمول اس نے آتے ہی سلام کیا تھا ۔

ساتھ ہی حال احوال دریافت کیا۔

بیٹھو۔ "دانین نے چیزیں سمیٹتے ہوئے اس کے بیٹھنے کے لیے" جگہ بنائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

کیا ہو رہا ہے؟ "ارسل نے ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا۔ اشارہ" بیڈ پر بکھری چیزوں کی جانب تھا۔ وہ دانین کو آہستہ آہستہ سنبھلتے دیکھ کر اب قدرے مطمئن تھا۔

کچھ نہیں بس یونہی۔۔۔ "دانین نے سب چیزیں واپس بیگ" میں رکھنی شروع کیں۔

ارسل میرا ایک کام کرو گے؟ "دانین نے بیگ ایک جانب" رکھتے ہوئے آس بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہاں کیوں نہیں، کہو۔ "ارسل کو خوشی ہوئی تھی کم از کم وہ" بولنے تو لگی تھی۔ ورنہ اس کی خاموشی ارسل کو ڈرا دیتی تھی۔ دانین نے جواب دینے کی بجائے ڈائری اس کی جانب بڑھائی۔

اس نمبر پر کال کر کے چیک کرنا یہ نمبر آن ہے؟ اور اگر " نمبر آن ہوا تو میری بات کروا دینا۔ "دانین نے ڈائری پر موجود نمبر کی جانب اشارہ کیا۔

اوکے لیکن کس کا نمبر ہے یہ؟ اور تمہارا فون کہاں ہے؟ اگر" بیلنس نہیں تھا تو مجھے بتا دیتیں۔ میں کروا دیتا بیلنس۔ "ارسل نے جیب سے فون نکالتے ہوئے ساتھ ہی ڈائری تھامی ۔ وہ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

بات سے انجان تھا کہ دانین کے دماغ میں کیا چل رہا ہے یا وہ کیا فیصلہ لے چکی ہے۔

مما کی کزن ہیں یہ ، رخسانہ خالہ۔ "دانین نے دوسرا سوال " دانستہِ نظر انداز کر دیا۔ ارسل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر ملایا۔ چند بیلز کے بعد فون اٹھا لیا گیا تھا۔ ارسل نے رخسانہ خالہ کے بارے میں استفسار کیا تو چند لمحوں بعد ان سے بات کروائی گئی۔

یہ لو تمہاری خالہ ہیں لائن پر۔"ارسل نے فون دانین کی" جانب بڑھادیا۔ دانین نے لب کچلتے ہوئے فون تھاما کہ وہ جانتی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تھی جب ارسل کو رخسانہ خالہ کو کال کرنے کے مقصد کا علم ہوا تو وہ بہت ناراض ہو گا، ہنگامہ مچائے گا لیکن اس وقت یہ فیصلہ ناگزیر تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے ارسل اور اس کے پیرنٹس کے درمیان دوریاں آئیں۔ اس لیے اس کا ان سب کی زندگیوں سے دور چلے جانا ہی بہتر تھا۔ وہ سیل فون لیے بالکونی کی جانب چلی گئی، اب دھیمے لہجے میں بات کرتے ہوئے وہ رخسانہ خالہ سے چند دن ان کے گھر رہنے کی اجازت مانگنے کے ساتھ ساتھ ان کے گھر کا ایڈریس وغیرہ پوچھ رہی تھی۔ اور واقعی اسے نا امید نہیں لوٹایا گیا تھا۔ رخسانہ خالہ اس کی آمد کا سن کر بہت خوش ہوئی تھیں۔ اس طرف سے پر سکون ہونے پر دانین فون کاٹتے ہوئے مڑی تو پیچھے ارسل کو

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کھڑے پایا جو شاکڈ سا اسے دیکھے جا رہا تھا۔ دانین ایک پل کے لیے گڑبڑائی۔

"...اس نے کچھ کہنا چاہا تھا جب ارسل کے" ارسل !وہ میں چہرے کے شاک بھرے تاثرات کو غصے میں بدلتے دیکھا۔

"یہ سب کیا تھا دانین؟ تم اپنی خالہ سے ان کے گھر رہنے کی اجازت کیوں مانگ رہی تھی جبکہ میں تم سے کہہ چکا ہوں تم یہیں رہو گی ہمارے گھر۔ "چبا چبا کر ہر لفظ ادا کرتے ہوئے ارسل سراپا سوال بنا اس کے سامنے کھڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مجھے جانا ہے ارسل !مجھے پتا ہے تم بہت اچھے ہو ، سگے بھائی" سے بھی بڑھ کر ساتھ دیا ہے تم نے میرا۔ اس وقت جب سب لوگ میرے کردار کے حوالے سے مشکوک تھے ، مجھ پر کیچڑ اچھال رہے تھے، تم نے بغیر کوئی وضاحت، کوئی صفائی مانگے مجھ پر بھروسہ کیا۔ لیکن اب میں مزید یہاں نہیں رہ سکتی۔ مجھے۔۔۔ "دانین نرمی سے کہتی اندر آئی تھی جب ارسل نے اس کی بات کاٹی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گھر میں سے کسی نے کچھ کہا ہے تم سے؟ مما نے؟ بابا یا"
کومل نے؟؟ "وہ اب ایک نیا سوال اٹھا چکا تھا۔ دانین نے
دکھ سے اس کی جانب دیکھا۔

تمہیں لگتا ہے کہ کسی کو مجھ سے کچھ کہنے کی ضرورت ہے؟"
یا پھر میں اتنی ناسمجھ ہوں کہ رویوں کو پرکھنے کا ہنر نہیں
جانتی؟ "دانین کا لہجہ اب کی بار شکستگی لیے ہوئے تھا۔

تمہیں ان کے رویوں پر دلبرداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں"
ہے دانین !اور میری بات کان کھول کر سن لو۔ تم کہیں نہیں
جا رہی ہو یہیں رہو گی تم۔ ہاں اگر تمہیں اپنی خالہ سے ملنے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

جاتا ہے تو میں خود تمہیں ان سے ملوا لاؤں گا لیکن تمہیں ہمیشہ کے لیے اس گھر سے جانے یا ان کے گھر رہنے کی اجازت ہر گز نہیں دوں گا میں۔" ارسل کا انداز قطعیت بھر اتھا، دانین کتنے ہی پل اس کے غصے سے تنے چہرے کو دیکھے گئی۔

اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ جوکر ہوں میں یا سینگ نکل آئے" ہیں میرے سر پر؟ "اس کی خاموشی پر ارسل کا موڈ مزید بگڑا تبھی وہ جھلاتے ہوئے کہہ گیا۔

دو دن پہلے تم نے ہی مجھ سے کہا تھا نا ارسل کہ مجھے سب" بھول کر آگے بڑھنا چاہیے تو یہی تو کر رہی ہوں میں۔ آگے

Classic Urdu Material USBN#1013202109

بڑھنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کر رہی ہوں اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم میری اس کوشش کو ناکام ہر گز نہیں کرو گے۔ یہ بات تم بھی اچھی طرح جانتے ہو اور میں بھی کہ یہاں اس جگہ ، اس گھر میں ، عدن کے سامنے رہ کر میں کبھی اپنی زندگی کے اس دردناک فیز سے نہیں نکل پاؤں گی۔ کبھی موو آن نہیں کر سکوں گی، میری زندگی اسی ایک نقطے پر جمی رہے گی کہ کیسے مجھے ذلیل کیا گیا۔ آگے بڑھنے کے لیے مجھے یہ سب بھولنے کی ضرورت ہے اور یہ سب بھولنے کے لیے یہاں سے جانے کی۔ میں نے یہ فیصلہ یونہی جذبات میں آ کر نہیں لیا۔ یہاں سے دور جاؤں گی تو خود کو سمیٹ سکوں گی نا۔ جب تک مجھے سہارے ملتے رہیں گے میں یونہی کمزور بن کر دوسروں پر

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

انحصار کرتی رہوں گی۔ وہاں رہوں گی تو دنیا میں سروائیو کرنا سیکھوں گی۔ میرے اس فیصلے کی بدولت ہو سکتا ہے اگلے چند سالوں بعد تم مجھے ایک مضبوط لڑکی کے روپ میں دیکھ سکو۔ تو سوچو تم ایک کمزور ، دبو اور ٹوٹی بکھری سی دانین کو دیکھنا چاہو گے یا اس کی جگہ ایک مضبوط ، انڈیپینڈنٹ لڑکی کو؟ یقینا تمہاری چوائس بھی دوسری ہی ہو گی۔ فیصلہ کڑا ہے لیکن اس ، وقت یہی بہترین فیصلہ ہے۔ اور پھر میں اکیلی نہیں ہوں رخسانہ خالہ ہوں گی نا میرے ساتھ۔ "وہ دھیمے انداز میں ارسل کو قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔ اس کی بات پر ارسل خاموش سا ہو گیا کہ اس کی ہر بات بجا تھی۔ لیکن اس

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

سب کے باوجود وہ دانین کو بھری دنیا میں تنہا اور بے آسرا چھوڑنے پر راضی نہیں تھا۔

مضبوط بننے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں دانین !یہاں رہ" کر بھی تم مضبوط اور انڈیپینڈنٹ بن سکتی ہو۔ اپنی اسٹڈیز شروع کرو۔ تمہارے میڈیکل کا ایک سال باقی ہے ، اپنی پڑھائی پوری کرو .آئی ہوپ پڑھائی میں مگن ہو کر تم سب کچھ بھول جاؤ گی۔ ڈاکٹر بننا تمہارا اور سکندر چچا جان کا خواب تھا۔ اس خواب کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤ۔ آگے بڑھنے کے لیے تمہیں یہاں سے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ "ارسل نے ایک اور دلیل پیش کی تھی۔ دانین کی آنکھوں میں کچھ چبھنے لگا تھا۔ وہ

Classic Urdu Material USB#10133202109

منظر یاد آیا تھا جب اپنی مہندی کی رات وہ اس شخص کے قریب کھڑی اس کے بازو کا زخم صاف کرتے ہوئے اس کی مرہم پٹی کر رہی تھی۔ اسے نفرت محسوس ہوئی تھی ڈاکٹری کے شعبے سے۔ نہ وہ میڈیکل کی پڑھائی کرتی ،نہ اس میں ایک ڈاکٹر کی روح بیدار ہوتی ، نہ اس شخص کی ہمدردی میں وہ اس کی بینڈیج کرتی اور نہ اس کی زندگی میں یہ سب ہوا ہوتا۔ اپنی بربادی کے لیے وہ پاگل لڑکی نجانے کس کس کو قصور وار ٹھہرا رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#0133202109

اب ڈاکٹر بننا خواب نہیں رہا ارسل !اس پروفیشن سے نفرت"
ہو گئی ہے۔ "وہ تھکے تھکے سے انداز میں بولی۔ ارسل نے حیرت
سے اسے دیکھا۔

پلیز ارسل !میں فیصلہ کر چکی ہوں۔ مجھے علم ہے تم میرے"
خیر خواہ ہو لیکن پھر بھی میں چاہتی ہوں کہ اس بار مجھے کوئی نہ
روکے۔ میں خود اپنی قسمت بنانا چاہتی ہوں۔ یہاں رہ کر میں
سب کی نفرتیں سہتے سہتے پاگل ہو جاؤں گی، نفسیاتی مریض بن
جاؤں گی ، اس لیے پلیز !جانے دو مجھے ".دانین کا لہجہ التجا لیے
ہوئے تھا۔ ارسل کچھ نہیں بولا تھا۔ بس کسی سوچ میں گم اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ پھر جیسے کسی نتیجے پر پہنچ کر گہری سانس لی ۔

کہاں رہتی ہیں تمہاری خالہ؟؟ "یہ بات کہہ کر گویا ارسل " نے اس پر اپنی رضامندی ظاہر کی تھی۔

پہلے لاہور میں ہی رہتی تھیں لیکن شادی کے بعد رخصت ہو" کر کراچی چلی گئیں۔ ایڈریس بتایا ہے انہوں نے۔ تم میری کل کی ٹکٹ کروا دو کراچی کے لیے۔ "دانین نے کہتے ہوئے ارسل کو ایڈریس بتایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

."اتنی جلدی جانا ضروری ہے؟ "ارسل نے اداسی سے کہا تھا"
کہیں نہ کہیں اسے یقین تھا کہ دانین نے یہ فیصلہ اس کے گھر
والوں کی وجہ سے ہی کیا تھا اور شاید یہی بات اس کے لیے
شرمندگی کا باعث بن رہی تھی۔

جب جانا ہی مقدر ہے تو پھر آج کیا اور کل کیا؟ "دانین"
کہتے ہوئے آنکھوں کی نمی چھپاتی مڑ کر ہینڈ بیگ الماری میں
رکھنے لگی۔ ارسل بے بس سا اُس کی پشت دیکھے گیا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

میں چلتا ہوں ".جب کوئی بات نہ بن پڑی تو وہ واپسی کے"
لیے مڑ گیا۔

ارسل "!دانین نے اسے پکارا تھا۔ ارسل رکا، دانین بیڈ کے"
قریب پڑا ڈبہ اٹھائے اس تک آئی۔

ایک آخری کام ، یہ ڈبہ عدن تک پہنچا دینا۔ "دانین نے ڈبہ"
اس کی جانب بڑھایا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس میں کیا ہے؟ "ارسل نے حیرت سے اس کی جانب "
دیکھا۔

اس کے اب تک کے دیئے گئے سبھی گفٹس لوٹا رہی ہوں"
میں اسے، اس کے فون سمیت۔ شاید اس طرح اسے بھلانے اور
زندگی میں آگے بڑھنے میں آسانی ہو۔ "دانین نے چہرے پر
مسکراہٹ لانے کی کوشش کی تھی لیکن ارسل اس مسکراہٹ
کے پیچھے چھپا درد پہچان چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اوکے۔۔۔"ارسل نے بنا کوئی دوسرا سوال کیے نگاہ جھکا کر" ڈبے کو دیکھا جس کے اوپر ایک چٹ لگی تھی اور اس چٹ پر چند لائنز لکھی تھیں۔

سردی اور سرد مہری"

میں کیا سمجھوں کہ

اثر کس پہ ہوا کس کا

تیرے لہجے نے رت بدلی،

یا موسم نے تیرا لہجہ۔۔۔!!!"

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ارسل نے زیر لب یہ سطور پڑھیں۔

میری اس کے لیے لکھی گئی آخری شاعری۔ آج کے بعد"
شاعری کرنا چھوڑ دیا میں نے".دانین کی مسکراہٹ میں زخمی پن
تھا۔ ارسل نے ایک نظر اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔ پھر
بغیر کچھ کہے ڈبہ لیے کمرے سے نکل گیا۔ دانین تھکے تھکے انداز
میں بیڈ پر بیٹھ گئی۔ دوسروں کے سامنے خود کو مضبوط ظاہر کرنا
بہت مشکل امر تھا جبکہ اندر سے وہ ٹوٹ رہی تھی۔ اس کا دل
جیسے رکنے کو تھا۔ لیکن اسے خود اپنے آپ کو سنبھالنا تھا کہ
آج کے بعد اس کی زندگی میں کوئی اسے سنبھالنے والا نہیں رہنا
،تھا۔ تنہائی اس کا مقدر بننے والی تھی۔ جہاں وہ ہنستی، روتی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ٹوٹتی، بکھرتی، گرتی یا گر کر سنبھلتی، کسی کو کوئی فرق نہ پڑتا۔

نجانے سب کچھ ختم ہونے والا تھا یا زندگی کا کوئی نیا باب شروع ہونے والا تھا۔ بہرحال جو بھی تھا، وہ اب ڈھیلے ڈھالے انداز میں خود کو وقت کی دھاروں کے سپرد کرکے پر سکون ہو جانا چاہتی تھی ۔ رشتوں سے ، دنیا سے اور دنیا کی رنگینیوں سے بے نیاز ہونا چاہتی تھی، ذرہ ذرہ چن کر خود کو سمیٹنا چاہتی تھی۔ اور اس مقصد کے لیے وہ اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ لے چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

شعیب کرمانی مطمئن سا ایزی چیئر پر جھولتا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا جب سیل فون کی بجتی بیل نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔اس نے فون کی چمکتی اسکرین پر نگاہ دوڑائی تو مخصوص نمبر دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔ سگریٹ دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے اس نے سیل فون پکڑا۔

ہیلو۔ "کال ریسیو کرتے ہوئے اس نے فون کان سے لگایا تھا۔"

کیا صورتحال ہے؟ "اسپیکر سے سنجے ورما کی آواز ابھری تھی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

سب کچھ ہماری پلاننگ کے حساب سے ہی ہو رہا ہے، بندے" مطلوبہ شہروں میں پہنچ چکے ہیں۔ اب بس کل کا انتظار ہے .کل جب ان چاروں شہروں میں لوگ فتح کا جشن منارہے ہوں گے تو اس بات سے وہ سب بے خبر ہوں گے کہ کچھ ہی دیر بعد وہاں ہونے والے بلاسٹ ان سب کے وجود کے پرخچے اڑانے والے ہیں ".شعیب کرمانی کے لہجے سے عنقریب ملنے والی جیت کا نشہ چھلک رہا تھا ۔

شدت سے انتظار ہے کل کا۔ بالآخر کل پاکستان سے ہمارا بدلہ" پورا ہونے جارہا ہے۔ پاکستانی سوچ بھی نہیں سکتے کہ 2008 میں جو انہوں نے دہلی میں حملے کروائے ان کا قرض انہیں

Classic Urdu Material ISBN#9780132021109

تئیس مارچ 2020 کو چکانا پڑے گا۔ کل ہم بتائیں گے پاکستان کی ایجنسیوں ، افواج اور عام عوام کو کہ دشمن کے ملک میں گھس کر دشمن کو ختم کیسے کیا جاتا ہے ۔ یہ تباہی اتنی بڑی ہو گی کہ تاریخ میں ہمیشہ اس کا ذکر کیا جائے گا، پاکستانیوں کا بچہ بچہ انڈیا کے نام سے خوف کھائے گا۔ آئی وش کہ میں نیوز چینلز کی بجائے پاکستان کی یہ بربادی لائیو دیکھ سکوں " .سنجے ورما کے لہجے میں پاکستان کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

تو انتظار کس بات کا ہے؟ آجایئے پاکستان ، سب کچھ لائیو" دکھا دیں گے آپ کو۔ "شعیب کرمانی نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا تھا۔ لہجہ مسکراتا ہوا سا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہ سب چھوڑو شعیب کرمانی !یہ بتاؤ کہ ان چاروں شہروں"
میں جہاں تئیس مارچ کے حوالے سے اس سال تقاریب منعقد
ہو رہی ہیں وہاں یقیناً ہائی سیکیورٹی ہو گی تو تمہارے بندے
کیسے اندر جائیں گے؟ "سنجے ورما نے سوال اٹھایا تھا، جواباً شعیب
کرمانی کا قہقہہ سنائی دیا تھا۔

آپ فکر کیوں کرتے ہیں سر؟ یہ سب مجھ پر چھوڑ دیجیے۔"
اس سے پہلے کبھی شکایت کا موقع دیا آپ کو ؟ اس ملک میں
ایسے بہت سے لوگ ہیں جو جس تھالی میں کھاتے ہیں اسی میں
چھید کرتے ہیں۔ فقط چند نوٹوں کا کھیل ہے۔ پھر وطن کے یہی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

محافظ خود وطن کے دشمن بن جاتے ہیں۔ شعیب کرمانی ایسے لوگوں کو تلاش کرنا جانتا ہے اور تلاش کر بھی چکا ہے۔ سب انتظام ہو چکا ہے".شعیب کرمانی پر سکون سا کہہ رہا تھا۔

او کے !ایک بار ہمارا یہ مشن کامیاب ہو جائے بس۔ تمہارا" انعام تمہاری راہ دیکھ رہا ہے۔ میرے کان ترس رہے ہیں کل کے دن پاکستان کی بربادی کی خبر سننے کو".سنجے ورما خیالوں میں شاید اپنی کامیابی دیکھ رہا تھا۔

بس چند گھنٹے اور۔۔۔ پھر خوشخبری مل جائے گی آپ" کو".شعیب کرمانی کے لہجے میں یقین بول رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آئی ایس آئی کو دنیا کی بہترین ایجنسی کہا جاتا ہے لیکن کل "
اس ایجنسی کی ساکھ بھی مٹی میں ملنے والی ہے۔ بے چارے آئی
ایس آئی کے کارکنان ابھی تک اپنے جانباز ایجنٹ میجر ساحر کی
موت کے دکھ سے ہی نہیں نکلے ہوں گے کہ کل چار شہروں
میں ہونے والی تباہی اور بڑے پیمانے پر ہونے والے جانی و مالی
"!!!نقصان سے انہیں ایک بہت بڑا جھٹکا ملے گا۔ چچ چچ چچ
سنجے ورما کے لہجے میں مصنوعی تاسف تھا۔ شعیب کرمانی کا ایک
اور قہقہہ سنائی دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

بے چارہ میجر ساحر خواہ مخواہ مارا گیا ۔ ویسے مجھے دکھ ہے کہ" اتنا ذہین دماغ اس دنیا سے چلا گیا۔ لیکن کیا کریں ، اس نے خود اپنی موت کو چنا تھا۔ نہ ہمارے راستے میں آتا اور نہ یوں کتے کی موت مارا جاتا۔"شعیب کرمانی کا لہجہ پر لطف تھا۔ ساحر کی موت کو موضوع گفتگو بناتے ہوئے شعیب کرمانی اس بات سے بے خبر تھا کہ یہی ساحر لغاری اس کے لیے جال بچھا کر گھات لگائے بیٹھا ہے اور کل کے دن اس کی موت پلان کر چکا ہے۔ اور تقدیر۔۔۔۔ تقدیر ان سب پر مسکرا رہی تھی۔ وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ آنے والا دن، تیئس مارچ کا دن ان کے لیے کیسا ثابت ہونے والا ہے۔ ایک ہی 2020

Classic Urdu Material ISBN#9789132021209

تاریخ ، ایک ہی دن تین مختلف کرداروں کو مختلف رنگ دکھانے والا تھا۔

آنکھوں میں عزم لیے لیپ ٹاپ پر مصروف ساحرغاری کے لیے آنے والا دن کامیابی کا دن بننے والا تھا۔

بیڈ پر اداس بیٹھی دانین کے لیے یہ دن شکستگی بھرا اور اپنوں سے ہمیشہ کے لیے بچھڑنے کا دن ثابت ہونے جارہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

اور ایزی چیئر پر جھولتے شعیب کرمانی کے لیے یہ دن اس کی زندگی کا آخری دن بننے جا رہا تھا۔

››››››››››››››

غضب کی دھوپ تھی تنہائیوں کے جنگل میں

شجر تو بہت تھے مگر کوئی سایہ دار نہ تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گاڑی کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے ایک آخری شکستہ نگاہ شاہ مینشن پر ڈالی تھی۔ وہ شاہ مینشن، جہاں اپنی اب تک کی عمر کا آدھے سے زیادہ حصہ گزارا تھا اس نے۔ وہ گھر جہاں کبھی اس کی ہنسی گونجا کرتی تھی، جہاں کسی کی چاہت کے رنگ بکھرے تھے، کسی کی محبت بھری سرگوشیاں سنائی دیتی تھیں۔ جہاں رہ کر اس کے دل نے کسی کے نام پر دھڑکنا شروع کیا تھا، جہاں اسے چاہے جانے کے خوبصورت احساس سے روشناس کروایا گیا تھا۔ لیکن جب اس کا برا وقت آیا تھا تو اس گھر کے مکینوں کے ساتھ ساتھ اس گھر کے در و دیوار نے بھی ہاتھ چھڑا لیا تھا۔ اسے بالکل اکیلا، بالکل تنہا کر دیا تھا۔ سب بس اچھے وقت کے ساتھی تھے۔ دکھ میں، غم میں سب اسے بے آسرا چھوڑ کر میلوں دور جا کھڑے ہوئے تھے، اجنبیت کی ایک مضبوط دیوار ان سب کے اور دانین کے درمیان آگئی تھی جسے چاہ کر بھی گرایا نہیں جا سکتا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013902109

دانین !کہاں کھو گئی ہو؟ "اسے یوں گم صم کھڑا دیکھ کر" ارسل خود گاڑی سے اتر کر آیا تھا کہ مسلسل ہارن دینے پر بھی دانین کا سکتہ نہیں ٹوٹا تھا۔ اپنے قریب ارسل کی آواز سن کر دانین چونکی۔ پھر فورا گال رگڑتے ہوئے آنسو صاف کیے جو نا جانے کب بہہ نکلے تھے۔

چلو " !وہ کہہ کر تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھی۔ لیکن دل " میں کہیں حسرت جاگی تھی ، اس سنگدل کو ایک آخری نظر دیکھنے کی حسرت۔ اپنی ہر چاہ کو دل میں دباتے ہوئے اس نے گاڑی میں بیٹھ کر دروازہ بند کیا ۔ ارسل نے بھی ڈرائیونگ

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔ دانین کی نگاہ بے ارادہ ہی سائیڈ مرر پر پڑی تھی۔ وہاں شاہ مینشن کے ٹیرس کا منظر دکھائی دے رہا تھا جہاں اب عدن کھڑا تھا۔ وہ شاید ابھی آیا تھا وہاں۔ اور اب ارسل کی گاڑی کی طرف ہی متوجہ تھا لیکن وہاں سے دانین اور ارسل کو نہیں دیکھ سکا تھا۔ دانین نے تیزی سے پلٹ کر اسے دیکھنا چاہا تھا جب ارسل نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے روک دیا۔

جب سنبھل جانے کا، مضبوط بننے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو" ان لوگوں کے سامنے کمزور مت پڑو دانین جو ہر بار تمہیں پیروں تلے روند کر گزر جاتے ہیں۔ "ارسل نے ونڈ اسکرین

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

کے پار دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ ساتھ ہی اپنا ہاتھ بھی ہٹا لیا، دانین کتنے ہی پل دھندلی پڑتی نگاہوں سے اسے دیکھے گئی۔ وہ گاڑی آگے بڑھا چکا تھا۔ دانین نے سائیڈ مرر میں موجود اس دشمن جاں کے عکس کو لمحہ بہ لمحہ دور جاتے دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی سسکیوں کو دبایا تھا۔ دل پھٹ رہا تھا اس احساس سے کہ وہ عدن سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور جارہی ہے ، وہ جسے دیکھے بغیر اس کی صبح نہیں ہوتی تھی شاید اب دوبارہ اسے دیکھنا بھی نصیب نہیں ہو گا .وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی تھی ۔

آنسوؤں پر کوئی اختیار ہی نہ رہا تھا، ارسل نے اذیت کے گہرے احساس سے جلتی نگاہ اس پر ڈالی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں تمہیں رونے سے نہیں روکوں گا دانین !فقط اتنا کہوں گا"
کہ آج اپنے ان بہتے آنسوؤں میں عدن شاہ ویز کی محبت کو بھی
بہا ڈالو، اسکی محبت تمہارے دل سے نکلے گی تب ہی جینا آسان
ہو گا تمہارے لیے۔ "وہ ناک کی سیدھ میں دیکھ کر بولا تھا۔ اور
واقعی اس نے آج اسے رونے سے بالکل نہیں روکا تھا۔ کھل کر
رونے دیا تھا کہ دل کا غبار نکلے گا تب ہی آنسوؤں پر بند
باندھنا آسان ہو سکے گا اس کے لیے۔

پارکنگ میں گاڑی روکتے ہوئے ارسل نے اسے ٹشو تھمائے تھے۔داں مین
نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے ٹشو تھامے اور چہرہ صاف کرنے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لگی۔ پھر دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب ارسل کی بات پر اس کے ہاتھ تھمے۔

"دانین !ایک بار پھر سوچ لو۔ یوں اکیلے ، ایک انجان شہر میں جا کر رہنا۔۔۔ تم سروائیو کر سکو گی؟ اسی شہر میں رہ کر جو کرنا چاہو کر سکتی ہو۔ اگر میرے گھر رہنے میں کوئی پریشانی ہے تو میں کہیں اور ارینج کر دیتا ہوں یا پھر سکندر چچا کا گھر بھی تو ہے، تم ادھر رہ سکتی ہو، کوئی میڈ رکھ سکتی ہو۔ یہاں اس شہر میں رہو گی تو کم از کم مجھے تمہاری طرف سے اطمینان تو ہو گا، تمہاری خیریت معلوم ہوتی رہے گی۔" ارسل کے انداز میں اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کے لیے فکر تھی۔ دانین نم آنکھوں سے مسکرائی، پھر پلٹ کر اسے دیکھا۔

ارسل وابستگیاں ہمیشہ دکھ دیتی ہیں۔ مضبوط بننے کے لیے" محدود ہونا ضروری ہے۔ میں اب کسی حوالے سے بھی اپنے دل میں کوئی امید نہیں رکھنا چاہتی۔ اتنی اکیلی ہو جانا چاہتی ہوں کہ مجھے کسی کے چلے جانے کا، کسی کے چھوڑ جانے کا کوئی دکھ نہ ہو۔ جب تنہاہی رہنا ہے تو یہاں رہوں یا کسی اور شہر میں ، کیا فرق پڑتا ہے؟ "وہ نظریں جھکائے کہہ رہی تھی۔ پھر سر اٹھا کر شیشے کے پار نظر آتی بھاگتی دوڑتی زندگی کو دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

، ارسل یہ شہر لاہور مجھے راس نہیں آیا۔ اس شہر کے ہر گلی"
ہر کونے ، ہر سڑک پر ، ہر کافی شاپ، ہر پارک، ہر ریسٹورنٹ
میں میری پہلی زندگی کی یادیں بکھری پڑی ہیں۔ اگر یہاں اس
شہر میں رہی تو میں گزرا وقت کبھی بھول نہیں پاؤں گی، اور
میں سب بھولنا چاہتی ہوں۔ اپنی یادداشت کا ایک اہم حصہ یہیں
اس جگہ دفن کر کے جانا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی
انجان جگہ ، انجان لوگوں میں چلی جاؤں۔ دنیا کی اس بھیڑ
میں کھو جاؤں۔ اتنی تنہا ہو جاؤں کہ کوئی میرے آنسو دیکھ کر
یہ سوال نہ کرے کہ دانین رو کیوں رہی ہو؟ اور جب آئینے
کے سامنے کھڑی ہو کر ماضی کی پرچھائیاں اپنے چہرے اور
آنکھوں سے ہٹانے کے لیے بلاوجہ قہقہے لگا کر ہنستی چلی جاؤں

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تو کوئی مجھ سے یہ نہ پوچھے کہ دانین تم یوں پاگلوں کی طرح کیوں ہنس رہی ہو؟ اتنی اشد تنہائی کی ضرورت ہے مجھے ارسل کہ میں مر بھی رہی ہوں تو

کوئی میرے پاس نہ ہو جو مجھے ایک گھونٹ پانی تک پلا سکے۔ میں خشک اور ترستے لبوں سے ہی جان کی بازی ہار جاؤں، میں چاہتی ہوں کہ۔۔۔" وہ خود اذیتی کے عالم میں کہے جا رہی تھی جب ارسل نے اسے ٹوک دیا۔

بس کرو دانین "!ارسل کے چہرے پر تکلیف تھی۔ دانین" خاموش ہو گئی تھی۔ پھر بغیر کچھ کہے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ ارسل نے بے جان ہوتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا۔ پھر مضمحل سا چلتا ڈکی کی طرف آیا اور دانین کا سوٹ کیس نکالا۔

Classic Urdu Material ISBN 10132021 09

آج صبح ہی وہ ارسل کے ساتھ جا کر اپنے چند ڈریسر اور باقی ضرورت کی چیزیں خرید کر لائی تھی۔ شاہ مینشن سے ملی کوئی بھی چیز وہ اپنے ساتھ لے کر نہیں جا رہی تھی ۔ حتی کہ پہننے کے کپڑے تک بھی نہیں۔ ارسل اب ڈکی بند کر رہا تھا جب نگاہ دانین کے خالی ہاتھوں تک گئی۔

دانین تمہارا فون کہاں۔۔۔ "کہتے کہتے وہ رکا تھا۔ اچانک یاد " آیا تھا کہ دانین عدن کی طرف سے گفٹ میں ملا فون بھی اسے واپس کر چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

جس کا تھا اسے لوٹا چکی ہوں۔ "دانین کی آواز دھیمی تھی۔"

ارسل نے چند پل کے لیے کچھ سوچا، پھر اپنا فون جیب سے برآمد کیا۔ اسے کھولتے ہوئے ایک سم اس میں سے نکال لی اور فون بند کرتے ہوئے دانین کی جانب بڑھایا۔

"پہلے بتایا ہوتا تو راستے سے نیا فون اور سم لے لیتے۔ خیر یہ فون رکھو، تم سے رابطہ کرنے میں آسانی ہو گی۔ اس میں سے ایک سم میں نے لے لی ہے کیونکہ وہ نمبر میرے سب دوستوں کے پاس تھا۔ دوسری سم چند دن پہلے نئی لی ہے میں نے۔ وہ نمبر ابھی تک کسی کو نہیں دیا۔ میرا نمبر فون میں سیو ہے۔ پہنچ کر بتا دینا۔ اور دیکھو کسی بھی مدد کی ضرورت ہوئی تو

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مجھ سے کہنے میں بالکل مت ہچکچانا۔ میں جانتا ہوں تم یہاں سب سے رابطہ ختم کر کے جانا چاہتی ہو لیکن میں تمہیں یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے یہاں سے یہاں سے جانے کی ایک شرط ہے کہ تم مجھ سے رابطے میں رہو گی۔ اور جب بھی "کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھ سے کہو گی ، ٹھیک ہے ؟ ارسل نے فون اسے دیتے ہوئے ساتھ ہدایات بھی جاری کی تھیں۔

میں نیا فون لے لوں گی ارسل !بالکل بے سر و سامان ہو" کر نہیں جارہی میں یہاں سے۔ بابا کا جو حصہ بنتا تھا جائیداد میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

وہ مجھے دے دیا گیا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ "دانین نے ہاتھ آگے نہیں بڑھایا تھا۔

میں جانتا ہوں تم بہت امیر ہو۔ ڈھیر سارا پیسہ ہے تمہارے" پاس، اور تم ایسے دس فون اور خرید سکتی ہو۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم نیا فون خرید کر مجھ سے رابطہ کرنے کی زحمت ہر گز نہیں کرو گی۔ اس لیے اپنا فون اور سم دے رہا ہوں تمہیں کیونکہ اس سم کا نمبر میرے پاس ہے۔ تو جب چاہے تمہیں کال کر کے تنگ کر سکتا ہوں میں۔ اور پرامس کرو کہ تم یہی فون اور نمبر استعمال کرو گی۔ بھول کر بھی مجھ سے رابطہ ختم کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ کراچی آکر بھی میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"تمہیں ڈھونڈ لوں گا اور پھر واپس ادھر ہی لے آؤں گا۔

ارسل نے ہلکا پھلکا لہجہ اختیار کرتے ہوئے اسے دھمکی دی تھی ۔ وجہ یہی تھی کہ دانین کے وجود پر چھائے بوجھل پن کو کم کر سکے اور اس میں خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل ہوئی تھی اسے۔ اس کے اتنے مان سے کہنے پر دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے فون لے لیا تھا۔ دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی نے جگہ بنائی تھی۔

پتا نہیں تم بس میں کمفرٹیبل رہو گی یا نہیں۔ طرح طرح" کے لوگ ہوتے ہیں یہاں۔ پہلی بار یوں سفر کر رہی ہو۔ میں نے کہا بھی تھا کہ میں ساتھ چلتا ہوں۔ تمہیں تمہاری خالہ کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گھر تک چھوڑ کر واپس آجاؤں گا۔ "ارسل نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔

اب تو یہی زندگی ہو گی ارسل !لوگوں کو فیس کرنا سیکھوں " گی تو فیس کرنا آئے گا۔ ساری عمر تو کسی نہ کسی کی انگلی تھام کر نہیں چل سکتی تھی۔ خود کو یقین دلانا ہے کہ بڑی ہو چکی ہوں میں۔ اب بغیر سہارے کے چلنا ہے، کہیں نہ کہیں سے تو شروعات کرنی ہی تھی تو پھر یہیں سے کیوں نہیں؟ "وہ سر جھکائے انگلیوں کے ناخن تک رہی تھی۔ ارسل لاجواب ہو کر رہ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

چلیں؟؟ بس کے نکلنے کا وقت ہو رہا ہے۔ "اب کہنے کو "
مزید کچھ نہ تھا۔ خاموشی طویل ہونے لگی تو دانین نے ہی اسے
مخاطب کیا تھا۔ ارسل نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا اور
اس کا سوٹ کیس گھسیٹتا ہوا اس کی تقلید میں چلنے لگا۔ لاہور
کے غروب ہوتے نارنجی سورج نے ایک آخری الوداعی نگاہ
سارے درد دل میں چھپاتی اس لڑکی کی پشت پر ڈالی اور پھر
بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013220219

سب ٹھیک ہے نا؟ کسی قسم کا کوئی مسئلہ تو نہیں؟؟ "مناسب" فاصلے سے شعیب کرمانی کی گاڑی کو فالو کرتے ہوئے ساحر نے ان سب کو کانفرنس کال پر لیا تھا۔

"سب کچھ پر فیکٹ اور پلاننگ کے مطابق چل رہا ہے۔" روحان کی آواز سنائی دی تھی، باقیوں کی جانب سے بھی تقریبا ایسے ہی جوابات موصول ہوئے تھے۔

"اپنی اپنی لوکیشن بتائیں سب۔ طلحہ کس جگہ پر ہو اس وقت؟" ساحر نے سب سے پہلے طلحہ کو ہی مخاطب کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

سی ایم ایچ روڈ راولپنڈی ".طلحہ نے رپورٹ کی ۔ "

آلرائٹ روحان تم؟ "ساحر نے روحان سے پوچھتے ہوئے "
گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی

کاکل روڈ ایبٹ آباد پر۔ "روحان نے بھی ایگزیکٹ لوکیشن"
بتائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

طارق؟ "وہ فون پر بات کرتے ہوئے اپنی نگاہیں شعیب کرمانی" کی سفید گاڑی پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔

نیلم روڈ مظفر آباد۔ "طارق نے بھی فوراً بتایا تھا۔"

علی؟ "ساحر نے چو تھا نام لیا جس پر باقی تینوں چونکے۔"

میں اس وقت گریٹر اقبال پارک لاہور میں موجود ہوں۔ "چو" تھی اجنبی آواز سنائی دی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یہ علی کون ہے؟ "طارق نے سوال کرنے میں پہل کی۔"

اس مشن میں ہمارا نیا پارٹنر ہے۔ مشن کے بعد تعارف"
کرواؤں گا۔ اچھا اب میری بات دھیان سے سنو سب۔ اس
وقت تم چاروں الگ الگ شہروں میں موجود ہو۔ میں ٹارگٹ
پلیسز کے نام بتا رہا ہوں جہاں جہاں آج بلاسٹ پلان کیا گیا
ہے ۔ راولپنڈی میں کمبائنڈ ملٹری ہاسپٹل کو بلاسٹ کا نشانہ بنایا
جائے گا کیونکہ آج تئیس مارچ کے حوالے سے اس ہاسپٹل میں
تقریب رکھی گئی ہے جہاں آرمی ڈاکٹرز ، نرسز، مختلف رینکس
کے آفیسرز اور میڈیکل اسٹوڈنٹس جمع ہوں گے۔ آرمی آفیسرز

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

خطاب کریں گے تاکہ اسٹوڈنٹس اور باقی فوج کے عہدے داروں کے دلوں میں وطن پرستی کا جذبہ پیدا ہو۔ اس لیے دشمن نے یہاں بلاسٹ پلان کیا ہے کہ یہ جگہ ملٹری کے حوالے سے اہم ہے۔

ایبٹ آباد میں کاکل روڈ پر پاکستان ملٹری اکیڈمی ہے۔ وہاں بھی تقریب رکھی گئی ہے جس میں سب کیڈٹس شمولیت حاصل کریں گے۔ آرمی آفیسرز بھی آئیں گے اس لیے یہ جگہ بھی ٹارگٹ پلیسز میں شامل ہے کیونکہ اس بار ہماری آرمی کو ہی نشانہ بنایا جارہا ہے تاکہ پاکستان کے دفاعی نظام کو کمزور کیا جاسکے۔

تیسرے نمبر پر آزاد کشمیر کا اہم شہر مظفر آباد ہے جہاں نیلم روڈ پر موجود لال قلعے میں آج بم دھماکہ ہونے والا ہے۔ اس جگہ کو نشانہ بنائے جانے کی وجہ یہ

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

ہے کہ یہ ٹورسٹ پلیس ہے جہاں باہر کے ممالک سے بھی لوگ سیاحت کے لیے آتے ہیں، اس کے علاوہ آزاد کشمیر کی ایک بڑی عوام لال قلعہ میں تفریح کی غرض سے بھی آتی ہے۔ اس لیے آج کے دن یہاں بھی ایک تقریب منعقد کی گئی ہے تاکہ آزاد کشمیر کے لوگوں کے دلوں میں پاکستان کے لیے محبت پیدا ہو اور ان کا یہ احساس مزید پختہ ہو کہ پاکستان ہر قدم پر ان کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس کے علاوہ غیر ملکی سیاحوں کے سامنے بھی پاکستانی اپنے وطن سے محبت کا اظہار کریں گے، تئیس مارچ کے دن اپنے ملک کو خراج تحسین پیش کریں گے اور دشمن کے لیے یہ ایک سنہری موقع ہو گا کہ وہ یہاں بلاسٹ کر کے یہ ثابت کر سکیں کہ پاکستانی تو اپنے وطن کی حفاظت نہیں کر سکتے کشمیر کو کیسے سنبھالیں گے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی حیثیت کو دوسرے ممالک کی نظروں میں گرانا بھی مقصود ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013902299

چوتھے نمبر پر لاہور شہر ہے جہاں آج کے دن کی سب سے بڑی تقریب ہونے والی ہے۔ تئیس مارچ 2020 کو یادگار بنانے کے لیے آج گریٹر اقبال پارک میں ملک کی نامور شخصیات آئیں گی جن میں پاک فوج کے بڑے بڑے آفیسرز، سیلیبریٹیز اور ہمارے ملک کے وزیر اعظم بھی ہوں گے۔ پاک بری، بحری اور فضائیہ فوج کے مارچ پاسٹ ہوں گے۔ وزیر اعظم صاحب کا خطاب ہو گا اور تقریب کے اختتام پر چاروں شہروں میں ایک ہی وقت پر پاکستان کا پرچم لہرایا جائے گا۔ اور یہی وہ وقت ہو گا جب دشمن اپنے گھناؤنے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا۔ ان چاروں پلیسز کو ٹارگٹ کر کے، یہاں بلاسٹ کروا کے بھارت ہمارے وطن کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ اور اللہ نہ کرے اگر بھارت اس گھٹیا مقصد میں کامیاب ہو گیا تو آج کا دن پاکستان کے لیے بہت بڑی تباہی لا سکتا ہے اور ایسا ہم ہونے

ClassicUrduMaterial ISBN#9015902109

نہیں دیں گے۔اس لیے بی کیئر فل ! لاکھوں لوگوں کی جانیں اس وقت داؤ پر لگی ہیں اور ان سب کو بچانے کی ذمہ داری ہم لوگوں پر ہے۔آپ میں سے کسی کی ذرا سی بھی لاپرواہی بہت بڑے نقصان کی وجہ بن سکتی ہے اس لیے ہر پل چوکنے رہنا ہے اور دل میں یہ عزم رکھنا ہے کہ ہم لوگ دشمن کے ہر ارادے کو خاک میں ملا کر رہیں گے۔" ساحر نے اب گاڑی سڑک کی ایک جانب پارک کی تھی کیونکہ شعیب کرمانی کی گاڑی بھی رک چکی تھی۔

وہ سب تو ٹھیک ہے ساحر ! لیکن ہم لوگ تو بس ایک ایک" شخص کو ہی فالو کر رہے ہیں۔ اگر شعیب اور راء ایجنٹس بڑی تباہی چاہتے ہیں تو ہو سکتا ہے انہوں نے ایک سے زائد بندے بھیجے ہوں ہر شہر میں۔ "طارق نے اپنی الجھن بیان کی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

انہیں ایک سے زائد بندے بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں ہے "
طارق !کیونکہ جو مٹیریل، جو بارود وہ لوگ اس بلاسٹ میں
استعمال کرنے والے ہیں وہ انتہائی طاقتور اور خطرناک ہے کہ
جس جگہ بم پھٹے گا وہاں سے کئی کلو میٹر دور تک تباہی پھیلے گی
اور لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی۔ ویسے بھی تقریب کے
دوران ٹارگٹ پلیسز پر موجود سب لوگ ایک ہی جگہ جمع ہوں
گے جہاں تقریب چل رہی ہو گی تو بلاسٹ کے لیے زیادہ لوگ
رکھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی انہیں۔ تبھی ہر شہر میں ایک
ایک سلیپر سیل کو ہی بھیجا گیا ہے۔ میں نے تمام انفارمیشن لینے
کے بعد ہی تم لوگوں کو روانہ کیا تھا۔ "ساحر کی نگاہیں اب

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گاڑی سے اتر کر ایک جانب بڑھتے شعیب کرمانی پر جمی تھیں۔ چند پل کے توقف کے بعد وہ بھی گاڑی سے اترا۔

ایک اور اہم بات سنیں آپ سب۔ ہم لوگوں کو ہر کام" انتہائی رازداری سے کرنا ہے کیونکہ سبھی پلیسز پر عوام کی بڑی تعداد موجود ہے ۔ اگر عوام میں سے کسی کو بھنک بھی پڑ گئی کہ ان کے درمیان کوئی دہشت گرد موجود ہے تو ہر طرف سراسیمگی پھیل جائے گی جو ہمارے لیے صورتحال خراب کر سکتی ہے۔ اس لیے ہمارے اس آپریشن کی بابت نہ تو کسی عام انسان کو پتا چلنا چاہیے اور نہ ہی میڈیا کو۔ اس معاملے میں آپ سب

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کو بہت محتاط رہنا ہو گا۔ ساحر نے ان سب کو خصوصی تاکید کی تھی۔ چاروں جانب سے اوکے کا جواب موصول ہوا۔

میں اس وقت شعیب کرمانی کا پیچھا کر رہا ہوں اسی لیے کال " ڈسکنکٹ کر رہا ہوں۔ کسی قسم کا کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھ سے رابطہ کرنا ہے آپ لوگوں نے۔ گاٹ اٹ؟؟ "ساحر کی بات کے جواب میں چاروں جانب سے اوکے کا جواب ملا تھا۔ کال ڈسکنکٹ کرتے ہوئے ساحر نے اپنے قدموں کی رفتار بھی بڑھا دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

وہ شعیب کرمانی کا پیچھا کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا جب بے دھیانی میں کسی سے ٹکرایا۔

آئی۔۔۔ آئم سوری "!وہ جانتا تھا غلطی اس کی ہے تبھی فورا " معذرت کرتے ہوئے مقابل کو دیکھا۔ لیکن اسے دیکھتے ہی چونکا تھا۔ وہ ادھیڑ عمر سا آدمی تھا جو روڈ سائیڈ پر چنا چاٹ کا ٹھیلہ لگائے شاید کسٹمرز کا منتظر تھا۔ لیکن ساحر کو اس وقت کسی اور بات نے چونکایا تھا۔ اس کے چونکنے کی وجہ مقابل کی آنکھیں تھیں۔یہ آنکھیں۔۔۔ان آنکھوں کو اس نے پہلے بھی کہیں دیکھا تھا لیکن کہاں؟ فوری طور پر اسے یاد نہیں آ سکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کوئی بات نہیں۔ ہو جاتا ہے کبھی کبھی ایسا بھی۔ "وہ شخص " ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا تھا۔ ساحر الجھن زدہ سا مڑا کہ یہ اس شخص کی آنکھوں پر غور کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اسے شعیب کرمانی کے پیچھے جانا تھا کہ اگر ایک بار شعیب کرمانی لوگوں کی بھیڑ میں کھو جاتا تو اسے ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا۔ لوگوں کے درمیان راستہ بناتے ہوئے وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا جب ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ اس کے قدم فوراً زنجیر ہوئے۔ یہ آنکھیں۔۔۔ جو چند لمحے پہلے اس نے دیکھیں ان آنکھوں کو وہ پہلے لاہور کے شاپنگ مال میں دیکھ چکا تھا۔ اسے شاپنگ مال کا وہ منظر یاد آیا جب شعیب کرمانی کا پیچھا

Classic Urdu Material ISBN 1013320209

کرتے ہوئے وہ کسی سے ٹکرایا تھا۔ ہاں !یہ وہی تھا، سنجے ور ما۔ جب پلٹ کر دیکھا تو وہ ٹھیلے والا شخص اب ٹھیلے سمیت ایک جانب بڑھتا دکھائی دیا۔ اس کا مطلب یہاں گریٹر اقبال پارک لاہور میں آج صرف شعیب کرمانی ہی نہیں بلکہ سنجے ورما بھی موجود تھا۔ ساحر کی آنکھوں میں انوکھی سی چمک ابھری ۔ ہونٹ سیٹی کے سے انداز میں سکڑے، کچھ سوچتے ہوئے اس نے فون نکالا اور کوئی نمبر ڈائل کیا۔ دوسری جانب تیسری بیل پر کال ریسیو کر لی گئی۔

ہیلو سر !کہاں ہیں آپ اس وقت؟ "وہ سڑک کے ایک" جانب کھڑا اب فون پر بات کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9781332021109

میں ائیرپورٹ پہنچنے والا ہوں۔ کچھ دیر بعد میری اسلام آباد"
کی فلائٹ ہے۔ کیوں کیا ہوا؟ سب خیریت ہے؟ "میجر عبیداللہ
نے بتاتے ہوئے ساتھ ہی سوال بھی کر ڈالا۔

چنا چاٹ کھائیں گے سر؟ "ساحر نے عجیب ہی بات کی تھی۔"
میجر عبید اللہ اس کی بات اور انداز پر ٹھٹھکے تھے۔

چناچاٹ ؟ کیا مطلب؟؟ "ان کا لہجہ ان کی الجھن کا غماز"
تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جی سر چنا چاٹ۔ یہاں آزادی چوک پر آپ کے لیے اسپیشل" چنا چاٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے یہاں آ جایئے۔ باقی بات یہاں آنے کے بعد سمجھاؤں گا۔ "ساحر نے بات ختم کرتے ہوئے کال کاٹ دی۔ اس بار اس کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ آنکھوں میں چمک لیے وہ اس سمت بڑھ گیا جہاں شعیب کرمانی کو جاتے دیکھا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

شعیب کرمانی اس وقت آزادی چوک فلائی اوور پر کھڑا دوربین سے گریٹر اقبال پارک میں مینار پاکستان کے نزدیک ہوتی تقریب کا سارا منظر دیکھ رہا تھا جہاں اس وقت لوگوں کا جم غفیر اُمڈ آیا تھا۔ شعیب کرمانی کے لبوں پر پراسرار مسکراہٹ ابھری۔ تقریب شروع ہو چکی تھی اور آدھے گھنٹے بعد یہ جگہ جہاں اس وقت ہر کوئی ہنس رہا تھا، مسکرا رہا تھا یہاں خون کی ندیاں بہنے والی تھیں۔ یہاں ہونے والا بلاسٹ اتنا خوفناک ہوتا کہ لوگوں کے جسم کے چیتھڑے اڑ جاتے۔ شعیب کرمانی نے سارا حساب کتاب کرنے کے بعد اپنے لیے یہاں آزادی چوک فلائی اوور پر ایک جگہ منتخب کی تھی جہاں بلاسٹ کے اثرات نہ پہنچ سکیں۔ اور وہ محفوظ رہتے ہوئے گریٹر اقبال پارک میں ہونے والی تباہی سے محظوظ ہو سکے۔ وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ اس کی

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

موت چند میٹر کے فاصلے پر کھڑی اسی پر نگاہیں جمائے ہوئے تھی۔ ساحر شعیب کرمانی سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا۔ سر پر ہڈ گرار کھی تھی جس سے اس کا چہرہ کافی حد تک چھپ گیا تھا۔ وہ اس زاویے سے کھڑا تھا کہ شعیب کرمانی کو اس کا چہرہ دکھائی نہیں دے سکتا تھا لیکن وہ یہاں سے شعیب کرمانی کو بھی دیکھ سکتا تھا اور اس ٹھیلے والے سنجے ورما کو بھی نگاہوں کی زد میں رکھ سکتا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد اس کا فون بجنے لگا۔ اس نے کال ریسیو کی۔

میں آزادی چوک پہنچ چکا ہوں ساحر !تم کہاں ہو ؟ "میجر" عبید اللہ کی کال تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#9780130202109

آزادی چوک فلائی اوور پر آجائیں سر !یہاں ایک ٹھیلے والا "
موجود ہے ، اس کے پاس آپ کے لیے خاص الخاص چنا چاٹ کا
انتظام کیا گیا ہے ".ساحر نے انہیں اوپر آنے کو کہا، پھر کال
کاٹ دی ۔

فلائی اوور پر ٹھیلے والا ؟ عجیب ہے بھئی !اگر اسے چناچاٹ"
سیل کرنی ہے تو نیچے موجود ہونا چاہیے نا جہاں عوام پیدل آ جا
رہی ہے، جہاں رش ہے۔ فلائی اوور پر کیا کر رہا ہے بھلا وہ؟
وہاں کون چنا چاٹ خریدے گا اس سے؟ "میجر عبید اللہ
بڑبڑائے۔ وہ ابھی تک سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ ساحر نے
انہیں یہاں کیوں بلوایا ہے۔ انہیں ایئر پورٹ سے یہاں صرف

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

چنا چاٹ کھانے کے لیے انوائٹ کیا گیا ہے؟ کیا واقعی؟ ؟ وہ الجھتے ہوئے آگے بڑھے۔ مزید کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد انہیں وہاں ٹھیلے والا آدمی نظر آہی گیا۔ لیکن ساحر کا تو ادھر دور دور تک کوئی نام و نشان نہ تھا۔ وہ الجھن زدہ سے آگے بڑھے۔ پھر کچھ سوچ کر ٹھیلے والے سے چنا چاٹ کا پیالا لیا اور متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چنا چاٹ کھانے لگے ۔ ایک گہری نگاہ ٹھیلے والے پر بھی ڈالی جو ادھیڑ عمر سادہ اور عام سا شخص تھا۔ پرانے سے شلوار سوٹ میں ملبوس وہ کوئی غریب آدمی ہی لگ رہا تھا۔ میجر عبید اللہ کی نظریں گریٹر اقبال پارک کی جانب اٹھیں جہاں بہت سی عوام جمع تھی۔ وہ بغور ہر چیز کا معائنہ کر رہے تھے جب پیچھے سے دھکا سا لگا۔ شاید

Classic Urdu Material ISBN#9789692402109

کوئی آدمی ان سے ٹکرایا تھا جس کے نتیجے میں چنا چاٹ کا پیالا الٹ گیا اور ساتھ ہی چند چھینٹے سامنے کھڑے ٹھیلے والے کے چہرے پر بھی جا گرے۔

اف "!ٹھیلے والا آنکھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کراہا۔ شاید مرچوں" والا املی کا پانی اس کی آنکھ میں چلا گیا تھا۔ میجر عبید اللہ نے سلگ کر پیچھے سے ٹکرانے والے شخص کی جانب دیکھا لیکن اسے دیکھ کر چونکے۔ وہ ساحر تھا جو اب اپنے دائیں ابرو پر انگوٹھا پھیرتا انہیں کوئی ہنٹ دے رہا تھا۔ اس کا ہنٹ سمجھتے ہوئے میجر عبید اللہ نے سرعت سے گردن موڑ کر ٹھیلے والے آدمی کو

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دیکھا جو اب بھی آنکھ رگڑ رہا تھا اور آنکھ رگڑتے ہوئے اس کے دائیں ابرو کا کٹ واضح ہوا تھا۔

سنجے ورما؟؟ "بے آواز کہتے ہوئے ان کی آنکھیں بے یقینی سے" پھیلیں۔ انہوں نے پھر سے ساحر کی جانب دیکھا جو ان کی پینٹ کی جیب کی جانب اشارہ کرتا ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے سر کو خم دیتا مڑ چکا تھا۔ میجر عبید اللہ کا ہاتھ جیب کی جانب گیا تو انہیں سفید رنگ کے سفوف کی ایک چھوٹی سی پڑیا ملی جو یقیناً ان سے ٹکراتے ہوئے ساحر نے ہی ان کی جیب میں رکھی تھی۔ ان کے چہرے کے تاثرات فوراً نارمل ہوئے۔ وہ اب سمجھ چکے تھے کہ انہیں یہاں بلانے کی وجہ کیا تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

»»»»»»»»»»»»»»»»

تم چاروں تیار ہو نا؟ اگلے دس منٹ بعد چاروں جگہ پاکستان "
کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ اور یہی وہ لمحہ ہو گا جب ریمورٹ کا
بٹن دباتے ہوئے تم چاروں کو اپنے ذمے لگایا گیا کام سر انجام
دینا ہے۔ جیسے ہی گھڑی شام کے پانچ بجائے گی چاروں شہروں
میں لوگوں کی کربناک چائیں سنائی دینی چاہئیں۔ آج کا دن
پاکستان کی تاریخ کا اذیت ناک دن بن جائے گا۔ آج کے دن
یہاں اس سر زمین ہر ہونے والا نا قابل تلافی نقصان کوئی بھول

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

نہیں پائے گا۔ "شعیب کرمانی نے اپنے چاروں ساتھیوں کو مخاطب کیا تھا۔

ہم بالکل تیار ہیں سر !آپ فکر مت کریں۔ "چاروں سلیپر" سیلز کی جانب سے جواب موصول ہوا تھا۔ چند ضروری ہدایات دیتے ہوئے شعیب کرمانی نے فون بند کیا۔ پھر ہاتھ میں پکڑی دور بین آنکھوں سے لگاتے ہوئے گریٹر اقبال پارک کا منظر دیکھنے لگا جہاں پاک فوج کے مارچ پاسٹ کے بعد اب وزیر اعظم پاکستان خطاب کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

صرف چند منٹ اور۔ پھر یہاں موت کا کھیل شروع ہو گا۔"

آہ !بے صبری سے انتظار ہے مجھے پانچ بجے کا۔ آج پاکستان کی بھی بینڈ بجے گی اور اس آئی ایس آئی کی بھی۔ بڑے آئے تھے ہمارے مشن کو ناکام بنانے والے۔ آئی ایس آئی ایجنٹس تو خود کی حفاظت نہیں کر سکتے تو اپنے ملک کے شہریوں کی حفاظت کیا خاک کریں گے؟ "شعیب کرمانی آنکھوں میں چنگاریاں لیے بڑبڑایا تھا۔ اسے سگریٹ کی طلب محسوس ہوئی تو دور بین نیچے کرتے ہوئے ہاتھ پینٹ کی جیب کی طرف بڑھایا۔ اس لمحے عقب سے کسی نے اس کے ہاتھ کو ہتھکڑی میں جکڑا تھا اور اتنی ہی سرعت سے اس کا دوسرا بازو بھی مروڑ کر پیچھے لگاتے ہوئے اسے دو قدم کے فاصلے پر موجود لائٹ پول کی جانب گھسیٹا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202199

اس کی کمر لائٹ پول سے لگاتے ہوئے وہ اب اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی جانب ہتھکڑی میں قید کر چکا تھا کہ شعیب کرمانی ہلنے کے قابل بھی نہ رہا تھا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ کون ہو تم؟؟ "شعیب کرمانی اس" اچانک حملے پر بوکھلایا تھا تبھی مزاحمت کی کوشش کی تھی۔

تمہاری موت "!ساحر سرد لہجے میں غرایا تھا۔ ساتھ ہی شعیب" کرمانی کے کان میں لگی بلیو ٹوتھ ڈیوائس اور اس کی جیب سے سیل فون نکال کر اپنے قبضے میں لیا۔ عقب سے آتی آواز میں موجود سردمہری محسوس کر کے شعیب کرمانی کے وجود میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

سنسناہٹ دور گئی۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ اس آواز کو پہچان چکا تھا لیکن یقین کرنے میں متامل تھا کہ یہ ساحر کی آواز ہے۔ کیونکہ اس کی دانست میں تو ساحر مر چکا تھا۔

اس دنیا میں ابھی ایسا کوئی شخص پیدا نہیں ہوا شعیب کر مانی " جو پاکستان اور آئی ایس آئی کی بینڈ بجا سکے۔ ہم آئی ایس آئی ایجنٹس بخوبی جانتے ہیں کہ ہمیں کیسے اپنی اور اپنے وطن کے شہریوں کی حفاظت کرنی ہے۔ کیسے تم جیسے کتوں کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔ "وہ آنکھوں میں سختی لیے ، درشتگی سے کہتا شعیب کرمانی کے سامنے آیا تھا اور اسے یوں اپنے روبرو دیکھ کر شعیب کرمانی کی آنکھیں پھٹنے والی ہو گئی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تم ؟؟ "وہ بے یقینی کے عالم میں فقط اتنا ہی کہہ سکا تھا۔"
ساحر کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ نے جھلک دکھلائی۔

ہاں میں۔ کیوں شاک لگا مجھے یوں صحیح سلامت اپنے سامنے"
دیکھ کر؟ "وہ شعیب کرمانی کے تاثرات سے لطف اندوز ہوا تھا۔

تم ...تم تو مر گئے تھے نا؟ میں نے خود تمہاری موت کی"
تصدیق کروائی تھی ۔ اس نقاب پوش نے بھی تو اطلاع دی تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

مجھے تمہاری موت کی۔ "شعیب کرمانی کو اب تک یقین نہ آرہا تھا کہ سامنے کھڑا شخص ساحر لغاری ہی ہے۔

تمہیں کیا لگتا ہے گیمز کھیلنا بس تمہیں ہی آتا ہے شعیب" کرمانی !یاد ہے ہمیں دھوکہ دینے کے لیے تم نے اپنی شکل کا فیس ماسک لگا کر اپنے فلیٹ میں ایک آدمی کو ٹھہرایا تھا؟ تو بس !وہی چال میں نے تم پر چلی۔ اس دن تمہارے خاص بندے نے جس لاش کو دیکھتے ہوئے میری موت کی تصدیق کی وہ میں نہیں بلکہ تمہارا وہ خیر خواہ، تمہارا مخبر نقاب پوش ہی تھا۔ اور تمہیں ساحر کی موت کی خبر دینے والا تمہارا وہ خیرخواہ نہیں بلکہ میں تھا۔ لیکن تم فتح کے نشے میں چور میری اس گیم

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کو سمجھ ہی نہیں سکے۔ "ساحر نے اسے اصلیت سے آگاہ کیا تھا۔ شعیب کرمانی کتنے ہی پل کچھ بول نہ سکا۔ سر گھوم کر رہ گیا تھا یہ سب سن کر، میجر ساحر کو زندہ دیکھ کر۔

میرے ہاتھ کھولو میجر ساحر !ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے" لیے۔ "شعیب کرمانی اپنی مات کا سوچ کر ہی سلگ اٹھا تھا تبھی لب بھینچتے ہوئے غرایا۔

،کیوں؟ دوسروں کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر انہیں ٹارچر کرنے کا" ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا بہت شوق ہے نا تمہیں؟ اب اپنی باری آنے پر اتنی تڑپ کیوں؟؟ "بات کرتے ہوئے ساحر

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کی آنکھوں میں وہ منظر ابھر اتھا جب اس کے جسم پر بلیڈ اور چاقو سے زخم لگائے جار ہے تھے اور شعیب کرمانی ان زخموں پر نمک لگاتے ہوئے اس کی تکلیف دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔ ساحر کی آنکھوں میں سرخی سی ابھرنے لگی۔

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے یہاں ہتھکڑیوں میں جکڑ کر تم میرے" مشن کا ناکام کر سکو گے؟ یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے میجر ساحر !کیونکہ تم لیٹ ہو چکے ہو۔ میرے بندے اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ چکے ہیں اور اگلے چند منٹوں میں ہی تم اپنی آنکھوں سے ہر طرف تباہی پھیلتی دیکھو گے، موت کا رقص ہوتا دیکھو گے۔ مجھے یوں جکڑ کر یا مار کر بھی تمہیں کچھ حاصل

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

نہیں ہو گا کیونکہ میرا مشن بس مکمل ہونے ہی والا ہے۔ تم جو اپنے وطن کے محافظ بنے پھرتے ہو نا، تم چاہ کر بھی یہاں کے لوگوں کو بچا نہیں سکو گے۔ "شعیب کرمانی کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔ ساحر چند لمحے اس کے چہرے کی شیطانیت کو دیکھے گیا۔ کیسے لوگ اس سر زمین سے غداری کر لیتے ہیں جس نے انہیں پناہ دی ہوتی ہے ؟ جس ملک میں رہتے ہیں ، جس ملک کا کھاتے ہیں اس ملک کے لیے ان کے دلوں میں اتنا زہر کیسے بھر جاتا ہے؟ صرف چند نوٹوں کے لیے لوگ کیوں اپنا ضمیر تک بیچ ڈالتے ہیں؟ وہ حیران تھا۔

Classic Urdu Material ISBN# 0133202199

تم جانتے ہو شعیب کرمانی انسان کو کیا چیز مارتی ہے؟ اس کا "
ضرورت سے زیادہ اعتماد، اس کا اور کانفیڈنس، اس کا خود کو
عقل کل سمجھتے ہوئے دشمن کو بالکل کمزور سمجھ لینا۔ اور یہی چیز
اگلے چند لمحوں میں تمہاری شکست کا سبب بننے والی ہے۔ کیا
سوچا تھا تم نے کہ آئی ایس آئی تمہاری ہر حرکت ، تمہارے ہر
!پلان سے بے خبر بیٹھی جھک مار رہی ہے؟ نہیں شعیب کرمانی
اس وطن کے رکھوالے تم پر گھات لگائے بیٹھے تھے کہ کب
صحیح وقت آئے اور کب دشمن پر غلبہ پا سکیں اور دیکھو ! صحیح
وقت آن پہنچا ہے۔ "ساحر نے فلائی اوور کے کنارے پر رکتے
ہوئے سامنے نگاہ دوڑائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN 9781320219

مطلب؟؟ "شعیب کرمانی اس کی بات پر الجھا تھا۔ کہیں نہ "
کہیں کچھ تو غلط تھا۔ ساحر نے جوابا اس کے ہاتھ سے دوربین
چھینتے ہوئے اس کی آنکھوں سے لگائی۔

مطلب سمجھانے کی بجائے تمہیں دکھانا زیادہ اچھا لگے گا۔ بڑی"
محنت سے یہ سرپرائز ارینج کیا ہے میں نے تمہارے لیے۔ ذرا
اس دوربین سے سامنے کا منظر غور سے دیکھو۔ اسٹیج کے قریب
بلیک جیکٹ میں تمہارا آدمی کھڑا ہے جس کی جیکٹ کے اندر
ریموٹ بم لگا ہے ۔ تمہاری ہدایات کے مطابق وہ شخص ٹھیک
پانچ بجے ریموٹ کا بٹن دباتے ہوئے خود کش دھماکہ کر دے
گا۔ اب اپنے اس آدمی کے پہلو میں دیکھو زرا۔ بلیو ٹی شرٹ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں ایک اور شخص کھڑا ہو گا، جانتے ہو وہ بلیو ٹی شرٹ والا بندہ کون ہے؟ میرا آدمی ہے وہ۔ اور یہ ایک نہیں ہے، چاروں شہروں میں جہاں جہاں تم نے بلاسٹ پلان کیے ہیں وہاں تمہارے ہر بندے کے پیچھے ایک ایجنٹ کھڑا ہے جو صرف میرے حکم کا منتظر ہے۔ اور بلاسٹ سے ٹھیک ایک منٹ پہلے میرے چاروں بندے تمہارے ان چاروں سلیپر سیلز کو بڑی خاموشی سے شوٹ کر دیں گے۔ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی کہ یہاں ان چاروں جگہوں پر بلاسٹ ہونے والے تھے یا بلاسٹ کے لیے بھیجے گئے دہشتگردوں کو جہنم واصل کر دیا گیا ہے ۔ یہ ساری عوام یہاں آتے وقت جتنی پر سکون، مطمئن اور پر جوش تھی یہاں سے جاتے وقت بھی سب اتنے ہی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مطمئن اور صحیح سلامت ہوں گے۔ "ساحر نے مطمئن لہجے میں اسے اپنے منصوبے سے آگاہ کیا تھا۔ شعیب کرمانی کی آنکھوں میں بے یقینی اتری۔

نہیں !یہ نہیں ہو سکتا۔ تم یوں مجھے ہرا نہیں سکتے۔ "شعیب" کر مانی چیخا تھا۔

یہ ہونے والا ہے شعیب کر مانی !تم ہار چکے ہو۔ اور میں چاہتا" ہوں کہ اپنی موت سے پہلے تم اپنی آنکھوں سے اپنی ہار دیکھو۔ "ساحر اب چیونگم کا ریپر اتارتے ہوئے چیونگم منہ میں رکھ رہا تھا۔ پھر کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب نگاہ دوڑائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

پانچ بجنے میں فقط چار منٹ باقی ہیں۔"چیونگم چباتے ہوئے" بالکل سیدھے کھڑے ساحر کی نظریں اب بھی گریٹر اقبال پارک پر جمی ہوئی تھیں جہاں سب لوگ ادب سے کھڑے تھے اور وطن کی شان میں لکھا گیا قومی ترانہ پڑھا جارہا تھا۔

دومنٹ۔ "قومی ترانہ ختم ہوتے ہی ساحر شعیب کرمانی کی " جانب آیا۔ ساتھ ہی بلیو ٹوتھ ڈیوائس کا مخصوص بٹن دباتے ہوئے کال ریسیو کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بی ریڈی گائز "!کا نفرنس کال پر موجود چاروں افراد کو حکم دیا"
تھا۔

فائیو "!ساحر نے دوربین آنکھوں سے لگاتے ہوئے سامنے کا"
منظر دیکھا جہاں وزیر اعظم پاکستان رسہ کھینچ رہے تھے۔ پاکستانی
پرچم اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا جارہا تھا۔

فور " !اب کی بار ساحر نے اپنے ایجنٹ علی کو دیکھا تھا جو"
چوکنا سا بیگ سے ریوالور نکال رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھری "!علی کے ساتھ کھڑا شعیب کرمانی کا بندہ بھی جیب"
سے ریموٹ نکالتے ہوئے اسے ہاتھ میں پکڑ چکا تھا۔

ٹو "!ساحر شعیب کرمانی کی جانب بڑھا، دور بین اس کی"
آنکھوں سے لگائی۔

ون "!شعیب کرمانی بےبس سا دور بین سے اپنے آدمی کو"
تلاشنے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

شوٹ "!سلیپر سیل اس کی نگاہوں کی زد میں آیا تھا اور ساتھ"
ہی ساحر کا حکم ملتے ہی شعیب کرمانی نے بلیو ٹی شرٹ والے
بندے کو سائلنسر لگے ریوالور سے اس کے ساتھی کو شوٹ
کرتے دیکھا تھا۔

نو "!شکستگی بھرا لفظ اس کے لبوں سے ادا ہوا تھا۔ وہ جان"
چکا تھا کہ اس کھیل میں مات اس کے مقدر میں آئی ہے۔

مشن کمپلیٹڈ سر "!کال پر موجود چاروں افراد کی جانب سے"
سنائی دیا جانے والا یہ جملہ زندگی کی نوید سنا گیا تھا۔

Classic Urdu Material USBN#1013302109

شکر الحمدللہ "!ساحر کی آواز میں خوشی جھلک رہی تھی۔"
شعیب کرمانی لب بھینچے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کانگریجولیشنز ٹو آل آف یو "!دور بلندی پر لہراتے سبز ہلالی"
پرچم کو عقیدت سے دیکھتے ہوئے ساحر نے سب کو مبارکباد دی
تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس جیت کو سیلیبریٹ کرنے کے لیے تم سب کا منتظر رہوں"
گا میں۔ "ساحر نے کہا تھا۔ مزید چند باتوں کے بعد وہ کال
ڈسکنکٹ کر گیا۔

ءسو مسٹر شعیب کرمانی !کیسالگ رہا ہے اپنی ہار دیکھ کر؟ مزہ تو
آیا ہی ہو گا۔ ہے نا؟ "ساحر شعیب کرمانی کے قریب آیا تھا۔

مجھے معاف کر دو ساحر !بہت بڑی بھول ہو گئی مجھ سے جو "
"لالچ میں اندھا ہو کر اپنے ہی ملک سے غداری کا سوچ بیٹھا۔
شعیب کرمانی نے ہر طرح سے خود کو بے بس پا کر پینترا بدلا

Classic Urdu Material USB#1013320219

تھا۔ فی الوقت یہاں سے جان بچا کر نکلناضروری تھا۔ اس ساحر لغاری کو سبق تو بعد میں بھی سکھایا جاسکتا تھا۔

تمہاری آنکھیں تمہاری زبان سے ادا ہوئے ان الفاظ سے ذرا" بھی میل نہیں کھا رہیں شعیب کرمانی !کیونکہ ان آنکھوں میں ندامت کا شائبہ تک نہیں۔ میری ڈکشنری میں غدار وطن کے لیے معافی نام کا کوئی لفظ نہیں ہے۔ تم جیسوں کے لیے میرے پاس بس ایک ہی سزا ہے اور وہ ہے سزائے موت۔ لیکن تمہاری موت سے پہلے ایک اور زبردست سا سرپرائز تمہارا منتظر ہے۔ دیکھنا چاہو گے وہ سرپرائز؟ "ساحر نے مسکراتی ہوئی

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

سی نظر اس پر ڈالی۔ شعیب کرمانی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ ساحر اب اپنا سیل فون نکالتا کسی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

سرپرائز دینے کا وقت آ گیا ہے سر "!وہ فون پر کسی سے" مخاطب ہوا تھا۔ شعیب کرمانی کی الجھن زدہ نگاہیں اب بھی اس کی پشت پر جمی تھیں۔ کچھ دیر بعد ہی ایک جانب سے میجر عبید اللہ اسی ٹھیلے والے آدمی کے ساتھ آتے دکھائی دیے۔

خوش آمدید !زہے نصیب غریب آدمی !کہ آپ سے روبرو" ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہمیں۔ سر !اس خاص الخاص شخصیت کا پاکستان میں ویلکم تو اچھی طرح سے کیا نا آپ نے؟ کہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کوئی کسر تو نہیں رہ گئی۔ ہماری مہمان نوازی میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ "میجر عبید اللہ کے ساتھ آتے اس ٹھیلے والے کے چہرے پر ان گنت زخم دیکھ کر ساحر نے میجر عبیداللہ کو مخاطب کیا تھا۔

مہمان نوازی تو بہت خوب ہوئی ہے ان کی۔ بس ایک چھوٹا" سا مسئلہ تھا۔ یہ ہمارے مہمان بننے پر راضی ہی نہیں ہو رہے تھے اس لیے ٹریننگز میں سیکھے حربے بھی آزمائے ہم پر۔ لیکن ہم نے کونسا کچی گولیاں کھیلی ہیں، بس قابو کر ہی لیا اور پھر خاطر تواضع کا ایک لمبا دور چلا۔ "میجر عبید اللہ نے نڈھال کھڑے اس شخص پر قہر آلود نظر ڈالی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

شعیب کرمانی ! پہچانا نہیں؟ "ساحر نے اس شخص کو دھکیل کر" شعیب کرمانی کے سامنے کیا۔ شعیب کرمانی حیران نظروں سے اس زخموں سے چور شخص کو دیکھے جارہا تھا ۔

نہیں پہچانا؟ ویری بیڈ !اتنی ملاقاتوں کے باوجود بھی پہچان" نہیں سکے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ "ساحر آگے بڑھا اور سنجے ورما کے چہرے پر لگی نقلی داڑھی اور مونچھیں ہٹائیں۔ پھر اس کے ماتھے پر بکھرے بال ہٹا کر ابرو کا کٹ سامنے کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سنجے ورما؟؟ "شعیب کرمانی نے اس کی شکل دیکھ کر آنکھیں"
پھیلائیں۔ وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ سجے ورما بھی
پاکستان میں موجود ہے۔ وجہ یہی تھی کہ سنجے ورما نے اسے
اپنی آمد کی خبر نہیں کی تھی۔ وہ خود یہاں شعیب کرمانی پر نظر
رکھنے آیا تھا۔ اس بات سے بے خبر کہ اس کی بدقسمتی ہی اسے
یہاں گھسیٹ لائی ہے۔

ہاں سنجے ورما، ہمارے پاکستان کے دل کو ، شہر لاہور کو اپنی"
آنکھوں سے تباہ و برباد ہوتا دیکھنے آیا تھا۔ لیکن اسے کہاں خبر
تھی کہ اسے تو خود اس کی بربادی یہاں کھینچ لائی ہے۔ "ساحر
نے کہتے ہوئے ریوالور نکالا۔ سنجے ورما اپنے وجود کو سنبھال نہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

پا رہا تھا تبھی لڑکھڑاتا ہوا نیچے بیٹھا۔ دیوار کا سہارا لیتے ہوئے اس نے سر جھٹک کر اپنے حواس کو بروئے کار لا کر سمجھنے کی کوشش کی کہ یہاں ہو کیا رہا ہے۔

کیا کیا ہے تم لوگوں نے اس کے ساتھ؟ یہ ایسے مدہوش سا" کیوں ہے؟ "شعیب کرمانی پھنکارا تھا۔ وہ سنجے ورما کی حالت دیکھ کر حیران تھا جو ادھر ادھر لڑکھڑا رہا تھا گویا اس کے لیے خود کو سنبھالنا مشکل ثابت ہو رہا ہو۔

اوہ !بڑی تکلیف ہو رہی ہے اسے اس حالت میں دیکھ کر ؟ " ویسے کچھ خاص تو نہیں کیا ہم نے اس کے ساتھ۔ بس وہی

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

سفید پاؤڈر جسے تم اسمگل کرتے ہو، اور جس کے ذریعے اسٹوڈنٹس اور کم عمر بچوں کو منشیات کا عادی بناتے ہو، اس کی چھوٹی سی مقدار اس کے وجود میں اتاری ہے اور دیکھو کیسے "مدہوش ہو چکا ہے یہ۔اپنے آپ کا ہوش ہی نہیں ہے اسے۔ ساحر نے سنجے ورما کی اس حالت کا راز بتایا تھا۔ شعیب کرمانی کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں دکھائی دینے لگیں۔ اگر وہ لوگ سنجے ورما کا یہ حال کر چکے تھے تو اس کے ساتھ کیا کرتے یہ سمجھنا مشکل نہیں رہا تھا اس کے لیے۔ اسے موت اپنے بہت قریب دکھائی دی ۔

Classic Urdu Material ISBN#0132021109

امید ہے سر پرائز پسند آیا ہو گا شعیب کرمانی !اب تم دونوں"
تیار ہو جاؤ مرنے کے لیے۔ تمہارے کرتا دھرتا راء ایجنٹس یقیناً
پاکستان کی طرف سے ملنے والی خبر کے بے صبری سے منتظر
ہوں گے۔ اب پاکستان کی تباہی کی خبر انہیں نہیں مل سکتی تو
کیا ہوا، تم دونوں کی موت کی خبر تو انہیں ملنی چاہیے نا؟ تا کہ
انہیں بھی اندازہ ہو کہ ہمارے وطن عزیز سے دشمنی مول لے
کر کتنی بڑی غلطی کی ہے انہوں نے۔ آج کے بعد اس ملک
کے خلاف کچھ بھی پلان کرنے سے پہلے وہ لوگ ہزار بار
سوچیں گے۔ "ساحر کی آنکھوں میں وہی سختی ، وہی درشتگی اور
وہی سرد مہری دکھائی دینے لگی تھی جو اس کا خاصا تھی۔ شعیب
کرمانی کے عین مقابل کھڑے ہوتے ہوئے ساحر نے ریوالور کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نال اس کی پیشانی پر لگائی۔ شعیب کرمانی کی آنکھوں میں خوف اترا تھا ۔

م۔۔۔مجھے چھوڑ دو پلیز۔ "وہ گڑگڑایا تھا۔"

چھوڑ ہی تو رہا ہوں شعیب کرمانی !یہ تمہارے لیے سب سے" آسان موت ہے، یہاں اب کسی کو تمہاری ضرورت نہیں ہے ۔ اس لیے اس دھرتی کا بوجھ کم کر دو، خداحافظ !جہنم میں جا کر انتظار کرنا سنجے ورما کا۔ "ساحر نے گولی چلائی جو شعیب کرمانی کے سر کے آر پار ہوتی لمحوں میں اس کے وجود کو بے جان کر گئی تھی۔ دوسری گولی ساحر نے اس کے سینے پر چلائی تھی، عین

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

دل کے مقام پر۔ جس دل میں پاک وطن کے خلاف زہر موجود تھا اس دل کی دھڑکنوں کا رک جانا ہی بہتر تھا۔

اب تمہاری باری ہے سنجے ورما !بہت روپ بدل لیے تم " نے، بہت کھیل کھیل لیے اور بہت سازشیں کر لیں۔ اب اپنی کرتوتوں کا حساب دینا اگلے جہان جا کر۔ کیونکہ یہاں سے تمہاری ٹکٹ کٹنے کا وقت ہو چکا ہے۔"ساحر نے کہتے ہوئے نیچے جھک کر اس کی گردن کو اپنے بازو کے شکنجے میں کسا تھا۔ سنجے ورما نے مزاحمت کی کوشش کی تھی لیکن ساحر کی گرفت بے حد مضبوط تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتا میجر عبید اللہ آگے بڑھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

رک جاؤ ساحر !اسے ہم ابھی مار نہیں سکتے کیونکہ یہ ہمارے" کام آسکتا ہے ۔ اس کے دماغ میں راء کے بہت سے سیکرٹس ہوں گے جو ہمارے لیے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ پہلے وہ سیکرٹس اگلوائیں گے اس کے بعد اسے ختم کر یں گے۔ "میجر عبید اللہ نے سنجے ورما کو زندہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔

لیکن سر اس طرح کے ملک دشمنوں کا مر جانا ہی بہتر ہے۔" .اس کی موت ہی میرے اندر کی آگ کو ٹھنڈک پہنچائے گی ساحر کے لہجے میں سنجے ورما کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سنجے ورما کی گردن پر اس کی گرفت مزید سخت ہوئی تھی کہ وہ دم گھٹنے پر اس کی گرفت میں تڑپنے لگا تھا۔

پاگل مت بنو ساحر !ہمیں بھی اوپر جواب دینا ہے۔ یہ کوئی " عام آدمی نہیں ہے جسے ہم یونہی مار دیں گے اور کوئی پوچھ گچھ نہیں ہو گی۔ اس کے ساتھ کیا کرنا ہے اس بات کا فیصلہ اعلی حکام کریں گے۔ میں نے سیکیورٹی کال کی ہے۔ ٹائٹ سیکیورٹی میں سنجے ورما کو اسلام آباد لے جایا جائے گا۔ پھر دیکھتے ہیں اس کے حوالے سے کیا فیصلہ کیا جاتا ہے۔"میجر عبید اللہ نے لہجے کو سخت بنایا تھا۔ ساحر نے لب بھینچے، پھر خود پر قابو پاتا اٹھ کھڑا ہوا۔ ریوالور گن ہولڈر میں اٹکایا، تبھی ایک جانب سے چند

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

گاڑیاں آتی دکھائی دیں۔ گاڑی سے یونیفارم میں ملبوس چند افراد اترے، انہیں سیلیوٹ کرتے ہوئے اب وہ لوگ سنجے ورما کو سنبھال رہے تھے۔

تم۔۔۔ تم نے اچھا نہیں کیا میجر ساحر !تم۔۔۔ پچھتاؤ گے " دیکھ لینا۔ میں تمہاری زندگی میں واپس آؤں گا اور پھر۔۔۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ جیت کسے کہتے ہیں اور مات کسے۔ "ساحر کے قریب رکتے ہوئے سنجے ورما آنکھوں میں طیش لیے اٹک اٹک کر اس سے مخاطب ہوا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تمہیں تو میں۔۔۔ "ساحر غصے میں آتا اس کی جانب لپکا تھا"
جب میجر عبید اللہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے
روک دیا۔

کنڑول یور سیلف ساحر "!میجر عبید اللہ کی بات پر وہ لب"
بھینچ کر رہ گیا۔ سنجے ورما کو اب وہاں سے لے جایا جا چکا تھا۔

چلیں؟؟ "میجر عبیداللہ نے سوالیہ نگاہوں سے ساحر کی جانب"
دیکھا تبھی دائیں جانب سے کوئی شخص آکر پرجوشی کے عالم میں
ساحر کے گلے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کیسے ہو ساحر؟ "اس سے الگ ہوتے ہوئے وہ شخص اب "
ساحر سے پوچھ رہا تھا۔

بالکل فٹ !خوش باش "!ساحر کے چہرے پر شناسائی کے "
رنگ دیکھ کر میجر عبید اللہ نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ شاید ساحر
کا کوئی جاننے والا تھا۔

ارے ان سے ملو۔ یہ میرے سر ہیں میجر عبید اللہ۔ اور سر"
یہ علی ہے، میرا چھوٹا بھائی۔ اور یہ میری فیملی کا واحد فرد ہے

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

جسے میری فیلڈ کا پتا ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب یہی سمجھتے ہیں کہ میں پڑھائی کے سلسلے میں کینیڈا میں مقیم ہوں۔ "ساحر نے علی کو میجر عبید اللہ سے متعارف کروایا۔

نائس ٹو میٹ یو ینگ مین! "میجر عبید اللہ نے خوش دلی سے" علی سے مصافحہ کیا تھا۔

آئم سوری سر !آپ کو انفارم نہیں کیا اور رولز کے خلاف " بھی گیا لیکن اس مشن کے لیے مجھے چار بندوں کی ضرورت تھی۔ اس لیے علی کو ارجنٹ نوٹس پر یہاں بلوایا تا کہ گریٹر اقبال پارک میں سلیپر سیل کو یہ سنبھال سکے کیونکہ اس وقت

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

میری نظر میں یہی سب سے بھروسے مند آدمی تھا جو بغیر کوئی سوال کیسے میری بات مان کر یہاں آ سکتا تھا۔ "ساحر نے علی کی یہاں موجودگی کی وجہ بیان کی تھی۔

ہمیں تم پر پورا بھروسہ ہے میجر ساحر !تمہاری فہم و فراست" پر کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے ۔ بے شک تمہارا ہر فیصلہ بہترین ہوتا ہے ۔ اور تمہارے ٹیلنٹ کی تو داد دینی پڑے گی۔ آج کے دن تم نے اپنے باس کو بھی ٹیم ممبر بنا کر اس پر حکم چلا لیا۔ لیکن مزہ آیا تمہارے ساتھ کام کر کے۔ اور سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ دشمن ہمارے ہاتھوں منہ کی کھا چکا ہے۔ الحمدللہ !ہمارے وطن کا ہر شہری محفوظ ہے۔ "میجر

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

عبید اللہ اب گریٹر اقبال پارک سے نکلتے لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔

جی بالکل سر !اس بات پر سجدہ شکر تو واجب ہے۔ "ساحر" کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی ۔

ہاں اور اس کے بعد ایک چھوٹی سی پارٹی بھی بنتی ہے۔ جیت" کو سیلیبریٹ بھی تو کرنا ہے یار "!میجر عبید اللہ نے بے تکلفی سے کہا تھا۔ وہ تینوں اب واپسی کے لیے مڑ چکے تھے۔ان کی چال میں فتح کا غرور جھلک رہا تھا۔ بے شک آج کا دن ان کے لیے ایک بڑی کامیابی لے کر آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ساحر خوش اور مطمئن تھا کہ اس مشن کے ساتھ ساتھ زندگی کا ایک باب بھی ختم ہوا تھا۔ اور زندگی کے اگلے پنے اس کے لیے کامیابی کے بہت سے در کھولنے والے تھے۔

آج کا ڈوبتا سورج جہاں اس کے لیے خوشی کا سندیسہ لے کر آیا تھا وہیں دل کے کسی کونے میں ہلکا سا ملال بھی تھا۔ اس مشن کے دوران اس نے دو چیزوں کو کھویا تھا۔ ایک اپنا سب سے بہترین دوست، اور دوسرا پہلی نظر کی محبت۔ وہ اب تک اپنے احساسات کو جھٹلاتا آیا تھا لیکن آج دل میں اٹھتی کسک نے اس سے اقرار کروایا تھا کہ وہ اس پری پیکر سے پہلی نظر کی محبت کا شکار ہوا تھا۔ لیکن افسوس اس بات کا تھا کہ جب تک ساحر کو اس بات کا ادراک ہوا وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

لڑکی کسی اور کی زوجیت میں جا چکی تھی۔ یہ سچ تھا کہ اس روز اس کے ہاتھوں کی مہندی دیکھ کر ساحر کے دل نے ایک انوکھی خواہش کی تھی کہ کاش وہ مہندی اس کے نام کی ہوتی۔ لیکن ہر دعا قبولیت کا درجہ کہاں پاتی ہے؟؟ ہر خواہش پایہ تکمیل تک کب پہنچتی ہے؟؟ اس کی یہ خواہش بھی ادھوری رہ گئی تھی۔

کاش !زندگی تمہیں کبھی کسی مقام پر دوبارہ میرے سامنے' لا کھڑا کرے۔ تمہیں اپنا بنانا مقدر میں نہ صحیح، تمہیں ایک بار جی بھر کر دیکھنے کا حق تو مل جائے مجھے۔ 'سیٹ کی پشت سے سر لگائے ، آنکھیں بند کیے وہ تصور میں اس سے مخاطب تھا۔ جبکہ دوسری جانب بس کی سیٹ پر بیٹھی باہر گہرے ہوتے

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

اندھیرے پر نگاہیں جمائے بے تاثر چہرے کے ساتھ وہ تنفر کے عالم میں یہ سوچ رہی تھی کہ زندگی میں ایک بار وہ شخص اس کے سامنے آجائے جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے اسے اپنوں سے جدا ہونا پڑا، تنہائیوں کا یہ عذاب جھیلنا پڑا، تب وہ اسے بتائے گی کہ اذیت ، تکلیف کس چڑیا کا نام ہے۔ بس ایک بار وہ اس شخص کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرتا دیکھنا چاہتی تھی جس نے بنا کسی قصور کے اسے کالے پانی کی سزا کا حقدار بنا دیا تھا۔ ہاں وہ اسے اپنے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتارنا چاہتی تھی کہ اس ایک طریقے سے اس کے جلتے سلگتے دل کو قرار آ سکتا تھا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

اپنی اپنی سوچوں میں گم وہ دونوں وجود اس بات سے بے خبر تھے کہ بہت جلد تقدیر کا پانسہ پلٹنے والا تھا۔ زندگی کا اگلا باب ان دونوں کے لیے بہت سے نئے انکشافات لانے والا تھا جن کے بارے میں وہ دونوں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ بہت جلد ان دونوں کا ایک دوسرے سے سامنا ہونے والا تھا۔ ایک نئے تعلق اور ایک خوبصورت رشتے کے ساتھ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

>>>>>>>>>>>>>>>>>

بستر کی ان گشت شکنیں۔۔

کروٹوں کی بے چینی کی گواہ ہیں،

آنکھوں کی سرخی۔۔

کسی بھولی یاد میں رات بسر کرنے کی چغلی کھا رہی ہیں،

گالوں پر آنسوؤں کی لکیروں کے نشانات۔۔۔

رونے والے کے کرب کی زبان بنے ہیں،

دو فیصد بیٹری کی تصدیق کرتا فون۔۔۔

تکیے پر اوندھا پڑا،

ذہن بٹانے کو استعمال کیے جانے کا ثبوت ہے،

اب صبح ہو گئی ہے۔۔۔

روشنی ہے۔۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اور روشنی میں تو سب دکھتا ہے۔۔

چادر کی ہر شکن مٹ گئی۔۔

چہرہ دھل کر شفاف ہے۔۔

آنکھوں میں کاجل کی حسین لکیر کھینچ دی گئی ہے۔۔

اور فون۔۔۔

وہ اب فرصت سے چارج ہو رہا ہے۔۔۔!!!

وہ ساکت سی آئینے کے سامنے کھڑی اس میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے نجانے خود میں کیا ڈھونڈ رہی تھی۔اس کے عکس کے بالکل پیچھے نظر آتے بیڈ کی چادر بہت بے ترتیب سی تھی جو رات بھر بے چینی کے عالم میں

Classic Urdu Material ISBN#1033320109

بار بار بدلی گئی اس کی کروٹوں کی شاہد تھی۔ دانین کی نگاہیں بیڈ شیٹ سے بوتیں ایک بار پھر اپنے عکس پر آن ٹھہری تھیں۔ وو عکس جو دو سال پہلے کی دانین سے بہت مختلف تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی دانین تھی جس کی آنکھوں کی سرخی اس کے کئی راتوں سے سونہ سکنے کی گواہی دے رہی تھی۔ چہرے پر حد درجہ ویرانی تھی گویا اس کے وجود سے ساری رعنائیاں چھین لی گئی ہوں۔ کچھ فاصلے پر فون چارجنگ پہ لگا تھا جس کی لو بیٹری یہ ثابت کر رہی تھی کہ رات کو کرب کے عالم میں جاگتے ہوئے اس سیل فون کو سہارے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ دن تو جیسے تیسے گزر جاتا تھا لیکن راتیں قہر ڈھاتی تھیں اس پر۔ اسے لگا تھا شاہ مینشن سے دور آکر شاید اس کے دل کو سکون آجائے گا لیکن وہ تو آج بھی وہیں کھڑی تھی، اسی نقطے پر، زندگی کے اسی فیر میں۔ مصروفیت کی چادر اوڑھ لینے کے باوجود اندر کہیں سینے میں موجود دل آج بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ایک ہی نام کی مالا جپتا تھا اور پل میں اس کا سکون و اطمینان غارت کر جاتا تھا۔

بے بسی کے عالم میں اپنے وجود سے نظریں چراتی وہ آئینے کے سامنے سے ہٹی تھی۔ پھر فریش ہونے کی غرض سے اٹیچ باتھ کی جانب بڑھ گئی۔ کچھ ہی دیر بعد کمرے کا منظر بدل چکا تھا۔ اب اس ٹوٹی بکھری، و دیران صورت لڑکی کی جگہ کوئی اور کھڑا تھا۔ کمرے کی ہر چیز اپنی جگہ پر آچکی تھی، بیڈ شیٹ یوں بچھی تھی جیسے اس پر کبھی کوئی بیٹھا تک نہ ہو۔ بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں قید کرتے ہوئے وہ اب آنکھوں میں کاجل کی لکیر کھینچ رہی تھی۔ اس کام سے فارغ ہوتے ہوئے بیڈ پر پڑا اسٹالر اٹھا کر گردن کے گرد لپیٹتے ہوئے اس نے بس ایک تنقیدی نگاہ اپنے عکس پر ڈالی جہاں گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے اب ایک نئی دانین کھڑی تھی۔ جسے آج پھر دنیا کے سامنے اپنے آپ کو مضبوط لڑکی کے طور پر پیش کرنا تھا، زمانے میں نت نئے لوگوں کا

Classic Urdu Material ISBN#9013302199

سامنا کرنا تھا۔مزید ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر وہ مڑی۔سائیڈ ٹیبل پر موجود رسٹ واچ اٹھا کر پہنی اور سیل فون چارجنگ سے ہٹاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

السلام علیکم خالہ "!اوپن کچن کی طرف آتے ہوئے اس نے" خالہ رخسانہ کو سلام کیا تھا جو ایک ہاتھ سے تسبیح کے دانے گراتیں میڈ سے ناشتہ بنوا رہی تھیں ۔

وعلیکم السلام !جیتی رہو میری بچی !خوش رہو۔ "خالہ نے" حسب معمول اس کی پیشانی چومتے ہوئے دعاؤں سے نوازا تھا۔ ساتھ ہی کچھ پڑھ کر اس پر پھونکا ۔

Classic Urdu Material USB#10133202199

ناشتہ بنا نہیں ابھی؟"دانین نے میڈ کی طرف سوالیہ نگاہوں" سے دیکھا۔

بن گیا ہے آپی !بس ٹیبل پر لگا رہی ہوں میں۔ "میڈ نے " فورا جواب دیا تھا۔

خالہ آجائیں آپ بھی ٹیبل پر۔ "دانین ان کے کندھوں پر" بازو پھیلاتی ان کے ساتھ کچھ فاصلے پر موجود ٹیبل کی طرف

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آئی۔ کرسی گھسیٹ کر انہیں بٹھایا، پھر ساتھ والی کرسی پر خود ٹک گئی۔ میڈ اب ناشتہ سرو کر رہی تھی ۔

"رخسانہ خالہ نے" !دانین پتر !ایک بات کرنی تھی تم سے۔ جھجھکتے ہوئے اجازت طلب کی۔

"دانین" !جی کہیے خالہ !آپ اجازت کیوں لے رہی ہوں۔ ناشتے میں مگن تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

وہ ....اسد کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، ساجد کا فون آیا تھا۔ "

وہ کہہ رہا تھا کہ اسد تیز بخار میں بھی مجھے ہی پکار رہا ہے۔ تو میں سوچ رہی تھی میں چکر لگالوں۔ بچے کا دل بھی بہل جائے گا۔ "رخسانہ خالہ نے مدعے کی بات کی تھی۔ دانین کا ہاتھ ایک پل کو رکا۔ نگاہیں اٹھا کر رخسانہ خالہ کی طرف دیکھا تھا۔

آپ کو اب بھی ان لوگوں کی ہی فکر ہے خالہ؟ ان لوگوں " نے اتنا برا کیا آپ کے ساتھ اور آپ۔۔۔ "دانین کے لہجے میں غصہ نہیں تھا، خفگی بھی نہیں تھی، بس حیرت کی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

کیا کروں پتر !اسد پوتا ہے میرا۔ بہو بیٹے نے جو بھی کیا اس "
کی سزا بچے کو کیسے دے دوں؟ ویسے بھی ساجد اور اس کی بیوی
شرمندہ ہیں اب۔ "رخسانہ خالہ کے لہجے میں بے بسی در آئی
تھی۔ دانین نے ایک پل کے لیے نظریں جھکاتے ہوئے میز کی
سطح کو دیکھا، پھر سر اٹھاتے ہوئے رخسانہ خالہ کے جھریوں زدہ
چہرے کو، جہاں اپنے پوتے کے لیے فکر مندی درج تھی۔
دانین نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

آپ اگر جانا چاہتی ہیں تو اس کے لیے آپ کو مجھ سے"
پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے خالہ !آپ میری بڑی ہیں ، مجھ
حکم دینے کا حق رکھتی ہیں۔ جو کچھ ان لوگوں نے کیا وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھلانے کے قابل تو نہیں ہے لیکن خیر !آپ ایسا کریں ناشتہ کر کے تیاری کر لیں، میں آفس جاتے ہوئے آپ کو ڈراپ کر دوں گی اور شام کو واپسی پر آپ کو لیتی آؤں گی۔ "دانین نے فورا پروگرام ترتیب دیا۔

ٹھیک ہے۔ "رخسانہ خالہ کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ دانین حسرت" سے ان کے چہرے کو دیکھے گئی۔ اپنوں سے، خون کے رشتوں سے ملاقات کا احساس ہی کتنا دلکش ہو تا ہے یہ دانین کو ان کا چہرہ دیکھ کر سمجھ آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ناشتہ کر لیں۔ "دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ لیے انہیں"

ناشتے کی طرف متوجہ کیا تھا۔ ناشتہ کرنے کے بعد رخسانہ خالہ

تیاری کی غرض سے کمرے میں جاچکی تھیں جبکہ دانین وہیں

سٹنگ ایریا میں کاؤچ پر بیٹھی بیتے دو سالوں میں کھوئی تھی۔

لاہور سے کراچی آنے کے بعد اس نے رخسانہ خالہ کے ہاں پناہ

لی تھی جو اپنے اکلوتے بیٹے اور بہو کے ساتھ متوسط علاقے میں

رہائش پذیر تھیں۔ شروع شروع میں تو اسے مہمان کی طرح ہی

ٹریٹ کیا گیا تھا لیکن پھر ایک ماہ گزرنے کے بعد جب خالہ کی

بہو کو علم ہوا کہ دانین کو اب یہیں رہنا ہے تب اس کا اصل

روپ سامنے آیا۔ وہ تو خالہ رخسانہ کو نجانے کیسے برداشت کرتی

تھی۔ اب ایک اور فرد کا اضافہ اسے سیخ پا کر گیا تھا، وقتاً فوقتاً

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین کو طنز و طعنوں کا نشانہ بنایا جانے لگا۔ لیکن رخسانہ خالہ کی شفقت بھری گود اسے سب بھلا دیتی۔ رخسانہ خالہ تو خود بے بس تھیں کہ انہیں بھی اس گھر میں ایک بوجھ ہی سمجھا جاتا تھا۔ خالہ کی بہو کا رویہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہتک آمیز ہوتا چلا گیا اور وہ نم آنکھیں لیے خاموشی سے سب سن کر اندر چلی جاتی ۔ اس دوران اسے ایک معمولی سی حباب مل گئی تھی۔ یوں دن تو گھر سے باہر قدرے سکون میں گزر جاتا لیکن شام ڈھلتے ہی گھر میں آکر کڑوی کسیلی باتیں سن کر رات روتے ہوئے گزر جاتی۔ پھر ایک دن دانین کے کمرے سے خالہ کی بہو کو بینک اسٹیٹمنٹ مل گئی جس سے اسے علم ہوا کہ دانین کے بینک اکاؤنٹ میں ایک خطیر رقم موجود ہے۔ اور یہ جانتے ہی اس کا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لہجہ شہد آگیں ہو گیا۔ ساجد بھائی کا بھی رویہ کچھ بہتر ہو گیا تھا۔ اس بہتری کی وجہ تو دانین نہیں جانتی تھی لیکن اسے کچھ سکون ضرور محسوس ہوا تھا۔ البتہ کچھ دن بعد ہی میٹھے لہوں کا راز بھی آشکار ہو گیا۔ روبی بھابھی نے ایک دن رخسانہ خالہ کی غیر موجودگی میں دانین کے سامنے اپنی ضروریات کا رونا روتے ہوئے کچھ رقم طلب کی تھی اور دانین نے بغیر کسی پس و پیش کے اگلے ہی دن اکاؤنٹ سے کچھ رقم لا کر ان کے ہاتھ پر رکھ دی۔ لیکن یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوا تھا، اب اکثر ہی اس سے کسی نہ کسی ضرورت کے لیے رقم مانگ لی جاتی اور وہ بے بس سی انکار بھی نہ کر پاتی کہ ان کے گھر میں رہ رہی تھی. دریامیں رہ کر مگر مچھ سے بیر ہر گز مناسب نہ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

پھر ایک دن رخسانہ خالہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے دائین کو بری طرح سے ڈانٹا۔ وہ روبی بھابھی کی لالچی طبیعت سے اچھی طرح سے واقف تھی۔ ساجد بھائی کی تنخواہ معقول تھی جس میں آسانی سے گزارہ ہو جاتا تھا۔ رخسانہ خالہ کے مرحوم شوہر کی پینشن بھی اسی گھر میں خرچ ہو جاتی تھی۔ اسکے باوجود روبی بھابھی ہر وقت کم آمدنی کا رونا روتی رہتیں۔ رخسانہ خالہ نے دانین کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اب انہیں ایک روپیہ بھی لا کر نہیں دے گی۔ یہ تاکید اتنی سخت تھی کہ دانین کو ماننا ہی پڑا اور پھر اس بات پر ایک طوفان بدتمیزی برپا ہوا تھا گھر میں۔ رخسانہ خالہ اور ان کی بہو کا اچھا خاصا جھگڑا ہوا تھا اور دانین کی شرمندگی حد سے سوا ہو گئی۔ اس جھگڑے کے بعد اگلے چند دن گھر میں سرد مہری سی چھائی رہی۔ روبی بھابھی نہ خود ان سے

بات کرتیں نہ اپنے بچوں کو ان کے پاس آنے دیتیں۔ رخسانہ خالہ کو یوں اپنے ہی گھر میں ذلیل ہوتے دیکھ کر دانین سے رہا نہ گیا تو اس نے ہمت جمع کرتے ہوئے ایک فیصلہ لیا اور خالہ کو بھی اپنے اس فیصلے سے آگاہ کیا۔ بہت زیادہ اصرار پر ہی خالہ نے حامی بھری تھی۔ ان کے ہاں کرنے کے بعد دانین نے ارسل سے فون پر رابطہ کیا اور اس سے کراچی میں کوئی چھوٹا سا گھر خریدنے کے سلسلے میں مدد کرنے کی درخواست کی۔ ارسل نے بخوشی یہ کام اپنے ذمے لیا۔ کراچی میں مناسب قیمت پر کوئی چھوٹا اور اچھا گھر تو دستیاب نہ تھا البتہ اپنے کسی دوست کے توسط سے ارسل نے ایک فلیٹ لے دیا تھا دانین کو۔ فلیٹ میں شفٹ ہونے سے ایک دن پہلے روبی بھابھی نے رخسانہ خالہ پر ستر ہزار روپے چوری کرنے کا الزام لگا دیا۔ وہ مزید ان دونوں کو اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتی تھی تبھی گھر سے نکالنے کے لیے یہ حربہ آزمایا۔

Classic Urdu Material ISBN#0132021109

رخسانہ خالہ خود ایک تہجد گزار، عبادت گزار عورت تھیں، اتنا بڑا الزام لگنے پر ٹوٹ کر روئیں۔ ساجد بھائی نے بھی بیوی کی بات کو ہی سچ مانا اور روبی بھابھی نے ان کا سامان اٹھا کر گلی میں پھینکتے ہوئے گھر سے نکل جانے کا حکم سنا دیا۔ وہ رات خالہ اور دانین نے کسی مشکل میں بسر کی یہ وہی جانتی تھیں۔ وہ تو اچھا تھا کہ خالہ کے پڑوس میں ایک خاتون تھیں جو خالہ کی بہت عزت کرتی تھیں۔ انہوں نے ہی اس رات ان دونوں کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ اگلے ہی روز ارسل نے دانین کو فلیٹ مل جانے کی خوشخبری سنائی تھی اور یوں دانین اور خالہ اس گھر سے اس فلیٹ میں منتقل ہو گئیں۔ پچھلے ایک سال سے دونوں یہیں رہ رہی تھیں۔ اس دوران دانین کو ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب بھی مل گئی تھی۔ جاب پر آنے جانے کے لیے اس نے ایک سیکنڈ ہینڈ گاڑی بھی خرید لی۔ آزمائشیں کافی حد تک کم ہو گئی تھیں، زندگی میں قدرے

Classic Urdu Material ISBN#9780130209

سکون آ گیا تھا لیکن آج پھر خالہ کا اپنے بہو بیٹے اور پوتے کا ذکر کرنے پر دانین کو ماضی کا وہ حصہ یاد آ گیا تھا۔

، چلو پتر"!خالہ کڑھائی سے مزین نفیس سا سوٹ پہنے" کندھوں پر شال اوڑھے کمرے سے باہر آئیں تھیں ۔ ان کی آواز پر دانین چونکی، خیالوں سے باہر نکلی تو خالہ کو تیار پایا۔

چلیں۔ "سامنے ٹیبل پر موجود کیز اور ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے" دانین کھڑی ہوئی۔ میڈ کام ختم کر کے جا چکی تھی اس لیے دانین نے فلیٹ کو لاک کیا اور خالہ کو لیے لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

»»»»»»»»»»»»

آج کا دن اس حویلی کے سب مکینوں کے لیے بہت سی خوشیاں لے کر آیا تھا اس وسیع و عریض حویلی میں آج صبح سے ہی جشن کا سا سماں تھا۔ ہر کوئی خوش باش دکھائی دے رہا تھا۔ حویلی کے صحن میں ہر کوئی مصروف سا ادھر ادھر جا رہا تھا۔ سب تیزی سے اپنے کام نمٹا رہے تھے، حویلی کے مین گیٹ کے بالکل سامنے ایک کھلا اور کافی بڑا سا میدان تھا جہاں پر ٹینٹ وغیرہ لگائے گئے تھے۔

Classic Urdu Material USB#1033202109

"ارے ماسی برکتے! جاؤ ذرا ایک بار گاؤں میں چکر لگا کر آؤ،
آج کے دن کسی بھی گھر کا چولہا نہیں جلنا چاہیے ۔ پورے
گاؤں کی دعوت ہے آج ، جا کر دیکھو گاؤں کے سب لوگ باہر
میدان میں آگئے ہیں تا کہ کھانا کھولا جائے۔ اور خیال رکھنا
ہماری حویلی سے آج اس گاؤں کا کوئی بچہ تک بھوکا نہ جانے
پائے۔ "کئی گز پر محیط اس حویلی کی بڑی مالکن خدیجہ بیگم نے
ماسی برکتے کو روک کر اسے ایک نیا حکم سنایا۔ ماسی برکتے جو
ایک تھال میں سرخ گلاب کی پتیاں رکھے اندر جارہی تھی وہیں
رک گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#9015320409

"جی مالکن !میں ذرا یہ پتیاں اندر رکھ آؤں پھر جاتی ہوں۔"
ماسی برکتے کے لہجے میں بھی خوشی کا عنصر نمایاں تھا۔

"ارے ماسی برکتے !یہاں کسی کو تھما دو یہ تھال۔ اے چھنو!
ادھر آ۔ یہ تھال لے جا اندر اور ذرا سنبھال کر لے جانا سمجھی۔
ماسی برکتے تمہیں جو کام کہا ہے وہ کرو .جلدی کرو جلدی.
وقت نہیں ہے۔ "خد بچہ بیگم نے قریب سے گزرتی ایک لڑکی
چھنو کو آواز دے کر تھال اسے تھمایا اور ماسی برکتے کو روانہ کیا۔

"اے شاہدہ !بات سن !وہ جو گاؤں والوں کو آج کپڑے دینے
ہیں وہ سب دیکھ لیے نا؟ بس اگلے دس منٹ تک کھانا کھلنے

Classic Urdu Material USB#1033202109

والا ہے ، جیسے جیسے کھانا کھا کر لوگ ٹینٹ سے نکلتے جائیں گے انہیں ایک ایک سوٹ تھماتے جانا، یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ بلکہ ایسا کرنا جب کھانا کھا لیا جائے تو مجھے بتانا۔ میں اپنے ہاتھوں سے یہ کپڑے بانٹوں گی سب میں۔ "خدیجہ بیگم نے اپنی بڑی بہو کو پکارا تھا۔ شاہدہ تیز تیز چلتی ان تک آئی۔

جی ماں جی !سب تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ کھانا ختم ہوتے" ہی میں آپ کو اطلاع دے دوں گی۔ "شاہدہ نے فرمانبرداری سے سر جھکاتے ہوئے انہیں بتایا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اچھا ٹھیک ہے۔ تم جاؤ، ملازماؤں کو دیکھو سب کام نمٹا لیے۔"
اور ولید کو بھیجو میرے پاس ، ذرا ددیکھ کر آئے باہر برتن و
غیرہ رکھ دیے گئے ہیں، کسی چیز کی کمی تو نہیں۔ "خدیجہ بیگم
کے کہنے پر شاہدہ سر ہلاتی چلی گئی۔

کیا بات ہے اماں !آج تو بڑی پرجوش لگ رہی ہیں آپ۔ "
" ایسے چہک رہی ہیں جیسے جوانی واپس لوٹ آئی ہو آپ میں۔
علی جو مسلسل خدیجہ بیگم کا ادھر سے ادھر جانا نوٹ کر رہا تھا
ان کے پاس چلا آیا اور شوخ نگاہوں سے انہیں دیکھتے ہوئے ان
کے کندھوں کو تھاما۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ارے پر جوش کیوں نہ ہوں؟؟ پانچ سال بعد میرا بیٹا گھر"
آرہا ہے۔ اتنا عرصہ کیسے اپنی مامتا کو سمجھائے رکھا میں نے یہ
میرا دل ہی جانتا ہے ۔ تم لوگ تو اس موئے موبائل پر باتیں
کر لیتے ہو اس سے ، لیکن مجھ سے تو یہ سب نہیں ہوتا۔ بھئی
جو مزہ سامنے بیٹھ کر بات کرنے میں ہے وہ فون پر کہاں؟؟
میں تو آج اتنے عرصے بعد اپنے پتر کو دیکھوں گی ۔ آنکھیں
ترس رہی ہیں اسے دیکھنے کو۔ "خدیجہ بیگم کا لہجہ بھیگنے لگا تھا۔

بس کر دیں اماں !اب رونا مت شروع کر دیجیے گا۔ بھائی آ"
رہے ہیں نا آج۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ اب یہیں رہیں
گے پاکستان میں۔ تا کہ آپ کے دل کو ٹھنڈک رہے۔ "علی

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

کی بات پر خدیجہ بیگم سر ہلا کر اپنی نم آنکھوں کو صاف کرنے لگیں۔

اچھامیں ذرا آذر کو دیکھ لوں۔ پتا نہیں کب نکلے گا یہ اپنے" کمرے سے۔ بیوی کے پلو سے ہی بندھا ر ہتا ہے ہر وقت۔ میرا بچہ چاہے وہاں انتظار میں کھڑا کھڑا ہی سوکھ جائے لیکن اس آذر کا گھر سے ہلنے کو ہی دل نہیں چاہتا۔ معلوم بھی ہے کہ اسے ہی ایئر پورٹ جانا ہے لیکن پھر بھی۔۔۔ "خدیجہ بیگم بات ادھوری چھوڑ کر سر جھٹکتی ہوئیں اب آذر کی کلاس لینے اندر کی جانب بڑھ رہی تھیں جب علی گڑبڑاتا ہو ان کے سامنے آیا۔

Classic Urdu Material USB#1013202109

ماں جی وہ آذر بھائی کو زمینوں پر جانا ہے کسی کام سے تو"
ساحر بھائی کو ایئرپورٹ سے ریسیو کرنے میں جاؤں گا۔ "علی
نے فورا وضاحت پیش کی تھی کہ اگر آذر بھائی ساحر کو لینے
جاتے تو یہ بھانڈا پھوٹ جاتا کہ ساحر بیرون ملک نہیں بلکہ
پاکستان میں ہی ہے۔

تو تم یہاں کھڑے کس کے انتظار میں ہو؟ جب بچہ خود ہی "
خوار ہوتا گھر تک آجائے گا تب لینے جاؤ گے اسے؟ وہ بے چارہ
چاہے پریشان کھڑا ہو وہاں اور تمہاری تیاریاں ہی ختم نہیں ہور
ہیں، فون کیا اسے ؟ کوئی خیر خبر معلوم کی اس کی کہ پہنچ گیا
ہے پاکستان یا نہیں؟ کیا سوچے گا وہ کہ پانچ سال بعد لوٹا ہوں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اور کسی کو میرے آنے کی خوشی ہی نہیں۔ کوئی لینے بھی نہیں آیا" .خدیجہ بیگم علی پر بگڑی تھیں۔

بس جا رہا ہوں ماں جی !ایک گھنٹہ لگے گا یہاں سے ایئر" پورٹ جانے میں۔ جب تک بھائی کی فلائٹ بھی لینڈ کر جائے گی۔ اور فون کیسے کروں میں؟ فلائٹ کے دوران فون استعمال کرنے کی اجازت ہی نہیں ہوتی۔ وہ جب ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہو رہے تھے تب کال کی تھی انہوں نے، آپ فکر مت ،کریں شام تک بھائی یہاں موجود ہوں گے آپ کے سامنے آپ کے پاس۔ "علی نے بڑے سکون سے جھوٹ پر جھوٹ بولے تھے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ٹھیک ہے خیر سے جاؤ اور خیر سے آؤ۔ جب تک ہم لوگ" بھی گاؤں والوں کی دعوت سے فارغ ہو جائیں گے۔ پھر اطمینان سے اپنے بچے کے پاس بیٹھیں گے۔ "خدیجہ بیگم کے لہجے میں آنے والے لمحوں کی خوشی تھی ۔

ایک بات بتائیں ماں جی !میں ، زونیرہ، آذر بھائی اور عاشر " بھائی آپ کی سوتیلی اولاد تو نہیں ؟ نہیں مطلب آپ کو اس دنیا میں اگر کسی کا خیال ہے تو بس ساحر بھائی کا۔ مطلب ہماری تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے۔ "علی نے منہ بسورا تھا ۔ اس کی بات پر خدیجہ بیگم نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

ماں کے لیے اس کی ہر اولاد برابر ہوتی ہے۔ تم چاروں تو"
میرے پاس ہو ، میری آنکھوں کے سامنے۔ لیکن ساحر کو کتنے
عرصے سے دیکھنے کو ترس گئی ہوں۔ اب اگر اتنے عرصے کے
بعد وہ واپس آرہا ہے تو ظاہر ہے میرے دل میں اس کے لیے
دبا سارا پیار بھی تو ایک ساتھ امڈے گا نا۔ چلو اب زیادہ باتیں
نہیں کرو اور ایئرپورٹ کے لیے نکل جاؤ فٹافٹ۔ "خدیجہ بیگم
حکمیہ انداز میں کہتیں اب کسی اور کام کی طرف متوجہ ہو چکی
تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN1013202109

ابھی تو یہ پیار امڈ رہا ہے لیکن اگر آپ کو علم ہو جائے کہ "
آپ کے صاحبزادے اتنے عرصے سے پاکستان میں ہی مقیم تھے
تو یقیناً یہ پیار غصے میں بدل جائے گا۔ ساحر بھائی اور کتنے
جھوٹ بلوائیں گے مجھ سے ؟ کبھی تو میرے بائیں کندھے
والے فرشتے کو بھی سکون کا موقع دیں۔ "علی تصور میں ساحر
سے مخاطب ہو اتھا۔ پھر بالوں میں ہاتھ چلاتا باہر کی جانب بڑھ
گیا کہ آج شام کی خاص الخاص شخصیت کو بھی تو لینے جانا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آفس سے واپسی پر اب وہ اس گھر کے سامنے کھڑی تھی جہاں سے ایک سال قبل اسے اور اس کی خالہ کو دھکے دے کر نکالا گیا تھا۔ ولب کچلتی کشمکش کے عالم میں تھی۔ ہاتھ بار بار اطلاعی گھنٹی کی طرف اٹھتا لیکن پھر بے جان ہو کر پہلو میں گر جاتا۔ ہر وہ جگہ جہاں سے اسے ذلت ور سوائی ملی تھی وہاں دوبارہ نہ جانے کا عہد کیا تھا اس نے خود سے۔ لیکن آج خالہ کی خاطر اسے یہ عہد توڑنا پڑ رہا تھا۔ گہری سانس ہوا کی سپرد کرتے ہوئے اس نے بیل پر انگلی رکھی۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھل چکا تھا۔

"دانی پھوپھو" ! دروازہ کھولنے والا اسد ہی تھا جو دانین کو دیکھ کر خوشی کے عالم میں اس سے لپٹ گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیسے ہو اسد؟ طبیعت کیسی ہے اب ؟ "نیچے بیٹھتے ہوئے " دانین نے ہاتھ میں پکڑے فروٹس کے شاپر ایک جانب رکھے۔ پھر اس کے بال ماتھے سے ہٹاتے ہوئے سوال کیا۔

میں ٹھیک ہوں ، آپ کیسی ہیں؟ پتا ہے مجھے چار دن سے" بخار تھا۔ دوائی سے بھی ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ آج دادو سے ملا تو بخار اتر گیا۔ ہر روز یاد کرتا تھا میں آپ دونوں کو۔ "اسد معصومیت سے کہے جا رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ ایک سیکرٹ بتاؤں؟ میرے پاس"
"ایک ایسی چیز ہے جسے لے کر تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔
دانین اس کی معصوم صورت کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ کیا؟؟ "اسد نے سوالیہ انداز میں آنکھیں پھیلائیں۔ "

گیس کرو۔ "دانین مسکرارہی تھی"

چاکلیٹس؟ "اسد نے تکا لگایا۔ "

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ارے واہ !تم تو بڑے جینئس ہو۔ "دانین نے ایک جانب" رکھا چاکلیٹس کا باکس اٹھا کر اسے دیا۔ اتنی ساری چاکلیٹس پاکر اسد کی آنکھیں چمک اٹھیں ۔

ارے دانین !یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ آؤ اندر آؤ" .روبی بھابھی" نے گیٹ تک آتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ لیا تھا تبھی خوش اخلاقی دکھانی چاہی۔

جی السلام علیکم "!دانین جھجھک سی گئی کہ کیسے بات کرے ان" سے۔ نجانے کیا برتاؤ ہو ان کا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

وعلیکم اسلام !کیسی ہو؟ بڑی چمک رہی ہو تم تو۔ ہمارے گھر"
سے جانے کے بعد مزید نکھر گئی ہو۔ "روبی بھا بھی آگے بڑھتے
ہوئے خود ہی اس سے گلے ملنے لگیں۔ دانین کنفیوز سی ہو گئی
اس لیے خاموش رہناہی بہتر جانا۔

آؤ، اماں اندر ہی ہیں۔ "روبی بھابھی نے اسے راستہ دیا۔"
دانین جھجھکتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اسد نے فروٹس کے شاپر
اٹھائے۔ اس گھر سے جانے کے بعد ہی شاید روبی بھابھی اور
ساجد بھائی کو ماں کی قدر کا اندازہ ہوا تھا تبھی تو لہجوں اور انداز
میں اتنا فرق آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

چلیں خالہ؟ "ان مطلب پرست لوگوں کے درمیان دانین کو" گھٹن ہو رہی تھی تبھی وہ زیادہ دیر وہاں بیٹھ نہیں سکی۔ اس کے منع کرنے کے باوجود روبی بھابھی اس کے لیے چائے بنا لائی تھیں۔اس نے بمشکل چائے ختم ہونے کا انتظار کیا اور کپ رکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں چادر لے آؤں۔ "رخسانہ خالہ کمرے کی جانب بڑھیں۔" چادر لے کر اسد کو پیار کیا، دانین نے والٹ سے چند نوٹ گھسیٹتے ہوئے اسد کو تھمائے کہ پیسوں سے مطلب رکھنے والے لوگوں کی خوش اخلاقی بھی فقط پیسوں سے مشروط تھی۔ شاید

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

اس کی دی گئی یہ چھوٹی سی رقم خالہ رخسانہ کے لیے اس گھر کے دروازے کھول دے اور وہ کبھی کبھار یہاں آکر اپنے پوتے سے مل سکیں۔ دانین نہیں چاہتی تھی جیسے اسے خونی رشتوں سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا وہی دکھ رخسانہ خالہ کو بھی سہنا پڑے۔ روبی بھابھی سے الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے وہ خالہ کو لیے اس گھر سے نکل آئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یار !اس گاڑی کو ڈرائیو کرتے ہوئے وہ مزہ نہیں آرہا جو اپنی" گاڑی کی ڈرائیونگ میں ہے۔ "اسٹیرنگ گھماتے ہوئے ساحر نے برابر بیٹھے علی کو مخاطب کیا تھا۔

آپ مزے کی چھوڑیں اور میری بات سنیں۔ گاؤں کی حدود " میں داخل ہونے سے قبل ہی آپ ڈرائیونگ سیٹ میرے حوالے کر دیں گے ورنہ گھر میں جو والدہ محترمہ ہیں نا ان سے ایک لمبا چوڑا لیکچر مل جائے گا مجھے کہ بھائی بیرون ملک سے تھکا ہارا آیا ہے اور میں نے ڈرائیونگ کا کام بھی اسے ہی سونپ دیا۔ آج صبح سے تو ویسے بھی ہر کسی کی شامت آئی ہوئی

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ہے جویلی میں۔ "علی نے چہرے کے زاویے بگاڑے تھے۔ ساحر اس کے اس انداز پر ہنسنے لگا۔

تم جیلس ہو رہے ہو مجھ سے؟ "وہ مزہ لیتے ہوئے مخاطب" ہوا۔

جیلس نہیں ہو رہا۔ بس میرا دل چاہ رہا ہے کہ اپنی اہمیت" بڑھانے کے لیے میں بھی حویلی سے تین چار سال کے لیے غائب ہو جاؤں۔ شاید ایسے ہی مجھے بھی کچھ عزت نصیب ہو جائے ورنہ چھوٹا ہونے کے باعث ہر طرف سے میں ہی رگڑا جاتا ہوں۔ "علی کا لہجہ مصنوعی خفگی لیے ہوئے تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

عزت دینے والی ذات فقط اللہ کی ہے میرے بھائی !اور یقین"
کرو تمہارے حویلی سے غائب ہونے پر تمہاری اہمیت میں اضافہ
ہو نہ ہو ماں جی سکھ کا سانس ضرور لیں گی۔ ورنہ آئے روز
گاؤں میں تمہاری شرارتوں کی داستانیں سب کے لبوں پر ہوتی
ہیں۔ "ساحر نے بات کرتے کرتے گاڑی روکی تھی۔ علی نے
سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

ءگاؤں کی حدود شروع ہو رہی ہیں۔ ماں جی کی ڈانٹ سے بچنا
چاہتے ہو تو آجاؤ ڈرائیونگ سیٹ پر۔ "ساحر سیٹ بیلٹ کھولتا

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

گاڑی سی نکلا۔ علی اب ڈرائیونگ سیٹ پر آچکا تھا جبکہ برابر کی نشست ساحر نے سنبھالی تھی۔

ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا بھائی !اگر آج گھر پہنچتے ہی" میں ماں جی کو اور باقی سب کو یہ بتادوں کہ آپ اتنے سالوں سے پاکستان میں ہی تھے اور سب سے جھوٹ بول کر ، چھپ کر آپ نے آئی ایس آئی فیلڈ جوائن کر رکھی ہے تو کیا سچویشن ہو گی؟ تصور کریں ذرا۔ "علی کا لہجہ اب کی بار شرارت لیے ہوئے تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

سوچ لو اگر تم نے ایسا کیا تو آئندہ کچھ بولنے کے قابل نہیں"
رہو گے۔ میرا یہ راز صرف تم جانتے ہو، بہتر ہے تم تک ہی
رہے۔ "ساحر ونڈ اسکرین کے پار دکھائی دیتی کچی سڑک پر
نظریں جمائے بولا تھا۔

کوئی بات نہیں۔ میں آئندہ لکھ کر بات کر لیا کروں گا۔ کم"
از کم زندگی میں ایک بار آپ کی درگت بنتی دیکھنے کی خواہش تو
پوری ہو جائے گی۔ "علی نے اطمینان سے کہتے ہوئے گاڑی کے
سامنے سڑک پر بھاگتے بچے کو دیکھ کر ہارن پر ہاتھ رکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تمہاری یہ خواہش تو کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ ماں جی کو" منانے کا ہنر ہے میرے پاس۔ میں جانتا ہوں وہ مجھے کبھی ڈانٹ ہی نہیں سکتیں۔ "ساحر کا لہجہ پر یقین تھا۔

ہاں آپ میں ان کے مرحوم شوہر کی شبیہہ ہے اس لیے۔" ویسے ایک بات بتائیں ، آپ اتنی اہم پوسٹ پر ہیں ، وطن کی حفاظت کا اہم فریضہ سر انجام دے رہے ہیں پھر اس بات کو چھپانے کا مقصد ؟ فیملی کو تو پتا ہونا چاہیے نا؟ انہیں بھی تو فخر کرنے کا موقع دیں۔ "علی اب سنجیدہ تھا۔

Classic Urdu Material USB#1013320209

کچھ راز راز ہی رہیں تو بہتر ہوتا ہے علی !میں ان سب کی"
نظر میں ایک عام انسان ہوں اور عام ہی رہنا چاہتا ہوں۔ میں
نہیں چاہتا کہ جب کبھی میں مشن پر ہوں تو میری فکر میں
ہلکان میری ماں کی راتوں کی نیندیں اڑ جائیں۔ یا میری فیملی کا
کوئی فرد میرے لیے پریشان ہوتے ہوئے ایک ایک لمحہ سولی پر
گزار دے۔ رہی بات فخر کی تو شہادت پانا میرا خواب ہے اور
یقیناً جس دن مجھے شہادت نصیب ہوئی وہ دن میری ماں اور باقی
فیملی کے لیے فخر کا دن ہو گا۔ "ساحر کے لہجے میں جذب کی
سی کیفیت تھی۔ علی کتنے ہی پل مان سے اسے دیکھے گیا۔
حویلی کے سامنے گاڑی رکی تو ساحر حویلی کی سج دھج کو دیکھ کر
حیران رہ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1015202209

کسی کی شادی ہے کیا؟ "وہ حیرت بھرے لہجے میں کہتا علی" سے مخاطب ہوا۔

جی آپ کی شادی ہے لیکن ابھی نہیں۔ ابھی لڑکی ڈھونڈنی" ہے۔ لیکن فکر مت کریں۔ ماں جی کا پختہ ارادہ ہے کہ آپ کی ان تین ماہ کی چھٹیوں کے دوران ہی وہ آپ کی شادی کر دیں گی۔ فی الحال تو یہ ساری سجاوٹ آپ کے آنے کی خوشی میں کی گئی ہے۔ اندر چلیں اور بھی بہت کچھ ہے آپ کو حیران کرنے کے لیے۔ "علی مسرور سا بولا ۔ حویلی کا بڑا سا گیٹ کھل چکا تھا۔ ان کی گاڑی اب اندر داخل ہو رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"میں صدقے !میرا بچہ آ ہی گیا گھر۔ میرا انتظار ختم ہوا۔"
خدیجہ بیگم نے آگے بڑھ کر ساحر کی پیشانی چومی تھی۔ اس سے ملتے ہوئے ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ گاؤں کے لوگ حویلی کے دروازے پر کھڑے اچک اچک کر ساحر کو دیکھ رہے تھے۔ سب کے چہروں پر اتنی خوشی تھی گویا وزیراعظم خود چل کر ان کے گاؤں میں آگیا ہو۔ کچھ فاصلے پر موجود ڈھول والے اب ڈھول بجانا شروع کر چکے تھے۔

یہ سب کیا ہے ماں جی؟ اتنا سب کچھ کرنے کی کیا "
ضرورت تھی؟ "باقی سب سے مل کر ساحر اب ماں جی کے

Classic Urdu Material SBN#1013202109

ہمراہ آگے بڑھ رہا تھا۔ اطراف میں کھڑے لڑکے لڑکیاں ان دونوں پر گلاب کی پتیاں نچھاور کر رہے تھے ۔

ضرورت کیوں نہیں تھی؟ تمہیں بھی تو پتا چلے کتنے اہم ہو" تم ہمارے لیے۔ شاید ہمارے جذبات سے واقف ہو کر ہی تم "یہاں اسی گاؤں میں ہمارے ساتھ رہنے پر راضی ہو جاؤ۔ خدیجہ بیگم کا لہجہ نم ہو گیا تھا۔

ایموشنل بلیک میلنگ ہر گز نہیں چلے گی ماں جی !آپ جدائی" کے بارے میں سوچ کر پہلے ہی رونے لگ جاتی ہیں ۔ ابھی تو میں آیا ہوں یہاں ، فی الحال ان لمحوں کو انجوائے کریں، لطف

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اٹھائیں۔ "حویلی کی اس پرشکوہ عمارت کے داخلی دروازے کو پار کرتے ہوئے ساحر نے ہلکا پھلکا لہجہ اختیار کیا تھا۔

بہت ضدی ہو تم ساحر ! کبھی میری نہیں سنتے۔ کیا کمی ہے " یہاں؟ اچھاخاصا کھاتا پیتا گھرانا ہے ہمارا۔ تمہارے باقی بھائی بھی تو زمینداری کرتے ہیں پھر تمہیں کیا ضرورت ہے اتنا خوار ہونے کی؟ باہر جا کر پڑھنے لکھنے کی؟ "خدیجہ بیگم خفگی سے گویا ہوئی تھیں ۔

آپ کا اتنا ہینڈسم بیٹا اب زمینداری کرے گا؟ آپ تو جانتی " ہیں مجھے زمینداری بالکل پسند نہیں۔ میرا مزاج بہت مختلف ہے

Classic Urdu Material ISBN 1033202109

اس سب سے۔ مجھے کچھ مختلف کرنا ہے ، کوئی منفرد کام، کچھ
"الگ سا۔ موت سے پہلے مٹی میں مٹی ہونا نہیں چاہتا میں۔
ساحر نجانے کس رو میں کہہ گیا تھا جب خدیجہ بیگم اس کی
موت والی بات پر فورا پلٹیں۔

آئی ...آئم رئیلی سوری !دیکھا آتے ہی خفا کر دیا نا آپ کو ؟"
ویسے کیسے مہمان نواز ہیں آپ لوگ۔ چائے پانی تک نہیں پوچھا
مجھ غریب سے۔ بس یہی اہمیت ہے میری اس گھر میں؟ "ساحر
نے اپنی پچھلی بات کا اثر زائل کرنے کو مزاح بھرے انداز
میں کہا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارے تم بیٹھو تو۔ بلکہ ایسا کرو کمرے میں جا کر نہا لو۔ یہ کیا" پینٹ شرٹ پہن رکھی ہے؟ دم نہیں گھٹتا تمہارا اس میں؟ تمہارے کمرے کی الماری میں تمہارے سوٹ استری کر رکھے ہیں، ان میں سے پہن لو کوئی۔ پھر شام کی چائے سب ساتھ پئیں گے۔ رات کے کھانے میں تو ابھی وقت ہے۔ ڈھیر سارے کھانے بنوائے ہیں میں نے تمہارے لیے۔ تمہارے آنے کی خوشی میں نیاز بھی بٹوائی ہے۔"خدیجہ بیگم کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جہاں پانچ سال پہلے وہ مقیم تھا۔ ایک ملازم اس کا سامان گھسیٹتا ہوا اندر لے جا رہا تھا جبکہ خدیجہ بیگم کچن میں جا چکی تھیں تا کہ سب

Classic Urdu Material ISBN#9781332029109

انتظامات دیکھ سکیں اور ان کے لاڈلے بیٹے کی خاطر داری میں کہیں کوئی کمی نہ رہ جائے ۔

****

میں نے سوچ رکھا تھا

تم سے مل کر بارش میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گرمیوں کی سختی کو

نرم سا بنا دیں گے

کھڑکیوں کے شیشوں پر

بارشوں کی بوندوں کا

انگلیوں کے پوروں سے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اپنے اس تعلق کا

نقش سا بنا دیں گے

پر یہ تب ہی ممکن تھا

تم اگر ملے ہوتے۔۔۔!!!

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہ اداسی کی مورت بنی کھڑی کے سامنے کھڑی تھی۔ شیشے کے اس پار بارش زور و شور سے برس رہی تھی۔ ایسی ہی ایک بارش دانین کے اندر بھی جاری

تھی۔آنسوؤں کی بارش،وہ آنسو جنہیں آنکھوں کا رستہ دکھانے سے سختی سے انکار کر دیا تھا اس نے۔اور اب یہی آنسو اس کے اندر کو زخمی کرنے جا رہے تھے۔ نگاہیں باہر برستی بوندوں پر جمی تھیں لیکن ذہن کے پردے پر کوئی پرانا منظر اپنی جھلک دکھلا رہا تھا۔

دانین "!ایسی ہی بارش تب بھی برس رہی تھی جب عدن" وقت سے پہلے ہی آفس سے گھر آ گیا تھا اور اب دستک دیتا دانین کو کمرے میں موجود تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جی؟ آپ آج اتنی جلدی آگئے؟ "دا نین جو سر جھکائے"
اسائمنٹ بنانے میں مشغول تھی اس نے عدن کی آواز سن کر
سر اٹھایا تھا۔

ہاں !اتنا حسین موسم ہو تو کس کمبخت کا دل چاہے گا آفس کی"
فائلز میں سر کھپاتا رہے؟ اس رومانٹک سے بارش کے
خوبصورت موسم میں تمہاری یاد شدت سے حملہ آور ہوئی تو بس
چھٹی لے کر چلا آیا۔ اب جلدی سے اٹھ جاؤ، لانگ ڈرائیو پر
چلتے ہیں۔ "عدن نے اسے اپنے پلان سے آگاہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

لیکن میری اسائنمنٹ۔۔۔ "دانین نے بے بسی سے سامنے پڑا"
لیب ٹاپ، کتابیں اور پیپرز کی جانب دیکھا۔

ہو جائے گا نا یار بعد میں۔ ابھی اٹھو جلدی۔"عدن نے آگے"
بڑھ کر اسے کلائی سے تھامتے ہوئے بیڈ سے اٹھادیا۔

اچھا مجھے چینج تو کر لینے دیں۔ حلیہ دیکھیں کتنا بدتر ہو رہا ہے"
میرا۔ "دا نین نے کلائی آزاد کروانی چاہی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تمہارے چینج کرنے کے چکر میں بارش رک جائے گی، تم"
بہت پیاری لگ رہی ہو اس حلیے میں بھی۔ لیٹس گو "!عدن
نے بیڈ پر پڑا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس کے کندھوں کے گرد
پھیلایا اور اسے کھینچتا ہو اساتھ لے آیا۔

واؤ !مزہ آ گیا۔ آج کی یہ حسین شام ہمیشہ یاد رہے گی"
مجھے۔ جب جب بارش ہوا کرے گی میں اس شام کو یاد کیا
کروں گا۔ "گاڑی ایک ڈھابے کے قریب روکے وہ دونوں اب
چائے اور پکوڑوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس شام کو کیوں یاد کریں گے؟ ہمیں ایک ساتھ ہی رہنا"
"ہے اب اور ہم ہر بار بارش کو یونہی انجوائے کیا کریں گے۔
دانین نے فورا تصحیح کی تھی۔

ہاں بالکل !بوڑھے بھی ہو جائیں گے تب بھی اپنے پوتے"
"پوتیوں سے آنکھ بچا کر یونہی گھر سے نکل جایا کریں گے۔
عدن مستقبل کے خواب سجانے لگا تھا۔ دانین نے آنکھیں
پھیلائیں۔

ابھی یہ وقت تو انجوائے کریں۔ بڑھاپے کی فکر پہلے ہی "
ہونے لگی آپ کو؟ "وہ عدن کی بات پر ہنسی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ظاہر ہے ، حسین وقت کا خواب ہر کوئی دیکھتا ہے۔ اور "
میرے تصور میں ہمارا سب سے حسین وقت بڑھاپا ہی ہو گا
جب جاب ، پیسہ ان سب چیزوں کی فکروں سے آزاد ہو کر ہم
اپنا سارا وقت ایک دوسرے کے لیے وقف کر دیں گے۔ میں
چاہتا ہوں لوگ ہماری محبت کی مثالیں دیں۔ اور یقین کروجب
ہم بوڑھے ہو جائیں گے تب میری تم سے محبت اس سے بھی
زیادہ شدید ہو جائے گی۔ "عدن کا لہجہ وارفتگی لیے ہوئے تھا۔

پاگل ہیں آپ۔ "دائین جھینپ کر رہ گئی۔ "

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تنہائیاں جب درد دینے لگیں تو ان تنہائیوں کے سدباب کا"
کوئی راستہ تلاش کر لینا چاہیے کہ ساری عمر تنہا رہ کر گزارنا
بہت کٹھن ہو تا ہے۔ "خالہ رخسانہ نجانے کب اس کے کمرے
میں آئی تھیں۔ اسے یوں مجسمہ بنے دیکھ کر وہ کہہ گئیں۔ دانین
ان کی بات پر چونکی ، جب پلٹ کر دیکھا تو اس کی آنکھوں کی
ویرانی خالہ سے مخفی نہ رہ سکی تھی۔

جب تنہائیاں ہی مقدر میں لکھی ہوں تو پھر مقدر سے کون "
لڑ سکتا ہے خالہ؟ "وہ تھکے تھکے سے انداز میں کہتی بیڈ پر آ
بیٹھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

مقدر کو بدلا بھی تو جا سکتا ہے پتر !کب تک خود کو یو نہی"
اذیت دیتی رہو گی؟ کب تک اس دنیا سے الگ تھلگ رہو گی؟
اپنی زندگی میں کسی ایسے انسان کو آنے کی اجازت دے دو جو
تمہاری تنہائی بانٹ لے، تمہارے بکھرے وجود کو سمیٹ کر
تمہارے چہرے پر زندگی کے نئے خوبصورت رنگ بکھیر دے۔
، زندگی ایک ہی بار ملتی ہے، اسے یوں ضائع نہیں کرنا چاہیے
بھرپور لطف کشید کرنا چاہیے کہ جو لمحہ گزر جائے وہ لوٹ کر
نہیں آتا۔ "خالہ کالجہ بہت گہرا تھا۔ ان کی تعلیم فقط پرائمری
تک تھی لیکن وقت نے اور تجربے نے بہت کچھ سکھایا تھا
انہیں۔

Classic Urdu Material ISBN#9015202199

آپ کو لگتا ہے کہ میری زندگی میں کسی وجود کی گنجائش "
ہے؟ یہ تنہائیاں ہی تو ہیں جنہوں نے سہارا دے رکھا ہے مجھے۔
،ایک بار دھوکہ کھا چکی ہوں میں۔ دوبارہ خود کو شکست کھا کر
ٹوٹ کر بکھرتا دیکھنے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔ "وہ کرب
آمیز لہجے میں کہتی آنکھیں میچ گئی۔

ساری دنیا ایک جیسی نہیں ہوتی دانین !تم نے بس ایک مرد"
کو آزمایا اور سارے مردوں کو ایک ہی ترازو میں رکھ کر تولنے
لگی۔ اس دنیا میں بہت سے مرد ایسے بھی ہیں جو وفائیں نبھانے
کی خاطر جان تک داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایک ہی شخص پر زندگی
ختم نہیں ہو جاتی۔ تمہیں۔۔۔ "رخسانہ خالہ نرمی سے اسے

Classic Urdu Material ISBN# 9781522021209

سمجھا رہی تھیں جب دانین کے بولنے پر ان کی بات ادھوری رہ گئی۔

میری زندگی تو ختم ہو گئی ہے ناخالہ فقط ایک شخص پر۔ دل" کے کورے کاغذ پر بس اس کا نام لکھا تھا میں نے۔ اب اسے مٹانے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن ہر کوشش ناکام ہو رہی ہے۔ جیسے ایک صفحہ ہوتا ہے نا !اس پر کچھ لکھ کر مٹاؤ تب بھی نشان رہ جاتے ہیں، یونہی میرے وجود پر اس شخص کے نشانات ہیں جو تاعمر مٹ نہیں پائیں گے۔ اس کا نام اپنے دل و دماغ سے مٹا ڈالنے کی ہر کوشش کے باوجود میں اس کے نشانات مٹا پانے سے قاصر ہوں۔ اور اگر اس کے نام کے

Classic Urdu Material ISBN#10232021109

نشانات پر کسی اور کا نام لکھنے کی کوشش کی تو سب کچھ الجھ جائے گا۔ میری زندگی الجھ جائے گی۔ "وہ سر جھکائے اپنی بے بسی کا اعتراف کر رہی تھی۔ رخسانہ خالہ دکھ سے اسے دیکھے گئیں۔

وقت ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے میری بچی !کچھ اور وقت" گزرے گا تو تم بھی سب بھول جاؤ گی۔ تمہارے سب زخم مندمل ہو جائیں گے۔ "انہوں نے جھک کر دانین کی پیشانی چومی تھی کہ یہ لڑکی ان کے دل کے بہت قریب تھی۔ اس کی تکلیف انہیں اپنی تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ اس کی اداسی ، اس کے آنسو انہیں اذیت پہنچاتے تھے، آج کل ان کی دعاؤں کا

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

مرکز فقط دانین تھی اور وہ شدت سے خواہشمند تھیں کہ کوئی ایسا دانین کی زندگی میں آجائے جو اس کے سب غم سمیٹ لے، اس کی تکلیفوں کو ختم کر کے اسے مسکرانا سکھادے۔ اس بات سے وہ خود بھی بے خبر تھیں کہ بہت جلد ان کی یہ دعا قبولیت کا درجہ پانے والی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

>>>>>>>>>>>>>>>>>

ساحر ا یہ کچھ تصویریں ہیں۔ انہیں دیکھو ذرا۔ "وہ ٹی وی" لاؤنج میں ریلیکس سا بیٹھا آذر بھائی کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھا جب ماں جیی وہاں چلی آئیں۔

کیسی تصویریں؟ "ساحر نے سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھتے "
ہوئے تصاویر تھامیں ۔

ماں جی نے آپ کی شادی کرنے کا پکا ارادہ کر لیا ہے کہ"
کہیں آپ پھر سے رسیاں تڑوا کر نہ بھاگ جائیں۔ اب کی بار
بیڑیوں کا انتظام کیا جارہا ہے جن سے آپ کبھی آزادی حاصل
نہیں کر پائیں گے بھائی "!زونیر نے اسے ماں جی کے ارادوں
سے آگاہ کیا تھا۔ ساحر نے حیرت سے خدیجہ بیگم کی طرف
دیکھا۔

Classic Urdu Material USB#10133204109

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ تصویر دیکھ کر اپنے لیے لڑکی پسند کرو" تا کہ بعد میں تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو کہ بغیر پوچھے شادی طے کر دی۔ ایک سے بڑھ کر ایک حسین لڑکی کا رشتہ موجود ہے تمہارے لیے۔ بس تم کسی ایک کے لیے ہاں کرو تو ہم شادی کی تیاریاں شروع کریں۔" ماں جی اطمینان سے کہہ رہی تھیں۔

ویٹ ویٹ ویٹ !بریک پر پاؤں رکھیں ماں جی !اتنی بھی کیا" جلدی ہے؟ ابھی تو مجھے آئے ہوئے ایک ہفتہ ہی ہوا ہے اور آپ شادی کو لے کر بیٹھ گئی ہیں۔ تھوڑا سانس تو لینے دیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ تو شادی کا ذکر کر کے میری سانسیں روکنے پر آمادہ نظر آرہی ہیں۔ "ساحر نے احتجاج کرنا چاہا تھا۔

"تم ہو نہیں بچے !ساحر والی چلنے نہیں ایک ہماری تمہارا اس، ہو کر شادی کروگے کیا؟ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ تم ان میں سے ایک لڑکی پسند کرو، اسی ماہ ہم رشتہ پکا کر دیں گے اور اگلے ماہ شادی رکھ لیں گے۔ بہت چھوٹ دے دی تمہیں۔ "خدیجہ بیگم کا لہجہ حتمی تھا۔ باقی سب کی شرارتی نگاہیں ساحر کی جانب اٹھی تھیں جس نے چہرے پر مظلومیت طاری کر لی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

ماں جی پہلے ان سے یہ تو پوچھ لیں کہ شہر میں رہتے ہوئے"
کسی حسینہ کو دل تو نہیں دے بیٹھے؟ "علی کی زبان میں کھجلی
ہوئی تھی۔

شہر میں رہتے ہوئے؟ "سب اس کی بات پر چونکے تھے۔"
ساحر نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔

میرا مطلب ...کینیڈا کے شہر میں کسی گوری میم کو تو پسند"
.نہیں کر لیا انہوں نے اپنے لیے۔ "علی نے فوراً بات سنبھالی

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

دیکھو ساحر !میں کسی انگریزن کو اپنے گھر کی بہو نہیں بناؤں"
گی۔ اس لیے ایسا اگر کوئی خیال تمہارے دماغ میں ہے تو اسے
نکال پھینکو۔ ہاں اگر کوئی پاکستانی لڑکی تمہیں پسند ہے تو بتاؤ۔
اس سے ملنے کے بعد اگر ہمیں وہ تمہارے لیے مناسب لگی تو
ہم ضرور اس سے تمہارا رشتہ پکا کر دیں گے۔ "خدیجہ بیگم نے
بالا ہی بالا سب طے کیا تھا۔ ساحر کی آنکھوں میں چھم سے کسی
کا سراپا آن سمایا۔

ہاں پسند تو ہے ایک پاکستانی لڑکی۔ لیکن اس کی تو شادی ہو"
گئی ہے۔ اب اس کا رشتہ لینے کے لیے آپ لوگوں کو اس کے
شوہر کے گھر جا کر اس کی منت کرنی ہو گی کہ وہ اسے طلاق

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دے دے تا کہ میں اس سے شادی کر سکوں۔ "وہ نجانے کس رو میں کہہ گیا تھا۔ سب کی پھٹی پھٹی سی آنکھیں اس کے چہرے پر جمی تھیں۔

یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو تم ساحر ؟؟ "خدیجہ بیگم صدمے کی" سی کیفیت میں بولیں۔ ساحر ایک دم چونکا، ان سب کے چہرے دیکھ کر اندازہ ہوا تھا کہ وہ شاید بے اختیاری کی کیفیت میں کچھ غلط بول گیا تھا۔

کیا ہو گیا ہے آپ سب کو؟ اب بندہ مذاق بھی نہیں کر سکتا" کیا؟ "ساحر نے بے اختیاری کی کیفیت میں اگلی جانے والی اپنی

Classic Urdu Material USBN#1013320109

حسرت کو مزاح کے رنگ میں ڈھال دیا۔ سب نے اس کی بات پر سکون کا سانس لیا۔

شکر خدایا !ایک پل کو تو ہمیں لگا تم بالکل سنجیدہ ہو۔ "آذر" بھائی نے کہتے ہوئے سر جھٹکا۔

!یہ تصویریں میں تمہارے کمرے میں رکھ رہی ہوں ساحر" انہیں دیکھ لینا اور جو بھی لڑکی پسند ہو مجھے بتا دینا تاکہ رشتے کی بات آگے بڑھا سکیں۔ یا اگر کوئی اور لڑکی پسند ہے تو ابھی مجھے بتا دو۔ لیکن ایک بار پھر سے کہہ رہی ہوں مجھے اس بار انکار ہرگز نہیں سننا۔ جواب صرف ہاں میں ملنا چاہیے۔ "خدیجہ بیگم

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

نے ماؤں والا رعب جمایا کہ اس گھر میں صرف وہی تھیں جن کا ساحر پر رعب چلتا تھا۔

آپ کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہیں ماں جی؟؟ فکر مند ہونا" ،چھوڑ دیں آپ۔ مجھے کوئی لڑکی پسند نہیں ہے۔ نہ کوئی انگریزن نہ پاکستانی۔ میری شادی کس سے ہو گی یہ سراسر آپ کا فیصلہ ہو گا۔ آپ کی پسند سر آنکھوں پر۔ مجھے پورا یقین ہے آپ میرے لیے جسے چنیں گی وہی میرے لیے بہترین ہمسفر ہو گی۔ ساحر نے نرمی سے کہہ کر انہیں اپنے ساتھ لگاتے ہوئے مان " بخشا تھا۔

Classic Urdu Material USB#1033202109

جیتا رہ میرا بچہ !تیری یہی فرمانبر داری مجھے بے حد پسند ہے۔"
دیکھنا چاند سی دلہن لاؤں گی تیرے لیے۔ "خدیجہ بیگم تو اس
بات پر ہی خوش ہو گئی تھیں کہ اس نے شادی سے انکار نہیں
کیا تھا۔ اس کی آمادگی نے ان کو دلی سکون پہنچایا۔

چاند تو ایک ہی ہوتا ہے اور وہ چاند میں خود ہوں۔ آپ"
دوسرا چاند کیسے ڈھونڈیں گی؟ "ساحر شریر ہوا۔

چلیں سورج ڈھونڈ لیں گے آپ کے لیے جسے دیکھ کر سب"
کی آنکھیں چندھیا جائیں۔ "علی نے لقمہ دینا اپنا فرض سمجھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202209

"مجھے عام لڑکی چاہیے ۔ سورج تمہارے لیے لے آئیں گے۔ "
ساحر نے کہتے ہوئے سامنے پڑے باؤل میں سے بادام اچک کر
علی کا نشانہ لیا تھا۔

آؤچ "!علی اس اچانک حملے پر اپنی پیشانی مسلنے لگا جبکہ ٹی "
وی لاؤنج سب کی ہنسی سے گونج اٹھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"تو بتائیں پھر ساحر بھائی !کیسا لگ رہا ہے اپنے گاؤں آکر ؟"
وہ دونوں پگڈنڈیوں پر چلتے کھیتوں سے گھر کی طرف گامزن
تھے جب علی نے ساحر سے استفسار کیا۔

سچ سننا چاہو گے یا جھوٹ؟ "ساحر اب ایک جگہ رک کر"
سامنے ہرے بھرے کھیتوں کی تصاویر لے رہا تھا۔

ظاہر ہے سچ ہی سننا چاہوں گا۔ "علی بھی وہیں رک گیا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یلیسچ تو یہی ہے کہ یہاں آکر شدید بور ہو رہا ہوں، پچھلے چار پانچ سال بہت مصروفیت کے عالم میں گزرے اس لیے اب یہ فراغت بوریت سمیٹ لائی ہے اپنے سنگ۔" وہ اب فون میں لی گئی تصاویر چیک کر رہا تھا۔

ہاں ہاں !اسلام آباد کی فضا راس آگئی ہے آپ کو۔ اب " یہاں گاؤں میں کیسے دل لگے گا؟ شہری لوگ بن گئے ہیں بھئی اب تو آپ۔ "علی نے لہجے میں ہلکی سی شرارت سموئی۔ ساحر اسے جواب دینے ہی والا تھا لیکن حویلی کے گیٹ سے خدیجہ بیگم کو آتا دیکھ کر حیران ہوا جو گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210109

ماں جی ! کہیں جارہی ہیں آپ؟ "ساحر ان کے قریب آ رکا۔ "
علی کچھ فاصلے پر کھڑے ڈرائیور سے باتوں میں مشغول ہو چکا
تھا۔

ہاں وہ سکینہ ہے نا !اس کی بیٹی کی شادی ہے اس اتوار کو، تو"
سوچا اس کی بیٹی کے لیے چند جوڑے اور کچھ دوسری ضرورت
کی چیزیں خرید لاؤں۔ بہت پرانی اور وفادار ملازمہ رہی ہے
سکینہ ۔ اب اتنا حق تو بنتا ہے نا اس کا۔ "خدیجہ بیگم نے
کندھوں پر پھیلائی گئی چادر درست کرتے ہوئے جواب دیا۔
ساحر چند لمحوں کے لیے کسی سوچ میں گم ہوا، پھر کوئی فیصلہ
کرتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ماں جی آپ ایسا کریں ڈرائیور کو رہنے دیں، میں آپ کو شہر" لے چلتا ہوں۔ وہاں کسی اچھے سے شاپنگ مال سے آپ اپنے لیے بھی چند ڈریسز دیکھ لیجیے گا اور باقی بھی جو سامان خریدنا ہو خرید لیجیے گا۔ تب تک میں اپنے ایک دوست سے بھی مل لوں گا۔ کافی عرصے سے ملنے کے لیے اصرار کر رہا تھا وہ۔ "ساحر نے منٹوں میں پروگرام ترتیب دیا۔

چلو یہ تو اور بھی اچھا ہو گیا ورنہ مجھے فکر ہو رہی تھی کہ اگر" مجھے خریداری میں دیر ہو گئی اور پیچھے گھر میں ڈرائیور کی

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

ضرورت پڑ گئی تو کیا ہو گا ۔ اب میں بے فکر ہو کر جاسکتی ہوں۔ "خدیجہ بیگم بھی اس کی بات سے متفق ہوئیں۔

ٹھیک ہے ، آپ گاڑی میں بیٹھیں۔ میں بس پانچ منٹ میں" چینج کر کے آیا" .ساحر کہتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ خدیجہ بیگم ڈرائیور کو ساتھ جانے سے منع کرتے ہوئے گاڑی میں آ بیٹھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

رخسانہ بیگم ظہر کی نماز ادا کر کے فارغ ہوئی تھیں جب ڈور بیل سنائی دی۔

"اس وقت کون آگیا؟ "وہ حیران ہوئیں۔ دانین تو آفس میں تھی۔ میڈ کام ختم کر کے جا چکی تھی کہ اسے اب رات کو آکر کھانا بنانا تھا بس۔ تو پھر آنے والا نہ جانے کون تھا۔

"ایک منٹ !آرہی ہوں۔ "دوبارہ بیل سنائی دینے پر رخسانہ بیگم جائے نماز تہہ کرتیں دروازے کی جانب بڑھیں، دروازہ کھولا تو سامنے دانین کھڑی دکھائی دی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

ارے دانین بیٹا تم ؟ آج اتنی جلدی آگئی ؟ سب خیریت ہے" نا؟ "اسے بے وقت گھر آتے اور اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر رخسانہ بیگم متفکر ہوئیں۔

سب خیریت ہے خالہ !میرا فون صبح کہیں گر گیا تھا، تلاش " کرنے پر بھی نہیں ملا۔ نمبر بھی بند جارہا ہے اور آفس ورک کے لیے فون کی سخت ضرورت ہوتی ہے مجھے۔ اس لیے آفس سے ہاف لیو پر آئی ہوں تا کہ آپ کے ساتھ مارکیٹ جا کر فون خدید سکوں ۔ میں نے سوچا موسم تبدیل ہو رہا ہے تو آپ کے لیے بھی کچھ نئے ڈریس خرید لیں ، آپ شال لے آئیں پھر نکلتے ہیں۔ "دانین نے اپنے جلد آنے کا مقصد بیان کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اچھا ٹھہرو۔ لنچ تو کیا نہیں ہو گا تم نے۔ پہلے میں تمہارے"
کھانے کے لیے کچھ بنا دوں۔ "خالہ رخسانہ نے کچن کی جانب
جانا چاہا۔

نہیں رہنے دیں خالہ !لنچ باہر سے ہی کر لیں گے۔ میں آپ"
کی شال لے کر آتی ہوں۔ "دانین انہیں روکتی خود ان کے
کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد ہی دونوں لفٹ کی
جانب بڑھ رہی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بس دانین !اب اور نہیں چلا جارہا مجھ سے۔ جتنے کپڑے لے"
لیے کافی ہیں۔ اب گھر چلتے ہیں۔ "خالہ رخسانہ ہانپتے ہوئے ایک
جانب پڑے بینچ پر بیٹھ گئیں۔

لیکن خالہ !آپ کے لیے تو ابھی بس دو سوٹ لیے ہیں۔"
تین چار سوٹ اور لے لیتے ہیں پھر ایک ساتھ ٹیلر کو دے
"آؤں گی میں۔ روز روز وقت نکالنا مشکل ہو گا میرے لیے۔
دانین ان کے قریب کھڑی تھی۔ ہاتھ میں دو شاپنگ بیگز تمام
رکھے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1033320109

رہنے دے پتر !دو سوٹ ہی کافی ہیں میرے لیے۔ اپنے"
پیسے بچا کر رکھو میری جان !اتنی محنت سے کماتی ہو۔ "خالہ
رخسانہ نے مزید ڈریسز نہ خریدنے کی اصل وجہ بیان کی۔ دانین
نے خفگی سے ان کی جانب دیکھا ۔

آپ پر خرچ نہیں کروں گی تو اور کس پر خرچ کروں گی ؟"
میں جو بھی کماتی ہوں آپ کے اور اپنے لیے ہی کماتی ہوں۔
ویسے بھی پتا نہیں کتنے ماہ بعد آپ کو شاپنگ پر لائی ہوں
میں۔ وقت ہی نہیں ملتا تھا، آج وقت ہے تو آپ کے لیے
ڈھیر ساری چیزیں خریدوں گی۔ بلکہ آپ ایسا کریں مال کے کیفے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ٹیریا میں بیٹھ جائیں۔ کچھ کھا بھی لیجیے گا اور آپ کو تھوڑا ریسٹ بھی مل جائے گا۔ باقی کی شاپنگ میں کر لیتی ہوں، پھر آپ کو یہیں سے لے لوں گی۔ "دانین نے ان کے چہرے پر تھکاوٹ دیکھ کر فورا حل پیش کیا۔

اچھا ٹھیک ہے تم مجھے کیفے ٹیریا میں بٹھا آؤ، پھر خریدتی رہنا" جو بھی خریدنا ہوا۔ میں وہیں انتظار کر لوں گی۔ "خالہ بھی راضی ہو گئی تھیں ۔ دانین انہیں ساتھ لیے کیفے کی جانب چلی آئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

جلدی آجانا پتر !زیادہ دیر مت لگانا۔ "خالہ نے اسے تاکید کی" تھی ۔

جی بس پندرہ بیس منٹ میں آجاؤں گی، آپ ریلیکس ہو کر" بیٹھ جائیں۔ یہ دونوں بیگز بھی یہیں رکھ جاتی ہوں میں۔ واپسی پر اٹھالیں گے۔ "دانین نے دوسری کرسی پر بیگز ٹکائے۔پھر کیفے سے نکل گئی۔

تقریبا آدھے گھنٹے کے بعد وہ واپس کیفے ٹیریا میں آئی تو خالہ کے ساتھ کسی اور خاتون کو بھی بیٹھے دیکھا۔وہ حیران سی آگے چلی آئی کہ پہلے کبھی ان خاتون کو نہیں دیکھا تھا جو بے تکلفی سے خالہ سے باتیں کرنے میں مگن تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

السلام علیکم "!دانین نے ہاتھ میں پکڑے باقی بیگز ایک" جانب رکھے۔ اس کے سلام کرنے پر خالہ اور وہ خاتون اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

ارے دانین !آؤ دیکھو تو یہاں آکر کتنا اچھا ہوا۔ میری بچپن" کی سہیلی مل گئی مجھے۔ اس سے ملو یہ خدیجہ ہے۔ میں ، تمہاری مما اور خدیجہ بچپن میں بہت اچھی دوستیں رہی ہیں .اب تو وقت نے وچھوڑے ڈال دیے۔ نجانے کتنے عرصے بعد ملی ہوں میں اس سے ورنہ شادی کے بعد تو یہ بس اپنی حویلی کی ہی ہو کر رہ گئی تھی۔ اور خدیجہ !یہ دانین ہے ، ندا کی بیٹی۔ "خالہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320210109

رخسانہ نے ہی ان دونوں کا تعارف کروایا تھا۔ دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے سر ان کے سامنے جھکایا۔

جیتی رہو، خوش رہو۔ ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے۔ بالکل" اپنی ماں کا عکس ہے ".خدیجہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دعاؤں سے نوازا تھا۔ دانین کو وہ خوش اخلاق اور سوبر سی خاتون اچھی لگی تھیں۔

خالہ چلیں یا ابھی کچھ دیر بیٹھنا چاہیں گی آپ؟ "دانین نے" جھجھکتے ہوئے سوال کیا۔ گھر واپس جا کر ابھی اسے آفس کا کچھ کام بھی نمٹانا تھا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

چلتے ہیں پتر !کافی دیر ہو گئی ہے گھر سے نکلے ہوئے۔ شائستہ" کو بھی آنا تھا رات کا کھانا بنانے کے لیے۔ خدیجہ اب اگر اتفاقاً ملاقات ہو ہی گئی ہے تو میں چاہتی ہوں تم بھی ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو۔ ارے بھئی یوں عوامی جگہ پر بیٹھ کر بندہ ، کیا بات کرے ؟ گھر چل کر سکون سے گپ شپ لگائیں گے پرانی یادیں تازہ کریں گے۔ "خالہ رخسانہ نے کرسی چھوڑتے ہوئے انہیں بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی۔

جی آنٹی !آیئے نا آپ بھی ہمارے ساتھ۔ ہمیں بھی مہمان" نوازی کا شرف بخشیں۔ "دانین نے بھی اخلاقی تقاضے نبھائے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارے نہیں بچے !آج تو نہیں آ سکتی کہ میرا بیٹا مجھے لینے"
آنے والا ہے۔ ویسے بھی شام ڈھل رہی ہے تو حویلی پہنچتے
"!پہنچتے رات ہو جائے گی۔ پھر کبھی چکر لگاؤں گی ان شاء اللہ
خدیجہ بیگم نے متانت سے کہتے ہوئے معذرت کی۔ ان کی پر
کھتی ہوئی نظریں دانین کے چہرے کا ہی طواف کر رہی تھیں۔

دیکھ لو پھر خدیجہ !دامن چھڑا رہی ہو تم۔ "خالہ رخسانہ نے"
خفگی بھرے لہجے میں شکوہ کیا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارے نہیں رخسانہ !دامن کیوں چھڑانا؟ اتنے عرصے بعد تو"
اپنی عزیز از جان سہیلی سے ملاقات ہوئی ہے۔ اب تو آنا جانا
،لگا ہی رہے گا۔ بلکہ ایسا کرو مجھے گھر کا کوئی فون نمبر دے دو
رابطہ کرنے میں آسانی رہے گی۔ "خدیجہ بیگم کے کہنے پر دانین
نے فلیٹ کا لینڈ لائن نمبر دے دیا کہ اپنا فون اور نئ سم اسے
واپس جاتے ہوئے خریدنی تھی۔

میں انتظار کروں گی تمہارے فون کا۔ لیکن آج کی یہ دعوت"
ادھار رہی، ہمارے گھر تو آنا ہی پڑے گا تمہیں۔ "خالہ رخسانہ
کا لہجہ مان لیے ہوئے تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#0132021109

ہاں ہاں کیوں نہیں۔ اب تو تمہارے گھر آنے کی وجہ بھی مل"
گئی ہے مجھے۔ "یہ بات کہتے ہوئے خدیجہ بیگم کے لہجے میں
انوکھی سی خوشی پنہاں تھی جبکہ نگاہیں اب بھی دانین پر جمی
تھیں۔ خالہ رخسانہ اور دانین دونوں نے چونک کر ان کی جانب
دیکھا۔

وجہ ؟ کیسی وجہ؟ "خالہ رخسانہ حیران ہوئیں۔ ان کی بات پر"
خدیجہ بیگم فورا سنبھلیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

ارے بھئی دوستی کی وجہ کافی نہیں ہے کیا؟ "ان کا لہجہ ہلکا پھلکا سا تھا۔ دانین کو ان کے چہرے کے تاثرات کچھ عجیب سے لگے لیکن اس نے اپنا وہم جان کر سر جھٹکا۔

"چلو ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں۔ ایسا نہ ہو ملازمہ بے چاری بند دروازہ پا کر پلٹ ہی جائے۔" خالہ نے ان سے رخصت چاہی۔ دانین نے بھی جاتے جاتے ان کے سامنے سر جھکایا۔ پھر شاپنگ بیگز اٹھائے خالہ کے ہمراہ مال کے ایگزٹ ڈور کی جانب بڑھ گئی۔ سلائڈنگ ڈور سے باہر نکلتے ہوئے وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ نفرت کی آگ میں جلتے ہوئے وہ جس شخص

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

سے زندگی میں ایک بار ملاقات کی شدید متمنی تھی وہ اسی لمحے برابر کے داخلی دروازے سے مال میں داخل ہو رہا تھا۔

››››››››››››››››

عجیب بیزار سے دن گزر رہے تھے۔ آفس سے گھر، گھر سے آفس، بس یہی روٹین تھی اس کی۔ زندگی مشینی سی لگنے لگی تھی اب۔ آج چھٹی کا دن تھا تبھی وہ فلیٹ کے سٹنگ ایریا کی دائیں جانب بنی بالکونی میں رکھے چند پودوں کی کانٹ چھانٹ میں مصروف تھی۔ نگاہ اٹھا کر دائیں جانب پڑے گملے کو دیکھا تو اس میں لگے گلاب کے پودے پر کھلتا تازہ سرخ گلاب دیکھ کر اس کا موڈ خوشگوار ہوا۔ وہ بے ساختہ سب چھوڑ چھاڑ کر اس پودے کی طرف

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بڑھی۔ سرخ گلاب اسے بے حد پسند تھے، گلاب کی خوشبو اسے مسحور کر کے رکھ دیتی تھی تبھی نکاح کے بعد سے عدن ہر اہم موقع پر اور عام روٹین میں بھی اکثر اسے سرخ گلاب لا کر دیتا رہتا تھا۔ اس کے دیئے گئے ہر پھول کو دانین بہت حفاظت سے، بہت سنبھال کر رکھا کرتی تھی۔ سرخوشی کے عالم میں کئی کئی دن ان پھولوں کو تکتی رہتی اور جب وہ سوکھ جاتے تو ان پتیوں کو ایک جار میں بھرتی جاتی۔ لیکن کراچی آنے سے پہلے وہ جار بھی عدن کے باقی سامان کے ساتھ وہ اسے لوٹا چکی تھی۔ اس کے بعد سے اس نے گلاب کے پھولوں کی طرف دیکھنا تک چھوڑ دیا تھا لیکن آج اپنی محنت سے اگائے گئے اس پودے کی شاخ پر کھلا گلاب دیکھ کر وہ خود کو روک ہی نہ پائی تھی۔ نیچے بیٹھتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر دانین نے اس پھول کو توڑنا چاہا لیکن شاخ پر لگے کانٹے نے اس کی انگلی کو زخمی کیا تھا۔ سسکاری لیتے ہوئے اس نے فوراً ہاتھ

ClassicUrduMaterial ISBN#9780139202109

واپس کھینچا۔ انگلی کو آنکھوں کے سامنے کیا تو وہاں خون کی ننھی سی بوند چمک رہی تھی۔ سر جھٹکتے ہوئے دانین نے خون صاف کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے انگلی کو دبایا تاکہ خون رک جائے۔

یوں ہر تکلیف خود پر سہنے ، اپنا ضبط آزمانے اور ہر دکھ تکلیف" خود اٹھانے کی بجائے انسان کو چاہیے کہ کسی ایسے شخص کو ، زندگی میں شامل کر لے جو آپ کی تنہائیوں کا ساتھی بن سکے آپ کی ساری تکلیفوں کی دوا بن جائے، آپ کے آنسو چن لے آپ کے ہر زخم کا مرہم بن جائے ، آپ کی راہوں کے ، کانٹے نکال پھینکے اور سارے دکھوں کو اپنے سر لیتے ہوئے آپ کی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھر دے۔ غم بانٹ لینے سے

Classic Urdu Material USB#1013320209

زندگی بہت سہل ہو جاتی ہے پتر "!خالہ نہ جانے کب وہاں آئی تھیں۔ دانین ان کی باتوں پر چونکی، پھر گہری سانس بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی ۔

لوگ آپ کی زندگی میں فقط دکھ دینے کے لیے ہی آتے ہیں" خالہ !اگر آپ اس نیت سے اپنے زخم لوگوں کے سامنے رکھیں گے کہ وہ ان پر مرہم لگا دیں تو آپ سے بڑھ کر بیوقوف اور کوئی نہیں ہو گا۔ کیونکہ لوگ زخموں کی دوا بننے کی بجائے ان زخموں کو کریدنے اور ادھیڑنے کا کام شوق سے کرتے ہیں۔ کوئی شخص اگر آپ کی قربت کا تمنائی ہے تو فقط اس لیے کہ آپ کی ذات میں پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھا سکے۔ اور جس دن

Classic Urdu Material USB#10133209

آپ اپنی ذات کا ہر پہلو کھول کر اس کے سامنے رکھیں گے اس دن وہ بیزار ہو کر، یا آپ کے ان رازوں اور کمزوریوں کو طعنوں کی صورت آپ کے منہ پر مار کر چلا جائے گا۔ اس کے بعد بھی تو آپ کو تنہائی کا عذاب جھیلنا پڑے گا۔ تو جب ، تنہائیاں ہی مقدر ہیں تو کیوں کسی کو زندگی میں شامل کر کے نئ امیدیں باندھ کر اپنے ضبط کو آزمانا ؟ کیوں خود کو ایک نئ اذیت سے روشناس کروانا؟ ویسے بھی تنہائی سے بہتر کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔ کم از کم کسی کے آنے کی امید یا کسی کے چھوڑ جانے کا خوف تو نہیں رہتا انسان کو۔ "وہ اب پودوں کی اوپر والی شاخیں کاٹ رہی تھی تا کہ نئ کونپلیں پھوٹ سکیں۔

Classic Urdu Material ISBN 013202109

تنہائی سے بڑی اذیت اور کوئی نہیں ہوتی دانین !خاص طور پر"
عورت کے لیے اکیلے زندگی گزارنا بہت کٹھن ہے ۔ دنیا جینے
نہیں دیتی اور ہوس کے پجاری ہر پل گھات لگائے بیٹھے رہتے
ہیں۔ میں نے یہ عذاب جھیلا ہے اور میں یہی دعا کرتی ہوں کہ
خدا کبھی کسی کو تنہائی کی اذیت میں مبتلا نہ کرے۔ ساجد کے ابا
کی وفات کے بعد بہت برا وقت دیکھا ہے میں نے۔ لوگوں کی
آنکھوں میں خباثت دیکھ کر نظریں جھکا کر گزر جانا، آوارہ
مردوں کے آوازیں کسنے پر خاموشی کے گھونٹ بھرنا اور وجود
میں چھید کرتی نگاہیں برداشت کرتے ہوئے چادر پر گرفت
مزید مضبوط کر کے کانپتی ٹانگوں سے گھر جانا، یہ سب میں نے
سہا ہے دانین !حالانکہ ایک سات سالہ بچے کی ماں تھی میں۔

Classic Urdu Material ISBN#0132029

لیکن دنیا عورت کو فقط عورت سمجھتی ہے، چاہے وہ کسی بھی عمر میں ہو۔ تم جوان ہو میری بچی !خوبصورت ہو .ابھی وقت ہے کوئی اچھا، مناسب رشتہ مل جائے تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ خدا کی نعمت کو ٹھکرانا گناہ ہے۔ عورت وقت پر اپنے گھر بار کی ہو جائے یہی بہتر ہوتا ہے۔ شوہر کے روپ میں اسے ایک محافظ تو میسر آجاتا ہے نا جو اسے دنیا کے سرد و گرم سے بچانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ "خالہ آہستہ آہستہ اس کی برین واشنگ کر رہی تھیں۔

میرے ویران ، بنجر وجود سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہو گا"

خالہ !میر ادل ہر طرح کے جذبات و احساسات سے خالی ہے تو

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کیوں میں شادی کے نام پر کسی اور کے ارمانوں کا خون کروں؟ رہی بات اکیلے پن کی تو میں اکیلی کہاں ہوں؟ آپ ہیں نا میرے ساتھ ؟ کسی اور کی نہ مجھے ضرورت ہے اور نہ ہی میری زندگی میں کوئی گنجائش ل۔ "دانین کانٹ چھانٹ سے فارغ ہوتی اب ہاتھ جھاڑ رہی تھی ۔

ابھی تو میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن کب تک ؟ یہ نہ تم " جانتی ہو نہ میں۔ بوڑھا وجود ہے میرا۔ کب اوپر سے بلاوا آجائے کچھ خبر نہیں ۔ ایسے میں تمہاری فکر تو مجھے چین سے مرنے بھی نہیں دے گی۔ دن رات یہی بات ہلکان کیے رکھتی ہے مجھے کہ اگر آج مجھے کچھ ہو گیا تو تمہارا کیا بنے گا؟ تم

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بہت معصوم ہو میری بچی !اور یہ دنیا معصوم لوگوں کو نوچ کھاتی ہے۔ "خالہ رخسانہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ ان کی شدت سے خواہش تھی کہ دانین کی شادی کسی اچھے انسان سے ہو جائے تا کہ اس کی زند گی میں بھی خوشیاں آسکیں۔

آپ آج کیسی باتیں کر رہی ہیں خالہ !اللہ نہ کرے آپ کو " کچھ ہو۔ خدا آپ کو میری عمر بھی لگادے، آپ کو ابھی بہت جینا ہے ، میرے لیے۔ ہم دونوں مل کر خوب مزے کیا کریں گے۔ "دا نین نے دانستہ اس موضوع سے پیچھا چھڑانا چاہا تھا۔ وہ ہاتھ دھو کر اب خالہ کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھی تھی۔ ان

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کی گود میں سر رکھتے ہوئے ، ٹانگیں سمیٹ کر وہ وہیں نیم دراز ہوئی۔

ضروری نہیں کہ ہر دعا قبول بھی ہو۔ اس فانی دنیا میں تو " اگلی سانس تک کا بھروسہ نہیں۔ میری خواہش ہے پتر کہ میں اپنی زندگی میں ہی تجھے اپنے گھر کی ہوتے ہوئے دیکھوں۔ تا کہ روز قیامت تمہاری ماں کے سامنے سر اٹھانے کے قابل رہ سکوں۔ بیٹیوں کی ذمہ داری بہت بڑی ہوتی ہے میری جان !اور جب کسی کے گھر جوان بیٹی ہو تو ماؤں کو نیند نہیں آیا کرتی۔ خوشیوں کو یوں خود پر حرام مت کرو۔ زندگی میں ایک بار دھوکہ ملے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ قسمت میں آگے

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

بھی دھوکے ہی لکھے ہیں۔ ماضی کو ایک آزمائش سمجھ کر بھول جاؤ۔ کسی کو زندگی میں آنے کی اجازت دو جو تمہیں ماضی کی ہر یاد بھلا دے ، تمہارا حال اتناخو بصورت بنا دے کہ تمہیں پیچھے مڑ کر دیکھنے کی چاہ ہی نہ رہے۔ ہمسفر کی محبت بڑے سے بڑا دکھ بھلا دیتی ہے۔ "خالہ اب اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھیں۔

"ہمسفر کی محبت صرف کتابوں میں درج ہے خالہ !حقیقت میں ہر انسان خود غرض ہے۔ اور بالفرض اگر کوئی ایسا اچھا، محبت کرنے والا ، جذبات کا خیال رکھنے والا انسان دنیا میں ہو بھی تو ،وہ مجھ سے شادی کیوں کرے گا؟ ایک طلاق یافتہ لڑکی سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جسے رخصتی سے پہلے ہی بدکردار کہہ کر طلاق کے تین لفظ اس کے منہ پر مار دیے گئے۔ کوئی بھی شریف گھرانہ کسی طلاق یافتہ لڑکی کو اپنی بہو نہیں بناتا۔ "دانین کا لہجہ تلخی کی آمیزش لیے ہوئے تھا۔ وہ بہت حقیقت پسند بن چکی تھی۔

زندگی، موت ، شادی ، طلاق۔۔۔ یہ سب تو قسمت کے فیصلے" ہوتے ہیں۔ تمہیں بنا کسی قصور کے طلاق دے کر سزا سنا دی گئی۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے دانین !جو چہرے سے اندر کا حال پڑھنا جانتے ہوں وہ تمہارے چہرے اور آنکھوں میں درج معصومیت دیکھ کر ہی جان جاتے ہیں کہ تم کس طرح کی لڑکی ہو۔ اچھے رشتے دنیا سے ختم نہیں ہوئے بیٹا !کسی نے خود

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

مجھے کہا ہے کہ تمہیں اپنے گھر کی بہو بنانا ان کی خوش نصیبی ہو گی۔ اور یقین کرو اس گھرانے کی شرافت کی گواہ میں خود ہوں۔ "خالہ نے بالآخر صاف صاف بات کرنے کی ٹھانی تھی۔

دانین جو آنکھیں بند کیے اپنے بالوں میں چلتی ان کی انگلیوں کا لمس محسوس کر رہی تھی اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ پھر تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔

کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ مطلب۔۔۔ آپ یہ سب میری برین" واشنگ کے لیے کہہ رہی تھیں تا کہ مجھے شادی کے لیے قائل کر سکیں؟ کیا ہو گیا ہے آپ کو خالہ؟ آپ جانتی بھی ہیں کہ میری زندگی میں اس رشتے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اور کون ہے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہ؟ کس نے آپ کو وکالت کے لیے یہاں بھیجا ہے؟ آپ فوراً انکار کہلوا بھیجیں انہیں۔ مجھے نہیں کرنی شادی۔ "دانین نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے تھے۔ ساتھ ہی اپنا فیصلہ بھی سنا ڈالا۔

پہلے تحمل سے میری بات سن لو دانین !ابھی کچھ دیر پہلے تم" نے کہا تھا کہ تم سے، مطلب ایک طلاق یافتہ لڑکی سے شادی کون کرے گا۔ تو پتر تمہاری وہ طلاق اور اس کے بعد کا سارا عرصہ صرف ایک آزمائش تھی تمہارے لیے۔ اور اب شاید وقت آ گیا ہے اس آزمائش کے ختم ہونے کا۔ تمہیں میری قسم ہے دانین !اپنی یہ ضد چھوڑ کر ایک بار ملو تو ان لوگوں سے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

دیکھو اگر تمہیں وہ لوگ پسند نہ آئے یا اس رشتے پر اعتراض ہوا تو بے شک رد کر دینا، میں کہیں اور تمہاری پسند کے مطابق رشتہ ڈھونڈنے کی کوشش کروں گی۔ لیکن ان سے ملے بغیر یوں انکار مناسب نہیں ہے۔ بہت چاہ سے تمہارا رشتہ مانگا ہے انہوں نے۔ "خالہ کے انداز میں منت تھی۔ دانین کتنے ہی پل خاموشی سے ان کی جانب دیکھے گئی۔ اس رشتے کا ذکر کرتے ہوئے ان کے چہرے پر جو خوشی تھی، وہ یکلخت اس خوشی کو چھیننے کی ہمت نہیں کر سکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920219

کون ہے وہ؟ کس رشتے کی بات کر رہی ہیں آپ؟ "اس کا" انداز شکستگی بھرا تھا۔ یوں جیسے خالہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہوں۔

تمہیں یاد ہے دو اڑھائی ہفتے پہلے شاپنگ مال میں ایک خاتون" سے ملاقات ہوئی تھی ہماری۔ ارے وہی خدیجہ، میری سہیلی۔ اس دن جب اس نے تمہیں دیکھا تو تم پہلی نظر میں ہی بھا گئی اسے۔ اس کا جوان بیٹا ہے، باہر کے ملک سے ڈگری لے کر آیا ہے ایک ماہ پہلے۔ اور اب اس کے لیے خدیجہ لڑکی تلاش کر رہی تھی۔ کہنے لگی بہت سی لڑکیاں دیکھیں لیکن کوئی اپنے بیٹے کے ساتھ جچتی محسوس ہی نہ ہو رہی تھی ۔ تمہیں دیکھتے ہی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس نے اپنے بیٹے کے لیے پسند کر لیا۔ اسی لیے تو فون نمبر بھی لیا تھا اس نے۔ اور یاد ہے پچھلے دنوں جب میں اس کے دعوت دینے پر اس کی حویلی گئی تھی تب اس کے بیٹے سے بھی ملاقات ہوئی تھی میری۔ ماشاء اللہ اونچا لمبا جوان ہے۔ اور بہت ادب و آداب والا فرمانبر دار بچہ ہے۔ مجھے تو بہت پسند آیا وہ۔ اس دن خدیجہ نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ وہ تمہارا رشتہ لینے گھر آنا چاہتی ہے۔ عین وقت پر میں کچھ کہہ نہیں سکی اسے۔ تبھی سوچنے کے لیے وقت مانگ لیا۔ کتنے دن سے تم سے بات کرنا چاہ رہی تھی لیکن تمہارے رد عمل کے بارے میں سوچ کر جھجھک سی آڑے آرہی تھی۔ پچھلے تین دن سے خدیجہ لگاتار فون کر رہی ہے کہ کیا سوچا ہم نے۔ ہماری طرف

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

سے اگر مثبت جواب ملے تو وہ اپنی فیملی کے ساتھ باقاعدہ رشتہ لے کر گھر آنا چاہتی ہے۔ اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں؟ خدیجہ کو میں بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ اس سے بڑھ کر نرم دل کوئی نہیں۔ ان کے گھر کا ماحول بھی بہت اچھا ہے ، اچھا خاصا کھاتا پیتا گھرانا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اس کا بیٹا بہت اچھا لگا مجھے۔ میرے دل سے آواز آرہی ہے بیٹا کہ یہی وہ شخص ہے جسے خدا نے تمہارے لیے چنا ہے۔ ورنہ اتنے سالوں بعد یوں اچانک میری خدیجہ سے ملاقات نہ ہوتی۔ "خالہ رخسانہ ساری تفصیل بتا کر اب دانین کی جانب دیکھ رہی تھیں کہ وہ اس کی رائے کی منتظر تھیں۔ دانین خالی خالی نگاہوں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیا سوچ رہی ہو پتر؟ اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھو۔ مجھ پر"
اعتبار ہے نا تمہیں؟ اتنے کم عرصے میں تم مجھے جان سے بڑھ
کر عزیز ہو گئی ہو۔ یوں لگتا ہے جیسے میری سگی بیٹی ہو تم۔
اور کیا ایک ماں کا حق نہیں کہ وہ اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیے
کوئی فیصلہ کر سکے؟ "خالہ کی آنکھوں میں امید کے دیے جل
رہے تھے۔ دانین نے تھکے تھکے سے انداز میں سر اٹھایا۔

میرے بارے میں سب کچھ بتایا ہے آپ نے انہیں؟ میری"
طلاق کے بارے میں؟ طلاق کی وجہ کے بارے میں؟ "اس کی
سوالیہ نگاہوں سے خالہ رخسانہ ایک پل کو گڑبڑائیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

نہیں، بتایا تو نہیں۔ لیکن بیٹا جو گزر گیا اسے کریدنے سے کیا"
فائدہ؟ راکھ کو کریدنے سے ہاتھ ہی کالے ہوں گے۔ آگے
بڑھنے کے لیے ماضی کو پیچھے چھوڑنا پڑتا ہے۔ "خالہ کی بات پر
دانین کی آنکھوں میں حیرت اتری۔

نہیں خالہ !سچائی چھپانا ان کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ کسی بھی"
رشتے کی بنیاد اگر جھوٹ ، دھوکے بازی یا فریب سے رکھی
جائے تو رشتہ کبھی پائیدار نہیں ہوتا۔ "دانین کا سر اب بھی جھکا
ہوا تھا۔ کتنی ہی دیر دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اچھا اگر میں انہیں سب کچھ سچ سچ بتادوں اور اس کے بعد"
بھی وہ لوگ تمہیں اپنے گھر کی بہو بنانا چاہیں تب تو تمہیں کوئی
اعتراض نہیں ہو گا نا؟ "خالہ نے کچھ سوچ کر سر اٹھایا تھا۔
دانین نے ان کے چہرے پر امید کے رنگ دیکھے۔

نہیں "!یک لفظی جواب دے کر وہ اٹھ گئی تھی۔ کمرے"
کے دروازے کے قریب رکتے ہوئے اس نے گردن موڑ کر
خالہ کی پشت کو دیکھا تھا۔

مجھے امید ہے سچ جاننے کے بعد وہ لوگ خود اس رشتے سے"
انکار کر دیں گے خالہ !آپ کا دل توڑنے کی ہمت مجھ میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ جو آپ چاہ رہی ہیں وہ بھی ممکن نہیں۔ "وہ زیر لب بڑبڑائی، پھر دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئی کہ اس وقت اسے اکیلے پن کی ضرورت تھی۔

››››››››››››››

ساحر !کہاں جارہے ہو؟ ادھر آؤ ذرا میری بات سنو۔ "وہ" رسٹ واچ پہنتا حویلی سے باہر جارہا تھا جب خدیجہ بیگم نے اسے آواز دے کر روک لیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

کہیں نہیں ماں جی !کھیتوں میں ہی جا رہا ہوں۔ آذر بھائی نے"
"بلایا ہے ۔ کچھ کام ہے شاید انہیں۔ آپ کہیے کیا کہنا تھا۔
ساحر ان کے قریب آ رکا۔

اچھا میری بات دھیان سے سنو۔ تم تو اس معاملے میں میری"
سنتے نہیں ہو اور نہ ہی خود بتاتے ہو کہ تمہیں کیسی لڑکی سے
شادی کرنی ہے۔ اس لیے میں نے خود ایک لڑکی پسند کر لی ہے
تمہارے لیے۔ بہت پیاری بچی ہے، اور پہلی نظر دیکھتے ہی
میرے دل نے مجھ سے کہا تھا کہ یہی لڑکی میرے بیٹے کی ٹکر
کی ہے۔ ایک دن رخسانہ آئی تھی نا ہمارے ہاں !تمہاری بھی
ملاقات ہوئی تھی اس سے۔ اس کی بھانجی ہے وہ۔ پرسوں ہم

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

لوگ جا رہے ہیں اس کے گھر باقاعدہ رشتہ لے کر۔ اگر بات پکی ہو گئی تو ساتھ ہی انگوٹھی بھی پہنا آؤں گی لڑکی کو۔ تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلے چلنا اور لڑکی دیکھ لینا۔ ایسا نہ ہو بعد میں مجھ سے شکوہ کرتے رہو کہ بنا پوچھے ہی رشتہ بھی پکا کر دیا۔ "خدیجہ بیگم نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ ساحر حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے ماں جی؟ آپ تو ہتھیلی پر سرسوں" جمانے کے چکروں میں ہیں۔ ارے میں کہیں بھاگا تھوڑی جارہا ہوں۔ لگتا ہے میری آزادی پسند نہیں ہے آپ کو۔ شادی کی زنجیروں میں جکڑنے کا پکا فیصلہ کر لیا ہے آپ نے۔ "ساحر کو

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

آس پاس سے سن گن تو مل ہی چکی تھی کہ ماں جی کی آج کل کیا مصروفیات ہیں لیکن اس معاملے میں ان سے یہ پہلی ڈائریکٹ بات چیت ہو رہی تھی اس کی۔

تم یہی سمجھ لو۔ اور تمہارا کیا بھروسہ؟ پھر سے دماغ میں " کوئی انوکھا خیال آجائے اور تم سدھار جاؤ بیرون ملک۔ اور میں تمہارے فراق میں پھر سے چار پانچ سال ترس ترس کر گزار دوں۔ اب تو جتنی جلدی تمہیں شادی کی بیڑیوں میں جکڑ دیا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ رشتہ پکا ہو جائے پھر میں ساتھ ہی شادی کی تیاریاں بھی شروع کر دوں گی۔ "خدیجہ بیگم نے اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا۔ ساحر ہنسنے لگا تھا ان کی باتوں پر۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

آپ کو کیا لگتا ہے جسے آپ میری دلہن بنا کر اس گھر میں"
لائیں گی وہ مجھے یہاں باندھ کر رکھ لے گی؟ بالکل نہیں !اگر
میں نے ایک بار جانے کا ارادہ کر لیا تو کوئی مجھے روک نہیں
سکے گا۔ چاہے وہ آپ کی ہونے والی بہو ہی کیوں نہ ہو۔ "ساحر
کی آنکھوں میں شرارت کی جھلک تھی۔

میں نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیل رکھیں ساحر میاں !اتنا تو"
مجھے بھی یقین ہے کہ جس لڑکی کو تمہارے لیے پسند کیا ہے
میں نے، وہ تمہیں اپنے ساتھ باندھ لینے کے گن تو ضرور رکھتی
ہے۔ ایک بار اسے بیاہ کر اس گھر میں آنے دو، پھر دیکھوں گی

Classic Urdu Material ISBN 1013320199

کیسے تم بھاگتے ہو یہاں سے۔ "خدیجہ بیگم کے لہجے میں یقین پوشیدہ تھا۔

اتنا یقین اپنی ہونے والی بہو پر؟ کون ہے وہ؟ پریوں کے " دیس سے آئی ہے کیا؟ "ساحر کو بھی مزہ آنے لگا تھا خدیجہ بیگم کو تنگ کرنے میں۔

کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔ تبھی تو کہہ رہی ہوں ہمارے ساتھ چلو۔" اسے دیکھنے کے بعد انکار نہیں کر سکو گے۔ "خدیجہ بیگم پھر سے اصل موضوع کی طرف آئیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اور بالفرض میں نے انکار کر دیا تو ؟؟ "ساحر نے ابرو اچکائے۔"

تو بھی تمہارے انکار کو کوئی اہمیت نہیں ملنے والی اس بار۔"
میں فیصلہ کر چکی ہوں وہی لڑکی اس گھر کی بہو بنے
گی۔"خدیجہ بیگم کا لہجہ قطعی تھا۔ ساحر گہری سانس بھرتا اٹھ
کھڑا ہوا۔

جب مجھ مظلوم کے انکار یا اقرار کی کوئی اہمیت ہی نہیں تو پھر"
میں وہاں جا کر کیا کروں گا؟ "ساحر نے چہرے پر مصنوعی

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

مسکینیت طاری کی۔ اس کا یہ روپ فقط ماں کے سامنے ہی آتا تھا۔

زیادہ ڈرامے مت کرو اور صاف صاف بتاؤ چل رہے ہو یا"
"نہیں۔ انہیں اطلاع بھی کرنی ہے کہ کتنے لوگ جائیں گے ہم۔
خدیجہ بیگم کا انداز رعب دار ہوا۔

میری سویٹ مدر !میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ میری"
شادی کب ، کہاں اور کس کے ساتھ ہو گی اس بات کا فیصلہ کرنے کا مکمل حق ہے آپ کو۔ آپ نے اگر کسی کو میرے لیے پسند کیا ہے تو یقینا کوئی تو خاص بات ہو گی نا اس میں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

آپ لوگ چلے جائیں، اگر وہ لڑکی مناسب لگے تو بے شک ڈن کر دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں ساتھ نہیں جا سکتا کیونکہ پرسوں میرے کچھ دوست آرہے ہیں یہاں۔ فارم ہاؤس پر پارٹی رکھی ہے ہم نے۔ ان کے ساتھ پہلے ہی پارٹی پلان کر چکا ہوں میں اس لیے اب منع کرنا اچھا نہیں لگتا۔ "ساحر نے ان کے ہر فیصلے کو مان بخشتے ہوئے ساتھ ہی نہ جانے کی وجہ بھی بتا دی تھی ۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔ لڑکی کی تصویر میں لے آئیں گے ہم۔ تم" جاؤ اب آذر انتظار کر رہا ہو گا۔ "خدیجہ بیگم نے اسے جانے کی اجازت دی۔ ساحر اثبات میں سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#0132109

»»»»»»»»»»»»»»»»»»

وہ ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ جمائے، سر جھکائے ضبط سے بے حال ہو رہی تھی

جب دروازے پر دستک دیتیں خالہ رخسانہ اندر داخل ہوئیں

دانین !مہمان تمہیں بلا رہے ہیں۔ اب جب رشتے کے لیے"

دونوں طرف سے ہاں ہو چکی ہے تو خدیجہ چاہ رہی ہے وہ آج

ہی تمہیں انگوٹھی پہنا کر جائے۔ جلدی سے دوپٹہ لو اور باہر آ

جاؤ۔ پھر انہیں واپس بھی جانا ہے۔ "خالہ اپنی ہی دھن میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تھیں تبھی دانین کی حالت پر توجہ ہی نہ دے سکیں ۔ ان کی بات پر دانین نے گلابی پڑتی نگاہیں اٹھا کر آئینے میں ان کے عکس کو دیکھا۔ اس کا سرخ چہرہ اس بات کا گواہ تھا کہ وہ کس کرب سے گزر رہی ہے ۔

دانین پتر کیا ہوا؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ "خالہ" رخسانہ نے شاید اب اس پر توجہ دی تھی اور آئینے میں ٹوٹی بکھری دانین کو دیکھ کر وہ ہول کر رہ گئی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ادھر دیکھو میری طرف۔ کیا ہوا ہے بیٹا؟ "خالہ نے اس کا" چہرہ اپنی جانب کیا تو اس کی متورم آنکھیں دیکھ کر فکر مند ہوئیں۔

خالہ !اتنی کیا جلدی ہے آپ کو؟ یہ سب بہت عجیب لگ رہا" ہے مجھے۔ ابھی میں اس سب کے لیے تیار نہیں ہوں۔ ایک نئے رشتے کو نبھانے کی قابلیت نہیں ہے مجھ میں۔ "اس کے لہجے میں بھی نمی گھلی ہوئی تھی۔ خالہ رخسانہ کی ساری خوشی ہوا ہوئی۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

دیکھو دانین !تم نے وعدہ کیا تھا کہ اگر تمہارے بارے میں"
سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ لوگ رشتہ جوڑنا چاہیں تو تم
اعتراض نہیں کرو گی۔ اور تمہارے دیے گئے اس مان کی بدولت
میں ان لوگوں کو ہاں کر چکی ہوں تو پھر مسئلہ کیا ہے؟ تمہیں
ان کی کس بات پر اعتراض ہے؟ انکار کریں بھی تو کیا وجہ بیان
کریں انکار کی؟ "خالہ پریشان ہو کر رہ گئی تھیں اس کی باتوں
پر۔

کوئی ٹھوس وجہ نہیں ہے میرے پاس خالہ !بس مجھے کچھ "
وقت چاہیے، خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لیے، اس رشتہ

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

پر آمادگی ظاہر کرنے کے لیے۔ "اس کے ہر ہر انداز سے بے بسی نمایاں تھی۔

کتنا وقت چاہیے؟ ماضی بھلانے میں تمہیں دو سال بھی کم پڑ" گئے تو نئے رشتے کے لیے تو تم ساری زندگی ہی لگا دو گی سوچنے میں۔ اور کتنے سال یونہی ضائع کرو گی دانین؟ ہوش کے ناخن لو۔ "خالہ کا لہجہ شاید پہلی بار اس کے ساتھ سخت ہوا تھا۔

آپ بھی میرا ماضی طعنوں کی صورت میرے منہ پر مار رہی" ہیں خالہ؟ "دانین نے دکھ سے ان کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں میری بچی !تم غلط سمجھ رہی ہو۔ میں صرف تمہیں خوش"
دیکھنا چاہتی ہوں۔ اچھے رشتے اور خوشیاں بار بار دستک نہیں
دیتیں دروازے پر۔ یوں سمجھ لو کہ ایک کالی اندھیری رات تھی
جو بیت گئی۔ اب سویرا ہو رہا ہے ، اجالا پھیل رہا ہے تو خود کو
ایک گھٹن زدہ کمرے میں بند کر کے ، کھڑکیوں پر دبیز پردے
گرا کر ، خود کو ان اندھیروں کا عادی مت بناؤ دانین !روشنی
اگر درزوں سے رستہ بناتی تم تک پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے
تو اسے اندر آنے دو۔ ناامیدی کے پردے سمیٹ دو کیونکہ
اچھی امید ہی خوشیوں کی ضامن ہوتی ہے۔ تم اب تک وہ
سب بھول نہیں پائی کیونکہ تم نے کوشش ہی نہیں کی۔ بار بار

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہی سب سوچ سوچ کر خودترسی کا شکار ہوتی ہو تم۔ ایک بار ماضی کی دلدل سے نکلنے کی کوشش کرو گی تو کامیابی تمہارا مقدر ضرور بنے گی۔ "خالہ اب اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے محبت سے سمجھا رہی تھیں ۔ دانین خاموش ہو گئی تھی کہ خالہ کی نیت پر کوئی شک نہیں تھا اسے۔ بلاشبہ ان کا کہا گیا ایک ایک لفظ درست تھا لیکن یہ دل۔۔۔۔

دیکھو اگر اب بھی تمہاری یہی سوچ ہے کہ تمہیں شادی ہی" نہیں کرنی تو اس معاملے میں بہت سختی سے پیش آؤں گی میں تمہارے ساتھ کہ بہت من مانی کر لی تم نے اپنی۔ لیکن اگر تمہیں اس رشتے کے حوالے سے کوئی پریشانی ہے تو بھروسہ

Classic Urdu Material ISBN#1013220409

رکھو۔ یہ رشتہ بہت اچھا ہے ، وہ لوگ بہت چاہ سے تمہیں بیاہ کر لے جانا چاہتے ہیں۔ اور ان کا ظرف اتنا اعلی ہے کہ سب کچھ جان کر بھی ماتھے پر شکن تک نہیں آئی۔ ویسے بھی اس رشتے کے حوالے سے میں خود استخارہ کر چکی ہوں اور مجھے مثبت جواب ملا ہے۔ اس سب کے بعد ہی میں نے تم سے بات کی تھی کہ جب اللہ کی طرف سے اشارہ مل چکا ہے تو پھر انکار کرنا تو کفران نعمت ہوا نا۔ "خالہ کی باتیں آہستہ آہستہ اس کے دل پر اثر کر رہی تھیں۔ بے چینی کی وہ کیفیت ختم ہوتی جارہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

پھر بھی اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے یا ان لوگوں کی کوئی چیز" کوئی بات پسند نہیں آئی تو بتادو۔ "خالہ نے آخری فیصلہ اس ، پر چھوڑا تھا۔ دانین نے آہستگی سے نفی میں سر ہلا دیا۔

ساحر کی تصویر تو دیکھ لی ہے نا؟ سائیڈ ٹیبل کے دراز میں" رکھی تھی میں نے۔ وہ خوش اخلاق تو ہے ہی لیکن دکھنے میں بھی کافی ہینڈسم ہے ۔ اس کی شکل و صورت پر تو کوئی اعتراض نہیں تمہیں؟ "خالہ نے اگلا سوال کیا۔ اس بار بھی دانین کا سر نفی میں ہی ہلا تھا۔ وہ ان سے کہہ نہیں سکی کہ اس نے نہ تو لڑکے کی تصویر دیکھی ہے اور نہ ہی اسے دیکھنے کی کوئی چاہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ہے۔ جسے پسند کیا تھا وہ زندگی میں شامل نہ ہو سکا تو پھر اس کی جگہ کوئی بھی ہو کیا فرق پڑتا تھا؟

چلیں منگنی کی رسم کرنے؟ "خالہ کا لہجہ پر امید تھا۔ دانین" نے لب کاٹتے ہوئے آہستگی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاباش !خوش رہو میری بچی"!خالہ نے فرط محبت سے اس" کی پیشانی چومی۔ پھر ایک جانب رکھا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اسے اوڑھایا اور اسے تھامتیں دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

ویرانیاں عجب طرز کی ہیں تیرے چہرے پر،

دکھ یقیناً تیرے دنیا سے نرالے ہونگے۔۔۔!!!

رات کا تیسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔مارچ کا مہینہ آدھا گزر چکا تھا۔موسم بھی کافی حد تک بدل گیا تھا۔اب دن میں موسم نارمل ہوتا تھا جبکہ رات کو فضا میں ہلکی ہلکی خنکی کا احساس ہوتا رہتا۔اس تاریک رات میں وہ سردی سے بے نیاز بالکونی کی ریلنگ سے ٹیک لگائے ٹھنڈے فرش پر بیٹھی تھی۔سر گھٹنوں میں دے رکھا تھا جبکہ لرزتا وجود اس بات کا شاہد تھا کہ وہ رو رہی تھی۔کبھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کبھار ہلکی سی سسکی سنائی دیتی اور پھر معدوم ہو جاتی. دور افق پر چمکتے آدھے چاند نے دکھ سے اس لڑکی کی پشت کو دیکھا تھا جس کا دل ان گنت دکھوں سے بھرا پڑا تھا اور جو خود سے ہی جنگ لڑنے میں مصروف تھی۔

دانین !تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو بیٹا؟ "خالہ شاید تہجد" ادا کرنے کے لیے اٹھی تھیں تبھی دانین کو وہاں بیٹھے دیکھا تو اس کی طرف چلی آئیں .دانین نے فوراً گال رگڑتے ہوئے آنسو پونچھے۔

کچھ نہیں خالہ !بس یونہی۔۔۔ نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں" چلی آئی۔ "سُتا ہوا چہرہ چھپانے کی غرض سے وہ اٹھ کر رخ

Classic Urdu Material HSBI#10133202199

ریکنگ کی جانب موڑ گئی لیکن لہجے میں موجود نمی اس کے رونے کی چغلی کھا رہی تھی۔

تمہیں پتا ہے تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا دانین !تم ابھی" یہاں بیٹھی رورہی تھی ، ہے نا؟ "خالہ بھی وہیں اس کے پاس آر کیں۔ دانین لب کاٹتی سر جھکا گئی۔

کیا ہوا ہے؟ آج ان آنسوؤں کی وجہ کیا ہے؟ "خالہ نے " بغور اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔ دانین نے ایک ہاتھ سے چہرے پر آتی بالوں کی لٹوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے لب بھینچ کر سسکی کو روکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

بیٹا تمہاری شادی کی تاریخ پکی ہو چکی ہے۔ دو ہفتے بعد شادی"
ہے۔ ایسے میں تم رو رو کر اپنی طبیعت خراب کر لو گی۔ پہلے
ہی گھل گھل کر آدھی ہو گئی ہو، مزید کمزور ہو جاؤ گی۔
آنکھوں کے گرد حلقے بن جائیں گے۔ اپنا خیال رکھا کرو، خوش
خوش رہا کرو۔ اس وقت کا بھی اپنا ہی مزہ ہوتا ہے ۔ سارے
"آنسو نکال پھینکو ان آنکھوں سے۔ نئے اور حسین خواب سجاؤ۔
خالہ اب ہلکے پھلکے لہجے میں اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کر
رہی تھیں۔ دانین نے گہری سانس بھرتے ہوئے اندر کی گھٹن
کو باہر نکالنا چاہا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ کو پتا ہے خالہ آج کیا تاریخ ہے، اٹھارہ مارچ !میری "
زندگی کا تلخ ترین دن .آج کا ہی دن اور یہی وہ وقت تھا جب
وہ زخمی شخص دیوار پھلانگ کر میرے گھر میں داخل ہوا اور میں
نے جذبہ ہمدردی میں پاگل ہو کر اس کی مدد کی ٹھانی۔ یہی وہ
وقت ، یہی وہ لمحے تھے جب وہ شخص میری زندگی برباد کرتے
ہوئے مجھے میرے اپنوں کی نظر میں گرا گیا۔ کاش وقت واپس
لوٹ جائے ، کاش وہ لمحے دوبارہ مل جائیں مجھے اور وہ شخص
میری آنکھوں کے سامنے تڑپتے ہوئے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ
موت کی طرف بڑھتا چلا جائے اور میں نظریں پھیر لوں اس
سے، بے حس ہو جاؤں، بے رحم بن جاؤں لیکن اسے اس کے
غلط ارادوں میں ناکام بنادوں۔ پتا نہیں کیا مقصد تھا اس کا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیوں وہ اس دن پھوپھو کے گھر آیا۔ یقینا اس کا کوئی ساتھی بھی ہو گا وہاں جس نے میری اور اس کی تصاویر لیں۔ میرے اسے ٹریٹمنٹ دینے کے دوران وہ جان بوجھ کر اس اس رخ سے کھڑ ا ہوا تھا تا کہ تصاویر دیکھنے والے حقیقت نہ جان سکیں اور ان سب تصاویر کو غلط رخ دیں۔ اور پھر۔۔۔ عین شادی کے دن اس نے وہ پکچرز عدن کو بھجوا دیں۔ کیوں کیا اس نے ایسا؟ کونسی دشمنی نکالی ، کس بات کا بدلہ لیا اس نے مجھ سے؟ مجھے برباد کر کے کیا ملا اسے؟ "وہ بات کرتے کرتے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#9015202109

بس کرو بیٹا !جو ہوا بھول جاؤ اسے۔ وہ جو بھی کمبخت تھا، جو" بھی ارادہ یا نیت تھی اس کی اس سب کا حساب وہ روز محشر اللہ کو دے گا۔ وہاں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔ اس دن تم اس کا گریبان تھام کر اپنے ساتھ ہوئی زیادتیوں کا حساب مانگنا۔ "خالہ نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دینے کی کوشش کی تھی۔

نہیں خالہ !مجھے آخرت میں نہیں ، یہاں اس دنیا میں رہ کر" حساب لینا ہے اس سے۔ میری سب اذیتوں کا سبب وہی شخص ہے ، اس کی وجہ سے مجھے اس دنیا میں اتنی تکلیفوں سے گزرنا پڑا۔ تو اسے بھی تو یہاں رہ کر اس درد کو چکھنا ہو گا جو میں

Classic Urdu Material ISBN#9015202109

نے سہا۔ اس گزرے وقت میں میں ایک ہی دعا کرتی رہی ہوں کہ زندگی میں کبھی نہ کبھی، کسی نہ کسی مقام پر ، چاہے سر راہ چلتے ہوئے ہی سہی لیکن اس سے میری ملاقات ضرور ہو۔ پھر میں اسے بتاؤں گی کہ دوسروں کی زندگی تباہ کیسے کی جاتی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری یہ دعا ضرور قبول ہو گی۔" دانین کے لہجے میں اس اجنبی شخص کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔ ابھی تو اندر چلو۔ ایسے راتوں کو جاگ" جاگ کر تو تم بیمار پڑ جاؤ گی۔ خیال رکھا کرو اپنا۔ "خالہ اسے ساتھ لیے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں جبکہ وہاں سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بہت دور حویلی کے لان میں موجود کرسی پر بیٹھا ساحر بھی آنکھیں بند کیے کسی کی یاد میں ڈوبا تھا۔ اس کے چہرے پر بکھرے خوبصورت رنگ اس بات کے گواہ تھے کہ اس کے خیالوں میں کوئی بہت اہم ہستی تھی جو رات کے اس پہر اس کے دل و دماغ کو اپنے قبضے میں کیے ہوئے تھی۔

"آج کی تاریخ تھی اور یہی وہ وقت تھا جب تم سے تیسری اور آخری ملاقات ہوئی۔ دیکھو کتنا پاگل ہوں نا میں۔ تمہارا نام تک نہیں جانتا اور محبت کر بیٹھا۔ فقط تین ملاقاتوں میں ہی تم اتنے گہرے نشان چھوڑ گئی ہو میرے دل و دماغ پر کہ شاید تا عمر تمہیں بھول نہ پاؤں۔ ساحرہ ہو تم، جادو گرنی ہو۔ اس محبت کا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ادراک ہوا بھی تو کس مقام پر، جب تم کسی اور کے نام کی مہندی ہتھیلیوں میں سجائے بیٹھی تھی۔ ایک عجیب سی خلش بن کر ہمیشہ میرے دل میں رہو گی تم کہ جسے پانے کی چاہت بھی پوری نہیں ہو سکتی اور بھولنے کی خواہش بھی ادھوری رہے گی۔ "بند آنکھوں سمیت تصور میں وہ اس پری چہرہ سے مخاطب تھا۔ اس بات سے بے خبر کہ چند دن بعد اس کے خیالوں میں رہنے والا وہ چہرہ، وہ وجود مجسم اس کے سامنے آنے والا تھا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی دسترس میں۔

Classic Urdu Material ISBN#1015320109

وہ تیز قدموں سے چلتا حویلی میں داخل ہو رہا تھا جب دالان میں بیٹھیں خدیجہ بیگم نے اسے آواز دے کر اس طرف بلایا۔ اس وقت وہ عجلت میں تھا لیکن ان کی بات بھی ٹال نہیں سکتا تھا تبھی اس طرف چلا آیا۔

جی ماں جی؟ "چار پائی کے قریب رکتے ہوئے سوالیہ نگاہوں" سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

کل دلہن کے لیے ولیمے کا جوڑا لینے جانا ہے تو میں سوچ" رہی تھی کہ تم ہی دلہن کو لے جاؤ۔ اس کی پسند کا جوڑا دلوا دینا اسے۔ اسی بہانے ایک دوسرے سے مل بھی لو گے تم دونوں۔ "ماں جی نے اسے یہاں بلانے کا مقصد بیان کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ماں جی میرے پاس بالکل وقت نہیں ہے۔ یہ سب جھمیلے" آپ ہی نمٹائیں۔ میں ایک ضروری کام سے شہر جا رہا ہوں۔ چند دنوں میں لوٹ آؤں گا۔ "ساحر نے بیزاریت سے کہا تھا۔ ابھی سر عبید اللہ کی کال آئی تھی کسی اہم مشن کے حوالے سے۔ انہوں نے ساحر کو ارجنٹ بلوایا تھا، اس سلسلے میں اسے جانا تھا۔ ایسے میں یہ شاپنگ وغیرہ ثانوی چیزیں تھیں اس کے لیے۔

کیا کہا تم نے؟ شہر جار ہے ہو اور وہ بھی چند دنوں کے" لیے؟ غضب خدا کا، شادی کی تاریخ رکھی جاچکی ہے ۔ ساری

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

خریداری ہو چکی ہے اور یہ موصوف منہ اٹھائے شہر کا رخ کر رہے ہیں۔ تم مجھے یہ بتاؤ ایسا کونسا ضروری کام آن پڑا ہے تمہیں جو شادی سے بھی زیادہ اہم ہے؟ میری بات کان کھول کر سن لو ساحر !تم کہیں نہیں جارہے ہو۔ کل تم دلہن کو لے کر مارکیٹ جاؤ گے بس۔ "خدیجہ بیگم نے حتمی انداز اختیار کیا۔

ماں جی سمجھنے کی کوشش کریں۔ ضروری کام نہ ہوتا تو یقین" کریں کبھی نہ جاتا۔ اور میں کوئی بھاگ تھوڑی رہا ہوں شادی سے۔ مہندی کی رات آجاؤں گا پرامس !آپ پلیز شاپنگ و غیرہ خود ہی نبٹالیں کیونکہ مجھے کوئی تجربہ نہیں ہے خواتین کو شاپنگ کروانے کا۔ "ساحر نے نرم لہجے میں انہیں سمجھانا چاہا تھا۔ خدیجہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بیگم چہرے پر خفگی لیے رخ موڑ گئیں کہ جانتی تھیں اس نے کرنی تو اپنی ہی مرضی ہے۔ ساحر اپنا سفری بیگ لینے کی غرض سے اندر کی جانب بڑھا جب اکلوتی بہن زونیرو سے سامنا ہوا۔

بھائی !آپ کے کمرے میں ہونے والی بھابھی کی تصویر" رکھوائی تھی ماں جی نے۔ وہ دیکھ لی کیا؟ "وہ مسکراہٹ لبوں میں دبائے پوچھ رہی تھی ۔ اس کی بات پر کچھ فاصلے پر کچن میں موجود شاہدہ اور حنا کے چہروں پر دبی دبی مسکان ابھری ۔

ہاں دیکھ لی تھی۔ "ساحر نے جان چھڑائی کہ اس وقت مشن" سے اہم کچھ نہیں تھا اس کے لیے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

پسند آ گئیں آپ کو بھابھی؟ "زونیرہ نے اگلا سوال کیا ۔"

ہاں ٹھیک ہے۔ "ساحر کو تصویر میں موجود سانولا سا چہرہ یاد"
،آیا جس کے نقوش خاصے موٹے تھے ، قد بھی کافی چھوٹا تھا
ایک پل کو تو اسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ ماں جی نے اس
لڑکی کو اس کے لیے پسند کیا ہے ؟ لیکن یقین نہ کرنے کی کوئی
وجہ ہی نہ تھی کہ تصویر کی بابت ماں جی نے ہی اسے بتایا تھا۔
اور جب وہ انہیں کہہ چکا تھا کہ اس کے لیے لڑکی چننے کا سارا
اختیار ان کے پاس ہے تو اب اعتراض کر کے ان کا دل نہیں
دکھانا چاہتا تھا تبھی خاموشی اختیار کر گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کیا؟ مطلب واقعی آپ اس کے ساتھ شادی کرنے کے لیے"
تیار ہیں؟ "زونیرہ کی آنکھ میں حیرت سے پھیلی تھیں ۔ دونوں
بھا بھیوں کی دبی دبی ہنسی سنائی دی۔

ہاں !ظاہر ہے ماں جی نے پسند کیا ہے اسے تو نہ کرنے کا"
سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ "ساحر کندھے اچکاتا اپنے کمرے کی
جانب بڑھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

بھائی بھائی بھائی !ایک منٹ رکیں تو۔ "زونیرہ تیزی سے "
بھاگتی اس کے راستے میں حائل ہوئی۔

اب کیا ہے زونی؟ مجھے جلدی ہے اس لیے پلیز سامنے سے "
ہٹو۔ "ساحر کا لہجہ سنجیدگی بھرا تھا۔

ہٹ جاتی ہوں لیکن پہلے میری بات تو سن لیں۔ آپ کی "
شادی اس لڑکی سے نہیں ہو رہی جو تصویر میں تھی۔ وہ تو بس
یونہی علی کے مشورہ دینے پر مذاق مذاق میں ہم نے تصویر بدل
دی کہ ایسی سانولی سے لڑکی دیکھ کر آپ اعتراض کریں گے
اور پھر ہم آپ کو اچھا خاصا تنگ کرنے اور تگڑی رقم وصول

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کرنے کے بعد اصل تصویر دکھائیں گے۔ لیکن آپ نے اعتراض کیا ہی نہیں بلکہ خوشی خوشی اس تصویر والی لڑکی سے شادی کرنے پر تیار ہو گئے۔ ایک بار سوچ تو لیتے کہ ماں جی نے اپنے اتنے ہینڈسم بیٹے کے لیے اس طرح کی سانولی اور چھوٹے قد کی لڑکی تھوڑی پسند کرنی تھی۔ بھابھی تو گوری چٹی، تیکھے نقوش والی اور اونچے قد والی ہیں۔ آپ کے ساتھ بہت جچیں گی وہ۔ پورے گاؤں میں کسی گھر کی بہو اتنی پیاری نہیں ہو گی جتنی پیاری میری وہ بھابھی ہیں۔ "زونیرہ اب اپنی ہونے والی بھابھی کی تعریف میں رطب اللساں تھی جبکہ ساحر ان کی اس شرارت پر اسے گھور کر رہ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

اچھا ٹھیک ہے۔ اب سامنے سے تو ہٹ جاؤ زونی !مجھے شہر"
کے لیے نکلنا ہے ، لیٹ ہو رہا ہوں میں۔ "ساحر نے اسے بازو
سے تھام کر ایک طرف ہٹایا۔

بھابھی کی تصویر نہیں دیکھنی کیا؟ "دہلیز پر کھڑی وہ پوچھ "
رہی تھی۔

آ کر دیکھوں گا۔ ابھی وقت نہیں میرے پاس۔ "ساحر نے "
الماری سے بیگ نکال کر زپ کھولی اور اندر ضروری چیزوں کی
موجودگی کی تصدیق کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

نہیں بھائی !ایک منٹ رک جائیں پلیز !تصویر دیکھ کر جایئے"
گا۔ میں ابھی لے کر آتی ہوں۔ "زونیر اپنے کمرے کی جانب
بھاگی۔ ساحر نے کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔ وہ پہلے
ہی خاصا لیٹ ہو چکا تھا، اب تصویر دیکھنے کا ٹائم نہیں تھا اس
کے پاس۔ بیگ کندھے پر ڈالے وہ تیز قدموں سے کمرے سے
نکلا۔ جاتے جاتے ماں جی سے پیار لیتے ہوئے الوداع کہا، بیگ
گاڑی میں رکھتے ہوئے فرنٹ سیٹ سنبھالی۔ جب تک زونیرہ
واپس آئی تب تک وہ حویلی سے گاڑی نکالتا جا چکا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ اپنی مقررہ رفتار سے گزرتا چلا جاتا ہے۔ یہ چند دن کیسے پر لگا کر اڑ گئے کچھ خبر ہی نہ ہو سکی۔ وہ مہندی کی دلہن بنی اجنبی نگاہوں سے آئینے میں نظر آتے اپنے سراپے کو دیکھ رہی تھی۔ ایک بار پہلے بھی وہ یونہی سجی تھی کسی کے لیے۔ بس فرق اتنا تھا کہ تب اس کے چمکتے چہرے سے ہی ہر کوئی اس کی خوشی کا اندازہ لگا سکتا تھا اور آج چہرے پر نفاست سے کیے گئے میک اپ کے باوجود اس کے چہرے اور وجود پر چھائی اداسی چپ نہیں پا رہی تھی۔

ماشاءاللہ ! ماشاءاللہ ! بہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی۔ اللہ" نظر بد سے بچائے، ڈھیروں خوشیاں عطا کرے ".خالہ کمرے

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

میں داخل ہوئیں تو اس کے سوگوار حسن کو دیکھ کر بلائیں لے ڈالیں۔ پھر چند نوٹ اس کے سر سے وارے۔

شائستہ!شائستہ "!!وہ اب دروازے پر کھڑی کام والی کو وہ" پیسے تھما رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دوبارہ اندر آئیں تو دانین اپنے عکس سے نظریں چراتی ناخن دیکھنے لگی۔

خوش ہو نا پتر؟ مجھ سے کوئی گلہ تو نہیں؟ "خالہ اس کے" چہرے کو ٹھوڑی سے تھامے پوچھ رہی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

نہیں خالہ !آپ سے کیوں گلہ ہو گا مجھے؟ بلکہ میں تو آپ کی"
احسان مند ہوں کہ جب میرے سب اپنوں نے میرا ہاتھ چھوڑ
دیا اس وقت آپ نے مجھے سہارا دیا، مجھے سنبھالا، مجھ پر یقین
کیا۔ "دانین نے عقیدت سے ان کے دونوں ہاتھ چومے۔

خوش رہو پتر !میں نے جو بھی کیا صرف تمہاری خوشی کے"
لیے ، تمہارے بہتر مستقبل کے لیے کیا۔ ابھی شاید تمہیں میرا
یہ فیصلہ برا لگ رہا ہو لیکن دیکھنا ایک دن تم سمجھ جاؤ گی کہ یہ
سب وقت کا تقاضا تھا اور تمہارے لیے یہ بہترین فیصلہ تھا۔
تمہاری اتنی عادت ہو گئی ہے کہ تمہارے جانے کا سوچ کر ہی
دل کو کچھ ہو رہا ہے لیکن کیا کریں؟ بیٹیاں پرائی امانت ہوتی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہیں .ایک نہ ایک دن انہیں اپنے گھر تو جانا ہی ہوتا ہے۔ "اس کے بچھڑنے کے خیال سے خالہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔

روئیں مت خالہ !آپ ہی تو ہیں جس نے اب تک مجھے" سنبھالے رکھا ہے۔ اگر آپ ہمت ہار جائیں گی تو میری طاقت کون بنے گا؟ "دانین نے ان کے آنسو صاف کیے تھے۔

"خالہ !میرے جانے کے بعد آپ اکیلی کیسے رہیں گی یہاں؟" دانین نے بالآخر وہ سوال پوچھ ہی لیا تھا جو کافی دن سے اس کے دل میں مچل رہا تھا لیکن کہنے سے جھجک رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں واپس چلی جاؤں گی بیٹا ساجد کے گھر۔ تمہارے بغیر اس"
گھر کی ویرانی کاٹ کھائے گی مجھے۔ تنہا نہیں رہ سکوں گی
میں۔"خالہ کی آواز اب بھی نمی لیے ہوئے تھی۔

خالہ !ایک بات مانیں گی؟ "دانین نے ان سے پوچھا۔"

ہاں کہو " .خالہ حیران ہوئیں کہ اسے ایسا کیا کہنا ہے جس"
کے لیے اجازت مانگ رہی ہے وہ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آپ ساجد بھائی اور بھابھی سے کہیں وہ یہاں اس فلیٹ میں " شفٹ ہو جائیں۔ یہ فلیٹ ان کے گھر سے کہیں بہتر اور صاف ستھرے علاقے میں ہے۔ یہاں سہولیات بھی زیادہ ہیں۔ اس طرح آپ کی تنہائی بھی بٹ جائے گی، انہیں ایک بہتر گھر بھی میسر آجائے گا اور آپ کے بہانے میرا میکہ بھی سلامت رہے گا۔ اس گھر کو اپنا گھر سمجھ کر میں جب مرضی آپ سے ملنے آجایا کروں گی۔ "دانین نے ان سے درخواست کی تھی۔

لیکن دانین۔۔۔ "خالہ نے کچھ کہنا چاہا تھا جب دانین نے ان" کا ہاتھ ہلکا سا دباتے ہوئے کچھ بھی کہنے سے روکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پلیز خالہ !منع مت کیجیے گا۔ "دانین نے التجا کی تھی۔ رخسانہ"
خالہ چند لمحے کچھ سوچتی رہیں۔

اچھا ٹھیک ہے ، میں بات کروں گی ساجد سے۔ "بالآخر"
.انہوں نے حامی بھر لی تھی

شکریہ خالہ !آپ بہت اچھی ہیں۔ "دانین کے چہرے پر"
خوشی کی چمک دکھائی دی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

"یو نہی ہنستی مسکراتی رہا کرو۔ اداسی بالکل نہیں جچتی تم پر۔"
خالہ کی تعریف پر وہ جھینپ سی گئی۔

اچھا میں چلتی ہوں، باہر انتظامات دیکھ لوں۔ کچھ دیر تک رسم"
ہے پھر تمہیں بلا لیں گے۔ "خالہ کہتی ہوئی اٹھیں اور کمرے
،سے نکل گئیں۔ دانین کی نگاہ سائیڈ ٹیبل پر رکھے فون تک گئی
کچھ سوچتے ہوئے دونوں پہلوؤں سے لہنگا اٹھائے وہ اس طرف
چلی آئی فون اٹھا کر ڈائل پیڈ کھولا۔ پہلا فون گم ہونے کے
سبب وہ ارسل کا نمبر بھی کھو چکی تھی کہ اس کا نمبر فون میں
ہی سیو تھا۔ اب یہ نئی سم تھی جس میں نہ ارسل کا نمبر تھا
اور نہ ارسل کے پاس دانین کا یہ نیا نمبر تھا۔ رابطہ کرنے کا

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اور کوئی ذریعہ بھی نہ تھا۔ یقینا ارسل اس کا نمبر نہ لگنے پر پریشان ہوا ہو گا لیکن وہ کیا کرتی؟ مما کی ڈائری میں شاہویز تایا جی کے گھر کا لینڈ لائن نمبر درج تھا۔ کئی بار دانین نے ہمت جمع کرنے کی کوشش کی تھی کہ لینڈ لائن پر فون کر کے ارسل کا نمبر لے لے لیکن ان لوگوں کی اپنے لیے نفرت کا سوچ کر ہی اس کے ہاتھ بے جان ہو جاتے اور ساری ہمت دم توڑ جاتی۔ آج بھی یہی ہوا تھا، تایا جان کے گھر کا نمبر ڈائل کر کے وہ پھر سے مٹا چکی تھی۔ کیسی بے بسی تھی کہ زندگی کے اس اہم موڑ پر اس کا کوئی اپنا ساتھ نہیں تھا۔ ایک ارسل تھا جو یقیناً اس کی شادی میں شریک ہونے ضرور آتا لیکن اس سے ہر طرح کا رابطہ ہی ختم ہو چکا تھا۔ دانین چاہ کر بھی اسے اپنی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

شادی میں انوائٹ نہیں کر سکی تھی اور یہ خیال اس کی اداسی کو مزید بڑھا گیا تھا۔ دل پر بوجھ لیے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر وہ آنکھیں موند گئی۔

››››››››››››››››

بالآخر زندگی کا سخت ترین اور آزمائشوں سے بھرا دن آچکا تھا۔ نکاح نامے پر دستخط کرنے کے بعد، کرب کے عالم میں اپنے تمام جملہ حقوق کسی اور کے نام کرنے کے بعد اب وہ ایک ایسے شخص کی سیج سجائے بیٹھی تھی جس کے فقط نام سے واقف تھی وہ۔ وہ دکھنے میں کیسا تھا؟ اس کا مزاج کیسا تھا؟ کن عادات واطوار کا مالک تھا وہ؟ دانین ہر بات سے بے خبر تھی اور وہ یہ سب جاننا بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

نہیں چاہتی تھی۔ خالہ نے کہا تھا کہ نکاح نامے پر دستخط کرتے ہی میاں بیوی کے دل میں اپنے ہمسفر کے لیے محبت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے لیکن دانین نے بہت بار اپنے دل میں جھانکنے کی کوشش کی تھی۔ وہاں سناٹے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ کوئی جذبہ، کوئی احساس نہیں۔ بس شرمندگی ہی شرمندگی تھی کہ چند لمحوں بعد اس کمرے میں داخل ہونے والا شخص نجانے کیا کیا ارمان لے کر آئے گا یہاں۔ لیکن اس کی بدنصیبی تھی کہ دانین جیسی لڑکی اس کی قسمت میں لکھ دی گئی تھی، جس کے پاس اس سے کرنے کو محبت تھی اور نہ ہی کوئی چاہت۔ جو شاید اس شخص کے کیے گئے اظہار محبت پر بھی کبھی یقین نہ کرے کہ اس کے نزدیک محبت نامی کسی شے کا وجود ہی نہ تھا۔ یہ سب تو فقط افسانوی باتیں تھیں۔ حقیقت میں نہ تو کوئی کسی کی محبت میں مبتلا ہو کر مریض عشق بنتا تھا اور نہ ہی کسی کے عشق میں جان دے سکتا تھا۔ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خوبصورت دن میں، کمرے کے پر فسوں ماحول میں جہاں دوسری لڑکیاں خود کو خوش قسمت ترین گردانتے ہوئے حسین خواب سجا رہی ہوتی ہیں وہیں دانین تلخ یادوں میں گھری تھی جب دروازے پر کھٹکا سا ہوا۔ اس نے فورا گھونگھٹ چہرے پر گرایا کہ اس وقت چہرے کے تاثرات، اداسی، دکھ ،تکلیف چھپانے کا اس سے اچھا ذریعہ اور کوئی نہیں تھا۔ دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔ دانین نگاہیں تک نہ اٹھا سکی۔ یہ شرم یا جھجک نہیں تھی، یہ شرمندگی تھی جس کے باعث وہ شاید تاعمر اپنے محرم سے نگاہیں ملانے کے قابل نہیں ہو سکتی تھی۔ مردانہ قدم اب دروازہ بند کرتے بیڈ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ دانین نے آنکھیں سختی سے میچیں۔ وہ اب بیڈ پر اس سے ذرا فاصلے پر بیٹھ چکا تھا۔ دانین کا جھکا سر مزید جھک گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

السلام علیکم "!گھمبیر آواز میں سلام کیا گیا تھا۔ دانین کو جھٹکا" سا لگا۔ یہ آواز۔۔۔ یہ لہجہ۔۔۔ اسے کیسے بھول سکتی تھی وہ؟ اپنے مجرم کی آواز کوئی کیسے بھول سکتا ہے؟ دانین کو لگا شاید اس کا وہم ہے تبھی تصدیق کے لیے گھونگھٹ کی اوٹ سے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا اور مقابل کا چہرہ دیکھ کر وہ ہلنے تک کے قابل نہ رہی تھی۔ جسم سے جیسے روح تک فنا ہو گئی تھی۔ ہر بڑاہٹ کے عالم میں اس نے خود ہی گھونگھٹ الٹ دیا۔

تم ؟؟ "بے یقینی بھری سرسراہٹ سنائی دی تھی۔ وہ شیروانی" میں ملبوس اس شخص کو اپنے شوہر کے روپ میں دیکھ کر سانس تک لینا بھول چکی تھی ۔ یہ خواب تھا کیا؟ کوئی برا خواب؟

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

خالہ نے تو کہا تھا کہ شاید آزمائشیں ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے ۔ لیکن زندگی کی سب سے بڑی آزمائش تو شاید اب شروع ہوئی تھی ۔

آپ؟؟ "ساحر بھی اسے اپنی دلہن کے روپ میں دیکھ کر" ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھا تھا۔ اس کی بھی اس وقت وہی حالت تھی جو دانین کی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ اسے کوئی خوبصورت خواب سمجھ رہا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا بھلا کہ یہ لڑکی اس کی قسمت میں لکھ دی جائے؟ وہ تو کسی اور کا نصیب بن چکی تھی نا؟ کسی اور کی زندگی میں شامل ہو چکی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تھی۔ پھر یہ سب کیسے ممکن تھا؟ دونوں آنکھوں میں بے یقینی لیے شاکڈ سے ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے تھے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

››››››››››››››

دانین کی ساکت نگاہیں اب بھی ساحر کے چہرے پر جمی تھیں۔اسے یہ سب اپنی نگاہوں کا دھوکہ لگ رہا تھا۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا بھلا؟ قسمت اتنا بڑا فریب کیسے کر سکتی تھی اس کے ساتھ ؟؟ جس انسان سے وہ بے انتہا نفرت کرتی تھی وہی آج اس کے سامنے اس کی زندگی کے سب سے اہم رشتے کے طور پر، اس

کے شوہر کے روپ میں کھڑا تھا اور وہ... وہ اب تک اس شخص کی سیج سجائے بیٹھی تھی جسے اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتارنا چاہتی تھی۔ وہ اس سے زندگی میں ایک بار ملاقات کی تمنائی ضرور تھی لیکن یوں، ان حالات میں، اس روپ میں تو ہرگز نہیں۔

"کچھ دیر بعد حواس قائم" ۔۔۔ تم ایسے۔۔۔ نہیں ! یہ نہیں ہو سکتا۔ ہوئے تو ہڑبڑا کر کہتے ہوئے وہ تیزی سے بیڈ سے اتری۔ لیکن ذہنی ابتری کی اس کیفیت میں اس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

"اس کے چہرے کی بدلتی رنگت" ؟آپ ٹھیک تو ہیں دانین ! اور لڑکھڑاتے قدموں کو دیکھ کر ساحر نے سرعت سے آگے

Classic Urdu Material USBN#1013302109

بڑھتے ہوئے اسے سہارا دیا تھا لیکن دانین نے اتنی ہی شدت سے اس کے ہاتھوں کو جھٹک کر اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

دور ہو مجھ سے، میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی تو " مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ "کلائی پر ساحر کے ہاتھ کے لمس نے گویا جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔ اس نے عجیب جنونی کیفیت میں وارننگ دی تھی جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ کر ساحر کی ساری خوش فہمیاں ہوا ہوئیں۔ وہ تو اب تک اس دلفریب احساس کے سحر میں ہی جکڑا تھا کہ جس لڑکی کو خوابوں میں پانے کی تمنا کی تھی وہ آج مجسم اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کی بیوی کے روپ میں، مکمل طور پر اس کی دسترس میں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اور اب دانین کی یہ حرکت، اس کے چہرے کے تاثرات ، اس کی آنکھوں سے اگلتی آگ سے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے دانین؟ اس رویے کا کیا مطلب ہے"
آخر؟ "اس کی جانب دیکھتے ہوئے ساحر نے تحمل سے کہا تھا ۔

بدتمیزی؟ میں بدتمیزی کر رہی ہوں؟ اور جو کچھ تم نے کیا وہ"
کس کیٹیگری میں آتا ہے؟ تم جیسا گھٹیا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا ساحر لغاری "!دانین کے سینے میں اتنے عرصے سے ساحر کے لیے جو نفرت پل رہی تھی ، وہ آج آتش فشاں بن

Classic Urdu Material USB#10133202109

کر پھٹی تھی۔ اس کی بات کے جواب میں ساحر نے لب بھینچ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ کم از کم آج کی رات ، اپنی زندگی کی حسین ترین رات میں اپنی ہمسفر کی طرف سے وہ ایسا کوئی رد عمل ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔

کونسا گھٹیا پن دیکھ لیا آپ نے مجھ میں؟ ایسا کونسا گناہ کر دیا" میں نے جو یوں انگارے برساتی نگاہوں سے آپ مجھے خاکستر کرنے کے درپے ہیں؟ "دانین کی بات پر ساحر کے اعصاب تنے تھے۔ لہجہ بھی سرد ہوا تھا۔ کمرے میں آتے ہوئے وہ جن خوشگوار احساسات میں گھرا ہوا تھا وہ تو کہیں دور جا سوئے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اس کی جگہ پھر سے وہی ازلی اکھڑ اور سخت مزاج ساحر نظر آنے لگا تھا۔

یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا کیا ہے تم نے؟ میری" زندگی برباد کر کے رکھ دی، مجھ سے میرا ہر رشتہ چھین لیا اور آج تم یہاں میرے سامنے کھڑے مجھ سے سوال کر رہے ہو کہ تم نے کیا کیا ہے ؟ "دانین چیخ کر رہ گئی تھی۔ اس سے اپنے حواس پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔ بس نہ چل رہا تھا کہ سامنے کھڑے شخص کو قتل کر ڈالے۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

واٹ ؟ میں نے زندگی برباد کی آپ کی ؟ یہ کیا کہہ رہی"
ہیں آپ ؟ اور۔۔۔ آپ یہاں دلہن کے روپ میں کیسے ؟
آخری بار جب آپ سے ملاقات ہوئی تھی میری، اس رات تو
آپ کی مہندی تھی نا۔ اور اگلے دن آپ کی شادی تھی۔ یہ
"بات آپ نے خود بتائی تھی مجھے۔ تو پھر یہ سب کیا ہے؟؟
ساحر توخود الجھ کر رہ گیا تھا۔ دماغ بہت سی گرہوں میں جکڑا جا
چکا تھا۔ ایک تو دانین کا یوں دلہن کے روپ میں اس کے
سامنے موجود ہونا۔ اور اس پر اس کا یہ رویہ اور باتیں۔۔۔ اس
کی بات پر دانین نے لب بھینچ کر اس کی جانب دیکھا تھا، پھر
دو قدم چل کر اس کے برابر آن کھڑی ہوئی تھی ۔

ClassicUrduMaterial ISBN#0132020109

یہ معصومیت کا ڈھونگ کس لیے؟ اتنی کمزور یادداشت کے"
مالک لگتے تو نہیں ہو کہ اتنی جلدی سب کچھ بھول جاؤ۔ ایسے
کیوں پوز کر رہے ہو جیسے تم کچھ جانتے ہی نہیں؟ گیم کھیلنے والا
آخر میں اتنا انتظار تو ضرور کرتا ہے کہ اپنی جیت یا ہار کے
بارے میں جان سکے۔ پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میری زندگی
کے ساتھ کھیل کر تم اب تک اس بات سے بے خبر ہو کہ
اس کھیل میں تم فتح یاب ٹھہرے، اور مجھے آسمان سے منہ کے
بل زمین پر گرانے میں کامیاب رہے۔ تم نے تو یقیناً فتح کے
جشن منائے ہوں گے کہ اپنا مقصد حاصل کر لیا تم نے۔ مجھے
برباد کر کے رکھ دیا۔ کیوں ساحر لغاری؟ کیا دشمنی تھی تمہاری
میرے ساتھ جس کا بدلہ اس طرح لیا تم نے؟ کیا بگاڑا تھا میں

ClassicUrduMaterial ISBN#1013902109

نے کہ مجھ سے میرے جینے کی امید تک چھین لی؟ بولو جواب دو مجھے۔ "اس کا گریبان تھامے ، اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ ہذیانی انداز میں اسے جھنجھوڑتے ہوئے چیخ اٹھی تھی ۔

ہوش میں آئیں دانین !پاگل ہو گئی ہیں کیا آپ؟"ساحر نے" بمشکل غصہ ضبط کرتے اس سے اپنا گریبان چھڑایا تھا۔ دانین کی باتوں نے اس کا دماغ بھک سے اڑا کر رکھ دیا تھا۔

ہاں ہو گئی ہوں میں پاگل۔ تم نے پاگل کر دیا ہے مجھے۔" پچھلے تین سال سے ہر ہر لمحہ تمہاری نفرت میں جیتی رہی ہوں میں۔ ہر پل فقط ایک سوال کلبلاتا رہا میرے ذہن میں کہ

Classic Urdu Material USB# 10133202109

تمہارے ساتھ کیا برا کیا تھا میں نے جو تم نے یوں دشمنی نبھائی مجھ سے؟ میں نے تو اس رات بھی تمہارے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کی تھی، ہمدردی کے عالم میں تمہارے زخم پر مرہم لگایا تھا اور تم۔۔۔ تم اتنا گہرا گھاؤ دے گئے مجھے کہ جس کی ، تاعمر بھرپائی ممکن نہیں۔ میں نے ہمیشہ خود کو، اپنے وجود کو اپنے جذبات کو عدن کے لیے سینت سینت کر رکھا اور تم نے فقط چند لمحوں میں مجھ پر اپنے نام کی تہمت لگا کر سر عام رسوا کر دیا مجھے۔ اتنی پرفیکٹ پلاننگ کہ میں حق پر ہوتے ہوئے بھی گناہگار ٹھہری۔ "بات کا آغاز تو طیش کے عالم میں ہوا تھا لیکن اختتام تک آتے آتے اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔ بے جان ہوتی

Classic Urdu Material ISBN#9013320199

ٹانگوں نے بوجھ اٹھانے سے انکار کیا تو دانین نے دیوار کا سہارا لیا تھا۔

آپ کیا کہہ رہی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔ کیسی پلاننگ؟" کونسی پلاننگ ؟ مجھے تو کسی بات کا علم تک نہیں ہے۔ پہیلیوں میں بات کرنے کی بجائے صاف اور سیدھی بات کریں۔ "ساحر کا لہجہ اس کے تحمل کا غماز تھا۔ دانین نے سلگتی نگاہیں اس کے چہرے پر جمائیں۔

وہی پلاننگ جس کے تحت تم مجھ سے لاہور میں بار بار" ٹکراتے رہے۔ کس قدر شاطر انسان ہو تم کہ مجھے خبر ہی نہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

ہو سکی تمہاری نیت کی۔ کیسے کر لیا تم نے وہ سب؟ کیسے اس طرح کی تصاویر کیپچر کر لیں کہ ایک معصوم لڑکی جس کا کردار بالکل بے داغ تھا اسے بد کردار ثابت کر دیا؟ اور۔۔۔ ٹائمنگ تو کیا ہی بہترین چنی۔ عین شادی کے دن وہ تصاویر میرے شوہر کو بھیج کر اب یہاں مجھ سے سوال کر رہے ہو کہ میری شادی ہونے والی تھی تو میں یہاں کیسے ہوں ؟ یہ سب تمہاری کارستانیاں ہی تو تھیں جن کے لیے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ تمہاری اس گھٹیا پلاننگ میں میرے شوہر نے نہ صرف مجھے شادی کے دن طلاق کا تحفہ عطا کیا بلکہ اتنا ذلیل کیا گیا مجھے کہ میں کسی کے سامنے سر اٹھانے کے قابل بھی نہ رہی۔ میرے سب اپنے ، میرے سب رشتے مجھ

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

سے چھین لیے تم نے۔ کیوں کیا ایسا؟ "وہ بات کرتے کرتے سسکنے لگی تھی تبھی بے ہمت ہوتی نیچے بیٹھ گئی جبکہ ساحر اب بھی الجھا ہوا سا کھڑا تھا۔

میں کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا۔ کن تصاویر کی بات کر رہی ہیں" آپ؟ اور ہر چیز کے لیے مجھے کیوں مورد الزام ٹھہرا رہی ہیں؟ دیکھیں دانین !کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے آپ کو۔ بخدا مجھے کچھ علم نہیں کہ میرے وہاں سے جانے کے بعد کیا ہوا۔ اور نہ ہی اس سب میں میری کوئی پلاننگ تھی۔ میں تو آج تک یہی سمجھتا رہا کہ آپ شادی کے بعد اپنے ہمسفر کے ساتھ

Classic Urdu Material USB#10133202199

خوش و خرم زندگی گزار رہی ہوں گی۔ "ساحر نے خود کو پر سکون رکھتے ہوئے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی تھی ۔

اچھا !تم بے قصور ہو ؟ تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے ؟ تو" مجھے یہ بتاؤ وہ تصاویر عدن کو بھیجنے والا کون تھا؟ اس روز شاپنگ مال میں بھی جس سائیڈ پر میں تھی وہاں اور کوئی موجود نہیں تھا۔ صرف تم آئے تھے اور تمہارے پیچھے وہ غنڈے جو تمہیں ڈھونڈ رہے تھے۔ ان لوگوں سے چھینے کا تو بس ایک بہانہ تھا شاید تا کہ تم میرے قریب آسکو اور اپنے کسی ساتھی سے من چاہے سین کیپچر کروا سکو اور پھر....میری مہندی کی رات بھی یہی ٹرک آزمائی تم نے۔ تم اچھی طرح سے جانتے

Classic Urdu Material USB#10133202109

تھے اس رات کہ میں پھوپھو کے گھر میں اکیلی ہوں۔ تبھی تم موقع پا کر دیوار پھلانگ کر آئے اور میری ہمدردی بٹورنے کے لیے بازو تک زخمی کر لیا۔ یقینا تمہیں ڈھونڈتے ہوئے آنے والے لوگوں میں سے ہی کسی بندے نے وہ تصاویر لی ہوں گی کیونکہ اس رات بھی تم لوگوں کے علاوہ گھر میں کوئی نہیں آیا تھا۔ پھر میں کیسے مان لوں کہ تم ہر چیز سے بے خبر ہو؟ کیسے یہ قبول کر لوں کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا اس کے پیچھے تمہارا ہاتھ نہیں تھا؟ اور تم نے یہ سب کیا تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی بڑی وجہ بھی ہو گی۔ کسی چھوٹی موٹی وجہ کے لیے تو کوئی یوں خود کو زخمی نہیں کر لیتا کیونکہ اس رات تمہارے دشمنوں سے بچنے کی کوشش چاہے ایکٹنگ تھی لیکن تمہارا وہ زخم اصلی تھا

ClassicUrduMaterialISBN#1013202109

جس کی میں نے ڈریسنگ کی تھی۔ "دانین کا لہجہ پر یقین تھا۔ ساحر ہکا بکا سا اسے دیکھے گیا جو اپنا دماغ لڑاتے ہوئے پوری ایک کہانی تشکیل دے چکی تھی۔

"دیکھیں دانین !ایسا کچھ نہیں ہے۔ ضروری نہیں کہ حقیقت وہی ہو جو آپ سمجھ رہے ہوں۔ میری آپ سے جتنی بھی ملاقاتیں ہوئیں وہ سب اتفاق تھا۔ اس روز شاپنگ مال میں بھی آپ کا چہرہ دوسری جانب تھا اور مجھے بالکل علم نہیں تھا کہ آپ وہی لڑکی ہیں جس سے یونیورسٹی میں ملاقات ہوئی۔ اور نہ ہی اس رات زخمی حالت میں دیوار پھلانگتے ہوئے مجھے اندازہ تھا کہ اس گھر میں میرا سامنا آپ سے ہو گا۔ میں بھلا کیوں یہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

سب کروں گا آپ کے ساتھ ؟ "ساحر نے بے بس لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ سامنے موجود لڑکی کچھ سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں ہی نہیں ہے ۔

یہی تو مجھے جاننا ہے کہ کیوں کیا یہ سب؟ میں نے تمہارا کیا " بگاڑا تھاجو اتنا گھٹیا پلان ...ایک سیکنڈ "!وہ بات کرتے کرتے ایک دم رکی تھی۔ یوں جیسے ذہن میں اچانک کوئی خیال آیا ہو۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اوہ !تو اب سمجھی میں۔ پزل کا ایک حصہ جس سے اب تک"
میں انجان تھی وہ حصہ بھی سامنے آ گیا اور وہ حصہ ہے یہ
،شادی۔ تو اتنی لمبی چوڑی پلاننگ اس شادی کے لیے کی گئی تھی
ہے نا؟ تبھی میں حیران تھی کہ میری طلاق کا سن کر بھی
تمہارے گھر والوں نے اس رشتے سے انکار کیوں نہیں کیا۔ لیکن
اب سمجھ میں آ گیا ہے سب کچھ ۔ تم سب کی ملی بھگت تھی نا
یہ۔ تو کیسے انکار کرتے اس رشتے سے؟ "دانین نے خود ہی اس
سب کی وجہ تلاشی تھی اور اس کی پیش کی گئی وجہ پر ساحر
دنگ رہ گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

لسن دانین !ویٹ آ سیکنڈ !اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑانے"
سے قبل آپ میری بات سن لیں۔ آپ کے ساتھ جو کچھ بھی
ہوا اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔ رہی بات اس شادی
کی تو ابھی کچھ دیر پہلے آپ کو دیکھنے سے قبل تو میرے فرشتوں
کو بھی خبر نہیں تھی کہ میری شادی آپ سے ہوئی ہے۔ آپ
کا نام تک تو مجھے نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے معلوم ہوا
ہے۔ اور میرے گھر والوں کو تو درمیان میں لانے یا بلیم کرنے
کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔ کیونکہ انہیں تو یہ تک نہیں پتا کہ
میری لاہور میں آپ سے ملاقات ہو چکی ہے۔ آپ سے میری
شادی کا فیصلہ ماں جی کا تھا۔ اور آپ کی طلاق کا سن کر بھی
انہوں نے اس رشتے سے انکار اس لیے نہیں کیا کیونکہ وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

،واقعی اعلی ظرف کی مالک ہیں۔ ان کی آپ سے ملاقات کب کیسے ہوئی پتا نہیں۔ لیکن پہلی ملاقات میں ہی آپ نے ان کے دل میں گھر کر لیا تھا۔ اس لیے میری ماں یا میری فیملی سے بدگمان مت ہوں۔ "ساحر نے ہر ممکن کوشش کی تھی اپنی فیملی کی طرف سے اس کا دل صاف کرنے کی۔ دانین کتنے ہی پل اسے دیکھے گئی۔ ذہن میں جھماکہ سا ہوا تھا۔ خالہ نے اس رشتے کے بارے میں اسے بتاتے ہوئے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ لڑکا چار پانچ سال سے بیرون ملک مقیم تھا اور چند ماہ قبل ہی پاکستان لوٹا ہے۔ جبکہ لاہور میں ساحر سے ہونے والی ملاقاتیں اس بات کا ثبوت تھیں کہ ساحر نے اپنے گھر والوں سے بھی جھوٹ بولا تھا۔ وہ بیرون ملک نہیں بلکہ یہیں پاکستان میں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202209

تو تمہارے گھر والوں کو نہیں پتا کہ تم لاہور میں مجھ سے "
تین بار پہلے بھی مل چکے ہو؟ "دانین نے عجیب سی انداز میں
سوال کیا تھا۔ ساحر نے اس کے اس انداز پر چونکتے ہوئے نفی
میں سر ہلایا۔

پھر تو انہیں یہ بھی علم نہیں ہو گا کہ تم پچھلے پانچ سال سے"
بیرون ملک نہیں بلکہ یہیں پاکستان میں تھے، ہے نا؟ "وہ ابرو
اچکاتے ہوئے اپنی بات کی تصدیق چاہ رہی تھی۔ اس کے
چہرے پر پھیلتا سکون ساحر کو عجیب سے اضطراب میں مبتلا کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320210109

گیا تھا۔ ابھی چند لمحے پہلے تو وہ جان لینے پر تلی تھی اور اب ایک دم سے اتنا بدلاؤ؟؟

ہاں !کچھ پرسنل ایشو تھا جس کی وجہ سے ان سے جھوٹ بولنا" پڑا اور میں۔۔۔ "ساحر کچھ کہنا چاہ رہا تھا جب دانین نے ایک دم اس کی بات کاٹی۔

آل رائٹ مسٹر ساحر لغاری !تو بالآخر تمہاری کمزوری مل ہی" گئی مجھے۔ تم نے مجھے برباد کیا تھا، اب دیکھنا میں تمہارے ساتھ کرتی کیا ہوں۔ "چبا چبا کر ہر لفظ ادا کرتے ہوئے وہ لہنگے کو دونوں پہلوؤں سے اٹھائے دروازے کی سمت بڑھی تھی ۔ ساحر

Classic Urdu Material ISBN#1012320210

چند پل نا سمجھی سے اسے دیکھے گیا۔ پھر جب اس کے انداز سے اسے خطرے کی بو محسوس ہوئی تو تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔

"دروازے پر" !کیا کرنے جارہی ہیں آپ؟ منٹ دانین ایک مضبوطی سے ہاتھ جمائے ساحر نے اسے دروازہ کھولنے سے روکا تھا۔ دانین نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا۔

"آج میں تمہیں بتاؤں گی ساحر لغاری کہ کسی کو اس کے اپنوں کی نظر میں کیسے گرایا جاتا ہے۔ کیسے کسی سے ایک پل میں اس کے سارے رشتے چھین لیے جاتے ہیں۔ ابھی جا کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں تمہاری ماں کو، تمہاری فیملی کو تمہاری اصلیت بتاؤں گی کہ جس بیٹے پر وہ سب اتنا فخر کرتے ہیں، جس پر اتنا مان رکھتے ہیں وہ کس قدر جھوٹا، مکار اور فریبی انسان ہے ۔ وہ اب تک یہی سمجھتے رہے کہ ان کا ہونہار بیٹا پچھلے پانچ سال سے بیرون ملک اسٹڈی کے لیے مقیم تھا لیکن ابھی میں ان سب پر یہ انکشاف کروں گی کہ تم ان سب کو دھوکہ دے رہے تھے۔ اسٹڈیز کی بجائے تم یہیں پاکستان میں رہ کر غنڈہ گردیاں کرتے پھر رہے تھے۔ کبھی کسی کو مار رہے تھے تو کبھی کسی سے جان بچا کر بھاگتے پھر رہے تھے۔ پھر جب ان سب کی سوالیہ نگاہیں تمہاری طرف اٹھیں گی ، جب تم ان کے سامنے جواب دہ ہو گئے اور ان کا تم پر سے ، اپنے لاڈلے بیٹے پر سے مان و

Classic Urdu Material ISBN#0132021109

بھروسہ ٹوٹے گا تب تمہیں اندازہ ہو گا اس تکلیف کا جو میں نے تمہاری وجہ سے اٹھائی۔ آج میں تمہیں بتاؤں گی مکافات عمل کسے کہتے ہیں۔ "درشت لہجے میں کہتے ہوئے دانین نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تھی جبکہ ساحر اس کی باتوں پر دنگ سا رہ گیا تھا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا؟ حویلی میں اس وقت بہت " سے مہمان جمع ہیں۔ ہمارے سب جاننے والے، عزیز رشتہ دار موجود ہیں اور آپ وہاں ان کے سامنے میرا تماشا بنانا چاہتی ہیں؟ "ساحر نے تلخ لہجے میں کہتے ہوئے اس کا بازو تھام کر اسے دروازے کے پاس سے ہٹایا تھا۔ دانین نے خونخوار نظروں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سے اس کی سخت گرفت میں قید اپنے بازو کو دیکھا۔ پھر ایک جھٹکے سے اپنا بازو آزاد کروایا۔

جب تم نے میری ذات کا تماشا بناتے ہوئے ایک بار بھی" نہیں سوچا تو میں کیوں سوچوں؟ کیوں خیال کروں تمہارے رشتے داروں کا؟ تم نے رحم کیا تھا مجھ پر ؟ تمہیں ایک بار بھی خیال آیا تھا کہ ایک پاکدامن لڑکی کو بدکردار ثابت کر دینے پر اس پر کیا گزرے گی؟ تمہاری وجہ سے میں نے اپنے اللہ کو بھی ناراض کر دیا۔ خودکشی جیسے حرام فعل کو بھی اپنالیا لیکن ناکام ہو گئی۔ اور جس دن وہ نئ زندگی ملی تھی نا مجھے ساحر لغاری !اس دن ہی میں نے طے کیا تھا کہ تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

موت کے گھاٹ اتاروں گی۔ جو ذلت و رسوائی تمہاری وجہ سے میں نے برداشت کی وہی ذلت تمہاری قسمت میں لکھ دوں گی۔ اور دیکھو تقدیر تمہیں میرے سامنے لے ہی آئی۔ میرا مجرم آج میرے سامنے کھڑا ہے تو کیوں نہ بدلہ لوں میں تم سے؟ میں نے اپنا وقار ، اپنا مان سب کھو دیا۔ اب تمہیں بھی تو اس سب سے آشنا ہونا چاہیے۔"وہ بے رحم ہوئی تھی۔

فار گاڈ سیک دانین !سب کچھ خود سے تصور کر کے اس پر" ایمان مت لائیں۔ کتنی بار کہوں کہ آپ کی طلاق میں میرا کوئی عمل دخل نہیں تھا اور نہ ہی میں نے کسی قسم کی پلاننگ کی تھی۔ "ساحر زچ ہو اٹھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#0153202199

ٹھیک ہے ، ایک پل کے لیے مان لیتی ہوں تمہاری بات۔ تو"
پھر بتاؤ تم اس دن یونیورسٹی میں اس شخص سے کیوں جھگڑ
رہے تھے؟ شاپنگ مال میں ان غنڈوں سے کیوں بچتے پھر رہے
تھے؟ میری مہندی کی رات جن لوگوں نے تمہیں زخمی کیا وہ
لوگ کون تھے اور تمہارے پیچھے کیوں تھے؟ اگر وہ تمہارے
ساتھی نہیں تھے تو تمہاری کیا دشمنی تھی ان کے ساتھ ؟ ایسا
کونسا غلط کام کیا تھا تم نے جو وہ لوگ تمہاری جان کے دشمن
بنے پھر رہے تھے۔ اور اپنی یہاں پاکستان میں موجودگی کو تم
نے اپنے گھر والوں سے کیوں چھپایا؟ "دانین اس کی آنکھوں

Classic Urdu Material ISBN:1013220209

میں آنکھیں ڈالے سوال کر رہی تھی۔ ساحر کتنے ہی پل اس کی آنکھوں میں دیکھے گیا جہاں بد گمانی کے سوا کچھ نہ تھا۔

نہیں بتا سکتا۔ آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں ہے میرے" پاس۔ فقط اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس دشمنی کی وجہ میرا کیا گیا کوئی غلط کام نہیں تھا۔ "ساحر اس وقت ہر ممکن کوشش کر رہا تھا خود کو ٹھنڈا اور پرسکون رکھنے کی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس رشتے کی شروعات ہی لڑائی جھگڑوں سے ہو۔

ہونہہ !غلط کام ہی بتانے میں جھجک یا شرم محسوس ہوتی " ہے۔ اگر تم اتنے ہی شریف ، نیک اور پارسا ہو تو پھر چھپا

Classic Urdu Material USB#1033202109

کیوں رہے ہو اصلیت؟ اگر میں جا کر تمہاری فیملی کو سب کچھ بتاؤں، کیا تب بھی تم یہی جواب دو گے انہیں کہ تم نہیں بتا سکتے؟ "دانین کی نگاہوں میں اس وقت تمسخر تھا۔ ساحر نے لب بھینچے اور طیش سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اگر آپ کو لگتا ہے کہ اس طرح آپ مجھے بلیک میل کر" سکیں گی تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے دانین !آپ کو جو بتانا ہے بتا دیں جا کر سب کو۔ لیکن ایک بات کی گارنٹی میں دیتا ہوں کہ میرے بارے میں سچ جان کر ، میرے یہاں پاکستان میں ہونے کی وجہ جان کر میرے گھر والوں کا، میری فیملی کا مان ٹوٹے گا نہیں بلکہ ان کا سر فخر سے بلند ہو گا۔ میں نے اپنے

Classic Urdu Material ISBN#1013920219

گھر میں کسی کو کچھ نہیں بتایا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں غنڈہ، بدمعاش ہوں یا غلط سرگرمیوں میں ملوث ہوں۔ یہ بات خود تک اس لیے محدود رکھی کہ کچھ راز ، راز ہی رہیں تو بہتر ہے۔ لیکن اگر آپ کو میرا راز فاش کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو آپ بخوشی اپنا یہ شوق پورا کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ سب کر کے بھی کچھ حاصل نہیں ہو گا آپ کو۔ مایوسی ہی ملے گی اس سب سے۔ "وہ بے تاثر لہجے میں کہتا ہوا مڑا اور کمرے سے نکل گیا تھا کہ مزید کچھ دیر یہاں رہتا تو تنازعات اور زیادہ بڑھتے۔ جھگڑا مزید شدت اختیار کرتا۔ لہذا فی الحال منظر سے ہٹ جانا ہی بہتر تھا۔ اس کے دروازہ زور سے بند کرنے پر دانین نے لب بھینچے تھے۔ پھر غصے سے بے حال ہوتے ہوئے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پھولوں کی لڑیاں نوچ ڈالی تھیں۔ بے بسی کے شدید ترین احساس کے تحت اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں اور اگلے ہی پل وہ سر گھٹنوں میں دیے سکنے لگی تھی۔ وہ ہر اس چیز پر ، ہر اس بات پر ماتم کرنے لگی تھی جس پر ان تین سالوں میں ضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔

>>>>>>>>>>>>>>>

صبح فجر کی اذان سے کچھ دیر بعد ساحر کمرے میں آیا تھا۔ یہ چند گھنٹے اس نے نجانے کہاں گزارے تھے لیکن اس کا غصہ کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔ شکر تھا کہ اس کے کمرے سے نکلنے سے پہلے سارے مہمان سو چکے تھے اور کسی نے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اسے گھر سے باہر جاتے یا واپس آتے نہ دیکھا تھا ورنہ ہزاروں سوال اٹھتے۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ دیوار سے ٹیک لگائے، گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی دانین تک گئی۔ دل میں دکھ نے گھر کیا تھا اسے اس حالت میں دیکھ کر، لیکن وہ کیا کرتا؟ وہ کیا کر سکتا تھا؟ وہ کچھ سننے سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھی۔ ساحر خاموشی سے اپنا سوٹ نکالتا شاور لینے چلا گیا۔ شاور لے کر نکلا تو وہ اب تک اس پوزیشن میں بیٹھی تھی۔ وہ آئینے کے سامنے بال بناتے ہوئے اس کا عکس دیکھ رہا تھا، پھر برش واپس رکھتا اس تک آیا۔

دانین "!کچھ فاصلے پر رک کر اسے پکارا تھا لیکن وہ شاید" بیٹھی بیٹھی سو گئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013902199

دانین "!ساحر نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ہلایا تھا۔"
غنودگی کی کیفیت سے نکلتے ہوئے دانین نے سر اٹھایا۔ خالی الذہنی کی کیفیت میں گلابی پڑتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"تھک جائیں گی یہاں بیٹھ بیٹھ کر۔ بیڈ پر جا کر سو جائیں۔"
ساحر نے جگانے کی وجہ بیان کی ، دانین کے حواس دھیرے دھیرے بیدار ہونے لگے تھے۔

بہت شکریہ !مجھے تمہاری کسی نوازش کی ضرورت نہیں "
ہے۔ "کمر تختہ ہو رہی تھی اس کے باوجود وہ سرد لہجے میں انکار کر گئی۔

Classic Urdu Material USB#1013320219

اوکے !ایز یو وش "!ساحر کا لہجہ بھی سپاٹ ہوا تھا۔ وہ اٹھ"
کھڑا ہوا، ڈریسنگ ٹیبل سے رسٹ واچ اٹھا کر پہنی۔ پھر الماری
سے سرخ مخملی باکس لا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

یہ آپ کا منہ دکھائی کا تحفہ ہے۔ یہ جتانے کی قطعی ضرورت"
نہیں ہے کہ اس تحفے کی بھی آپ کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں
ہے کیونکہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہو چکی ہے یہ بات۔ لیکن
کچھ دیر میں بھابھیاں آئیں گی کمرے میں تو یقینا منہ دکھائی کا
تحفہ دکھانے کی فرمائش کریں گی۔ اس لیے فریش ہو کر یہ پہن
لیجیے گا تا کہ آپ اور میں باقی سب کے سامنے کسی قسم کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

شرمندگی سے بچ سکیں۔ اور ہاں !میں نماز ادا کرنے جارہا ہوں۔ وہاں سے سیدھا ڈیرے جاؤں گا۔ اس لیے آپ چاہیں تو ریلیکس ہو کر لیٹ سکتی ہیں بیڈ پر۔ "ساحر کا لہجہ بالکل بے تاثر تھا۔ اپنی بات مکمل کر تا وہ بغیر اسے بولنے کا موقع دیے کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ دانین کی کینہ توز نگائیں اب اس سرخ باکس پر تھیں۔

منہ دکھائی کا تحفہ۔۔۔ ہونہہ "!اس نے حقارت سے کہا تھا۔" پھر دیوار کا سہارا لیتی اٹھی اور اس بھاری ڈریس اور جیولری سے نجات پانے کی غرض سے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN# 013202109

ولیمے کا فنکشن شہر کے بہترین ہال میں رکھا گیا تھا۔ کیمروں کی لائٹس کی زد میں جب وہ دونوں ہال میں داخل ہوئے تو پورا ہال سیٹیوں اور ہوٹنگ کی آوازوں سے گونج اٹھا تھا۔ اس تقریب میں ہر کوئی خوش تھا لیکن جن کے لیے یہ تقریب منعقد کی گئی تھی ان دونوں کے چہرے بے حد سنجیدہ تھے۔ لب باہم یوں پیوست تھے جیسے بولنا تو کبھی سیکھا ہی نہیں۔ ماں جی نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے کئی نوٹ ان دونوں کے سر سے وار کر صدقہ اتارا۔ پھر انہیں آگے جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اسٹیج پر کھڑے ہو کر ساحر نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔ دانین نے ایک سلگتی ہوئی نگاہ اس کے ہاتھ پر ڈالی اور پھر اسے یوں دیکھا جیسے نظروں سے ہی جلا کر راکھ کر دے گی۔ زونیرہ

Classic Urdu Material|SBH#1033202109

کے ٹھوکا دینے پر بادل نخواستہ اس نے اپنا ہاتھ ساحر کے ہاتھ میں دیا تھا اور اسٹیج پر آئی تھی۔ فوٹو گرافر اب ان دونوں کی تصاویر لے رہا تھا۔

آپ دونوں پلیز تھوڑا قریب ہوں۔ سر آپ برائیڈ کی کمر پر" ہاتھ رکھیں، آپ بھی دلہا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمائل کریں۔ "فوٹو گرافر پروفیشنل انداز میں ان سے مختلف پوز بنوا رہا تھا جب اس کی ان ہدایات پر دانین نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ ساحر اس کے قریب کھڑا تھا اور اس کی دلی کیفیت سے بخوبی آگاہ تھا لیکن اس وقت مجبوری تھی فوٹو گرافر کی بات ماننا۔ اس سے پہلے کہ دانین غصے میں آکر کچھ کہتی یا مہمانوں کے سامنے کوئی تماشا لگاتی ساحر نے آگے بڑھتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ تھاما

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

اور اپنا دوسرا بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کیا۔ دانین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا تبھی کیمرے نے یہ منظر کلک کیا۔

آئم سوری "!اس کے چہرے کے بگڑتے زاویوں کو دیکھتے " ہوئے ساحر نے دھیمی سی سرگوشی کی تھی۔ جو اباً دانین لب بھینچ گئی۔ مزید چند پوز لینے کے بعد ساحر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

بس جتنی تصاویر لے لیں کافی ہیں۔ "وہ سنجیدہ لہجے میں فوٹو" گرافر سے مخاطب ہوا تھا کہ اس سے زیادہ دانین کے ضبط کا امتحان نہیں لے سکتا تھا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

لیکن سر !ابھی تو کپل پکچرز بہت کم کیپچر ہوئی ہیں۔ "فوٹو "
گرافر ان دونوں کی مزید تصاویر لینا چاہ رہا تھا۔

کہا نا جتنی تصاویر لی گئی ہیں وہ کافی ہیں۔ اب باقی رشتے"
داروں کے ساتھ دلہن کی تصاویر لیں۔ میں تھوڑی دیر تک آتا
ہوں۔ "وہ قطعی لہجہ اپناتے ہوئے اسٹیج سے اتر گیا تھا۔ پھر
زونیر اور بڑی بھابھی کو اسٹیج پر دانین کے پاس جانے کو کہا تا
کہ وہ تھوڑا ریلیکس فیل کرے .اس کے اسٹیج سے جاتے ہی
دانین نے سکون کا سانس لیا تھا ورنہ اس کی قربت کو برداشت

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کرنا اور اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجانا اسے دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔

››››››››››››››››››

ولیمے کے بعد وہ اور ساحر خالہ کے ساتھ داں مین کے فلیٹ میں آ چکے تھے۔ چینج کر کے رات کا کھانا کھانے کے بعد اب وہ لیونگ روم میں بیٹھی ناخنوں سے نیل پالش اتار رہی تھی جب خالہ بھی اس کے پاس چلی آئیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

خداکا شکر ہے میں بخیر وعافیت اپنے فرض سے سبکدوش ہو"
گئی اور تم اپنے گھر کی ہو گئی دانین !مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے
میرے دل سے بہت بڑا بوجھ سرک گیا ہو۔ بہت فکر رہتی تھی
مجھے تمہاری ".تسبیح ہاتھوں میں لیے خالہ اس سے مخاطب ہوئی
تھیں ۔ دانین نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا جن کے چہرے پر پہلی
بار اس نے اتنا سکون دیکھا تھا۔ ان کی آنکھوں میں خوشی کی
جھلک تھی۔

تو اب تک آپ مجھے بوجھ سمجھ رہی تھیں؟ "دانین خفگی سے"
کہہ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1015202109

ارے نہیں میری جان ! تمہیں کیوں بوجھ سمجھوں گی میں؟ "

میں تو اپنی ذمہ داری کی بات کر رہی ہوں۔ بٹیاں رخصت ہو کر اپنے اصل گھر چلی جائیں، سکھ کی زندگی گزاریں ماؤں کے لیے اس سے بڑی سکون کی اور کوئی بات نہیں ہوتی۔ "خالہ کے لہجے میں نرمی اور شفقت تھی۔ دانین ان کے جذبات سے آگاہ تھی، جانتی تھی وہ یہ سب خلوص نیت سے کہہ رہی ہیں تبھی اثبات میں سر ہلاتی خاموش ہو گئی۔

ساحر کہاں ہے؟ "خالہ نے سوال کیا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پتا نہیں !کوئی کال آئی تھی شاید وہی سنتے ہوئے باہر گیا"
ہے۔ "دانین نے کندھے اچکائے۔ اس کے ہاتھ میں منہ دکھائی
میں دیا جانے والا بریسلٹ اور گلے میں پینڈنٹ تھا بس۔ وجود
مزید کسی بھی قسم کی جیولری سے آزاد تھا۔

دانین !تم خوش تو ہو نا؟ "خالہ نجانے کس خیال کے تحت"
پوچھ بیٹھیں۔ شاید دانین کی اتنی خاموشی انہیں کھلی تھی۔ دانین
نے چونک کر انہیں دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

تم اتنی خاموش سی کیوں ہو؟ چہرے پر نئ نویلی دلہنوں والی"
کوئی خوشی، کوئی رنگ نہیں۔ "خالہ کی جہاندیدہ نگاہوں نے جیسے
اسے کھوجنا چاہا تھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے خالہ !خوش ہوں میں۔ بس اس"
نئے رشتے کی شروعات ہے ابھی تو۔۔۔ "وہ خود بھی نہیں جانتی
تھی وہ خالہ کو یوں مطمئن کرنے کی کوشش کیوں کر رہی
ہے.جبکہ لب چباتے ہوئے اب وہ سوچ رہی تھی کہ کیا کرے؟
خالہ کو ساحر کی سچائی بتادے یا پھر اس بات کا پردہ رکھے ان
سے؟ یہ رشتہ خالہ کی مرضی سے طے ہوا تھا، اور جب سے
،دانین کو علم ہوا تھا کہ اس کی شادی ساحر لغاری سے ہوئی ہے

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

وہ طے کر چکی تھی کہ وہ اس رشتے میں قید نہیں رہے گی۔ تو بہتر تھا ابھی خالہ کو سب بتا دیتی۔ اس کے بعد یقیناً خالہ اس سب کے بارے میں اپنی دوست اور ساحر کی ماں خدیجہ بیگم سے استفسار کرتیں۔ پھر ساحر کو اپنی ماں کے سامنے تو ضرور جواب دہ ہونا پڑتا۔

خالہ !مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔ "گہری سانس بھرتے ہوئے" جیسے اس نے کوئی فیصلہ کیا تھا۔

ہاں کہو۔ "خالہ منتظر سی اسے دیکھنے لگیں۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خالہ !ساحر وہی شخص ہے جو۔۔۔ "وہ انہیں حقیقت سے آگاہ" کرنے جا رہی تھی جب ساحر نے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں بھئی؟؟ "اندر آتے ہوئے وہ دانین کی" ادھوری رہ جانے والی بات سن چکا تھا تبھی اسے بات پوری کرنے کی بھی اجازت نہ دی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کچھ نہیں بیٹا !آؤ بیٹھو۔ "خالہ نے اسے آتے دیکھ کر" مسکراتے ہوئے بیٹھنے کی پیشکش کی۔ وہ یہ بھی بھول گئی تھیں کہ دانین کچھ کہہ رہی ہے جبکہ دانین نے ساحر کی چالاکی سمجھتے ہوئے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔

نہیں خالہ باہر موسم بہت پیارا ہو رہا ہے۔ تو میں سوچ رہا تھا" کیوں نہ میں اور دانین لانگ ڈرائیو پر چلے جائیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو۔۔۔ "ساحر نے فوراً اجازت مانگی تھی۔

ارے بیٹا تمہاری بیوی ہے وہ۔ تم پوراحق رکھتے ہو اس پر۔" جب جہاں چاہو لے جاؤ، مجھ سے اجازت لینے کی کیا ضرورت

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ہے؟ جاؤ ضرور جاؤ۔ "خالہ تو نہال ہو گئی تھیں اس کے اتنے احترام سے بات کرنے پر ۔

نہیں مجھے نہیں جانا۔ یہ بھلا کونسا وقت ہے لانگ ڈرائیو پر" جانے کا؟ رات کے بارہ بجنے والے ہیں۔ "دانین نے فوراً انکار کیا۔ وہ اچھی طرح سے جانتی تھی اس لانگ ڈرائیو کا مقصد۔ ساحر یہی چاہتا تھا کہ وہ خالہ کو کچھ نہ بتا سکے۔ لانگ ڈرائیو تو بس ایک بہانہ تھا۔

کم آن دانین !لانگ ڈرائیو کے لیے کوئی خاص وقت تو" متعین نہیں ہوتا۔ ویسے بھی نئے نویلے شادی شدہ کپلز کے لیے

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

دن اور رات میں کچھ زیادہ فرق نہیں رہ جاتا۔ کیوں خالہ؟ "وہ دانین کو اتنی لگاوٹ سے مخاطب کر رہا تھا جیسے دونوں کے درمیان بہت خوشگوار تعلقات ہوں۔

دنین ٹھیک تو کہہ رہا ہے ساحر۔ اٹھو بیٹا !شوہر کو انکار نہیں" کرتے۔ یہی تو دن ہیں گھومنے پھرنے کے، ایک دوسرے کو سمجھنے کے۔ اس کے بعد تو زندگی کے جھمیلوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ اٹھ جاؤ شاباش !جا کر ہلکا سا میک اپ کر لو۔ دیکھو کیسی ویران صورت لگ رہی ہے۔ میک اپ کرو گی، سجو سنورو گی تو ہی شوہر کے دل میں گھر کر سکو گی نا۔ "خالہ کا لہجہ تو

Classic Urdu Material USB#10133202109

نرم تھا لیکن آنکھوں میں تنبیہہ تھی۔ دانین جھنجھلاتی ہوئی اٹھی۔

آپ فکر مت کریں خالہ !یہ تو بغیر کوئی محنت کیے ہی میرا" دل اپنے نام لکھوا چکی ہیں۔ "ساحر کا لہجہ آنچ دیتا ہوا سا تھا۔ دانین نے لب بھینچ کر اسے دیکھا اور دھپ دھپ کرتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ساحر کی فاتحانہ نگاہوں نے اس کا دور تک پیچھا کیا تھا۔

Classic Urdu Material USB# 1033202109

کچھ دیر بعد وہ واپس آئی تو چند لمحے پہلے کی لپ اسٹک بھی غائب تھی۔ وہ رگڑ رگڑ کر چہرہ دھو کر آئی تھی تاکہ میک اپ کا کوئی ہلکا سانشان تک باقی نہ رہ سکے۔

ارے یہ کیا؟ دانین میں نے کہا تھا کہ۔۔۔ "خالہ اسے ٹوکنے" لگی تھیں لیکن اس نے ان کی بات کاٹ دی

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

خالہ لانگ ڈرائیو پر جانا ہے کسی شادی پر نہیں جو میک اپ"
کر کے جاؤں میں۔ "اس کا لہجہ کڑوا تھا جبکہ سلگتی ہوئی سی
نگاہیں ساحر کی طرف اٹھی تھیں۔

اچھا ٹھیک ہے۔ خیر سے جاؤ اور خیر سے آؤ۔ میں انتظار"
کروں گی۔ "خالہ نے کچھ پڑھ کر دونوں پر پھونکا تھا۔

آپ خواہ مخواہ ڈسٹرب ہوں گی خالہ !دروازہ بند کر کے سو"
جائیں آپ۔ فلیٹ کی ڈپلیکیٹ چابی تو ہو گی ہی۔ وہ ہمیں دے
دیں ، ہم لوگ خود ہی آجائیں گے۔ "ساحر نے نرم لہجے میں
انہیں مخاطب کیا تھا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اچھا ٹھیک ہے .میں چابی لاتی ہوں۔ "خالہ نے اثبات میں"
سر ہلایا اور اندر کی جانب بڑھ گئیں۔ دانین سپاٹ تاثرات لیے
چہرے کے زوایے بگاڑ رہی تھی۔ خالہ نے فلیٹ کی چابی لا کر
ساحر کو تھمائی ۔

چلیں؟ "ساحر نے دانین کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر"
لبوں پر امڈ آنے والی مسکراہٹ روکی اور جلدی سے رخ موڑتا
باہر نکل گیا جبکہ وہ بھی نجانے کیا بڑبڑاتی اس کے پیچھے آئی
تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اتنی رات کو یہ لانگ ڈرائیو کا دورہ کیوں پڑ گیا؟ میں اچھی طرح سے سمجھتی ہوں تمہاری چالاکیاں کہ تم نے اچانک لانگ ڈرائیو کا پلان کیوں بنایا۔ "وہ بھری بیٹھی تھی تبھی سارا غصہ اس پر نکالا۔

ارے واہ !آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ سمجھ دار" نکلیں۔ "ساحر کا لہجہ بالکل مطمئن تھا جیسے اس کی بات کا جواب غصے سے نہ دینے کی قسم کھائی ہو ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کر کے تم مجھے سب کو تمہاری"
"اصلیت بتانے سے روک لو گے؟ خوش فہمی ہے تمہاری۔
دانین کا لہجہ کڑوا تھا۔ چہرہ غصے سے سرخ پڑ رہا تھا۔

آج روک لیا ہے نا؟ آئندہ بھی روک لوں گا۔ "وہ اب بھی"
پر سکون تھا اور اس کا یہی سکون دانین کو آگ لگا رہا تھا۔

تم مجھے کمزور سمجھ رہے ہو نا ساحر لغاری !لیکن یہ صرف "
تمہاری غلط فہمی ہے۔ تم جانتے نہیں ہو مجھے۔ تم سے اس قدر
شدید نفرت کرتی ہوں کہ تمہارا جینا حرام کر دوں گی۔ تمہیں
اگر لگتا ہے کہ مجھ سے شادی کر کے تم اپنے مقصد میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

"کامیاب ہو چکے ہو تو تمہاری بھول ہے۔ بہت پچھتاؤ گے تم۔ وہ غصے کے عالم میں نجانے کیا کیا بولے جارہی تھی۔ ساحر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تبھی اس نے بریک پر پاؤں رکھا تھا۔ گاڑی ہلکی سی چرچراہٹ سے رکی۔

کیا چاہتی ہیں آپ؟ "وہ ضبط سے بولا تھا۔"

تم سے چھٹکارا چاہتی ہوں، اس رشتے کی قید سے رہائی چاہتی " ہوں۔ "وہ پھٹ پڑی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ کو میری زندگی میں شامل کرنے کا" فیصلہ خدا کا تھا لیکن اب آپ کو خود سے باندھ کر رکھنے کا فیصلہ میرا ہو گا۔ آپ جتنے بھی پر پھڑپھڑا لیں لیکن اس رشتے سے آزادی حاصل نہیں کر سکیں گی۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ چپ چاپ اس رشتے کو قبول کر لیں۔ خود بھی خوش رہیں اور دوسروں کو بھی خوش رہنے دیں۔ "ساحر کا لہجہ قطعی تھا۔

میں خوش نہیں ہوں، اور تمہیں میں کبھی خوش ہونے نہیں" دوں گی۔ میں بھی دیکھتی ہوں تم کیسے مجھے اس رشتے میں باندھ کر رکھتے ہو۔ میں خود کسی اچھے وکیل سے بات کر لوں گی، خلع کا کیس دائر کروں گی اور۔۔۔ "وہ تیزی سے آگے کی پلاننگ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کر رہی تھی لیکن ساحر کے بولنے پر اس کی بات ادھوری رہ گئی

۔

وکیل سے بات کر کے کیا کریں گی؟ کوئی فائدہ نہیں ہو گا"

اس سب کا۔ کیونکہ نکاح نامے میں آپ کو خلع کا حق تفویض

نہیں کیا گیا۔ وہاں صاف الفاظ میں درج ہے کہ لڑکی خلع کا

حق نہیں رکھتی، کیونکہ ہماری حویلی میں یہی اصول ہے۔ اور آج

مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ اصول بالکل درست تھا۔ اس لیے

اپنے دماغ سے یہ خیال تو نکال ہی دیں کہ آپ خلع لے سکیں

گی مجھ سے۔ "ساحر نے اس پر کڑا انکشاف کیا تھا وہ پھٹی پھٹی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔ ایک یہی راستہ تو دکھائی دے رہا تھا اسے۔ لیکن اب وہ بھی بند ہو چکا تھا۔

تم لوگ میرے ساتھ اتنا غلط کیسے کر سکتے ہو؟ مجھ سے کسی" نے پوچھا تک نہیں، بتایا تک نہیں اور یہ حق چھین لیا؟ "وہ چیخ اٹھی تھی۔

یہ سوال پوچھا نہیں جاتا محترمہ !فقط نکاح نامے میں درج کیا" جاتا ہے۔ آپ کو نکاح نامے پر درج سارے کوائف دیکھ کر سائن کرنے چاہیے تھے۔ "ساحر دوبارہ گاڑی اسٹارٹ کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

میری ہی غلطی ہے ساری۔ میں ہی بیوقوف ہوں جو اپنے دکھ" میں مبتلا رہی، نہ نکاح نامے پر سائن کرتے وقت کچھ دیکھا نہ سوچا، اور نہ ہی رشتہ طے کرتے وقت دی گئی تمہاری تصویر کو دیکھا۔ اگر اس دن میں تصویر دیکھ لیتی تو کبھی یہ شادی نہ کرتی۔ "وہ بے بسی کے شدید ترین احساس کے تحت گالوں پر بہہ جانے والے آنسو صاف کر رہی تھی۔

ویل !تصویر تو میں نے بھی نہیں دیکھی تھی۔ لیکن اگر تصویر" دیکھ لیتا تب تو ہر قیمت پر آپ سے ہی شادی کرتا۔ "ساحر نے اسے چڑانے کی کوشش کی تھی اور اس کوشش میں کامیاب

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھی رہا تھا۔ دانین نے تلخ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔ کچھ کہنے کی کوشش میں منہ کھولا تھا لیکن پھر لب بھینچ گئی کہ اس شخص سے الجھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس سے بات کر کے ہر بار دماغ پہلے سے زیادہ خراب ہو جاتا تھا۔

>>>>>>>>>>>>>>>>

صبح کے چار بجنے والے تھے جب وہ دونوں فلیٹ میں داخل ہوئے۔ ساحر جان بوجھ کر بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا تھا۔ اور اب جب اسے یقین تھا کہ خالہ سو چکی ہوں گی تب وہ دانین کو لے کر آیا تھا۔ دانین نے دوبارہ ایک لفظ تک منہ سے نہ نکالا تھا۔ ساحر نے بھی خاموشی میں ہی عافیت جانی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کمرے میں آکر دانین باتھ روم میں گھس گئی تھی۔ ساحر اطمینان سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز ہو کر سیل فون پر مصروف ہو گیا۔ دانین باہر آئی تو اسے دھڑلے سے اپنے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر اسے انتہا کا غصہ آیا۔ ٹاول سے چہرہ پونچھ کر اس نے ٹاول صوفے پر اچھالا۔ بالوں میں برش کرتے ہوئے برش زور سے ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخا لیکن مقابل پر کسی قسم کا کوئی اثر ہوتا دکھائی نہ دے رہا تھا۔ تھک ہار کر وہ پلٹی۔

مجھے سونا ہے۔ "وہ ڈائریکٹ اسے یہ نہیں کہہ سکی تھی کہ " اس کا بیڈ چھوڑ دے۔

تو لوری سنانی پڑے گی کیا؟ "ساحر نے ابرو اچکائے ۔"

Classic Urdu Material ISBN 9781320219

یہ میرا بیڈ ہے۔ "دانین نے چبا چبا کر کہا تھا۔ "

میں بھی آپ کا ہی ہوں۔ "مقابل کے اطمینان میں ذرا سا" بھی فرق نہ آیا تھا۔

میں تمہارے ساتھ بیڈ شیئر نہیں کر سکتی۔ "بالآخر وہ مطلب" کی بات کہہ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

آلرائٹ !اگر کوئی اور جگہ دکھائی دے رہی ہے آپ کو سونے"
کے لیے تو ادھر سو جائیں۔ نو پرابلم"!ساحر کو اس کی
جھنجھلاہٹ مزہ دینے لگی تھی۔

مجھے اگر علم ہوتا کہ شادی کے بعد اس مصیبت کا سامنا کرنا "
پڑے گا تو میں اپنے کمرے میں ایک عدد صوفہ تو ضرور
رکھواتی۔ "جھلا کر کہتے ہوئے وہ الماری سے چادر نکال کر نیچے
بچھانے لگی تھی۔ ساحر کو اس پر ترس آیا۔ وہ مہندی کی رات
بھی جاگتی رہی تھی شاید۔ پھر کل بارات کی رات بھی سوئی
نہیں تھی۔ اور آج کی رات بھی تقریباً یو نہی جاگتے ہوئے گزر
چکی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تیرتے لال ڈورے نیند کی کمی

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کے گواہ تھے۔ اب نیچے زمین پر بھی اسے نیند آنی نہیں تھی۔ ایسے مسلسل جاگتے جاگتے وہ بیمار ہی نہ پڑ جائے اس خیال کے تحت ساحر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ وہ مرد تھا، مضبوط تھا۔ ویسے بھی جس فیلڈ سے اس کا تعلق تھا اس میں وہ مزید کئی راتیں بھی آسانی سے جاگتے ہوئے گزار سکتا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ رت جگے دانین کی صحت پر برا اثر ڈالیں۔

آپ سو سکتی ہیں اپنے بیڈ پر۔ "شرافت سے کہتے ہوئے وہ" ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے پڑا اسٹول گھسیٹتے ہوئے دیوار کے قریب لایا اور اس پر بیٹھتے ہوئے دیوار سے ٹیک لگائی۔ دانین

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

کو پر سکون محسوس کروانے کے لیے وہ اپنی پوری توجہ فون پر چلتی گیم پر مرکوز کر چکا تھا۔

دانین اس کی اس عنایت پر ایک پل کو حیران ہوئی۔ پہلے دل چاہا انکار اس کے منہ پر مارے، لیکن پھر نجانے کیا سوچ کر اٹھی اور بیڈ پر آ کر کمفرٹر میں چھپ گئی۔ ابھی تو اسے آرام کرنے کا موقع مل رہا تھا تو وہ یہ موقع کیوں گنواتی؟ کل حویلی جا کر تو نجانے کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہاں اس ساحر لغاری کو تو جیھیلنا ہی تھا تو وہ آج کیوں اپنا سکون برباد کرے؟ انہی خیالوں کے زیر اثر وہ کب نیند کی آغوش میں گئی اسے خود بھی خبر نہ ہوئی تھی۔ کتنی ہی دیر بعد ساحر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ اس کے سونے کا یقین کرتے ہوئے وہ کسی ان دیکھی ڈور سے بندھا اس کی طرف کھنچا چلا آیا۔ جاگتے میں ہر وقت

Classic Urdu Material USB# 1013320210 9

افلاطون بنی رہنے والی یہ لڑکی سوتے میں حد سے زیادہ معصوم دکھ رہی تھی۔ ساحر مسحور سا اسے دیکھے گیا۔ کمفرٹر کے باہر موجود ہاتھ پر سجا مہندی کا رنگ بہت بھلا لگ رہا تھا۔ ساحر کا دل چاہا تھا اس ہاتھ کے لمس کو محسوس کرے، لیکن اپنے دل میں ابھرتی بہت سی خواہشات پر وہ بند باندھ گیا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے بہت چپکے سے دانین کی کئی تصاویر اپنے فون میں قید کیں۔ اس کی زوجیت میں ہونے کے باوجود جاگتے میں وہ ظالم لڑکی اسے نظر بھر کر اپنی جانب دیکھنے کی اجازت بھی نہ دیتی تھی۔ کم از کم ان تصویروں سے دل تو بہلایا جا سکتا تھا۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر واپس اسٹول پر جا بیٹھا، اب کی بار گیم میں خود کو مصروف کرنے کی بجائے اس کی نظریں دانین کے چہرے کا ہی طواف کر رہی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302219

میں نہیں جانتا دانین کہ آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کے "
پیچھے کس کا ہاتھ تھا یا وہ تصاویر آپ کے سابقہ شوہر کو کس
نے بھیجیں۔ لیکن میں آپ کے جذبات اچھی طرح سمجھ سکتا
ہوں۔ آپ اپنی جگہ بالکل درست ہیں ۔ آپ کی یہ بدگمانیاں
بھی جائز ہیں لیکن اپنے دشمن کی پہچان نہیں کر سکیں آپ۔
یقینا اس رات ہم دونوں کے علاوہ بھی کوئی موجود تھا اس گھر
میں جس نے آپ کی زندگی برباد کر دی۔ مجھے افسوس تو ہے
کہ آپ سے آپ کے رشتے چھن گئے لیکن شاید اس میں بھی
خدا کی کوئی مصلحت ہو گی۔ شاید میرے دل میں چھپی محبت خدا
کو اس قدر پسند آ گئی کہ اس نے آپ کو میری جھولی میں ڈال
دیا، آپ مجھے عطا کر دی گئیں۔ یہ رنجشیں ، یہ فاصلے ، یہ

ClassicUrduMaterial ISBN#1013220499

دوریاں اور نفرتیں بہت کم وقت کے لیے ہیں دانین !مجھے یقین ہے بہت جلد میں آپ کو اپنا گرویدہ بنالوں گا۔ آپ کی یہ نفرت ختم کر کے آپ کے دل میں اپنے لیے محبت بھر دوں گا۔ آپ کو اس طرح اپنے رنگ میں رنگوں گا کہ آپ کو خود بھی اس بات کی خبر نہ ہو سکے گی۔ پہلے ہی بہت تکلیفیں سہہ چکی ہیں آپ۔ اس لیے آپ کے غصے کو ، آپ کی تلخی کو چپ چاپ برداشت کر رہا ہوں میں کہ غصے کا جواب غصے سے دے کر اپنے رشتے کو مزید خراب نہیں کر نا چاہتا۔ آپ کو مزید ،ہرٹ نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن آپ کو اپنا اسیر کرنے کے لیے آپ کی ساری تلخی نچوڑ کر اس تلخی کی جگہ مٹھاس بھرنے کے لیے ، آپ کے ایک ایک غم کو چن کر آپ کی زندگی کو

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

خوشیوں سے منور کرنے کے لیے مجھے کوئی تو لائحہ عمل طے کرنا پڑے گا۔ اور یہ سب کیسے کرنا ہے وہ سوچ چکا ہوں میں۔" وہ اس کے چہرے کو نگاہوں کی زد میں رکھے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔ جبکہ دنیا جہاں سے بے خبر دانین اس وقت پرسکون سی خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

>>>>>>>>>>>>>>>>>

بھابھی یہ تصویر دیکھیں ذرا۔ آپ اور ساحر بھائی کتنے"
زبردست لگ رہے ہیں۔ "زونیرہ پچھلے آدھے گھنٹے سے پرجوش
سی اپنے سیل فون میں بارات اور ولیمہ کے دن لی گئی تصاویر
اسے دکھارہی تھی۔ ساتھ ساتھ تبصرے بھی جاری تھے۔ دانین
نے بمشکل لبوں پر مسکراہٹ سجا رکھی تھی ورنہ اسے نہ تو اس
شخص کو روبرو دیکھنے کی کوئی خواہش تھی اور نہ تصاویر میں۔

آپ کو پتا ہے ولیمہ کے دن ہال میں جتنے بھی مہمان تھے "
سب آپ دونوں کے کپل کی بہت زیادہ تعریف کر رہے تھے۔
آپ دونوں اتنے پیارے لگ رہے تھے ایک ساتھ کہ حد نہیں۔
ایک آنٹی کو تو میں نے کہتے سنا تھا کہ اگر آپ پہلے انہیں

Classic Urdu Material ISBN#9013920209

کہیں مل جاتیں تو وہ آپ کو اپنے گھر کی بہو بنا لیتیں۔ میں نے بھی جاکر کہہ دیا انہیں کہ دانین سکندر صرف اور صرف میرے بھائی کی قسمت تھیں۔ پہلے انہیں کیوں ملتیں؟ جبکہ یہ تو ازل سے طے تھا کہ آپ کی شادی ساحر بھائی سے ہی ہونی تھی۔ "زونیرہ اپنی ہی رو میں کہتی جارہی تھی یہ جانے بغیر کہ اس کی باتیں دانین کے لیے تکلیف دہ ہیں۔

زونی !بس کر دو اب۔ اور کتنا سر کھاؤ گی دانین کا؟ شادی کا" تیسرا دن ہے اور تم اتنا بول رہی ہو۔ بے چاری اکتاگئی ہو گی تم سے۔ دانین بیٹا !رات بہت ہو گئی ہے۔ تم جاؤ اپنے کمرے میں۔ "ماں جی نے ہی زونیرہ کو ٹوکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

لیکن ماں جی !ابھی مجھے بھابھی سے بہت ساری باتیں کرنی"
ہیں۔ ابھی تو آدھی تصاویر بھی نہیں دکھائیں۔ "زونیرہ نے
احتجاج کرنا چاہا۔

بری بات زونیرہ !دانین تھک گئی ہو گی۔ وہ مروت میں"
، یہاں بیٹھی ہے تو تم زیادہ پھیلو مت، جتنی باتیں ہو گئی ہیں
کافی ہیں ۔ باقی باتیں کل کر لینا۔ "ماں جی کا لہجہ قطعیت لیے
ہوئے تھا۔

Classic Urdu Material USBN#1013320109

کوئی بات نہیں ماں جی !زونیرہ کچھ دیر اور باتیں کرنا چاہتی"
ہے تو ٹھیک ہے۔ میں بالکل نہیں اکتائی۔ مجھے ویسے بھی دیر
سے سونے کی عادت ہے۔ "دانین نے بہانہ تراشا تھا۔ وہ جانتی
تھی کمرے میں ساحر موجود ہے تبھی یہاں زونیرہ کے ساتھ
مزید کچھ دیر بیٹھنا چاہ رہی تھی تاکہ ساحر کے سونے کے بعد ہی
کمرے میں جائے۔

دانین !بچے پہلے کی بات اور تھی۔ اب ماشاء اللہ تم شادی"
شدہ ہو۔ شادی کے بعد شوہر کی مرضی کا بھی خیال کرنا پڑتا
، ہے۔ ساحر انتظار کر رہا ہو گا تمہارا۔ نئ نئ شادی ہوئی ہے
ایک دوسرے کو وقت دو گے تو رشتہ مضبوط بنے گا نا۔ چلو اٹھ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جاؤ اب شاباش !شوہر کو زیادہ دیر انتظار نہیں کرواتے۔ "ماں جی نے مناسب الفاظ میں اسے احساس دلانے کی کوشش کی تھی۔ دانین لب کاٹتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی۔

اور زونیرہ !تم فون کی جان چھوڑو اور جا کر سو جاؤ .صبح فجر" کے وقت اٹھتے ہوئے پھر تمہاری جان جاتی ہے۔ جلدی سونے کی عادت ڈالو تا کہ سحر خیز بن سکو۔ مجھے بالکل پسند نہیں تمہارا بارہ بجے تک بستر میں پڑے رہنا۔ "ماں جی نے زونیرہ کو بھی ڈانٹ پلائی۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

جی ماں جی " !زونیرہ اثبات میں سر ہلاتی فورا وہاں سے "
کھسکی۔ اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر دانین نے
گہری سانس بھری۔ گویا خود کو ساحر کا سامنا کرنے کے لیے
تیار کیا۔

اللہ جی !پلیز وہ سو چکا ہو۔ "زیر لب دعا کرتی وہ دروازہ"
کھولتی اندر داخل ہوئی تو نائٹ بلب جلتا دیکھ کر اس نے سکون
کا سانس لیا۔ ساحر بیڈ پر دراز شاید نیند میں تھا۔

تھینک گاڈ "!اسے دلی اطمینان نصیب ہوا۔ بنا کوئی آہٹ پیدا"
کیے وہ آگے بڑھی۔ کمرے پر ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی، پھر کچھ

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

سوچ کر الماری کی جانب بڑھی۔ نیم اندھیرے میں تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ ایک چادر ڈھونڈنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ چادر صوفہ پر ایک جانب رکھتے ہوئے اس نے بیڈ سے تکیہ اٹھایا۔ تکیہ صوفہ پر رکھتے ہوئے نگاہ سائیڈ ٹیبل تک گئی جہاں پانی کا جگ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ رات میں سوتے ہوئے اپنے کمرے میں پانی ضرور رکھتی تھی کہ اسے اکثر رات کو پیاس محسوس ہوتی تھی۔ پانی لانے کی غرض سے وہ کمرے سے نکل گئی۔ باہر سٹنگ ایریا میں اب کوئی بھی نہیں تھا۔ شاید سب سونے جا چکے تھے۔ وہ سر جھٹکتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔ جگ میں پانی اور ساتھ گلاس لے کر وہ واپس آرہی تھی جب دو ملازموں کو ساحر کے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ کمرے کا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دروازہ کھلا تھا اور لائٹ بھی آن تھی .وہ حیران سی آگے بڑھی تھی۔ دروازے کے قریب اسے رکنا پڑا۔ دونوں ملازم وہ تھری سیٹر صوفہ جس پر چند منٹ قبل وہ چادر اور تکیہ رکھ کر گئی تھی، اسے اٹھا کر کمرے سے باہر لا رہے تھے ۔ "ایک منٹ! کہاں لے کر جا رہے ہو اسے؟ "دانین حیران سی ان سے سوال کرنے لگی تھی۔ نگاہ کمرے کے وسط میں کھڑے ساحر تک گئی۔

میں نکلوا رہا ہوں یہ صوفہ کمرے سے۔ وہ کیا ہے نا کہ اس" صوفے کی موجودگی میں کمرہ بہت تنگ تنگ سا لگ رہا تھا۔ بہت گھٹن سی ہو رہی تھی مجھے، تو سوچا یہ فالتو سامان نکلوا دوں ".ساحر کا لہجہ اطمینان لیے ہوئے تھا۔ دانین نے کمرے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ کمرا چھا خاصا کھلا اور بڑا تھا پھر یہ شخص۔۔۔ وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

"ملازموں کے جاتے ہی" تم تو کچھ دیر پہلے سو رہے تھے نا؟ دانین نے سوال داغا۔

" ہاں تو اب اٹھنے کے لیے سپریم کورٹ سے آرڈرز لے کر آتا؟ "ساحر کا جواب بالکل الٹ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ صوفہ یہاں سے اٹھوانے "
کا مقصد کیا ہے۔ "وہ اندر آتے ہوئے غرائی تھی ۔ ساتھ ہی
ایک تلخ نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی ۔

اوہ !یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ مجھے اب وضاحت دینے میں"
اپنے الفاظ ضائع نہیں کرنے پڑیں گے۔ "ساحر نے پرسکون لہجے
میں کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کیا۔

تم چاہتے کیا ہو آخر؟ "دانین پھٹ پڑی تھی۔"

Classic Urdu Material USB V#1013320239

فی الحال تو بس سونا چاہتا ہوں۔ "ساحر اب بیڈ کی جانب "
بڑھ رہا تھا۔

تو میں بھی رتجگے منانے یہاں نہیں آئی۔ مجھے بھی نیند آرہی"
ہے ، مجھے بھی سونا ہے۔ "وہ پھنکاری تھی۔

ویلکم !آیئے اور سو جایئے۔ آئی ہیو نو ایشو "!ساحر نے بیڈ "
کی دوسری جانب اشارہ کیا۔ وہ اب نیم دراز سا کمفرٹر اوڑھ رہا
تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تمہارے ساتھ؟ ایک بیڈ پر؟ کبھی بھی نہیں۔ "اس نے" قطعیت سے کہتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

تو ٹھیک ہے جہاں جگہ ملے وہاں سو جایئے۔ اب کل رات " کی طرح آپ کی خاطر میں اپنی زندگی کی آنے والی ساری راتیں جاگ کر تو گزار نہیں سکتا۔ اتنی بڑی قربانی کی امید مت رکھیے گا مجھ سے۔ "ساحر نے کہتے ہوئے کمفرٹر سر تک اوڑھ لیا۔ دانین چند پل خونخوار نگاہوں سے اسے گھورتی رہی۔ پھر جلتی کلستی بیڈ کی جانب بڑھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

اور ہاں !ایک بات اور۔۔۔ نیچے سونے کا ارادہ ہو تو یہ فیصلہ" اپنے رسک پر لیجیے گا۔ یہ گاؤں ہے جہاں آس پاس کھیت کھلیان ہیں، تو گھروں میں بھی اکثر سانپ وغیرہ رینگتے ہوئے آجاتے ہیں۔ چوہے بھی یہاں بکثرت دیکھنے کو ملیں گے آپ کو۔ اس لیے بعد میں شکایت مت کیجیے گا کہ خبر نہیں کی۔ "وہ تکیہ اور چادر اٹھاتے ہوئے نیچے سونے کا ارادہ باندھ رہی تھی جب ساحر نے کمفرٹر سے منہ نکال کر اطلاع دی اور اگلے ہی پل پھر سے کمفرٹر میں غائب ہو گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

سانپ؟؟ "خوفزدہ سے لہجے میں کہتے ہوئے دانین نے"
جھجھری سی لی۔ ان چیزوں کا تصور ہی اتنا خوفناک تھا، اور اگر
یہ سچ میں اس کے سامنے آجائیں تو؟؟

نہیں "!وہ بے اختیار کہتی نفی میں سر ہلا گئی۔ اس کی حالت"
سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ساحر نے کمفرٹر کے اندر چہرہ کیے
مسکراہٹ دبائی۔ دانین نے کھا جانے والی نگاہوں سے اس کے
دراز وجود کو گھورا۔

ٹھیک ہے، ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔ حویلی میں بہت سے"
کمرے ہیں۔ میں کسی اور کمرے میں جا کر سو جاتی ہوں۔ پھر

Classic Urdu Material ISBN#1013320119

صبح جب ماں جی سمیت سب سوال کریں گے تو خود ہی جواب دیتے رہنا انہیں۔ "وہ اچانک کوئی فیصلہ کرتی تکیہ وہیں پٹخ کر دروازے کی جانب بڑھی۔ ساحر اس نئی افتاد پر ایک دم بوکھلایا پھر چیل کی سی تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔

"وہ لاک !"آپ دوسرے کمرے میں نہیں جائیں گی دانین کھول رہی تھی جب ساحر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ جماتے ہوئے اسے باہر جانے سے روکنے کی کوشش کی۔

"چیلنجنگ انداز میں روک لو گے مجھے؟ روک کر دکھاؤ۔ کہتے ہوئے دانین نے اس کا ہاتھ جھٹکتے لاک کھولا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دانین پلیز !مجھے میرے گھر والوں کی نظروں میں شرمندہ" مت کروائیں۔ "ساحر بمشکل ضبط کر پایا تھا ورنہ دانین کا یہ انداز اسے غصہ دلا گیا تھا۔

یہ بات مجھ سے الجھنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔ سامنے " سے ہٹو۔ "دانین کا لہجہ ہٹ دھرم تھا۔

"دانین مسئلہ کیا ہے آخر؟ کیوں کر رہی ہیں آپ یہ سب؟" ساحر جھنجھلایا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم نہیں جانتے کیوں کر رہی ہوں میں یہ سب؟ "دانین "
نے ابرواچکاتے ہوئے طنزیہ لہجہ اختیار کیا۔ ساحر نے پیشانی مسلتے
ہوئے غصے کو کنڑول کرنا چاہا۔ وہ دانین کے ساتھ سختی سے پیش
نہیں آنا چاہتا تھا لیکن یہ لڑکی اسے سختی کرنے پر مجبور کر رہی
تھی۔

آپ مجھے ایک ایسے گناہ کی سزا دے رہی ہیں جو مجھ سے"
سرزد ہی نہیں ہوا۔ "تحمل سے کہا گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تو پھر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم اسے رات بڑی پھوپھو کے گھر "
میں یوں چھپتے چھپاتے اور زخمی حالت میں کیوں آئے تھے؟ اور
وہ کون لوگ تھے جن سے تم بچنے کی کوشش کر رہے تھے؟
دانین نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا کہ وہ جانتی تھی ساحر"
اس سوال کا جواب نہیں دے گا۔ اگر جواب دینا ہوتا تو شادی
کی پہلی رات دے چکا ہوتا۔

میں آپ کے اس سوال کا جواب ابھی نہیں دے سکتا"
دانین !لیکن وعدہ کرتا ہوں صحیح وقت آنے پر آپ کو سب کچھ
سچ سچ بتادوں گا۔ لیکن تب جب مجھے آپ پر اور آپ کو مجھ پر

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

پورا بھروسہ ہو جائے گا۔ "ساحر کا انداز اس بار سنجید گی لیے ہوئے تھا۔

"اور وہ وقت کبھی نہیں آئے گا ساحر لغاری !تم مجھ پر بھروسہ کرو یا نہ کرو لیکن میں تم پر ساری زندگی بھروسہ نہیں کروں گی۔ "دانین نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔

" یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔ فی الحال اس بحث کو یہیں روک دیتے ہیں۔ میں بہت تھکا ہوا ہوں سو پلیز !ابھی سو جائیں آپ بھی اور مجھے بھی سونے دیں۔ "ساحر نے بات ختم کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اگر تم سکون سے سونا چاہتے ہو تو صوفہ واپس منگوا کر دو"
مجھے۔ میں تمہارے ساتھ بیڈ شیئر نہیں کروں گی۔ "دانین کی
سوئی اسی نقطے پر آن رکی تھی جہاں سے بات شروع ہوئی تھی۔

فار گاڈ سیک دانین !یہ اصل زندگی ہے، کوئی فلم یا کہانی نہیں"
جہاں آپ بیڈ اور صوفہ صوفہ کھیلنا چاہتی ہیں۔ کتنے دن سوئیں
گی آپ صوفہ پر؟ کمر اکڑ جائے گی آپ کی۔ ساری رات بے
آرامی کی کیفیت میں گزرے گی۔ "ساحر نے اسے سمجھانے کی
ناکام کوشش کی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یہ تمہارامسئلہ نہیں ہے ، میں مینیج کر لوں گی۔ "وہ بے رخی" سے گویا ہوئی۔

دیکھیں دائین !اگر آپ کو میرے حوالے سے کوئی ڈر و" خوف لاحق ہے تو بے فکر رہیں۔ مجھے خود پر، اپنے جذبات پر قابو رکھنا آتا ہے۔ اگر کوئی زبردستی ہی کرنی ہوتی یا آپ پر اپنی دھاک بٹھانی ہوتی تو یہ کام میں شادی کی پہلی رات کر چکا ہوتا لیکن نہیں۔ میں آپ کے جذبات سمجھتا ہوں۔ آپ نے اپنے گھر والوں ، رشتہ داروں سے بچھڑ کر جو اذیت سہی اس سے بھی واقف ہوں۔ اس لیے آپ کو وقت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب تک آپ کی مرضی ، آپ کی خوشی شامل نہیں ہو

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

گی ہم اس رشتے کو آگے نہیں بڑھائیں گے، نہ ہی میں خود کو آپ پر مسلط کروں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔ "ساحر نے اسے اپنے حوالے سے اطمینان دلانے کی پوری کوشش کی تھی۔

،اور اگر ساری زندگی اس رشتے کے لیے میں راضی نہ ہوئی" "اس رشتے کو آگے بڑھانے میں میری مرضی شامل نہ ہوئی تو؟ نجانے کیا سوچ کر دانین نے سوال کیا تھا۔

میں تاعمر منتظر رہوں گا آپ کی مرضی کا۔ "ساحر کا لہجہ" مضبوط تھا۔ دانین کی کھوجتی ہوئی سی نگاہیں اس کے چہرے پر جمی تھیں۔

Classic Urdu Material USB#1013320209

اوکے فائن !بھروسہ کر رہی ہوں میں تم پر۔ لیکن اس انتظار "
میں بھی رہوں گی کہ کب تم یہ بھروسہ توڑو اور کب میں
تمہارا یہ وعدہ تمہارے منہ پر مار سکوں۔ "وہ سرد لہجے میں کہتے
ہوئے دروازے کے قریب سے ہٹی اور بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔
تمام کشنز اکٹھے کر کے بیڈ کے درمیان دیوار سی بنائی۔ پھر دائیں
جانب لیٹتے ہوئے چادر سر تک تان لی۔ ساحر وہیں کھڑا اس کی
کارروائیاں ملاحظہ کرتا رہا۔ پھر بیڈ پر اپنی جگہ آکر لیٹا اور کروٹ
بدل لی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

بدلہ لینے کا اچھاطریقہ بتایا ہے تم نے ساحر لغاری !میں بھی"
دیکھتی ہوں تم کب تک اپنے جذبات پر بند باندھ کر رکھتے ہو۔
آخر ہو تو ایک مرد، فطری خواہشات تو تمہارے دل میں بھی
جاگتی ہوں گی۔ جب شادی شدہ ہونے کے باوجود غیر شادی شدہ
مرد کی زندگی گزارنی پڑے گی تب تمہاری عقل ٹھکانے آئے
گی۔ میں تم سے خلع نہیں لے سکتی لیکن دیکھنا بہت جلد تم خود
مجھے آزاد کروگے، مجھے طلاق دو گے۔مجھے ہر قیمت پر تم سے
چھٹکارا چاہیے کہ تم سے بندھے اس رشتے میں میر ادم گھٹتا
ہے۔ "دانین کے ذہن میں زہر یلی سوچیں پنپنے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں نے تو تب بھی صبر کیا تھا دانین جب مجھے آپ سے"
محبت کا ادراک ہوا تھا۔ تب بھی اس دل کو سمجھا لیا تھا کہ آپ
کسی اور کی امانت ہیں۔ کسی اور کی زندگی میں شامل ہونے جارہی
ہیں۔ میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ محبت صرف پالینے
کانام نہیں ہے۔ ازدواجی تعلق قائم کرنے کو ہی محبت نہیں
کہتے۔ محبت تو دلی جذبات کا نام ہے جس میں محبوب کی کہی ہر
،بات حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ قدرت نے آپ کو مجھے سونپ دیا
یہ میری خوش نصیبی ہے۔ آپ کے اپنی طرف لوٹ آنے کا
منتظر رہوں گا میں۔ اگر فراق ہی قسمت میں ہے تو ساری عمر
اسی فراق کے عالم میں گزار لوں گا۔ میرے لیے یہی احساس
کافی ہے کہ آپ میری دسترس میں ہیں، آپ پر صرف میرا

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

حق ہے ، آپ میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ میرا بس چلے تو آپ کو آنکھوں کے سامنے بٹھائے رکھوں اور عمر تمام ہو جائے۔ کاش غلط فہمیوں کی پٹی آنکھوں سے اتار کر آپ میری محبت کی یہ شدت محسوس کر سکیں۔ مجھے یقین ہے ایک نہ ایک دن میرے جذبوں کی آنچ آپ تک ضرور پہنچے گی۔ اور اس دن "آپ خود کو پگھلنے سے ، موم بننے سے روک نہیں پائیں گی۔

بیڈ کے کنارے لیٹا ساحر دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔ دور کھڑکی کے اس پار موجود چاند نے بھی ساحر کے دل کی دعا سنتے ہوئے آمین کہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

جاتی سردیوں کا ٹھنڈا میٹھا موسم تھا۔ آسمان پر کبھی کبھار بدلیاں سورج کے ساتھ اٹھکھیلیاں کرتیں تو زمین ان بدلیوں کے سائے تلے آجاتی۔ سورج پھر سے ان بدلیوں کو دھکیل کر پرے کرتا اپنی سنہری روشنی زمین پر پھیلا دیتا۔ وہ شدید بوریت محسوس کرتی باہر صحن میں آنکلی جہاں دھوپ میں چارپائیاں موجود تھیں، دانین ایک چارپائی پر بیٹھ کر حویلی میں کام کرتی عورتوں کو دیکھنے لگی۔ کہنے کو یہ گاؤں کے لوگ تھے لیکن اس حویلی کے مکینوں کے ٹھاٹ باٹ شہر کے لوگوں سے کہیں زیادہ تھے۔ پچھلے چند دنوں میں اس نے نوٹ کیا تھا کہ حویلی کی عورتوں پر کام کا کوئی بوجھ نہ تھا۔ فقط کھانا بنانا گھر کی عورتوں کا کام تھا۔ باقی سب کاموں کے لیے ملازمین رکھے گئے تھے۔ کھانا بھی ایک دن بڑی بھابھی بناتی تھیں اور ایک دن چھوٹی بھابھی۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202199

سب بہت امن و سکون سے رہتے تھے یہاں۔ وہ جو گاؤں کے لوگوں کی جہالت، ذرا ذرا سی بات پر لڑائی جھگڑے، گھر کی خواتین پر بے جا روک ٹوک، رعب و دبدبہ جمانے کی کوشش یا مار پیٹ کے بارے میں اس نے سنا تھا۔ وہ سب کچھ یہاں آ کر غلط ثابت ہوا تھا۔ یہ سب تو بہت محبت کرنے والے لوگ تھے۔

یونہی مختلف سوچوں میں ڈوبے اس نے گردن گھمائی تو نظر ماں جی پر ٹھہر سی گئی جو زونیرہ کو زبردستی اپنے سامنے بٹھائے اس کے سر میں سرسوں کے تیل کی مالش کر رہی تھیں۔ زونیرہ اس زبردستی پر منہ بسور رہی تھی لیکن ماں جی بغیر اس کی پرواہ کیے بالوں میں تیل کے مساج کے فوائد گنوا رہی تھیں۔ ماں بیٹی کی محبت دیکھ کر دانین کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری۔ اس کے

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

ذہن میں ماضی کی دھندلی سی یاد لہرائی تھی جب وہ چھ سے سات سال کی تھی اور اس کی مما بھی یونہی اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کے سر میں تیل کی مالش کرتی تھیں۔اس کے بال بچپن سے ہی بہت گھنے، سلکی اور چمکدار تھے تبھی اس کی مما اس کے بالوں کی بہت کیئر کرتی تھیں۔ مما کی یاد پر اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی جھلکی تھی۔چہرے پر حسرت بھرے تاثرات سجے تھے کہ کاش ایک بار پھر وہ بچپن کی طرح اپنے بالوں میں اپنی مما کی انگلیوں کا لمس محسوس کر سکتی۔

دانین "!ماں جی کی نگاہ اس پر پڑی تو اس کے چہرے پر دکھ" کے تاثرات دیکھ کر وہ چونک سی گئی تھیں۔ ان کی جہاندیدہ

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

نگاہوں نے فورا اس دکھ کے پیچھے کی وجہ محسوس کی تھی تبھی انہوں نے دانین کو آواز دے ڈالی۔

جی؟ "دانین چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی اور سوالیہ" نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا۔

یہاں آؤ " .ماں جی نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ " دانین اپنی جگہ سے اٹھی اور ان کی چارپائی کی طرف بڑھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

چلو زونیرہ !اٹھ جاؤ تم۔ "زونیر کے سر کا مساج مکمل کرتے"
ہوئے ماں جی نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے اٹھنے تک
دانین ان کی چارپائی کے قریب پہنچ چکی تھی۔

بیٹھو دانین !تمہارے سر میں بھی تیل کا مساج کر دوں۔"ماں"
جی نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا۔

لیکن ماں جی !اس کی ضرورت نہیں ہے۔ "وہ سمجھ ہی نہ"
سکی کہ کیا کہے انہیں۔ یوں ان کے سامنے بال کھول کر بیٹھنا
اور ان سے بالوں کا مساج کروانا۔۔۔ اسے عجیب سی جھجک
محسوس ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ارے کیوں بھئی؟ ضرورت کیوں نہیں ہے؟ اتنے پیارے"
بال ہیں تمہارے۔ ان کی حفاظت بھی تو کرنی چاہیے۔ بیٹھو
یہاں، زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ "ماں جی نے محبت سے کہتے
ہوئے بغیر اس کی کوئی بات سنے اسے کلائی سے تمام کر اپنے
سامنے بٹھا لیا۔ دانین انکار کر ہی نہ سکی تھی۔

دوپٹہ اتار کر رکھ لو بیٹا ! تیل لگ جائے گا دوپٹے پر۔ پر"
سکون ہو کر بیٹھو گھر میں کوئی بھی مرد موجود نہیں ہے۔ سب
باہر کھیتوں میں ہیں اور شام کو ہی لوٹیں گے۔ "ماں جی کے
کہنے پر دانین نے دوپٹہ اتار کر ایک جانب رکھ دیا۔ بالوں میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نرمی سے چلتیں ماں جی کی انگلیوں میں کوئی جادو تھا شاید۔ وہ آنکھیں بند کیے وجود میں اترتے سکون کو محسوس کرنے لگی۔

ماں جی واقعی دل کی بہت اچھی تھیں۔ ان کے جیسی نیک ، نرم دل خاتون دانین نے آج تک نہ دیکھی تھی۔ دانین کو شادی کی پہلی رات ماں جی کے حوالے سے ساحر کے ساتھ کی گئی اپنی گفتگو یاد آئی تھی اور اسے ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔

صرف ماں جی ہی نہیں اس گھر کے تمام افراد اس کے ساتھ بہت نرمی ، بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ ماں جی کا خصوصاً اس کے ساتھ رویہ بہت مہربان تھا۔ شاید اس لیے کہ وہ ان کی مرحوم دوست کی بیٹی تھی۔ یا شاید اس لیے کہ ان کے لاڈلے بیٹے کی بیوی تھی۔ وجہ چاہے جو بھی تھی لیکن دانین کو ان کی

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

اپنے لیے فکر و محبت اچھی لگی تھی۔ یوں لگا تھا جیسے مما کے جانے کے بعد زندگی میں جو خلا آیا تھا وہ اب آہستہ آہستہ پر ہو رہا تھا۔ نجانے کتنے عرصے بعد آج اس کے دل کو قرار آیا تھا۔ وجود ایک دم ہلکا پھلکا سا محسوس ہونے لگا تھا۔ وہ ماں جی کی انگلیوں سے اترتی محبت کو اپنے پورے وجود میں گھلتا محسوس کر رہی تھی تبھی حویلی کے گیٹ سے ساحر اندر داخل ہوا تھا۔ وہ عجلت میں تھا کہ اسے باہر آذر بھائی کو ڈیزل دے کر آنا تھا لیکن حویلی میں داخل ہوتے ہی نگاہ جس منظر سے آشنا ہوئی وہ منظر اسے ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا۔ وہ بے خود سا اس پری چہرہ کو دیکھے گیا جو ہر چیز سے بیگانہ آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

چہرے پر سکون ہی سکون تھا اور اس کا یہ سکون ساحر کے دل کو بھی سکون دے گیا تھا۔

ارے ساحر !تم کب آئے؟ "ماں جی کی نگاہ اس پر پڑی تو" وہ بے ساختہ سوال کر گئیں۔ اس سوال پر جہاں ساحر ٹرانس کی کیفیت سے نکلتا خجل ہوا وہاں دانین نے بھی تیزی سے آنکھیں کھولتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر سرعت سے دوپٹہ پکڑ کر شانوں پر پھیلایا۔

Classic Urdu Material ISBN#10123202109

کچھ نہیں ماں جی !ڈیزل لینے آیا تھا۔ "دانین کے چہرے پر" آتے جاتے مختلف رنگوں کو بغور دیکھتے ہوئے ساتھ بے نیاز سا بتا کر وہاں سے چلا گیا۔ دانین نے سکون کا سانس لیا۔

یہ لو۔ تیل کی مالش تو ہو گئی، اب دو سے تین گھنٹے ٹھہر کر" !نہا لینا۔ تب تک تیل بالوں میں جذب ہو جائے گا۔ اور ہاں نہا کر کوئی اچھا سا کا مدار سوٹ پہننا۔ بیٹا تم نئ نویلی دلہن ہو۔ ایسے سادہ لباس پہنے کے لیے عمر پڑی ہے۔ ابھی کا مدار لباس پہنو، سجو سنورو، میک اپ کیا کرو تا کہ شوہر کے دل پر راج کر سکو۔ یہی شروع کے دن ہوتے ہیں شوہر کو اپنی طرف مائل کرنے کے ، اس کے دل میں اپنی جگہ بنانے کے۔ مرد کو

Classic Urdu Material USBN#1013320409

بھی سنوری عورت بہت بھاتی ہے ۔ اپنے شوہر کے لیے بناؤ سنگھار نہیں کرو گی تو پھر کس کے لیے کرو گی؟ ویسے بھی گاؤں کی عورتیں حویلی آتی جاتی رہتی ہیں ، میں نہیں چاہتی کہ کسی کو کوئی بات بنانے کا موقع ملے۔ "ماں جی نے نرم لہجے اور مناسب الفاظ میں اسے سمجھایا تھا کہ وہ چند دن سے دیکھ رہی تھیں دانین بہت سادہ حلیے میں رہتی تھی۔ میک اپ کے نام پر لپ اسٹک تک نہیں لگاتی تھی۔

جی "!دانین بمشکل اثبات میں سر ہلا پائی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"خوش رہو بچے !اللہ عمر دراز کرے، خوشیاں سلامت رکھے۔"

ماں جی نے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا تھا اسے۔ دانین کے دل سے ہوک سی اٹھی۔ خوشیاں تو نجانے کیوں روٹھ سی گئی تھیں اس سے، زندگی ایک کے بعد ایک دکھ سے دوچار کر رہی تھی اس۔ے اور اب جس انسان کو اس کے لیے چنا گیا تھا اس کی ہمسفری میں شاید کوئی خوشی اس کے قریب پھٹکے بھی نہ۔ وہ اذیت ناک سوچوں کو ہمراہ لیے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

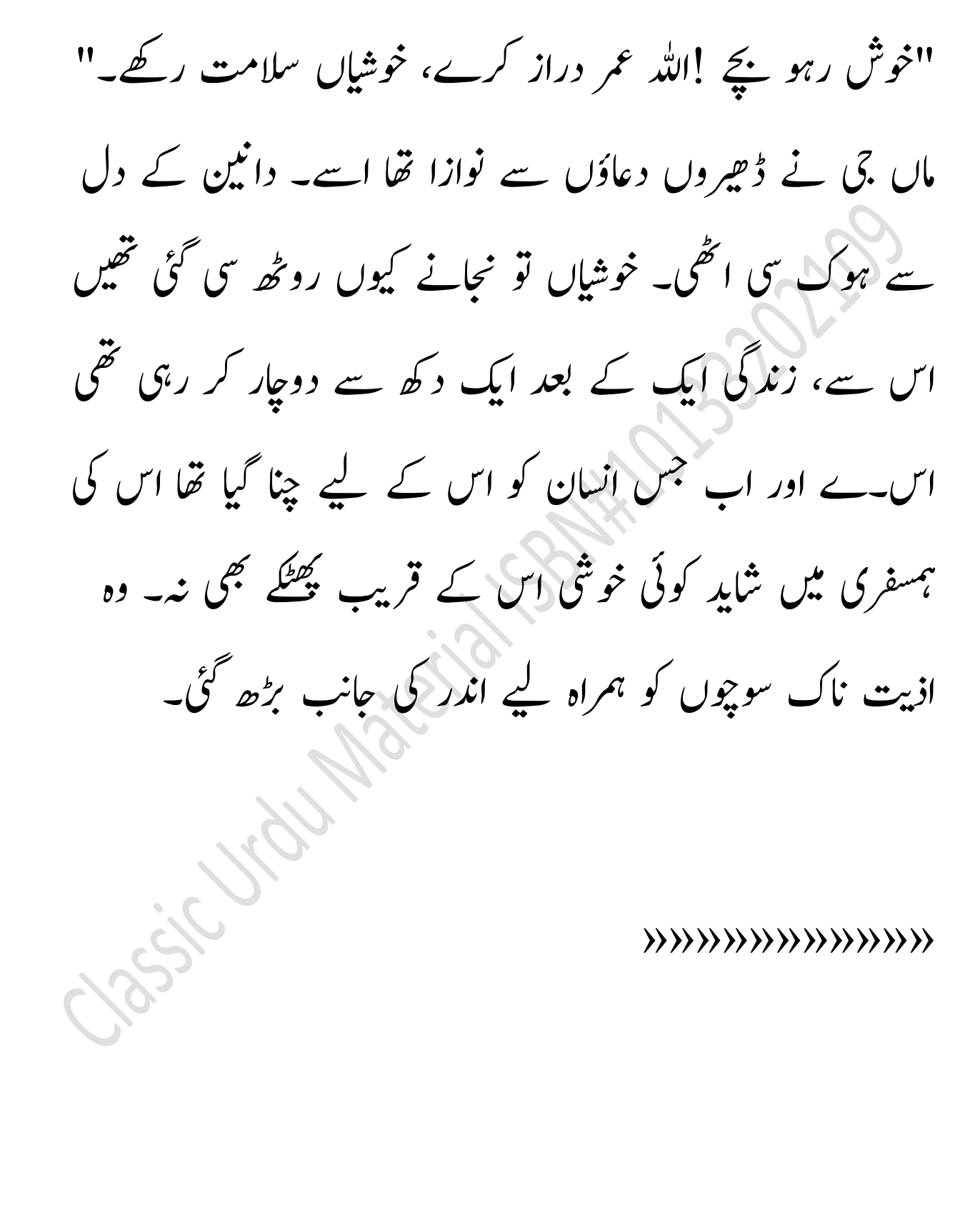

دانین !ساحر اٹھا نہیں ابھی تک ؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا اس" کی؟ "ماں جی نے فکر مندی سے سوال کیا۔ ساحر سحر خیزی کا عادی تھا۔ آج صبح کے گیارہ بج رہے تھے اور اس نے ابھی تک جھلک نہ دکھلائی تھی۔

"جی ماں جی !رات کو لیٹ سوئے تھے تو بس اسی لیے۔۔۔" دانین نے بات کرتے کرتے ماں جی کی طرف دیکھا جب ان کے ساتھ بیٹھی بڑی بھابھی کی معنی خیز نگاہوں نے اس کی بولتی بند کروائی۔ وہ بات ادھوری چھوڑتی خجل سی سر جھکا گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

لو ساحر کا نام لیا اور اس نے اپنی شکل دکھا ہی دی ۔بہت لمبی"
عمر ہے بیٹا تمہاری۔ "ماں جی کی نگاہ ساحر پر پڑی تو وہ کہہ
اٹھیں۔ دانین کی اس جانب پشت تھی تبھی وہ اسے دیکھ نہیں
سکی تھی اور نہ ہی دیکھنے کی چاہ تھی ۔

کیا ہوا ساحر ؟ گردن کیوں مسل رہے ہو؟ "چھوٹی بھابھی "
نے اسے گردن مسلتے دیکھا تو سوال کر گئیں۔

پتا نہیں بھابھی !بل پڑ گیا ہے شاید، گردن سیدھی نہیں ہو"
رہی۔ ماں جی گردن کا مساج کر دیں پلیز تا کہ یہ ہلنے کے
قابل تو ہو سکے۔ "لہجے میں ہلکی سی تکلیف کا عنصر لیے وہ ماں

Classic Urdu Material USBN#1013320219

جی کی چارپائی پر جا بیٹھا۔ تیل سے گردن کا مساج کروانا تھا شاید تبھی وہ شرٹ پہن کر نہیں آیا تھا۔ سیاہ ٹراؤزر کے ساتھ سفید بنیان پہنے اس کے مسلز نمایاں ہو رہے تھے۔ دانین اس کا سامنا کرنے سے بچنے کے لیے اٹھی۔ کمرہ خالی ہو چکا تھا تو اب اس کا کمرے میں جانے کا ارادہ تھا۔

ان سب کاموں کے لیے اب تم اپنی بیوی کو آواز لگایا کرو"
!میاں !ماں جی کو اب آزاد کر دو ان ذمہ داریوں سے۔ دانین تم کہاں جارہی ہو بیٹا؟ ادھر آؤ ساحر کی گردن پر تیل کی مالش کرو۔ ابرار !جاؤ تیل کی بوتل لے کر آؤ۔ "ماں بی نے دانین کو آواز دیتے ساتھ ابرار کو دوڑایا۔ وہ ایک پل کو سٹپٹائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

ارے آؤ بھی" !ماں جی نے اسے بت کی طرح کھڑے دیکھا" تو ٹوک دیا۔ ساحر اس کے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت سے خاصا لطف اندوز ہوا تھا۔

لیکن ماں جی !مجھے۔۔۔ مجھے مالش کرنی نہیں آتی۔ "وہ" روہانسی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا جو اب نگاہوں کازاویہ بدل چکا تھا۔

Classic Urdu Material USBN#1013202109

ارے اس میں کیا مشکل ہے بھلا؟ تیل لگا کر نرم ہاتھ سے "
گردن کو مسلتی جانا بس۔ "ماں جی شاید انکار سننے کے موڈ میں
نہیں تھیں۔ دانین مرے مرے قدموں سے دوسری چار پائی
کی جانب آئی۔ اتنی دیر میں ابرار تیل کی بوتل لا چکا تھا ۔

ابرار جاؤ چاچو کو چوکی بھی لا کر دو۔ ''ماں جی کے کہنے پر"
ابرار فورا بھاگا۔ چند لمحوں بعد ہی چوکی بھی حاضر ہو چکی تھی۔
ساحر ماں جی کی چارپائی سے اٹھا، چوکی تھام کر اس چارپائی کے
نزدیک نیچے رکھی جہاں دانین بیٹھی تھی۔ پھر خود چوکی پر بیٹھ
گیا۔

Classic Urdu Material USBN#1013320419

"چلیں بیگم صاحبہ! مساج شروع کریں۔ لیکن دھیان سے،
گردن کا مساج کرنا ہے، گردن نہیں دبانی۔" وہ دانین کے دل
کی بات کو زبان دیتے ہوئے مزے سے کہتا آنکھیں بند کر گیا۔
دانین لب بھینچ کر رہ گئی۔ پھر ماں جی اور بھابھی کو اپنی جانب
متوجہ دیکھا تو چہرے کے تاثرات نارمل کرتی تیل انگلیوں کی مدد
سے گردن پر لگانے لگی۔

"مساج کرتے ہوئے دس منٹ گزرے تھے جب"
بس ہو گیا۔
دانین نے ہاتھ کھینچا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارے نہیں !ابھی کہاں، ابھی درد باقی ہے۔ "ساحر مزید کچھ "
دیر اس کے لمس کو محسوس کرنے کی خواہش کو دبا نہیں پایا
تھا۔ دانین جھنجھلا کر رہ گئی تھی اس صورتحال پر۔ لیکن سب
کے سامنے اسے کھری کھری سنا بھی نہیں سکتی تھی۔ کمرے میں
ان دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جیسا بھی رویہ تھا لیکن
کمرے کے باہر دونوں نارمل کپل کی طرح ہی رہ رہے تھے۔

وہ بے دلی سے مساج کر رہی تھی جب ساحر نے سب کو باتوں میں مگن دیکھتے
ہوئے اس کا ہاتھ تھاما، دانین اس کی اس حرکت پر چونکی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ "وہ دبی دبی آواز میں بولی۔ "

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

اسے بدتمیزی نہیں محبت کہتے ہیں بیوی !کمرے میں تو جنگلی"
بلی بنی رہتی ہیں آپ۔ قریب پھٹکنے بھی نہیں دیتیں۔ یہاں
ہاتھ تھامنے کا موقع ملا ہے تو میں کیوں ضائع کروں؟ "ساحر
کے لہجے میں شرارت تھی۔

ہاتھ چھوڑو میرا۔ "دانین غرائی۔ "

چھڑوا اسکتی ہیں تو چھڑوا لیں۔ "اس کا لہجہ پر لطف تھا۔ دائین"
نے بے بسی سے آس پاس دیکھا، کوئی بھی ان کی جانب متوجہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں تھا۔ اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی لیکن ساحر کی گرفت مزید مضبوط ہوگئی تھی۔ دانین کو ہاتھ چھڑانے کا ایک ہی راستہ دکھائی دیا تھا اور اگلے ہی پل اس کے دانتوں کے نشان ساحر کے ہاتھ پر چھپ چکے تھے۔

آوچ "!ساحر تکلیف سے بلبلا اٹھا تھا۔ دانین سے ایسی بچگانہ" حرکت کی امید ہرگز نہیں تھی اسے۔

کیا ہوا؟ "ساحر کی بلکی سی چیخ باقی سب کو اپنی جانب متوجہ" کر گئی۔ سب کے یوں اپنی جانب دیکھنے پر دانین گڑ بڑا کر رہ گئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کچھ نہیں چیونٹی نے کاٹ لیا۔ "ساحر نے بہانہ بناتے ہوئے" انہیں ٹالا۔

حد ہے، چیونٹی کے کاٹنے پر ایسا واویلا؟ "ماں جی نے تاسف" سے اسے دیکھا۔

جی وہ۔۔۔ چیونٹی شاید کافی زہریلی تھی۔ "ساحر کے لہجے " میں پھر سے شرارت امڈ آئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آئندہ میرے ساتھ الجھنے سے گریز کرنا ورنہ یہ زہر تمہار"
جان بھی لے سکتا ہے۔ "دانین نے سرگوشی کے سے انداز میں
وارننگ دی۔ پھر تیل کی بوتل تھامتے ہوئے چارپائی سے اٹھی
اور ایک پل کا بھی توقف کیے بغیر اندر چلی گئی۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ساحر !یہ لو۔ "وہ سب رات کے کھانے کے لیے دسترخوان"
پر بیٹھے آذر بھائی کے منتظر تھے جب آذر بھائی نے ایک لفافہ لا
کر ساحر کو دیا۔

یہ کیا ہے بھائی؟ "ساحر نے حیرت سے پہلے انہیں اور پھر "
لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔

خود کھول کر دیکھ لو۔ "آذر بھائی نے نشست سنبھالی، ساحر"
نے لفافہ کھولا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ٹکٹس؟ لیکن کس لیے بھائی؟ "ساحر نے ناسمجھی سے آذر کی" جانب دیکھا۔

ارے بھئی !تم دونوں کے ہنی مون کے ٹکٹس ہیں ۔ شادی " کے بعد گھومنے پھرنے نہیں جانا کیا؟ جتنی دعوتیں نمٹ گئیں کافی ہیں۔ باقی آ کر بھگتانا۔ ابھی کل رات تم اور دانین اپنے ہنی مون ٹرپ کے لیے شمالی علاقہ جات جا رہے ہو۔ میں نے سارے انتظامات مکمل کر لیے ہیں۔ مراد سے بھی بات ہو گئی ہے میری۔ وہ کالام میں موجود ہمارے کاٹیج کی صفائی ستھرائی کا سارا کام مکمل کر چکا ہو گا۔ تم دونوں اس کاٹیج میں ہی رہو گے کہ ہوٹلز کا مجھے بالکل بھروسہ نہیں، وہاں کیمرے نصیب

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ہوتے ہیں۔ اپنے کاٹیج میں رہو گے تو ہمیں بھی تسلی رہے گی اور تم دونوں کی پرائیویسی بھی ڈسٹرب نہیں ہو گی۔ "آذر بھائی نے انہیں تفصیل سے آگاہ کیا۔ ان کی بات پر دانین کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جو ساحر کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکا تھا۔

"اس سب کی ضرورت نہیں ہے بھائی !ویسے بھی میرے پاس اس سب کے لیے وقت نہیں ہے۔ میں ایک دو روز میں اسلام آباد جارہا ہوں۔ وہاں بزنس سیٹ اپ کرنا ہے مجھے۔ "ساحر دانین کی دلی کیفیت سے بخوبی واقف تھا تبھی مناسب الفاظ میں منع کیا۔ لفافہ ایک جانب رکھتا اب وہ کھانا شروع کر چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202499

ایسے کیسے ضرورت نہیں ہے اس سب کی؟ اور بزنس کو تو"

ابھی تم بھول ہی جاؤ ساحر !میں بہت دن سے تمہاری لا پرواہی دیکھ رہی ہوں۔ اپنی بیوی کو توجہ دو، اسے تمہارے وقت کی ضرورت ہے، کام کے لیے ساری عمر پڑی ہے ، یہ دن تم دونوں کے لیے بہت خاص ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارو، ایک دوسرے کو سمجھو، ایک دوسرے کو جانو کیونکہ یہی وہ دن ہوتے ہیں جب میاں بیوی کا رشتہ مضبوط بنتا ہے۔ تم دونوں کل ہنی مون پر جارہے ہو۔ تمہارے سر پر کام کی دھن سوار ہے ، اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم بیوی کے سارے جذبات ہی روند ڈالو ۔ اس کے بھی کچھ خواب ہیں ، کچھ خواہشات ہیں ، تمہارے ساتھ گھومنا پھرنا چاہتی ہو گی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

وہ، بہت سا وقت گزارنا چاہتی ہو گی تمہارے ساتھ۔ اپنی بیوی کے جذبات کا احترام کرنا چاہیے تمہیں۔ ویسے بھی آذر اور عاشر اپنی بیویوں کو ہنی مون پر لے کر گئے تھے ۔ تم اور دانین بھی جاؤ گے۔ میں نہیں چاہتی کہ دانین کے دل میں کوئی خلش رہ جائے۔ کل کو اگر وہ آذر اور عاشر کے ہنی مون کی تصویریں دیکھے گی تو کیا گزرے گی اس پر؟ اس کے دل میں حسرت تو سر اٹھائے گی نا کہ کاش وہ بھی ان کی طرح اپنے شوہر کے ساتھ گھومنے پھرنے جاتی۔اس کی ہر خواہش، ہر حسرت بنا کہے پوری کرنا تمہارا فرض ہے اور اس معاملے میں کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی معاف نہیں کروں گی میں۔ "ماں جی کا لہجہ بارعب اور سخت تھا۔ بہو بیٹیوں کے معاملے میں وہ ایسی ہی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#9015320409

گاؤں کا ہر فرد ماں جی کی بہوؤں کو خوش قسمت گردانتا تھا کہ انہیں اتنی اچھی ساس ملی جو ماں سے بڑھ کر پیار کرتی ہے ، ان کا خیال رکھتی ہے۔

سن لیا تم نے ساحر؟ دوبارہ مجھے کوئی اعتراض سننے کو نہ ملے۔" دا نین !کھانا کھا کر کمرے میں جاؤ۔ زونیرہ پیکنگ میں تمہاری مدد کروا دے گی۔ "ماں جی نے حکمیہ لہجے میں کہا۔

جی ماں جی "!ساحر سر جھکا گیا کہ ماں جی نے کچھ کہنے سننے " کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»

میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔ "تنہائی ملتے ہی"
دانین ساحر پر چڑھ دوڑی تھی ۔ اس انسان کے ساتھ یہاں
ایک کمرے میں رہنا مشکل تھا۔ وہاں اکیلی وہ اس کے
ساتھ۔۔۔ نہیں ہر گز نہیں۔ اس نے سوچ لیا تھا چاہے کچھ
بھی ہو جائے وہ اس ہنی مون ٹرپ پر ہر گز نہیں جائے گی۔

مجھے کیوں کہہ رہی ہیں یہ بات م؟ جا کر ماں جی سے "
کہیں۔ "کسی فائل کو دیکھتے ہوئے ساحر کا لہجہ بے تاثر ہوا تھا۔
وہ جانتا تھادانین کی طرف سے ایسا رد عمل ضرور آئے گا۔

میں کیوں کہوں؟ تم جا کر انکار کرو انہیں۔ "دانین کا لہجہ تلخ"
تھا۔ ساحر نے ایک سلگتی ہوئی سی نگاہ اس کے وجود کر ڈالی ۔

محترمہ !اگر آپ کی حس ساعت ٹھیک کام کرتی ہے تو آپ"
کو علم ہو گا کہ میں نے انکار کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ماں
جی نے بڑی شدت سے میرے اس انکار کو رد کر دیا۔ انفیکٹ

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

آپ کی فکر میں گھلتے ہوئے خود اپنے بیٹے کو ہی بری طرح ڈانٹ دیا۔ "ساحر کے لہجے میں بھی غصہ تھا۔

مجھے کچھ نہیں پتا۔ میں بس اتنا جانتی ہوں کہ ہم دونوں ایک" ساتھ کسی ٹرپ پر نہیں جائیں گے۔ "دانین کا لہجہ حتمی تھا۔

ٹھیک ہے پھر آپ بتا دیں کوئی حل۔ کیسے اس ٹرپ کو کینسل" کروں؟ "ساحر نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تم گھر والوں کو کچھ مت بتاؤ۔ ہم لوگ یہاں سے ٹرپ کے" لیے ہی نکلیں گے لیکن تم اسلام آباد چلے جانا اپنے کام کے لیے۔ اور میں خالہ کے پاس رک جاؤں گی۔ "دانین نے فورا آئیڈیا پیش کیا۔

میڈم آپ شاید بھول رہی ہیں، آپ کی جو خالہ ہیں وہ ماں " جی کی سہیلی بھی ہیں ۔ تقریبا ہر روز ٹیلی فونک گفتگو ہوتی ہے ان کی۔ آپ ان کے پاس جائیں گی تو اسی دن یہ خبر یہاں پہنچ جائے گی کہ ہم ٹرپ پر نہیں گئے۔ ویسے بھی ماں جی کو اتنا معصوم اور بھولا سمجھنے کی غلطی مت کیجیے گا۔ وہ ہمیں ٹرپ پر بھیج رہی ہیں تو وہاں لی گئی تصاویر دکھانے کی ، ویڈیو کال پر

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بات کرنے کی فرمائش ضرور کریں گی کہ میں ان کی لاڈلی بہو پر توجہ دے رہا ہوں یا نہیں۔ بہت اچھی طرح سے واقف ہوں میں ان سے۔ "ساحر کی بات پر وہ لب کاٹنے لگی۔ ذہن اس کوشش میں مصروف تھا کہ کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے اس مصیبت سے نکلنے کا۔

مت تھکائیں اپنے ذہن کو۔ اس ٹرپ پر جانے کے سوا اور" کوئی چارہ نہیں ہے۔ "ساحر اس کی سوچوں کو پڑھ رہا تھا۔ دانین لب بھینچتی پیر پٹختی ہوئی بیڈ کی جانب بڑھی اور لیٹتے ہوئے آنکھوں پر بازو رکھ لیے۔ ساحر نے بھی کندھے اچکائے۔ پھر ہاتھ میں پکڑی فائل پر نگاہیں مرکوز کر دیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

****

ڈھلتے سورج کی نارنجی روشنی میں اسلام آباد ایئرپورٹ سے نکلتے ہوئے وہ دونوں پارکنگ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ان کے کاٹیج کا کیئر ٹیکر مراد جو ڈرائیونگ میں بھی خاصی مہارت رکھتا تھا، وہ انہیں ایئرپورٹ پر ریسیو کرنے آیا تھا۔دانین کا سوٹ کیس مراد کے ہاتھ میں تھا جبکہ ساحر اپنا سوٹ کیس خود گھسیٹ رہا تھا۔مراد کی ہمراہی میں گاڑی کے قریب پہنچ کر ساحر نے اپنا بیگ بھی ڈگی میں رکھنے کی غرض سے مراد کے حوالے کیا اور خود آگے بڑھتے ہوئے دانین کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔دانین نے ایک پل کے

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

لیے اس کی طرف دیکھا جو دروازے پر ہاتھ رکھے اس کے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ سر جھٹکتی آگے بڑھی تبھی اسے ایک دم چکر سا آیا تھا اور اچانک ساحر کے بازو کا سہارا لیا تھا۔ ساحر بھی ایک دم چونکا۔

"اس کے چہرے کی بدلتی رنگت" "آپ ٹھیک تو ہیں؟ دانین !
اور قدموں کی لڑکھڑاہٹ نے ساحر کو پریشان کر دیا تھا۔

"ہاں ...ٹھیک ہوں میں۔ "

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

کیا ہوا؟ سر میں درد ہے؟ "اس کی بے نیازی کے باوجود "
ساحر خود کو اس کی فکر کرنے سے روک نہیں پایا تھا۔ دانین
نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔
ساحر پر اپنی کوئی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی وہ لیکن سچ
تو یہ تھا کہ اسے اونچائی اور بلندیوں سے خوف آتا تھا۔ پہلی بار
جہاز میں سفر کیا تھا شاید اسی لیے سر میں درد ہونے لگا تھا۔
درد کی وجہ سے ہی سر بھی چکرا رہا تھا لیکن وہ یہ سب ساحر
کو بتانا نہیں چاہتی تھی۔ اس کی خاموشی پر ساحر بھی اس کی
جانب کا دروازہ بند کرتا فرنٹ سیٹ کی طرف آیا۔ مراد نے
گاڑی آگے بڑھا دی تھی ۔ سفر کے دوران مراد سے باتیں
کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً اس کی نظر دانین کے چہرے کا طواف

Classic Urdu Material ISBN#9013202199

کر رہی تھیں جو آنکھیں بند کیے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ البتہ اس کا بار بار بے چینی کے عالم میں پہلو بدلنا ساحر نے بخوبی نوٹ کیا تھا۔ اس کے چہرے پر چھائی تکلیف کے اثرات ساحر کو مضطرب کر گئے تھے لیکن وہ جانتا تھا دانین کس قدر ضدی لڑکی ہے۔وہ کبھی سیدھے منہ اس کی بات کا جواب نہیں دے گی۔

کافی دیر بعد جب سر کا درد نا قابل برداشت ہونے لگا تو دانین آنکھیں کھولتی سیدھی ہوئی۔ سر دونوں ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے اسے دبایا۔ پھر ایک دم منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھڑکی کی جانب جھکی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گاڑی روکو "!ساحر کے کہنے پر مراد نے فورا بریک لگائی۔"
دانین کھڑکی پر جھکی وومٹ کرتے ہوئے بے حال ہو رہی تھی۔
ساحر ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل نکالتا گاڑی سے باہر نکلا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ "دوسری جانب سے پچھلی سیٹ پر آکر "
بیٹھتے ہوئے ساحر نے تشویش سے پوچھا، دانین اب بیک سیٹ
سے ٹیک لگا چکی تھی۔ ساحر نے پانی کی بوتل اس کی جانب
بڑھائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

دانین کیا ہوا ہے ؟ "اس کے کلی کرنے اور پانی کے چند"
گھونٹ حلق سے اتارنے کے بعد ساحر نے ایک بار پھر اپنا سوال
دہرایا۔

سر میں درد ہے۔ مجھے سر درد کے ساتھ ہمیشہ وومٹنگ ہوتی''
ہے۔ ''دائیں جانب کی کنپٹی دباتے ہوئے دانین نے جواب دیا۔

میں نے اپنے سوٹ کیس میں فرسٹ ایڈ باکس رکھا تھا۔ میں "
میڈیسن دیتا ہوں آپ کو۔''ساحر بات مکمل کرتے ہوئے گاڑی
سے اترنے والا تھاجب دانین نے اسے روک دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ڈرائیور سے کہو گاڑی چلائے۔ کاٹیج جا کر آرام کروں گی تو‘‘ ٹھیک ہو جاؤں گی۔ "دانین کہہ کر پھر سے آنکھیں موند گئی تھی جس کا یہی مطلب تھا کہ اسے میڈیسن نہیں لینی ۔ساحر کے اشارہ کرنے پر مراد نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ ابھی کچھ ہی سفر طے ہوا تھا جب دانین کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی۔ ساحر اس کی حالت دیکھ کر شدید پریشان ہو اٹھا۔

مراد !یہاں آس پاس کوئی ہسپتال ہے تو گاڑی اس طرف" موڑ لو۔ ’’ساحر نے سنجیدہ لہجے میں مراد کو حکم دیا۔ اس بار دانین خاموش ہی رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

صاحب آس پاس ہسپتال تو نہیں ہے کوئی بھی۔ ہاں کچھ "
آگے جا کر ایک میڈیکل اسٹور ہے۔ آپ کہیں تو وہاں لے
چلوں؟ "مراد نے اجازت طلب نگاہوں سے بیک ویومرر میں
ساحر کی جانب دیکھا۔

اچھا ٹھیک ہے۔ میڈیکل اسٹور پر ہی لے چلو۔ بی پی کا مسئلہ "
ہی ہو گا۔ وہاں بی پی چیک کروا لیں گے۔ "ساحر کے اجازت
دینے پر مراد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی کی اسپیڈ
بڑھائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

صاحب !آگیا میڈیکل اسٹور۔ "تقریبا پندرہ منٹ کی ڈرائیو"
کے بعد مراد نے ایک جانب گاڑی روکی۔ ساحر دانین کو سہارا
دیتے ہوئے اسٹور کی جانب بڑھ گیا۔ وہاں دائلنین کا بی پی
چیک کیا گیا۔ بی پی لو ہونے کے باعث ہی اس کی یہ حالت ہو
، رہی تھی۔ اسٹور سے میڈیسن لینے کے بعد دونوں باہر آئے
ساحر نے قریب ہی ایک چھوٹی سی شاپ سے دانین کے لیے
کھانے کی چند ہلکی پھلکی چیزیں خریدیں اور گاڑی میں آبیٹھا۔

یہ کھا لیں، جوس بھی پی لیں۔ اس کے بعد میڈیسن لے "
لیجیے گا۔ ابھی کافی سفر باقی ہے اور اس حالت میں آپ اتنا لمبا

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

سفر نہیں کر پائیں گی۔ "ساحر نے سب چیزیں اس کی جانب بڑھائیں۔

نہیں کھایا جائے گا کچھ بھی۔ پھر سے وومٹ کر دوں گی۔‘‘ ، میڈیسن دے دو بس۔’’بیماری کی حالت میں وہ ساری اکڑ ساری انا بھول گئی۔

ایسے خالی معدے کے ساتھ آپ میڈیسن نہیں لے سکتیں " دانین !اچھا چلیں یہ جوس تو پی لیں تھوڑا سا۔ "باقی سب چیزیں ایک جانب رکھتے ہوئے ساحر نے جوس کی بوتل کھولتے ہوئے اس کی جانب بڑھائی۔ دانین نے گہری سانس بھرتے

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

ہوئے بوتل تھامی۔جوس کے چند گھونٹ حلق سے اتارنے کے بعد اس نے دوا کھائی اور پھر سے آنکھیں بند کرتی سیٹ سے پشت لگا لی۔ پانچ منٹ ہی گزرے تھے جب اس کے ذہن پر غنودگی طاری ہونے لگی۔ شاید کچھ دیر پہلے کھائی گئی دوا میں کوئی نشہ آور ٹیبلٹ بھی تھی جس کے باعث اس کے وجود پر نشہ طاری ہونے لگا تھا۔ ساحر جو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے پر نگاہ ڈال رہا تھا اسے پر سکون ہوتا دیکھ کر خود بھی اضطراب کی کیفیت سے آزاد ہوا۔ وہ بے خود سا اس کے چہرے کو تکے جا رہا تھا جب دانین کا سر لڑکھڑایا۔ ساحر نے فوراً آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دانین "!ہلکی سی آواز میں اسے پکارا تھا لیکن وہ شاید سو چکی" تھی۔

سونے دیں صاحب !ابھی انہیں سکون کی ضرورت ہے۔ نیند" آئے گی تبھی ان کے سر کا درد ختم ہو گا۔"مراد نے ساحر کے کندھے پر موجود دانین کے سر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ ساحر نے ایک نگاہ اس کے وجود پر ڈالی جس کے بالوں سے اٹھتی شیمپو کی خوشبو بہت دلفریب تھی۔چند لمحے اس کی بند پلکوں کو دیکھتے دیکھتے دل میں اٹھتے شوخ جذبات کو تھپک کر سلاتے ہوئے اس نے اپنے چہرے کا رخ کھڑکی کی جانب کر لیا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

کھڑکی سے چھن کر آتی دھوپ چہرے پر پڑتے ہی ہلکی سی گرمائش کے باعث کسماتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔ وہ کتنے ہی پل غائب دماغی کی کیفیت میں سامنے دیکھے جا رہی تھی۔ لاشعور سے شعور کی وادی میں قدم رکھتے ہوئے اسے اس جگہ کی اجنبیت کا احساس ہوا تبھی وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھی۔ حیران ہوتے ہوئے کمرے میں ارد گرد نگاہ دوڑائی جہاں کھڑکی کے نزدیک ایک ٹیبل اور چیئر رکھی تھی۔ ایک جانب لکڑی کی الماری بنی تھی۔ ایک چھوٹا سا ڈریسنگ مرر بھی کمرے میں موجود تھا جبکہ اس کے بیڈ کے برابر لیکن کچھ فاصلے پر ایک اور سنگل بیڈ رکھا ہوا تھا جس کی چادر سلیقے سے تہہ کر کے رکھی گئی تھی۔ دائین کے حواس آہستہ آہستہ بحال

Classic Urdu Material USB#10332021109

ہونے لگے تو اسے یاد آیا وہ کل ساحر کے ساتھ ہنی مون کے لیے یہاں کالام آئی تھی۔ یہ شاید وہی کاٹیج تھا جس کا ذکر آذر بھائی نے کیا تھا اور ہنی مون کے دوران انہیں یہیں رہنا تھا۔ دانین کو تو کچھ خبر بھی نہ تھی کہ وہ لوگ کب کاٹیج پہنچے۔ وہ راستے میں ہی سو گئی تھی۔ اسے یہاں بستر تک لانے والا بھی شاید ساحر ہی تھا اور۔۔۔ سوچتے سوچتے وہ ایک دم چونکی۔ قدرے ٹھٹھک کر اپنے لباس کو دیکھا۔ اسے اچھی طرح سے یاد تھا کل یہاں آتے وقت وہ پنک ایمبرائیڈڈ شرٹ کے ساتھ سفید کیپری پہن کر آئی تھی لیکن اب۔۔۔ اس کے وجود پر موجود لباس تبدیل ہو چکا تھا۔ وہ سیاہ لائننگ والے ٹراؤزر کے ساتھ سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔ یہ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ کافی کھلے تھے اسے۔ غالباً یہ لباس ساحر کا تھا لیکن یہ لباس اسے پہنایا کس نے تھا؟؟ کیا ساحر نے؟؟ یہ سوچ آتے ہی اس کے تمام تر حواس جھنجھنا اٹھے۔ عجیب سے

ClassicUrduMaterial ISBN#1015920199

احساس کے زیر اثر وہ تیزی سے بیڈ سے اتری، ٹی شرٹ سے اٹھتی ساحر کے کلون کی خوشبو نے ایک پل کے لیے اسے مسحور کیا تھا لیکن اگلے ہی پل یہ احساس کہ اس کے لباس کو تبدیل کرنے والا ساحر تھا، اس احساس نے گویا اسے پاگل کر ڈالا تھا۔ وہ ہر بڑاہٹ کے عالم میں تیزی سے کمرے میں اپنا سوٹ کیس ڈھونڈنے لگی کہ اس شخص کے لباس کو اپنے وجود پر برداشت کرنا ناممکن تھا اس کے لیے۔

اس کی متلاشی نگاہوں کو سوٹ کیس بیڈ کے نیچے پڑا دکھائی دیا تو وہ چیل کی سی تیزی سے اپنے سوٹ کیس کی جانب آئی۔ سوٹ کیس باہر گھسیٹا اور اس کا لاک اپنے سامنے کیا۔ پھر کوڈ کو اوپر نیچے کرتے ہوئے لاک کھولا۔

Classic Urdu Material ISBN#1015902199

اوپر رکھا ایک سادہ سا جوڑا نکال کر وہ واشروم میں گھس گئی۔ کچھ دیر بعد ساحر کے لباس سے آزادی حاصل کرتے ہوئے وہ باہر نکلی تو چہرے پر خفت کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اتنی بے خبری کی نیند کیسے سو گئی کہ ساحر کے لمس سے بھی اس کی آنکھ نہیں کھلی۔ اور پھر اگر رات میں ساحر نے اس کی بے ہوشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ۔۔۔ نہیں نہیں!!! ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس شخص نے وعدہ کیا تھا کہ اس کی مرضی کے خلاف وہ اس رشتے کو آگے نہیں بڑھائے گا۔ لیکن۔۔۔ اگر ان کے درمیان گزشتہ رات کوئی رشتہ قائم نہیں ہوا تھا پھر بھی اس کا لباس تبدیل کرنے والا تو یقیناً ساحر ہی تھا نا۔ اس خیال کے آتے ہی اس کے جسم کا سارا خون چہرے پر آن سمٹا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اف "!سر کو ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے وہ جھنجلائی۔ گہری" سانسیں بھرتے ہوئے اندر کی گھٹن کو باہر نکالنا چاہا تھا۔ کافی دیر بعد اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ بالوں کو ٹاول سے رگڑنے کے بعد بال سلجھانے کی غرض سے برش اٹھایا ہی تھا جب آئینے میں موجود عکس پر نگاہ پڑتے ہی وہ چونکی۔ مڑ کر دیکھا تو اپنے بیڈ پر سرہانے کے قریب ایک سرخ گلاب کے ساتھ چھوٹا سا کارڈ پڑا دکھا۔ وہ الجھتی ہوئی ہیئر برش وہیں رکھ کر بیڈ کی جانب آئی۔ سرخ گلاب اٹھا کر اس کی خوشبو کو سونگھا، اس سرخ گلاب نے اور اس کی خوشبو نے ماضی کی بہت سی یادوں کو تازہ کیا تھا۔ وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

یادیں جن کی نسبت اور جن کا تعلق عدن سے تھا۔ تلخ یادوں کے حصار سے نکل کر دانین نے کارڈ اٹھایا۔

صبح بخیر !امید ہے لمبی نیند لینے کے بعد طبیعت بہتر ہو گی۔ " میں کچھ کام سے جارہا ہوں۔ گیارہ بجے تک ریڈی رہیے گا پھر ناشتے کے لیے کہیں باہر چلیں گے ۔ "کارڈ کھولتے ہی خوبصورت سی ہینڈ رائٹنگ میں لکھے چند الفاظ پڑھتے ہی دانین نے لب بھینچے تھے۔ نجانے یہ ساحر کے ہاتھوں اپنا لباس تبدیل کیے جانے کی خفت تھی یا گلاب کے ذریعے آنے والی عدن کی یاد کا غصہ کہ اس نے اس کارڈ کو کئی ٹکڑوں میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تقسیم کر دیا تھا۔ سرخ گلاب کو بھی ہتھیلی میں لے کر مسل کر رکھ دیا تھا جو خود کے ساتھ کیے جانے والے اس وحشیانہ سلوک کے باوجود اپنی خوشبو اس کی ہتھیلی پر چھوڑ گیا تھا۔ تنفر کے عالم میں دانین نے دونوں چیزیں ڈسٹ بن میں پھینکیں، کارڈ کا ایک ٹکڑا باہر زمین پر ہی رہ گیا تھا۔ وہ چند پل کینہ توز نگاہوں سے ڈسٹ بن میں موجود ان دونوں چیزوں کو دیکھتی رہی۔ پھر سر جھٹکتی آئینے کی جانب بڑھ گئی۔ بالوں میں برش کرنے کے بعد وہ دوپٹہ کندھے پر لٹکائے کمرے سے باہر نکلی۔ سامنے کاٹیج کا چھوٹا سا لاؤنج نما حصہ تھا جہاں ایک جانب قدیم طرز کا آتش دان بنایا گیا تھا۔ کچھ فاصلے پر تین چیئرز موجود تھیں جن کے درمیان میز رکھی گئی تھی۔ فرش پر کارپٹ بچھا ہوا تھا۔ دائیں جانب شاید کچن بنایا گیا تھا۔ کاٹیج ویسے تو خاصا خوبصورت تھا لیکن وہاں رہائش کے لیے بس ایک ہی کمرہ تھا شاید۔ اس وقت وہاں مکمل خاموشی

ClassicUrduMaterial ISBN#0139202

چھائی ہوئی تھی جس کا یہی مطلب تھا کہ اس وقت کاٹیج میں دانین کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ ساری سوچوں کو پس پشت ڈالتی وہ

کچن کی جانب چلی آئی۔ اس وقت ذہن میں چلتی آندھی و طوفان کو روکنے اور سکون تلاش حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ تھا اس کے لیے اور وہ تھی چائے۔ دھیان بٹانے کی غرض سے اس نے کچن میں چائے کا سامان تلاش کرنا چاہا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ تمام تر سامان ڈھونڈنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ غالباً یہاں کے ملازمین کو ان کے آنے کی اطلاع پہلے سے دے دی گئی تھی تبھی کچن میں راشن کا تمام تر سامان موجود تھا۔

وہ چائے بنا کر بغیر کسی چیز کو چھیڑے چائے پکڑے کچن سے نکل گئی۔ پہلے ارادہ تھا کہ کمرے میں جا کر چائے پیے لیکن پھر کاٹیج میں ایک جانب اوپر کو

Classic Urdu Material ISBN:1012220109

جاتی سیڑھیاں دیکھیں تو کمرے سے اپنا فون لیتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

چھت پر آئی تو ارد گرد کا منظر دیکھ کر ایک پل کو مسحور ہوئی، یہ کاٹیج بہت ہی خاص اور خوبصورت ترین لوکیشن پر بنایا گیا تھا۔ جس جگہ کاٹیج موجود تھا وہ شاید کسی پہاڑ کی چوٹی تھی، تین اطراف میں دوسرے بڑے بڑے پہاڑ دکھائی دے رہے تھے جو برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ چونکہ سردی کا موسم ختم ہو رہا تھا اس لیے اب شاید یہاں برفباری نہیں ہوتی تھی۔ البتہ پہاڑوں پر جمی برف سورج کی تمازت سے

دھیرے دھیرے پگھل رہی تھی۔ دائین چھت کی ریلنگ تک آئی تو نگاہ سامنے گئی جہاں ایک منظر نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔

Classic Urdu Material USBNU-10-23202109

سامنے کافی فاصلے پر ایک پہاڑ کے وجود سے پھوٹتی آبشار نیچے کی طرف آ رہی تھی اور اسی پہاڑ کے عقب سے اس وقت سورج جھانک رہا تھا جس کی کرنیں صاف شفاف پانی سے ٹکراتیں اس پانی میں قوس وقزاح کے رنگ بکھیر رہی تھیں۔ عجب طلسمی منظر تھا جس نے دانین کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیا تھا۔ لیکن اگلے ہی پل اس کا ٹیچ کے مالک اور اس طلسماتی دنیا میں اپنے ساتھ آنے والے وجود کا خیال اس کے دل و دماغ میں کڑواہٹ بھر گیا تھا۔ خود سے اسے نہ سوچنے کا عہد کرنے کے باوجود چائے کے گھونٹ بھرتی وہ نادانستگی میں ساحر کو سوچنے لگی تھی جب اس کے نمبر پر خالہ کی کال آنے لگی۔ چند پل اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھتے ہوئے اس نے کال ریسیو کی۔ خالہ سے بات کرتے ہوئے وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہو سکا، جب باتیں ختم ہوئیں تو وہ چائے کا خالی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کپ اٹھاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔ نیچے آئی تو کچن میں ایک ستائس اٹھائیس سالہ لڑکی کو موجود پایا۔

السلام علیکم بی بی جی "!دانین کو دیکھ کر اس نے پر جوش" ہوتے ہوئے سلام کیا۔

و علیکم اسلام "!دانین اس کے چہرے پر ابھرنے والے خوشی" کے تاثرات دیکھ کر قدرے حیران ہوئی ، پھر آگے بڑھ کر کپ کو سنک میں رکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جی میں صائمہ ہوں، مراد کی بیوی۔ ہم دونوں کو ہی بڑی"
مالکن نے اس کاٹیج کی نگرانی کے لیے رکھا ہے۔سچ بتاؤں بی بی
جی جب بڑی مالکن نے فون کر کے ہمیں آپ کے یہاں آنے
کے بارے میں بتایا تو بہت خوشی ہوئی تھی یہ سن کر۔مجھے بہت
شوق تھا ساحر بھائی کی بیوی کو دیکھنے کا۔ بہت اچھے اور نرم دل
انسان ہیں وہ۔آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کی شادی ان
سے ہوئی۔ "صائمہ شاید زیادہ باتیں کرنے کی شوقین تھی تبھی
کہتی چلی گئی ۔ یہاں بھی اس انسان کی تعریفیں سن کر اس کا
حلق تک کڑوا ہوا تھا لیکن ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے
ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#9781332021109

معاف کیجیے گا بی بی جی !مجھے لگا رات لیٹ آنے کی وجہ سے“ آپ لوگ صبح دیر سے اٹھیں گے اس لیے میں بھی لیٹ آئی۔ آپ کو خود سے چائے بنانی پڑی، اس کے لیے بہت شرمندہ ہوں میں ۔ آپ مجھے بتادیں آپ صبح کس وقت اٹھتی ہیں۔ میں اس سے پہلے حاضر ہو جایا کروں گی۔ "صائمہ کے چہرے پر شرمندگی بھرے تاثرات تھے۔

کوئی بات نہیں۔ میں نے کونسا زندگی میں پہلی بار چائے بنائی " ہے۔ اٹس اوکے !تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ایسا کرو ابھی ناشتہ بنالو تم۔ میں کمرے میں ہوں۔جب ناشتہ بن جائے مجھے بلالینا۔ "دانین نرمی سے کہتی اپنے کمرے کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جانب بڑھی۔ وہ کمرے کی دہلیز پر پہنچی تو ایک پل کو اس کے قدم زنجیر ہوئے، کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے قریب ساحر ساکت سا کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں کارڈ کا پھٹا ہوا حصہ تھا اور زخمی نگاہیں ڈسٹ بن میں مسل کر پھینکے گئے پھول اور بے دردی سے پھاڑے گئے کارڈ پر جمی تھیں ۔ اسے سامنے دیکھ کر دانین کو پھر سے گزشتہ رات یاد آئی تھی۔ تبھی وہ لب بھینچتی آگے بڑھی۔ قدموں کی آواز پر ساحر چونکا تھا۔ نامحسوس انداز میں کارڈ کے ٹکڑے کو چھپاتے ہوئے وہ جب مڑا تو چہرے پر رقم دکھ اور اذیت کے تاثرات کافی حد تک چھپا گیا تھا۔ دانین اسے نظر انداز کرتی بیڈ کی جانب چلی آئی۔ فون سائیڈ پر رکھتے

Classic Urdu Material ISBN#9781320210

ہوئے اس نے اپنا سوٹ کیس اپنی جانب کھینچا اور اپنے کپڑے اس میں سے نکال کر الماری میں رکھنے لگی۔

یہ کام صائمہ کر دے گی دانین !آپ تیار ہو جائیں پھر ناشتے" کے لیے چلتے ہیں۔ یہاں قریب ہی کافی اچھا ہوٹل موجود ہے جہاں کا ناشتہ خاصا مشہور ہے۔آج وہاں سے ناشتہ کرواؤں گا آپ کو۔ "ساحر نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا۔ لہجہ نرم ہی تھا کہ وہ اپنے اور دانین کے در میان موجود اس رشتے کو ٹھیک کرنا چاہتا تھا، اس کے اندر کی تلخیاں ختم کرنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ دانین کے دل میں اس کے لیے موجود نفرت مزید بڑھ چکی تھی۔ اس کی بات پر دانین

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کے ہاتھ تھمے۔ چبھتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ ہاتھ میں موجود ہینگر ایک جانب رکھتی مڑی اور قدم قدم چلتی اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی۔

اپنے دیے گئے اس گلاب اور کارڈ کی یہ حالت دیکھ کر بھی'' تم میرا جواب نہیں سمجھ سکے؟ یا تمہیں شوق ہے بار بار میرے منہ سے تلخ الفاظ سُننے کا؟ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہے ہو جیسے ہم ایک نارمل کپل ہیں اور تم ایک بہت اچھے ، کیئر نگ اور لونگ ہسبنڈ ہو؟ یہ اچھا بننے کا ڈھونگ کس لیے کر رہے ہو ؟ دنیا کے لیے یا میرے لیے؟ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ان فضول حرکتوں سے میں امپریس ہو جاؤں گی تمہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اور تم سے جڑے اس رشتے کو قبول کر لوں گی تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ میں تمہیں اور تمہاری اصلیت کو بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ "دانین کا لہجہ حد سے زیادہ کڑوا تھا۔ ساحر کتنے ہی پل اس کی آنکھوں سے چھلکتی نفرت کو دیکھتا رہا۔ دل میں غصے اور طیش کا طوفان امڈ آیا تھا لیکن وہ سہہ گیا۔

اچھا !کیا جانتی ہیں آپ میرے بارے میں ؟کیا ہے میری'' اصلیت ؟ ذرا مجھے بھی تو پتا چلے۔ "وہ جب بولا تو اس کا لہجہ پر سکون تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9781392021109

یہی کہ تم ایک گھٹیا، دھوکے باز، جھوٹے، مکار، فریبی اور"
دوغلے انسان ہو۔ غنڈے ہو تم غنڈے !اور نجانے کون کون
سے غلط کاموں میں ملوث ہو۔ یہ جو اپنے چہرے پر اچھائی کا
ماسک چڑھا رکھا ہے نا تم نے ساحر لغاری !اس کے پیچھے
موجود تمہارا اصل چہرہ دیکھ چکی ہوں میں۔ "ساحر کا سکون
اسے آگ لگا گیا تھا تبھی بنا کچھ سوچے سمجھے وہ بولتی چلی گئی ۔

ٹھیک ہے اور کچھ؟؟ "ساحر کے انداز میں ذرا سا بھی فرق"
نہیں آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کس طرح کے انسان ہو تم؟ بالکل بے حس ہو چکے ہو کیا؟"

میری بد تمیزی ، میری تلخ اور کڑوی باتیں ذرا بھی اثر نہیں کرتیں تم پر؟ ماتھے پر ایک شکن تک نہیں لاتے تم۔ جذبات و احساسات نام کی کوئی چیز نہیں ہے تمہارے اندر؟ "دانین بل کھا کر رہ گئی تھی اس کی قوت برداشت دیکھ کر۔ وہ اتنی بد تمیز کبھی نہیں رہی تھی لیکن وہ ساحر کے ساتھ جان بوجھ کر یہ رویہ اپنا رہی تھی فقط اسے زچ کرنے کو کہ

کبھی تو اس کی ہمت اور برداشت جواب دے گی۔ کبھی تو وہ اپنے اور اس کے رشتے سے اکتائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ ساحر لغاری اپنی کہی گئی ہر بات پر ثابت قدم رہا تھا اور بڑی خندہ پیشانی سے اس کا ہر برا رویہ جھیل رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#0133202109

میں جانتا ہوں آپ میرا ضبط آزمانے کو یہ سب کر رہی ہیں"
لیکن میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ مجھ سے نفرت میں آپ کس
حد تک جاسکتی ہیں۔ہر نفرت کی انتہا محبت ہوتی ہے اور میں
منتظر ہوں اس وقت کا جب آپ کی بے تحاشہ نفرت محبت میں
بدلے گی۔ جب نفرت اس قدر شدید ہے تو محبت بھی کمال کی
" کریں گی آپ۔ اور مجھے امید ہے وہ وقت بہت جلد آئے گا۔
ساحر کا لہجہ مضبوط تھا۔ اس کی آنکھوں میں امید کی چمک تھی۔
دانین کتنے ہی پل اس کے چہرے کو دیکھتی رہی۔

خوش فہمیوں میں رہنے کی عادت ہے تمہیں۔"جلا کر کہتے"
ہوئے وہ الماری کی جانب بڑھی تبھی اس کا پاؤں کارپٹ سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

الجھا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی ، ساحر اسے سنبھال چکا تھا۔ وہ جو گرنے کے خدشے کے سبب آنکھیں سختی سی بند کر گئی تھی خود کو محفوظ پا کر جلدی سے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ساحر کے حصار میں قید پایا۔ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں وہ اس کی گرفت سے نکلی ۔

تم سے کتنی بار کہاہے کہ دور رہا کرو مجھ سے۔ یوں بہانے" سے میرے نزدیک آکر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟؟ "وہ درشت لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی تھی ۔ ساحر کا لمس اسے آگ ہی تو لگا گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ایکسکیوزمی !میں کب بہانے بنا کر آپ کے قریب آیا؟ میں" نے کہا تھا آپ کو گرنے کے لیے ؟ اگر میں نہ سنبھالتا تو ابھی گر کر ایک آدھ ہڈی تڑوا چکی ہوتیں آپ۔ "اس کی بے سروپا بات پر ساحر کا بھی دماغ گھوما تھا۔

تو ٹوٹنے دیتے ہڈی۔ کیوں احسان کیا مجھ پر ؟ تمہاری ساری" چالاکیوں سے واقف ہوں میں۔ایک تو میری مرضی کے خلاف مجھے یہاں لے کر آئے جبکہ تم اپنے گھر والوں کو کوئی مناسب بہانہ بنا کر انکار کر سکتے تھے ہنی مون پر آنے کے لیے لیکن نہیں !تمہاری تو دلی مراد بر آئی تھی۔ اپنا مقصد پورا کرنے کا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اس سے بہتر موقع کہاں مل سکتا تھا تمہیں۔"دانین کا لہجہ ہتک آمیز تھا۔

"کونسا مقصد ؟ کس مقصد کی بات کر رہی ہیں آپ؟"

ساحر الجھا تھا اس کی بات پر۔

اپنی ہوس پوری کرنے کا مقصد۔ میں اچھی طرح سے جانتی" ہوں کل رات جان بوجھ کر تم نے میڈیسنز میں نشہ آور ٹیبلٹ شامل کروائی اور میری بے ہوشی کا فائدہ اُٹھا کر۔۔۔ "بات کرتے کرتے دانین کی آواز بھرائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

واٹ ؟ بے ہوشی کا فائدہ اٹھا کر کیا؟ کہنا کیا چاہتی ہیں‘‘ آپ؟"ساحر کے ماتھے پہ بل آئے۔

کیا کیا ہے کل رات تم نے میرے ساتھ؟ کل جب میں " یہاں آئی تب میں کسی اور لباس میں تھی لیکن صبح جب میری آنکھ کھلی تب تمہارا لباس میرے وجود پر تھا کیوں؟ کس قدر خود غرض اور جھوٹے انسان ہو تم۔ تم نے خود کہا تھا کہ میری مرضی کے خلاف تم کچھ نہیں کرو گے اور جب تک میری رضا شامل نہیں ہو گی اس رشتے کو آگے نہیں بڑھاؤ گے۔ پھر اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گھٹیا حرکت کا مقصد کیا تھا؟؟ "وہ چیخ اٹھی تھی ۔ ساحر شاکڈ سا اسے دیکھے گیا۔

جواب دو مجھے۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے قریب" آنے کی، مجھے چھونے کی؟ کیوں خود کو مسلط کر رہے ہو مجھ پر؟ کیوں اس رشتے کی ہتھکڑیاں لگا دی ہیں مجھ پر، یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں تمہارے ساتھ جڑے اس رشتے کو کبھی قبول نہیں کروں گی۔ ہماری منزل جدائی ہی ہے۔ آج نہیں تو کل ہمیں الگ ہونا ہے تو پھر یوں میری راہیں مسدود کرنے کا کیا مقصد ہے ؟ "اس کی خاموشی نے دانین کے غصے کو مزید ہوا دی تھی۔ اس کا گریبان تھامے وہ چلائی تھی ۔ وہ اس رشتے کو کسی

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

صورت آگے نہیں بڑھانا چاہتی تھی لیکن یہ احساس اسے مار رہا تھا کہ وہ شخص اپنے تمام تر وعدوں سے مکرتا اسے اپنا پابند کر گیا ہے، اس کے پاؤں میں اپنے نام کی زنجیر ڈال چکا ہے، اس کے وجود پر اپنے نام کی مہر لگا چکا ہے ۔

دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا؟ کتنا غلط سمجھتی ہیں آپ مجھے" دانین !بے حس مجھے کہتی ہیں لیکن سچ بتاؤں بے حس آپ ہیں جس پر نہ کسی کی محبت کا اثر ہوتا ہے نہ کسی کی نرمی کا۔ میں نے جو وعدہ آپ سے کیا تھا اس پر آج بھی قائم ہوں۔ جائز رشتہ ہونے کے باوجود کبھی آپ کے قریب آنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ آپ کو وقت دینا چاہتا ہوں اور وقت

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دے رہا ہوں۔ کل رات ہمارے درمیان ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جس سے آپ کو شرمندگی ہو یا جس سے میرے لیے آپ سے نظریں ملانا مشکل ہو جائے۔ میڈیسنز میں نشہ آور ٹیبلٹ تھی اس بات کا مجھے بھی علم نہیں تھا لیکن آپ کو غنودگی میں جاتے دیکھ کر اطمینان ہوا تھا کہ جب آپ بیدار ہوں گی آپ کی طبیعت سنبھل چکی ہو گی۔ گھر آ کر آپ کو گاڑی سے بستر تک لانے والا میں ضرور تھا لیکن آپ کا لباس میں نے تبدیل نہیں کیا بلکہ صائمہ سے کہہ کر چینج کروایا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ گھریلو کپڑوں میں آپ کو نیند نہیں آتی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ نیند کی کیفیت میں اپنے لباس کی وجہ سے بے چین رہیں۔ آپ کے وجود پر میرا ٹراؤزر اور ٹی شرٹ اس لیے تھی

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

کہ مجھے آپ کے سوٹ کیس کے لاک کا کوڈ نہیں معلوم تھا جو میں اس میں سے آپ کا نائٹ سوٹ نکال کر صائمہ کو دیتا۔ اس لیے اس وقت میں نے اپنا لباس دے دیا، لیکن مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ اس سب سے آپ اتنا غلط مطلب لیں گی اور خود سے کڑیاں جوڑتے جوڑتے میرے بارے میں اتنے گھٹیا اندازے لگالیں گی۔"

اپنی سخت نگاہیں اس کی نگاہوں میں گاڑتے ہوئے ساحر نے اپنا گریبان اس کے ہاتھوں سے آزاد کروایا تھا۔ دانین دو قدم پیچھے ہوئی۔ ساحر کے باتوں سے جہاں وہ پر سکون ہوئی وہیں ڈھیروں شرمندگی نے بھی آن گھیرا تھا اسے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302199

رہی بات خود کو آپ پر مسلط کرنے کی، تو مجھے لگتا تھا شاید" میر اچھا اور نرم رویہ آپ کے سخت دل کو پگھلا دے گا لیکن میں غلط تھا۔ آپ سنگدل ہیں دانین جسے کسی کے جذبات واحسات کی پرواہ نہیں ہے۔ کاش آپ کو احساس ہوتا کہ آپ کی یہ تلخ اور کڑوی باتیں کسی کے دل پر کتنے گہرے زخم لگاتی ہیں۔ بظاہر میں آپ کے ہر برے رویے کو برداشت کرتے ہوئے خود کو پرسکون ظاہر کرتا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں ہرٹ نہیں ہوتا، مجھے درد نہیں ہوتا۔ اپنی محبوب ترین ہستی کے لبوں سے اپنے لیے نفرت آمیز الفاظ سننا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اور میں اس تکلیف کو بھی ہنس کر جھیل رہا تھا لیکن اب نہیں !اگر آپ تنہا رہنا چاہتی ہیں تو ایسے ہی سہی، اب نہ

Classic Urdu Material ISBN#0132021209

میں خود کو آپ پر مسلط کروں گا اور نہ ہی آپ میری وجہ سے تنگ ہوں گی۔ آپ کو آپ کے حال پر چھوڑ رہا ہوں۔ جیسے آپ رہنا چاہیں ویسے ہی سہی۔ "سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے ساحر اسے بازو سے تھام کر ایک جانب کرتے ہوئے سائیڈ سے گزرتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ دانین حیران سی اس کے اس رویے کو دیکھتی اس کے الفاظ کو سوچنے لگی تھی۔ بے اختیار پچھتاوا ہوا تھا اسے ، شاید آج بہت تلخ الفاظ استعمال کر گئی تھی وہ۔ اسے احساس تھا، بہت اچھی طرح احساس تھا کہ اپنی محبوب ترین ہستی کی آنکھوں سے چھلکتی نفرت اور لبوں سے نکلتے زہر آلود الفاظ دل کو کس طرح زخمی کرتے تھے۔ اس نے بھی تو یہ سب سہا تھا۔ عدن کی طرف سے اسے بھی تو یہ تکلیفیں، یہ

ClassicUrduMaterial ISBN#9013202109

اذیتیں سوغات میں ملی تھیں ، پھر وہ خود کیسے اتنی پتھر دل ہو گئی تھی ؟ ڈریسنگ ٹیبل کے کنارے کو تھامتی وہ مختلف سوچوں کے حصار میں ساکت سی کھڑی تھی۔

››››››››››››››››

اس کے فون پر بجتے الارم نے اس کی گہری نیند میں خلل ڈالا تھا۔ مندی مندی آنکھیں کھول کر وقت دیکھا تو صبح کے دس بج رہے تھے۔ کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے اس نے اس وجود کو تلاش کرنا چاہا جس نے پچھلے تین دن سے اس کے ساتھ بول چال مکمل طور پر بند کر رکھی تھی۔ وہ جو اس کے سخت اور نامناسب رویے کے باوجود خود بات کرنے میں پہل کرتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تھا اب وہ خاموشی اختیار کر گیا تھا اور اس کی یہ خاموشی دانین کو چبھ رہی تھی۔ دل میں کہیں ایک احساس جرم تھا جو اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔ وہ مانتی تھی کہ اس روز اس نے ساحر کے سامنے اس کے لیے بہت غلط الفاظ استعمال کیے، اس کی نیت پر شک کیا اور وہ اس بات پر شرمندہ بھی تھی۔ لیکن اب وہ معذرت کرنے کا کوئی موقع بھی تو فراہم نہیں کر رہا تھا۔ اس سے بات کرنا تو دور وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔ اور یہی بات دانین کے اضطراب کا سبب بن رہی تھی۔ اوپر سے صائمہ نے بھی باتوں باتوں میں اس چیز کی تصدیق کر دی تھی کہ اس کا لباس صائمہ نے تبدیل کیا تھا اور اس کے بعد دائین ساحر سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہ رہی تھی۔ اول تو وہ کاٹیج میں ٹکتا ہی بہت کم تھا۔ اگر کبھی دکھائی دے بھی جاتا تو اس کے چہرے کے تاثرات اتنے سرد و سپاٹ ہوتے تھے کہ معذرت کے لیے سوچے گئے

Classic Urdu Material ISBN#9139021

سارے کے سارے الفاظ دانین کے دماغ سے ہوا ہو جاتے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ دونوں کے درمیان اجنبیت کی دیوار مزید مضبوط اور بلند ہوتی جا رہی تھی۔

نگاہیں اپنی تلاش میں ناکام ہوتیں واپس لوٹ آئی تھیں۔ کمرہ آج بھی خالی ہی تھا۔ گہری سانس ہوا کی سپرد کرتے ہوئے وہ اٹھی، بالوں کو ہاتھوں سے سمیٹے ہوئے جوڑے کی شکل دی، پھر بیڈ سے اترتی وہ فریش ہونے چل دی۔ فریش ہونے کے بعد نائیٹ ڈریس چینج کر کے، بالوں کو سلجھا کر کیچر میں قید کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلی تو کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ کچن کی جانب ہی چلی آئی، خیال یہی تھا کہ صائمہ ناشتہ بنا رہی ہو گی لیکن وہاں ساحر کو کٹنگ بورڈ پر پیاز کاٹتے دیکھ کر وہ چونکی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

صائمہ کہاں ہے؟ وہ نہیں آئی آج؟ "دانین نے بے چینی"
میں اِدھر اُدھر جھانکتے ہوئے یوں سوال کیا جیسے صائمہ انسان
نہیں کوئی چیونٹی تھی جو کسی کیبن میں چھپی بیٹھی تھی ۔ اس
،کی بات پر ساحر نے ایک پل کو نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا
چہرے پر حد درجہ سنجیدگی تھی۔

اس کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔وہ نہیں آئے گی"
آج ۔ "بے تاثر لہجے میں جواب دے کر وہ پھر سے اپنے کام
میں مشغول ہوچکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

لاؤ میں بنا دیتی ہوں ناشتہ۔ "اسے بے ڈھنگے انداز میں پیاز" کاٹتے اور دوسرے ہاتھ کی پشت سے آنکھوں میں آئے پانی کو صاف کرتے دیکھ کر دانین آگے بڑھی تھی ۔

ضرورت نہیں ہے میں خود کر لوں گا۔ "ساحر کے سرد لہجے" نے اسے اپنی جگہ سے ہلنے سے روک دیا تھا۔وہ لب بھینچے اس کے سردمہر چہرے کو دیکھے گئی۔ پھر غصے سے پلٹتی وہاں سے نکلتی چھت کی جانب بڑھ گئی ۔ تقریبا آدھا گھنٹہ چھت پر ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے، جلتے کلستے ہوئے گزارا تھا اس نے۔ پھر تھک کر سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔ آخری سیڑھی پر تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

جب ساحر کو جینز شرٹ اور ہڈی پہنے باہر جاتے دیکھا۔ اسے دیکھ کر ساحر ایک پل کو رکا تھا۔

آپ کا ناشتہ کچن میں ڈھک کر رکھا ہے۔ اگر دل مانے تو " ناشتہ کر لیجیے گا۔ "لہجے میں اجنبیت ہنوز قائم تھی۔ اپنی بات مکمل کرتا وہ فون جیب میں اڑستے ہوئے کاٹیج سے نکل گیا جبکہ دانین اس کے اس انداز پر چہرے کے زاویے بگاڑتی، منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتی کچن کی جانب چلی آئی۔ پہلے خود سے کچھ بنانے کا ارادہ کیا تھا لیکن اگلے ہی پل اپنا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے نجانے کیا سوچ کر وہ پلیٹ اٹھاتی ساحر کا بنایا گیا ناشتہ کرنے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

****

دوپہر ڈھل رہی تھی۔آج سورج نے بھی اپنی شکل دکھائی تھی اس لیے سردی کی شدت کافی حد تک کم ہو گئی تھی۔ویسے بھی موسم بدل رہا تھا تو اب دن میں موسم قدرے نارمل ہوتا تھا جبکہ رات میں سردی خاصی بڑھ جاتی تھی۔وہ سٹنگ ایریا میں بیٹھی فون پر سرچنگ میں مصروف تھی، ساتھ ساتھ صائمہ سے گپ شپ بھی چل رہی تھی جو اس کی فرمائش پر لنچ میں مٹر پلاؤ بنانے کی تیاری کر رہی تھی۔ گزرے چند دنوں میں دونوں کے درمیان خاصی بے تکلفی پیدا ہو چکی تھی۔ویسے بھی صائمہ باتوں کی خاصی شوقین تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اوراب بھی مٹر چھیلتے ہوئے وہ مسلسل بولے جارہی تھی۔اس کی زبان کو بریک تب لگے جب داخلی دروازہ کھول کر ساحر اندر داخل ہوا۔دانین جو بڑے ریلیکس انداز میں ٹانگیں لمبی کر کے میز پر رکھے بیٹھی تھی فوراً چونکی۔ جلدی سے ٹانگیں سمیٹیں لیکن ساحر اسے بھرپور طریقے سے نظرانداز کرتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔اس کے اس سرد وسپاٹ رویے پر دانین لب بھینچ کر رہ گئی جبکہ صائمہ نے ان دونوں کے اس رویے کو بغور نوٹ کیا تھا۔ساحر کے نظرانداز کرنے پر دانین کے چہرے پر ابھرنے والے غصے بھرے تاثرات بھی اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#0133002109

بی بی جی !ایک بات پوچھوں؟ "قدرے جھک کر صائمہ نے" اسے مخاطب کیا جو سر جھٹکتی دوبارہ فون میں مصروف ہو چکی تھی۔

ہاں پوچھو۔ "بات کرتے ہوئے دانین کا لہجہ بھی مصروف سا" تھا۔ صائمہ نے کن اکھیوں سے کمرے کے کھلے دروازے کے پار ساحر کی پشت کو دیکھا ۔

آپ کے اور ساحر بھائی کے درمیان کوئی ناراضگی چل رہی" ہے کیا؟ "صائمہ نے دبی ہوئی سی آواز میں سوال کیا تھا۔ شاید وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ بات چیت ساحر کے کانوں تک

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پہنچے۔ جبکہ اس کے اس سوال پر دانین نے چونک کر سر اٹھایا تھا، اس کی حیرت بھری نگاہیں صائمہ کے چہرے پر جمی تھیں۔

نہیں تو، ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ "وہ ہکلاتے ہوئے " بمشکل جواب دے پائی جبکہ دماغ میں مختلف سوال گردش کرنے لگے تھے۔ کیا ان کے چہرے کھلی کتاب کی مانند تھے کہ صائمہ جیسی ان پڑھ لڑکی بھی ان کے چہروں سے ان کے اندر کا حال جان گئی تھی؟

تمہیں ایسا کیوں لگا صائمہ؟ "دانین کے لہجے میں خدشات سر" اٹھانے لگے تھے۔ اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ صائمہ ان دونوں

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

کے ایک دوسرے کے ساتھ برتے گئے رویے کو اس قدر گہرائی سے نوٹ کرتی ہے ، اتنا غور سے پرکھتی ہے ۔

معاف کیجیے گا بی بی جی !ویسے تو یہ آپ کے اپنے معاملات" ہیں اور میں ٹھہری نوکر ذات، مجھے سوال کرنے کا حق تو نہیں ہے لیکن آپ سے دوستی ہو گئی ہے اس لیے پوچھ لیا۔ آپ اور ساحر بھائی جب سے یہاں آئے ہیں آپ دونوں میں نئے نویلے شادی شدہ جوڑے جیسی کوئی بات نہیں دیکھی میں نے۔ لوگ تو نئی نئی شادی کے بعد ایک دوسرے میں ہی گم رہتے ہیں ، زیادہ سے زیادہ وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارتے ہیں لیکن آپ اور ساحر بھائی تو ایک دوسرے سے ٹھیک طرح بات تک نہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

کرتے، دونوں اپنے اپنے کاموں میں مصروف۔ اور یہاں تو آپ دونوں گھومنے پھرنے آئے ہیں نا تو ساحر بھائی اکیلے کیوں گھر سے نکل جاتے ہیں روز ؟ میں نے تو ایک بار بھی آپ کو ان کے ساتھ جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ "صائمہ نے اب تک جو کچھ نوٹ کیا تھا سب کہہ گئی جبکہ دانین دنگ سی اس کی باتیں سنتی رہ گئی۔

نہیں تم۔۔۔ تم غلط سمجھ رہی ہو۔ میرا مطلب، ناراضگی تو ہے" لیکن۔۔۔ تمہیں پتا تو ہے میاں بیوی کے رشتے میں روٹھنا منانا "تو چلتا رہتا ہے تو بس۔۔۔ چھوٹی سی بات پر لڑائی ہو گئی۔ دانین نے فورا سنبھلتے ہوئے اٹک اٹک کر جیسے اپنے اور ساحر

Classic Urdu Material ISBN# 01320209

کے رویے کی وضاحت دینی چاہی تھی۔ جبکہ دل میں غصے کی ایک لہر اٹھی تھی۔ جب وہ حویلی میں اس شخص کے گھر والوں کے سامنے سب ٹھیک ہونے کا ڈرامہ کر سکتی تھی ، اپنے اور ساحر کے اس رشتے کی سچائی بیڈروم تک محدود رکھ سکتی تھی تو پھر وہ یہاں ایسا سرد رویہ اپنا کر دوسروں کو سوال اٹھانے کا موقع کیوں دے رہا تھا؟ آج صائمہ نے سوال کیا تھا کل کو باقی سب بھی کرتے ۔ جب بات بیڈ روم میں شروع ہوئی تھی تو وہیں تک محدود رہنی چاہیے تھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صائمہ کی ان باتوں سے اسے بے حد سبکی کا احساس ہوا تھا۔ ،کیا سوچتی ہو گی صائمہ کہ اسے اس کا شوہر منہ تک نہیں لگاتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بلانا تک گوارا نہیں کرتا۔ اف !ذلت کے مارے دانین کا چہرہ تپ اٹھا تھا۔

یہ تو بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔ میاں بیوی کا رشتہ تو ہوتا ہی" لڑائی جھگڑے اور روٹھنے منانے کا ہے۔ پتا ہے جہاں لڑائی زیادہ ہوتی ہے وہیں محبت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن لڑائی اور ناراضگی کو زیادہ دیر تک برقرار نہیں رکھنا چاہیے ورنہ ایک دوسرے سے دل اوب جاتا ہے۔ کبھی شوہر بیوی کو منالے، کبھی بیوی شوہر کو۔ ایسے ہی تو گھر گرہستی چلتی ہے۔ دونوں منہ بنائے مخالف سمت میں چلتے رہیں گے تو شادی نام کی جو ڈور ان دونوں کو ایک دوسرے سے باندھے ہوئے ہے ، کھنچاؤ کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

باعث وہ کمزور ہوتے ہوتے ٹوٹ جائے گی۔ رشتہ برقرار رکھنے کے لیے تھوڑا جھکنا تو پڑتا ہے۔ "صائمہ کا لہجہ بہت سادہ سا تھا لیکن اس سادہ لہجے میں بھی وہ بہت گہری باتیں کر گئی تھی ۔ اب دانین اسے کیا بتاتی کہ اس رشتے کی کوئی حقیقت ہے ہی نہیں۔ نہ ان کے دلوں میں اس رشتے کو نبھانے کی کوئی چاہ ہے۔ جس ڈور کی بات صائمہ کر رہی تھی وہ ڈور تو پہلے ہی بہت کمزور تھی۔ بس ہلکے سے جھٹکے کی دیر تھی اور وہ ڈور کب ٹوٹ جاتی پتا بھی نہ چلتا۔

اچھا تم لنچ بنا لو۔ میں تھوڑی دیر کے لیے چھت پر جارہی" ہوں۔ "جب صائمہ کی باتوں کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو اسے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

منظر سے ہٹ جانا ہی مناسب لگا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

****

اف !کہاں لا کر پھنسا دیا ہے مجھے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کسی جیل" میں قید کر دیا گیا ہو۔ "دانین نے جھنجلا کر ہاتھ میں پکڑا میگزین بیڈ پر پٹخا جسے وہ تیسری بار کھول کر صفحات الٹ پلٹ رہی تھی۔ اس کاٹیج میں آکر زندگی بالکل رک سی گئی تھی۔ یہاں مصروفیت کوئی تھی نہیں۔ اور یہ فراغت اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔ فون سے بھی کب تک دل بہلایا جا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سکتا تھا آخر؟ وہ اکتا چکی تھی۔ اب اس پر شدید بوریت حملہ آور ہونے لگی تھی تبھی غصے کا گراف بھی بلند ہونے لگا۔ صائمہ کام ختم کر کے اپنے کوارٹر میں جا چکی تھی۔ ساحر کا حسب معمول کچھ اتا پتا نہیں تھا۔ وہ تو اسے یوں بھولا ہوا تھا گویا وہ کوئی ناکارہ سی چیز ہو۔ اور یہی بات دانین کے وجود کو جلا کر راکھ کر رہی تھی ۔

پتا نہیں کب یہاں سے واپس جانا ہے ہمیں۔" جھنجھلاہٹ کا" شکار ہوتی وہ بیڈ سے اٹھی۔ اور کچھ نہ سوجھا تو آئینے کے سامنے جا کر بالوں کو کیچر سے آزاد کیا۔ بال برش کر کے انہیں دوبارہ جوڑے کی شکل دینے کے بعد وہ سوچنے لگی کہ اب

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

کیا کرے۔ کوئی مصروفیت ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ایک وقت تھا جب اس کی زندگی اتنی مصروف ہوا کرتی تھی کہ سر کھجانے تک کی فرصت نہ تھی۔ اور اب کیسے دن آگئے تھے کہ ڈھونڈنے سے بھی کوئی کام نہیں مل رہا تھا کرنے کو۔ اسے اپنا وجود انتہائی بے کار لگنے لگا تھا۔ تھک کر اس نے فون اٹھایا اور خالہ کو ہی کال ملا دی۔ صبح ہی بات ہوئی تھی اس کی خالہ سے لیکن ابھی وقت گزاری کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں مل رہا تھا اسے۔ خالہ نے تیسری بیل پر ہی کال ریسیو کر لی تھی۔ اور واقعی ان سے بات کرتے ہوئے دانین کو وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ وجود

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پر جو جھنجھلاہٹ سوار تھی وہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی تھی۔

"دانین پتر !ساجد کے فون پر اپنی اور ساحر کی تصاویر بھیج جو ادھر لی ہیں۔ بڑا من کر رہا ہے تم دونوں کو دیکھنے کا۔" خالہ نے بات کرتے کرتے فرمائش کر ڈالی تھی اور ان کی اس فرمائش پر دانین ایک پل کو گڑبڑائی تھی۔

"وہ خالہ اصل میں ہمارا کیمرہ وہیں حویلی میں ہی رہ گیا تھا۔ بیگ میں رکھنا بھول گئی تھی میں تو اس لیے تصاویر بنائیں ہی نہیں۔" دانین نے بہانہ بنانے کی کوشش کی۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

لو بھلا !یہ کیا بات ہوئی؟ ارے فون کے ہوتے ہوئے"
کیمروں کی کیا ضرورت؟ تم لوگوں کے فون میں کیمرے نہیں
ہیں کیا؟ بندہ ان سے ہی تصویریں بنالیتا ہے۔ ارے یہی تو وقت
ہے یادیں جمع کرنے کا، پھر نجانے کب جانا ہو تم لوگوں کا۔
شادی کے اولین دنوں کو خوشگوار طریقے سے گزارنا چاہیے
کیونکہ یہی وہ دن ہوتے ہیں جن کی یادیں تاعمر دلوں پر نقش
ہو جاتی ہیں۔ "خالہ نرم لہجے میں اسے سمجھا رہی تھیں ۔

جی "!وہ بھلا اس سے زیادہ اور کیا کہتی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گھومنے پھرنے جاتے بھی ہو باہر یا بس کمرے میں ہی قید "
پڑے رہتے ہو؟ "خالہ کو شاید اس کے انداز سے کچھ کھٹکا تھا۔

جی جاتے ہیں۔ "ویسے تو وہ دنیا جہان کی باتیں کر لیتی تھی"
خالہ سے لیکن جہاں خالہ اس کا اور ساحر کا ذکر چھیڑتیں وہیں
اسے لگتا جیسے اس روئے زمین سے الفاظ کا ذخیرہ ہی ختم ہو گیا
ہو۔

اچھا ساحر سے بات کرواؤ ذرا۔ "خالہ کی اگلی فرمائش پر وہ"
سٹپٹائی۔ اب انہیں یہ بھی نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ دو پہر سے
نجانے کہاں گیا ہے۔ اگر اس کے باہر جانے کا بتاتی تو خالہ کا

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

اگلا سوال یہی ہوتا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اور اگر دانین اپنی لاعلمی کا اظہار کرتی تو ایک لمبا لیکچر سننے کو ملتا کہ اسے یہی خبر نہیں کہ اس کا شوہر کہاں ہے ، کیا کر رہا ہے ، کب آئے گا وغیرہ وغیرہ۔

خالہ وہ واشروم میں ہے ، اس کے باہر آنے پر بات کروا" دوں گی۔ "دائین نے جھوٹ گھڑا۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔ میری بھی نماز کا وقت ہو رہا ہے، ساحر" سے کہنا صبح کسی اچھی سی، پیاری سی جگہ لے کر جائے تمہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اور ڈھیر ساری تصویریں بنا کر بھیجنا ساجد کے فون پر۔ "خالہ نے ایک بار پھر تاکید کی تھی۔

جی "!دانین کی آواز دھیمی سی تھی۔"

چلو ٹھیک ہے پتر !خوش رہو، اللہ حافظ "!خالہ نے بات ختم" کرتے ہوئے کہا۔

اللہ حافظ "!دانین نے بے دلی سے فون بند کیا۔ خالہ سے" بات کرتے ہوئے موڈ تھوڑا ٹھیک ہوا تھا لیکن اختتامی گفتگو نے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پھر سے اس کا موڈ بگاڑ دیا تھا۔ اس نے تلخ تاثرات چہرے پر سجاتے ہوئے فون بیڈ پر پٹخا۔

****

صبح اس کی آنکھ کمرے میں ہونے والی کھٹ پٹ کی آوازوں سے کھلی تھی۔ مندی مندی آنکھوں سے سامنے دیکھا تو ساحر الماری کے سامنے کھڑا شاید اپنے لیے کوئی لباس تلاش کر رہا تھا۔ دانین نے چہرے کے بگڑے تاثرات لیے نظروں کا زاویہ بدلا، پھر بیڈ سے اٹھتے ہوئے گاؤن کی ڈوریاں باندھیں اور فریش ہونے کی غرض سے واشروم کا رخ کیا۔ وہ واپس آئی تو چہرہ نم تھا، بال ڈھیلے ڈھالے جوڑے میں بندھے تھے جبکہ سامنے سے بالوں کی چند

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھیگی ہوئی لٹیں چہرے کے اطراف میں چپکی ہوئی تھیں۔ٹاول سے چہرہ اور ہاتھ خشک کرتے ہوئے دانین نے کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا جو چینج کر چکا تھا اور اب آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔یقیناروز کی طرح آج پھر کہیں جانے کی تیاری تھی۔وہ لب بھینچتی سوچ رہی تھی۔ساحر بال بنانے کے بعد آئینے کے سامنے سے ہٹتے ہوئے اب شوز پہن رہا تھا۔شوز پہن کر وہ سیدھا ہوا،ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اپنا والٹ اور فون اٹھاتے ہوئے مڑا تو اپنے سامنے دانین کو کھڑے پایا جو خشمگیں نگاہوں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔وہ بغیر کچھ کہے دائیں جانب سے نکلنے لگا تھا لیکن دانین نے فوراً اس طرف کھسکتے ہوئے راستہ روکا۔ساحر بائیں جانب ہوا تھا لیکن اس بار بھی دانین سابقہ عمل دہراتے ہوئے اس کی راہ میں رکاوٹ بنی کھڑی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920209

کیا؟ "ساحر نے ابرو اچکاتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے اسے" دیکھا۔

منہ کیوں پھلایا ہوا ہے تم نے؟ "ساری انا بھول کر دائین" نے ناراضگی ختم کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا آج۔ خالہ کی فرمائش بھی تو پوری کرنی تھی۔

میرا منہ میری مرضی " !ساحر نے بے تاثر لہجے میں کہتے" ہوئے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی لیکن دانین ایک بار پھر سامنے آتی اس کا راستہ روک چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یہ عورت مارچ کی ماڈ خواتین کا مخصوص جملہ تم نے کب "
سے کاپی کر لیا؟ "وہ اب کمر پر دونوں ہاتھ جمائے کھڑی تھی۔
ساحر نے بغور اس کے اس انداز کو دیکھا۔

پرابلم کہاں ہے؟ منہ پھلانے میں یا عورت مارچ کا جملہ کاپی"
کرنے میں؟ "ساحر یہ بات تو سمجھ چکا تھا کہ وہ اسے منانے کی
کوشش کر رہی ہے اور بڑے بے ڈھنگے انداز میں یہ کوشش
کی گئی تھی۔ اسے اچھا بھی لگا تھا، لیکن اگر اتنی جلدی ہتھیار
ڈال دیتا تو دانین کو اپنے رویے کا احساس کیسے ہوتا؟ دانین کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تاثرات اسے مزہ دے رہے تھے تبھی کچھ دیر اور ستانا چاہ رہا تھا وہ اسے۔

دونوں میں ہی پرابلم ہے۔ "دانین فٹ سے کہہ گئی۔ "

آپ کو جس چیز سے بھی پرابلم ہو وہ آپ کی اپنی پرابلم ہے"
"مسز دانین !اپنی پرابلمز کو خود حل کرنے کی عادت ڈالیں۔
ساحر نے لہجے کی اجنبیت کو قائم رکھنے کی بھر پور کوشش کی تھی۔ البتہ لبوں پر آتی مسکراہٹ کو روکنے میں وہ ناکام رہا تھا تبھی تیزی سے رخ موڑ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تم مجھے یہاں قید کر کے رکھنے کے لیے لے کر آئے ہو؟ ہر "
روز خود نکل جاتے ہو گھومنے پھرنے۔ مجھے کوئی خبر ہی نہیں
ہوتی کہاں سے آ رہے ہو ، کہاں جا رہے ہو ،لوٹو گے کب؟
میں سارا دن یہاں دیواروں کا منہ تکتی رہتی ہوں۔ "وہ کڑوے
لہجے میں کہہ گئی جبکہ اس کے انداز پر ساحر ٹھٹکا تھا۔ لبوں کی
مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔ دانین کی جانب رخ کیا تو اب کی بار
اس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ خوشگواریت بھی
تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تم ایسے کیوں دیکھ رہے ہو مجھے؟ "ساحر کی گہری نگاہیں خود " پر جمی دیکھ کر وہ گڑبڑائی تھی۔ ساحر نے بغیر کوئی جواب دیے قدم اس کی جانب بڑھائے۔

تم۔۔۔ میرے پاس کیوں آ رہے ہو ؟ "وہ اس کی پیش" قدمی پر بدحواس ہوئی تھی تبھی خشک ہوتے حلق سے سوال کر گئی۔

دیکھو وہیں رک جاؤ، میں۔۔۔ "پیچھے ہٹتے ہوئے وہ اسے کوئی" دھمکی دینے والی تھی لیکن عقب میں کوئی رکاوٹ آنے کے باعث اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔ حیرت سے گردن موڑ

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

کر دیکھا تو پیچھے لکڑی کی الماری تھی جس سے وہ ٹیک لگا چکی تھی اور مزید پیچھے ہونے کے لیے کوئی جگہ نہ بچی تھی۔ اس نے ہڑبڑا کر سامنے دیکھا تو آنکھیں مزید پھیلیں کیونکہ ساحر اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

دیکھو دور رہ کر بات کرو مجھ سے ، ایسے۔۔۔ "دانین نے" درشت لہجہ اپنانے کی کوشش کرتے ہوئے بائیں جانب سے نکلنے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں دیوار کے ساتھ ہاتھ جما کر ساحر اس کا راستہ روک چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302209

یہ انداز، یہ ڈر، یہ جھجھک ، بیویوں کے سے انداز میں تفتیش "
کرنا، یہ سب باتیں مجھے اس خوش گمانی میں کیوں مبتلا کر رہی
ہیں کہ جیسے میری طرف سے آپ کا دل بدل رہا ہے۔ کیا
سمجھوں میں اس سب سے؟ آپ کے اس رویے سے میرے
دل و دماغ میں سوچوں کے جو نئے در وا ہو رہے ہیں مجھ پر
انہیں حقیقت سمجھ لوں یا۔۔۔" عجب مسحور کن لہجے میں کہتے
ہوئے ساحر نے شہادت کی انگلی سے اس کے چہرے کو چھوا
تھا۔ تبھی اس طلسم کو توڑتے ہوئے دانین فورا جھک کر اس کے
بازو کے نیچے سے نکلتی اس سے دور ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو۔ گھر میں رہتے "
رہتے بور ہو گئی ہوں میں اس لیے باہر جانا چاہ رہی تھی۔ ویسے
بھی خالہ کل تصاویر مانگ رہی تھیں تو۔۔۔ "بگڑے ہوئے لہجے
میں کہہ کر بات ادھوری چھوڑتے ہوئے وہ ساحر کے خوش فہمی
کے غبارے سے ساری ہوا نکال چکی تھی۔ وہ جو اس بات پر
خوش ہو رہا تھا کہ شاید اس کی ناراضگی دانین پر اثر انداز ہو
رہی ہے ، اصل بات کا انکشاف ہوتے ہی اس کے چہرے کے
تاثرات تن گئے۔ مجال تھی جو یہ لڑکی کبھی اس کا دل رکھ
لیتی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

مراد سے کہہ دوں گا میں۔ اس کے ساتھ چلی جایئے گا"
گھومنے پھرنے کے لیے۔ "ساحر بات مکمل کرتا بغیر اس کی سنے
تیز قدموں سے کمرے سے نکل گیا۔ جبکہ دانین اس کی بات
سن کر سلگ ہی تو اٹھی تھی۔

مراد کے ساتھ چلی جایئے گا گھومنے پھرنے کے لیے۔ شادی"
بھی اس کے ساتھ کروا دیتے پھر۔ ہنی مون پہ ہم دونوں آئے
،ہیں اور مجھے باہر مراد لے کر جائے گا۔ ہونہہ !سٹریل، کھڑوس
بد مزاج انسان۔ "وہ جلتی کڑھتی اسے نجانے اور کیا کیا خطاب
دے چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ناشتے کے بعد سے وہ مسلسل کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔ وقت تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا۔ پہلے بوریت سے تنگ آ کر وہ خالہ کو کال کر لیتی تھی لیکن اب انہیں بھی کال کرنے سے جھجھک رہی تھی کہ کال کرتے ہی وہ کل والا مطالبہ پیش کر دیتیں۔ اسے تصاویر بھیجنے کو کہتیں اور وہ تصاویر کہاں سے بھیجتی؟ اس بند کمرے میں تصاویر لے کر بھیجنے سے تو رہی۔

کیا مصیبت ہے؟ "جب بیزاریت عروج پر پہنچی تو وہ ایک دم" کچھ سوچ کر اٹھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ساحر کی تصاویر نہیں بھیج سکتی لیکن میں اپنی تصاویر تو بھیج"
سکتی ہوں نا خالہ کو۔ اگر وہ کھڑوس ہر روز نہ جانے کہاں
کہاں کی سیر کرنے جا سکتا ہے تو میں کیوں نہیں؟ مجھے بھی حق
، ہے گھومنے پھرنے کا۔ ویسے بھی یہ علاقہ کتنا خوبصورت ہے
باہر نکل کر اسے دیکھنا تو بنتا ہے۔ "بڑبڑاہٹ کے عالم میں خود
سے مخاطب ہوتے ہوئے وہ مسکرائی۔ پھر فورا الماری کی جانب
بڑھی۔ بلیو جینز کے ساتھ لائٹ پنک شارٹ کرتی اور پنک
سویٹر نکالتے ہوئے وہ چینج کرنے جا چکی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کچھ دیر بعد ہلکی پھلکی تیاری کر کے اس نے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو سراہتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا۔لبوں پر نیچرل کلر کی لپ اسٹک لگا رکھی تھی۔مسکارے سے بوجھل پلکوں کے ساتھ کھلے بالوں کو ہلکے سے کرل ڈال کر اس نے آگے کی جانب کیا تھا۔اپنی تیاری سے مطمئن ہوتے ہوئے اس نے بلیو اور پنک اسٹالر کو بیڈ سے اٹھا کر گردن کے گرد لپیٹا، پیروں میں بلیو شوز پہنے، پاؤچ کی لمبی سی چین کو ایک کندھے پر لگا کر مخالف پہلو میں گراتے ہوئے اس نے اپنا فون تھاما۔کمرے سے نکلی تو صائمہ سے ٹکراؤ ہوا۔

"صائمہ نے اس کی تیاری کو دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔"بی بی جی کہیں جا رہی ہیں آپ؟

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہاں بس یہیں آس پاس کا علاقہ دیکھنے جارہی ہوں۔ "دانین" نے سرسری انداز میں جواب دیا۔

بی بی جی ابھی تو مراد بستی میں گیا ہے۔ راشن کا کچھ سامان" ختم ہو گیا تھا تو وہی لینے بھیجا ہے اسے۔ دس منٹ انتظار کر لیں وہ آتا ہی ہو گا۔" صائمہ نے اسے مراد کی غیر موجودگی کی اطلاع دی تھی۔ اس کے سامنے ہی ساحر نے مراد کو تاکید کی تھی کہ دانین کو آس پاس کا علاقہ گھما لائے۔

Classic Urdu Material USB #10133202109

نہیں مراد کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے زیادہ دور تک نہیں"
جانا۔ جلدی لوٹ آؤں گی۔ "دانین کا کوئی موڈ نہیں تھا مراد کو
دم چھلا بنا کر ساتھ لے جانے کا ۔

لیکن بی بی جی !ساحر بھائی ڈانٹیں گے۔ "صائمہ روہانسی ہوئی۔"

نہیں ڈانٹے گا وہ، میں نے فون پر اجازت لے لی ہے اس "
سے۔ ڈونٹ وری" !دانین پر سکون لہجے میں کہتی کاٹیج سے نکل
گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

جب تمہیں میری پرواہ نہیں ہے تو ایسے ہی سہی۔ میں کیوں"
ملازموں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں؟ اپنی مرضی کی مالک ہوں
"میں بھی۔ اب جو میرا دل چاہے گا میں بھی وہی کروں گی۔
دل ہی دل میں ساحر سے مخاطب ہوتی وہ ڈھلوانی راستے سے
نیچے اتر رہی تھی یہ جانے بغیر کہ اس سب کا انجام کیا ہو گا۔

››››››››››››››

چہار سو اندھیرا پھیل چکا تھا جب وہ ہاتھ میں کچھ شاپرز تھامے کاٹیج میں داخل
ہوا۔ صائمہ کو کچن میں موجود پا کر وہ کچن کی جانب چلا آیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

صائمہ !یہ سب پلیٹوں میں نکال کر ٹیبل پر لگاؤ۔ ہم لوگ"
آتے ہیں چند منٹ تک۔ "شاپرز شیلف پر رکھتے ہوئے وہ
کمرے کی جانب بڑھا تھا جبکہ اس کے لفظ "ہم "استعمال کرنے
پر صائمہ نے اندازہ لگایا تھا کہ شاید دانین بھی اس کے ساتھ
آچکی ہے۔ ساحر خوشگوار موڈ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔
صبح دانین کے اسے خود سے مخاطب کرنے پر ساحر کو کافی اچھا
لگا تھا۔ کم از کم اس نے پہل تو کی تھی نا۔ اپنے اس رشتے کی
کڑواہٹ دور ہونے کی ایک امید نظر آئی تھی اسے۔ اس لیے
دونوں کے درمیان موجود اس تناؤ کی کیفیت کو ختم کرنے کی
خاطر اس نے خالہ رخسانہ کو کال کر کے دانین کی فیورٹ ڈشز

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور ایک ریسٹورنٹ سے سب کچھ آرڈر پر بنوا کر گھر لایا تھا۔ اسے امید تھی کہ اس چھوٹی سی کوشش سے ان کے درمیان ازدواجی رشتہ نہ سہی کم از کم دوستی کا رشتہ تو قائم ہو جائے گا۔ ان دونوں کے درمیان جس سرد مہری نے اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے وہ سرد مہری تو ختم ہو جائے گی۔ اس لیے وہ اچھے موڈ کے ساتھ گھر آیا تھا لیکن کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کمرہ خالی پاکر وہ چونکا۔

دانین "!واشروم کے ادھ کھلے دروازے کو دیکھ کر اس نے" پکارا تھا لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

چھت پر ہو گی شاید ".کمرے سے نکلتا وہ چھت کی جانب" بڑھ گیا لیکن چھت بھی سنسان پڑی تھی ۔ تیز قدموں سے سیڑھیاں اترتا وہ کچن کی جانب آیا۔

صائمہ دانین کہاں ہے؟ "اس نے صائمہ سے سوال کیا۔" صائمہ اس سوال پر الجھی۔

ساحر بھائی وہ آپ کے ساتھ نہیں آئیں؟ "صائمہ نے سوال" کے بدلے الٹا سوال کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

میرے ساتھ نہیں آئی مطلب؟ وہ میرے ساتھ کب گئی"
"تھیں؟ جب میں یہاں سے گیا تھا تب وہ کاٹیج میں ہی تھیں۔
ساحر صائمہ کی بات پر چونکا تھا۔

جی بھائی !بی بی جی آپ کے بعد ہی گھر سے نکلی تھیں، مجھے"
لگا شاید آپ کے ساتھ آئی ہیں واپس۔ "صائمہ سمجھ نہیں پا رہی
تھی کہ کیسے وضاحت دے اسے۔

گھر سے نکلی تھی ؟ گھر سے نکل کر کہاں گئی؟ "ساحر کو کچھ"
غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

پتا نہیں بھائی !وہ تو یہی کہہ رہی تھیں کہ یہیں قریب ہی"
جارہی ہیں۔ آس پاس کا علاقہ دیکھ کر لوٹ آئیں گی۔ "صائمہ
اس کے انداز پر خائف سی ہو گئی۔

لیکن مراد کو تو ابھی باہر دیکھا میں نے ، میں اس سے کہہ کر"
گیا تھا کہ دانین کے ساتھ جائے۔ "پیشانی پر شکنوں کا جال
بچھائے اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔ وو جب جب یہ کوشش کرتا
تھا کہ اپنے اور دانین کے مابین سب کچھ ٹھیک کر سکے تب تب
وہ کچھ نہ کچھ ایسا کر جاتی تھی کہ معاملات ٹھیک ہونے کی
بجائے مزید بگڑ جاتے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مراد اس وقت راشن کا سامان لینے بستی تک گیا تھا۔ میں نے" بی بی جی سے کہا تھا کہ کچھ دیر انتظار کر لیں لیکن وہ کہنے لگیں وہ اکیلی جائیں گی اور اس کے لیے وہ آپ سے اجازت لے چکی ہیں فون پر۔ "صائمہ کے لہجے میں ہلکا سا خوف تھا۔ وہ ساحر کے غصے سے واقف تھی لیکن زیادہ پریشانی اس بات کی تھی کہ اندھیرا کافی گہرا ہو چکا تھا۔ دانین ساحر کے ساتھ نہیں آئی تھی تو پھر وہ کہاں ہو سکتی تھی؟ ابھی تک لوٹ کر کیوں نہیں آئی تھی؟

Classic Urdu Material ISBN#1013220210

تم تھوڑی سی عقل تو استعمال کر لیتیں۔ اگر اسے اکیلے جانے"
کی اجازت دینی ہوتی تو میں مراد سے اس کے ساتھ جانے کا
کیوں کہتا؟ وہ پہلے کبھی یہاں آئی نہیں ہے ، نہ اسے راستے کا
علم ہے نہ اس علاقے کی جان پہچان۔ منہ اٹھانے نکل گئی ہے
بس اور تم نے جانے دیا اسے ۔ تم جانتی ہو نا یہاں کے راستے
یہاں کی سڑکیں کتنی خطرناک ہیں۔ سڑک کے دونوں اطراف ،
گہری کھائیاں ہیں۔ شام ڈھلتے ہی اوس کرنے لگتی ہے جس کے
باعث سڑکوں پر پھسلن بڑھ جاتی ہے ، ایسے میں ذرا سی بے
احتیاطی بندے کو موت کے منہ میں دھکیل سکتی ہے اور وہ
لڑکی۔۔۔۔ ڈیم اٹ "!ساحر کے غصے کا گراف انتہائی بلند ہوا
تھا۔ لب بھینچ کر کہتا وہ کاٹیج سے نکلا۔ ساتھ ہی فون نکال کر

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202199

دانین کا نمبر ملایا۔ بیل جارہی تھی لیکن اس نے کال ریسیو نہیں کی تھی ۔ ساحر نے پریشانی کے عالم میں دوبارہ کال ملائی لیکن نتیجہ اس بار بھی مختلف نہیں تھا۔

کیا ہوا صاحب جی؟"مراد نے اسے پریشان دیکھا تو اس کی " طرف چلا آیا۔

دانین کاٹیج میں نہیں ہے مراد !اندھیرا اتنا پھیل گیا ہے اور" وہ پاگل لڑکی نہ جانے کہاں ہے اس وقت۔ کال بھی ریسیو نہیں کر رہی۔ "ساحر پھر سے اس کا نمبر ملا رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

لیکن بی بی جی کاٹیج سے کب نکلیں؟ مجھے بتایا ہی نہیں انہوں"
نے کہ انہیں باہر جانا ہے۔ مجھے لگا اندر ہی ہیں۔ "ساحر کی
بات سن کر مراد بھی پریشان ہوا تھا۔

تم اس وقت شاید بستی گئے تھے۔ گاڑی نکالو مراد !ہمیں "
"دانین کو ڈھونڈنے جانا ہے۔ خدا کرے وہ خیریت سے ہو۔
دل میں اٹھتے خدشات کی نفی کرتے ہوئے وہ خدا سے اس کی
خیریت طلب کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

****

پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے وہ گاڑی ادھر ادھر دوڑاتے اس کی تلاش میں سر گرداں تھے لیکن دانین کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ شام ڈھلتے ہی یہاں کی سڑکیں اور ٹورسٹ پلیسز سنسان ہو جایا کرتی تھیں کہ یہ علاقہ جتنا خوبصورت تھا اس سے کہیں زیادہ خطرناک تھا۔ ہر سال نجانے کتنے لوگ یہاں آکر لقمہ اجل بنتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اب سڑکیں بالکل خالی تھیں اور ان سڑکوں کی ویرانی ساحر کے دل میں گھر کرتی جا رہی تھی۔ آس پاس کا سارا علاقہ چھان لینے کے باوجود دانین کہیں نہیں ملی تھی، اوپر سے اس کا فون آن ہونے کے باوجود کال ریسیو نہ کرنا ساحر کی تشویش کو کئی گنا بڑھا رہا تھا۔ اگر وہ ٹھیک تھی تو کال ریسیو کیوں نہیں کر رہی تھی؟ ساحر نے آج سے پہلے

کبھی خود کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا، اس پر غصے آنے کے باوجود وہ خود کو بھی ہزار بار سرزنش کر چکا تھا کہ صبح اگر اس کے کہنے پر اسے اپنے ساتھ لے جاتا تو وہ یوں ضدی پن میں اکیلی نہ تکتی اور نہ اس پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا؟ وہ پاگل لڑکی بغیر کچھ سوچے سمجھے کاٹیج سے نکل گئی تھی۔

صاحب جی !میر اخیال ہے ایک بار بستی کی طرف دیکھ لیتے " ہیں، ہو سکتا ہے بی بی جی وہاں کہیں مل جائیں۔"مراد نے ساحر کو پریشان دیکھ کر مخاطب کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بستی یہاں سے بہت دور ہے مراد !وہ پیدل اتنی دور تک"
کیسے جاسکتی ہے؟ ویسے بھی وہ صائمہ کو کہہ کر گئی تھی کہ
یہیں کاٹیج کے قریب ہی رہے گی۔ "ساحر تفکر کے عالم میں
پیشانی مسلنے لگا۔

لیکن پھر بھی چیک کرنے میں کیا حرج ہے؟ آس پاس کا تو"
"سارا علاقہ چھان مارا ہے۔ اگر یہاں ہوتیں تو مل جاتیں وہ۔
مراد خود بھی اس صورتحال پر پریشان ہو چکا تھا۔

تم ذرا کاٹیج فون کر کے معلوم کرو، ہو سکتا ہے وہ کاٹیج پہنچ "
چکی ہو۔ "ساحر نے کسی امید کے تحت کہا تھا۔ مراد نے اثبات

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

میں سر ہلاتے ہوئے مناسب جگہ دیکھ کر گاڑی ایک جانب روکی پھر فون نکالتے ہوئے کاٹیج کا نمبر ملایا۔ چند لمحے صائمہ سے ، بات کرنے کے بعد اس نے کال منقطع کی۔

کچھ پتا چلا؟ "ساحر کے لہجے میں آس تھی کہ شاید کوئی " مثبت خبر مل جائے لیکن مراد کے نفی میں ہلتے سر نے اس کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ساحر نے گہری سانس لیتے ہوئے سر سیٹ کی پشت سے لگایا۔ چند لمحے آنکھیں بند کر کے وہ کسی سوچ میں ڈوبا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

بستی کی طرف چلو۔ "ایک آخری امید ہی تھی اب کہ شاید "
وہ بستی میں ہو۔ حالانکہ اس کا پیدل اتنی دور تک چلے جانا
ناممکن تھا لیکن ....مراد صحیح کہہ رہا تھا۔ چیک کرنے میں کیا
حرج تھا ؟ وہ اب باہر تاریکی کو گھورتے ہوئے دوبارہ اس کا نمبر
ڈائل کر رہا تھا۔

****

مراد نے بستی میں ایک کشادہ سی گلی میں گاڑی روک دی تھی کہ آگے کی
گلیاں تنگ تھیں۔ گاڑی کا اندر جانا ممکن نہیں تھا۔ سردی کافی زیادہ ہو گئی تھی
تبھی بستی کے لوگ بھی سر شام اپنے اپنے گھروں میں جا چکے تھے۔ اس وقت

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گلیوں میں اکادکا لوگ ہی دکھائی دے رہے تھے۔ ساحر نے کتنے ہی راہگیروں کو اپنے فون کی اسکرین پر موجود دانین کی تصویر دکھا کر اس کی بابت پوچھا تھا لیکن ہر کسی سے نفی میں ہی جواب ملا تھا۔ تھک ہار کر وہ دونوں گاڑی کے قریب آن رکے تھے۔ ساحر ایک ہاتھ گاڑی کی چھت پر ٹکائے، دوسرے ہاتھ سے سینہ مسلتا اندر کی گھٹن کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دانین کی اس لاپرواہ طبیعت پر غصہ بھی آ رہا تھا اور اس کی فکر بھی ہو رہی تھی۔

اب کیا کریں صاحب جی؟ بی بی جی فون بھی نہیں اٹھا رہیں" اور کہیں ملی بھی نہیں۔ وقت بھی کافی زیادہ ہو رہا ہے۔ "مراد سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائے کھڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN# 0132021999

سمجھ نہیں آرہی کہاں ڈھونڈیں اسے۔ وہ یہاں کے راستوں "
سے واقف نہیں ہے مراد !آئے روز یہاں حادثات ہوتے رہتے
ہیں ۔کہیں۔۔۔۔ "وہ بات مکمل کرنے کی ہمت نہیں کر پایا تھا
تبھی بات ادھوری ہی رہ گئی۔ مراد جواباً کیا کہتا؟ دونوں کے
درمیان خاموشی حائل ہوئی تھی۔ کچھ سوچتے سوچتے ساحر اچانک
چونکا تھا۔

اف !پہلے یہ خیال کیوں نہیں آیا مجھے۔ "وہ ماتھے پر ہاتھ"
مارتے ہوئے بولا۔ مراد اس کے اس انداز پر چونکا۔

کونساخیال؟ "اس نے حیران ہو کر ساحر کی جانب دیکھا تھا۔ "

Classic Urdu Material ISBN#1013920109

کچھ نہیں !تم رکو ایک منٹ۔ میں ایک ضروری کال کر کے"
آتا ہوں۔ "ساحر تیزی سے کہتا ایک جانب بڑھا۔ دانین کی
گمشدگی اسے اتنا بدحواس کر گئی تھی کہ اسے یاد ہی نہیں رہا
جس فیلڈ میں وہ تھا وہاں نمبر ٹریس کروانا بائیں ہاتھ کا کھیل
تھا۔ ساحر اب اپنے سیل فون پر کوئی نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

ہاں عاصم !ایک نمبر بھیج رہا ہوں تمہیں۔ ذرا اسے ٹریس کر"
کے اس کی موجودہ لوکیشن پتا کر کے بتاؤ مجھے۔ "دوسری جانب
سے کال ریسیو ہوتے ہی ساحر گویا ہوا۔ پھر کال منقطع کرتے
ہوئے نمبر ٹائپ کر کے میسیج سینڈ کر دیا۔ اب وہ بے چینی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سے عاصم کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔ چند منٹ بعد ہی عاصم کی کال آنے لگی تھی ۔ ساحر نے سرعت سے کال ریسیو کی۔ عاصم اسے نمبر کی لوکیشن بتانے لگا۔

بستی موہن سنگھ؟ لیکن میں تو اسی بستی میں ہوں .یہاں سب" جگہ تلاش بھی کر لیا، لوگوں سے بھی پوچھ گچھ کی۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ "ساحر عاصم کے بتائے گئے ایڈریس کو سن کر چو نکا تھا۔

فون نمبر سے یہی لوکیشن شو ہو رہی ہے سر "!عاصم نے پر" یقین لہجے میں کہا تھا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اچھا ایسا کرو تم میرے نمبر سے میری لوکیشن ٹریس کرو اور"
، مجھے بتاؤ کہ اس نمبر کے اور میرے درمیان کتنا فاصلہ ہے
اس تک پہنچنے کے لیے میں کس سمت جاؤں؟ کیونکہ وہ بستی
میں باہر کہیں نہیں ہے تو شاید کسی گھر میں ہو اور اسے
ڈھونڈنے کے لیے اب میں بستی کے ہر گھر میں تو نہیں
جاسکتا۔ "ساحر نے دانین کو ڈھونڈنے کے لیے ایک اور حل
،تلاشا۔ عاصم نے کال منقطع کیے بغیر اسے انتظار کرنے کو کہا
کچھ دیر بعد ساحر اور مراد عاصم کی ہدایات کے مطابق ایک
خستہ حال سے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

آر یو شیور عاصم؟ یہی لوکیشن ہے ؟ "ساحر تذبذب کا شکار" تھا، دانین یہاں کسی کو جانتی نہیں تھی تو پھر کسی کے گھر میں کیوں موجود تھی؟

جی سر !جو فون نمبر آپ نے دیا اس کے مطابق اسی گھر کی" لوکیشن ہے۔ "عاصم کی بات پر ساحر نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کال کاٹی۔ پھر لکڑی کے اس دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد ایک بوڑھی عورت دروازے پر آئی تھی ۔ دروازہ کھول کر اس نے سوالیہ نگاہوں سے ساحر کو دیکھا۔ مراد پیچھے اندھیرے میں کھڑا تھا تبھی اسے وہ ضعیف خاتون دیکھ نہیں پائیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ماں جی یہ لڑکی آپ کے گھر میں۔۔۔۔ "ساحر نے اپنے فون" کی اسکرین ان کے سامنے کی تھی لیکن بات مکمل کرنے سے قبل ہی اس بوڑھی عورت کے پیچھے دانین بیٹھی دکھائی دے گئی تھی۔ وہ شاید گھر کے مکینوں کے ساتھ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔

ارے آؤ بیٹا !وہ یہیں ہے ہمارے گھر۔ بہت پیاری بچی" ہے۔ "بوڑھی عورت دانین کی تصویر دیکھ کر اسے پہچان گئی تھی تبھی ساحر کو اندر آنے کا راستہ دیا۔ ساحر نے سلگتی ہوئی سی نگاہ دا نین کے کھلکھلاتے ہوئے چہرے پر ڈالی جو اس کی موجودگی سے بے خبر پاس بیٹھے چھوٹے بچے کے ساتھ شرارتیں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کر رہی تھیں۔ ساحر کا دماغ گھوما تھا۔ وہ پچھلے دو گھنٹوں میں اس لڑکی کے لیے کس قدر پریشان ہوا تھا اور وہ محترمہ مزے سے یہاں بیٹھی کھانا تناول فرما رہی تھیں۔ کوئی فکر، کوئی پریشانی، کچھ بھی نہ تھا اس کے چہرے پر۔ وہ لب بھینچتا آگے بڑھا۔ مردانہ قدموں کی چاپ پر دانین کے ساتھ ساتھ سب کی نگاہیں اس کی جانب مڑی تھیں۔ دانین تو اسے سامنے دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی تھی۔ سامنے پلیٹ میں پڑے دال چاول جنہیں وہ ہاتھ سے ہی کھانے میں مگن تھی وہ بھی ادھ کھائے رہ گئے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

تم یہاں؟؟ "وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔ ساحر نے "
شعلے اگلتی نگاہیں اس کے چہرے پر جمائیں، پھر آگے بڑھ کر
اس کی کلائی تمامی اور اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لایا۔

ارے ہاتھ چھوڑو میرا۔ یہ کیا کر رہے ہو؟ ہاتھ تو دھو لینے"
دو مجھے۔ "دانین اس بن بلائی آفت پر ہڑبڑائی تھی لیکن ساحر پر
اس کی کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

ارے بیٹا رک جاؤ۔ کون ہو تم؟ "ایک بوڑھا آدمی جو شاید"
اس گھر کا سربراہ تھا وہ یوں ایک مرد کو زبردستی دانین کو لے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

جانے پر فورا پیچھے آیا تھا لیکن دروازے کے باہر مراد کو دیکھ کر وہ چونکا۔

مراد تم یہاں؟ "مراد سے ان کی اچھی جان پہچان تھی کہ وہ" اکثر بستی میں آیا جایا کرتا تھا۔

جی الطاف چچا !یہ چھوٹے صاحب ہیں ، ہمارے مالک۔ کراچی" سے آئے ہیں ، وہ جو لڑکی آپ کے گھر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی نا وہ ان کی بیوی ہیں۔ بغیر بتائے گھر سے نکل گئیں تو ہم سب بہت پریشان ہو گئے تھے۔ "مراد نے ساحر کا تعارف کرواتے ہوئے ساتھ ہی اس کے رویے کی وضاحت پیش کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

اچھا اچھا !ارے بیٹا یاد آیا۔ دانین بٹیا کا پرس اندر پڑا ہے وہ"
"بھی لیتے جاؤ۔ اس کی کوئی ضروری چیزیں ہوں گی پرس میں۔
الطاف چچا اسے روکتے ہوئے اندر گئے۔ پھر دانین کا پرس لا کر
اسے تھمایا۔

، میں چلتا ہوں چچا !صاحب انتظار کر رہے ہوں گے"
خداحافظ "!مراد جلدی جلدی کہتا واپسی کے لیے مڑ گیا کہ
کہیں دانین کا غصہ ساحر اس پر ہی نہ اتار دے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہ اپنی کلائی اس کی گرفت سے آزاد کروانے کی جدوجہد کر رہی تھی جب ساحر نے اسے لا کر گاڑی میں پٹخا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ میںنرز نہیں ہیں تمہارے اندر ؟ منہ سے" نہیں کہہ سکتے تھے ساتھ آنے کو ؟ ایسے گھسیٹ کر لانے کی کیا ضرورت تھی؟ "دانین اپنی کلائی سہلاتے ہوئے طیش کے عالم میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023201109

اس وقت اگر آپ کی زبان بند رہے اسی میں آپ کی بھلائی "
ہے۔ مجھ سے الجھنے کی کوشش مت کیجیے گا ورنہ جتنا مجھے آپ
پر غصہ ہے ابھی اسی وقت یہاں کھائی سے نیچے پھینک دوں گا
میں آپ کو۔"ساحر نے انگلی اٹھا کر درشت لہجے میں اسے
وارننگ دی۔ ساتھ ہی زوردار آواز کے ساتھ گاڑی کا دروازہ بند
کیا۔ دانین اس دھماکے پر اچھل ہی تو پڑی تھی۔ لیکن اس وقت
زبان بند رکھنے میں ہی عافیت جانی تھی۔

بی بی جی !آپ کا پرس۔ "مراد شاید بھاگتا ہوا آیا تھا تبھی"
پھولے ہوئے سانس کے ساتھ اسے مخاطب کیا۔ ساحر نے سلگتی
ہوئی نگاہ بیک ویو مرر میں نظر آتے دانین کے عکس پر ڈالی جو

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی ۔ مراد نے ڈرائیونگ سیٹ ، سنبھالتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی۔ ساحر کھڑکی پر کہنی جمائے مٹھی لبوں پر رکھے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس وقت مراد اس کے ساتھ تھا۔ اور وہ اس کے سامنے دانین کو کچھ کہنے سے گریز برت رہا تھا۔ لیکن یہ بھی سچ تھا کہ دانین کو اس کی اس لا پرواہی پر معاف کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا وہ۔

گاڑی کاٹیج کی جانب گامزن تھی جب ساحر کی نظر آئینے میں نظر آتے اس کے عکس پر پڑی جو دوپٹے سے ہاتھ پر لگا سالن صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320499

"مراد !گاڑی روکو۔ "ساحر نے حکمیہ لہجے میں کہا تھا۔ مراد نے گاڑی ایک جانب روکی۔ ساحر نے ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل نکال کر گردن موڑے بغیر بوتل دانین کی جانب بڑھائی۔ دانین نے ایک نظر اس کے چہرے کے تنے ہوئے تاثرات کو دیکھا، پھر پانی کی بوتل تھام کر گاڑی سے اتری اور ہاتھ دھونے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ فارغ ہو کر گاڑی میں بیٹھی تو مراد نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کاٹیج میں گاڑی رکتے ہی ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر ساحر فرنٹ سیٹ سے اترا تھا۔ دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے اس نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور دائین کو کھینچ کر گاڑی سے نکالا۔

"مراد !گاڑی پارک کر کے تم اپنے کوارٹر میں جا سکتے ہو۔" بے تاثر لہجے میں مراد سے کہتے ہوئے وہ دانین کو گھسیٹتے ہوئے اندر لایا۔ صائمہ جو گاڑی کی آواز سن کر کاٹیج کے داخلی دروازے پر آکھڑی ہوئی تھی ، دائین کو آتے دیکھ کر اس نے بھی سکون کا سانس لیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

شکر ہے دانین بی بی جی آپ آ گئیں۔ میں تو اتنی"
پریشان۔۔۔ "صائمہ دانین سے کچھ کہہ رہی تھی جب ساحر اس
کے نزدیک ایک پل کے لیے رکا۔

تم جاؤ اپنے کوارٹر میں۔ اور آج جو کچھ بھی ہوا اس کے"
بارے میں تم کسی سے کوئی ذکر نہیں کرو گی۔ ماں جی سے تو
بالکل بھی نہیں۔ "اس سے بات کرتے ہوئے ساحر نے لہجے کو
نارمل رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔

لیکن ساحر بھائی !کھانا گرم۔۔۔ "صائمہ نے کچھ کہنا چاہا تھا"
جب ساحر سخت تاثرات چہرے پر سجائے اس کی جانب مڑا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

آئی سیڈ گو "!سرد لہجے میں ایک ایک لفظ پر زور دیا گیا تھا۔"
صائمہ تھوک نگلتی اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی
جبکہ دانین ساحر کا یہ روپ دیکھ کر حیران تھی۔ اتنے غصے میں
تو وہ آج سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا تو پھر آج۔۔۔ اس کی
سوچوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب ساحر اسے کھینچتے ہوئے کمرے
میں لایا۔

فون کہاں ہے آپ کا؟ "تقریباً غراتے ہوئے ساحر نے سوال"
کیا تھا اس سے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کیوں؟ تمہارا کیا لینا دینا میرے فون سے؟ "دانین نے کہتے"
ہوئے ساتھ ہی پاؤچ پر ہاتھ رکھا جس میں فون موجود تھا۔
ساحر نے اس کی اس حرکت کو بغور دیکھا تھا تبھی دوسرا کوئی
سوال کیے بغیر پاؤچ اس کے کندھے سے کھینچا۔ پھر اسے کھولتے
ہوئے دانین کا فون باہر نکالا۔ اسکرین آن کر کے دانین کے
سامنے کی۔

مسڈ کالز۔۔۔ اتنی مسڈ کالز کا مطلب سمجھتی ہیں آپ؟ 73"
میں پاگلوں کی طرح فون کرتا رہا آپ کو اور آپ نے ایک کال
تک ریسیو کرنا ضروری نہیں سمجھا، کیوں ؟ جب کال ریسیو

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں کرنی تو یہ فون رکھنے کا مقصد کیا ہے؟ "سخت لہجے میں کہتے ہوئے ساحر نے اس کا فون بیڈ پر اچھالا تھا۔

فون سائلنٹ پر تھا۔ مجھے علم نہیں ہو سکا تمہاری کالز کا۔ اور" اگر علم ہوتا بھی تو میں تمہاری کال ریسیو نہ کرتی، جب تمہیں "میری پرواہ نہیں ہے تو میں کیوں۔۔۔

شٹ اپ !جسٹ شٹ اپ "!ساحر کی دھاڑ پر وہ ڈر کر دو" قدم پیچھے ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ نے صائمہ سے جھوٹ کیوں کہا کہ آپ نے اکیلے "
جانے کی اجازت لی ہے مجھ سے؟ اور بستی تک کیسے پہنچیں
آپ؟ "ساحر اس وقت تفتیشی موڈ میں تھا۔

اس لیے کہ مجھے اپنے ساتھ کسی کو دم چھلا بنا کر رکھنے کی "
عادت نہیں ہے۔ اگر ساتھ جانا ہی تھا تو تم خود جاتے۔ جب
تم نہیں گئے تو پھر میں مراد کو کیوں لے کر جاتی؟ کیا لگتا ہے
وہ میرا؟ اور ہاں میں بستی تک گئی، لفٹ لی تھی میں نے کسی
سے۔ وہ تو الطاف چچا کے چھوٹے بیٹے کو زخمی حالت میں دیکھا
میں نے تو اسے سہارا دے کر اس کے گھر چھوڑنے چلی گئی اور
انہوں نے کھانے کے لیے اصرار کیا تو میں منع نہیں کر سکی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اور۔۔۔ "ساحر کا رویہ دانین کو بھی غصہ دلا گیا تھا لیکن پھر بھی وہ وضاحت پیش کرنے لگی تھی۔

آپ کو ذرا سا بھی اندازہ ہے کہ یہ علاقہ کتنا خطرناک ہے؟ " یوں کسی پر بھی بھروسہ کر کے آپ اس سے لفٹ کیسے لے سکتی ہیں؟ اگر وہ شخص آپ کو کہیں اور لے جاتا تو؟ کسی غلط بندے کے ہتھے چڑھ جاتیں آپ تو؟ سوچا ہے کہ کیا انجام ہوتا آپ کا؟ "ساحر کا غصہ کسی طور کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔ دائین نے طیش سے اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جو کچھ بھی ہوتا وہ میرے ساتھ ہوتا۔ اور تم کس حق سے باز" پرس کر رہے ہو مجھ سے؟ مجھے یہ انداز، یہ لہجہ بالکل پسند نہیں ہے۔ اس لیے اپنی حد میں رہ کر بات کرو مجھ سے۔ "دانین بدلحاظی سے کہتے ہوئے ایک جانب سے نکلنے لگی تھی جب ساحر نے اسے واپس دھکیلتے ہوئے دیوار سے لگایا۔

مجھے میری حدود بہت اچھی طرح سے معلوم ہیں۔ اور رہی " بات حق کی تو آپ سے یہ باز پرس کرنے کا حق رکھتا ہوں میں کیونکہ آپ کے تمام تر اختیارات میرے پاس محفوظ ہیں۔ میری ایک بات کان کھول کر سن لیں دانین !آج کے بعد آپ "کہیں بھی مجھ سے پوچھے بغیر نہیں جائیں گی۔ سمجھیں آپ؟

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ساحر کا انداز وارننگ لیے ہوئے تھا۔ دانین نے لب بھینچ کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں اپنے وجود پر تمہارا کوئی حق تسلیم نہیں کرتی۔ جس رشتے کا حق تم مجھ پر جتا رہے ہو نا میں سرے سے اس رشتے کو مانتی ہی نہیں۔ یہ رشتہ صرف نام کا ہے، فقط ایک کھوکھلا رشتہ جس کی قید سے میں بہت جلد آزاد ہو جاؤں گی۔ تم مجھ پر انرجی ویسٹ کرنے کی بجائے خود کو یہ سمجھا لو کہ جدائی ہی ہمارا مقدر ہے۔ آزاد کر دو مجھے کیونکہ آج نہیں تو کل میں تم سے طلاق لے کر رہوں گی۔" دانین ایک جھٹکے سے اس کے بازو کا حصار توڑتی باہر نکلی تھی

Classic Urdu Material USB#10133202109

کیا کہا ابھی آپ نے؟ "اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور جاتی" اس کی کلائی ایک بار پھر ساحر کی گرفت میں آئی تھی۔ دانین نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا۔

وہی کہا ہے جو تم نے سنا۔ "وہ بھی کوئی لحاظ رکھنے کے موڈ" میں نہیں تھی آج۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں دوبارہ سنا چاہتا ہوں۔"ساحر اس کی آنکھوں میں آنکھیں"
ڈال کر گویا ہو اتھا۔

یہی کہ آج نہیں تو کل میں تم سے طلاق لے کر رہوں گی"
اس لیے ...آہ "!بات کرتے کرتے وہ سسکی تھی۔ وجہ ساحر کی
سخت ترین گرفت میں کلائی کی چٹختی ہڈیاں تھیں۔

آج کے بعد اگر یہ منحوس لفظ آپ کی زبان پر آیا تو دوبارہ "
کچھ بولنے کے قابل نہیں رہیں گی آپ۔ اور اسے فقط میری
دھمکی مت سمجھیے گا۔ یہ رشتہ جوڑنے والی رب کی ذات ہے اور
اسے برقرار رکھنے کی قسم میں نے کھائی ہے۔ کم از کم میرے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

جیتے جی تو آپ کی یہ خواہش ہر گز پوری نہیں ہو گی۔ اس لیے مجھ سے دور جانے کا خیال بھی اپنے دماغ سے نکال دیجیے۔ "ہر ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے وہ دانین کو اپنے ارادوں کی مضبوطی سے اور اس کے لیے اپنے جنون سے آگاہ کر گیا تھا۔ اپنی بات مکمل کر کے ساحر نے اس کی کلائی آزاد کی اور کمرے سے نکلنے کی غرض سے دروازے کی جانب بڑھا۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے یوں ڈرا دھمکا کر تم مجھے اپنے"
ساتھ رہنے پر مجبور کر لو گے تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے
ساحر لغاری !میں کبھی اس رشتے کو تسلیم نہیں کروں گی سنا تم
نے؟ بہت بر داشت کر لیا میں نے تمہیں۔ یہاں سے واپس جا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کر میں ایک پل بھی تمہارے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہوں گی۔ یہاں سے جاتے ہی ہمارے اس رشتے کا فیصلہ ہو جائے گا۔ "دانین کی بات نے ، اس کے ضدی لہجے نے ساحر کے قدموں کو زنجیر کیا تھا۔ دروازے کے ہینڈل پر اس کے ہاتھ کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ ماتھے کی ابھرتی رگیں اس کے ضبط کی گواہ تھیں۔ وہ جو ہینڈل گھما کر دروازہ کھول رہا تھا، نہ جانے اس کے دل میں کیا سمائی کہ دروازہ کھولنے کی بجائے اس نے لاک لگاتے ہوئے چٹخنی چڑھا دی۔ دانین نے نا سمجھی سے اس کی اس حرکت کو دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

د۔۔۔دروازہ کیوں بند کیا ہے تم نے؟ "اسے ساحر کے" تاثرات سے خطرے کی بو آئی تھی جو اب جیکٹ اتار کر ایک جانب پھینکتا اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔

یہاں سے جا کر اس رشتے کا فیصلہ کرنا چاہتی ہیں نا آپ؟" میری اور اپنی راہیں الگ کرنا چاہتی ہیں؟ تو ٹھیک ہے میں بھی دیکھتا ہوں آپ کیسے خود کو مجھ سے جدا کرتی ہیں۔ اس دن آپ نے ہی مجھ پر الزام لگایا تھا نا کہ میں نے آپ کے وجود پر اپنے نام کی مہر لگا کر آپ کی ساری راہیں مسدود کر دی ہیں۔ اس دن تو ہمارے درمیان کچھ نہیں ہوا تھا لیکن آج ہو گا۔ جس رشتے کو آپ کھوکھلا کہہ رہی ہیں نا آج اس رشتے کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

حقیقت واضح کروں گا آپ پر۔ آپ سے اپنے تمام تر حقوق وصول کروں گا کہ دوبارہ آپ اتنے دھڑلے سے جدائی کا مطالبہ نہیں کریں گی۔ بہت وقت دے کر دیکھ لیا آپ کو لیکن اب نہیں۔"ساحر کا کہا گیا ایک ایک لفظ گویا دانین کی جان نکال گیا تھا۔

نہیں۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔دور رہو مجھ" سے۔ "دانین کو اگر ذرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ غصے کے عالم میں کہے گئے اس کے الفاظ صورتحال کو اس قدر سنگین بنادیں گے تو وہ بولنے سے پہلے ہزار بار سوچتی۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

اس نے اپنے بچاؤ کا کوئی طریقہ تلاشنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی ساحر اسے دھکا دیتا بیڈ پر گرا چکا تھا۔

چھوڑو مجھے جنگلی انسان !دور رہو مجھ سے۔ "دانین نے روتے" تڑپتے ہوئے مزاحمت کرنی چاہی تھی لیکن ساحر اس کے دونوں ہاتھوں کو قابو میں کرتے ہوئے اس کے وجود پر قابض ہوتا اسے بے بس کر چکا تھا۔

پلیز ساحر۔۔۔ "کوئی جائے فرار نہ پاکر وہ آنکھیں بند کیے" گڑگڑائی تھی۔ اس کی گردن کے گرد لپٹے اسٹالر کو نکالتے ہوئے ساحر نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا جہاں بے بسی رقم تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کانپتے ہونٹ ، لرزتی پلکیں اور پلکوں کی باڑ پھلانگ کر کنپٹی سے ہوتے ہوئے بالوں میں جذب ہوتے آنسو۔

میں اگر چاہوں تو ابھی ایک پل میں آپ کو زیر کر کے آپ" کی ساری اکڑ توڑ سکتا ہوں، آپ کے غرور کو پاش پاش کر سکتا ہوں۔ اور اس وقت یہاں ایسا کوئی نہیں ہے جو مجھے یہ سب کرنے سے روک سکے یا آپ کو مجھ سے بچا سکے۔ آپ جیسے ضدی لوگوں کو ٹھیک کرنا مجھے بخوبی آتا ہے لیکن میں زور زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ ہر طرح سے آپ سے طاقتور ہونے کے باوجود میں آپ کے ساتھ نرمی برت رہا ہوں تو اس کے پیچھے صرف یہی وجہ ہے کہ ہمیں شروع سے ایک ہی بات

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

ذہن نشین کروائی گئی ہے کہ عورت قابل عزت ہے چاہے وہ جس روپ میں بھی ہو۔ آپ تو پھر میری محبت ہیں۔ آپ کو ہرا کر میں کبھی جیت نہیں پاؤں گا بلکہ آپ کی ہار میری ہار ہو گی۔ اس لیے میں آپ کے ساتھ کسی بھی قسم کی زور زبردستی روا نہیں رکھنا چاہتا۔ اپنے نفس پر اپنے جذبات پر قابو رکھنا آتا ہے مجھے .لیکن ایک بات یادر کھیے گا۔ محبت میں کمپرومائز کرنا منظور ہے ، انتظار کرنا بھی منظور ہے لیکن عزت کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں۔ اس لیے آج آخری بار کہہ رہا ہوں۔ مجھ سے بات کرتے ہوئے آئندہ تمیز کے دائرے میں رہیے گا۔ اپنا لہجہ دھیما رکھیے گا اور جدائی کا خیال تو اپنے دل و دماغ میں غلطی سے بھی مت لائیے گا۔ ورنہ دوبارہ آپ کے آنسو بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

"مجھے روکنے کی کوشش میں کار گر ثابت نہیں ہو سکیں گے۔

اپنی بات مکمل کرتا وہ ایک نگاہ غلط اس کے چہرے پر ڈالے بغیر اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا اٹھا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔

جبکہ وہ اپنے حواس یکجا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ چھت پر سردی میں مسلسل ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔ اس وقت دلی اضطراب حد سے بڑھا ہوا تھا، غصے کے عالم میں جو رویہ اس نے دانین کے ساتھ اختیار کیا تھا اس پر اب اسے شدید پچھتاوا ہو رہا تھا۔ اس کی نیچر ایسی تو کبھی نہیں تھی۔ ہر وہ عورت جو اس کے ساتھ کسی نہ کسی رشتے سے جڑی تھی انہیں بہت نرمی، عزت اور محبت کے ساتھ ڈیل کرتا آیا تھا وہ اب تک لیکن آج... خود سے منسلک سب سے اہم رشتے کے ساتھ، اپنی بیوی کے ساتھ وہ اتنا وحشیانہ سلوک کیسے کر گیا تھا؟ یہ احساس ساحر کو پاگل کر رہا تھا۔ وہ دانین کے دل میں اپنے لیے ہلکا سا خوف بٹھانا چاہتا تھا بس تاکہ آئندہ وہ احتیاط کرے اور یوں بنا بتائے کہیں جانے سے پہلے سو بار سوچے لیکن اسے قطعاً اندازہ نہ تھا کہ دانین کے استعمال کیے گئے سخت الفاظ اسے اتنا مشتعل کر دیں گے کہ وہ خود پر سے قابو ہی کھو بیٹھے گا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013902199

ریلنگ پر ہاتھ جماتے ہوئے اس نے سر ہاتھوں میں جکڑا۔ پھر بے بسی کے عالم میں آنکھیں بند کیے چند گہرے سانس لے کر خود کو پرسکون کرنا چاہا۔کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھایا، گھڑی پر وقت دیکھا تو ساڑھے بارہ بجنے والے تھے۔ساحر نے ایک نظر سامنے مراد کے کوارٹر پر ڈالی جہاں لائٹس بند تھیں۔ شاید وہ لوگ سو چکے تھے۔ وہ دبے قدموں سے نیچے آیا۔کچن کی طرف نگاہ اٹھی تو اسے یاد آیا وہ دانین کے لیے کھانا پیک کروا کر لایا تھا اور جب اسے الطاف چاچا کے ہاں سے گھر واپس لے کر آیا تھا تب وہ وہاں کھانا کھا رہی تھی اور اس کا کھانا بھی ادھورا رہ گیا تھا۔ ساحر نے خود بھی دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا تبھی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بھوک کا احساس ہونے پر کچن کی جانب چلا آیا۔ فریج سے کھانا نکال کر اسے گرم کیا۔ پھر کمرے کی جانب آیا تاکہ دانین کو کھانے کے لیے بلا سکے ۔ ساتھ ہی کچھ دیر قبل اپنے رویے پر معذرت بھی کرنی تھی اسے۔

اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا لیکن دروازہ لاکڈ تھا، یقیناً وہ اس کے خوف سے دروازہ لاک کیے بیٹھی تھی۔ اندر سے سنائی دیتی سسکیوں کی آواز ثابت کر رہی تھی کہ رونے کا مشغلہ اب تک جاری ہے۔

دانین دروازہ کھولیں۔" ساحر نے دھیمی آواز میں کہتے ہوئے" دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دانین "!کوئی جواب نہ پا کر ساحر نے پھر اسے پکارا تھا۔"

"چلے جاؤ تم یہاں سے۔ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی، تمہاری شکل تک نہیں دیکھنی۔" وہ گھٹی گھٹی سی آواز میں چلائی تھی۔ لہجہ بھیگا ہوا تھا۔ ساحر نے بے بسی کے عالم میں دروازے کو دیکھا۔

آئم سوری "!آواز پہلے سے بھی دھیمی تھی۔۔دانین نے سنی" ان سنی کر دی۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

دانین پلیز "!ساحر کا لہجہ التجا لیے ہوئے تھا۔"

"اکیلا چھوڑ دو مجھے۔ تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی میری بات؟"
وہ چیخ چلا کر دل میں دبا غصہ نکال رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے۔آپ دروازہ کھولیں اور کھانا کھالیں۔ میں اندر"
نہیں آؤں گا پرامس۔ "ساحر نے مصلحت آمیز انداز اختیار کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

مجھے نہیں کھانا !تمہاری باتوں ، تمہاری دھمکیوں سے ہی پیٹ" بھر گیا ہے میرا۔ "بات کرتے کرتے اس کی آواز بھرا گئی تھی ۔ ساحر نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن پھر خاموش ہو گیا۔جانتا تھا کچھ کہنے کا فائدہ نہیں ہے اس وقت۔ وہ کوئی بات نہیں سنے گی اب۔ تبھی خاموشی سے وہاں سے ہٹ گیا۔ کچن میں آکر کھانا واپس فریج میں رکھا۔ پھر خود باہر آ کر بے دم سا آتشدان کے سامنے رکھی ایزی چیئر پر بیٹھ گیا۔ سر کرسی کی پشت سے لگاتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنی دکھتی پیشانی کو مسلنے لگا۔ اس وقت یہاں باہر اچھی خاصی سردی تھی۔کوئی بستر بھی نہیں تھا اور اس کی جیکٹ بھی کمرے میں ہی رہ گئی تھی ۔ جسم پر فقط ٹی شرٹ تھی لیکن اس کے باوجود

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

،سردی اس پر اثر انداز نہیں ہو رہی تھی۔ جب دل جل رہا ہو پوراوجود ہی آگ کی ان دیکھی لپیٹوں میں ہو تو بیرونی موسم بھلا کیا اثر دکھائیں گے وجود پر۔ اس میں اس وقت آتش دان میں لکڑیاں تک سلگانے کی ہمت نہیں تھی۔ یا شاید وہ جان بوجھ کر اس سردی میں باہر بیٹھ کر خود کو دانین کے ساتھ اپنائے جانے والے سخت رویے کی سزا دینا چاہ رہا تھا۔

رات کا تیسرا پہر شروع ہو چکا تھا جب کسی نامانوس سے احساس کے تحت اس کی آنکھ کھلی۔ چند پل خالی الذہنی کی کیفیت میں سامنے دیکھتے رہنے کے بعد وہ سیدھا ہوا تو جاگنے سے قبل اپنا دیکھا جانے والا خواب یاد آیا تھا جہاں اس نے خود کو جائے نماز پر کھڑا دیکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

ارد گرد پھیلا اندھیرا اس بات کا گواہ تھا کہ وہ تہجد کی نماز ادا کر رہا تھا۔ پھر منظر بدلا تھا، اب وہ دوزانوں بیٹھا ہوا تھا۔ ہاتھ دعا کے لیے اٹھا رکھے تھے، چہرے پر تشنگی لیے، جذب کے عالم میں نجانے وہ خدا سے کیا مانگ رہا تھا جب ایک جانب سے سفید دودھیا روشنی کی ایک لکیر دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھتی اس کی پیشانی میں سرایت کر گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر سکون پھیلتا چلا گیا۔ دل ایک دم ہر طرح کی بے چینی اور اضطراب سے آزاد ہوا تھا اور جیسے ہی روشنی کی وہ لکیر غائب ہوئی اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔

اس خواب کا کیا مطلب تھا بھلا؟ وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔ اضطراب کا شکار تو وہ واقعی تھا لیکن کیا یہ خواب ایک اشارہ تھا اس کے لیے اللہ کی طرف سے؟ اللہ

Classic Urdu Material ISBN 1013320109

پاک نے اسے اپنی طرف بلایا تھا؟ سکون دینے کے لیے؟ پریشانیوں اور آزمائشوں کو ختم کرنے کے لیے؟

ساحر نے فون کی اسکرین آن کرتے ہوئے وقت دیکھ تو سوا تین کا وقت ہو رہا تھا۔ مطلب اب تہجد کا وقت تھا۔ آج سے پہلے اس نے کبھی تہجد کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ ہاں البتہ فرض نمازوں میں کبھی کوتاہی نہیں کی تھی لیکن آج رب تعالی نے خود اسے تہجد کے لیے بلاوا دیا تھا۔ وہ اس بلاوے کو کیسے نظر انداز کرتا؟ ساحر نے فون ایک جانب پڑی میز پر رکھتے ہوئے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔ پھر اس جانب چلا آیا۔ ہینڈل گھما کر چیک کیا تو دروازہ اب بھی لاک تھا۔ البتہ اب اندر سے کسی قسم کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

وہ گہری سانس لیتا پلٹ گیا۔ کاٹیج کے باہر ایک چھوٹے سے حصے کو تراش خراش کر کے لان بنایا گیا تھا۔ دو کیاریاں بھی تھیں جن میں لگے پودوں کو پانی دینے کی غرض سے باہر بھی ایک نل لگایا گیا تھا۔ ساحر نے وضو کی غرض سے اس نل کا رخ کیا۔

وضو کرنے کے بعد اس نے وہیں اکلوتے بلب کی روشنی میں لان کی گھاس پر ہی نوافل کی نیت باندھ لی۔ نوافل ادا کرتے ہوئے سکون کی ایک لہر تھی جس نے اس کے وجود کا احاطہ کیا تھا۔ خاموشی، اوپر سے پُر کیف سا ماحول اس کی ساری تھکن کو کہیں دور لے گیا تھا۔ اسے یوں لگا تھا جیسے اس کے ارد گرد روشنی کا ایک ہالہ سا بن گیا ہو۔ آنکھیں بند کیے، لبوں پر ہلکی سی مسکان سجائے اس نے اس لمحے رب کو اپنے بے حد قریب محسوس کیا تھا۔ اس بھاگتی دوڑتی،

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

افراتفری کی زندگی میں لوگ جس سکون کی تلاش میں دربدر بھٹکتے تھے ساحر نے اس سکون کو تہجد کی نماز میں پالیا تھا۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی ساحر کی بند آنکھوں کے سامنے دانین کا سراپا لہرایا۔ بے خودی کے عالم میں ہی اس کے لب رب سے اپنے اور دانین کے رشتے کی بہتری کی دعا مانگنے لگے تھے۔ کسی معجزے کی ایک امید باندھی تھی۔ اس نے اپنے اور اس کے پاکیزہ رشتے کے درمیان موجود ساری غلط فہمیوں کے دھل جانے کی التجا کی اور اس کی اس پر خلوص التجا پر دور آسمانوں کے اس پار کن فرما دیا گیا تھا۔ دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس لمحے دنیا جہان کا سکون اس کے چہرے پر دکھائی دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

وہ اب گھٹنوں کے بل بیٹھا جوتے پہن رہا تھا تبھی مراد اپنے کواٹر سے نکلتا دکھائی دیا۔ شاید وہ کھڑکی سے ساحر کو دیکھ چکا تھا۔

صاحب !آپ اس وقت باہر سردی میں ؟ سب خیریت ہے" نا؟ "مراد نے اسے بغیر کسی شال یا جیکٹ کے دیکھا تو تحیر کے عالم میں سوال کر گیا۔

ہاں مراد خیریت ہی ہے۔ بس ویسے ہی دل چاہ رہا تھا کھلی" "فضا میں سانس لینے کا۔ اس لیے باہر چلا آیا۔

ساحر نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

صاحب اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتائیں۔ "مراد ہاتھ "
باندھے سر جھکائے کھڑا تھا۔

کم آن یار ایسے بی ہیو مت کیا کرو جیسے تم ہمارے غلام ہو۔"
تمہارا یوں سر جھکا کر کھڑا ہونا اچھا نہیں لگتا مجھے۔ "ساحر اس
کی بات کو ٹال گیا تھا۔ مراد نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔آج
سے پہلے تک ساحر بہت لیے دیے انداز میں رہتا تھا ان کے
ساتھ۔ کام کی اور دوٹوک بات کرتا تھا۔ بلاوجہ کبھی مخاطب
بھی نہ کیا تھا۔ مراد بھی خاموش رہتا کہ وہ مالک تھا، رعُب

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

رکھنا اس کا حق تھا لیکن اب اس وقت اس کا انداز بالکل بدلا ہوا سا تھا، یوں جیسے ان کا برسوں کا یارانہ ہو۔

اچھا سنو مراد !کاٹیج کی چابیاں کہاں ہیں؟ ''اچانک کوئی خیال " آنے پر ساحر نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

صاحب میرے پاس ہی ہیں۔ کوارٹر میں سنبھال کر رکھی ہیں۔'' آپ کو چاہیے کیا؟ "مراد نے جواب دینے کے ساتھ ساتھ سوال بھی کر ڈالا۔ ساحر نے منہ سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا کہ وہ مراد کو نہیں بتا سکتا تھا اسے چابیاں کیوں چاہیے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں لے کر آتا ہوں چابیاں۔ ''مراد شال کو ٹھیک کرتا واپس" پلٹ گیا۔ اس نے بھی سوال نہیں کیا تھا کہ اس وقت چابیوں کی کیا ضرورت آن پڑی۔چند لمحوں بعد وہ دوبارہ حاضر ہوا تھا اور چابیاں ساحر کو تھمائیں ۔

شکریہ !تم آرام کر لو جا کر۔ ''ساحر کی چین میں موجود کیز'' کو دیکھتا ہوا بولا۔ پھر خود بھی کاٹیج کی جانب بڑھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دو کیز ٹرائے کرنے کے بعد بالآخر تیسری کی سے لاک کھل گیا تھا۔ ساحر محتاط انداز میں ہینڈل گھماتا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اندر آتے ہی نگاہ بیڈ پر بے ترتیب انداز میں لیٹی دانین تک گئی تھی جو سمٹی ہوئی سی نیند کی آغوش میں تھی۔ بے خبری کی اس کیفیت میں ایک بازو بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ رخسار کے نیچے تھا۔ ساحر قدموں کی چاپ پیدا کیے بغیر آگے بڑھا۔ ارادہ یہی تھا کہ اس کا نیچے لٹکتا بازو بیڈ پر کر کے اوپر بلینکٹ دے دے گا لیکن قریب جاتے ہوئے اس کے بازو پر نگاہ پڑی تو ٹھٹھک سا گیا۔ کلائی پر الگ الگ جگہ پر دو کٹ لگے ہوئے تھے جہاں خون جم چکا تھا جبکہ وہیں نیچے فاصلے پر کانچ کی سرخ چوڑیوں کے چند ٹکڑے بھی موجود تھے۔ ساحر کو بے اختیار گذشتہ رات یاد آئی جب دانین کی مزاحمت پر ساحر نے طیش کے عالم میں اس کی دونوں کلائیوں کو جکڑا تھا، تب دانین کی کلائی میں موجود چوڑیوں

Classic Urdu Material ISBN#9013302409

میں سے دو چوڑیاں ٹوٹتے ہوئے اس کی کلائی کو زخمی کر گئی تھیں۔اس وقت تو غصے کے عالم میں ساحر نے دھیان نہیں دیا لیکن اب اس کے وجود پر اپنے دیئے گئے زخم دیکھ کر اندر کہیں درد کا احساس جاگا تھا۔آنکھوں میں اذیت کی لہر سی دکھائی دی تھی۔وہ وہیں سے پلٹا۔کچن میں آکر ایک کیبنٹ سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا، پھر اس میں سے آٹمنٹ نکالتے ہوئے واپس کمرے میں آیا۔وہ اب بھی نیند میں ہی تھی۔ساحر وہیں بیڈ کے قریب نیچے بیٹھا۔پھر نرمی سے اس کے زخم پر مرہم لگایا۔مرہم لگانے کے بعد اس کی نگاہ دانین کے

چہرے تک گئی تھی۔رخساروں کی سرخی پر آنسوؤں کے نشانات ابھی تک واضح تھے اور اس کی پلکیں۔۔۔ساحر کی تمام تر توجہ ان پلکوں نے اپنی جانب کھینچ لی۔پلکوں پر نمی چمک رہی تھی۔آنکھیں سوجن کا شکار دکھائی دے رہی

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

تھیں۔شاید وہ ساری رات روتی رہی تھی۔پلکوں کی نمی ظاہر کر رہی تھی نیند کچھ دیر قبل ہی اس پر مہربان ہوئی ہے۔

آئم سوری دانین "!اس کی موجودہ حالت دیکھ کر ساحر کے" دل میں پھر سے پچھتاوؤں نے سر اٹھایا تھا۔ اس کی آواز اتنی آہستہ تھی کہ وہ خود بھی بمشکل سن پایا تھا۔اتنی دھیمی آواز نے دانین کی نیند میں کوئی خلل نہیں ڈالا تھا۔

،میں جانتا ہوں کل رات بہت تکلیف دی میں نے آپ کو" لیکن آپ کا بار بار علیحدگی کا مطالبہ ۔۔۔ "ساحر نے بات

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ادھوری چھوڑی تھی ۔ اس کے چہرے پر جمی آنکھوں میں اذیت کا احساس مزید گہرا ہوا تھا۔

بات اگر صرف میری محبت کی ہوتی تو میں آپ کی خوشی کی خاطر آپ سے دستبردار ہو جاتا دانین ! کبھی خود کو آپ پر مسلط نہ کرتا۔ لیکن آپ کو اپنے ساتھ باندھے رکھنے کی وجہ کچھ اور ہے۔ ایک بار پہلے انجانے میں ہی سہی لیکن میری وجہ سے طلاق کا داغ لگ چکا ہے آپ کے وجود پر۔ میں اندازہ کر سکتا ہوں کہ کن مشکلات سے گزری ہوں گی آپ۔ کیسے دنیا کی نگاہوں کا سامنا کر کے آپ نے سروائیو کیا ہوگا ان حالات میں۔ میں نہیں چاہتا دوبارہ میری وجہ سے وہی بد نامی سہنی

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

پڑے آپ کو ۔ایک بار پھر آپ طلاق کا دھبہ لے کر لوگوں کی زہریلی نگاہوں کا سامنا کریں، لوگ آپ کو ایک ٹھکرائی ہوئی عورت کے طور پر دیکھیں اور ان کی نگاہوں میں آپ کے لیے حقارت یا تضحیک ہو۔ میں آپ کو واپس اس پوائنٹ پر نہیں لے جانا چاہتا جہاں سے تین سال قبل آپ نے سفر شروع کیا تھا۔ میں آپ کو پھر سے تنہائیوں کی دلدل میں نہیں دھکیل سکتا۔ آپ کا ڈر جائز ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ آپ کے ساتھ زور زبردستی کر کے کوئی رشتہ بنانے کے بارے میں میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔فی الحال ہمیں اس رشتے کو وقت دینا ہو گا۔کم از کم تب تک جب تک آپ کی نظر میں میں، اور آپ کے خونی رشتوں کی نظر میں آپ بے گناہ ثابت نہیں ہو جاتیں۔ اس کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بعد ساتھ رہنے کا یا جدا ہونے کا ہر فیصلہ کرنے کا مکمل اختیار آپ کے پاس ہو گا۔ "یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ دل کی بات کہتا چلا گیا تھا۔آواز اب بھی سرگوشی کی مانند تھی۔ یہ سب باتیں شاید وہ اس کے سامنے کبھی نہ کہہ پاتا، یا شاید وہ کبھی کہنے کا موقع ہی نہ دیتی۔اب بھی وہ سو رہی تھی تبھی ساحر یہ سب کہہ گیا ورنہ اس کے سامنے محبت کا اظہار کرنے کی ہمت کہاں تھی اس میں۔ اسے علم تھا اسے اس کی محبت سمیت ٹھکرایا جائے گا تبھی وہ ہر بات دل میں چھپائے رکھتا تھا۔ لیکن آج اسے بے خبر پا کر سب کہہ دیا تھا۔ جواباً اس کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔ وہ اب بھی آنکھیں بند کیے نیند کی وادیوں میں گم تھی ۔ ساحر نے

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

نگاہوں کا رخ پھیرا۔ پھر انگلی سے آنکھ میں آئی نمی کو صاف کیا، نیچے گرے کانچ کی چوڑیوں کے ٹکڑے اٹھائے اور آئنمنٹ لے کر، بنا آواز پیدا کیے کمرے سے نکل گیا۔ جبکہ بیڈ پر لیٹی دانین کی آنکھ میں کب سے ٹھہرا آنسو بہہ نکلا تھا۔ آنکھیں کھول کر اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے اس نے لب بھینچ کر سسکیوں کو روکنے کی کوشش کی تھی ۔ ساحر کے لبوں سے نکلنے والا ایک ایک لفظ سنا تھا اس نے ۔اس کے لہجے کی اذیت کو محسوس کیا تھا۔ اس کی باتوں سے چھلکنے والی اپنی فکر مندی کو بھی نوٹ کیا تھا اور پہلی بار اسے ساحر کے لہجے میں سچائی محسوس ہوئی تھی۔ پہلی بار اس سوچ نے اس کے دماغ پر دستک دی تھی کہ کہیں وہ ساحر کو سمجھنے میں غلطی تو نہیں کر رہی؟

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

کہیں واقعی اپنی نفرت کی آگ میں جلتی وہ ایک بے گناہ کو تو سزا نہیں دے رہی ؟ کیا واقعی ساحر بے قصور تھا؟ اس کا مجرم ساحر نہیں کوئی اور تھا؟ اور اگر یہ سچ ہوا تو؟؟ وہ زندگی کے کسی مقام پر اس کے سامنے بے قصور ثابت ہو گیا تو ؟؟ وہ خود سے کبھی نظریں ملا پائے گی ؟ پچھتاوؤں کی دلدل سے نکل پائے گی؟ اب تک اس نے ساحر میں صرف خوبیاں ہی دیکھی تھیں۔ اگر عدن اور اپنی مہندی کی رات کو وہ اپنی زندگی سے اپنے دل و دماغ سے نکال دیتی تو ساحر ہر طرح سے ایک، بہترین انسان تھا۔ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل مرد ہو سکتا تھا جسے رشتوں کو نبھانا،ان کو عزت دینا آتا تھا۔ تو کیا وہ غلط تھی ؟ ساحر کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار تھی ؟ کیا واقعی اس رشتے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کو ایک موقع دینا چاہیے ؟ مختلف سوچیں اس کے دماغ پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔ وہ بیڈ سے اٹھ بیٹھی ، آنکھوں کو مسلتے ہوئے اس کی نگاہ اپنی کلائی پر لگے مرہم پر جم گئی ۔ساحر یہ مرہم لگارہا تھا جب اس کے لمس سے دانین کی آنکھ کھلی تھی لیکن وہ آنکھیں بند کیے چت لیٹی رہی تھی۔ ساحر اسے سوتا سمجھ کر ہر بات کہہ گیا تھا اور ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنی محبت کا اظہار بھی کر گیا تھا لیکن ...اگر وہ اس کی محبت پر ایمان لے آئے ، ماضی کی ہر بات بھلا کر اسے صحیح مان لے تو کیا زندگی میں کبھی اپنے کسی خونی رشتے کا سامنا ہونے پر وہ ان کے سامنے سر اٹھا پائے گی ؟ اس کے وجود پر تو پہلے ہی ساحر کے نام کی تہمت لگائی گئی تھی ، اب اگر کبھی کسی اپنے سے سامنا ہو بھی

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

جائے تو ساحر کو اس کے شوہر کے روپ میں دیکھ کر دانین پر لگی تہمت مزید پختہ ہو جاتی ۔اس کے رشتوں کو یقین ہو جاتا کہ دانین کا واقعی ساحر کے ساتھ افیئر تھا تبھی شاہ مینشن سے نکلتے ہی اس نے ساحر سے شادی رچالی۔ کوئی اس بات پر یقین نہیں کرے گا کہ مہندی کی رات بڑی پھوپھو کے گھر میں ساحر کا آنا بھی ایک اتفاق تھا اور اس کی دانین سے شادی ہونا بھی اتفاق تھا۔ خاص طور پر ارسل جس نے مشکل وقت میں بھی دانین کا یقین کیا تھا۔ سب کے دھتکارنے کے باوجود اس کا سہارا اور اس کی ڈھال بنا تھا، وہ اگر ساحر اور دانین کو ایک ساتھ دیکھتا تو کیسے ری ایکٹ کرتا؟ کیا اس کا دانین پر سے یقین متزلزل نہ ہوتا؟ شاید وہ بھی یہی سمجھتا کہ عدن کے نکاح میں ہوتے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہوئے بھی دانین نے ساحر کے ساتھ تعلقات رکھے اور عدن سے طلاق کے بعد ساحر سے شادی کر لی۔ پھر کون یقین کرے گا اس کا کہ اس رات کے حوالے سے سب کو غلط فہمی ہوئی تھی ؟ کون یقین کرے گا کہ اس نے طلاق سے قبل ہمیشہ خود کو عدن کی امانت سمجھا تھا اور اس امانت میں کسی خیانت کی مرتکب نہیں ہوئی تھی وہ۔ ساحر کو اور اس رشتے کو اپنانے کے بعد اس کے وجود پر لگا داغ مزید گہرا ہو جاتا۔

اف "!بے بسی کے عالم میں اس نے سر کو دونوں ہاتھوں"
،میں جکڑا تھا۔ عجیب مقام پر لا کھڑا کیا تھا زندگی نے اسے جہاں سے وہ نہ آگے بڑھ سکتی تھی اور نہ پلٹ سکتی تھی۔ نہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

خود کو خوش رکھنے کا اختیار تھا اس کے پاس اور نہ وہ اپنے وجود سے دوسروں کو کوئی خوشی دے سکتی تھی۔ شاید زندگی کے اگلے تمام ابواب پر اس کے لیے بے بسی رقم تھی ، شدید بے بسی ۔

****

دوپہر ڈھل رہی تھی جب وہ سٹنگ ایریا میں بیٹھی دکھائی دی۔رات کا بیتا واقعہ اب اثر دکھا رہا تھا۔اس کا سر درد سے پھٹے جا رہا تھا اور اس بات کا ذکر جب اس نے صائمہ سے کیا تو صائمہ کے پاس سر درد کا بہترین حل موجود تھا۔سر میں تیل کا مساج۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دانین نے انکار کیا تھا لیکن صائمہ کے بے حد اصرار پر ہتھیار ڈال گئی تھی۔ نتیجتاً اب صائمہ اس کے بالوں میں بڑی مہارت سے تیل کی مالش کر رہی تھی اور وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔اس کی انگلیوں میں گویا جادو تھا شاید جس نے کچھ ہی دیر میں دانین کا سر درد بھگا دیا تھا۔درد میں کچھ افاقہ ہوا تو اس کے چہرے پر بھی سکون دکھنے لگا۔

دیکھا بی بی جی !میں نے کہا تھا نا کہ ایک بار مالش کروا کے" دیکھیں۔آرام نہ آیا تو پیسے واپس۔ ”صائمہ بوتل بند کر کے رکھتے ہوئے کھکھلائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دانین نے حسرت بھری نگاہ اس کے ہنستے مسکراتے چہرے پر ڈالی۔نجانے کتنا عرصہ ہو گیا تھا اسے یوں بے خود ہو کر ہنستے ہوئے۔ اب تو مسکرانا تک مشکل کر دیا تھا زندگی نے اس کے لیے۔

صائمہ !ادھر آکر بیٹھو میرے پاس۔ میرے ساتھ باتیں کرو۔"
صائمہ کو کچن میں مصروف ہوتے دیکھ کر دانین اسے روکنے "
لگی، ساتھ ہی کندھوں کے گرد شال درست کی۔ تیل لگے
بالوں کو صائمہ نے ڈھیلے سے جوڑے میں باندھ دیا تھا۔ صائمہ
بلا چوں چراں اس کے پاس آ بیٹھی۔ اس کے پاس تو باتوں کا
پنڈورا باکس تھا۔ایک بار باتیں شروع ہوتیں تو پھر اس کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

زبان کسی مشین کی طرح چلتی جاتی۔دانین کو اچھا لگتا تھا اسے محویت سننا ۔

بی بی بی ایک بات پوچھوں؟" بولتے بولتے صائمہ نے اچانک" اسے مخاطب کیا۔وہ جو صوفہ پر آلتی پالتی مارے، ٹھوڑی ہتھیلی پر جمائے بیٹھی اسے سن رہی تھی اس کی بات پر چونکی۔

ہاں پوچھو؟''صائمہ کے انداز نے اسے محتاط کیا تھا۔''

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

کل رات ساحر بھائی نے آپ کو مارا تھا کیا؟ "صائمہ نے"
ڈرتے ڈرتے سوال کیا تھا۔دانین نے نا سمجھی سے اسے
دیکھا۔بھلا اسے کیونکر ایسا لگا کہ ساحر نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہو
گا؟

نہیں تو، وہ بھلا کیوں مارے گا مجھے۔ وہ اچھا انسان ہے"
صائمہ !عورت پر ہاتھ اٹھانے کو مردانگی نہیں سمجھتا۔ ""نجانے
کیوں دانین اس کا دفاع کر گئی تھی۔

مجھے پتا ہے ساحر بھائی اچھے انسان ہیں، نیک دل اور صاف "
نیت کے۔ لیکن کل رات وہ بہت غصے میں تھے نا جب آپ کو

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

لے کر آئے۔ تو مجھے لگا شاید ...اور پھر آپ کی کلائی پر وہ زخم بھی تو بنا ہوا ہے۔"صائمہ نے اپنے کیے گئے سوال کی وجہ بھی بیان کی تھی۔ دائین نے نظریں جھکا کر کلائی کو دیکھا۔ آئمنٹ زخم میں جذب ہو چکا تھا شاید اور چوڑیوں کازخم واضح تھا تو صائمہ اس زخم کو دیکھ کر سمجھ رہی تھی کہ ساحر نے یقیناً اسے مارا ہے۔

یہ زخم تو چوڑیاں ٹوٹنے سے لگا ہے صائمہ ! کبھی کبھار جو " کچھ ہمیں نظر آرہا ہو تا ہے ضروری تو نہیں وہی سچ ہو۔"وہ روانی میں ہی کہہ گئی تھی لیکن پھر ایک دم اپنی کی گئی بات پر چونکی۔آج وہ یہ بات صائمہ کو سمجھا رہی تھی کہ جو کچھ نظر آتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ہے کبھی کبھار اصل وہ نہیں ہوتا لیکن ایک عرصہ سے وہ اس سب کو حقیقت سمجھتی رہی تھی جو اس نے دیکھا اور جو اس کی عقل نے تسلیم کیا۔ دل و دماغ نے ساحر کو مجرم ٹھہرایا اور وہ اس بات پر مہر لگا کر بیٹھی رہی۔ تب یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ ہر آنکھوں دیکھی، کانوں سنی بات سچ نہیں ہوتی ۔

کیا ہوا بی بی جی؟ "صائمہ اسے کسی گہری سوچ میں گم دیکھ" کر بولی۔

"نہیں کچھ نہیں۔ ایسے ہی بس کچھ سوچ رہی تھی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین نے اسے ٹالا۔ پھر کسی خیال کے تحت اس کی جانب دیکھا۔

ایک بات بتاؤ صائمہ !تم مراد سے کتنی محبت کرتی ہو ؟ "یہ" سوال کرتے ہوئے دانین کالہجہ بہت سادہ سا تھا، اس کی بات پر صائمہ کے چہرے پر قوس و قزاح کے رنگ بکھرے تھے۔ اس کا جھینپ جانا دانین نے بغور نوٹ کیا تھا۔

یہ بھلا کیسا سوال ہوا بی بی جی ؟ اپنے شوہر سے تو ہر کوئی " محبت کرتا ہے ۔ "وہ جھینپ کر بولی تھی۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

اور اگر کسی کو اپنے شوہر سے محبت نہ ہو تو ؟ "دانین یک "
ٹک اس کے چہرے کو دیکھے گئی۔ وہ عام سے نقوش والی عورت
اپنے شوہر کا نام سن کر ہی کیسے گلنار ہو گئی تھی ۔ دانین کو
اس وقت وہ دنیا کی سب سے خوبصورت عورت لگی تھی ۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ جسے اللہ نے آپ کی زندگی کا ساتھی‘‘
چنا ہو اس کے لیے دل میں محبت بھی اللہ پیدا کر تا ہے
۔نفرتیں تو ہم انسان پھیلاتے ہیں بی بی جی !میاں بیوی تو جب
نکاح کے دو بول بولتے ہوئے اللہ کی رضا کے تحت ایک
دوسرے کو قبول کرتے ہیں تب ہی انکے درمیان محبت کی
شروعات ہو جاتی ہے ۔ "صائمہ کی بات پر وہ خاموش ہو گئی

Classic Urdu Material ISBN#1013920199

تھی۔ اسے نہیں علم تھا کہ وہ یہ سب سوالات کیوں کر رہی ہے صائمہ سے، لیکن شاید کچھ جاننے کی جستجو تھی جو دل میں پنہاں تھی۔

پرسوں میں نے دیکھا تھا مراد کسی بات پر تم پر چیخ رہا تھا۔'' غصے میں تمہیں ڈانٹ رہا تھا۔ تو کیا تمہیں برا نہیں لگا؟ اس پر غصہ نہیں آیا؟ اسے چھوڑنے کا دل نہیں چاہا؟ ''دانین نے کچھ سوچ کر ایک اور سوال کیا تھا۔ صائمہ چند پل کے لیے خاموش ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

غصہ تو آتا ہے بی بی جی !برا بھی لگتا ہے لیکن چھوڑنے کا"
، خیال کبھی دل میں نہیں آیا۔ جب عورت کا سب سے اہم
سب سے قیمتی رشتہ اسے ڈانٹتا ہے تو عورت ٹکڑوں میں تقسیم
،ہو جاتی ہے پھر چاہے غلطی اسی کی ہو۔ عورت تو نازک ہے نا
کانچ کی مانند، سختی کرو گے تو ٹوٹے گی ہی۔ سنبھال کر رکھو گے
تو وہ نکھرتی چلی جائے گی۔ مجھے بھی جب مراد ڈانٹے تب غصہ
آتا ہے لیکن کچھ دیر بعد ہی سارا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے، اپنی
غلطی دکھائی دینے لگتی ہے۔ مرد کبھی بلاوجہ اپنی بیوی کو ڈانٹ
ڈپٹ نہیں کرتا۔ اگر وہ ایسا کر رہا ہے تو یا تو اس ڈانٹ میں
آپ کی بھلائی چھپی ہوتی ہے یا پھر مرد ذہنی طور پر الجھا ہوا
ہوتا ہے۔ایسے میں جواباً بیوی کی بد زبانی اس کا دماغ مزید

ClassicUrduMaterial ISBN#1013220109

خراب کرے گی اور معاملہ بگڑتا جائے گا۔ تو ایسی صورتحال میں عورت کو ہی تحمل سے کام لینا چاہیے۔ اگر اس ڈانٹ کی وجہ اس کی کوئی غلطی ہے تو اس غلطی کو سدھارے، اور اگر اس کا شوہر کسی بیرونی مسئلے کی وجہ سے پریشان ہے تو اس کو دماغی طور پر پرسکون کرنے کے جتن کرے۔ مرد باہر کے سرد و گرم سے اپنے بیوی بچوں کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے ۔ انہیں گھر میں ہر آسائش فراہم کرنے کے لیے باہر دھوپ میں جلتا ہے۔ لوگوں کی طرح طرح کی باتیں سنتا ہے۔ ایسے میں گھر آکر بھی اسے سکون نہ ملے تو اسے کیا فائدہ گھر آنے کا؟ میں نے بھی مراد کی ڈانٹ خاموشی سے سنی کیونکہ میں جانتی تھی وہ مجھے میری ہی غلطی پر ڈانٹ رہا ہے۔ لیکن

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202199

اس کے بعد جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تب اس نے خود اپنے رویے کی معافی مانگی مجھ سے۔ ایک عورت کے لیے تو اتنا ہی ،کافی ہوتا ہے ۔ "صائمہ زمین پر انگلی سے نادیدہ لکیریں کھینچتی کہتی چلی گئی۔ دانین کی رشک بھری نگاہیں اب بھی اس کے جھکے سر پر جمی تھیں۔

تم نے اتنی بڑی بڑی اور گہری باتیں کرنا کہاں سے سیکھا ہے" صائمہ؟ تم تو کہتی ہو کہ تم ان پڑھ ہو، عمر بھی اتنی زیادہ نہیں کہ اسے تمہارا تجربہ سمجھ لیا جائے ، پھر اتنی سمجھدار کیسے ہو تم ؟ "دانین کے لہجے میں اب کی بار سوال نہیں تھا، ستائش تھی صائمہ کے لیے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تجربے کے لیے عمر کی ضرورت نہیں ہوتی بی بی جی !جن"
کے لیے زندگی نامہربان ہو وہ دس بیس سال کی عمر میں اسی
سال کا تجربہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جن پر زندگی مہربان ہو
ان کے اسی سال بھی دس بیس سال کے برابر ہوتے ہیں۔زندگی
کا ہر ستم انسان کو شعور کی اگلی سیڑھی تک پہنچا دیتا ہے اور
بڑھتا ہوا شعور خوشیوں کو کم کر دیتا ہے، جینے کی اُمنگ ختم
کر دیتا ہے۔ میں نے اپنی ماں کو اپنے باپ کے ہاتھوں ہر روز
پٹتے دیکھا ہے۔ اسے چھپ چھپ کر روتے دیکھا ہے۔ یہ ساری
باتیں، زندگی کے فلسفے اپنی ماں کی زندگی سے ہی تو سیکھے ہیں
میں نے۔ مجھے تو شادی کے نام سے بھی ڈر لگنے لگا تھا لیکن

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

شکر ہے خدا کا کہ شوہر کے روپ میں مجھے مراد ملا۔وہ ڈانٹ ضرور لیتا ہے مجھے کبھی کبھی لیکن آج تک کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا مجھ پر۔ وہ بھی خواتین پر ہاتھ اٹھانے کو بہت غلط سمجھتا ہے شاید تبھی میری زندگی میں سکون ہے۔ میری ہنسی، میری کھکھلاہٹیں سب مراد کی مرہون منت ہیں۔ شوہر اچھا مل جائے نا تو عورت کی زندگی خوشگوار گزرتی ہے۔ لیکن اگر شوہر اچھا "نہ ہو تو زندگی کا ہر سکھ بے معنی ہو جاتا ہے عورت کے لیے۔ صائمہ کے لہجے میں نامعلوم سی اداسی اتر آئی تھی ۔ شاید وہ اپنی ماں کے دکھ کو یاد کر کے افسردہ ہو گئی تھی۔ بوجھل خاموشی نے ان دونوں کے درمیان ڈیرہ بنایا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

تم سے کچھ شیئر کرنا ہے صائمہ !تم اتنی سمجھدار ہو، امید ہے" مخلصانہ مشورہ دو گی۔ "دانین نے کچھ سوچ کر اس کی طرف دیکھا۔

جی کہیے۔"صائمہ ہمہ تن گوش ہوئی تھی۔"

میری ایک دوست ہے جس کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو چکی" تھی۔ وہ اپنے تایا کے گھر رہتی تھی۔ سب کی مرضی سے اس کا نکاح اس کے تایا زاد سے کر دیا گیا اور۔۔۔۔ "دانین اپنی دوست کا حوالہ دے کر دھیمے لہجے میں اپنے تمام تر حالات اسے بتاتی چلی گئی۔صائمہ غور سے ایک ایک لفظ سن رہی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم بتاؤ اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ کیا اپنے شوہر کی باتوں کو "
سچ مان کر اسے بے گناہ سمجھ لے یا اپنے خونی رشتوں کے
بارے میں سوچے جن کی نظر میں وہ پہلے سے ہی بدکردار ہے
۔اس شخص کو اس کے شوہر کے روپ میں دیکھ کر اس کی
بدکرداری پر مہر لگادی جائے گی ۔ زندگی میں کبھی جو اسے اپنے
رشتوں سے ملنے کی ایک موہوم سی امید تھی وہ امید بھی ختم
ہو جائے گی۔ "دانین نے اپنی تمام تر الجھنیں اس کے سامنے
رکھی تھیں کہ شاید صائمہ ان الجنوں کو سلجھانے میں کچھ مدد کر
سکے، صائمہ نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیا ہوا صائمہ؟ کوئی رائے نہیں دو گی؟ کچھ تو کہو۔ ''دانین "
کو اس کی خاموشی نے اضطراب میں مبتلا کیا تھا۔ صائمہ نے
گہری سانس بھری۔ پھر سر اٹھایا۔

بی بی جی میری سمجھ میں تو اب تک یہی آیا ہے کہ آپ کی''
دوست بلاوجہ کے وسوسوں کا شکار ہے۔ وہ ان رشتوں کے پیچھے
بھاگ رہی ہے جنہوں نے ایک لمحہ نہیں لگایا اسے اپنی زندگی
سے نکال باہر کرنے میں۔ آج تک پلٹ کر یہ بھی نہیں دیکھا
کہ وہ زندہ بھی ہے یا زندگی کی ٹھوکروں کو سہتے سہتے ہار گئی
ہے۔ ایسے بے حس رشتوں کی خاطر وہ اپنی زندگی میں آنے والی
خوشیوں سے بھی منہ موڑے ہوئے ہے ۔ انسان کو ایک چیز

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

،پر یقین کر لینا چاہیے کہ انسان چاہے کتنی منصوبہ بندیاں کرے کتنے ہی پلان بنائے وہ تب تک اپنے کسی ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک سوہنے رب کی رضا نہ ہو۔ فرض کریں اگر ان کے شوہر نے کسی منصوبہ بندی کے تحت ان کی طلاق کروائی تب بھی اس کے دل میں یہ خیال ڈالنے والا بھی تو اللہ ہی ہو گا نا۔ اسے اس رات اس گھر میں کس نے بھیجا ہو گا؟ اللہ نے ہی نا؟ پھر انہیں لاہور سے کراچی تک پہنچانا، وہاں ان کی شادی ہونا، شادی سے پہلے ایک دوسرے سے ناواقفیت اور شادی کی رات اس بات کا علم ہونا کہ وہی شخص ان کا ہمسفر بنا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے رشتوں کی نظر میں گر گئیں۔ آپ کو نہیں لگتا کہ یہ ساری منصوبہ بندی اللہ کی تھی ان

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

دونوں کو ملانے کے لیے۔ اگر سارے معاملے پر غور کریں تو دل اللہ کی شان میں عش عش کر اٹھتا ہے کہ کیسے خوبصورت طریقے سے ہر رکاوٹ کو دور کر کے اللہ نے ان دونوں کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دیا۔ پھر ہم انسان کون ہوتے ہیں اللہ کی رضا پر انگلی اٹھانے والے؟ کیا خبر اللہ نے اس انسان کے ذریعے آپ کی دوست کی آزمائشوں کو ختم کرنا ہو، کیا خبر وہ انسان ہی آپ کی دوست کی زندگی میں خوشیوں کی بہار لانے کا سبب بن جائے۔ اپنی دوست کو سمجھائیں کہ ماضی کو بھول کر اپنے حال میں جینا سیکھیں۔جو کچھ چھن گیا شاید وہ بہتر نہ ہو ان کے لیے۔ اور جو ملا وہ بہترین ہو گا ان شاءاللہ۔ رہی بات زندگی میں رشتوں کے لوٹ آنے کی تو کل کس نے دیکھا ہے

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

؟ اگر اللہ ان کے رشتوں کو کبھی کسی مقام پر ان کے سامنے لا کھڑا کرے گا تو ان کی نظر میں آپ کی دوست کو بے گناہ ثابت کرنے کا ذمہ بھی اللہ کا ہے ۔ اللہ کے کام اللہ پر چھوڑ دیں۔ نئے رشتوں اور نئ خوشیوں کو خوش آمدید کہیں۔ یہی زندگی کا اصول ہے اور اسی اصول میں انسان کا سکون پوشیدہ ہے۔ "صائمہ کے لہجے میں عجیب سی حلاوت تھی کہ دانین محویت سے اسے سنتی گئ۔اسے بولتا دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے کوئی بڑا عالم بات کر رہا ہو جس کی بات سماعتوں سے گزر کر سیدھا دل پر اثر انداز ہوتی ہو۔ کچھ لوگوں کو خوش بیانی کی صلاحیت اللہ کی طرف سے نعمت کے طور پر ملتی ہے اور صائمہ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھی جنہیں یہ صلاحیت عطا

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

کی گئی تھی۔ دانین کو لگا تھا جیسے ساری الجھنیں، ساری پریشانیاں ختم ہو گئی ہوں۔ اس کا دل چاہا تھا وہ سامنے بیٹھی لڑکی کے ہاتھ چوم لے۔

بہت شکریہ صائمہ۔ بہت بہت شکریہ "!دانین نے اپنے دل" کی خواہش پر عمل کر لیا تھا۔ نیچے بیٹھتے ہوئے اس نے صائمہ کے ہاتھ چومے تھے۔ پھر ان ہاتھوں کو نم آنکھوں سے لگایا۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ بی بی جی؟ "صائمہ تو ہکا بکا رہ گئی تھی" اس کی اس حرکت پر۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کچھ نہیں۔ تم بہت اچھی ہو صائمہ !بہت اچھی۔خدا تمہیں"
زندگی کی ہر خوشی سے نوازے۔"دانین نم آنکھوں سے مسکرائی
تھی ۔ دل پر رکھا بہت بھاری بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔ آج ایک
عرصے کے بعد اسے لگا تھا کہ وہ بھی کھل کر سانس لے سکتی
ہے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

مراد !ادھر آؤ ذرا۔۔۔"وہ اس وقت بستی میں ایک اسٹال"
،کے پاس کھڑا تھا جہاں ہر رنگ کی چوڑیاں موجود تھیں۔ کانچ
میٹل، ہر مٹیریل میں۔ لیکن ساحر کسی بات پر الجھن کا شکار ہوا
تھا تبھی دور گاڑی کے قریب کھڑے مراد کو آواز دے
ڈالی۔مراد اس کی جانب چلا آیا۔ وہ حیران تھا بھلا ساحر کو کیا
ضرورت پڑ گئی چوڑیاں خریدنے کی ۔

جی صاحب؟ "ساحر نے اس کے نزدیک رک کر ادب سے "
اسے مخاطب کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220210

یار !تمہیں صائمہ کی کلائی کا سائز پتا ہے؟ کس سائز کی‘‘ چوڑیاں لیتے ہو اس کے لیے ؟ "ساحر نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد پوچھ ہی لیا تھا۔

جی؟"مراد نے آنکھیں پھیلا کر اس کی جانب دیکھا، شاید وہ" اس سوال کی وجہ نہیں سمجھ پایا تھا۔

یار "!ساحر نے اس وقت بے بسی محسوس کرتے ہوئے سر" کھجایا۔ کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی میں ایسے کام بھی کرنے پڑیں گے ۔اسے خود یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ چوڑیاں خرید رہا تھا۔ وہ بھی ایک اسٹال سے؟؟ ان بلیو ایبل۔۔۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دیکھو مجھے دانین کے لیے چوڑیاں لینی ہیں لیکن مجھے یہ نہیں" پتا کہ اس کی کلائی کا سائز کیا ہے۔یہ اسٹال والا آدمی چوڑیوں کے لیے سائز پوچھ رہا ہے ۔اس لیے تم سے صائمہ کی چوڑیوں کا سائز پوچھا کہ تم تو اس کے لیے چوڑیاں خریدتے رہتے ہو گے۔ دانین اور صائمہ کی کلائی کا سائز تقریبا ایک جیسا ہی ہے تو اگر صائمہ کی کلائی کا سائز پتا چل جائے تو مجھے دانین کے لیے چوڑیاں لینے میں آسانی ہو جائے گی۔"

ساحر نے دھیمی آواز میں مراد کے سامنے اپنا مسئلہ پیش کیا۔اس کی حالت اور اس کا انداز دیکھ کر مراد کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی لیکن ساحر کی خشمگیں نگاہوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ فوراً مسکراہٹ چھپا گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

صاحب جی مجھے بھی صائمہ کی کلائی کا سائز نہیں‘‘

پتا۔دراصل۔۔۔ میں نے کبھی اس کے لیے چوڑیاں نہیں

خریدیں۔ اسے جب بھی کچھ خریدنا ہوتا ہے وہ خود آ جاتی ہے

میرے ساتھ بستی تک۔اپنی پسند سے لیتی ہے سب کچھ۔ "مراد

نے اٹک اٹک کر بات مکمل کی تھی۔لہجے میں شرمندگی سی تھی

۔ ساحر کے چہرے پر ناامیدی پھیلی۔

آپ دانین بی بی بی سے ہی سائز پوچھ لیں۔ کہیں تو ان کا "

نمبر ملا دوں؟ "مراد نے دوسرا حل پیش کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

نہیں پوچھ سکتا سرپرائز دینا ہے اسے۔ ”ساحر نے بے چارگی“ سے کہا۔

تمہیں اپنی بیوی کی کلائی کا سائز ہی نہیں پتا؟کیسے شوہر ہو تم؟“ کوئی راستہ نہ پاکر وہ مراد پر ہی چڑھ دوڑا۔ "

آپ کو بھی تو نہیں پتا۔ ”مراد نے اس کی حالت سے محظوظ" ہوتے ہوئے دل میں دبی بات کہہ دی تھی۔ ساحر اس کی بات پر خفیف سا ہو کر رہ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

اچھامیرے پاس ایک اور حل ہے ۔کہیں تو فون کر کے"
صائمہ سے بی بی جی کی کی کلائی کا سائز پوچھ لوں؟ اسے تو
اندازہ ہو گا کہ کس سائز کی چوڑیاں پوری آئیں گی بی بی جی
کو۔ ساتھ میں اسے ہدایت بھی کر دوں گا کہ بی بی جی کو اس
بارے میں کچھ نہ بتائے۔ "مراد نے حل پیش کیا۔

ہاں پوچھو جلدی کرو۔ "ساحر کی آنکھوں میں چمک لوٹ آئی"
تھی۔ مراد مسکراہٹ چھپاتا اپنے فون پر کاٹیج کا نمبر ملاتا ایک
طرف چلا گیا۔صائمہ سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ واپس
آیا اور ساحر کو سائز بتادیا۔ ساحر نے اسی سائز میں کانچ کی
سرخ چوڑیاں دانین کے لیے پیک کروائیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

تم بھی لے لو صائمہ کے لیے چوڑیاں۔ کبھی اپنی بیوی کے"
لیے بھی کچھ لے لیا کرو۔''ساحر نے مراد کو ایک جانب کھڑے
دیکھ کر لتاڑا۔

جی ....جی۔ ''مراد ہڑبڑایا۔ پھر آگے آکر صائمہ کے لیے"
چوڑیاں پسند کرنے لگا۔

صاحب جی ایک بات پوچھوں ؟ "وہ دونوں گاڑی کی جانب"
بڑھ رہے تھے جب مراد نے سوال کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہاں پوچھو۔ "ساحر نے چوڑیوں کا شاپر احتیاط سے تھام رکھا" تھا گویا اس میں چوڑیاں نہیں دل ہو ۔

آپ تو امیر ہیں، پیسے والے ہیں تو یہ کانچ کی چوڑیاں کیوں؟" آپ تو سونے کی چوڑیاں بھی بنوا سکتے ہیں نا؟ "مراد نے دل میں مچلتے سوال کو زبان دی ۔ساحر کو شادی سے پہلے دانین کے ساتھ ہونے والی ملاقاتیں یاد آئیں۔ یونیورسٹی میں ، شاپنگ مال میں اور اس کی مہندی کی رات ، ساحر نے اس کی کلائی میں ہمیشہ کانچ کی چوڑیاں ہی دیکھی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کیونکہ دانین کو سونے سے زیادہ یہ کانچ کی چوڑیاں پسند "
ہیں۔ بلکہ میرے خیال میں تقریباً ہر عورت کے لیے بہترین
تحفہ کانچ کی چوڑیاں ہی ہیں۔ اور اگر یہ تحفہ شوہر کی طرف
سے ہو تو عورت کی خوشی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ گولڈ تو سب
کو اچھا لگتا ہے لیکن جو اہمیت کانچ کی ان چوڑیوں کی ہے وہ
گولڈ کی کہاں؟ "ساحر دانین کے سراپے کو آنکھوں میں محفوظ
کیے کہہ رہا تھا اور مراد ...وہ ساحر کا یہ روپ دیکھ کر حیران
تھا۔

******

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

وہ شاور لے کر نکلی تھی۔ ہلکے گلابی قمیض کے ساتھ سیاہ شلوار پہنے ٹاول سے بالوں کو رگڑتے ہوئے اس نے ٹاول بیڈ پر ایک جانب پھیلایا۔ پھر ڈریسنگ مرر کی جانب بڑھی تو وہاں رکھا باکس دیکھ کر چونکی۔ ہاتھ بڑھا کر باکس اٹھایا تو باکس پر لگی چٹ دیکھ کر حیران ہوئی۔

"!Sorry"

انگریزی میں لکھے چند حروف اسے چونکانے کا سبب بنے تھے ۔ یہ باکس یہاں کس نے رکھا تھا، اتنا تو وہ جان گئی تھی لیکن وہ خود کہاں تھا؟ صبح سے وہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔ دانین نے کمرے میں ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ کھلے دروازے سے باہر بھی جھانکا لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا۔ دانین نے باکس کھولا تو

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اس میں موجود سرخ کانچ کی چوڑیاں دیکھ کر ایک خوشگوار سی لہر نے اس کے پورے وجود کا احاطہ کیا۔ آنکھوں میں خوشی کے رنگ جھلکنے لگے تھے ۔اس نے چند چوڑیاں انگلیوں میں تھام کر باکس سے نکالیں۔یہ چوڑیاں تحفے میں دے کر شاید وہ اپنے رات کے رویے کا ازالہ کر نا چاہتا تھا۔ جیسی چوڑیاں اس کے ہاتھ سے ٹوٹی تھیں بالکل ویسی ہی چوڑیاں، وہی رنگ اسے لا کر دیا تھا اس نے ۔ دانین کی نگاہ اپنی کلائی میں موجود باقی رہ جانے والی دو چوڑیوں تک گئی ۔ شادی کے تین دن بعد ماں جی نے اس کی خالی کلائیاں دیکھ کر اسے ٹوکا تھا کہ شادی شدہ عورت کی کلائیاں سونی نہیں رہنی چاہیں۔ اور جب دانین نے انہیں بتایا کہ اسے گولڈ کچھ خاص پسند نہیں ہے، ویسے بھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

گولڈ پہن کر ہر پل محتاط رہنا پڑتا ہے کہ کہیں بے دھیانی میں کہیں گم نہ ہوجائے، تب ماں جی نے اس کی فرمائش پر اسے مختلف رنگوں میں کانچ کی چوڑیاں منگوا کر دی تھیں۔ان میں سے ماں جی کی تاکید پر ہی دانین نے سرخ رنگ کی چوڑیاں کلائی میں سجائی تھیں جن میں سے کچھ وہیں کراچی میں ہی ٹوٹ گئی تھیں۔ یہاں آتے وقت چار چوڑیاں بچی تھیں، ان میں سے بھی دو رات کو چکنا چور ہوئیں اور باقی دو اس کی کلائی میں اب بھی موجود تھیں۔ دانین نے پرانی چوڑیوں کو اتارنے کے لیے کچھ سوچ کر ہاتھ بڑھایا تھا لیکن پھر کسی خیال کے تحت رک گئی۔ آنکھوں میں جلتے دیے بھی بجھ گئے تھے۔ساحر کی لائی گئی

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

چوڑیاں واپس باکس میں رکھتے ہوئے اس نے باکس ایک جانب رکھا۔

جب ڈانٹنا تھا اور دھمکیاں دینی تھیں تب روبرو آکر سب کچھ" کیا۔ اب جب معذرت کرنے کا وقت آیا تو ایک چٹ لکھ کر رکھ دی اور بس !سامنے آکر معافی مانگنے کی ہمت نہیں تھی تو پھر جھگڑا بھی ایسے لکھ کر ہی کر لیتے۔ دھمکیاں بھی چٹوں کی صورت دے دیتے۔ ''چہرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے وہ بلند آواز میں بڑبڑائی تھی جبکہ اس کا ردعمل دیکھنے کی غرض سے دروازے کے باہر کھڑے ساحر کے چہرے سے خوشی کے تاثرات غائب ہوئے تھے ۔اس کی معافی کو رد کر دیا گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تحفہ بھی قبول نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن ایک بات پر دل کو تسلی ہوئی تھی کہ پہلے کی طرح دانین نے یہ تحفہ بھی اٹھا کر باسکٹ میں نہیں پھینکا تھا۔ ناراضگی برقرار ضرور تھی لیکن وہ اس کے منانے کی منتظر بھی تھی ۔

ٹھیک ہے مسز دانین !آپ کی ناراضگی ختم کرنے کے لیے‘‘ کچھ اور پلان کرتے ہیں ۔سم تھنگ اسپیشل۔ "وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوا تھا، پھر ایک نظر اس کی پشت پر ڈالتا وہیں سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بی بی جی !یہ دیکھیں ذرا یہ سوٹ کیسا ہے ؟ جچ رہا ہے نا مجھ"
پر ؟ "وہ سہانی شام سے لطف اندوز ہونے کی غرض سے چھت
پر کھڑی چائے کے چھوٹے چھوٹے سپ لے رہی تھی جب
صائمہ چھت پر چلی آئی، دانین نے نگاہوں کا رخ پھیر کر توجہ
، اس پر مرکوز کی جو اب ٹخنوں کو چھوتی فراک ساتھ لگائے
آنکھوں میں اشتیاق لیے اسے تک رہی تھی ۔

بہت پیار الگ رہا ہے ۔ سوٹ کرے گا تم پر ، "دانین نے "
ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا تھا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

شکر ہے آپ کو تو پسند آئی ورنہ پتا ہے مراد کہہ رہا تھا ذرا"
،اچھی نہیں لگے گی مجھ پر۔ اصل میں پہلے کبھی فراک پہنا نہیں
ہمیشہ شلوار قمیض پہنتی رہی ہوں تو اس لیے میں الجھن میں
تھی۔ لیکن اب تو پکا یہی پہنوں گی۔"وہ باتونی لڑکی اب بھی
مسلسل بولے جارہی تھی۔

کہیں جارہی ہو کیا تم ؟ "دانین نے اس کی آنکھوں میں "
چمک دیکھ کر سوال کیا۔

ارے !آپ کو ساحر بھائی نے نہیں بتایا؟ کل بستی میں میلہ "
ہے۔ دراصل ہمارے یہاں ہر سال بستی میں میلہ ہوتا ہے جسے

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

بہت جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ خواتین ، مرد، بچے بوڑھے غرض ہر شخص اس میلے میں شامل ہوتا ہے ، خوب ، رونق ہوتی ہے اس دن ۔ رات کو بھی خوب محفل جمتی ہے سب بڑی شدت سے انتظار کرتے ہیں اس میلے کا اور نئے کپڑے بھی بنواتے ہیں تو اس لیے میں بھی اسی کی تیاری کر رہی ہوں آپ کو پتا ہے اس میلے کے لیے تمام خواتین ایک ہی طرز کے کپڑے بنواتی ہیں ، جیسے اس بار سب فراک بنوا رہی ہیں ، ایسے ہی مرد بھی ایک جیسے سوٹ سلواتے ہیں،ل۔ آپ کے آنے سے چند دن پہلے ہی میں نے یہ لباس لیا تھا لیکن ابھی تک پہنا نہیں ۔ کل پہنوں گی۔ سچ میں بہت مزہ

Classic Urdu Material ISBN#9013320209

آئے گا کل۔ "صائمہ کے لہجے سے بے تحاشہ خوشی جھلک رہی تھی ، دانین پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھے گئی۔

بی بی جی !آپ بھی کیوں نہیں چلتیں ہمارے ساتھ ؟ آپ" ساتھ ہوں گی تو مزہ دوبالا ہو جائے گا۔ "صائمہ نے اچانک اسے بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔

میں؟ میں کیا کروں گی بھلا وہاں جاکر ؟ "دانین حیران کی " ،ہوئی۔ میلے میں جانے کا اس سے پہلے کوئی تجربہ نہیں تھا اسے نہ اسے علم تھا کہ وہاں کیا کچھ ہو تا ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ارے !لو بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی؟ آپ وہی کرنا جو ہم "
کریں گے کھائیں گے پئیں گے عیش کریں گے اور کیا؟ قسم
سے بی بی جی !ایسی رونق آپ نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہو
گی۔ ایک بار چل کر تو دیکھیں ، ساری زندگی یادرکھیں گی کل
کی رات کو۔ تھوڑا میرا بھی رعب بن جائے گا وہاں کی سب
.عورتوں میں کہ اپنی اتنی پیاری مالکن کو ساتھ لے کر آئی ہوں
صائمہ کی آخری بات پر دانین ہنس دی تھی۔"

بتائیں نا بی بی جی !ساتھ چل رہی ہیں نا آپ؟ "صائمہ "
نے پر امید نگاہوں سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں صائمہ !میں پہلے کبھی ایسی جگہوں پر نہیں گئی۔ ہونق ہی" لگوں گی میں۔ تم جاؤ، انجوائے کرو۔ ویسے بھی مجھے اجازت نہیں ملے گی ساحر سے۔ تمہیں پتا تو ہے پرسوں میرے بستی جانے پر کس قدر غصے میں تھا وہ۔ "دانین نے بہانہ بنانے کی کوشش کی تھی ۔ اس کا قطعی کوئی موڈ نہیں تھا جانے کا۔

ساحر بھائی سے اجازت لینا میرا کام ہے۔ ویسے بھی ساحر بھائی" تو خود کل جائیں گے مراد کے ساتھ، میں اور بچے بھی چلے جائیں گے۔ آپ یہاں کاٹیج میں اکیلی کیا کریں گی؟ کاٹیج ہے بھی ویران ، سنسان سی جگہ پر جہاں آس پاس کوئی آبادی

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

نہیں۔ یہاں اکیلے رات کیسے گزاریں گی؟ میر اتو یہی مشورہ ہے کہ آپ میرے ساتھ آجائیں۔ "صائمہ نے اسے قائل کرنا چاہا تھا، اس کی بات پر دانین کشمکش کا شکار ہوئی۔ ساحر بھی جا رہا تھا میلے میں؟ مزاجاً ایسا لگتا تو نہیں تھا کہ میلہ دیکھنے جائے۔ اس سے تو کل کی بات چیت مکمل طور پر بند تھی تبھی دانین کو اس کے کہیں جانے کی خبر نہیں تھی۔ اب جب وہ اس کی طرف سے منانے کی کسی کوشش کی منتظر تھی تو چوڑیوں کے باکس پر سوری کی چٹ لگانے کے علاوہ جناب نے ناراضگی ختم کرنے کے لیے کوئی پیش رفت نہیں کی تھی۔ وہ رات کو بھی خاصی دیر سے آیا تھا کاٹیج۔ اور صبح بغیر اسے مخاطب کیے چپ چاپ کاٹیج سے نکل گیا تھا، تب سے اس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ دانین

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نے بھی خاموشی اختیار کیے رکھی تھی۔ جب اسے فکر نہیں ہے تو وہ کیوں پہلے خود مخاطب کرے؟ ڈھنگ سے اپنے رویے کی معذرت بھی نہیں کی اور الٹا اب موڈ دکھا رہا ہے اسے۔ سوچوں میں گم دانین نے چہرے کے زاویے بگاڑے۔ لیکن اس وقت اسے فکر اس بات کی ہو رہی تھی کہ سب چلے جائیں گے تو وہ تنہا کاٹیج میں کیسے رہے گی ؟رات اکیلے ایک غیر آباد علاقے کے خالی کاٹیج میں گزارنا ...اس نے سوچ کر ہی جھرجھری لی تھی ۔

کیا سوچ رہی ہیں بی بی جی؟ "صائمہ نے اسے سوچ میں گم" چہرے کے زوایے بگاڑتے دیکھ کر ٹوکا۔ دانین اس کی بات پر چونکی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کچھ نہیں !جانے کو میں چلی تو جاؤں صائمہ !لیکن میرے"
پاس اس ٹائپ کا کوئی لباس نہیں ہے جیسا تم نے پکڑ رکھا ہے۔
ابھی تم نے کہا نا کہ سب خواتین ایک ہی طرز کے لباس زیب
تن کرتی ہیں۔ تو ان سب کے درمیان میں جینز پہن کر عجیب
لگوں گی کیونکہ میرے پاس جینز اور کرتے ہی ہیں۔ "دانین نے
اپنی کشمکش واضح کی۔

یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے بی بی جی !میں کل صبح بستی"
جارہی ہوں۔ کچھ چیزیں خریدنی ہیں مجھے۔ وہاں سے آپ کے
لیے ایسا ہی سوٹ لے کر آؤں گی پیارے سے رنگ میں۔ آپ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

.ہاں تو کریں۔ "صائمہ اسے نیم رضامند دیکھ کر خوشی سے بولی
دانین اب بھی تذبذب کا شکار تھی کہ کیا کرے۔ پھر کسی حتمی
نتیجے پر پہنچ کر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اوکے !چلوں گی میں بھی۔ لیکن میرے ڈریس کی ذمہ داری"
"تم پر ہے ، زیادہ ہیوی مت لانا، رنگ بھی زیادہ تیز نہ ہو۔
دانین نے اسے چند ہدایات دیں۔

جی ٹھیک ہے۔ ساتھ میچنگ چوڑیاں اور جھمکے بھی لاؤں گی ۔"
آپ کے لیے بھی اور اپنے لیے بھی۔ "صائمہ کا چہرہ کھل اٹھا
تھا اس کے مان جانے پر۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اب میں چلتی ہوں۔ ابھی بہت سی تیاریاں کرنی ہیں ، کپڑے" بھی استری کرنے ہیں سب کے۔ پھر کھانا بھی بنانا ہے۔ "صائمہ جلدی جلدی کہتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ دانین نے پھر سے سامنے موجود اونچے اور بلند و بالا پہاڑوں کو نگاہوں کا مرکز بنالیا تھا۔ تصور کے پردے پر ساحر کا عکس تھا جس کی یہ خاموشی اسے بے چین کر رہی تھی ۔اب جب وہ خود ماننے کے لیے تیار بیٹھی تھی تو منانے والا چپ سادھ گیا تھا۔ عجیب رشتہ تھا ان کا بھی۔ اس نے سوچتے سوچتے سر جھٹکا۔ پھر گہرے ہوتے سائے دیکھتی نیچے جانے کے لیے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

صبح اس کی آنکھ کمرے میں ہونے والی کھٹ پٹ سے کھلی تھی۔ دانین نے مندی مندی آنکھوں سے آواز کی سمت دیکھا تو ساحر کو الماری کے سامنے کھڑا دیکھ کر چونکی۔ چونکانے والی بات یہ نہیں تھی کہ وہ الماری کے سامنے کھڑا تھا، چونکانے والی بات یہ تھی کہ الماری کا وہ پٹ کھولے کھڑا تھا جہاں دانین کا سامان موجود تھا۔ محتاط سے انداز میں چیزوں کو الٹ پلٹ کرتا وہ نجانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔ دانین آہستہ سے بیڈ سے اترتی بنا آواز پیدا کیے ننگے پیر اس تک آئی. اس کے کندھے کے اوپر سے جھانک کر دیکھنا چاہا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے لیکن کچھ دکھائی نہیں دیا۔

میرے سامان میں تمہاری ایسی کونسی چیز کھو گئی ہے جسے اتنی"
احتیاط سے تلاش کر رہے ہو؟ "دانین کے عقب سے بولنے پر
وہ ایک پل کو گڑبڑایا تھا اور ہاتھ میں پکڑی کوئی چیز نامحسوس
انداز میں جیب میں ڈالی تھی وہ دانین کی جانب پشت کیے ہوئے
. تھا تبھی وہ اس کی اس حرکت سے لاعلم رہی

،کچھ نہیں !میرا والٹ نہیں مل رہا تو سوچا ادھر دیکھ لوں"
کہیں ادھر رکھ کر بھول تو نہیں گیا۔ "ساحر کو اس وقت یہی
بہانہ مناسب لگا تھا تبھی اس کی جانب مڑتے ہوئے بولا۔ دانین

Classic Urdu Material ISBN#10132021109

نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تھے لیکن پھر اس کے ٹراؤزر کی جیب سے جھانکتے والٹ پر نگاہ پڑی تو چپ ہو گئی ۔

ادھر والٹ ڈھونڈ رہے تھے تو وہ جیب میں کیا رکھا ہے پھر"
؟ "اس نے ہاتھ باندھتے ہوئے سنجیدگی سے اس کے ٹراؤزر کی ،جیب کی طرف اشارہ کیا۔ ساحر نے گڑبڑا کر جیب پر ہاتھ رکھا وہ اس جیب کی زپ بند کرنا بھول گیا تھا۔

ہاں تو ڈھونڈ رہا تھا تو مل گیا نا والٹ ادھر سے۔ وہی جیب"
میں ڈالا ہے، ورنہ آپ کے سامان میں کونسے خزانے موجود ہیں جنہیں چرا لوں گا میں۔"وہ خشک لہجہ اپناتا ایک طرف سے گزر

Classic Urdu Material USB#10132021109

کر کمرے سے ہی نکل گیا۔ دانین نے حیرت سے اس کی پشت کو دیکھا، پھر آگے بڑھ کر الماری میں ادھر ادھر جھانکا اور کندھے اچکاتے ہوئے پٹ بند کر دیے۔ کاٹیج سے نکلتے ساحر نے جیب سے وہ دھاگا نکال کر فاتحانہ نگاہوں سے اسے دیکھا جیسے کوئی بہت بڑا میدان فتح کر لیا ہو۔

کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی میں چوروں والے کام بھی " کرنے پڑیں گے .وہ بھی فقط ایک دھاگے کے لیے ، ہائے رے قسمت "!اس دھاگے کو دیکھتے ہوئے ساحر بڑبڑایا تھا۔ پھر خود اپنی ہی بات پر جھینپتا دھاگا واپس جیب میں ڈالتا آگے بڑھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

یہ لیں بی بی جی !آپ کا لباس آ گیا ہے .یہ ساتھ جیولری" اور سینڈل بھی ہیں۔ "دانین شدید بوریت محسوس کرتی بیڈ پر نیم دراز فیس بک پر اسکرولنگ کر رہی تھی جب صائمہ کمرے میں داخل ہوئی، ہاتھ میں دو شاپنگ بیگز تمام رکھے تھے ۔

سینڈل؟ لیکن تمہیں میرے پاؤں کا سائز کیسے پتا؟ "دانین" حیران ہوئی۔ اس کی بات پر صائمہ ایک پل کو گڑبڑائی تھی ۔ اس کی اس گڑبڑاہٹ پر دانین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ارے بی بی جی صبح آپ کے جوتے کے ساتھ دھاگا ماپ کر" لے گئی تھی میں۔ تو بس اسی سائز کے سینڈل لے آئی۔ آپ پہن کر دیکھیں نا بالکل فٹ آئیں گے آپ کو۔ "صائمہ نے کہتے ہوئے ساتھ ہی شاپنگ بیگ میں سے سب چیزیں نکال کر بیڈ پر رکھنے لگی۔ دانین نے لانگ فراک کو ہاتھ میں لے کر ستائش سے دیکھا۔

واہ صائمہ !چوائس تو بڑی اچھی ہے تمہاری۔ "وہ تعریفی" نگاہوں سے صائمہ کو دیکھنے لگی۔ سفید رنگ کی لانگ فراک کے گلے اور دامن پر سنہرے رنگ کا نفیس ساکام ہوا تھا۔ ساتھ میں

Classic Urdu Material ISBN 1013320209

چوڑی دار پاجامہ اور بڑا سا دوپٹہ تھا۔ لباس کے ساتھ ساتھ سینڈلز اور جیولری بھی پسند آئی تھی دانین کو ۔ اس نے سینڈلز پہن کر دیکھے تو وہ اس کے پاؤں میں بالکل فٹ تھے ۔

بڑی ایکسپرٹ ہو بھئی تم تو شاپنگ کے معاملے میں۔ "دانین " نے سب چیزیں سمیٹتے ہوئے اس کی تعریف کی۔صائمہ نے لبوں پر آتی مسکراہٹ چھپائی۔

اچھا بی بی جی !میں آپ کے کپڑے استری کر کے الماری میں" لٹکا دیتی ہوں ۔ شام کو سات بجے تک تیار رہئیے گا، مراد آپ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کو بستی لے آئے گا۔ "صائمہ نے اس کے سینڈلز اور جیولری الماری میں رکھی۔

کیوں تم ساتھ نہیں جاؤ گی کیا؟ میں تمہارے بغیر نہیں جاؤں" گی صائمہ۔ میں تو وہاں کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں اور۔۔۔ "وہ پریشان سی بولی۔

میں بھی جاؤں گی بی بی جی !فکر کیوں کرتی ہیں آپ۔ اصل " میں آج رات کے لیے جو پکوان بنتے ہیں ان کی ذمہ داری پانچ خواتین نے لی تھی لیکن ایک کی طبیعت خراب ہے تو مجھے جلدی جانا پڑے گا تا کہ ان لوگوں کی کچھ مدد کروا سکوں ، میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اور بچے کچھ دیر میں چلے جائیں گے۔ ساحر بھائی سے اجازت لے لی ہے میں نے آپ کے بستی جانے کی۔ ہمیں وہاں چھوڑ کر مراد واپس آجائے گا پھر آپ کو لے کر شام کو آئے گا۔ ساحر بھائی کہہ رہے تھے وہ کسی ضروری کام سے جا رہے ہیں تو وہیں سے سیدھا بستی آئیں گے "صائمہ نے اسے تفصیلاً آگاہ کیا۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔ "چند لمحے گومگو کی کیفیت میں مبتلا رہنے" کے بعد دانین نے اثبات میں سر ہلا دیا، صائمہ اس کے کپڑے استری کرنے کی غرض سے کمرے سے نکل گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

سات بج کر دس منٹ ہو رہے تھے جب وہ بالکل تیار آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ فراک کا دوپٹہ گلے میں اسٹالر کی طرح ہی لیپٹ رکھا تھا جبکہ جیولری میں سے صرف سنہرے جھمکے پہنے تھے اس نے۔ جیولری میں بندیا بھی تھی لیکن وہ اس نے الماری میں ہی رکھ دی تھی۔ سینڈلز کی ہیل زیادہ اونچی نہیں تھی تبھی چلنا آسان ثابت ہو رہا تھا۔ ہاتھ میں بس سیل فون تھام رکھا تھا کہ اس بار فون پاؤچ میں ڈالنے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی وہ۔ پاؤچ ساتھ لینے کا ارادہ بھی موقوف کر دیا تھا اس نے، بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔ لائٹ سا میک اپ اس کے چہرے کے خدوخال کو خاصا خوبصورت بنا رہا تھا۔ اپنی

Classic Urdu Material ISBN#1033220109

تیاری سے مطمئن ہوتی وہ کمرے سے نکلی۔ کاٹیج سے باہر آئی تو مراد کو اپنا منتظر پایا۔

"کاٹیج لاک کر دو مراد ! "چابیاں مراد کی جانب بڑھاتے ہوئے وہ ایک جانب کھڑی ہوئی۔ مراد دروازے کو لاک کر تا گاڑی کی جانب آیا۔

"بیٹھے بی بی جی !"مراد نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔ دانین فراک کو سنبھالتی گاڑی میں بیٹھی اور دروازہ بند کر دیا۔ مراد اب ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تقریباپندرہ منٹ کی ڈرائیو کے دوران وہ ونڈو سے باہر ہی دیکھتی رہی تھی لیکن گہرے ہوتے اندھیرے میں باہر کے مناظر بہت غیر واضح سے تھے۔ بستی کا فاصلہ ابھی کافی زیادہ رہتا تھا تبھی وہ نگاہیں باہر سے ہٹاتی فون پر جھک گئی۔ سیل فون کی اسکرین آن کرتے ہوئے وہ گیلری میں موجود اپنی اور ساحر کی شادی کی تصاویر دیکھنے لگی۔ زونیرہ نے ہی اپنے فون سے یہ تصاویر اس کے فون میں شیئر کی تھیں اور دانین نے ان تصاویر پر ایک نگاہ تک ڈالنا گوارہ نہیں کیا تھا۔ لیکن آج وہ ان تصاویر کو زوم کر کے دیکھ رہی تھی۔ توجہ کا مرکز اپنے اور ساحر سے زیادہ باقی گھر والے تھے۔ زونیرہ، ماں جی، بھابھیاں اور ساحر کے تینوں بھائی، ایک جگہ فیملی پکچر لی گئی تھی۔ دانین کتنے ہی پل اس تصویر کو دیکھتی رہی۔ کتنی مکمل تصویر تھی نا وہ، ہر چہرے پر چمک اور لبوں پر

مسکراہٹ تھی۔ وہ کھوئی کھوئی سی اس تصویر کو دیکھ رہی تھی جب گاڑی ایک دو جھٹکے کھاتی رک گئی. دانین نے نگاہیں اٹھائیں تو وہ لوگ ابھی تک روڈ پر ہی تھے۔ بستی کا نام و نشان تک نہ تھا۔

کیا ہوا مراد؟ گاڑی کیوں روک دی؟ "دانین کے لہجے میں" پریشانی تھی۔

میں نے گاڑی نہیں رو کی بی بی جی !گاڑی خود جھٹکے کھاتی " رکی ہے ، آپ اندر ہی رہیے میں دیکھتا ہوں۔ "مراد ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتا باہر نکلا۔ دانین نے اسے گاڑی کے سامنے جاتے اور بونٹ اٹھاتے دیکھا۔ پھر وہ دوبارہ فون کی جانب

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

متوجہ ہو گئی۔ بمشکل دو منٹ گزرے ہوں گے جب ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی آ بیٹھا۔ دانین نے ذرا کی ذرا نگاہ اٹھا کر سیٹ کی پشت کی جانب دیکھا۔ پھر اپنے سابقہ مشغلے میں مصروف ہو گئی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی شخصیت نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بیک ویومرر اس پر سیٹ کیا اور پر شوق نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی۔ پھر دائیں جانب اندھیرے میں کھڑے مراد کی طرف دیکھتے ہوئے وکٹری کا نشان بنایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔

تقریباً پون گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد گاڑی ایک جگہ روک دی گئی تھی۔ دانین جو سیٹ کی پشت سے سر لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی، گاڑی رکنے پر اس نے آنکھیں کھولیں۔ ونڈ اسکرین کے پار دیکھا تو بستی اب بھی دکھائی نہ دے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

رہی تھی۔ اگر وہ بستی میں ہوتے تو بستی میں روشنیاں تو دکھائی دیتیں لیکن یہاں تو اندھیرا ہی تھا۔ بس آسمان پر چمکتے چاند کی دودھیا روشنی تھی۔

"مراد !اب گاڑی کیوں روکی تم نے ؟ وہ بھی اس ویران کی جگہ پر۔ "دانین کے لہجے میں خوف در آیا تھا۔

"شگفتہ سے !مادام روک دی جاتی ہے گاڑی پر پہنچ کر منزل لہجے میں جواب دیتا وہ گاڑی سے اترا تھا۔ دانین کو اس کی آواز سنائی دینا اپنی سماعتوں کا دھوکا لگا۔ لیکن اس کے کچھ کہنے سے قبل ہی وہ پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر ہاتھ بڑھا چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

تم ؟؟ "دانین کے لہجے میں بے یقینی سی تھی۔"

ہاں میں۔"ساحر دلکشی سے مسکرایا۔ سفید کرتا شلوار میں اس" کی وجاہت دیکھنے لائق تھی بازو کہنیوں تک فولڈ کر رکھے تھے جبکہ گریبان کا اوپری بٹن کھلا ہوا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو اور یہ۔۔۔ کہاں لائے ہو تم مجھے؟" اس غیر آباد جگہ کو دیکھ کر دانین ہڑبڑائی تھی۔ ساحر کا بڑھایا ہوا ہاتھ ابھی تک نظر انداز کر رکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

کسی کی ناراضگی دور کرنے آیا ہوں یہاں .باہر آئیں گی تو خود"
ہی جان جائیں گی کہ کہاں لایا ہوں میں آپ کو۔ "ساحر کا لہجہ
نرم سا تھا۔ دانین چند پل جانچتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھتی
رہی۔ نجانے کیوں اس پر اعتبار کرنے کو جی چاہا تھا۔ اتنا تو اب
تک جان ہی چکی تھی کہ ساحر کبھی اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں
کرے گا۔ خفگی کے اظہار کے طور پر وہ اس کا ہاتھ تھامے بنا
،گاڑی سے اتری۔ ساحر نے برا مانے بغیر گاڑی کا دروازہ بند کیا
پھر جیب سے سیاہ پٹی نکالتے ہوئے اس کی آنکھوں پر باندھنے
لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم؟ "اس کی اس حرکت پر دانین" کی جان ہوا ہوئی۔

آہاں !اپنے ان آزاد ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے آنکھوں " کی پٹی ہٹانے کی غلطی مت کیجیے گا ورنہ مجبوراً مجھے آپ کے !ہاتھ پاؤں جکڑ کر آپ کو ساتھ لے جانا پڑے گا ۔ ڈونٹ وری سرپرائز ہے آپ کے لیے۔ میرا کوئی غلط ارادہ نہیں ہے۔ "ساحر نے وارننگ دیتے ہوئے ساتھ ہی اس کی پریشانی اور خوف کو زائل کرنا چاہا تھا۔ اس کی دھمکی نے کام کیا تھا۔ دائین نے نہ صرف ہاتھ نیچے گرائے بلکہ خاموش بھی ہوگئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

میری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھیے گا۔ آپ کی"
پروٹیکشن کے لیے مجھے آپکا ہاتھ تھامنا پڑے گا اس لیے کوئی غلط
"مطلب نکالتے ہوئے مجھ پر الزامات کی بوچھاڑ مت کیجیے گا۔
ساحر نے پہلے سے ہی حفاظتی بند باندھے جانتا تھا وہ ایک
منٹ نہیں لگائے گی بدگمان ہونے میں۔ دانین کی جانب سے
اب بھی خاموشی ہی ملی تھی۔ وہ ساحر کی ہدایات پر عمل کرتی
قدم آگے بڑھا رہی تھی۔ اس کا دایاں ہاتھ ساحر کی گرفت میں
تھا جبکہ بائیں ہاتھ سے اس نے ساحر کا بازو تھام رکھا تھا۔ اس
وقت چلنے کے لیے بھی وہ مکمل طور پر ساحر کے رحم و کرم پر
تھی۔

ClassicUrduMaterial ISBN#0133202109

آؤچ "!ایک جگہ کسی چھوٹے سے پتھر سے اس کا پاؤں "
رپٹا۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی ساحر نے آگے بڑھ
کر اسے سہارا دیا تھا۔

کیا مصیبت ہے ، آنکھوں پر پٹی باندھنے کی کیا ضرورت "
تھی؟ چلنا مشکل ہو گیا ہے میرے لیے۔ ایسا لگ رہا جیسے
آنکھوں کی بینائی چلی گئی ہے۔ "وہ جھنجلائی تھی، ساحر نے اس
کی بات پر مسکراہٹ دبائی۔

بس چند قدم اور "...وہ خود تھوڑا آگے کھڑا اس کا ہاتھ"
تھامے آگے بڑھنے کا کہہ رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بس۔۔۔ "مزید چند قدم بڑھانے کے بعد ساحر نے اسے"
رکنے کو کہا۔

ہٹادوں پٹی؟ "دانین نے سوال کیا۔ ساتھ ہی ہاتھ پٹی کی "
جانب بڑھائے تھے لیکن ساحر نے تیزی سے اس کے ہاتھ تھام
کر اسے روکا۔

ابھی نہیں۔ ٹھہریں آپ دو منٹ کے لیے۔ "وہ کہتے ہوئے"
اب اس کا ہاتھ چھوڑ کر نجانے کہاں جا چکا تھا۔ کچھ دیر بعد

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دانین کو اپنے قریب اس کی موجودگی محسوس ہوئی۔ وہ پٹی ہٹانے ہی والی تھی لیکن اس سے پہلے ہی ساحر نے اسے بازوؤں میں اٹھاتے ہوئے ہلکا سا جمپ کیا تھا۔ جبکہ دانین اس کی اس حرکت پر بھونچکا سی رہ گئی ۔

تم !تمہاری ہمت کیسے۔۔۔ "ساحر اسے نیچے اتار چکا تھا جب" وہ غراتے ہوئے پٹی اتارتی اس کی جانب مڑی لیکن پھر بات ادھوری رہ گئی ۔ آس پاس کی گئی سجاوٹ نے اس کی زبان بند کر دی تھی۔ وہ پوری آنکھیں کھولے ارد گرد کا منظر دیکھ رہی تھی۔ وہ کوئی ندی تھی شاید، جہاں ایک کنارے پر ان کی کشتی لگی تھی اور کشتی کے اطراف میں سنہری بتیاں روشن تھیں گویا

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

بہت سے سنہری رنگ کے جگنو ان کی کشتی پر آ بیٹھے ہوں۔ وہ دونوں اس وقت کشتی میں گلاب کی پتیوں سے بنائے گئے دل کے عین وسط میں کھڑے تھے، دل کے اطراف میں دیئے رکھے گئے تھے جنہیں چند لمحے قبل ساحر نے روشن کیا تھا، دل کے اندر سے ہی گلاب کی پتیوں سے آگے کی جانب راستہ بنایا گیا تھا جو کچھ دور جا کر ایک میز اور کرسیوں پر ختم ہورہا تھا۔ گلاب کے بہت سے گلدستے کشتی میں مختلف جگہوں پر سجائے گئے تھے۔ وہ جو گلابوں کی دیوانی تھی اتنے زیادہ گلاب کے پھول اپنے اطراف میں دیکھ کر گویا سانس لینا بھی بھول گئی تھی ۔ گلابوں کی بھینی بھینی سی خوشبو فضا کو معطر کر رہی تھی۔ اس نے گہری سانس لیتے ہوئے اس دلنشین خوشبو کو سینے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

میں اتارا، سنہری روشنی میں دکھائی دیتے دونوں اطراف کے بلند و بانگ پہاڑ بھی اس وقت اسے خوبصورت لگ رہے تھے۔ جبکہ دور آسمان پر چمکتا چاند سفید رنگ کے لباس میں موجود اس لڑکی کی آنکھوں میں خود سے زیادہ چمک دیکھ کر مسکرایا تھا۔

کتنا دلکش سماں ہے نا؟ میں ، آپ اور یہ حسین ترین مناظر۔" ایسے میں اگر کوئی خطا ہو جائے تو "....اسے مسحور سا دیکھ کر ساحر نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی تھی ۔ بات مکمل ہونے سے قبل ہی وہ زخمی ناگن کی طرح پلٹی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں چھپی شرارت دیکھ کر اسے گھور کر رہ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013902109

مجھے نہیں رہنا یہاں۔ میں واپس جارہی ہوں۔ "وہ خفا سے "
لہجے میں کہتی مڑی۔

اچھا سوری نا میں مذاق۔۔۔ "ساحر اس کے واپس پلٹنے پر "
بوکھلایا تھا لیکن ایک بار پھر اس کی بات ادھوری رہ گئی دانین
کو بھی کھنچاؤ محسوس ہونے پر رکنا پڑا تھا۔ پلٹ کر دیکھا تو اپنے
دوپٹے کو اس کے کرتے کے بٹن کے ساتھ الجھا ہوا پایا۔ ساحر
کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

دیکھ لیں، آپ کا دوپٹہ بھی یہی چاہتا ہے کہ آج کی یہ حسین"
رات ہم دونوں ایک ساتھ گزاریں، اس خوبصورت سی جگہ
پر۔ "وہ زیر لب مسکراہٹ لیے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔
دانین ایک پل کے لیے ہچکچائی، پھر خاموشی سے اس تک آئی
اور اس کے بٹن کے ساتھ الجھا اپنا دوپٹا آزاد کروایا۔ اس کے
واپسی کے لیے مڑنے سے قبل ساحر پھرتی سے آگے بڑھا تھا
اور کنارے پر بندھا رسا کھولتے ہوئے جمپ کرتا پھر سے بوٹ
میں سوار ہو گیا۔ دانین اس کی تیزی پر حیران سی اسے دیکھتی
رہ گئی۔ موٹر بوٹ اب آہستہ آہستہ کنارے سے دور ہوتی جا
رہی تھی۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

سوری اگین "!نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے آنکھوں میں" شرارت لیے وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا، دانین کے چہرے کے زاویے بگڑے۔

آگے چلیں؟ مجھے پتا ہے آپ نے ڈنر نہیں کیا سو ہمارا ڈنر " ویٹ کر رہا ہے ہمارا۔ "ساحر نے کہتے ہوئے موٹر بوٹ کے اگلے حصے کی جانب اشارہ کیا جہاں ٹیبل کے گرد دو کرسیاں موجود تھیں اور ٹیبل پر مختلف برتنوں میں نجانے کیا کیا ڈھک کر رکھا گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تم شاید بھول رہے ہو کہ میں ناراض ہوں تم سے۔ "دائین "
نے منہ پھلایا۔

"کیا؟؟ اتنا اچھا سرپرائز پا کر بھی ناراضگی ختم نہیں ہوئی؟"
ساحر نے صدمے سے اسے دیکھا۔

جی نہیں۔ "دانین نو لفٹ کا بورڈ منہ پر سجاتی رخ موڑ گئی ۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

چلیں پھر آپ کی مرضی، میں کیا کہہ سکتا ہوں؟ "ساحر نے" منہ لٹکا کر کہا اور بوٹ کے کنارے جا بیٹھا۔ دانین نے سلگ کر اسے دیکھا۔ البتہ کچھ کہنے سے گریز برتا تھا۔

ویسے میری پسند کے لباس میں جچ رہی ہیں آپ۔ "کافی دیر" بعد اسے خاموش پا کر ساحر نے توصیفی نگاہ اس کے وجود پر ڈالتے ہوئے تعریف کی تھی۔ مقصد اسے بولنے پر اکسانا تھا۔

تمہاری پسند؟ لیکن یہ تو صائمہ۔۔۔ "دانین نے بات ادھوری" چھوڑتے ہوئے حیران نگاہوں سے ایک بار اپنے لباس کی جانب دیکھا۔ پھر جب بات سمجھ میں آئی تو خشمگیں نگاہوں نے ساحر

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کے چہرے تک کا سفر کیا تھا جو لبوں پر شرارتی مسکان لیے اسے تک رہا تھا۔

تو یہ سب تمہارا پلان تھا مجھے یہاں لانے کا ؟ اس صائمہ کو" تو میں چھوڑوں گی نہیں۔ ویسے خود کو میری دوست کہتی ہے اور ساتھ تمہارا دیا اس نے۔" "دانین کے چہرے پر دبا دبا سا غصہ تھا۔

وہ مجھے بھی تو بھائی کہتی ہے۔ اور بھائی دوستوں سے بڑھ کر" ہوتے ہیں ویسے بھی اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ سب اس

Classic Urdu Material ISBN#1023320210 9

نے میرے کہنے پر ہی کیا ہے "ساحر نے صائمہ کی پوزیشن کلیئر کرنی چاہی تھی۔

لیکن اسے مجھ سے جھوٹ نہیں کہنا چاہیے تھا، کس قدر" ڈرامے باز لڑکی ہے یہ۔ پوری پلاننگ کے ساتھ آئی میرے پاس اور مجھے خبر ہی نہیں ہو سکی کہ یہ سب ایکٹنگ ہے۔ اسے تو میں جا کر پوچھوں گی۔ کیسے دھڑلے سے جھوٹ کہہ رہی تھی کہ کاٹیج میں کوئی نہیں ہو گا آج رات "دانین نے دانت کچکچائے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس نے صحیح کہا تھا، آج رات واقعی کاٹیج خالی ہے۔ آپ اور "
میں یہاں ہیں جبکہ مراد صائمہ اور بچوں کے ہمراہ اپنے سسرال
گیا ہے۔ آج رات وہ لوگ وہیں رہیں گے۔ "ساحر نے گویا
اطلاع دی تھی۔

اور وہ میلے والا جھوٹ ؟ "دانین نے آنکھیں سکوڑتے ہوئے "
اسے دیکھا۔

میلے والی بات بھی جھوٹ نہیں تھی۔ بستی میں میلا ہوتا ہے"
لیکن وہ میلا آج نہیں چند دن بعد ہے۔ اب اس سے بہتر اور
کوئی بہانہ نہیں ملا آپ کو لانے کا تو صائمہ کو یہی بہانہ بنانا

Classic Urdu Material USBN#1013320209

پڑا۔ ویسے بھی اگر میلا ہو تب بھی میں آپ کو وہاں ہر گز نہیں
"جانے دیتا کیونکہ وہاں آپ کے مطلب کا کچھ بھی نہیں ہے۔
ساحر بات کرتے کرتے فون پر بھی مصروف تھا۔

،تمہیں اگر مجھے یہیں لانا تھا تو سیدھا سیدھا مجھے کہہ دیتے"
اتنے بہانے گھڑنے کی کیا ضرورت تھی؟ "دانین کا لہجہ تفتیشی
ہوا۔

اچھا اور میرے کہنے پر آپ آ جاتیں؟ "ساحر نے فون سے"
سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔ دانین اس کی نگاہوں
میں چھپاسوال پڑھ کر نظریں چرا گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

شاید آہی جاتی "دھیمی سی آواز میں کہا تھا لیکن ساحر سن چکا"
تھا۔

خوشی سے مر نہ جاتے گر اعتبار ہوتا۔ "ساحر نے چڑاتے"
ہوئے لہجے میں شعر کا آخری مصرعہ پڑھا تھا۔

تم "!!دانین نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تھے لیکن"
اس وقت ساحر نے فون دور کرتے ہوئے اسکرین چہرے کے
سامنے کی ۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

السلام علیکم خالہ "!فون کی فرنٹ فلیش لائٹ کی روشنی اس"
کے چہرے پر پڑ رہی تھی .دانین نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔

وعلیکم السلام !ساحر پتر کیسے ہو؟ "خالہ کی آواز سنائی دی تھی"
۔ شاید وہ ویڈیو کال پر بات کر رہا تھا ان سے۔ ساحر اب ان کا
حال احوال دریافت کر رہا تھا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پتر !یہ کونسی جگہ پر بیٹھ کر بات کر رہے ہو؟ "خالہ نے"
لائٹنگ کی روشنی میں عقب میں جھلملاتے پانی کو دیکھتے ہوئے
سوال کیا تھا ۔

بوٹنگ کے لیے آئے ہیں ہم خالہ !یہ جو سارا انتظام دیکھ "
رہی ہیں نا یہ دانین کے لیے کروایا ہے میں نے۔ ناراض ہیں
وہ ایک چھوٹی سی بات کو لے کر۔ دیکھ لیں اتنا اچھا سرپرائز
دینے کے بعد بھی ناراضگی ختم نہیں کر رہیں۔"ساحر نے ایک
شرارتی نگاہ دانین کے چہرے پر ڈالتے ہوئے خالہ سے شکایت
لگائی۔ اس کی اس حرکت پر دانین دانت پیس کر رہ گئی تھی ۔

Classic Urdu Material USB#1013320219

کہاں ہے دانین؟ بات کرواؤ ذرا میری اس سے۔ء خالہ کی " آواز سے ہی دانین کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی کلاس ہونے والی ہے اب۔ لیکن ساحر کے سامنے ؟؟ اف !پتا نہیں کیا کیا کہیں گی خالہ۔ وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی۔

یہیں پاس ہی ہیں ، میں بات کرواتا ہوں۔ "ساحر فرمانبرداری" دکھاتا فورا اٹھ کر اس کے قریب آیا، پھر اسے بھی کیمرے کی زد میں لیا۔ دانین نے مری مری آواز میں خالہ کو سلام کرنے کے بعد خیریت دریافت کی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین پتر ساحر کیا کہہ رہا ہے ؟ تم کیوں ناراض ہو اس سے"
؟ "خالہ جلد ہی مطلب کی بات پر آئیں۔ دانین نے ساحر کو
ایک گھوری سے نوازا۔

کچھ نہیں خالہ !بس یونہی۔۔۔ زیادہ بڑی بات نہیں ہے، آپ"
پریشان مت ہوں۔ "وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کیسے خالہ کو
مطمئن کرے۔

بری بات ہے بچے !ایسے تھوڑی کرتے ہیں۔ اتنا اچھا شوہر ملا"
ہے تمہیں۔ قدر کرو اسکی۔ دیکھو تمہاری ذرا سی ناراضگی بھی
برداشت نہیں کر پایا اور اسے دور کرنے کے لیے کتنے جتن کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

رہا ہے۔ دوسرے کو اتنا نہیں ستانا چاہیے کہ اگلا بندہ مناتے مناتے تھک جائے۔ چھوٹی سی تو زندگی ہے ۔ اس زندگی کو ناراضگی میں ہی ضائع کر دو گے تو محبت کرنے کا وقت کیسے ملے گا؟ "حسب عادت خالہ کی نصیحتیں شروع ہو چکی تھیں اور ساحر مسکراہٹ دبائے دانین کے چہرے کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔

جی۔ "وہ شرمندہ سی یک لفظی جواب دے کر خاموش ہو گئی"

۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

بس بھی کر دیں خالہ !اور کتنا شرمندہ کریں گی میری بیوی"
کو؟ "ساحر نے اسے مزید شرمندگی سے بچانے کے لیے بشاشت
سے کہتے ہوئے کیمرے کا رخ اپنی جانب موڑ لیا۔ مزید چند
باتیں کرنے کے بعد وہ کال منقطع کر چکا تھا۔

تو تم خالہ کو یہ دکھانے کے لیے مجھے یہاں لائے ہو کہ ہم "
دونوں بہت خوش ہیں اور خوب انجوائے کر رہے ہیں ایک
دوسرے کے ساتھ؟ "دانین نے ترچھی نگاہ اس پر ڈالی۔

نہیں میں آپ کو اس لیے یہاں لایا ہوں کہ دو دن پہلے کوئی"
کہہ رہا تھا اسے چٹ پر لگی سوری نہیں روبرو کی گئی معذرت

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

چاہیے۔ تو یہ معذرت کا بہترین طریقہ لگا مجھے۔ اپنے اس دن کے رویے کا ازالہ کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش۔ "ساحر نے اسے یہاں لانے کی وجہ بتائی۔ دانین ایک پل کے لیے سٹپٹائی تھی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ ساحر اس کی باتیں سن رہا ہو گا۔

اچھا مجھے بھوک لگی ہے۔ "دانین اس کی گہری نگاہیں خود پر" بھی دیکھ کر جلدی سے کہتی گلاب کی پتیوں سے بنی روش پر آگے بڑھی۔ ساحر بھی کندھے اچکاتا اس کی تقلید میں چل دیا۔ دانین کے پہنچنے تک وہ اس کے لیے کرسی کھینچ چکا تھا۔ دانین کو اچھا لگا تھا اس کا یوں فکر کرنا لیکن چہرے سے وہ کچھ ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھا۔

Classic Urdu Material USBN#1013202409

ویسے یہ ایک رومانٹک سا کینڈل لائٹ ڈنر بھی ہو سکتا تھا"
اگر۔۔۔ "ٹیبل پر موجود کینڈل اسٹینڈ کی کینڈلز جلاتے ہوئے
ساحر نے لفظ رومینٹک پر زور دیتے ہوئے کہا لیکن اسے خود کو
گھورتے پایا تو زبان دانتوں تلے دباتا بات ادھوری چھوڑ گیا۔

نہیں مطلب۔۔۔۔میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا۔ "وہ اب دانین"
کی پلیٹ میں کھانا نکال رہا تھا۔ اس کے یوں ہڑبڑا کر بات پلٹنے
پر دانین کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ مہارت سے
چھپا گئی۔ ساحر کو اب تک اس نے سنجیدہ، خاموش طبع اور اپنے
کام سے کام رکھنے والے انسان کے طور پر ہی دیکھا تھا۔ آج وہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس کے نئے روپ سے آشنا ہو رہی تھی جو صرف اس کے سامنے ظاہر ہوا تھا۔ اور دانین کو اس کا یہ روپ اچھا لگا تھا، فرینڈلی انداز میں بات کرنا اور ہلکی پھلکی نوک جھونک۔ دونوں اب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔ وہ آخری نوالہ لے رہی تھی جب بوٹ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ پہاڑ کی اوٹ سے دکھائی دیتی روشنیوں نے اسے چونکایا۔ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہ پوری طرح ان روشنیوں کی طرف متوجہ ہوئی جو پانی میں سنہری پن سا پیدا کر رہی تھیں۔ اس روشنی کا ماخذ ابھی تک پہاڑ کی اوٹ میں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ساحر !وہ روشنیاں کس چیز کی ہیں؟ "دانین نے مسمرائزنگ "
انداز میں ساحر کو مخاطب کیا ۔

تھوڑا آگے جائیں گے تو خود ہی پتا چل جائے گا۔ ایک منٹ"
میں آیا۔ "ساحر مبہم سا جواب دیتا ایک جانب چلا گیا۔ اس نے
بوٹ کی اسپیڈ کم کر دی تھی۔ بوٹ اب پہاڑ کے قریب سے
گزرتی آگے جارہی تھی۔

واؤ "!منظر واضح ہوتے ہی دانین کی خوشی سے بھری آواز"
سنائی دی۔ وہاں ندی کے کنارے سے کچھ فاصلے پر ایک خیمہ
نصب کیا گیا تھا۔ خیمے کے اندر اور باہر بھی سنہری رنگ کی

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

لائٹنگ کی گئی تھی جس سے خیمہ جگمگا رہا تھا۔ پانی میں نظر آتا خیمے کا عکس بہت ہی دلفریب نظارہ پیش کر رہا تھا۔

ویلکم ٹو ونڈر لینڈ مادام "!کشتی کے کنارے لگتے ہی ساحر نے" دانین کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔ دانین تو گویا کسی طلسم میں جکڑی گئی تھی ۔ اسے خود بھی علم نہیں ہوا کہ کب اس نے اپنا ہاتھ ساحر کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔ دونوں بوٹ سے اتر آئے تھے۔ ساحر اب بوٹ کے مضبوط رسے کو کنارے پر مخصوص جگہ پر باندھ رہا تھا۔ دانین مسحور سی خیمے کی جانب بڑھنے لگی۔ پردہ ایک طرف کرتے ہوئے وہ خیمے میں داخل ہوئی تو اندر تیز بلب کی روشنی نے ایک پل کے لیے اس کی آنکھوں کو چندھیا

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

دیا تھا۔ چند لمحوں بعد آنکھیں روشنی سے مانوس ہوئیں تو خیمے کا منظر واضح ہوا۔ سامنے تقریباً اسی کے سائز کا ایک ٹیڈی بیئر کھڑا کیا گیا تھا جس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا بڑا سا دل تھا۔ دل کے عین وسط میں

SORRY

لکھا ہوا تھا۔ دانین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔ اسے تسلیم کرنا پڑا تھا کہ معذرت کرنے کا یہ سب سے انوکھا اور دلفریب طریقہ تھا۔ وہ ستائشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھ رہی تھی جب ایک مخملی پردہ دکھائی دیا۔ وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوتی آگے بڑھی. پردہ اٹھایا تو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہاں ایک اور اسی سائز کا ٹیڈی بیئر رکھا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک پھول تھا اور ساتھ اس کے سینے پر چند الفاظ درج تھے۔

"Be my Friend Pease!"

دانین نے زیر لب وہ الفاظ دہرائے۔دل میں خوشگوار سی لہر ابھری تھی۔

"Be my Friend Please!"

عقب سے سنائی دیتی ساحر کی دھیمی سی آواز پر وہ چونکی۔اسے خبر ہی نہ ہو سکی تھی اس کے آنے کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ابھی دوستی ہو سکتی ہے؟ "ساحر نے پر امید نگاہوں سے اسے" دیکھا۔

ابھی مطلب؟ صرف دوستی ہی ہو گی ہمارے درمیان۔ آج" بھی اور کل بھی۔ "دانین نے نجانے کیاجتانے کی کوشش کی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اوہ !مطلب دوستی پکی سمجھوں؟ "ساحر نے فورا ہاتھ آگے" بڑھایا۔ دانین نے ابرو اچکا کر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کی جانب دیکھا۔

ایسے کیا گھور رہی ہیں؟ بے فکر رہیں، بوٹ سے اترتے وقت" اس ہاتھ کو تھامنے سے آپ کو کانٹے نہیں چبھے تو اب بھی نہیں چبھیں گے ۔ "ساحر کا ہاتھ اب بھی آگے بڑھا ہوا ہی تھا۔ اس کی بات پر دانین کے لبوں پر مسکراہٹ جھلکی۔ پھر نجانے کیا سوچ کر اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔

تھینک گاڈ "!ساحر نے بلند آواز میں خدا کا شکر ادا کیا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آپ کے ہاتھ کتنے ٹھنڈے پڑ رہے ہیں۔ "ساحر اس کے "
سرد ہاتھ پا کر چونکا۔

ویٹ !سردی کا بھی علاج کر رکھا ہے میں نے۔ "وہ اب"
خیمے میں ایک جانب سے لکڑیاں اٹھائے باہر آیا۔ دانین بھی اس
کے ہمراہ باہر چلی آئی تھی۔ ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے وہ اب
کوئی مناسب جگہ تلاش کر رہا تھا، پھر جیسے نگاہوں کی تلاش ختم
ہوئی۔

Classic Urdu Material USB N#10133202109

آپ وہاں اس پتھر پر بیٹھ جائیں۔ "ساحر نے ایک جانب "
اشارہ کرتے ہوئے دانین کو مخاطب کیا۔ دانین اثبات میں سر
ہلاتی پتھر پر ٹک گئی۔ ساحر نے کچھ فاصلے پر قدرے خشک جگہ
دیکھ کر لکڑیوں پر پٹرول چھڑکتے ہوئے انہیں سلگا دیا۔ ٹھنڈی
ہوا کے باعث سردی بڑھ گئی تھی لیکن لکڑیوں کی گرمائش نے
کچھ ہی دیر میں ان کے آس پاس کا ماحول گرم کر دیا تھا، وہ
خود بھی ایک مناسب سائز کا پتھر دھکیلتا آگ کے قریب لے
آیا۔

فیلنگ بیٹر ؟ "اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے ہوئے ساحر نے"
سوال کیا، دانین نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اس

Classic Urdu Material ISBN#0132021999

وقت یہی سوچ رہی تھی کہ اس کی ناراضگی ختم کرنے کے لیے ساحر نے کتنا کچھ کیا۔ اور ایک وہ تھی جو اب تک نہایت برا رویہ اختیار کیے ہوئے تھی اس کے ساتھ ساحر کے حوالے سے سوچوں کا زاویہ بدلا تھا تو اسے ساحر پر ترس آیا تھا، خود پر افسوس بھی ہوا تھا ساحر کی تمام تر اچھائیاں نظر آنے لگی تھیں اسے ۔

ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا۔ "ساحر نے اسے گم صم پا" کر مخاطب کیا۔ وہ ہاتھ سینکتے ہوئے انہیں آپس میں رگڑ رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

کیا؟ "دانین کی سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھیں۔ وہ دوپٹے" کو گلے سے نکال کر اب کندھوں کے گرد شال کی طرح لپیٹ رہی تھی۔

یہی کہ دوستی کرنے کے لیے آپ نے میرا اتنا خرچ کروا" دیا، محبت کرنے کے لیے تو مجھے کنگال کر دیں گی۔ "وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا جبکہ آنکھوں میں شرارت پنہاں تھی، دانین نے اسے گھورا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے ، دوستی ہو گئی ہے اتنا ہی"
کافی ہے۔"وہ منہ بناکر بولی۔ جواباً ساحر کا ہلکا کا قہقہہ سنائی دیا
تھا۔

ایک بات کہوں؟ "دانین نے اسے بغور ہنستے ہوئے دیکھا تو "
اندازہ ہوا اس شخص کی ہنسی خاصی خوبصورت تھی ۔

"بالکل !اجازت لینے کی ضرورت کب سے پڑ گئی آپ کو ؟ "
ساحر کا لہجہ نرم تھا۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

تم اس روپ میں اچھے لگتے ہو نرم، مہربان سے۔ سڑیل اور "
کھڑوس پن بالکل نہیں جچتا تم پر۔ "دانین دل کی بات کہہ گئی
تھی اس سے۔ ساحر نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔

اور آپ مجھے ہر روپ میں اچھی لگتی ہیں۔ لڑتے جھگڑتے"
ہوئے ، روٹھتے ہوئے، اور یوں محبت سے مجھے تکتے تکتے میری
تعریف کرتے ہوئے۔ "بات کے اختتام تک وہ اس کی چوری
پکڑ چکا تھا۔

جی نہیں ، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ "وہ فوراً نظروں کا "
زاویہ بدلتی ندی کے پانی کو دیکھنے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں۔ "ساحر بھی اس کی نگاہوں "
کے تعاقب میں دور جھلملاتے پانی کو دیکھنے لگا تھا۔ کافی دیر
ماحول پر بجھل سی خاموشی طاری رہی ۔ دونوں اپنی اپنی سوچوں
میں گم بات کرنے کے لیے الفاظ ڈھونڈ رہے تھے لیکن اس
لمحے جیسے سارے الفاظ دماغ سے تحویل ہوتے فضا میں گردش
کرنے لگے تھے۔

گھر بات کرنا چاہیں گی آپ؟ زونیرہ کہہ رہی تھی آپ کی"
بات کرواؤں اس سے۔ "ساحر نے اجازت طلب انداز میں اس
سے کہا تھا۔ دانین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کے لہجے میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس کے انداز میں کوئی حکم ، کوئی زور زبردستی نہیں تھی۔ ، اتنی چھوٹی سی بات کے لیے بھی وہ اس کی اجازت کا منتظر تھا اور وہ ...وہ کیسے اتنی بے مروت ہو گئی تھی ؟ جب سے یہاں آئی تھی اس نے ایک بار بھی زحمت نہیں کی تھی گھر فون کرنے کی۔ ساحر کا غصہ تھا شاید کہ اس کا دل ہی نہیں چاہا تھا اس سے منسلک رشتوں سے بات کرنے کا۔ وہ سب لوگ اتنی محبت کرتے تھے اس سے ، اتنی عزت دیتے تھے اور بدلے میں وہ کیا کر رہی تھی؟ دانین کو بے تحاشا شرمندگی نے آن گھیرا۔ اس نے بغیر کچھ کہے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ساحر نے زونیرہ کے نمبر پر ویڈیو کال کی تھی ، کچھ ہی دیر بعد دوسری جانب سے کال کنیکٹ ہو گئی۔ ساحر اپنی جگہ سے اٹھ

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320109

کر دانین کے قریب چلا آیا، وہ وہیں کھڑس زونیرہ سے بات کرنے میں مگن تھا۔ دانین نے ادھر ادھر دیکھا، وہاں آس پاس اور کوئی پتھر نہیں تھا بیٹھنے کے لیے۔ البتہ جس پتھر پر دانین بیٹھی تھی وہ سائز میں کافی بڑا تھا جس پر مزید ایک انسان بیٹھ سکتا تھا۔ دانین نے دائیں جانب کھسکتے ہوئے اس کے لیے جگہ بنائی۔

ساحر "!اس نے باتوں میں مگن ساحر کو پکارا تھا۔ ساحر اس" کی آواز پر چونکا۔ پھر اس کے آنکھوں سے پتھر کی جانب اشارہ کرنے پر قدرے حیران ہوا لیکن جب اس بات کا یقین ہوا کہ وہ واقعی اس کے لیے جگہ بنائے اسے اپنے پاس بیٹھنے کو کہہ

Classic Urdu Material ISBN#9015202199

،رہی تھی تب اس کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ بکھری تھی
بالآخر ان کے درمیان اعتبار کا رشتہ قائم ہونے لگا تھا۔

زونیرہ کے بعد ان دونوں نے ماں جی سے بات کی تھی۔ پھر
باری باری باقی سب سے بھی۔ رات کا وقت تھا تبھی سب گھر
میں ہی موجود تھے۔ اور ان کی کال کا سن کر تمام افراد اشتیاق
کے مارے ٹی وی لاؤنج میں جمع ہو گئے تھے۔ آخر میں دونوں
علی سے بات کر رہے تھے اور حسب عادت علی شرارتیں کر رہا
تھا۔ جب علی کو علم ہوا کہ وہ دونوں باہر آئے ہیں اور اس
وقت ندی کے کنارے بیٹھے ہیں تو علی نے ندی کا منظر دکھانے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کی فرمائش کی تھی ۔ ساحر نے سیل فون کا بیک کیمرہ آن کرتے ہوئے وہ خوبصورت منظر ان سب کو دکھایا۔

"واہ لالے !لگتا ہی نہیں ہے آپ شادی سے پہلے والے وہ کھڑوس اور سڑیل سے بھائی ہو۔ بھابھی کونسے تعویز کروائے میرے بھائی پر کہ اتنا بدل گئے ہیں یہ۔ ویسے تبدیلی اچھی لگی مجھے۔ "علی آنکھوں میں شرارت لیے بولا۔ ساحر اور دانین کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

ویسے ایک بات طے ہے ساحر بھائی !آپ کے آتے ہی میں"
نے آپ کی شاگردی اختیار کر لینی ہے۔ "علی اب سنجیدہ چہرہ
بنائے کہہ رہا تھا۔

شاگردی؟ کس معاملے میں؟ "ساحر نے الجھن بھری نگاہوں"
سے اسے دیکھا۔

ارے بھئی !شادی کے بعد بیویوں کو کیسے خوش رکھا جاتا ہے "
ناراض ہونے پر کیسے منایا جاتا ہے ، انہیں کس طرح کے،
سرپرائز دیے جاتے ہیں، یہ سب آپ ہی تو سکھائیں گے مجھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

کل کو میری بھی شادی ہو گی، تب مجھے اپنی بیوی سے پھوہڑ اور نکما جیسے القاب نہیں سننے۔ "علی دور کی کوڑی لایا تھا۔

صبر کر لے بچے !شادی کے بعد یہ تمام تر ہنر اپنے آپ" سیکھ جاتا ہے آدمی۔ بیویاں ہوتی ہیں نا سکھانے کے لیے۔ تم بھی سیکھ جاؤ گے۔ بلکہ مجھے یقین ہے مجھ سے دو قدم آگے ہی ہو گے۔ "ساحر بھی ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تھا۔ ساتھ ہی نگاہ کیمرے میں دکھتے دانین کے عکس پر ڈالی جو ان دونوں کی باتیں سنتی مسکرا رہی تھی۔ مزید کچھ دیر بات کرنے کے بعد ساحر نے الوداعی کلمات کہتے ہوئے فون کاٹ دیا تھا۔ وہ اپنی جگہ

Classic Urdu Material USB#10133202109

واپس جانے کے لیے اٹھا تھا۔ دانین کا دل چاہا تھا اسے روک لے لیکن پھر خاموشی اختیار کر گئی۔

اگر آپ سونا چاہیں تو خیمے میں سلیپنگ بیگز رکھے ہیں۔ آپ" آرام سے سو سکتی ہیں۔ "ساحر نے جاتے جاتے رک کر اسے مخاطب کیا تھا۔

، تمہیں میں اتنی بد ذوق لگتی ہوں کہ ایسی خوبصورت رات" اتنے پیارے مناظر چھوڑ کر جا کر سو جاؤں؟ "دا نین نے خفگی سے اسے گھورا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ویل !مرضی ہے آپ کی۔ "وہ شانے اچکا کر بولا۔ پھر کچھ" سوچ کر اپنی جگہ جانے کی بجائے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔ چند منٹ بعد دانین کو وہ اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا۔

یہ لیں شال۔ سردی کافی ہے تو اس آگ کی حدت سردی کو " مٹانے میں ناکام رہے گی۔ شال اوڑھ لیں ورنہ پھر کہیں گی میری وجہ سے بیمار پڑ گئیں آپ۔ "ساحر نے کہتے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔ دانین نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے بغیر کچھ کہے شال تھام لی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ایسے بڑی بڑی آنکھیں کر کے مجھے ڈرانے کی کوشش مت"
کیا کریں۔ سچ میں ڈر لگنے لگتا ہے مجھے۔ "ہلکے پھلکے لہجے میں
ساحر نے اس کی بات بات پر گھورنے کی عادت پر چوٹ کی
تھی۔ جواباً دانین اس بار اسے گھور بھی نہیں سکی۔ ساحر واپس
مڑا تھا۔

تمہیں سردی نہیں لگتی؟ یا تم سٹیل کے بنے ہو ؟ چاہو تو"
شال شئیر کر سکتے ہو میرے ساتھ۔ "دانین کو خود بھی علم
نہیں ہوا تھا کہ وہ یہ اجازت کیونکر دے گئی تھی اسے ۔ ساحر
کی حیرت بھری نظروں نے ایک بار پھر اس کے چہرے کا
طواف کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ایسے کیادیکھ رہے ہو؟ تمہارا احساس کر کے کہہ رہی ہوں۔"
اتنا کچھ کیا تم نے میرے لیے، اب اگر تم سردی کی وجہ سے
بیمار پڑ گئے تو کل صبح مجھے واپس کون لے کر جائے گا؟ "دانین
کو اس وقت اپنی اس بات کی کوئی مناسب وجہ نہیں ملی تھی
تبھی نگاہیں چراتے ہوئے بے ڈھنگا سا بہانہ بنایا۔

اوکے "!ساحر بحث کیے بغیر وہیں ایک جانب اس کے پتھر پر"
ٹک گیا تھا۔ شال کا ایک سرا اس کے بائیں شانے پر تھا اور
دوسرا سرا دانین کے دائیں کندھے پر۔ خاموشی نے ایک بار پھر
ان دونوں کے درمیان ڈیرہ جمایا تھا لیکن اس بار یہ خاموشی

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

بہت سی ان کہی داستانیں سنا رہی تھی۔ ان دونوں کے دل کی دھڑکنیں اس وقت ایک ہی لے پر دھڑکنے لگی تھیں۔ نگاہوں میں ایک دوسرے کا عکس تھا جبکہ نظریں دور جھیل کے جھلملاتے پانی کو تک رہی تھیں جو سنہری ہوتا سونے کی مانند لگ رہا تھا ۔ ندی کے اس پانی نے، سفید برف سے ڈھکے ان پہاڑوں نے ، ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا نے اور دور آسمان پر چمکتے چاند نے ان دونوں کے درمیان حائل ہوتی محبت کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ وہ دونوں ان لمحات کو دوستی کی شروعات سمجھ رہے تھے لیکن اس بات سے بے خبر تھے کہ ان حسین لمحات میں محبت بہت چپکے سے ان دونوں کے درمیان آ بیٹھی ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

وہ اپنی دھن میں چلتی کمرے میں داخل ہوئی تو ایک پل کے لیے قدم دہلیز پر تھمے۔ دیکھا تو سامنے ساحر الماری کھولے کھڑا تھا۔ بیڈ پر کھلا اس کا سوٹ کیس اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ وہ اپنی پیکنگ کر رہا تھا۔ آہٹ پر ساحر نے الماری سے گردن نکال کر دروازے کی جانب دیکھا۔

"دانین آپ؟ آپ کی پیکنگ مکمل ہو گئی؟ یاد ہے نا کل صبح ہمیں واپسی کے لیے نکلنا ہے۔" ساحر نے جیسے اسے یاد دہانی کروائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

ہاں میں پیکنگ کر چکی ہوں۔ "وہ نارمل انداز میں کہتی آگے" آئی۔ ایک نظر اس کے سوٹ کیس پر ڈالی، پھر اس کی پشت کو دیکھا۔

لاؤ میں کر دوں تمہاری پیکنگ۔ ''نجانے کیوں اسے شرمندگی'' سی ہوئی تھی ساحر کو اپنا کام خود کرتے دیکھ کر۔

نہیں اٹس اوکے !میں کر لوں گا۔ "ساحر نے مصروف سے'' انداز میں منع کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"اب جب دوستی ہو گئی ہے تو دوستی کے ناطے میں ان چھوٹے موٹے کاموں میں تمہاری ہیلپ تو کر ہی سکتی ہوں۔" وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتی اس تک آئی اور اس کے ہاتھ سے تہہ شدہ شرٹس پکڑتے ہوئے سوٹ کیس میں رکھنے لگی۔ ساحر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری۔ اس بار اس نے منع نہیں کیا تھا دانین کو، نہ اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔ وہ خاموشی سے اپنا سامان الماری سے نکال کر اسے تھماتا گیا تھا اور دانین سارا سامان ترتیب سے سوٹ کیس میں رکھتی گئی تھی۔

چائے پیو گے؟ "کام سے فارغ ہوتے ہی دانین نے دوستانہ" انداز میں پوچھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اس وقت؟ "ساحر نے کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب نگاہ"
دوڑائی جہاں سوئیاں ایک بجنے کا اعلان کر رہی تھیں۔

"میرا موڈ ہو رہا ہے چائے کا تو سوچا تم سے بھی پوچھ لوں۔"
دانین نے وضاحت پیش کی۔

شیور !لیکن چائے پینے کے بعد مجھے نیند نہیں آئے گی اس"
لیے پھر مجھے کمپنی دینے کے لیے آپ کو بھی رات بھر جاگنا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ساحر کے لہجے میں ہلکی سی شرارت چھپی پڑے گا۔سوچ لیں۔ ”
تھی۔دانین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔

ڈن "!دلفریب انداز میں کہتی وہ کمرے سے نکلتی کچن کی“
جانب بڑھ گئی ۔جب تک وہ چائے بنا کر فارغ ہوئی ساحر بھی
سوٹ کیس لاک کر کے ایک جانب رکھتا کچن میں چلا آیا۔

باہر چاند کی روشنی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔ چھت پر چلیں؟"
دانین نے اس کا مگ اسے تھماتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے "
اسے دیکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

"آفٹر یو میم!" ساحر نے سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا تھا۔ دانین اس کے انداز پر مسکراہٹ چھپاتی سیڑھیوں کی جانب چلی آئی۔

ایک بات پوچھوں دانین؟ "ان دونوں کے درمیان گہری خاموشی حائل تھی جب ساحر نے اس خاموشی کو توڑا۔

ہاں پوچھو؟ "دانین نے اجازت دیتے ہوئے چائے کا مگ لبوں سے لگایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"جس طرح آپ نے پروفیشنل طریقے سے اس رات میرے زخم کی بینڈ تج کی اس سے مجھے یہی اندازہ ہوا کہ آپ میڈیکل کی اسٹوڈنٹ تھیں غالباً۔ آپ کو تو ڈاکٹر ہونا چاہیے تھا نا اب تک؟ پھر آپ نے اسٹڈی چھوڑ کر ایک معمولی سی جاب کیوں اسٹارٹ کی؟"

ساحر کی نگاہیں اپنے ہاتھ میں موجود مگ پر ہی جمی تھیں لیکن لہجے میں نجانے کیا تھا؟ کوئی عجیب سا تاثر جیسے وہ اس سوال کے جواب سے پہلے سے واقف ہو لیکن دانین کے لبوں سے جواب سننے کا طلبگار ہو۔

اس کے سوال پر دانین نے ایک نظر اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا جو ناک کی سیدھ میں دیکھ رہا تھا۔ دانین نے سر جھکاتے ہوئے ہوئے ٹھنڈی سانس فضا کی سپرد کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220409

ضروری تو نہیں زندگی ہمارے حساب سے ہی چلے ۔کبھی‘‘

کبھار زندگی انسان سے ہر وہ چیز چھین لیتی ہے جس کے خواب اس نے دیکھے ہوں ،ہر من چاہی چیز سے محروم کر کے زندگی ایک نئ راہ کا پتا تھما دیتی ہے ہاتھ میں۔ میرے چند خوابوں میں سے ایک خواب ڈاکٹر بننا بھی تھا۔انفیکٹ یہ میرے بابا کا خواب تھا جسے میں نے اپنی آنکھوں میں سجایا لیکن۔۔۔ قسمت کب پلٹا کھا جائے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اس رات تم زخمی حالت میں پھوپھو کے گھر آئے اور تم سے ہمدردی نبھانے کی پاداش میں تمہارے نام کی تہمت میرے وجود پر لگا کر مجھے سر بازار سنگسار کر دیا گیا۔ اس وقت جہاں مجھے تم سے بے پناہ نفرت

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

محسوس ہوئی وہیں اپنی نرم دلی پر بھی شدید غصہ آیا اور ساتھ ہی اپنے اس پروفیشن پر ۔ میں سوچتی تھی کہ اگر میں میڈیکل اسٹوڈنٹ نہ ہوتی تو شاید میں تمہیں بینڈیج کے لیے کمرے میں نہ لے کر جاتی اور نہ ہم دونوں کی وہ غلط تصاویر لے کر مجھے میرے رشتوں کی نظروں میں گرایا جاتا۔ اس سوچ کے تحت مجھے ڈاکٹری کے پیشے سے بھی نفرت ہو گئی۔پاگل تھی نا میں۔ یہ نہیں سمجھ سکی کہ رسوائیاں میرے مقدر میں لکھ دی گئی تھیں۔ میں اپنی قسمت سے بھاگ نہیں سکتی تھی۔ اس رات تم نہیں ہوتے تو کوئی اور ہوتا۔ میں میڈیکل اسٹوڈنٹ نہ ہوتی تو کوئی اور وجہ بن جاتی میری بدنامی کی۔ میری زندگی میں یہ سیاہ باب آنا ازل سے طے تھا۔ میری نفرتیں بھلا کیا تبدیلی لا

Classic Urdu Material ISBN#9781332021109

پائیں؟ نقصان تو اپنا ہی کیا نا میں نے۔ اگر میں تب نفرت کو دبا کر عقل سے کام لیتی تو شاید آج اپنے بابا کا خواب پورا کر چکی ہوتی لیکن۔۔۔ "بات کرتے کرتے دانین کی آواز بھرائی تھی۔ ساحر کی آنکھوں میں کچھ چُبھنے لگا۔ گردن کا رخ ہلکا سا دوسری جانب موڑتے ہوئے اس نے چہرے پر چھائی اذیت کو اندھیرے میں چھپانا چاہا تھا۔ایک بار پھر سے دل میں گہرے ملال نے سر اٹھایا تھا۔ برابر کھڑی اس لڑکی نے نجانے کیا کیا کھویا تھا اس کی وجہ سے۔اپنے رشتے، اپنی محبت ، اپنی نیک نامی اپنے خواب اور اپنے باپ کی آخری خواہش ۔ ،

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

"آئم سوری! جو کچھ بھی ہوا اس سب کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں لیکن میں ازالہ کرنا چاہتا ہوں دانین! آپ اپنی اسٹڈی کمپلیٹ کریں۔ آپ کے خواب کی تکمیل میں میں آپ کی مدد کروں گا اور آپ کو ہر طرح سے سپورٹ کروں گا۔" وہ ہلکی سی آواز میں بولا تھا۔ دانین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اب سر جھکائے کھڑا تھا۔

تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے ساحر! میں تمہارا" یقین کر چکی ہوں کہ جو کچھ بھی ہوا وہ سب تم نے دانستہ نہیں کیا تھا۔ وہ سب اپنی قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیا ہے میں نے۔ اور جس نے بھی میرے ساتھ یہ سب کیا اسے معاف بھی کر چکی ہوں۔ میرا ضمیر مطمئین ہے کہ میں تب غلط نہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھی۔ اور جس نے سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی مجھے غلط ثابت کیا اس کا ضمیر اسے ہمیشہ بے چین رکھے گا۔ زندگی کا وہ تلخ باب ختم ہو چکا ہے ۔اس کے اثرات زائل ہو چکے ہیں تو بیتی باتوں کو یاد کرنا تکلیف کے سوا کچھ عنایت نہیں کرے گا۔ بہتر ہے تم بھی بھول جاؤ وہ سب اور مجھے بھی بھولنے دو۔ رہی بات میڈیکل کی اسٹڈی کو ٹینیو کرنے کی تو شاید اب میں یہ نہ کر پاؤں کہ حالات بدلنے کے ساتھ ساتھ میری ذہنی کیفیت بھی بدل چکی ہے۔ اب تو فرسٹ ایڈ باکس پکڑتے ہی ہاتھوں پر لرزش طاری ہو جاتی ہے ۔دل اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ کسی کا زخم دیکھ کر ہی دل اچھل کر حلق میں آجاتا ہے ۔کوشش بھی کروں تب بھی نہیں کر پاؤں گی۔ میں ماضی کو پیچھے چھوڑ دینا

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

چاہتی ہوں اب۔ اور اس کے لیے مجھے ہر وہ چیز چھوڑنی پڑے گی جس سے مجھے ماضی کا ہلکا سا بھی خیال آئے۔ "وہ سنجیدہ لہجے میں اپنے خیالات اس پر واضح کر گئی تھی۔ جواباً ساحر خاموشی اختیار کر گیا تھا کہ کہنے کو کچھ بچا ہی نہ تھا۔

****

گاڑی پارکنگ میں رکتے ہی وہ دونوں گاڑی سے اترے تھے۔دانین نے آنکھوں میں سراسیمگی لیے ائیرپورٹ کی عمارت کی جانب دیکھا۔ساحر اب گاڑی سے سامان نکالتا مراد سے الوداعی ملاقات کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

ساحر مجھے پلین میں سفر کرنے سے ڈر لگتا ہے ۔بائے روڈ"
چلے جاتے ہیں نا۔ "دانین نے التجائی نگاہوں سے ساحر کی جانب
دیکھا۔

بائے روڈ بہت لمبا سفر ہے دانین !آتے ہوئے بھی تو پلین"
میں سفر کیا تھا ہم نے ۔اب واپسی پر بھی کچھ نہیں ہو گا۔ بلیو
می !میں ہوں نا؟ آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ ”ساحر نے
اسے بہلانے کی کوشش کی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آتے ہوئے تو تم سے ناراضگی تھی تو کچھ کہہ نہیں پائی میں۔"
اپنی کمزوری تم پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اب تو تم جان
چکے ہو کہ مجھےاونچائیوں سے ڈر لگتا ہے۔ پھر سے میری طبیعت
خراب ہو جائے گی ۔کیسے دوست ہو تم !!ذرا خیال نہیں
میرا۔ "وہ منہ بسور کر بولی تھی۔ساحر نے رک کر اسے دیکھا۔

اچھے دوست وہ ہوتے ہیں دانین جو آپ کو کمزور نہیں دیکھ"
سکتے، جو آپ کی کمزوریوں کو ختم کر کے آپ کو مضبوط بنانا
چاہتے ہیں اور آپ کو ہمت اور حوصلہ دیتے ہیں۔ میں بھی اچھا
دوست بننے کی کوشش کر رہا ہوں بس۔ مجھے پتا ہے آپ کو
اونچائیوں سے ڈر لگتا ہے لیکن جو دل میں ڈر دبائے بیٹھا رہے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہ اونچے خواب کیسے دیکھے گا؟ اور جس کے خواب اونچے نہیں ہوں گے وہ ترقی کی منازل کیسے طے کرے گا؟ "ساحر نے نرم سے لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

لیکن ساحر ‘‘ ...وہ روہانسی ہونے لگی تھی جب ساحر نے بغیر‘‘ اس کی سنے اپنا سوٹ کیس بائیں ہاتھ میں منتقل کیا اور اس کا ہاتھ تھامے عمارت کی جانب بڑھ گیا۔

اللہ پلیز پلین کریش نہ ہو۔ میرا ہارٹ فیل نہ ہو۔ میں صحیح‘‘ سلامت گھر پہنچ جاؤں۔ دوبارہ اس ساحر کے ساتھ کبھی کہیں نہیں جاؤں گی۔ ’’وہ آنکھیں بند کیے مسلسل زیر لب کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ ساحر نے ابرو اچکاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ پھر

Classic Urdu Material USB#1013320199

ذراسا آگے ہوتے اس کے وجود کے گرد سیٹ بیلٹ باندھی۔
پلین ٹیک آف ہونے کی اناؤنسمنٹ کی جارہی تھی۔

"ساحر ابھی بھی وقت ہے، چلو نا پلین سے اتر جاتے ہیں۔"
دانین نے آخری کوشش کرنی چاہی۔

!ہرگز نہیں !ٹکٹ پر اچھی خاصی رقم خرچ ہوئی ہے میڈم"
واپس تو ہم پلین سے ہی جائیں گے۔ "وہ بے نیاز بن گیا۔
دانین نے خفگی سے اسے دیکھا۔ پھر آنکھیں بند کیے زور و شور
سے کوئی ورد کرنے میں مشغول ہوگئی۔ ساحر نے مسکراہٹ
دباتے ہوئے اسے دیکھا جس کے ناخن ساحر کے بازو پر کھروچ

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

ڈالتے جارہے تھے۔ نجانے کیا سوچ کر ساحر نے اپنا بازو اس کے کندھوں کے گرد حمائل کیا۔

ریلیکس دانین !کچھ بھی نہیں ہو گا۔ ہم بحفاظت گھر پہنچ‘‘ جائیں گے۔ ’’اس کے کندھے کو سہلاتے ہوئے ساحر نے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا اور شاید اپنے خوف کی وجہ سے ہی دانین نے مزاحمت کی تھی نہ اس سے دور ہونے کی کوشش .البتہ اس کا مضبوط حصار اپنے گرد محسوس ہوتے ہی وہ جیسے پرسکون سی ہو گئی تھی۔ اس کی آنکھیں اب بھی بند تھیں، لبوں پر ابھی بھی کوئی ورد جاری تھا لیکن چہرے پر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

رقم ڈر دھیرے دھیرے ختم ہونے لگا تھا۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی محفوظ پناہ گاہ میں آگئی ہو۔اس کے کندھے پر سر ٹکائے کسی ننھی بچی کی مانند ایک ہاتھ سے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑے پہلی بار تھا جب اس کی قربت میں وہ سکون ڈھونڈ رہی تھی۔

چھوٹی چھوٹی چیزوں سے کتنا ڈرتی ہیں آپ دانین !جب"
میری جاب کے بارے میں آپ کو علم ہو گا اس وقت نجانے کیا ری ایکشن ہو گا آپ کا۔ میری جاب میں ہر پل خطرہ سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔ ایسے میں۔۔۔ میں آپ کو اپنی کمزوری نہیں بنانا چاہتا۔آپ کو میری طاقت بننا ہے اس لیے ان عام چیزوں کا خوف آپ کو اپنے دل سے نکالنا ہوگا۔ میری بیوی ہونے کی

Classic Urdu Material ISBN#1015920299

حیثیت سے آپ کو بھی میرے جتنا مضبوط اور نڈر بننا پڑے گا۔

اس کے بالوں میں اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتا ساحر ایک نئ "

سوچ میں ڈوبا تھا۔ وہ دانین کے خوف کو ختم کرنا چاہتا تھا تبھی

اس کے کہنے اور ضد کرنے کے باوجود اسے پلین کے سفر پر

مجبور کیا تھا کہ اب یونہی ، نامحسوس طریقے سے ہی اسے دانین

کو ٹریننگ دینی تھی تا کہ وہ اپنی کمزوریوں پر قابو پا سکے اور

آگے کی زندگی میں کسی بھی مشکل وقت میں وہ خود کو بے بس

نہ سمجھے۔

****

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

ہنی مون سے واپس آئے ہوئے انہیں تقریباً ڈیڑھ ہفتہ ہونے کو تھا۔ اس ڈیڑھ ہفتے میں ساحر اور دانین کے رشتے میں مزید بہتری آئی تھی۔ دونوں کے درمیان ایک ان دیکھی دیوار تو اب بھی حائل تھی لیکن بدگمانیاں اور غلط فہمیاں ختم ہو چکی تھیں۔ دانین کا رویہ خاصا دوستانہ تھا اب اس کے ساتھ۔ کبھی کبھار ہلکی پھلکی نوک جھونک بھی ہو جاتی، تو کبھی ہنسی مذاق، کبھی کوئی شرارتی سا جملہ بھی کہہ جاتے دونوں ایک دوسرے سے۔ بس یہی نہیں بلکہ دانین اب اس کے چھوٹے موٹے کام بھی اپنے ہاتھوں سے کرنے لگی تھی۔ فراغت ہی فراغت تھی۔ وہ بور ہوتی تو وقت گزاری کے لیے کبھی ساحر کے کپڑے نکال کر دوبارہ تہہ کر کے رکھ دیتی۔ کبھی کپڑے پریس کر کے انہیں ہینگ کر دیتی۔ اب تو اکثر کھانے پر اس کا ویٹ بھی کرتی اور اس کے ساتھ ہی کھانا کھاتی۔ موڈ ہوتا تو ساحر کی پسند کی کوئی ڈش بھی بنا لیتی۔ زندگی اپنی ڈگر پر

چلنے لگی تھی اور ساحر کو دانین کے مزاج کی یہ تبدیلیاں کافی خوشگوار لگی تھیں ۔جب سے دانین نے ساحر کے کام اپنے ذمے لیے تھے تب سے ساحر نے اپنے لیے مخصوص ملازم کو کمرے کے اندرونی کاموں کی ذمہ داری سے برخاست کر دیا تھا۔اگر دانین کو یہ کام کر کے سکون مل رہا تھا تو وہ کیوں اس کا سکون چھینتا۔آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن دونوں ایک دوسرے کے عادی ہوتے جا رہے تھے۔

رات کا وقت تھا جب گھر کے تمام افراد لاؤنج میں بیٹھے خوشگوار ماحول میں گپ شپ کر رہے تھے۔ ساحر نیچے قالین پر بیٹھا تھا جبکہ سر صوفے پر بیٹھی ماں جی کی گود میں تھا۔ ماں جی باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بال سہلا رہی تھیں جبکہ

Classic Urdu Material ISBN#9781392029

ساحر تھوڑی تھوڑی دیر بعد کن اکھیوں سے دانین کی طرف دیکھتا اس کے چہرے کو آنکھوں میں جذب کر رہا تھا جو زونیرہ اور علی کے چُٹکلوں پر ہنس رہی تھی ۔ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں پانی آیا تھا۔

اوراس دھوپ چھاؤں کے منظر نے ساحر کو مسحور کر کے رکھ دیا تھا۔اس سے پہلے کہ اس کی اس بے خودی کی کیفیت کوئی اور محسوس کرتااوراس کا ریکارڈ لگایا جاتااس کے فون کی بجتی بیل اسے چونکا گئی تھی۔دانین کے چہرے کو نگاہوں کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے ساحر نے سیل فون کی سکرین کی جانب دیکھا۔ سکرین پر موجود نمبر دیکھ کر سب سے ایکسکیوز کرتا وہ اٹھااوراپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔دانین نے حیرت سے اسے دیکھا کہ اس سے پہلے ساحر سب کے سامنے کال سن لیتا تھا لیکن یوں جب گھر کے

Classic Urdu Material SBN#1013220219

سب افراد ایک ساتھ بیٹھے ہوتے تب وہ درمیان سے اٹھ کر نہیں جاتا تھا۔ تو آج کس کا فون تھا بھلا جس کے لیے پرائیویسی کی ضرورت پڑ گئی تھی؟ دانین کی پُرسوچ نگاہوں نے ساحر کا پیچھا کیا جواب کمرے میں جا چکا تھا۔

"دانین !دودھ گرم ہو چکا ہے۔ یہ لو ساحر کا گلاس اور ٹیبلٹ۔ اس کے سر میں درد تھا تو وہ ٹیبلٹ کا پوچھ رہا تھا۔ ذرا یہ ٹرے اسے دے آو میں باقی کا کام نبٹاوں گی۔ "شاہدہ بھابھی نے دانین کو مخاطب کیا۔دانین اثبات میں سر ہلاتی اپنی جگہ سے اٹھی اور ٹرے تھامتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے کو خالی پایا۔البتہ ڈریسنگ روم سے بات کرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔دانین ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی اس جانب آئی تو ساحر کے لبوں سے برآمد ہونے والے چند الفاظ اس کے کانوں میں پڑے۔

ڈونٹ وری سر !چند دن تک میں آرہا ہوں اسلام آباد پھر" اس مشن کو دیکھتا ہوں۔ان لوگوں کی دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں ہم۔ دشمن کو دھول کیسے چٹانی ہے مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ ''ساحر کی آواز دھیمی لیکن اعتماد سے بھرپور تھی۔ دانین حیران ہوئی کہ ساحر کس سر سے بات کر رہا ہے بھلا؟ اور مشن، دھمکیاں، دشمن ؟؟ یہ سب کیا تھا؟ اس کے ذہن

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

سے جو ساحر کا غنڈہ نما امیج دھندلا پڑنے لگا تھا اس پر چھائی وہ دھند ایک بار پھر کہیں غائب ہو گئی تھی۔ ساحر الوداعی کلمات کہتا کمرے میں آیا تو دانین کی وہاں موجود گی پر چونکا۔

آپ یہاں ؟ "اس نے دانین کی جانب سوالیہ نگاہوں سے" دیکھا تھا۔انداز پر رکھتا ہوا سا تھا۔

دودھ اور ٹیبلٹ لے کر آئی تھی تمہارے لیے۔ ''دانین نے'' سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ ذہن میں پرانے مناظر گھوم رہے تھے ۔یو نیورسٹی کے واشرومز میں اس آدمی کو پیٹتا، شاپنگ مال میں چند لوگوں سے بچ کر بھاگتا، زخمی حالت میں پھوپھو کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

گھر کی دیوار پھلانگتا ساحر اور اب یہ دشمنوں کا ذکر۔۔۔ کسی مشن کا حوالہ۔۔۔۔ اس سب کا کیا تعلق تھا آپس میں ؟ ساحر کی جاب کا کوئی حصہ تھا یہ؟ لیکن یہ کیسی جاب تھی جس میں فقط غنڈہ گردی تھی۔ بہت سے سوال دانین کے دل میں اٹھے تھے۔

ساحر ایک بات پوچھوں؟ سچ سچ بتاو گے؟ "ساحر نے ٹیبلٹ" نگلتے ہوئے دودھ کا گلاس ختم کیا تھا جب دانین کچھ سوچتی اس کی جانب چلی آئی۔

ہاں پوچھیں؟ ''ساحر شاید اس کی ذہنی کیفیت کو جاننا چاہتا تھا'' تبھی اجازت دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تمہارا پروفیشن کیا ہے ؟ مطلب کس ٹائپ کی جاب کرتے ہو"
؟ کونسی کمپنی ہے ؟ نام کیا ہے کمپنی کا؟ "دانین کے سوال پر
ساحر نے بغور اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر شک کے
ساتھ ساتھ تذبذب کے سائے لہرا رہے تھے۔

میری جاب جو بھی ہے لیکن آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی ذمہ"
داری اٹھانے کے قابل ہوں میں ۔آپ کے ناز نخرے اور آپ
کی تمام خواہشات پوری کر سکتا ہوں ۔"ساحر جھوٹ نہیں کہہ
سکتا تھا اس لئے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے ڈپلومیٹک سا جواب
دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پھر بھی میں جاننا چاہتی ہوں ایسا کونسا کام کرتے ہو تم جس“
میں یا تو تم خود زخمی ہوتے ہو یا دوسرے کو زخم دے رہے
ہوتے ہو۔ "دانین اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پیچھے چلی آئی
تھی جو اب اسٹڈی ٹیبل کا دراز کھولے بلاوجہ اس میں ہاتھ مارتا
خود کو مصروف ظاہر کرنا چاہ رہا تھا۔

ساحر میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے ۔ایسا بھی کیا کام کرتے"
ہو تم کہ جس کے بارے میں کسی کو کچھ بتا نہیں سکے۔نہ اپنے
گھر والوں کو اور نہ مجھے۔ گھر والوں سے بھی تم نے جھوٹ
بولا کہ تم اسلام آباد میں اپنا بزنس سیٹ اپ کر رہے ہو اور

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

وہیں رہائش اختیار کرو گے لیکن میں جانتی ہوں تم نے جھوٹ بولا ہے ان سب سے۔ تم کوئی بزنس سیٹ اپ نہیں کر رہے کیونکہ اپنا بزنس شروع کرتے ہیں تو اپنے باس آپ خود ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ دیر قبل تم فون پر جس سے بات کر رہے تھے اسے تم سر کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔ کون ہے تمہارا یہ سر اور کس مشن کی بات کر رہے تھے تم؟ کہیں تم کسی غلط صحبت میں تو نہیں پڑ گئے۔کوئی غلط یا غیر قانونی کام تو نہیں کر رہے ؟ "دانین نے ذہن میں ابھرتی تمام تر سوچوں کو زبان دی تھی ۔ اس کی بات پر ساحر کے ہاتھ تھمے۔

Classic Urdu Material ISBN#9013220209

ایسا کچھ نہیں ہے دانین !میں کوئی غلط یا غیر قانونی کام نہیں‘‘ کررہا۔ لیکن میں اپنی جاب کی نوعیت کسی کو بتا بھی نہیں سکتا۔ آپ کو بھی نہیں۔ "ساحر کالہجہ دوٹوک تھا۔

!کیوں نہیں بتاسکتے؟ ہمیشہ غلط کام ہی چھپائے جاتے ہیں ساحر‘‘ صحیح کاموں کی پردہ پوشی کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ اگر تم خود کو، اپنے کام کو صحیح سمجھتے ہو تو یوں راز رکھنے کا کیا مطلب ہے ؟ یاد ہے تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم مجھے اپنی جاب کے بارے میں بتاؤ گے لیکن جب جب تمہیں مجھ پر اور مجھے تم پر مکمل اعتبار ہو جائے گا۔ تو پھر اب اس انکار اور اس گریز کو کیا سمجھوں میں ؟ مجھے تو تم پر اعتبار ہونے لگا ہے

Classic Urdu Material USB#1013320219

لیکن کیا تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے؟ مجھے اس قابل نہیں سمجھتے کہ اپنے سیکرٹس مجھ سے شیئر کر سکو؟ "دانین کا لہجہ شاکی تھا۔ اسے برا لگا تھا ساحر کا یوں باتیں چھپانا۔

بات اعتبار کی نہیں ہے دانین !لیکن آپ مجھے سمجھنے کی'' کوشش کریں۔ کبھی کبھار بے خبری بہت بڑی نعمت ہوتی ہے اور میں آپ کو اس نعمت سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔پلیز مجھے اس معاملے پر مزید بحث نہیں کرنی۔ ''ساحر قطعیت سے جواب دیتے ہوئے کسی قسم کی بدمزگی سے بچنے کی خاطر ٹاول کھینچتا باتھ روم میں گھس گیا۔ جبکہ دانین نے لب بھینچ کر باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

آئم سوری دانین !میری جاب ایسی ہے کہ جہاں ہر پل "
دشمن کے ہتھے چڑھنے کا اور جان سے جانے کا خطرہ رہتا ہے۔
میں نہیں چاہتا آپ یا میرا کوئی بھی اہم رشتہ آگہی کے عذاب
سے گزرے اور اس کی راتوں کی نیند اڑ جائے، دن کا سکون در
ہم بر ہم ہو جائے ۔میں نہیں چاہتا کہ جب بھی میں کسی مشن
کے لیے گھر سے باہر جاؤں تو آپ دل میں ڈر لیے میرا انتظار
کریں اور اس امید یا نا امیدی میں پل پل جئیں اور مریں کہ
پتا نہیں میں واپس لوٹ کر آؤں گا یا نہیں۔ میں آپ کی
آنکھوں میں اپنے لیے خوف نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی آپ کو
انتظار کی سولی پر ٹانگ سکتا ہوں۔ اس لیے آپ جتنا زیادہ عرصہ

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

مجھ سے، میری حقیقت سے بے خبر رہیں اتنا ہی بہتر ہے۔

شہادت حاصل کرنا میرا خواب ہے اور میری خواہش ہے کہ میری جاب کا علم بھی آپ کو تب ہی ہو جب میں شہادت کے رتبے پر فائز ہو کر آپ سب کے سامنے آؤں۔ اس سے پہلے آپ کو ہر قسم کے ڈر سے دور رکھنا میرا فرض ہے اور میں اپنے اس فرض میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ "دروازے کے پار کھڑا ساحر دل ہی دل میں دانین سے مخاطب تھا جو ایک بار پھر سے اس کے حوالے سے دل میں بدگمانیوں کو جگہ دے چکی تھی۔

Classic UrduMaterial ISBN#1013202109

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ "اگلے دن عصر کے بعد کا" وقت تھا۔ ساحر اسٹڈی ٹیبل پر لیب ٹاپ رکھے کسی اہم کام میں مصروف تھا جب دانین نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

ہاں کہیے ۔ "ساحر کی مصروف سی آواز سنائی دی۔ اس کی" انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تم اسلام آباد جانے سے پہلے مجھے خالہ کے ہاں چھوڑ آنا۔ میں"
وہیں رہوں گی۔ "اس کی بات پر ساحر چونکا۔ دانین کا لہجہ
اجازت طلب ہر گز نہیں تھا۔وہ پوچھ بھی نہیں رہی تھی ۔وہ بس
اسے بتا رہی تھی کہ ساحر کو اسے خالہ کے ہاں چھوڑ کر آنا
ہے۔

لیکن کیوں؟ سب خیریت ہے نا؟ "ایک تو کل سے اس نے"
ناراضگی کے اظہار کے طور پر کوئی بات تک نہیں کی تھی اور
آج جب مخاطب ہوئی بھی تو انوکھی فرمائش پیش کر دی تھی۔
ساحر اس بے مطلب کی بات پر حیران ہوا تھا کہ اب جب

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا، دانین کی جانب سے علیحد گی کا مطالبہ بھی ختم ہو چکا تھا تو وہ خالہ کے ہاں کیوں جانا چاہتی تھی ؟

میں آفس جوائن کر رہی ہوں تو یہاں سے آنا جانا مشکل ہو" گا کیونکہ راستہ کافی لمبا ہے۔فلیٹ سے آفس تک کا فاصلہ کم پڑتا ہے۔"دانین نے سنجیدگی سے وجہ بیان کی۔

لیکن آپ تو ریزائن کرنے والی تھیں نا؟ "ساحر نے اپنا کام" ادھورا چھوڑتے ہوئے اس کی جانب اپنا رخ موڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ہاں لیکن اب ارادہ بدل دیا ہے میں نے۔ "دانین کا لہجہ بے"
تاثر تھا۔

،لیکن کیوں؟ آپ جانتی ہیں ماں جی کو عورتوں کا جاب کرنا"
سڑکوں پر دھکے کھانا بالکل پسند نہیں اور نہ حویلی کی کسی عورت
"کو یوں غیروں کی چاکری کرنے کی اجازت دیتے ہیں ہم۔
ساحر کا لہجہ روڈ ہوا تھا۔

تم بھی جانتے ہو مجھے بزی روٹین کی عادت ہے اور میں یوں"
گھر میں فارغ نہیں رہ سکتی۔شادی کے لیے میں نے چھٹیاں لی
تھیں آفس سے کہ شادی کے بعد ڈیسائڈ کروں گی جاب جاری

Classic Urdu Material USB#1033202109

رکھنی ہے یا نہیں۔ اور اب جاب کرنے کا فیصلہ کیا ہے میں نے۔ "دانین کے انداز میں ضدی پن تھا۔

آپ کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑے گا دانین !شادی سے پہلے کی بات" اور تھی لیکن اب آپ میری ذمہ داری ہیں۔ کما کر لانا مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے اور میں آپ کے نان و نفقہ کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہوں۔میرے ہوتے ہوئے آپ کو یوں باہر دھکے کھانے کی، لوگوں کی باتیں سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔" ساحر کا لہجہ قدرے سخت تھا۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

کیوں؟ جب تم اپنی مرضی کی زندگی گزار سکتے ہو تو میں"
کیوں نہیں؟ مجھ پر پابندیاں لگانے کا کوئی اختیار نہیں تمہیں۔ اور
کون جانے جو کچھ تم کما کر لاتے ہو یا آئندہ لاؤ گے وہ حلال
رزق میں شمار ہوگا بھی یا نہیں۔ میں حرام طریقے سے کمایا گیا
ایک بھی لقمہ اپنے حلق سے نیچے نہیں اتاروں گی اس لیے میں
نے جاب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کم از کم میں حلال کی روٹی
کھا کر سکون کی نیند تو سو سکوں گی نا۔ "اس بار دانین کا لہجہ بد
تمیزی بھرا تھا۔وہ بالکل پہلے والی دانین بن گئی تھی۔ روڈ ، بد
تمیز ، بد لحاظ اور تلخ مزاج۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

کیا؟؟ کیا کہا آپ نے؟ حرام رزق؟ "ساحر تو اس کے"
استعمال کیے گئے الفاظ سن کر ہی شاکڈ رہ گیا تھا۔اس کی خون
پسینے کی کمائی کو کتنی آسانی سے وہ حرام قرار دے گئی تھی۔

ہاں بالکل !حرام رزق۔ حرام کاموں کو ہی چھپایا جاتا ہے مسٹر"
ساحر لغاری !مجھے کیا معلوم تمہاری کمائی سے گھر میں آنے والی
چیزیں، پکنے والی روٹی حلال ہے یا حرام؟ نجانے اس رزق کو
کمانے کے لیے تم نے کتنے لوگوں کا خون بہایا ہو، کتنے غیر
قانونی کام کر کے اپنے وطن کو نقصان پہنچایا ہو۔ایسے میں
تمہاری آمدن کا ذریعہ جانے بنا میں تمہاری کمائی سے ایک لقمہ
تک نہیں لوں گی۔ اس لیے یا تو تم مجھے اپنی جاب ڈیٹیلز اور

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

حلال رزق کا ثبوت دو یا پھر جاب کرنے کی اجازت۔ کیونکہ میرا فیصلہ اٹل ہے ۔جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ تم کوئی غلط کام نہیں کرتے تب تک تمہارا دیا ایک پیسہ تک استعمال کرنا حرام ہے مجھ پر۔ ”دانین کی باتیں سنتے ہوئے ساحر نے سختی سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔ جس وطن کے لیے وہ جان تک قربان کرنے کو تیار تھا اس کی بیوی اسے اس وطن کو نقصان پہنچانے والا کہہ رہی تھی۔ اس کی کمائی پر حرام کا فتوی لگا دیا تھا اس نے ۔کاش سامنے کھڑی لڑکی کو اندازہ ہوتا کہ اس کے الفاظ ساحر کے دل پر کیسے زخم لگا رہے ہیں لیکن نہیں ...وہ اپنی بات مکمل کر کے اب پر سکون سی کھڑی تھی۔ ساحر نے دکھ سے اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کبھی کبھی انتہائی بے رحم ہو جاتی ہیں آپ دانین "!عجیب"

ٹوٹے ہوئے سے لہجے میں کہتا وہ مڑا تھا اور کمرے سے ہی نکل گیا تھا۔ دانین نے اس کے جملے پر حیرت سے اس کی پشت کو دیکھا، ایک پل کے لیے شرمندگی ہوئی تھی کہ شاید زیادہ ہی تلخ الفاظ استعمال کر گئی وہ۔ لیکن پھر اس پر کٹھور پن طاری ہو گیا تھا۔ سر جھٹکتی وہ آئندہ کا لائحہ عمل سوچنے لگی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

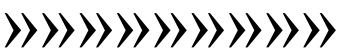

وہ سارے دن کا تھکا ہارا گھر آیا تھا۔ شام رات میں ڈھل رہی تھی جب فریش ہو کر ڈھیلے ڈھالے سے ٹراؤزر اور ہاف سلیوز ٹی شرٹ میں ملبوس وہ نم بال ماتھے پر بکھرائے لاؤنج میں داخل ہوا۔ بی جان مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد وہیں لاؤنج میں تسبیح پر کوئی ورد کرنے میں مشغول تھیں۔ ساحر بھی بے دلی سے ایک جانب رکھے تھری سیٹر صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔ دل میں دانین کو ایک نظر دیکھنے کے لیے شور مچاتے جذبات کو اس نے تھپک تھپک کر سلاتے ہوئے فون پر ہی کوئی گیم شروع کر لی تھی۔ پچھلے پانچ دن سے ان دونوں کے درمیان بول چال مکمل طور پر بند تھی۔ ان پانچ دنوں میں صرف کمرے میں ہی نہیں بلکہ سب افراد کے سامنے دکھاوے کے لیے بھی دونوں نے ایک لفظ تک کا تبادلہ نہیں کیا تھا۔ دونوں پھر سے شادی کے ابتدائی دنوں

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

کی اسٹیج پر آ کھڑے ہوئے تھے جہاں اجنبیت کی بلند دیواریں ان کے درمیان حائل تھیں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ تب ساحر اسے مخاطب کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا لیکن اس بار ساحر کا رویہ بھی بے لچک تھا۔ وہ ہرٹ ہوا تھا دانین کی اس دن کی باتوں سے۔ اندر کہیں بہت گہری تکلیف کا احساس بھی ہوا تھا۔ اور وہ چاہتا تھا دانین کو اپنی غلطی کا، بولے جانے والے غلط الفاظ کا احساس ہو لیکن ساحر خوش فہمیوں کا شکار تھا۔ دانین خود کو حق بجانب سمجھتے ہوئے انا اور ضد پر ڈٹی تھی۔ ساحر کا مقصد اسے جھکانا ہرگز نہیں تھا لیکن اسے کہیں نہ کہیں ایک آس تھی کہ ان کے رشتے میں اتنی گنجائش تو پیدا ہو ہی چکی ہے کہ دانین معذرت کا ایک لفظ تو ضرور کہے گی لیکن معذرت کرنا تو درکنار اس کے چہرے پر اپنے کیے کا ہلکا سا پچھتاوا تک نہیں تھا۔ اس کی اس ہٹ دھرمی کے باعث ساحر بھی سنجیدگی اختیار کر چکا تھا اور اس نے بھی اس بار نہ جھکنے کا

ClassicUrduMaterial ISBN#0133202109

فیصلہ کر لیا تھا۔ دل اسے دیکھتے ہی بے اختیار ہونے لگتا تھا۔ اسے دیکھنے اور دیکھتے رہنے کی ضد کرنے لگتا تھا۔ اسے مخاطب کرنے کو ہمکتا تھا لیکن ساحر اپنے دل کو کڑی پابندیوں کے پنجرے میں قید کر چکا تھا جہاں وہ صرف پھڑ پھڑا سکتا تھا۔ ساحر عجیب سے احساسات سے دوچار تھا آج کل۔ اس نے اس سے پہلے کبھی کسی کے موڈز برداشت نہیں کیے تھے۔ کسی کی توجہ پانے کی کبھی تمنا نہیں تھی۔ کبھی کسی کی ناراضگی دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی، کسی کے ہلکا سا روٹھ جانے پر دن رات بے چین نہیں رہا تھا وہ۔ خصوصاً غیر لڑکیوں کو کبھی اس نے اپنی توجہ کے قابل نہیں سمجھا تھا لیکن اب زندگی میں سب سے اہم رشتے کے طور پر آنے والی لڑکی اسے ان سب احساسات سے روشناس کروا گئی تھی۔ اسے سکھا گئی تھی کہ کسی کی توجہ کا منتظر رہنا، بے چینی، اضطراب اور تنگی کسے کہتے ہیں۔ اور دکھ کی بات یہ تھی کہ اسے ان

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

سب جذبات سے آشنا کرنے کے بعد وہ خود کٹھور بن گئی تھی۔ سنگدل، ظالم اور بے حس لڑکی۔

ساحر "!ماں جی کے پکارنے پر وہ اپنی سوچوں کے دائرے" سے نکلا۔

جی ماں جی؟ "فون کی اسکرین تاریک کرتا وہ اُٹھ بیٹھا تھا۔" ماں جی نے بات کا آغاز کرنے سے پہلے نگاہ اس جانب دوڑائی جہاں دانین دونوں بڑی بھابیوں کے ساتھ مل کر کھانا لگا رہی تھی۔ یہاں سے کچن تک کا فاصلہ کافی زیادہ تھا اس لئے ان کی گفتگو وہاں تک پہنچنا ناممکن ہی تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تمہارے اور دانین کے درمیان کوئی بات ہوئی ہے کیا؟ کتنے"
دن سے دیکھ رہی ہوں ایک دوسرے کو بلانا تو دور۔۔۔۔ایک
دوسرے کو دیکھتے تک نہیں ہو تم دونوں۔"ماں جی نے بالآخر
دل میں دبا سوال کر ہی ڈالا تھا۔ وہ میاں بیوی کے معاملات
کے درمیان مداخلت کرنا مناسب نہیں سمجھتی تھیں تبھی اب
تک خاموش تھیں ورنہ ان دونوں کے درمیان تناؤ کی کیفیت تو
وہ پہلے دن سے محسوس کر چکی تھیں۔ لیکن اب جب ان
دونوں کے درمیان کشیدگی بڑھتی ہی جارہی تھی تو ماں جی کو
اس معاملے پر ساحر سے بات کرنی ہی پڑی تھی۔ ان کی بات
پر ساحر نے ایک پل کے لیے چونک کر ان کی طرف دیکھا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھا۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ ماں جی ان دونوں کا اتنا گہرا مشاہدہ کر رہی ہیں۔ وہ خود کو ایکسپرٹ سمجھتا تھا چہرے کو بے تاثر رکھنے میں، دل کی بات دل میں دبانے میں۔ لیکن سامنے بیٹھی شخصیت اس کی ماں تھیں جو اس کی آنکھوں سے ہی اس کے اندر تک کا حال جان گئی تھیں ۔

نہیں ماں جی !ایسا کچھ نہیں ہے۔ایک چھوٹی سی غلط فہمی ہے" بس۔"ساحر نے سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے ہلکی سی بے رنگ مسکراہٹ چہرے پر سجائی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

پکی بات ہے نا؟ زیادہ بڑا مسئلہ تو نہیں ؟ "ماں جی نے"
مشکوک سی نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی۔

جی بالکل !آپ بے فکر رہیں ماں جی۔ "ساحر کو شدت سے"
اپنے لہجے کے کھوکھلے پن کا احساس ہوا تھا۔

میاں بیوی کے در میان روٹھنا منانا بڑی عام سی بات ہے"
بیٹا !لیکن اس ناراضگی کو زیادہ طویل نہیں دینا چاہیے کہ اس
سے رشتے میں موجود چاشنی آہستہ آہستہ کڑواہٹ میں بدلنے
لگتی ہے ۔ عورت تو صنف نازک ہے، روٹھنا اس کا حق ہے اور
منانا مرد کا فرض ہے۔ وہ اگر کسی بات پر ناراض ہوئی ہے تو

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اسی آس پر ناراض بیٹھی ہے کہ تم آگے بڑھ کر مناؤ گے اسے ۔اس کا مان مت توڑو۔اس کے جھکنے کا انتظار کرنے کی بجائے تم منانے میں پہل کر لو۔"ماں جی نے نرم سے لہجے میں اسے سمجھایا تھا۔

صنف نازک !عورت صنف نازک ہے تو اسے پورا حق ہے"
جب چاہے نفرت کا راگ الاپے ، جب چاہے بے اعتنائی برتے
جب دل چاہے دوستانہ موڈ بنالے اور جب خواہش ہو تو ،
بلاوجہ ہی اپنی باتوں کے تیروں سے اگلے بندے کا دل چھلنی کر دے ۔اس دنیا میں تمام تر حقوق صرف صنف نازک کو ہی کیوں تفویض کیے گئے ہیں ؟ ہم مرد انسان نہیں ہیں کیا؟ ہمارا

Classic Urdu Material USBN#1013320219

دل نہیں دکھتا؟ ہمیں یہ مان ، یہ خواہش اور یہ آرزو نہیں ہوتی کہ ہمیں بھی منایا جائے ؟ "ساحر کے دل میں ہزاروں شکوے پلنے لگے تھے لیکن لبوں پر قفل لگالیا تھا اس نے۔ ماں جی سے بحث کرنے کا، ان کی کسی بات کے خلاف جانے کا حق نہیں دیا تھا اس نے خود کو۔ تبھی فقط "جی "کہتا سر جھکا گیا تھا۔

››››››››››››››››

یہ رہے آپ کے ٹرانسفر پیپرز۔ کل رات کو ہم لوگ اسلام" آباد کے لیے نکل رہے ہیں۔ آپ وہیں رہیں گی اب میرے ساتھ۔ "وہ پانی کا جگ اور گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتی تکیہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

درست کرتے ہوئے سونے کی تیاری کر رہی تھی جب ساحر نے چند پیپرز لا کر اس کے نزدیک بیڈ پر رکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا۔ دانین نے اس کی بات پر حیرت سے اس کی جانب دیکھا، پھر پیپرز اٹھائے۔ ان کی کمپنی کی کراچی کی برانچ سے اس کا ٹرانسفر اسلام آباد کی برانچ میں کر دیا گیا تھا۔

لیکن یہ سب ...اتنی جلدی کیسے ؟ تم نے کیسے ٹرانسفر کروایا " اتنی جلدی؟ اور وہ بھی مجھ سے پوچھے یا بتائے بغیر ؟ "دانین کے لہجے میں حیرت ہی حیرت تھی ۔ اس کا ٹرانسفر کر دیا گیا تھا لیکن اس ٹرانسفر کے لیے ایک بار بھی اسے آفس طلب نہیں کیا گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اتنے سورسز تو ہیں میرے کہ میں ایک معمولی سا ٹرانسفر“ کروا سکوں ۔کب اور کیسے کے چکروں میں پڑنے کی بجائے جو کہا ہے اس پر عمل کریں ۔یہ کریڈٹ کارڈ ہے میرا۔ اگر کچھ شاپنگ کرنا چاہیں تو کل بھابھی یا زونیرہ کے ساتھ جاکر کر لیجیے گا۔ اور ہاں !اگر میری کمائی گئی رقم خرچ کرنے میں آپ کی انا آڑے آئے تو اسے ادھار سمجھ لیجیے گا اور اپنی سیلری میں سے واپس کر دیجیے گا۔ ”وہ سنجید گی اور اجنبیت بھرے لہجے میں کہتا کارڈ بھی وہیں ایک جانب رکھ چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

میں تمہارے ساتھ اسلام آباد نہیں جاؤں گی۔ تمہیں میرا“ ٹرانسفر کروانے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔میں خالہ کے ہاں زیادہ کمفرٹیبل رہوں گی۔ ”دانین کے لہجے میں بھی بے اعتنائی تھی ، اس کی بات پر کف لنکس کھولتے ساحر کے ہاتھ تھم گئے۔

آپ کو اگر اپنی جاب کا شوق پورا کرنا ہے تو یہ شوق اسلام " آباد جاکر ہی پورا کر سکتی ہیں آپ۔میں آپ کو خالہ کے ہاں ٹھہرنے کی اجازت ہر گز نہیں دوں گا کہ شادی کے بعد شوہر کا گھر ہی بیوی کا اصل گھر ہوتا ہے ۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود عورت کا میکے میں قیام اس کی ازدواجی زندگی اور اس کے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

شوہر پر ہزاروں سوال اٹھانے کا موقع دیتا ہے اور میں خود پر انگلی اٹھانے کا موقع کسی کو نہیں دوں گا ۔ آپ کو یا تو یہیں رہنا ہو گا اس حویلی میں۔ یا کل آپ میرے ساتھ اسلام آباد چلیں گی۔فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔"

ساحر کا لہجہ خشک تھا۔دانین اس کی بات پر خاموش سی ہو گئی۔

"ماں جی کو پتا ہے اس سب کا ؟ وہ جانے کی اجازت دیں گی؟"

دانین کی سوالیہ نگاہیں اس کی پشت پر جمی تھیں جو اب وارڈروب کھولے اپنے لیے آرام دہ لباس نکال رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

ماں جی کی فکر کرنے کی آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ان" سے بات کرنے کی، انہیں منانے کی ذمہ داری میری ہے۔ اور غلطی سے بھی ان کے سامنے یہ ذکر مت کیجیے گا کہ آپ اسلام آباد جاب کے لیے جارہی ہیں کیونکہ یہ بات انہیں ناگوار گزرے گی ۔خالہ کو بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود ہینڈل کر لوں گا ان سب کو۔"ساحر سب کچھ طے کر چکا تھا۔ دانین لب کاٹتی اس سوچ میں گم بیٹھی تھی کہ کیا کرے؟ ساحر کے ساتھ اسلام آباد جانے کا فیصلہ کرے یا جاب چھوڑ کر یہیں حویلی میں رہنے کا؟ عجیب کشمکش میں پھنس گئی تھی وہ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ماں جی !چلتے ہیں ہم۔ "تمام سامان گاڑی میں رکھوانے کے" بعد ساحر ماں جی کے قریب آیا تھا جو نم آنکھیں لیے کھڑی تھیں۔ دانین بھی سیاہ و سرخ رنگ کے لباس میں گاڑی کے پاس موجود تھی اور باقی سب افراد بھی وہیں جمع تھے انہیں الوداع کرنے کے لیے۔

نہ جا ساحر !تجھے ذرا احساس نہیں میرا؟ آنکھیں تھک جاتی" ہیں تیرے انتظار میں۔ اتنے عرصے بعد لوٹے تھے تم اور اب پھر سے بزنس کا شوق چڑھ گیا ہے تمہیں۔ "ماں جی کے لہجے میں بھی نمی گھلی تھی۔اپنی اولاد کو یوں دور جاتا دیکھنا آسان

Classic Urdu Material ISBN#1013220210109

نہیں تھا۔ہر ماں کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے سب بچے مل جل کر رہیں۔ایک ہی جگہ پر ان کی نظروں کے سامنے۔

آپ اتنی جذباتی کیوں ہو رہی ہیں ماں جی ؟ اولاد کے دل" سے ماں باپ کی فکر اور احساس ختم نہیں ہوتا لیکن دنیا میں آگے بڑھنے کے لیے کچھ کٹھن فیصلے تو کرنے پڑتے ہیں۔ بڑے بھائی تو ایکسپرٹ ہیں زمینوں کے معاملات دیکھنے میں تبھی ان کا گزارا چل رہا ہے یہاں۔ لیکن یہ سب میرے بس کا کام نہیں ہے ۔مجھے خدانے جس کام کے لیے چنا ہے وہی کام میرے لیے مناسب ہے۔ اگر میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ بھی ساتھ چلیں ۔۔۔وہیں رہیے گا ہمارے ساتھ تب بھی آپ راضی

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

نہیں ہوتیں۔ اور آپ فکر کیوں کر رہی ہیں ؟ ہم کسی دوسری دنیا میں تو نہیں جارہے۔ یہاں آتے جاتے رہیں گے آپ سے ،ملنے، اور جب آپ کا دل چاہے آپ ہمارے پاس آیئے گا ہمارے گھر رُکیے گا۔ ”ساحر نے نرم سے لہجے میں کہتے ہوئے ماں جی کو ساتھ لگایا تھا۔ ماں جی کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے لیکن وہ ان آنسوؤں کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا۔اس کا بھی دل چاہتا تھا کہ باقی سب کی طرح وہ بھی فیملی کے ساتھ رہے لیکن دل کا وہ جو ایک حصہ وطن کی محبت سے لبریز تھاوہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اپنے ہم وطنوں کی خاطر ، ان کے چین و سکون کی خاطر ، بے فکری کی نیند دینے کی خاطر کچھ لوگوں کو اپنی نیند ، جذبات و احساسات اور

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

خواہشات کی قربانی تو دینی ہی پڑتی ہے ۔ ساحر بھی انہی لوگوں میں سےایک تھا۔

میں نے سوچا تھا تم نہیں تو چلو دانین تو ہے میرے پاس۔ " شاید اسی کی خاطر تم جلدی جلدی ملنے آجایا کرو لیکن اب تو ایک یہ آس بھی ختم ہو گئی۔ میرا دل ہر پل تم دونوں میں ہی اٹکا رہے گا۔ "ماں جی کا انداز شکوہ کناں تھا۔

ماں جی آپ جانتی ہیں مجھے باہر کا کھانا سوٹ نہیں کرتا۔ ہزار" میں سے کوئی ایک ملازم ایسا ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں ٹیسٹ ہو اور مجھے ابھی تک ایسا کوئی ملازم یا ملازمہ ملی نہیں ہے ۔قسم

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سے ان پانچ سالوں میں تھک گیا ہوں بدمزہ کھانا کھاتے کھاتے۔ گھر کے کھانے کی تو بات ہی الگ ہے۔ جب سے یہاں آیا ہوں اتنے مزے مزے کے کھانے بنوا کر کھلائے آپ نے کہ اب واپس وہی پھیکے بدمزہ کھانے کھانا جان جوکھم کا کام لگ رہا ہے۔ ویسے بھی اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے ملازمین کے ہاتھ کا کھانا کھاتا اچھا لگوں گا؟ شادی کی ہے تو اس کا کچھ فائدہ مجھے بھی تو ہونا چاہیے۔کیوں بیوی؟" لہجے میں ہلکے سے مزاح کا عنصر قائم رکھتے ہوئے ساحر نے خاموش کھڑی دانین کو بھی گفتگو میں گھسیٹا۔ مقصد صرف ماں جی کو مطمئن کرنا تھا۔دانین جو سر جھکائے کھڑی کسی سوچ میں گم تھی وہ چونک کر فقط سر ہلا گئی۔

ClassicUrduMaterialISBN9781320219

تم وہاں جا کر کام میں مصروف رہو گے اور بچی بے چاری "
گھر میں اکیلی بوکھلا جائے گی ۔یہاں تو سب افراد کے ساتھ ہنستی
مسکراتی رہتی ہے ۔وہاں کسی سے بات کرے گی؟ کس سے دکھ
سکھ کہے گی؟ اکیلا کر دینا چاہتے ہو تم اسے۔"ماں جی کو دانین
کے حوالے سے ایک نئی فکر لاحق ہوئی۔ ان کی بات پر ساحر
کی نگاہیں بے ساختہ دانین کی جانب اٹھی تھیں ، دانین نظریں
چُرا گئی۔

آپ کو بہو کی اتنی فکر ہے لیکن بیٹے کی کوئی فکر نہیں ؟ بیٹے "
کے اکیلے پن کا تو کوئی احساس ہی نہیں۔ پھر میں ہوں نا وہاں

Classic Urdu Material ISBN 10123202109

انہیں ہنسانے اور انٹرٹین کرنے کے لیے۔ مجھ سے کہہ لیں گی سارے دکھ سکھ ۔ بہت خوش رکھوں گا دانین کو وہاں۔چاہے تو ہر روز فون کر کے پوچھ لیجیے گا۔ اور اگر میری کوئی کوتاہی سننے کو ملے تو بلا جھجک فون پر میری کلاس بھی لے لیجیے گا۔ ''ساحر نے ہلکے پھلکے لہجے میں انہیں بہلانے کی کوشش کی تھی۔

میرا دل نہیں لگے گا دانین کے بغیر۔ اتنے سے دنوں میں " ہی اتنا گہرا رشتہ بنالیا ہے اس نے ہم سے۔ "ماں جی دانین کی طرف آئی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ کے بیٹے کا بھی دل نہیں لگتا نا آپ کی بہو کے بغیر۔"
رشتہ چاہے گہرا اور مضبوط نہ سہی لیکن میرے دل میں ان کی
محبت تو گہری ہے جو پنجے گاڑ کر بیٹھی ہے۔ اپنی تمام تر
سرد مہری اور بد تمیزی کے باوجود میرے دل کی سلطنت میں
شان سے براجمان ہیں یہ۔ ''ساحر دانین کو دیکھتے ہوئے سوچ
کر رہ گیا تھا۔ وہ اب ماں جی سے گلے مل رہی تھی ۔ماں جی
نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس کی پیشانی چومی۔

خوش رہو میری بچی !وہاں جا کر بھول مت جانا۔جلدی جلدی''
ملنے آجایا کرنا۔ اور اگر یہ ساحر تمہیں تنگ کرے نا تو اس کی
شکایت کرنے میں ذرا بھی مت ہچکچانا۔ دیکھنا کیسے کان کھینچوں

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

گی میں اس کے۔ ”ماں جی محبت اور شفقت سے لبریز لہجے میں اس سے مخاطب تھیں۔ دانین نے بھیگی آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ دونوں اب باقی سب افراد سے مل رہے تھے ۔ سب سے ملنے کے بعد ساحر نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ دانین کے لیے وا کیا۔ وہ ایک یاسیت بھری نگاہ ماں جی اور باقی سب پر ڈالتی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی ۔ ساحر نے بھی ایک الوداعی نگاہ ان سب پر ڈالی اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ علی نے آگے بڑھ کر حویلی کا گیٹ کھولا تھا۔ ساحر نے بیک ویو مرر سے ماں جی کا چہرہ دیکھا جو دوپٹے کے پلو سے آنکھیں پونچھ رہی تھیں۔ اس کا دل چاہا تھا وہ سب چھوڑ چھاڑ کر ان کی آغوش میں جا سمٹے۔ اپنے بچپن کی طرح ان کی گود میں

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

لیٹتے ہی ساری دنیا کی فکر بھلا دے، لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ بچپن اور جوانی میں بہت فرق تھا۔ بچپن معصوم ہوتا تھا اور جوانی میں بہت سی فکریں لاحق ہو جاتی تھیں۔ لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے ساحر نے بیک ویو مرر سے نظریں ہٹائیں اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

میں تمہارے ساتھ اسلام آباد جا تو رہی ہوں لیکن مجھ سے " یہ امید مت رکھنا کہ میں وہاں گھر کے کام کروں گی یا تمہارے "لیے کھانے بنایا کروں گی۔ مجھے کوکنگ کرنا بالکل نہیں پسند ۔ گاڑی گاؤں کی حدود سے نکلنے کے بعد دانین نے نجانے کیا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جتانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے لہجے اور اس کے انداز میں سرکشی تھی۔ ساحر نے پل کی پل اس کے چہرے پر نگاہ ڈالی۔

فکر مت کریں۔ وہ سب صرف ماں جی کو قائل کرنے کے " لیے کہا تھا میں نے۔ آپ سے شادی اس لیے نہیں کی کہ آپ سے ملازمین کے کام کروائے جائیں۔آپ اپنی مرضی کی زندگی گزارنے کا مکمل اختیار رکھتی ہیں، اینڈ ڈونٹ وری میں اسلام آباد میں پہلے سے ہی ملازمہ ارینج کر چکا ہوں۔ "ساحر کالہجہ بے تاثر تھا۔دانین جو فقط اسے زچ کرنے کو یہ سب کہہ گئی تھی کہ کسی طرح تو اس کی خاموشی ٹوٹے گی، کسی بات پر تو وہ اختلاف کرے گا، اس کی جانب سے یہ جواب پا کر وہ اپنا سا منہ لے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کر رہ گئی۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان گہری خاموشی حائل ہو گئی تھی۔ نہ ساحر کے پاس کہنے کو کچھ تھا اور نہ دانین کے پاس۔ ان کے رشتے میں آئی یہ سرد مہری سارے الفاظ نگل گئی تھی۔

>>>>>>>>>>>>>>>>

وہ ملازمہ کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگوا رہی تھی جب ساحر گھر میں داخل ہوا۔ حسب معمول اس کے سلام کا جواب دے کر وہ خاموش ہو گئی تھی۔ ساحر بھی مزید کوئی بات کیے بغیر کمرے میں جا چکا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ کمرے سے نکلتا دکھائی دیا۔ دانین ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی اس کی منتظر تھی۔ اسے اکیلے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کھانا کھانے کی عادت نہیں تھی اور یہاں اس گھر میں ساحر کے علاوہ اور کوئی تھا نہیں تبھی مجبوراً اسے ساحر کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ اسلام آباد کے پوش ایریا میں موجود یہ گھر چھوٹا تھا لیکن خوبصورت طرز پر بنا تھا۔ ڈبل اسٹوری بنگلہ نما یہ گھر دانین کو پسند آیا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اسے یہاں تنہائی کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ ساحر آفس جوائن کر چکا تھا لیکن دانین کو پیر سے آفس جانا تھا اور آج تیسرا دن تھا انہیں یہاں آئے ہوئے۔ وہ اکیلی ہونے کے سبب سارا دن گھر میں بوکھلائی بوکھلائی سی پھرتی، ضد میں ساحر سے کہہ دیا تھا کہ وہ گھر کا کوئی کام نہیں کرے گی تبھی ساحر نے تمام کاموں کے لیے ملازمہ رکھوادی تھی۔ لیکن اب اس فراغت کے باعث دانین پر شدید ترین بوریت حملہ آور ہو رہی تھی۔ اوپر سے ساحر کے ساتھ بھی بول چال مکمل طور پر بند تھی تو یہ

Classic Urdu Material ISBN#1013920219

گھر اسے کوئی پنجرہ معلوم ہو رہا تھا جہاں لا کر اسے قید کر دیا گیا تھا۔ وہ شدت سے پیر کی منتظر تھی جب وہ آفس جوائن کرتی اور کم از کم بوریت تو ختم ہوتی۔

ساحر کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تو دانین نے اس کی پلیٹ میں کھانا نکالنا شروع کیا۔ اس کی پلیٹ اس کی طرف کھسکاتے ہوئے وہ اب اپنے لیے کھانا نکال رہی تھی۔ ڈائننگ ٹیبل پر فقط برتنوں کی آواز سنائی دے رہی تھی اب۔ ملازمہ کچن میں جا چکی تھی۔ دانین نے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا تو کھانا بالکل بدمزہ محسوس ہوا۔ اس سے وہ نوالہ حلق سے اتارنا مشکل ہو گیا جبکہ ساحر بڑے آرام سے بغیر ماتھے پر کوئی شکن لائے کھانا تناول کرنے میں مگن تھا۔ دانین نے پلیٹ پرے کھسکاتے ہوئے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا اور پھر سلاد سے ہی پیٹ بھرنا مناسب سمجھا۔ ساحر کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں جا چکا

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

تھا۔ دانین نے ملازمہ کو آواز دیتے ہوئے برتن اٹھوائے اور خود لاؤنج میں آ بیٹھی۔ ملازمہ برتن دھو کر، سارا کام ختم کر کے جب جانے لگی تو دانین نے اسے آواز دے کر اپنے پاس بلایا۔

"ملازمہ سر جھکائے اس کے سامنے کھڑی تھی" ؟ جی بی بی جی
۔ دانین نے ایک لفافہ اس کی جانب بڑھایا۔

"یہ تمہاری تین دن کی سیلری ہے۔ کل سے کام پر مت آنا"
۔"وہ قطعی پن سے گویا ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

" لیکن کیوں بی بی جی ؟ کوئی غلطی ہوئی ہے مجھ سے ؟"
ملازمہ نے حیران ہو کر دانین کی جانب دیکھا۔

نہیں ! غلطی تم سے نہیں مجھ سے ہوئی ہے۔ یار کہاں اتنی عمر"
گزاری ہے کہ ڈھنگ کا کھانا بھی بنانا نہیں آتا۔ پچھلے تین دن
سے بھوکی رہ رہی ہوں میں۔ کبھی تم نمک تیز کر دیتی ہو ، کبھی
مرچ، کبھی چاول اتنے زیادہ گل جاتے ہیں کہ کھیر کا گمان ہوتا
ہے اور اگر کسی دن نمک مرچ برابر ہو تو تمہاری زلف کا ایک
آدھ بال سالن سے نکل آتا ہے۔ اگر تم یہاں کام کرتی رہی تو
کوئی شک نہیں چند دن میں میں بھوک سے مر جاؤں گی۔اس
لیے تمہاری بہت مہربانی میں کھانا خود بنالیا کروں گی۔ تم کسی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اور گھر میں کام ڈھونڈلو۔ "دانین نے چہرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے اسے کام سے نکالنے کی ایک نہیں کئی وجوہات بیان کیں ۔ضد اپنی جگہ لیکن اس سے زیادہ ہمت نہیں تھی اس میں ایسے بے ذائقہ کھانے کھانے کی۔ ساحر کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور وہ دانین کا کہا گیا ایک ایک لفظ سن چکا تھا۔اس کے لبوں پر شرارتی سی مسکراہٹ دکھائی دی ۔ملازمہ کے اپنی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے پر ساحر نے گردن کو خم دیتے ہوئے اسے کچھ اشارہ کیا۔ وہ اشارہ سمجھتی لفافہ لے کر جاچکی تھی۔دانین جلتی کلستی کچن کی جانب بڑھی۔اب وہ اپنے کھانے کے لیے کچھ بنارہی تھی کہ مسلسل بھوکے رہنے کے باعث

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

پیٹ دہائی دے رہا تھا۔ ساحر نے کچھ سوچتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کیا۔ چند لمحوں کے توقف کے بعد دوسری جانب سے کال ریسیو کر لی گئی تھی۔

تھینکس طارق !اتنا اچھا مشورہ دینے کے لیے۔ تین دن میں'' ہی تمہارا آئیڈیا کام کر گیا۔''ساحر نے خوشگوار سے لہجے میں کہا تھا۔ دوسری جانب سے طارق نے نجانے کیا جواب دیا تھا جب ساحر دل کھول کر ہنسا۔

ہاں تین دن مجھے بھی ایسا بد ذائقہ کھانا کھانا پڑا لیکن امید" ہے اب گھر کا اور گھر والی کے ہاتھ کا بنا کھانا نصیب ہو جائے گا۔ صحیح کہا تھا تم نے ۔یہ بیویاں تھوڑی ٹیڑھی ہوتی ہیں تو

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

انہیں سیدھا کرنے کے لیے بندے کو خود بھی تھوڑا ٹیڑھا ہونا پڑتا ہے۔ "وہ اب مطمن سا بات کرنے میں مگن تھا۔

تم سے تو باقاعدہ ٹریننگ لینی پڑے گی۔ انفیکٹ تمہیں تو ایک" عدد کتاب بھی لکھنی چاہیے اس ٹاپک پر کہ بیوی نما عجیب و غریب مخلوق کو ہینڈل کیسے کرنا ہے ۔ رشیدہ کو اچھی خاصی سننی پڑی ہیں دانین سے ایسا کھانا بنانے پر ۔۔۔اس لیے اس کی پیمنٹ بھی زیادہ بنتی ہے۔کل میں تمہیں رقم ٹرانسفر کر دوں گا۔اسے دے دینا اور اس کا شکریہ بھی ادا کر دینا۔ ”ساحر اپنی پلاننگ کی کامیابی پر خوش تھا اور یہ خوشی اس کے لہجے سے جھلک رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

نہیں گھر کے سارے کاموں کا بوجھ تو نہیں ڈالوں گا دانین"
پر۔ نازک سی بیوی ہے میری۔ صرف کوکنگ کا کام وہ سنبھالے
گی باقی کے کاموں کے لیے میں فیمیل ملازمہ ارینج کر رہا ہوں۔
پہلے میں اکیلا تھا تو ملازم تھا لیکن اب دانین ساتھ ہے تو مجھے
میل ملازم رکھنا کچھ مناسب نہیں لگ رہا۔ ایک دو لوگوں سے
بات ہوئی ہے ۔ کل یہ کام بھی نبٹالوں گا۔ ''ساحر کنپٹی کھجاتا
کھڑکی کی طرف چلا آیا۔ مزید چند باتیں کرنے کے بعد وہ کال
ڈسکنکٹ کر چکا تھا۔ کچن سے برتنوں کی آواز سنائی دے رہی
تھی۔ یقیناً وہ اب بھی کچن میں مصروف تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جتنی ضد اور اکڑ دکھانی ہے دکھا لیں مسز ساحر !آپ کو اپنے"
رنگ میں نہ رنگ لیا تو میرا نام بھی ساحر نہیں۔ پیار سے نہیں
مانیں گی تو ایسے ہی سہی۔ لیکن اب آپ ہر وہ کام کریں گی جو
مجھے پسند ہے۔آپ ایسے میری پسند میں ڈھل جائیں گی کہ آپ
کو خود بھی احساس نہیں ہو سکے گا۔ ''وہ تصور کے پردے پر
دانین کو سوچتے زیر لب بڑبڑایا تھا۔ لبوں پر بڑی دلکش سی
، مسکراہٹ بکھری تھی۔ دانین کو سیدھا کرنے کا ایک نیا راستہ
ایک نیا طریقہ جو مل گیا تھا اسے۔

****

Classic Urdu Material CBN#1013202109

صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب ساحر آفس کے لیے تیار ہو کر کمرے سے نکلتا دکھائی دیا۔ دانین کا معمول تھا وہ فجر کے وقت اٹھتی تھی تو فجر ادا کرنے کے بعد سوتی نہیں تھی۔ سورج کی روشنی مکمل طور پر پھیلنے تک وہ چھوٹے سے لان میں پر سکون ماحول میں گھاس پر چہل قدمی کیا کرتی تھی۔ جب ہر سو اجالا پھیل جاتا تب وہ لاؤنج میں چلی آتی۔ ٹی وی آن کر کے تلاوت لگا دیتی اور وہیں بیٹھی ساحر کی منتظر ہوتی۔ یہاں کوئی روک ٹوک نہیں تھی۔ نہ کوئی سوال پوچھنے والا تھا تبھی دونوں الگ الگ رومز میں ہی رہ رہے تھے۔ جب ساڑھے سات بجے کے قریب ساحر کے کمرے کے کھلنے کی آواز سنائی دیتی تب دانین اٹھ کر کچن میں آتی اور اس کا ناشتہ بنا کر خاموشی سے ٹیبل پر لگاتی اور دوبارہ لاؤنج میں براجمان ہو جاتی۔ ساحر بھی اسی خاموشی سے ناشتہ کرتا اور آفس روانہ ہو جاتا۔ اس کے بعد دانین اپنے لیے ناشتہ بناتی اور جب تک وہ

Classic Urdu Material ISBN#9013920299

ناشتہ وغیرہ کر کے فارغ ہوتی تھی تب تک ملازمہ آجاتی تھی صفائی وغیرہ کرنے۔اب بھی دانین ناشتہ بنانے کے بعد لاؤنج میں ریموٹ ہاتھ میں پکڑے تلاوت سننے میں مگن تھی جب ساحر کو کمرے سے نکلتے دیکھا۔ایک نظر اس پر ڈال کر حسب عادت اس نے ساحر کو نظر انداز کیا تھا۔ساحر بھی ناشتہ کرنے میں مگن ہو چکا تھا۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ لاؤنج میں آیا تو ایک پل کے لیے اس کے قریب رکا۔

میرے ایک دوست نے ہماری شادی کی خوشی میں دعوت'' رکھی ہے آج رات۔ شام سات بجے تک تیار رہیے گا۔ ہمیں جانا ہے دعوت پر۔ "اس کے اپنی جانب متوجہ نہ ہونے پر بھی ساحر نے ہی گہری سانس بھرتے ہوئے مخاطب کرنے میں پہل

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

کی تھی ۔ یہ تو طے تھا کہ وہ ضدی لڑکی کبھی ناراضگی ختم کرنے کے لیے پہلا قدم نہیں بڑھائے گی۔

او کے"!دانین نے بنا کوئی بحث کیے یک لفظی جواب دیا۔" ساحر لیپ ٹاپ اُٹھائے دروازے کی جانب بڑھا۔دروازے کے قریب جاکر وہ ایک پل کے لیے رکا۔

رات کے لیے کوئی اچھا سا لباس منتخب کیجیے گا۔ میرے'' دوست کی فیملی تھوڑی ماڈرن ہے تو میں چاہتا ہوں آپ بھی اس لحاظ سے تیار ہوں تاکہ ان کے سامنے مجھے کم مائیگی کا احساس نہ ہو۔ اور ہاں نیوی بلیو کلر کے علاوہ جو مرضی کلر پہن

Classic Urdu Material USB#10133202109

لیجیے گا۔ مجھے نیوی بلیو کلر سخت ناپسند ہے۔ ”ساحر چند ہدایات دیتا دروازہ کھولتا وہاں سے جا چکا تھا۔اس کی باتوں پر دانین سلگ کر رہ گئی۔

ہونہہ !دوست کی فیملی ماڈرن ہے تو میں کیا کروں ؟ ان " کے لیے میں اپنا لباس کیوں بدلوں ؟ میرے مشرقی لباس سے انہیں کیا تکلیف ہو گی بھلا؟ اور نیوی بلیو کلر پسند نہیں تو میں یہ کلر بھی نہیں پہن سکتی؟ تم اپنی زندگی میں جو چاہو وہ کرو۔تم سے کوئی کچھ پوچھنے والا نہیں اور مجھ پر یہ بھی پابندی کہ میں !فلاں کلر پہنوں فلاں کلر نہ پہنوں ؟ اب تم دیکھنا ساحر لغاری میں تو رات کو نیوی بلیو کلر ہی پہنوں گی اور مکمل طور پر مشرقی

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

لباس پہن کر جاؤں گی ۔ کوئی کچھ کہہ کر تو دکھائے میرے لباس کے حوالے سے۔ ”وہ عجیب ضدی پن کے عالم میں سوچتی چلی گئی تھی۔ اس وقت اسے یہ بھی خیال نہیں آیا تھا کہ اگر نیوی بلیو کلر ساحر کا ناپسندیدہ رنگ ہے تو اس کی وارڈروب میں لٹکتے زیادہ لباس ، ٹی شرٹس ، ڈریس شرٹس اسی رنگ کی کیوں تھیں ؟ اسے اس وقت صرف ساحر کا حکم دینا کھل رہا تھا اور اس کی ہر بات کے خلاف کام کرنا تو وہ اپنا فرض سمجھتی تھی تبھی ناشتے کے بعد اس نے مارکیٹ جانے کا ارادہ کیا تھا تاکہ اپنے لیے نیوی بلیو کلر میں ہی خالص مشرقی لباس خرید سکے اور وہ لباس پہن کر ساحر کو چڑاسکے، غصہ دلا سکے اور اسے زچ کر سکے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

شام کو ساڑھے چھ بجے کے قریب ساحر گھر آیا تو دانین کو نیوی بلیو کلر کی ٹخنوں کو چھوتی خوبصورت سی میکسی میں ملبوس پایا۔ ساحر نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے چہرے پر در آنے والی مسکراہٹ کو ضبط کیا اور ایک گہری نظر دانین پر ڈالی جو اس کی جانب سے لاپرواہی برتتی آئینے کے سامنے کھڑی جھمکے پہن رہی تھی۔ ساحر دروازے سے ہی پلٹا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ آنکھوں میں چمک لیے اس نے وارڈروب سے اپنا لباس نکالا اور چینج کرنے چل دیا۔ دانین اپنی تیاری سے مطمئن ہوتی اس کے کمرے تک آئی۔ دستک دیتے ہوئے دروازہ کھولا تو اسے نیوی بلیو پینٹ کے ساتھ سفید شرٹ اور نیوی بلیو ویسٹ کوٹ میں ملبوس دیکھ کر ٹھٹکی۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

تمھیں تو نیوی بلیو کلر نہیں پسند تھا؟ پھر تم نے یہ ڈریس‘‘ کیوں پہنا؟ "وہ حیران سی اس کی شکل دیکھ رہی تھی۔

مجھے نیوی بلیو کلر ناپسند ہے تو پھر آپ نے یہ لباس کیوں " پہنا؟ "ساحر نے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال داغا۔

نا پسند ہے اس لیے تو پہنا ہے۔’’وہ کندھے اچکاتے بولی۔ ‘‘

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اور مجھے لگا آپ کو یہ کلر پسند ہے اس لیے میں نے بھی اسی" کلر کا لباس پہن لیا۔ ”ساحر کے اطمینان بھرے لہجے پر وہ پلٹی۔

تم کس مٹی سے بنے ہو ؟ تمہیں غصہ نہیں آتا مجھ پر ؟ میں " ہر وہ کام کر رہی ہوں جو تمہیں نا پسند ہے اس کے باوجو د تم اتنے پر سکون کیسے رہ سکتے ہو؟ "دانین جو یہ سمجھ رہی تھی کہ آج تو وہ اسے چڑانے میں کامیاب ہو جائے گی اپنی اس کوشش میں ناکام ہوتی خود ہی چڑ گئی ۔ ساحر جو خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا اس کے ہاتھ تھمے۔ نجانے کیا سوچ کر وہ پلٹا اور دانین کی جانب آیا جو منہ پھلائے کھڑی تھی۔عجب بچگانہ رویہ تھا اس کا۔ بلاوجہ کی ضد، اکڑ اور نخرے ۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

مسئلہ کس بات سے ہے؟ میرے سکون سے یا آپ پر غصہ "
نہ کرنے سے ؟ "بات کرتے کرتے ساحر نے پرفیوم کا رخ اس
،کی جانب کرتے ہوئے اس کے وجود کو بھی خوشبو میں نہلایا
دانین جو اسے کوئی جواب دینے ہی والی تھی ساحر کی اس
حرکت پر خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا۔

آئینے میں دیکھیں ذرا خود کو۔ ہر وقت جلنے کلسنے کے باعث "
رنگت ماند پڑ گئی ہے ۔آنکھوں کے گرد حلقے بھی واضح ہونے
لگے ہیں۔ اگر ایسا ہی چلتا رہا نا تو بہت جلد آپ بڑھاپے کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

دہلیز پر پہنچ جائیں گی آپ ۔''ساحر کے لہجے میں ہلکی سی شرارت جھلک رہی تھی۔ دانین نے خفگی سے اسے دیکھا۔

ایسے مت گھوریں۔ ڈونٹ وری !آپ بوڑھی ہو جائیں گی میں" تب بھی دوسری شادی کا خیال تک نہیں لاؤں گا اپنے دل و دماغ میں۔''

میں باہر ویٹ کر رہی ہوں ۔ "وہ اس کی شرارت کا کوئی " جواب دیے بغیر پلٹ گئی تھی۔ ساحر کندھے اچکاتا مڑا۔ اگلے دو منٹ میں ہی وہ بھی پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ رہا

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

تھا۔اسے آتا دیکھ کر دانین گاڑی میں بیٹھ گئی۔ ساحر نے بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ دونوں طارق کے گھر پہنچے تھے۔ گیٹ پر طارق اور اس کی بیوی نے خوشدلی سے دونوں کا استقبال کیا۔ دانین اور ساحر کو ایک ہی رنگ کے لباس میں دیکھ کر طارق نے ستائش بھری نگاہ ساحر پر ڈالی۔ دانین طارق کی بیوی رقیہ کے ہمراہ اندر چل پڑی۔

واہ بھئی !لگتا ہے ٹپس خاصی فائدہ مند ثابت ہو رہی ہیں۔ بڑی" میچنگ کی ہے لباس کے رنگوں میں۔ تمہاری پسند کا رنگ پہن کیسے لیا بھابھی نے ؟ "ان کے پیچھے اندر کی جانب بڑھتے ہوئے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

طارق نے سرگوشی کے انداز میں ساحر سے سوال کیا تھا۔ ساحر نے گھرکتے ہوئے اسے دیکھا۔

بالکل چپ !اسے علم نہیں ہے کہ یہ کلر میرا فیورٹ ہے‘‘ ۔ان فیکٹ اسے تو یہ کہا میں نے کہ نیوی بلیو میرا ناپسندیدہ رنگ ہے تبھی اس نے پہنا۔ اب اس کے سامنے میرا بھانڈا مت پھوڑ دینا۔ "ساحر نے آواز دھیمی ہی رکھی تھی لیکن کچھ فاصلے پر چلتی دانین جس کے کان ان کی طرف ہی لگے تھے وہ ساحر کی یہ بات سن چکی تھی تبھی اس کی چالاکی کو سمجھتے ہوئے لب بھینچ گئی۔ اب اسے سمجھ میں آیا تھا کہ ساحر نے اس رنگ اور اس لباس پر اعتراض کیوں نہیں کیا تھا۔

Classic Urdu Material USBN#1013320210 9

طارق کی بیوی بھی مغربی لباس کی بجائے سادہ شلوار قمیض میں ملبوس تھی اور ساحر جانتا تھا کہ دانین کی وارڈروب میں جینز اور کرتی جیسے ہی لباس ہیں اور وہ لباس اس دعوت کے لیے کسی بھی طرح موزوں نہیں تھے۔ اگر وہ سیدھے اور صاف الفاظ میں دانین سے یہ بات کہتا تو دانین کبھی اس کی نہ سنتی تھی۔ اسی لیے اس نے دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا اور حسب توقع دانین اب اس کی پسند میں ڈھلی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ چہرے پر ڈھیروں خفگی لیے ساحر کو گھور رہی تھی اور یہ گھوریاں تب تک جاری رہی تھیں جب تک دونوں طارق کے گھر موجود رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

سنو "!ساحر ناشتے کے بعد آفس کے لیے نکل رہا تھا جب"
دانین کی پکار پر حیران ہوتے ہوئے رکا۔ حیرت اسے دانین کے
پکارنے پر نہیں ہوئی تھی بلکہ اس پکار میں چھپی لگاوٹ حیرت کا
باعث بنی تھی۔

جی کہیے "!ساحر جو گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا اس کے یوں"
اپنے پیچھے آنے اور خود بات میں پہل کرنے پر حیرانگی چھپاتا پلٹا
تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

آج رات کے کھانے میں کیا بناؤں میں ؟ "دانین کا انداز "
چاشنی لیے ہوئے تھا۔اس میٹھے لہجے پر ساحر نے مشکوک سی نگاہ
اس کے چہرے پر ڈالی۔دانین اور اس کے ساتھ اتنی نرمی سے
بات کرے؟ یہ کیسے ممکن ہوا تھا بھلا؟

کچھ بھی بنا لیجیے جو آپ کو مناسب لگے۔"ساحر نے چہرے"
کو نارمل رکھنا چاہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہ تو میں روز بناتی ہوں جو مجھے مناسب لگتا ہے ۔ سوچا آج" تم سے پوچھ لوں تمہاری فیورٹ ڈش کیا ہے ؟وہ بتاؤ آج وہی بناؤں گی میں۔ "وہ بڑے محبت بھرے انداز میں پوچھ رہی تھی۔ ساحر کو لگا وہ ابھی غش کھا کر گر جائے گا۔

میری فیورٹ ڈش۔۔۔ "وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔ دانین کا یہ انداز" ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

کیا ہوا؟ اتناسوچ کیوں رہے ہو ؟ اپنی فیورٹ ڈش کا بھی" نہیں پتا؟ "دانین نے ماتھے پر شکن لاتے ہوئے گھوری سے نوازا جیسے اس کا انتظار کروانا ناگوار گزرا ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202119

نہیں !پتا ہے۔ ”ساحر گڑبڑایا۔ وہ کشمکش میں مبتلا ہو گیا تھا کہ“
اس وقت دانین کو کونسی ڈش کا نام بتائے۔ ناپسندیدہ ڈش کو
پسندیدہ بناکر پیش کرے یا پھر واقعی جو پسند ہے وہی بتادے۔

اف !ایک چھوٹی سی بات کیا پوچھ لی تم تو مراقبے میں ہی“
چلے گئے ہو۔ "دانین کے چہرے کے زاویے بگڑنے لگے۔
ساحر نے کان کھجایا۔ کچھ تو گڑبڑ تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کریلے ...کریلے بہت پسند ہیں مجھے۔ "بالآخر حتمی فیصلہ کر"

کے اس نے اپنی ناپسندیدہ ترین سبزی کا نام بتایا تھا۔ چونکہ دانین ہر وہ کام کرتی تھی جس سے ساحر کو چڑ ہو سکے اور ہر اس کام سے اجتناب کرتی تھی جو ساحر کو پسند تھا تبھی ساحر کو یقین تھا کہ وہ کریلے کو اپنی من پسند سبزی کے طور پر بتائے گا تو اس گھر میں کبھی کریلے کی شکل دیکھنے کو نہیں ملے گی۔

واقعی؟؟ "دانین نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1015920409

ہاں بالکل ایسا کیجیے گا آج کریلے بنا لیجیے گا۔ ”ساحر نے سنبھلتے“ ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجانے کی کوشش کی تھی جبکہ کریلے کا ذکر کرتے ہی اس کا منہ کڑوا ہو چکا تھا۔

ضرور۔ اوکے خداحافظ "!دانین نے بھر پور مسکراہٹ لبوں پر“ سجاتے ہوئے اسے الوداع کہا تھا۔

اسے کیا ہو گیا؟ صبح صبح مسکراہٹیں؟ اللہ خیر کرے۔ "اس" کے پورچ سے جانے کے بعد ساحر بڑبڑایا۔ پھر سر جھٹکتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

****

وہ روٹیاں بنا کر فارغ ہوئی ہی تھی جب گیٹ پر ساحر کی گاڑی کی آواز سنائی دی۔ دانین تیزی سے کچن سے نکلی اور مین گیٹ کی جانب لپکی۔ ساحر جو گاڑی سے اترنے کے بعد گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا کہ گیٹ وا کر کے گاڑی اندر لا سکے وہ دانین کے باہر آنے پر حیران ہوا۔ اس سے قبل وہ کبھی گیٹ کھولنے کے لیے نہیں آئی تھی تبھی ساتھ ہارن بھی نہیں بجاتا تھا لیکن آج بنا ہارن سنے ہی وہ گیٹ تک آ چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

چل کیا رہا ہے ان کے دماغ میں ؟ "ساحر الجھن زدہ سا اب" گاڑی اندر لا رہا تھا۔

السلام علیکم "!گاڑی سے نکل کر ساحر نے حسب معمول" سلام کیا تھا۔

وعلیکم السلام !لاؤ بیگ مجھے دے دو۔"دانین نے آگے بڑھ کر" لیپ ٹاپ بیگ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ ساحر حیران ہوتے ہوئے اس کی تقلید میں اندر چلا آیا۔ ایک ہی دن میں اتنا بدلاؤ؟ دانین کے یہ روایتی بیویوں والے انداز و اطوار اسے خوش کرنے کی بجائے حیرت سے دو چار کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

تم فریش ہو کر آجاؤ۔میں کھانا لگارہی ہوں ۔ "بیگ اس کے" کمرے میں پہنچاتے ہوئے دانین دروازے کی جانب بڑھی جب ساحر نے اس کی کلائی تھام کر اسے روکا۔دانین نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا بات ہے؟ بڑی بدلی بدلی سی لگ رہی ہیں۔ یہ صرف " ظاہری بدلاؤ ہے یا دل کی دنیا بھی بدل گئی ہے ؟"وہ پر شوق نگاہوں سے دانین کے چہرے کو تک رہا تھا۔اختلافات اپنی جگہ لیکن دانین کا یہ انداز بہت بھایا تھا اسے۔ یوں اس کی فکر کرتی اس کے کام کرتی بہت اپنی اپنی سی لگ رہی تھی ۔دانین نے ،

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ایک نظر اس کی گرفت میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا۔ چہرے پر ہلکی سی سرخی بکھری تھی لیکن پھر دور جانے یا ہاتھ چھڑانے کی بجائے وہ نہ جانے کیا سوچ کر خود کو کمپوز کرتی اس کے قریب چلی آئی۔

ابھی تو بس سوچا ہے خود کو بدلنے کا، مکمل طور پر تمہاری'' پسند میں ڈھلنے کا۔ بس تم یونہی اپنی پسند ناپسند مجھے بتاتے جاؤ۔ میرا نیا روپ تمہیں حیران کر دے گا۔ ''ساحر کے سینے پر عین دل کے مقام پر ہاتھ رکھے دانین نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں اس کی بات اور اس حرکت پر بے تحاشہ حیرت امڈ آئی تھی ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

آپ واقعی دانین ہی ہیں نا؟ یا کوئی خواب دیکھ رہا ہوں میں "
؟ "وہ بے یقین ہوا تھا۔

بے فکر رہو۔ کچھ ہی دیر میں یقین آ جائے گا کہ یہ خواب"
نہیں حقیقت ہے۔ "دانین کا لہجہ ذو معنی تھا اور اس معنی خیز
لہجے پر ساحر بے ہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔ بے ساختہ اسے
کھانسی کا شدید دورہ پڑا تھا۔دانین مسکراہٹ دباتی اس سے دور
ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"باقی باتیں بعد میں۔۔۔ابھی فریش ہو جاؤ۔ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔" وہ خود کو نارمل کرتی کمرے سے نکل گئی۔

لگتا ہے ان کے دماغ کا کوئی سکریو ڈھیلا ہو گیا ہے ۔کہاں تو" ، میری جان لینے پر تلی ہوئی تھیں اور کہاں یہ رومانٹک انداز معنی خیز سرگوشیاں۔۔۔ اللہ یہ ماجرہ کیا ہے ؟ "وہ اوپر کی جانب دیکھتا بڑ لبڑایا۔ پھر الجھن زدہ سا الماری سے لباس نکالتا فریش ہونے چل دیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ہلکے نم بال لیے وہ ڈائننگ ٹیبل تک آیا تھا جب دانین نے اس کے لیے کرسی گھسیٹی۔ ساحر نے ابرو اچکا کر ان کرم نوازیوں کو دیکھا تھا۔ پھر بغیر کچھ کہے کُرسی سنبھال کر بیٹھا کہ حیرت ظاہر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ منتظر تھا کہ کب بلی تھیلے سے باہر نکلتی ہے۔

"صفیہ نہیں آئی آج؟" دانین کو ہاٹ پاٹ لاتے دیکھ کر ساحر نے سامنے نظر آتے کچن میں جھانکا تھا کہ عموماً صفیہ جسے وہ کوکنگ کے علاوہ باقی سب کاموں کے لیے ملازمہ کے طور پر ہائر کر چکا تھا وہ اس وقت گھر میں موجود ہوتی تھی۔ دانین کے

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

ساتھ کھانا لگوانے میں اور بعد میں برتن وغیرہ اٹھوانے میں مدد کرتی تھی لیکن آج دانین خود سب کام کر رہی تھی۔

"نہیں اسے میں نے چھٹی دے دی آج۔ میں چاہتی تھی آج اس گھر میں ہمارے علاوہ کوئی نہ ہو۔" دانین نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا۔ ساحر نے بغور اس کے چہرے کی جانب دیکھا جیسے کچھ کھوجنا چاہ رہا ہو لیکن اسے مایوسی ہوئی تھی۔ دانین اب خود کرسی پر بیٹھ رہی تھی۔

کیا بنایا آج کھانے میں؟ "سامنے ڈھک کر رکھے گئے برتنوں" کو دیکھتے ہوئے ساحر نے سوال کیا تھا۔ آج لنچ بھی نہیں کر سکا تھا وہ تبھی شدید بھوک محسوس ہو رہی تھی اس وقت۔

Classic Urdu Material ISBN10133202109

تمہاری من پسند سبزی بنائی ہے۔ تمہارے فیورٹ کریلے وہ"
بھی بھر کے۔ "دانین نے بتاتے ہوئے کریلے نکال کر اس کی
پلیٹ میں رکھے تھے جبکہ کریلوں کو دیکھ کر اور ان کا ذکر سن
کر ہی ساحر کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔وہ تو صبح دانین کے ساتھ
ہوئی گفتگو بھول چکا تھا تبھی اسے گمان تک نہ تھا کہ گھر جانے
پر کریلوں کا سالن اس کا استقبال کرے گا ورنہ لازماً کچھ نہ کچھ
کھا کر آتا آج۔

"کیا ہوا؟ تمہارے چہرے کا رنگ کیوں اڑ گیا؟ کھاؤ نا۔ بہت پیار سے بنائے
ہیں میں نے۔" دانین اسے چپاتی دینے کے بعد اب گلاس میں پانی انڈیل رہی
تھی۔ ساحر نے بے بسی بھری نگاہ پلیٹ میں رکھے کریلے پر ڈالی۔ پھر کن

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آنکھیوں سے دانین کی پلیٹ کی جانب دیکھا جہاں دو شامی کباب پڑے تھے لیکن ٹیبل پر مزید کچاب موجود نہیں تھے۔

بس دو کباب فرائی کیے ہیں؟ مجھے بھی ٹیسٹ کروائیں"
کباب۔ "ساحر نے نامحسوس انداز میں اپنی پلیٹ ایک جانب کھسکائی۔

اونہوں !مجھے تو کریلے پسند نہیں اس لیے میں نے بس اپنے" لیے کباب فرائی کیے۔ تم اپنی فیورٹ سبزی کھاؤ نا۔ "دانین نے اپنی پلیٹ سے نوالا لیتے ہوئے اس کی پلیٹ پھر سے اس کے سامنے کی۔ دل ہی دل میں وہ ساحر کی کیفیت اور اس کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

چہرے کے تاثرات سے محظوظ ہو رہی تھی۔ ساحر نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا۔ پھر نگاہ اپنی پلیٹ کی جانب دوڑائی۔ اب دانین کے سامنے اپنی بات سے تو مکر نہیں سکتا تھا کہ یہ کریلے اس کی پسندیدہ نہیں ناپسندیدہ ترین سبزی ہے تبھی مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق جی کڑا کرتے ہوئے وہی کھانا زہر مار کرنے لگا۔

"شاباش! کھاؤ آج کڑوے کریلے تاکہ تمہاری عقل ٹھکانے آئے۔اپنے اس دوست طارق کے ساتھ مل کر مجھے بے وقوف بنایا تھا؟ تمہاری چال اس طرح تم پر پلٹوں گی کہ تم بھی یاد رکھو گے۔" دانین اس کے چہرے کے بگڑتے زاویوں پر نگاہ جمائے سوچنے لگی۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

"کیسے بنے ہیں کریلے ؟" بڑے اشتیاق کے عالم میں پوچھا گیا تھا۔

ہاں !اچھے ....بہت اچھے بنے ہیں۔''ساحر نے بمشکل ایک" چپاتی ختم کی ۔اس سے زیادہ ہمت نہیں تھی یہ سبزی کھانے کی۔

اچھے بنے ہیں تو اور لو نا۔ "دانین نے مسکراہٹ ضبط کی۔ "

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

نہیں نہیں بس !میں نے شام میں کھانا کھایا تھا اس لیے اب" بھوک نہیں ہے۔ پیٹ بھر گیا میرا۔ "ساحر نے جلدی سے انکار کیا مبادہ خود پر مزید جبر نہ کرنا پڑ جائے۔ بات مکمل کرتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"ارے کہاں جارہے ہو؟ کچن میں آکر تھوڑی ہیلپ کروادو میری۔ صفیہ تو آج ہے نہیں تو سارا کام کا بوجھ مجھ پر آئے گا کیا؟" دانین نے اسے کمرے کی جانب بڑھتے دیکھ کر ٹوکا۔

"واٹ؟ میں کچن میں ہیلپ کرواؤں؟" ساحر نے حیرت سے دانین کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"ہاں تو یہاں کوئی اور نظر آ رہا ہے؟ میں نے کوئی موکل تھوڑی رکھے ہیں جن سے کام کا کہوں گی۔ برتن کچن میں لے جا رہی ہوں میں۔ جلدی سے آجاؤ بس!"

دانین حکمیہ لہجے میں کہتی کچن میں جا چکی تھی۔ ساحر تذبذب کے عالم میں وہیں جما رہا۔

"ایسے بت بن کر کیوں کھڑے ہو؟ کوئی دنیا کا انوکھا کام کہہ دیا میں نے؟"

دانین گلاس لینے آئی تو اسے پھر سے ٹوکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میں نے کبھی کچن کا کوئی کام نہیں کیا۔ "ساحر کی کی ہلکی" سی آواز سنائی دی ۔

تو اس میں کونسی بڑی بات ہے؟ ہر کام کے لیے کہیں نا" کہیں سے اسٹارٹ تو لینا پڑتا ہے۔ تھوڑے سے برتن ہیں تم انہیں دھو لو تب تک میں چائے بنالیتی ہوں۔ تمہیں پتا ہے نا مجھے کھانے کے بعد چائے لازمی چاہیے ہوتی ہے ۔جلدی سے آ جاؤ پھر ایک سرپرائز بھی ہے تمہارے لیے۔" دانین بات مکمل کرتی کچن میں غائب ہو چکی تھی جبکہ سر پرائز کی بات پر ساحر چونکا تھا۔ آج کا دن تو واقعی اس کے لیے سر پرائزز لے کر آیا تھا۔ پہلے دانین کا محبت بھرا انداز، اس کا سی آف کرنا، پھر

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

،خوشدلی سے اسے ویلکم کہنا، ہلکے سے رومانس کا تڑکا لگی گفتگو
اس کے بعد کریلے اور اب برتنوں کی دھلائی۔ ابھی مزید نہ
جانے کتنے سرپرائزز باقی تھے۔

چل بھئی ساحر !بیوی کے حکم کی تعمیل کا وقت ہوا چاہتا"
ہے۔ "وہ بے چارگی سے کہتا آستینیں چڑھاتا کچن کی جانب
بڑھا۔ ایپرن باندھے منہ بسورتے ہوئے وہ سنک کے سامنے کھڑا
برتن دھو رہا تھا جب ڈور بیل سنائی دی۔

"اس وقت کون آگیا؟"ساحر نے ایک نظر اپنی موجودہ حالت پر ڈالتے
ہوئے پریشان لہجے میں سوال کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

"پڑوسن ہو گی۔ تم اپنا کام کرو میں دیکھتی ہوں۔" وہ چائے بنا چکی تھی تبھی اپنا مگ اٹھائے کچن سے نکل آئی۔ ساحر جلدی جلدی کام نمٹانے لگا۔

آہم آہم !السلام علیکم "!وہ اب برتن پانی سے کھنگالتا ایک" جانب پڑی ٹوکری میں رکھتا جا رہا تھا جب پیچھے سے جانی پہچانی آواز سنائی دی ۔ساحر کے ہاتھ سے پلیٹ چھوٹتے چھوٹتے بچی۔ اس نے بے یقینی سے مڑ کر دیکھا تو ایک لمحے کو پیروں تلے سے زمین کھسکی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

طارق تم ؟ یہاں اس وقت ؟ "طارق کے چہرے پر معنی خیز" مسکراہٹ دیکھ کر وہ خجل ہوا تھا۔

یہ تو مجھے پوچھنا چاہیے ساحر !تم یہاں کچن میں؟ وہ بھی اس " حلیے میں برتن دھوتے ہوئے ؟ "طارق نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے آنکھیں حیرت سے پھیلائیں۔ اس کے عقب میں طارق کی بیوی رقیہ اور دانین بھی آچکی تھیں ۔رقیہ بھابھی کے چہرے کے تاثرات بھی کم و بیش طارق جیسے ہی تھے جبکہ دانین اب مطمئن سی مگ لبوں سے لگائے کھڑی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

ہاں وہ بس !آج ملازمہ نہیں آئی تو میں نے سوچا "...ساحر"
نے خجالت آمیز انداز میں مناسب جواز پیش کرنا چاہا تھا۔

تو تم نے سوچا تم بھی زن مریدی کے ریکارڈ قائم کرلوں "
ہے نا؟"طارق نے اسے چھیڑا تھا۔ ساحر نے گھور کر اسے دیکھتے
ہوئے زبان بند رکھنے کا اشارہ کیا۔

"بھئی ہم لوگ تو دانین کے اتنے اصرار کے ساتھ بلانے پر آئے تھے۔اندازہ
نہیں تھا اتنا مزے کا سین دیکھنے کو ملے گا۔"رقیہ بھابھی کا لہجہ شرارتی ہوا تھا۔
ساحر نے ٹھٹھک کر دانین کی جانب دیکھا۔مطلب طارق اور رقیہ بھابھی کو
اس نے بلایا تھا اور اسے برتن دھونے کا کام بھی اس وقت سونپا تھا جب اسے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یقین تھا کہ وہ دونوں بس آنے ہی والے ہیں۔ ساحر دانت پیس کر رہ گیا تھا اس کی چالاکی پر۔

ارے ہاں ساحر ! تمہیں تو میں بتانا ہی بھول گئی۔ یہی تو'' سرپرائز تھا تمہارے لیے ۔دراصل ویک اینڈ ہے تو میرا آج آؤٹنگ کا موڈ بن رہا تھا تو سوچا کیوں نا طارق بھائی اور رقیہ بھابھی کو بھی ساتھ لے لیں۔ ہم دونوں کو تو باتیں آتی نہیں ہیں تو چلو ان کے بہانے ہم بھی بوریت سے بچ جائیں گے۔ آپ دونوں آئیں نا پلیز ! یہاں بیٹھیں ، چائے لاؤں آپ دونوں کے لیے یا ڈنر کریں گے ؟ آپ کو پتا ہے میں نے خاص طور پر آج ساحر کی پسند کے کریلے بنائے ہیں ۔اسے تو بہت پسند

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آئے ۔آپ دونوں بھی ٹیسٹ کر کے دیکھیں گے؟ "دانین نے لفظ کریلے پر زور دیتے ہوئے بات مکمل کی اور سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ جبکہ اس کی بات پر طارق نے چونک کر ساحر کو دیکھا تھا۔ پچھلے پانچ سال سے ساحر جب اسلام آباد میں ہوتا تو طارق کے گھر ہی کھانا کھاتا تھا کہ اسے ہوٹلز کا تیز مرچ مصالحوں والا کھانا سوٹ نہیں کرتا تھا۔ مختلف مشنز کے دوران بھی وہ اور طارق ایک ہی فلیٹ یا کرائے کے مکان میں رہتے تھے اور کوکنگ کا کام طارق سنبھالتا تھا تبھی اسے ساحر کی پسند ناپسند سے خاصی واقفیت تھی اور کریلوں سے چڑ کھانے والا ساحر آج اپنی بیوی کے ہاتھ سے بنے کریلے تناول کر چکا تھا یہ بات ہضم کرنا بہت مشکل تھا طارق کے لیے۔ ساحر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین کے پول کھولنے پر رخ موڑتا اپنے چہرے کے تاثرات چھپانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ طارق نے اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے بمشکل ہنسی ضبط کی۔

نہیں بھابھی ہم ڈنر کر کے آئے ہیں۔ چائے کی بھی بالکل" طلب نہیں ہے۔ آپ ریڈی ہو جائیں پھر لانگ ڈرائیو کے لیے "نکلتے ہیں ۔ میں تب تک ساحر سے تھوڑی گپ شپ کر لوں۔ طارق کی بات پر دانین نے ایک فاتحانہ نگاہ ساحر کی پشت پر ڈالی تھی۔ پھر کچھ سوچتی کچن میں آکر کلاس نکالنے لگی۔ فریج کھولا اور کوک نکالتے ہوئے دو گلاسوں میں انڈیلی۔ ٹرے میں دونوں کلاس سجائے وہ طارق کی جانب آئی تھی کہ طارق اور

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

رقیہ بھابھی ان کے مہمان تھے۔ تھوڑی بہت خاطر مدارت تو بنتی تھی ۔ ایک گلاس طارق کو تھماتے ہوئے وہ ٹرے لیے لاؤنج میں رقیہ بھابھی کے پاس چلی آئی۔

آپ لوگ کوک سے لطف اندوز ہوں۔ میں پانچ منٹ میں" تیار ہو کر آتی ہوں ۔ "خالی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گی۔طارق گلاس تھامے ساحر کے پاس کچن میں چلا آیا۔

چچ چچ چچ !بڑے سے بڑے دشمن کو شکست سے دوچار کرنے" والا میجر ساحر لغاری پانچ فٹ چھ انچ کی لڑکی سے مات کھا گیا؟

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

واہ رے قدرت"!طارق نے لہجے میں مصنوعی تاسف بھرا تھا۔انداز شرارت لیے ہوئے تھا۔

وہ پانچ فٹ چھ انچ کی لڑکی بیوی بن چکی ہے اب۔ اور بیوی" سے تو چنگیز خان بھی مات کھا جائے۔ میجر ساحر لغاری کیا چیز ہے۔ "ساحر کا لہجہ بھی ہلکا پھلکا سا تھا۔ طارق کا ہلکا سا قہقہہ فضا کی سپرد ہوا۔

سیر کو سوا سیر مل گئی ۔ویسے اچھا ہے، تم ایسی ہی بیوی ڈیزرو" کرتے ہو۔ مجھے مشنز کے لیے کن کن بدنام زمانہ جگہوں پر نہیں بھیجا تم نے۔ میری بیوی کی نظروں میں بھی مشکوک بنا دیا مجھے

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

کہ وہ اب بھی یہی سمجھتی ہے میں نے ایک خفیہ شادی بھی کر رکھی ہے ۔ اب تم بھی مزہ چکھو ذرا، تمہیں بھی تو اندازہ ہو کہ بیوی کو ہینڈل کرنا کتنا مشکل ہے۔ "طارق کولڈ ڈرنک کے سپ لیتا اس کی کیفیت سے بھرپور لطف اٹھا رہا تھا۔

واللہ! بندہ دنیا فتح کر لے وہ آسان ہے لیکن بیوی کا اعتماد جیتنا" اور بھروسہ حاصل کرنا ناممکن ترین ہے۔"ساحر اب ہاتھ دھوتا نل بند کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ویسے مجھے یہ بتاؤ کریلے تمہاری من پسند سبزی کب سے "
بنی؟ جب تک میرے ساتھ تھے تم تو کریلے کا ذکر سنتے ہی
بدک جایا کرتے تھے۔ "طارق نے نیا سوال اٹھایا۔

تمہاری بتائی گئی ٹیپس استعمال کر رہا تھا لیکن معاملہ الٹ ہو"
گیا۔ دانین نے صبح مجھ سے فیورٹ ڈش پوچھی۔ مجھے لگا ضد میں
آ کر وہی ڈش بنائے گی جو مجھے ناپسند ہو گی اسی لیے الٹ
جواب دیا۔ گھر آیا تو یہ کریلے میرا منہ چڑا رہے تھے۔''ساحر
نے خفگی سے کہتے ہوئے فریج سے کوک نکالی اور گلاس بھرا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

" تم تو کولڈ ڈرنکس میں کوک پریفر نہیں کرتے پھر یہ ؟؟"
طارق نے سوالیہ انداز میں بات ادھوری چھوڑی۔

کریلے کا ٹیسٹ منہ سے ختم کرنے کے لیے یہ واحد چیز ہے"
جو دستیاب ہے اس وقت۔ کوک منظور ہے لیکن کریلے کا
ٹیسٹ ہر گز نہیں ۔''ساحر بات مکمل کرتا گلاس لبوں سے لگا
گیا۔

کچھ اور آرڈر کر لیتے نا۔ ایسی بھی کیا مجبوری تھی کہ کریلے''
ہی کھا گئے ۔ "طارق کا لہجہ اب بھی پر مزاح تھا ۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

وہ ہٹلر کی جانشین رہتی ہے نا اس گھر میں جسے میری بیوی" ہونے کا درجہ حاصل ہے۔اس نے اپنے سامنے زبردستی کھلائے مجھے۔ اب اسے کیا کہتا اور کس منہ سے کہتا کہ کریلے میری نفرت بھری چیزوں میں پہلے نمبر پر ہیں۔ "منہ بسور کر کہتے ہوئے ساحر اسے کوئی چھوٹا سا بچہ لگا تھا۔ چینج کرنے اور لائٹ سا میک اپ کرنے کے بعد کمرے سے نکلتے ہوئے رقیہ بھابھی کا خالی کیا گیا گلاس لے کر کچن کی طرف آتی دانین اس کی بات سن چکی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

لگتا ہے کوئی بڑا اہم معاملہ ڈسکس ہو رہا ہے۔ "دروازے میں" رکتے ہوئے دانین نے گہرے لہجے میں انہیں مخاطب کیا تھا۔ دونوں اس کی آمد پر چونکے۔

نہیں ایسا کچھ خاص ڈسکس نہیں کر رہے تھے ہم۔ چلیں" ساحر؟ "گڑبڑا کر کہتے ہوئے طارق نے سوالیہ نگاہ ساحر کے چہرے پر جمائی۔

ہاں چلتے ہیں ۔"ساحر نے طارق کا گلاس پکڑا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

میں واش کر دیتی ہوں گلاس۔ تمہارا والٹ، رسٹ واچ اور"
کیز سائیڈ ٹیبل پر ہیں ۔وہ لے لو تب تک۔ "دانین کو اس پر
ترس آ ہی گیا تھا تبھی اسے مخاطب کرتے ہوئے آگے بڑھی ۔
ساحر نے دل ہی دل میں شکر کا کلمہ پڑھا اور طارق کو اشارہ
کرتا کچن سے نکلا۔

آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے مسٹر ساحر لغاری !لیکن اتنی "
جلدی جاں بخشی تو ہر گز نہیں ہو گی ۔کم از کم تب تک جب
تک تم اپنے منہ سے یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ تم نے مجھ
سے الجھ کر غلطی کی ہے۔ "دل ہی دل میں ساحر سے مخاطب

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہوتے ہوئے وہ گلاس دھونے لگی۔ لبوں پر اب مسرور سی مسکراہٹ تھی۔

****

ساحر !کیا کر رہے ہو؟ بزی تو نہیں ہو ؟ "وہ لیپ ٹاپ کے" کی پیڈ پر انگلیاں چلاتا کچھ لکھنے میں مگن تھا جب دانین اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔ آج چونکہ اتوار تھا تبھی ساحر گھر میں دکھائی دے رہا تھا۔ دانین کے نرم سے لہجے میں پوچھنے پر ساحر نے مشکوک نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی۔ گزشتہ رات کی عزت

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

افزائی وہ اب تک بھولا نہیں تھا۔ اب پھر سے دانین کا یہ نرمی لیے ہوئے مان بھرا انداز اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

کیوں خیریت؟ "سرسری سا لہجہ بناتے ہوئے ساحر نے نگاہیں" لیپ ٹاپ کی اسکرین پر جمائی تھیں۔ البتہ دل میں تجسس ابھرا تھا کہ اب کونسا دھماکہ کرنے والی ہے وہ۔

ہاں خیریت ہی ہے ۔مجھے شاپنگ کرنے جانا ہے ۔کل سے'' آفس جوائن کر رہی ہوں نا تو سوچا چند ڈریسز خرید لوں۔ لیکن مجھے یہاں کی مارکیٹس کا زیادہ علم نہیں ہے اس لیے تم چلو میرے ساتھ۔ "دانین مدعے کی بات پر آئی ۔ ساحر نے جانچتی

Classic Urdu Material ISBN#10123202109

ہوئی سی نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا لیکن اس کے چہرے پر کوئی چالاکی رقم نہیں تھی۔

اوکے ۔ دس منٹ ٹھہر جائیں۔ میں اپنا کام مکمل کر لوں پھر" چلتے ہیں ۔ "ساحر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے توجہ کام پر مرکوز کی تھی۔اس کے لیے یہی کافی تھا کہ دانین کا رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہو رہا تھا۔ چاہے اسے چڑانے کو ، ستانے اور تنگ کرنے کے لیے ہی سہی لیکن وہ بات کرنے لگی تھی۔ان دونوں کے درمیان سے نفرت کے بادل چھٹنے لگے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

اوکے میں چینج کر کے آتی ہوں ۔ "دانین سر خوشی کے عالم" میں پلٹی ۔ساحر کے کمرے سے نکلتے ہوئے اس کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

****

پچھلے تین گھنٹوں میں وہ مختلف مارکیٹس گھومتی ساحر کو بھی جان بوجھ کر اپنے ساتھ خوار کر رہی تھی۔ان تین گھنٹوں میں فقط تین سوٹ خریدے تھے اس نے اور اب بھی متلاشی نگاہوں سے مارکیٹ میں اِدھر ادھر دیکھتی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دانین پلیز جلدی لیں جو بھی لینا ہے۔ میں بور ہو چکا ہوں"
۔ "ساحر جو کب سے صبر کیے ہوئے تھا بالآخر اسے ٹوک ہی
گیا تھا۔

ساڑھی لینی ہے مجھے لیکن کوئی شاپ ہی نہیں مل رہی جہاں"
سے سلی سلائی ساڑھیاں مل سکیں۔ "دانین جھنجھلائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210109

ساڑھی ؟ کوئی فنکشن آرہا ہے کیا؟ "ساحر حیران ہوا۔اسے لگا" تھا شاید ماں جی نے گاؤں میں کسی فنکشن کے لیے بلایا ہو تبھی وہ ساڑھی لینا چاہ رہی ہے۔

نہیں فنکشن تو نہیں کوئی ابھی۔ بس ویسے ہی مجھے ساڑھی" بہت پسند ہے لیکن کبھی خریدی اور پہنی نہیں۔ ابھی موڈ بنا تو سوچا لے لوں۔ فائنلی مل ہی گئی شاپ۔ "ساحر کو جواب دیتے دیتے وہ ایک دم چہکی۔ پھر سامنے ایک شاپ میں داخل ہوئی۔ ساحر بھی اس کے پیچھے چلا آیا۔ دانین اب مختلف ساڑھیاں نکلوا کر دیکھ رہی تھی ۔ وہ اکتاہٹ کا شکار ہوتا فون پر ای میلز چیک کرنے لگا۔ دانین نے اپنی توجہ ساڑھیوں اور دکاندار سے

Classic Urdu Material USB#1013320199

ہٹاتے ہوئے ساحر کی جانب دیکھا جو فون پر مصروف تھا۔
دانین نے کن اکھیوں سے اسے دیکھتے ہوئے ایک ساڑھی کا
بلاؤز اٹھایا پھر ذرا کھسک کر ساحر کے قریب ہوئی۔

بھائی !یہ کلر پسند ہے مجھے۔ فیبرک بھی اچھا ہے لیکن بلاؤز"
کی سلائی ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے فل آستینوں والا نہیں بلکہ
سلیولیس بلاؤز چاہیے جس کا پچھلا گلا کافی گہرا ہو۔ اس ٹائپ کی
ساڑھی دکھائیں جسے پہن کر میں ماڈرن لگوں ۔ "قدرے اونچی
آواز میں دانین نے دکان دار کو کم مخاطب کیا تھا اور ساحر کو
زیادہ سنایا تھا۔ حسب توقع ساحر اس کی اونچی آواز اور ساڑھی
کے لیے پیش کی گئی "ڈیمانڈز "پر چونکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

بہنا یہ پاکستان ہے ۔ یہاں ریڈی میڈ میں ایسے بلاؤز نہیں"
ملیں گے آپ کو۔ آپ ان سلی ساڑھی لے کر اپنی مرضی کے
مطابق سلائی کروا لیں۔ "دکان دار اس کی فرمائشوں پر بیزار ہوا
تھا۔ دانین کے دکان دار کو کوئی جواب دینے سے پہلے ہی ساحر
اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اس کی کلائی تھامتا اسے کھینچ کر شاپ
سے باہر لے آیا تھا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا؟ یہ کیسی بیہودہ ڈیمانڈز پیش کر"
رہی ہیں؟ سلیو لیس بلاؤز اور اور گہرا گلا ؟ ہوش میں تو ہیں
آپ؟ "ساحر نے دبے دبے سے انداز میں اسے گھرکا تھا۔ یہاں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس جگہ رش نسبتاً کم تھا تبھی اس نے آواز دھیمی رکھی تھی لیکن آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔

ارے !تمہاری خاطر ہی تو ایسی ساڑھی خرید رہی ہوں ورنہ" میں نے کبھی ایسے لباس نہیں پہنے۔ تم نے ہی تو کہا تھا تمہارے فرینڈز کی فیملیز ماڈرن ہیں تو مجھے بھی ماڈرن ڈریسنگ کرنی چاہیے تا کہ ان کے سامنے تمہیں کسی قسم کی شرمندگی اور کم مائیگی کا احساس نہ ہو۔ اب اگر کبھی تمہارے فرینڈ کوئی پارٹی ارینج کر یں تو میرے پاس کوئی بہترین اور اس پارٹی کے شایان شان اچھا اور ماڈرن لباس تو ہونا چاہیے نا۔ "دانین کے لہجے میں طنز کی آمیزش تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1012320210 9

میں نے ماڈرن ڈریسنگ کا کہا تھا۔ایسی واہیات ڈریسنگ کا"
نہیں۔"ساحر تلخ لہجے میں گویا ہوا تھا۔ تصور کی آنکھ سے اس
نے دانین کو اس کی پیش کی گئی ڈیمانڈز کے مطابق بنی ساڑھی
میں ملبوس دیکھا تھا اور اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔
خون الگ کھول اٹھا تھا۔

آج کے دور میں ایسی ڈریسنگ کو ہی ماڈرن ڈریسنگ کہا جاتا "
ہے۔ "دانین کا لہجہ جتاتا ہوا سا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

کہتے ہوں گے لیکن آپ نہیں لیں گی ایسا کوئی بھی ڈریس۔"

ان فیکٹ آپ ساڑھی بھی نہیں خرید رہیں۔ جتنی شاپنگ ہو گئی کافی ہے ۔میں کل خود آپ کے لیے آفس آنے جانے کے لیے سمپل ڈریسز خرید لوں گا۔ ابھی گھر چلیں۔ "ساحر اس کا ہاتھ تھامے مارکیٹ سے نکلنے لگا تھا۔

ارے لیکن۔۔۔رکو تو۔۔۔ "دانین اس کے ساتھ کھنچتی چلی" گئی لیکن ساحر نے اس کی پکار کو نظرانداز کر گیا تھا۔اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر دروازہ بند کرنے کے بعد وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مسئلہ کیا ہے آخر ؟ اب اگر میں خود کو تمہاری پسند کے"
مطابق ڈھالنے کی کو شش کر رہی ہوں تو تمہارے مزاج ہی
نہیں مل رہے۔''دانین نے تیکھی نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی
تھی جہاں سنجیدگی چھائی تھی۔

ایسے گھٹیا لباس اور ان میں ملبوس لڑکیاں کبھی میری پسند"
نہیں رہیں۔ اور نہ ہی میرے فرینڈز اور احباب اتنے واہیات
اور فحش سوچ کے مالک ہیں کہ خواتین کو بے لباسی کے عالم
میں اپنی پارٹیز میں مدعو کریں۔ "سخت لہجے میں کہتے ہوئے وہ
اب گاڑی اسٹارٹ کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لیکن اس دن تو تم نے کہا تھا کہ۔۔۔ "دانین اسے یاد دہانی" کروانے لگی تھی جب ساحر نے اس کی بات کاٹی۔

اس دن جو بھی کہا وہ سب جھوٹ اور بکواس تھا۔ نیوی بلیو " کلر میرا فیورٹ ہے، کریلے ناپسندیدہ ترین سبزی اور فرینڈز سرکل میں سب بہت سلجھے ہوئے ہیں جن کے گھر کی خواتین پردہ دار اور باحیا ہیں۔مجھے بھی عورتیں مکمل مشرقی لباس میں ہی اچھی لگتی ہیں اور میں آپ کو بھی ایسے ہی لباس میں دیکھنا چاہتا ہوں جس نے آپ کے وجود کو مکمل طور پر ڈھانپ رکھا ہو۔ بس یا کچھ اور ؟؟ "ساحر روانی میں سب کچھ سچ سچ بتا گیا تھا۔ دانین کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ جھلکی۔

Classic Urdu Material ISBN#10123202109

یہ سب پہلے بتا دیتے تو بہتر نہیں تھا؟ خواہ مخواہ رات میں "
کریلے کھائے اور اب اپنا بی پی بڑھایا۔ تمہاری وجہ سے مجھے بھی
دکان دار کے سامنے ایسی عجیب و غریب فرمائش پیش کرنی پڑی
" ۔ پتا ہے کتنا آکورڈ لگ رہا تھا مجھے وہ سب کہتے ہوئے۔
دانین نے چہرے پر خفگی بھرے تاثرات سجائے۔

مطلب؟ "ساحر نے اسٹیئرنگ گھماتے ہوئے چونک کر اس کی"
جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مطلب یہ کہ میں نے کبھی ایسے بے ہو دہ لباس نہیں پہنے"
اور نہ پہننے کا کوئی ارادہ تھا۔ وہ تو بس تمہیں تنگ کرنے کے
لیے یہ سب کہا ورنہ اگر مجھے ایسے لباس پہننے ہوتے تو پہلے تین
سمپل شلوار سوٹ کیوں لیتی ؟ میں بھی دیکھنا چاہ رہی تھی تم
کب تک قائم رہتے ہو اپنی بات پر۔ "دانین مزے سے بولی۔
ساحر نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا، پھر کنپٹی کھجائی۔

طارق نے ہی آئیڈیا دیا تھا کہ اگر آپ سیدھی طرح میری"
بات نہیں مانیں تو میں یہ طریقہ اختیار کر کے دیکھوں۔ اب
"مجھے کیا پتا تھا میری چالاکیاں الٹا میرے ہی گلے پڑ جائیں گی۔
ساحر کا لہجہ اس بار شرمندگی بھرا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

طارق بھائی کو بھی رات میں پتا چل ہی گیا ہو گا کہ ان کے" بے تکے آئیڈیاز کس حد تک کام کرتے ہیں ۔ان سے کہیے گا یہ سب تیر اپنی بیوی پر ہی آزمائیں۔ خواہ مخواہ آپ کو بھی بگاڑ رہے ہیں۔ "دانین خفا سے لہجے میں بولی۔

وہ بگاڑ رہا ہے تو کیا؟ آپ ہیں نہ مجھے سدھارنے کے لیے۔" آپ کی ماتحتی میں بندہ بشر دل و جان سے راضی ہے سدھرنے کے لیے۔ "ساحر نے خوشگواریت سے جواب دیا تھا۔ دانین اس کی بات پر ہنس دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ویسے رات کریلے کھلانے کے لیے سوری "!نچلالب دانتوں"
تلے دباتے ہوئے دانین نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اونہوں !بہت ظلم کیا ہے بیوی !اتنی آسانی سے معافی نہیں"
ملے گی ۔کان پکڑ کے سوری کرو۔ "ساحر شرارت پر آمادہ ہوا۔
دانین نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے اسے گھورا۔ پھر کوئی خیال
آنے پر مسکراہٹ دباتے ہوئے آگے ہوئے اور ساحر کے دونوں
کان پکڑ لیے۔

پکڑ لیے کان۔ اب تو سوری قبول کرنی پڑے گی۔ "وہ"
شرارت سے بولی ۔ساحر کا دھیان اس کی جانب ہوا تھا تبھی

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

گاڑی ان بیلنس ہوئی۔ بوکھلاتے ہوئے ساحر نے بریک پر پاؤں رکھا تھا۔ چند جھٹکے کھاتی گاڑی رکی تھی۔ صد شکر روڈ پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی تبھی بچت ہو گئی۔ ساحر نے سلگ کر دانین کی جانب دیکھا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں پہلے سے خوف رقم تھا۔

سوری "!اس کے چہرے کے غصے بھرے تاثرات دیکھ کر" دانین نے مرے مرے سے لہجے میں پھر سے معذرت کی تھی۔ ساحر کا غصہ پل میں اُڑ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اپنی ان بے وقوفیوں پر گاڑی میں ان دونوں کی ہنسی گونج رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دو ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا. ان دو ماہ میں ساحر اور دانین کے رشتے میں خاصی بہتری آئی تھی. دانین چھوٹی چھوٹی بات پر ناک چڑھانے اور غصہ کرنے کی عادی ہوتی جا رہی تھی کیونکہ اسے علم تھا اس گھر میں اس کے نخرے اٹھانے کو ساحر موجود ہے. لیکن یہ بھی سچ تھا کہ ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں دونوں کو گھر نامکمل سا لگتا تھا. ان کے درمیان میاں بیوی کا رشتہ تو آج بھی ادھورا تھا, دونوں کا کمرہ الگ الگ تھا لیکن کشیدگی کے بادل چھٹ چکے تھے. ہنسی مذاق چلتا رہتا تھا, دونوں ویک اینڈ پر آؤٹنگ پر بھی چلے

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

جاتے تھے, ساحر دانین کو حویلی کا چکر بھی لگوالایا تھااور خالہ سے بھی ملوالایا تھا. بالآخر زندگی میں ایک روٹین سیٹ ہونے لگی تھی, سکون آنے لگا تھا.

ساحر "!چھٹی کا دن تھا تبھی ساحر سر تک بلینکٹ اوڑھے" گہری نیند سو رہا تھا .دانین نے تیسری بار اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہوں ہاں میں جواب دیتا پھر سے خواب خرگوش کے مزے لوٹنے لگتا .دانین اب کی بار جھنجھلا کر رہ گئ تھی.

ساحر کے بچے "!دانین نے آگے بڑھ کر اس کے اوپر سے" بلینکٹ زور سے کھینچا.

Classic Urdu Material USB# 1013320109

اونہوں !ابھی نہیں آئے بچے اس دنیا میں ".ساحر نے بدمزگی"
.سے کہتے ہوئے منہ تکیے میں دیا

میں لاسٹ وارننگ دے رہی ہوں .اٹھ جاؤ ورنہ اس بار"
".ٹھنڈے پانی کا جگ بھر کے لاؤں گی تم پر انڈیلنے کے لیے
.دانین نے دھمکی دی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

چھٹی والے دن بھی چین نہیں ہے آپ کو؟ خود سونا نہیں"
ہوتا اور مجھے سونے نہیں دینا".ساحر برا سا منہ بناتا کروٹ بدل
گیا۔

مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے تم گھر میں نظر"
آ ہی گئے ہو تو میرے ساتھ مارکیٹ تک چلو۔ "دانین نے مدعا
بیان کیا۔

دانین !آپ کو پتا ہے یہ واحد کام ہے جس سے مجھے شدید"
چڑ ہے۔ آپ کو خود ڈرائیونگ آتی ہے نا، گاڑی کی کیز سائیڈ
"ٹیبل کی دراز میں رکھی ہیں۔ آپ چلی جائیں خود ہی مارکیٹ۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

ساحر نے تکیے میں منہ گھسایا۔ وہ پچھلے کئی دن اور کئی راتیں مسلسل جاگ کر کسی اہم پروجیکٹ پر کام کرتا رہا تھا۔ آج کہیں جا کر سکون نصیب ہوا تھا اور یہ لڑکی۔۔۔۔

میں نہیں جا رہی اکیلی۔ اکیلی جاؤں تو مردوں کی ایسی ایسی" نظروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ شرمندگی ہونے لگتی ہے کہ گھر سے باہر ہی کیوں نکلی۔ "وہ منہ بسورتے ہوئے کہہ گئی۔ ساحر نے سر اٹھا کر مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ پھر فون اٹھاتے ہوئے اس کی اسکرین آن کر کے وقت دیکھا۔ صبح کے ساڑھے گیارہ کا وقت ہو رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ابھی کچھ دیر مجھے سونے دیں۔ لنچ کے بعد چلیں گے اور پھر"
واپسی پر ڈنر کر کے آئیں گے۔ "وہ اسے دوبارہ انکار نہیں کر پایا
تھا۔ اگر ان کا رشتہ نارمل ہو رہا تھا تو وہ مزید دوریاں پیدا
نہیں کرنا چاہتا تھا دوبارہ۔

ٹھیک ہے۔ "وہ چہرے کے زاویے بگاڑتی اس کے کمرے کی"
لائٹ آف کرتی وہاں سے نکل آئی۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013920199

کہاں جا رہے ہو؟ "لنچ بنانے کے بعد وہ برتن ٹیبل پر رکھ" رہی تھی جب ساحر کو نک سک سے تیار اس کے کمرے سے نکلتے دیکھا۔ دانین کی حیرت بجا تھی کہ اس طرح کی ڈریسنگ میں وہ صرف آفس جایا کرتا تھا ورنہ عام روٹین میں گھر میں وہ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں ہی خود کو کمفرٹیبل محسوس کرتا تھا۔

ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔ آپ لنچ کر لیجیے۔ میں باہر" سے کچھ کھا لوں گا۔ "وہ فون پر کچھ ٹائپ کرتا عجلت میں دکھائی دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

یہ ضروری کام کہاں ہے اور کب ختم ہو گا؟ اور شاپنگ کا"
کیا؟ "وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورنے لگی۔ لہجہ بگڑا ہوا سا
تھا۔ ساحر نے فون کی سکرین سے نظریں اٹھا کر اس کے
بگڑے تیور ملاحظہ کیے۔

آفس سے ارجنٹ کال آئی ہے اس لیے جانا ضروری ہے۔"
میں دو سے تین گھنٹوں میں واپس آ جاؤں گا۔ آپ لنچ کرنے
کے بعد چار بجے تک ریڈی رہیے گا۔ آتے ہی آپ کو شاپنگ
پر لے چلوں گا۔ "ساحر نے اس کے بگڑے موڈ کو بحال کرنے
کی کوشش کی تھی۔ پھر تیز قدموں سے وہاں سے نکل آیا کہ
فی الحال اس کے طنزیہ جملے سننے کا نہ موڈ تھا اور نہ وقت۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین پیشانی پر شکنوں کا جال بچھائے، پلیٹ ڈائننگ ٹیبل پر پٹختی خود بھی آف موڈ کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔

****

سر آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟ آپ اچھی طرح سے" جانتے ہیں کہ سنجے ورما اس سے پہلے بھی ہمارے ملک کو اچھا خاصا نقصان پہنچا چکا ہے۔ اپنے شاطر دماغ کو استعمال کرتے ہوئے اس نے پاکستان میں بہت سے بلاسٹس کروائے اور نہ جانے کتنے معصوم اور بے گناہ لوگوں کی جان لی۔ اب وہ ہماری گرفت میں ہے اور اگر ہم اسے رہا کر کے راء کے حوالے کر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دیں تو ہم سے بڑا بے وقوف کوئی نہیں ہو گا۔ "سارا معاملہ سمجھنے کے بعد اور میجر عبیداللہ کے حکم کو سن کر وہ سیخ پا ہوا تھا۔

تم اس وقت حالات کی نزاکت کو سمجھ نہیں رہے ساحر !سنجے " ورما ہمارا دشمن ہے اور اسے رہائی دینے کا شوق ہمیں بھی نہیں ہے لیکن دوسری جانب تینتیس لوگوں کی جانیں خطرے میں ہیں جبکہ دو لوگ مارے جا چکے ہیں، وہ بھی تو بے گناہ ہیں۔ ایک سنجے ورما کو سزا دینے کی خاطر ہم ان سب کی جانیں ضائع نہیں کر سکتے۔ فی الحال بس ہائی جیک ہونے کی خبر صرف ہم تک محدود ہے لیکن سوچو اگر یہ خبر میڈیا کے کسی بندے کے

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ہاتھ لگ گئی تو آئی ایس آئی کی کتنی بدنامی ہو گی۔ اور اگر سنجے ورما ان لوگوں کے حوالے نہ کیا گیا تو وہ ایک ایک کر کے سب کو مار دیں گے۔ ان سب کی موت کا قصوروار کون ہو گا؟ انگلیاں ہم پر اٹھیں گی۔ فی الحال وقت کا تقاضہ یہی ہے کہ سنجے ورما کو رہا کر کے ان سب معصوم لوگوں کو بچایا جائے۔ "میجر عبیداللہ نے تحمل سے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

لیکن سر اس سب کا کوئی اور حل بھی تو ہو گا۔ آپ جانتے" ہیں میں نے سنجے ورما کو پکڑنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ اس مشن کے دوران اپنے اہم ترین رشتے، اپنے دوست کو کھویا ہے میں نے۔ اس شخص کو میں اتنی آسانی سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

رہا نہیں ہونے دوں گا۔ سنجے ورما کتے کی دم کی طرح ہے جو کبھی سیدھا نہیں ہو گا۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد وہ پھر سے پاکستان کے خلاف پلانز بنائے گا اس لیے میرا نہیں خیال کہ اسے زندہ ان لوگوں کے حوالے کرنا دانشمندانہ فیصلہ ہے۔ آپ مجھے یہ مشن سونپیے، سنجے ورما یہیں رہے گا اور جو بس ہائی جیک ہوئی ہے میں اس بس کے تمام مسافروں کو بحفاظت ان کے گھر پہنچاؤں گا۔ "ساحر کے لہجے میں خود اعتمادی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

نہیں ساحر !ہم رسک نہیں لے سکتے۔ عام عوام کے لیے تو" بالکل نہیں۔ اور آپ سے مشورہ نہیں مانگا جا رہا یہ آرڈر ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس معاملے میں مجھ پر بھی پریشر ہے۔ آئی ایم سوری لیکن اس وقت سنجے ورما کی رہائی ہی فرسٹ اینڈ لاسٹ آپشن ہے ہمارے پاس۔ آج رات دس بجے سنجے ورما کو ان لوگوں کے حوالے کیا جائے گا اور یہ کام آپ اور آپ کی ٹیم کرے گی۔ سنجے ورما کو زندہ اور صحیح سلامت ان کے حوالے کرنا ہے اور ان سے اپنے شہریوں کو چھڑا کر لانا ہے۔اس بارے میں مزید کوئی بحث نہیں ہو گی اب۔ "میجر عبیداللہ تحکمانہ لہجے میں کہتے میٹنگ روم سے نکلتے چلے گ ئے تھے جبکہ ساحر نے بے بسی کے عالم میں دیوار کو زوردار مکا رسید کیا تھا۔ سنجے ورما کی رہائی کا سوچتے ہی اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔ بھینچے ہوئے لب اور ماتھے کی ابھرتی رگ اس کے اضطراب کا پتا دیتی تھی لیکن رولز

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

نامی بیڑیوں نے اس کے ہاتھ جکڑ رکھے تھے۔ وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

****

وہ لائٹ پنک شارٹ شرٹ کے ساتھ کیپری پہنے، ہلکے سا میک اپ کیے ڈائننگ ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھی تھی۔ ٹیبل پر جھکا سر اٹھا کر اس نے ایک بار پھر وال کلاک کی جانب دیکھا تھا جہاں رات کا ایک بج رہا تھا۔ دانین کے دل میں جہاں ڈھیروں غصہ اور خفگی تھی وہیں ساحر کے لیے فکر بھی موجود تھی۔ اس نے چار بجے آنے کا کہا تھا لیکن اب تک نہیں آیا تھا۔ دانین جو ساڑھے چار بجے سے تیار ہو کر بیٹھی تھی اب اس کی کمر بھی اکڑ کر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تختہ ہونے لگی تھی۔ آج اس کا موڈ خوشگوار تھا تبھی سجنے سنورنے کو دل چاہا تو اس نے ڈریس چینج کرنے کے ساتھ ساتھ لائٹ میک اپ بھی کر لیا لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی ساری تیاری دھری کی دھری رہ جائے گی۔ ساتھ ڈنر کا پلان بنانے والا خود آیا ہی نہیں تھا۔ پھر اس کی کالز تک سننا گوارا نہیں کیا تھا اس نے اور یہی بات رہ رہ کر دانین کو غصہ دلا رہی تھی۔ رات کے اس پہر وہ اپنے گھر میں بالکل اکیلی تھی لیکن اس شخص کو ذرا احساس نہیں تھا۔

ایسا کونسا آفس ہے جو اتوار کو بھی کام کرواتا ہے وہ بھی اتنی" رات گئے تک۔ بندے کی اپنی فیملی، اپنی پرسنل لائف بھی ہے لیکن نہیں۔ ان چیزوں کی کہاں پرواہ ہے مسٹر ساحر لغاری کو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جس دن میرا موڈ اچھا ہوتا ہے اس دن میرے موڈ کا بیڑہ غرق کرنے کی تو قسم کھائی ہوئی ہے اس نے۔ "وہ جلتی کلستی بڑبڑتی چلی جا رہی تھی۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کی اس لاپرواہی کا غصہ کس پر نکالے۔

ایک بار تم گھر آؤ۔ دیکھنا کیسے میں تمہیں۔۔۔۔ "وہ ساحر کو" تصور میں لا کر دانت کچکچاتے ہوئے کہہ رہی تھی جب زبان کو بریک لگے۔ باہر گاڑی رکنے اور گیٹ کھلنے کی آواز سنائی دی تھی۔ دانین تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی تو کلائیوں میں پہنی چوڑیاں بھی چھنک اٹھیں۔ وہ لاؤنج کے دروازے پر ہی رک گئی

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

تھی۔ سلگتی ہوئی نگاہیں سامنے گاڑی سے نکلتے ساحر پر ہی جمی تھیں۔

"اپنا فون دینا ذرا مجھے۔" اس کے قریب آتے ہی دانین نے چبا چبا کر اسے مخاطب کیا۔ ساحر نے تھکی تھکی نگاہوں سے اسے فقط ایک نظر دیکھا۔ پھر ہاتھ میں پکڑے کوٹ میں سے فون نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"54 اسکرین آن کر" ؟"مطلب سمجھتے ہو اس بات کا! مسڈ کالز کے اس کے سامنے لہراتے ہوئے دانین کا لہجہ طنزیہ تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں اس وقت بحث کے موڈ میں نہیں ہوں دانین "!ساحر" بمشکل ضبط کرتا ایک سائیڈ سے گزرتا لاؤنج میں داخل ہوا۔

وقت دیکھا ہے تم نے؟ رات بھی وہیں گزار لیتے۔ دو تین" گھنٹوں کے لیے گھر آنے کی کیا ضرورت تھی؟ "دانین سے اپنا غصہ چھپانا مشکل ثابت ہونے لگا۔ ایک تو وہ اتنی دیر آیا، وعدہ خلافی کی اور اب ایسے تیور؟

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کل سے نہیں آیا کروں گا۔ ناؤ ڈونٹ ڈسٹرب می۔ "لب"
بھینچ کر کہتا وہ تیز قدموں سے چلتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف
بڑھا کہ اس وقت تنہائی کی اشد ضرورت تھی۔ اس کے اس
جملے پر دانین کا پارہ ہائی ہوا۔

سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو؟ میں بے وقوف ہوں جو آدھی"
آدھی رات تک تمہارا انتظار کروں؟ تمہاری فکر میں مروں؟
کتنی کالز، کتنے میسیجز کیے میں نے۔ ایک کال ریسیو کر کے اپنی
خیریت بتا دیتے تو کیا قیامت ٹوٹ پڑتی؟ لیکن نہیں۔ تم ہو ہی
انتہائی غیر ذمہ دار شخص جسے اپنے آفس اور جاب کے علاوہ اور
کسی کی پرواہ ہی نہیں۔ کوئی جیے یا مرے تمہیں اس سے کیا

Classic Urdu Material USBN#1013202109

فرق پڑتا ہے۔ تم تو۔۔۔۔ "اس کے پیچھے آتے ہوئے تلخ لہجے میں دانین نہ جانے کیا کیا کہتی جا رہی تھی جب صبر کا پیمانہ لبریز ہونے پر ساحر رکا۔ ایک جھٹکے سے اسے کلائی سے تھام کر دیوار سے لگایا تھا۔ کلائی پر اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ دانین کو اپنی کلائی کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ پہلی بار اس نے ساحر کے چہرے کے تاثرات دیکھے تھے اور خوف سے لرز کر رہ گئی تھی وہ۔ اتنی جنونیت تھی ساحر کی آنکھوں میں۔

ساحر کچھ سخت کہنے والا تھا جب دانین کی آنکھوں میں ابھرتا خوف دیکھا اور اسے اپنا غصہ ضبط کرنا پڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آج کی رات اپنی یہ زبان بند رکھنے میں اور مجھ سے دور"
رہنے میں ہی آپ کی بہتری ہے۔ اب اگر مزید ایک بھی لفظ
کہا آپ نے تو نتائج کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی۔ "سنجے ورما
کی رہائی کا سارا غصہ اس پر نکال کر اس نے ایک جھٹکے سے
دانین کی کلائی کو چھوڑا تھا اور بنا اس کی طرف دیکھے کمرے
میں داخل ہو کر زوردار آواز سے دروازہ بند کیا تھا۔ جبکہ
دانین بے یقینی بھری ساکت نگاہوں سے اس بند دروازے کو
دیکھ رہی تھی۔ آج عرصے کے بعد اس نے خود کو سجایا تھا
صرف ساحر لغاری کے لیے، اس کے منہ سے تعریف کے دو
بول سننے کے لیے، دل میں کہیں اپنے اور اس کے رشتے کو
آگے بڑھنے کی خواہش تھی لیکن اس سنگدل انسان نے نگاہ بھر

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

کے دیکھا تک نہ تھا اسے۔ اپنا اس طرح نظرانداز کیے جانا دل میں شدت سے چبھا تھا۔ آنکھوں کے سامنے دھند سی چھانے لگی تھی۔ لبوں پر ہاتھ رکھ کر اس نے بمشکل سسکی روکی۔ پھر لب بھینچتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔ آج کی رات ان دونوں پر عذاب بن کر اتری تھی۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین میری بات سنیں۔ "وہ کمرے سے نکلی تو ساحر کو باہر"
موجود پایا۔ تین دن سے ان دونوں کے درمیان سرد سے
خاموشی حائل تھی۔ اب بھی اسے نظر انداز کرتی وہ ایک سائیڈ
سے نکلنے لگی تھی جب ساحر نے اس کا راستہ روکا۔ دانین نے
تلخ نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی۔ پھر بنا کوئی جواب دیئے سختی
سے لب بھینچے اس کی بائیں جانب سے گزری۔

دانین لسٹ ٹو می ڈیم اٹ "!وہ اکتا گیا تھا اس اگنورنس سے"
تبھی اس کی کلائی تھامتا غصے میں کہہ گیا۔ اس کی خاموشی بہت
گراں گزر رہی تھی اس پر۔ دانین نے ایک جھٹکے سے اس کی
گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تم نے ہی کہا تھا نا کہ تم سے دور رہنے میں اور اپنی زبان"
بند رکھنے میں میری بھلائی ہے۔ تو اب تمہاری بات ہی تو مان
رہی ہوں میں۔ اور کیا چاہتے ہو؟ "لہجے میں کڑواہٹ بھری تھی
جبکہ بات کرتے کرتے دانین کی آواز نم ہوئی تھی۔

آئم سوری !آفس کے کسی کام کی وجہ سے ٹینشن میں تھا"
میں۔ "ساحر شرمندہ ہوا تھا۔

بھاڑ میں گئے تم اور بھاڑ میں گیا تمہارا آفس۔ صرف ایک"
آفس اور جاب ہی تمہاری ذمہ داری نہیں ہے سمجھے تم؟ مجھے
اس گھر میں لا کر، ایک کونے میں پھینک کر تم میری طرف

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سے ہر ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ جب تمہارا دل چاہا ہنس کر بات کر لی اور جب من کیا میرا بڑھا ہوا ہاتھ جھٹک دیا۔ کل پل پل مرتی رہی ہوں میں تمہاری فکر میں، پاگلوں کی طرح تمہیں فون پر فون کرتی رہی لیکن تم۔۔۔ ایک نظر دیکھا تک نہیں میری طرف۔ واپس آ کر بھی اتنا برا رویہ؟ "وہ چیخ کر کہتے کہتے ہانپنے لگی تھی۔ ساحر نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔ اس کا انداز، اس کا رونا، چیخنا چلانا بہت کچھ کہہ رہا تھا۔ ساحر کی نگاہوں میں اس رات کا منظر ابھرا۔ پنک ڈریس میں مسکارے سے سجی پلکیں، لبوں پر لگی لپ اسٹک، کلائیوں میں پہنی چوڑیاں، شادی کے بعد سے لے کر اب تک شاید وہ پہلی بار اس طرح دل سے تیار ہوئی تھی لیکن۔۔۔ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کی فرسٹریشن نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔ دانین کی عزت نفس پر گہرا تازیانہ لگا تھا۔ ایک بار ہاتھ جھٹک دیا گیا تھا تو اب شاید وہ مرتے دم تک اس کی طرف پیش قدمی نہ کرتی۔ ساحر کے دل میں گہرے تاسف نے جگہ بنائی۔ اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دانین پھر سے اپنے کمرے میں گھستی دروازہ لاک کر گئی تھی کہ جہاں مقابل کو احساس ہی نہ ہو آپ کے جذبات کا وہاں چیخنا، چلانا، رونا، سسکنا سب بے معنی تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دوپہر کا وقت تھا۔ ملازمہ کام ختم کر کے جا چکی تھی۔ وہ ظہر کی نماز ادا کر کے کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب کتاب پڑھتے پڑھتے نیند کا غلبہ چھانے لگا۔ کتاب کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتی وہ تھوڑی دیر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

ساحر کوئی آواز پیدا کیے بنا گھر میں داخل ہوا تھا۔ متلاشی نگاہوں ادھر ادھر کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں لیکن جب وہ کہیں دکھائی نہ دی تو وہ اس کے کمرے کی جانب چلا آیا۔ آہستگی سے دروازہ کھولا تو اسے بیڈ پر آڑھی ترچھی محوِ استراحت پایا۔ دانین کا دوپٹا آدھا اس کے نیچے تھا جبکہ آدھا بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا۔ ساحر کی نگاہیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ دل تو نہیں چاہا تھا اسے ڈسٹرب کرنے کو لیکن جس کام کے لیے وہ آج جلدی گھر آیا تھا وہ کام کرنا بھی ضروری تھا۔

classic Urdu Material USB#1013320209

سوری مسز !لیکن آپ سیدھے طریقے سے مانتی نہیں ہیں تو"
پھر مجھے ہی الٹے طریقے اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ "وہ زیر لب
بڑبڑاتا کمرے کا دروازہ پوری طرح کھولتا بیڈ کی طرف آیا۔ اگلے
ہی لمحے نیند کی آغوش میں جا چکی دانین کو بازوؤں میں اٹھائے
وہ باہر کی سمت بڑھا تھا۔ دانین جو گہری نیند میں تھی اس افتاد
پر ہڑبڑائی۔ جب تک اسے صورتحال سمجھ میں آئی تب تک ساحر
اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھاتا دروازہ لاک کر چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320210g

یہ۔۔۔ یہ کیا بدتمیزی ہے؟ دروازہ کھولو ساحر "!اس نے"
احتجاجاً دو تین بار دروازے کو دھکا دیا لیکن دروازہ کھولنے میں
ناکام رہی۔

آئم سوری !یہ دروازہ اب تب تک نہیں کھلے گا جب تک"
اس ناراضی اور سردمہری کا دی اینڈ نہیں ہو جاتا۔ "ساحر سکون
سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا کہہ گیا۔

کوئی ناراضگی نہیں ہے میری تم سے۔ دروازہ کھولو۔ "وہ"
سنجیدگی سے کہتی پھر سے دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔

Classic Urdu Material USB#10133202109

بری بات۔۔۔ اتنی ضد اچھی نہیں ہوتی۔ دیکھیں آپ کے" لیے آج جلدی گھر آ گیا ہوں نا۔ آج جو آپ کہیں گی وہی مانوں گا۔ پکا پرامس !اب سیٹ بیلٹ لگا لیں۔ "وہ بچوں کی طرح اسے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

میں نے بلایا تھا؟ نہیں نا؟ مجھ پر احسان کرنے کی ضرورت" نہیں ہے۔ "وہ سخت لہجے میں کہہ گئی۔ ساحر نے ایک گہری نظر اس کے خفا خفا سے چہرے اور نیند کے خمار سے سرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھا۔ پھر اس کی جانب جھکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم؟ "دانین اچھل کر دروازے کی جانب کھسکی لیکن اگلے ہی لمحے اسے خجالت نے آن گھیرا کہ ساحر کوئی بدتمیزی یا شرارت کرنے کی بجائے اس کی سیٹ بیلٹ لگا رہا تھا۔ دانین کے ردعمل پر اس کے لبوں پر خفیف سی مسکراہٹ ابھری جسے وہ کمال مہارت سے چھپاتا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔

گاڑی روکو۔ کہاں لے کر جا رہے ہو؟ دیکھو مجھے چینج تو" !کرنے دو۔ منہ بھی نہیں دھونے دیا اور میرے بال۔۔۔ اللہ گاڑی روکو ساحر "!وہ اپنے شکن زدہ لباس اور بیک ویو مرر میں اپنا حلیہ دیکھ کر چیخ ہی تو اٹھی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

جیسی ہیں بہت اچھی لگ رہی ہیں۔ اس دن شاپنگ پر جانا تھا" آپ کو اور میں نہیں لے جا سکا۔ اس دن کا کام آج مکمل کر لیں۔ "وہ بے نیازی سے کہتا توجہ سامنے سڑک پر مرکوز کر گیا تھا۔

انتہائی بدتمیز ہو تم۔ "وہ سلگ کر کہہ گئی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ کی سنگت میں رہ کر کچھ تو سیکھنا تھا۔ بدتمیزی ہی"
سہی۔ "مقابل کی طرف سے بھی دوبدو جواب ملا تھا۔ وہ
چہرے پر ڈھیروں خفگی سجائے رخ موڑ گئی۔

****

میرے لیے بھی کچھ خرید لیں یا بس اپنی ہی الماری بھرنی"
ہے؟ "دانین کو اپنے لیے چیزیں خریدتے دیکھ کر ساحر نے
اسے چھیڑا۔ شکر تھا کہ شاپنگ مال آ کر اس کا موڈ کچھ بہتر ہو
گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم خرید لو اپنے پیسوں سے جو تمہیں لینا ہے۔ "دانین نے"
سرسری سے لہجے میں کہا۔

آپ یہ سب کس کے پیسوں سے لے رہی ہیں؟ "دانین کی"
بات پر اس نے ابرو اچکائے۔

فی الحال تمہاری دی گئی رقم خرچ کر رہی ہوں وہ بھی اس"
لیے کہ تم نے گھر سے نکلتے وقت مجھے ہینڈ بیگ لینے کا وقت
بھی نہیں دیا۔ لیکن گھر جاتے ہی میں یہ رقم تمہیں لوٹا دوں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گی کیونکہ تم اچھی طرح جانتے ہو میں تب تک تمہارا دیا ایک روپیہ خود پر خرچ نہیں کروں گی جب تک تم مجھے اپنا ذریعہ معاش نہیں بتا دیتے۔ اور اسی لیے جاب کر رہی ہوِ میں تاکہ اپنا خرچ میں خود اٹھا سکوں۔ "دانین کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔ ساحر جو اب تک ہلکے پھلکے لہجے میں اس سے بات کر رہا تھا اس کی بات پر لب بھینچ کر رہ گیا۔ یعنی وہ اب بھی اس کی کمائی کو حرام سمجھتی تھی۔

آل رائٹ !آپ کی شاپنگ مکمل ہو جائے تو فوڈ کورٹ میں آ" جایئے گا۔ "وہ سنجیدگی سے کہتا فوڈ کورٹ کی جانب چل دیا۔ دل دکھا تھا اس کی بات پر لیکن اس کے سامنے رہ کر وہ مزید

Classic Urdu Material ISBN# 9013920219

ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے ناراضگی مزید طویل ہو جائے۔ دانین کندھے اچکاتی رخ موڑ کر مختلف ڈریسز دیکھنے لگی۔ وہ یہ بات جتانا نہیں چاہتی تھی، اس کے دل میں ساحر کے لیے سوفٹ کارنر پیدا ہو چکا تھا لیکن اس معاملے میں وہ کوئی کمپرومائز بھی نہیں کر سکتی تھی۔ ذہن میں آج بھی ساحر کے ساتھ ہوئی پہلی ملاقات نقش تھی جہاں وہ ایک نہتے شخص کو مار مار کر لہو لہان کر چکا تھا۔

ساحر کی غیر موجودگی پر اس کا دل بھی ہر چیز سے اچاٹ ہونے لگا۔ دس سے پندرہ منٹ مزید ادھر ادھر ضائع کرنے کے بعد بغیر کچھ خریدے وہ فوڈ کورٹ کی جانب بڑھ گئی لیکن فوڈ کورٹ تک پہنچنے سے پہلے ہی کافی دور سے

Classic Urdu Material ISBN#01330219

ساحر اسے نظر آ گیا تھا اور حیرت کی بات تھی ساحر کے ساتھ کوئی لڑکی کھڑی دکھائی دے رہی تھی جو اسے کچھ کہہ رہی تھی۔ دانین نے آنکھیں سکوڑ کر اس لڑکی کو دیکھا لیکن فاصلہ کافی زیادہ تھا۔ وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی۔

اب یہ کون ہے؟ "وہ ماتھے پر بل لیے شاپنگ بیگز دوسرے" ہاتھ میں منتقل کرتی ان دونوں کی جانب بڑھنے لگی جو اس کی آمد سے بے خبر تھے۔

نکاح ہو چکا تھا ان دونوں کا۔ بہت چاہتے تھے دونوں ایک" دوسرے کو۔ عدن کو تو کئی بار راتوں کو اٹھ اٹھ کر چوری چھپے دانین کے کمرے میں جاتے دیکھا گیا تھا۔ رات کا سماں، جائز

Classic Urdu Material ISBN#1013320429

رشتہ، رخصتی سے پہلے ہی ایک گھر میں دونوں کا رہنا اور پسندیدگی۔۔۔ سوچو کیا کچھ نہ ہوا ہو گا ان دونوں کے درمیان۔ "وہ لڑکی لہجے میں استہزاء لیے ساحر سے مخاطب تھی جبکہ دانین اپنا اور عدن کا نام ایک ساتھ سن کر جیسے ساکت ہوئی تھی۔ مستزاد یہ کہ یہ دونوں نام اور یہ الفاظ جس کے لبوں سے برآمد ہوئے تھے اس کی بہت عزت کرتی تھی وہ۔ لیکن یہ باتیں اس انداز میں ساحر سے کرنے کے پیچھے کیا مقصد تھا؟

ثمن آپی "!دانین کے لبوں سے بے یقینی بھرے انداز میں" اس لڑکی کا نام سنائی دیا لیکن آواز اتنی ہلکی تھی کہ ان دونوں

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

میں سے کوئی بھی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوا تھا۔ اتنے عرصے بعد کسی اپنے کو سامنے دیکھ کر، اس کے منہ سے اس انداز میں اپنا ذکر سن کر اسے یوں لگا تھا جیسے وہ منہ کے بل کسی گہری کھائی میں جا گری ہو۔

>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>

دانین کا ایک بار پھر حرام کی کمائی کا دیا گیا طعنہ اسے چابک کی طرح لگا تھا۔ ایک پل کو وہ غصے سے کھول کر رہ گیا تھا لیکن پھر مٹھی بھینچتے ہوئے خود پر

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

قابو پایا اور دانین کو فری ہو کر فوڈ کورٹ میں آنے کا کہتے ہوئے وہ وہاں سے تیزی سے نکل آیا۔ دل میں اٹھتے ابال کو دبانے کی کوشش کرتا وہ سر جھکائے تیز قدموں سے فوڈ کورٹ کی جانب بڑھ رہا تھا جب کسی سے زوردار تصادم ہوا۔ وہ اس افتاد پر ایک پل کو ہڑبڑا کر رہ گیا۔ مقابل کوئی لڑکی تھی جس کا بیگ اس ٹکراؤ کے نتیجے میں زمین بوس ہو چکا تھا۔

آئم رئیلی سوری۔۔۔ میں اپنے دھیان میں تھا تو دیکھ نہیں سکا" آپ کو۔ "اپنی تلخ سوچوں کے حصار سے نکلتے ہوئے ساحر نے فوراً معذرت کی۔

Classic Urdu Material ISBN#9015202409

اٹس اوکے !آپ کو معذرت کرنے کی ضرورت نہیں۔ غلطی"
میری بھی۔۔۔۔ "بیگ اٹھا کر سیدھی ہوتے ہوئے وہ لڑکی بات
کرتے کرتے چونکی۔

تم۔۔۔؟؟ "لہجے میں بے یقینی سموئے وہ ساحر کو دیکھ کر"
حیران ہوئی تھی۔

جی؟ "ساحر نے ناسمجھی سے اس کے ناقابل فہم تاثرات کو"
دیکھا۔ اسے اپنی یادداشت کھنگالنے پر بھی یاد نہیں آیا تھا کہ وہ
زندگی میں کبھی سامنے کھڑی لڑکی سے ملا تھا۔ لیکن اس لڑکی
کے تاثرات ایسے تھے جیسے وہ اسے جانتی ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تم یہاں؟ "اس لڑکی کے لبوں سے پھر سے سوالیہ انداز میں"
دو لفظ برآمد ہوئے۔

آپ مجھے جانتی ہیں؟ "ساحر نے انگلی سے اپنی جانب اشارہ"
کیا۔ جواباً وہ لڑکی لب بھینچ گئی تھی۔

تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں میں۔ تمہاری وجہ سے ہی تو"
ہمارے گھر میں بھونچال آیا تھا، سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تم بڑی خالہ کے گھر آئے اور۔۔۔ "وہ لڑکی نہ جانے کیا کیا بولے جا رہی تھی۔

ایکسکیوزمی۔۔۔ کون ہیں آپ اور یہ کیا بولے جا رہی ہیں؟" میں آپ کے گھر بھونچال کی وجہ بنا؟ محترمہ میں تو آپ کو جانتا تک نہیں ہوں۔ آج پہلی بار دیکھا ہے آپ کو۔ "ساحر کا دماغ خراب ہونے لگا تھا۔ ایک تو دانین کی باتوں نے تکلیف دی تھی اور اب یہ محترمہ شروع ہو چکی تھیں۔

ہاں تو کیا تم آئے نہیں تھے میری خالہ کے گھر؟ دانین کے" ساتھ اس کی شادی سے ایک روز قبل پوری رات گزاری تم

Classic Urdu Material SBT#1033202109

نے اور اس کے ساتھ منہ کالا کر کے نہ صرف اسے بدنامی کی "دلدل میں دھکیلا بلکہ ہمارے سارے خاندان کو رسوا کر دیا۔ وہ لڑکی چہرے پر طیش لیے کہتی چلی گئی۔ اس کی بات پر ساحر چونکا۔

دانین۔۔۔ اسے کیسے جانتی ہیں آپ؟ "ساحر کی آنکھوں میں" سوال تھا۔ دانین کے ذکر پر لہجہ پہلے کی نسبت قدرے نرم ہوا تھا۔

"کزن ہوں میں اس کی۔ اس کی چھوٹی پھوپھو کی بیٹی ثمن۔" اس لڑکی کا لہجہ اب بھی سپاٹ تھا۔ ساحر چند لمحوں کے لیے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

خاموش سا ہو گیا۔ اندازہ نہیں تھا کہ دانین کے کسی رشتہ دار سے یوں ملاقات ہو گی۔

آپ پلیز فوڈ کورٹ میں بیٹھیے۔ میں دانین کو بلاتا ہوں۔ وہ" آپ سے مل کر بہت خوش ہو گی۔ "ساحر کے ذہن میں سب سے پہلا خیال یہی آیا تھا کہ دانین اتنے عرصے کے بعد کسی اپنے کو دیکھ کر یقیناً خوشگوار احساسات سے دو چار ہو گی تبھی ثمن کی کچھ دیر قبل کی گفتگو کو نظرانداز کرتا کہہ گیا۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے دانین سے ملنے کا۔ ارے جس لڑکی" نے اپنے خاندان کے منہ پر کالک مل دی بھلا اس سے ملنے کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

خواہش کیونکر ہو گی مجھے؟ اور میں تو حیران ہوں کہ کیسے دنیا کے سامنے سر اٹھائے خوش باش گھوم رہے ہو تم دونوں۔ ضمیر بالکل سو گیا ہے کیا؟ اگر اتنی ہی پسند آ گئی تھی وہ تو شادی سے پہلے موج مستی کرنے اور راتیں ساتھ گزارنے کی بجائے رشتہ لے کر آتے اور رخصت کرا کے لے جاتے اسے۔ ہمیں اور باقی سب گھر والوں کو یوں ذلیل و رسوا تو نہ کرتے۔" ثمن کا لہجہ تلخی لیے ہوئے تھا۔ ساحر نے ایک نظر ارد گرد گزرتے لوگوں پر ڈالی۔ پھر تحمل سے ثمن کی جانب متوجہ ہوا۔

"دیکھیے آپ کو اور دانین کے باقی سب رشتہ داروں کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی تھی۔ اس روز میرے اور دانین کے درمیان

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جس کی انہیں اتنی بڑی سزا دی گئی۔ وہ تو ہمدردی، نیک نیتی اور نرم دلی میں ہی ماری گئیں ورنہ وہ ایک پارسا، باکردار اور پاکیزہ لڑکی ہیں۔ ان کی مہندی کے روز ہماری ملاقات اتفاقی تھی اور بخدا اس گھر میں داخل ہوتے ہوئے مجھے بالکل علم نہیں تھا کہ دانین وہاں ہوں گی، نہ ہی میں ان سے ملاقات یا کسی غلط ارادے سے آیا تھا۔ "ساحر نے آواز دھیمی رکھتے ہوئے ثمن کے سامنے دانین کی صفائی پیش کرنی چاہی تھی۔ وجہ صرف یہی تھی کہ اسے لگا تھا شاید ثمن کے ذریعے ہی دانین اپنے باقی رشتوں سے مل سکے اور ثمن ان رشتوں کو استوار کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ اس بات کی خبر نہیں تھی کہ

Classic Urdu Material ISBN#1013920419

سامنے کھڑی ہستی ہی تو دانین کے رشتوں میں زہر گھولنے کا موجب بنی تھی۔

واہ !کیا بات ہے۔ میں تو حیران ہوں، ایسا کیا ہے اس دانین" میں کہ مرد پاگل ہونے لگتے ہیں اس کے لیے۔ کیا جادو کر دیتی ہے وہ تم مردوں پر کہ اس کی تمام تر خامیوں کو نظر انداز کرتے تم لوگ اسی کے گن گانے لگتے ہو۔ پہلے وہ عدن تھا جو مرتا تھا اس پر اور آج تک اسی کا ذکر کرتا ہے، اسی کو سوچتا ہے، اپنے دل میں اسی کو جگہ دیئے ہوئے ہے اور اب تم ہو جو اس کی صفائیاں پیش کر رہے ہو۔ اگر اس رات تمہاری اور دانین کی ملاقات اتفاقاً تھی تو تم دونوں آج ایک ساتھ کیا کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

رہے ہو؟ اگر تب دانین تمہیں جانتی نہیں تھی تو کیوں اس گھر سے نکلتے ہی اس نے تم سے شادی کر لی؟ اور شادی کے بعد اتنے خوش اور مطمئین، ایک دوسرے کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کرتے ہوئے شاپنگ کی جا رہی ہے۔ پھر بھی ماننے سے انکاری ہو کہ تم دونوں کا افئیر تھا، کسی اور کے نکاح میں رہتے ہوئے وہ چھپ چھپ کر تم سے ملاقاتیں کرتی تھی۔ "ثمن کے لہجے سے اب جلن کی بو آنے لگی تھی۔ ساحر سے ٹکرانا تو صرف ایک بہانہ تھا تاکہ وہ ساحر کے دل میں دانین کے لیے نفرت پیدا کر سکے جبکہ وہ اس شاپنگ مال میں کافی دیر سے ان دونوں پر نظر رکھے ہوئے تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ دانین کے لبوں کی مسکراہٹ اور ساحر

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کا اس کے لیے کئیرنگ انداز اسے جلا کر راکھ کر چکا تھا۔ وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ یہاں گھومنے پھرنے آئی تھی۔ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یہاں مال میں دانین نظر آ جائے گی اور وہ بھی اتنی خوش، چمکتے چہرے کے ساتھ۔

دیکھیے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وہ صرف ایک غلط فہمی" تھی۔ ہماری کوئی بھی خفیہ ملاقاتوں کا سلسلہ نہیں تھا اور نہ کوئی افیئر۔ میں تو اس رات۔۔۔" ساحر نے شاید ہی کبھی اتنے تحمل سے کام لیا ہو جتنا وہ اب برداشت کر رہا تھا۔ وجہ صرف یہی تھی کہ مقابل صنفِ نازک ہونے کے ساتھ ساتھ دانین

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سے خونی رشتہ رکھتی تھی اور یہ ایک وجہ کافی تھی کہ وہ پرسکون لہجے میں اس سے بات کرتا۔

ٹھیک ہے مان لیا۔ مان لیا کہ تم سے دانین نے خفیہ ملاقاتوں" کا کوئی سلسلہ نہیں رکھا تھا لیکن عدن کے ساتھ تو وہ یہ ملاقاتیں کر چکی تھی نا۔ "ثمن نے ایک دم پینترا بدلا۔ دانین کی پاکیزگی کی گواہ تو وہ خود بھی تھی۔ اس رات کا راز اگر دانین اور ساحر کے علاوہ کوئی جانتا تھا تو وہ صرف وہی تھی۔ لیکن اس وقت یہ سب غصہ اور طیش دکھانے کا مقصد تو کچھ اور تھا اور بالآخر وہ مدعے کی بات پر آ ہی گئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیا مطلب؟ "ثمن کا لہجہ ساحر کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا۔"

مطلب یہ مسٹر کہ ابھی میرے سامنے کھڑے تم جس لڑکی"
کی طرفداری کر رہے ہو، جس کی پاکیزگی کے قصے سنا رہے ہو
وہ تم سے پہلے کسی اور مرد کے ساتھ راتیں رنگین کر چکی
تھی۔ بھلے دونوں کا نکاح ہوا تھا لیکن رخصتی ہونا باقی تھی۔ اور
رخصتی سے قبل ہی دونوں کے درمیان وہ سب کچھ ہو چکا تھا
جسے ازدواجی تعلق کا نام دیا جاتا ہے۔ یوں ہی نہیں عدن اس
کا دیوانہ بنا پھرتا تھا کہ اسے اس کے سامنے کچھ اور دکھائی ہی نہ
دیتا تھا۔ کوئی جلوے، کچھ تو ادائیں دکھائی ہوں گی اس نے

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

کہ۔۔۔ "وہ لڑکی ہو کر بے شرمی کی ہر حد پار کرتی ساحر کا ضبط آزما گئی تھی۔

شٹ اپ !جسٹ شٹ اپ !اس سے آگے مزید ایک لفظ" بھی مت کہیے گا۔ "انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے ساحر نے سرخ پڑتی آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔ پیشانی پر ان گنت بل اس کے اندر اٹھتے ابال کی گواہی دے رہے تھے۔

کیوں؟ برا لگا؟ میری زبان بند کروا دینے سے حقیقت بدل" نہیں جائے گی۔ سچ یہی ہے کہ تمہاری زندگی میں آنے سے قبل وہ اپنے جذبات کسی اور پر نچھاور کر چکی ہے۔ اپنا دل، اپنی

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

روح اور اپنا جسم کسی اور کو سونپ چکی ہے۔ مجھے تو حیرت ہے تم جیسے ہینڈسم، خوبرو نوجوان کو اس میں نظر کیا آیا؟ کوئی بھی اچھی، خوبصورت تمہاری ہمسفر بن کر خود پر ناز کرتی۔ ایسے میں ایک استعمال شدہ لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا؟ ایسی بھی کیا مجبوری تھی؟ "وہ طنزیہ لہجے میں کہہ رہی تھی۔ ساحر نے آنکھیں سختی سے میچتے ہوئے آنکھوں کی جلن کم کرنے کی کوشش کی۔ دائیں ہاتھ سے کنپٹی مسلتے ہوئے وہ جیسے خود پر قابو پانے کی کوشش میں تھا۔ تیر نشانے پر لگتا دیکھ کر ثمن کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری۔

Classic Urdu Material ISBN#9013220219

میں کچھ غلط نہیں کہہ رہی۔ بھلا غلط بیانی کرنے سے مجھے کیا"
ملے گا؟ لیکن مجھے تم سے ہمدردی ہو رہی ہے۔ نکاح ہو چکا تھا
ان دونوں کا۔ بہت چاہتے تھے دونوں ایک دوسرے کو۔ عدن
کو تو کئی بار راتوں کو اٹھ اٹھ کر چوری چھپے دانین کے کمرے
میں جاتے دیکھا گیا تھا۔ رات کا سماں، جائز رشتہ، رخصتی سے
پہلے ہی ایک گھر میں دونوں کا رہنا اور پسندیدگی۔۔۔ سوچو کیا
کچھ نہ ہوا ہو گا ان دونوں کے درمیان۔ "اپنی کامیابی پر نازاں
ثمن نے اب کی بار نرم لہجہ اختیار کرتے آخری کیل ٹھونکنے کی
کوشش کی تھی۔ تبھی دانین وہاں آئی تھی اور ثمن کے آخری
الفاظ سن کر اس کا پورا وجود ساکت ہوا تھا۔ ساحر اور ثمن اس
کی آمد سے قطعاً بے خبر تھے۔ دانین نے لرزتے ہونٹوں سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

ثمن کا نام بے آواز لیا تھا جبکہ آنکھوں کے سامنے چھاتی دھند کے پار اس نے ساحر کے تاثرات دیکھنے کی کوشش کی تھی۔

اسے لگا تھا وہ ایک بار پھر کئی سال پیچھے اس میرتج ہال میں پہنچ گئی ہے جہاں ساری دنیا کے سامنے اس کے سر سے چادر کھینچ کر اسے ذلت اور رسوائی کے گہرے کنوئیں میں دھکیل دیا گیا تھا۔ اس سے اس کے سب رشتے چھن گئے تھے۔ تو کیا آج پھر ماضی اپنا آپ دہرانے والا تھا؟ دانین کا دل ڈوبنے لگا۔ حواس منجمند ہونے لگے۔ تبھی اس نے دیکھا ساحر آنکھیں کھول کر دو قدم آگے بڑھتا ثمن کے مقابل آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

آپ نے جو کچھ کہنا تھا،جو بولنا تھا بول لیا۔ اب میری بات"
سنیں اور کان کھول کر سنیں۔ دانین میری بیوی، میری عزت
ہے۔ آپ اس کی رشتہ دار ہیں اسی لحاظ میں آپ کی بکواس سنی
ہے اب تک میں نے لیکن مزید نہیں۔ میری عزت کے بارے
میں اب اگر مزید ایک لفظ بھی کہا آپ نے تو آپ دوبارہ کچھ
بولنے کے قابل نہیں رہیں گی اور یقین کریں اس بار میں یہ
بھی لحاظ نہیں کروں گا کہ آپ کا تعلق صنف نازک سے
ہے۔ "ثمن کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ساحر نے انتہائی سرد
لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا۔ اس کے لہجے اور آنکھوں کا سرد
پن دیکھ کر ثمن کی مسکراہٹ سمٹی۔

Classic Urdu Material ISBN#9781320199

اور ایک بات۔۔۔ دانین کا ماضی کیسا تھا مجھے اس سے کوئی"
سروکار نہیں۔ مجھے اگر مطلب ہے تو اپنے حال سے۔ اب، اس
وقت، اس لمحے وہ میری بیوی ہیں، میرے نکاح میں ہیں تو میرا
فرض بنتا ہے کہ ان کے خلاف بولنے والے کا منہ توڑ دوں۔
اینڈ بلیو می !میں اپنے فرائض میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ دانین
کے ماضی میں کیا ہوا یہ اہم نہیں ہے۔ اہم یہ ہے کہ وہ اب
میری ہیں، میرے ساتھ ہیں اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی
میرے ساتھ رہیں گی۔ جتنا عرصہ ان کے ساتھ گزارہ ہے اتنے
عرصے میں وہ کیسی ہیں یہ میں بہت اچھی طرح سے سمجھ چکا
ہوں۔ مجھے 'باہر والوں 'سے 'اپنی بیوی 'کے کردار کی گواہی
نہیں چاہئیے۔ اس لیے اپنی یہ انرجی کہیں اور ضائع کیجیے۔ "چبا

Classic Urdu Material ISBN#0132021209

چبا کر ہر لفظ ادا کرتے ہوئے وہ دانین کا مان رکھ گیا تھا۔

دانین نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا۔

اسے لگا تھا کہ آج اس نے ساحر کو بھی کھو دیا، زندگی پھر سے ختم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی لیکن ساحر کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ امرت ثابت ہوئے تھے جو اس میں ایک نئی روح پھونک گئے تھے۔

امید ہے آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی۔ الوداع کہنے سے پہلے" ایک درخواست ہے آپ سے کہ دوبارہ میرے یا دانین کے سامنے مت آیئے گا کیونکہ میری طرح دانین کو بھی آپ سے مل کر قطعاً کوئی خوشی نہیں ہو گی اور اسے دکھ پہنچے یہ مجھے

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

گوارہ نہیں۔ خدا حافظ "!دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں اڑستے ہوئے ساحر نے ایک چبھتی ہوئی سخت نگاہ ثمن کے دھواں دھواں ہوتے چہرے پر ڈالی تھی۔ پھر کندھے جھٹکتا مڑا اور فوڈ کورٹ کی جانب بڑھ گیا۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کا کہا ایک ایک لفظ سنتی دانین پشیمانی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتی وہیں نیچے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

♥♥♥♥♥

ایکسکیوزمی مس !آپ ٹھیک تو ہیں؟ "وہ ارد گرد کا ہوش" بھلائے سسکیوں سے رو رہی تھی۔ آس پاس سے گزرتے لوگ

Classic Urdu Material ISBN#9781330210 9

عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے تبھی ایک خاتون نے اس کے قریب آتے ہوئے لہجے میں ہمدردی لیے اسے مخاطب کیا۔ دانین اس کی بات پر چونکی۔ سر اٹھا کر خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا۔ پھر جگہ اور ماحول کا اندازہ ہوا تو ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی۔

جج۔۔۔ جی میں ٹھیک ہوں۔ آئی۔۔۔ آئم سوری۔"چہرے پر" خجالت لیے دانین نے تیزی سے اپنے گال رگڑتے ہوئے آنسوؤں کے نشانات مٹانے چاہے۔ پھر نیچے گرے شاپنگ بیگز اور ساحر کا والٹ اٹھاتے ہوئے سب لوگوں سے نظریں چراتی آگے بڑھ گئی۔ فوڈ کورٹ کے نزدیک پہنچ کر وہ رکی تھی۔ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

وقت اس کا دل بہت بوجھل سا تھا۔ ساحر کا سامنا کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ بہت چھوٹا محسوس کر رہی تھی خود کو اس کے سامنے۔ بس دنیا کی اس بھیڑ کو چھوڑ کر کہیں چھپ جانے کو دل چاہا تھا لیکن وہ جانتی تھی ساحر اس کا انتظار کر رہا ہو گا تبھی ہمت جمع کرتی فوڈ کورٹ میں داخل ہوتی ساحر کی ٹیبل کی طرف آئی۔

ہو گئی شاپنگ مکمل؟ "ساحر جو فون پر انگلیاں چلاتا سر جھکائے" بیٹھا تھا کسی کی اپنے پاس موجودگی پر سر اٹھاتا اس سے سوال کر گیا۔ دانین نے اس کی طرف دیکھے بغیر اثبات میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

بیٹھیں۔ میں کچھ آرڈر کرتا ہوں۔ "ساحر نے اس کے ہاتھ" سے شاپنگ بیگز لیے تھے۔

نن۔۔۔ نہیں۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔ گھر جانا ہے۔ "دانین" کو اس وقت تنہائی چاہیئے تھی۔ دل میں جو غبار تھا اس کا نکلنا بہت ضروری تھا ورنہ ثمن کی گفتگو اور اندازِ گفتگو کو سوچ سوچ کر اسے لگ رہا تھا اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ جبکہ دوسری جانب دانین کی نم آواز پر ساحر چونکا تھا۔ اور جب دانین کی گلابی پڑتی سوجی ہوئی آنکھیں اور سرخ ہوتی ناک پر نگاہ گئی تھی وہ پریشان ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیا ہوا دانین؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟ روئی ہیں آپ؟ کسی نے"
کچھ کہا ہے کیا؟ "لہجے میں فکر سموئے اس نے دانین کو کندھوں
سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔ آس پاس بیٹھے کئی
لوگوں نے یہ منظر دیکھتے ہوئے دانین کی قسمت پر رشک کیا
تھا۔ ساحر کے اپنے جانب متوجہ ہونے پر دانین کی جان ہوا
ہونے لگی۔ وہ اس وقت اسے بتا نہیں سکتی کہ اسے کس کس
بات پر رونا آ رہا ہے۔ بلکہ اب تو یہ حال تھا کہ اگر ایک لفظ
بھی کہتی تو بات سے پہلے آنسو رواں ہو جاتے۔ بمشکل اس نے
خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

س۔۔۔سر میں درد ہے۔ "چند لفظ ادا کرتے ہوئے بھی اسے" مشکل پیش آئی تھی۔ حلق میں پھنستے آنسوؤں کے نمکین گولے نے اور کچھ کہنے کی اجازت ہی نہیں دی تھی۔ ساحر نے ایک گہری نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی تھی۔ پھر مزید کچھ پوچھے بنا ایک ہاتھ سے بیگز تھامے دوسرے ہاتھ سے اسے اپنے حصار میں لیتے وہ ایگزٹ ڈور کی طرف بڑھ گیا۔ دانین کو اس کا اپنے گرد یہ حصار آج محفوظ پناہ گاہ لگا تھا۔ بنا کوئی مزاحمت کیے وہ اس کے ہمراہ چلی آئی۔

پانی پئیں۔ "اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے ہوئے خود ڈرائیونگ" سیٹ سنبھال کر ساحر نے پانی کی بوتل اسے تھمائی۔ دانین نے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لرزتے ہاتھ سے بوتل تھامی، چند گھونٹ لیتی وہ بوتل ڈیش بورڈ پر رکھ چکی تھی۔

اب مجھے بتائیں کیا ہوا ہے؟ جب میں آپ کو چھوڑ کر فوڈ"
"کورٹ میں آیا تب اچھی بھلی تھیں آپ۔ پھر یہ حالت۔۔۔؟؟
ساحر نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ ایک پل کو خیال آیا تھا کہ کہیں ثمن تو نہیں ملی اسے؟ اور اسی خدشے کے تحت وہ اس پر سوالیہ نگاہیں جمائے بیٹھا تھا۔ دل میں تہیہ کر لیا تھا اس نے کہ اگر ثمن نے دانین سے کوئی دل دکھانے والی بات کی ہوئی تو وہ اسے کسی صورت بخشے گا نہیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

بتایا تو ہے سر میں درد ہے۔ صبح سے ہی یہ حالت تھی۔ اب"
سر درد بڑھ گیا اور تم جانتے تو ہو جب میرے سر میں درد
ہوتا ہے تو ایسی ہی حالت ہوتی ہے میری۔ وومٹنگ سے برا حال
"ہو جاتا ہے۔ گھر جا کر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔
دانین کافی حد تک خود پر قابو پا چکی تھی تبھی بہانہ بنایا۔ نظریں
ملانے کی ہمت اب بھی نہیں تھی تبھی وہ اضطراب کی کیفیت
میں ہتھیلیاں مسل رہی تھی۔

ڈاکٹر کے پاس چلیں؟ "ساحر نے مزید سوال جواب کا سلسلہ"
ترک کرتے ہوئے اگلا سوال کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا۔ مجھے بس گھر جانا ہے۔ "دانین" کا لہجہ قطعی تھا۔

آر یو شیور؟ طبیعت زیادہ بگڑ گئی تو؟ "ساحر نے ابرو اچکا کر" اسے دیکھا۔

نہیں گھر سے ہی کوئی ٹیبلٹ لے لوں گی۔ "دانین کے لہجے" میں اس بار اصرار تھا۔ ساحر نے ایک نظر اس کے جھکے سر پر ڈالی۔ پھر سنجیدہ نگاہ بیک ویو مرر پر ڈالتا گاڑی پارکنگ سے نکالنے لگا۔ ایک جگہ اس کے گاڑی روکنے پر دانین نے حیران نگاہ ارد گرد ڈالی۔ پھر آنکھوں میں سوال لیے ساحر کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

میرا آج ڈنر باہر کرنے کا موڈ تھا لیکن آپ کی طبیعت کے"
پیش نظر یہ تو ممکن نہیں اب۔ اس لیے سوچا کھانا پیک کروا
لوں۔ میں ابھی آیا۔ "گاڑی روکنے کا مقصد بتاتے ہوئے ساحر
سیٹ بیلٹ کھولتا باہر نکلا۔ وہ اب سامنے نظر آتے ریسٹورنٹ
کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ دانین کی نگاہیں بے اختیار ہوتیں اس
کی پشت پر جمی تھیں۔ سماعتوں میں اب بھی ساحر کے الفاظ
گونج رہے تھے۔ وہ الفاظ جو دانین کو معتبر کر گئے تھے۔ اسے
یہ احساس دلا گئے تھے کہ کوئی تھا جو اس پر مکمل طور پر
بھروسہ کرتا تھا، جو دنیا کی باتوں میں آ کر اسے چھوڑنے والا
نہیں تھا بلکہ اس کی عزت کی خاطر دنیا سے لڑ جانے والا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اور یہ مان، یہ احساس دانین کی نگاہوں میں ساحر کا مقام بہت بلند کر چکا تھا۔

♥♥♥♥♥

وہ صبح صبح کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی۔ جلدی جلدی ہاتھ چلاتی وہ پچھلے دو دن کی طرح آج بھی اسی کوشش میں تھی کہ ساحر کے کمرے سے نکلنے سے پہلے ناشتہ تیار کر کے خود کمرہ نشین ہو جائے۔ شاپنگ مال میں ہوئے اس واقعے کے بعد اس نے خود کا محاسبہ کیا تھا، ساحر کے ساتھ اب تک روا رکھے گئے رویے کو سوچا تھا اور ہر بار وہ مزید شرمندہ ہوئی تھی۔ وہ شخص اتنی عزت دیتا تھا اسے اور دانین نے کبھی اس کی عزت کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

بس ضد اور ہٹ دھرمی میں ہر وہ کام کیا جو ساحر کی مرضی کے خلاف تھا لیکن اس نے اب تک بڑے صبر اور تحمل سے اس کے ہر تلخ رویے کو چپ چاپ سہا اور برداشت کیا تھا۔ کیا کوئی انسان اتنا اچھا، اتنا عظیم ہو سکتا ہے کہ نفرت کے بدلے بھی محبت اور عزت دے۔ دانین ہر سوچ کے ساتھ پشیمانی کی دلدل میں دھنستی جاتی اور اس کی یہی سوچیں، یہی پشیمانی تھی جو وہ ساحر کے سامنے جانے سے کترا رہی تھی۔

دانین کچھ ہوا ہے کیا؟ کوئی بات ہے جو آپ کو پریشان کر" رہی ہے؟ "ساحر فریش ہوتا آفس کی تیاری کیے بغیر ہی کمرے سے نکل کر کچن میں چلا آیا تھا۔ جانتا تھا دانین اس وقت کچن

Classic Urdu Material ISBN#1015202109

میں ہو گی اور ابھی ہی وہ اس سے بات کر سکتا تھا۔ دانین جو انڈہ پھینٹ رہی تھی ساحر کی آواز سن کر اس کا ہاتھ لرزہ۔

نن۔۔۔ نہیں تو۔ کیا بات ہو گی؟ "خود پر قابو پاتے ہوئے" اس نے اپنا دھیان آملیٹ کا آمیزہ تیار کرنے کی طرف لگایا۔

میری کوئی بات بری لگی ہے؟ "وہ رخ موڑتی فریج سے بریڈ" نکالنے لگی تھی جب ساحر نے اس کے ہاتھ سے بریڈ لے کر ایک جانب رکھتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔ دانین نے لب کچلتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تو پھر کیا بات ہے؟ اتنا عجیب رویہ کیوں ہے آپ کا؟ میں" آپ کو شاپنگ مال لے کر گیا تاکہ آپ کی ناراضگی دور ہو سکے۔ ناراضگی اور غصہ ختم ہوا یا نہیں پتا نہیں لیکن اس دن سے آپ چھپتی پھر رہی ہیں مجھ سے۔ یہ اگنورنس کیوں؟ خیال بھی رکھنا ہے، ناشتہ کھانا سب ریڈی ہوتا ہے، آفس کے لیے سب چیزیں بھی تیار رکھنی ہیں۔ بس سامنے نہیں آنا۔ ایسا کیوں؟ "وہ آج ہر حال میں جواب جاننے کا متمنی تھا۔ دانین کی آنکھوں کے سامنے دھندلی سی چادر چھانے لگی۔ اتنی کمزور تو وہ کبھی نہیں تھی۔ لیکن شاید اپنی خامیاں، اپنی کی گئی غلطیاں اور شدید پچھتاوے کا احساس انسان کو اتنا ہی کمزور کر دیتا ہے۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320209

فار گاڈ سیک دانین !اس رات کے رویئے کے لیے کتنی بار"
معذرت کر چکا ہوں۔ پریشان تھا میں تبھی روڈ ہو گیا آپ
سے۔ مجھے علم ہوتا آپ اس بات پر رو رو کر اپنی آنکھوں کا
حشر کر لیں گی اور آپ کی ناراضگی کسی طور ختم نہیں ہو گی تو
بخدا میں اپنا منہ تک سلوا کر آتا۔ "ساحر کو اس کے رونے کی
ایک یہی وجہ سمجھ میں آئی تھی کہ اس رات کے بعد تو اس
نے ایک بار بھی سخت لہجہ نہیں اپنایا تھا اس کے ساتھ۔ پھر
اس بن بادل برسات کی وجہ کیا تھی آخر؟ سوچوں کے گھوڑے
دوڑاتے دوڑاتے، اپنی غلطی تلاش کرتے کرتے تھک گیا تھا وہ۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

دانین !بس اب۔ اور آنسو نہیں۔ بالکل چپ۔ "جب کسی طور"
اس کا رونا بند نہ ہوا تو ساحر نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے
ہوئے اس کے آنسو صاف کیے۔ اس کے ہاتھوں کا لمس دانین
کو آج برا نہیں لگا تھا بلکہ اس کا یوں آنسو صاف کرنا دل کے
کسی کونے میں خوشگوار سا احساس پیدا کر گیا تھا۔ نہ جانے کتنے
عرصے کے بعد اسے یہ قیمتی احساس ملا تھا کہ کوئی ہے جس کے
لیے وہ اہم ہے، جس کے لیے اس کے آنسو بہت قیمتی ہیں
جنہیں وہ بے مول ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔

آئم سوری "!اس کے لبوں سے نکلتے یہ دو الفاظ اس کے دلی"
جذبات کی عکاسی کر رہے تھے۔ ساحر نے ٹھٹھک کر اسے

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

دیکھا۔ دانین اور معذرت۔۔۔ یہ معجزہ کب ہوا اور کیونکر ہوا؟ اسے دانین سے کسی قسم کی کوئی معذرت، کوئی سوری نہیں چاہئیے تھی۔ اسے لڑتی جھگڑتی، ضدی اور ہٹ دھرم دانین ہی پسند تھی۔

سوری کس لیے؟ "ساحر نے خفگی سے اسے گھورا۔ دانین کے" لبوں سے یہ الفاظ بڑے اجنبی سے لگے تھے۔

اب تک جو کچھ کیا میں نے تمہارے ساتھ، جو کچھ کہا،جو" بدتمیزیاں کیں، جب جب دل دکھایا، ہر اس بات کے لیے سوری۔ "وہ آج اپنے دل کو ہر بوجھ سے آزاد کر دینا چاہتی

Classic Urdu Material ISBN#1013320119

تھی۔ ساحر نے نرم سی نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی جس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں، جوڑے میں بندھے بالوں کی دو لٹیں میک اپ سے مبرا چہرے کے گرد ہالہ سا بنائے ہوئے تھیں جبکہ دوپٹا شانوں پر بکھرا تھا۔ اس سادہ سے حلیے میں بھی وہ ساحر کا دل دھڑکا گئی تھی۔ ان لمحوں میں کوئی جادو سا تھا شاید جو ساحر کے وجود پر سحر طاری کرنے لگا تھا۔ دل کی صدا پر لبیک کہتا وہ ذرا سا آگے ہوا اور دانین کی پیشانی پر لب رکھے۔ اس لمس کی تاثیر تھی جس نے دانین کی تمام تر شرمندگی اور پشیمانی کو زائل کیا تھا۔ دل سے ساری کلفت دور ہوئی تو رگ و پے میں سکون سرائیت کر گیا۔

Classic Urdu Material ISBN# 01330219

آپ کو زندگی میں کبھی بھی، کسی بھی بات کے لیے مجھ سے"
،معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ مجھ پر غصہ کرنے
ناراض ہونے، مجھے میری غلطیوں پر سزا دینے اور بلاوجہ مجھے
ڈانٹنے کا حق رکھتی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر حق
جتائیں۔ "نرم سے لہجے میں کہتا وہ دانین کا نہایت مہربان لگا
تھا۔ پہلے شرمندگی تھی اور اب جھجھک۔ نگاہیں وہ اب بھی نہیں
اٹھا پائی تھی۔

میں آفس کے لیے تیار ہونے جا رہا ہوں۔ ناشتہ بنا کر کمرے"
میں بند نہیں ہونا بلکہ میرے ساتھ، میرے سامنے بیٹھ کر ناشتہ
کرنا ہے اور پلیز !ان آنسوؤں کا نمکین پن نہیں چاہیئے مجھے

Classic Urdu Material ISBN#1015320109

ناشتے میں۔ کچن میں یہ جو نمک کا ڈبا رکھا ہے نا اس نمک کو استعمال کیجیے گا۔ "بات کرتے کرتے وہ آخر میں شرارت سے کہہ گیا۔ دانین نے ناسمجھی کے عالم میں سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ پھر جب بات سمجھ آئی تو خفت زدہ ہوئی۔ پھر جھینپ مٹانے کو رخ موڑ گئی۔ ساحر اپنے دل میں ابھرتے نرم گرم جذبات کو تھپک کر سلاتے ہوئے پرسکون گہری سانس فضا کی سپرد کرتا کچن سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN 1013320209

اسلام آباد میں رات اپنے پر پھیلا چکی تھی۔ ساحر آفس سے آنے کے بعد شاور لے کر ٹاول سے بال پونچھتا ہوا باتھ روم سے نکلا تھا جب سائیڈ ٹیبل پر پڑے فون نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔ وہ ٹاول ایک جانب کاؤچ پر پھیلاتا نم بالوں میں انگلیاں چلاتا فون کی جانب بڑھا۔ اسکرین پر جانا پہچانا نمبر جگمگاتا دیکھ کر اس نے کال ریسیو کی تھی۔

ہیلو "!فون کان سے لگاتا ہوا وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے آیا۔"

ہاں ساحر !جنید بات کر رہا ہوں۔ تم نے ایک سی سی ٹی وی" فوٹیج کا کہا تھا تو وہ مل گئی ہے مجھے۔ کام تو تھوڑا مشکل تھا لیکن ہو گیا ہے بالآخر۔ میں تمہیں سینڈ کر رہا ہوں فوٹیج، چیک کر

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

لو۔ "فون کے پار کوئی مردانہ آواز سنائی دی تھی۔ جواباً ساحر نے تشکر بھرے چند الفاظ ادا کرتے ہوئے کال کاٹی۔ چند لمحوں کے توقف کے بعد فون پر نوٹیفیکیشن بیل سنائی دی تھی۔ ساحر کا بال برش کرتا ہاتھ رکا۔ ہیئر برش ایک جانب رکھتے ہوئے اس نے فون اٹھا کر ویڈیو کھولی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل سے پشت لگائے، آنکھیں سکوڑ کر وہ اب پوری توجہ سے وہ سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ رہا تھا۔

شٹ !تو اس ساری کارروائی کے پیچھے تمہارا ہاتھ تھا مسز"
ثمن !تمہارے حسد اور جلن نے دانین کی پوری دنیا تہس نہس کر دی اور تمہارے حسد کی آگ اب تک ٹھنڈی نہیں ہوئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

اس ویڈیو سے یہ بات تو کلئیر ہو گئی کہ میری اور دانین کی وہ غلط تصاویر بنانے اور عدن تک پہنچانے والا کوئی اور نہیں بلکہ تم تھیں کیونکہ اس رات تمہارے علاوہ اس گھر میں اور کوئی نہیں آیا تھا اور واپسی کے وقت تمہارے چہرے کی وہ شاطرانہ مسکراہٹ۔۔۔ لیکن یہ سب کیوں کیا تم نے آخر؟ تمہیں کیا حاصل ہوا اس سب سے؟ کیا عدن؟ اوہ !گاٹ اٹ !یقیناً یہ سب عدن کو پانے کے لیے کیا گیا اور سب کچھ پری پلانڈ تھا ورنہ اس میرج ہال میں عدن نے دانین کا ہاتھ چھوڑتے ہی تمہیں کیوں اپنایا؟ وہ اتنا شیور کیسے تھا کہ تم اس سے شادی سے انکار نہیں کرو گی؟ یقیناً پہلے سے اسے امید دلائی گئی تھی تبھی تیر نشانے پر لگتا دیکھ کر تم نے فوراً عدن کو سونپ دیا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320299

کس قدر گھٹیا اور خود غرض لڑکی ہو تم۔ یہ سب کر کے بھی چین نہیں ملا جو اب پھر۔۔۔۔ "فون کی اسکرین پر دوبارہ چلتی اس ویڈیو پر نظریں جمائے ساحر کے دماغ میں تمام کڑیاں جڑتی جا رہی تھیں۔

مجھے یہ ویڈیو جا کر دانین کو دکھانی چاہئیے۔ ایٹ لیسٹ اسے تو" یقین ہو کہ وہ تصاویر میں نے نہیں بنائی تھیں۔ "عدن دماغ میں یہ سوچ آتے ہی اٹھا تھا۔ اب اس کا رخ کمرے سے باہر کی جانب تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

دانین !کیا کر رہی ہیں؟ مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے۔ "دانین" کو مصروف دیکھ کر ساحر نے اسے مخاطب کیا تھا۔

جو بھی دکھانا ہے بعد میں دکھانا۔ ابھی کھانا لگ چکا ہے اور" کھانے کو انتظار نہیں کراتے۔ جلدی سے بیٹھو، بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔ "دانین نے پلیٹس ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون بھی لے کر ایک جانب رکھ دیا۔ ساحر نے ایک نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی، پھر کھانے کے بعد اس سے بات کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ڈائننگ ٹیبل پر اب صرف چمچ کے پلیٹس سے ٹکرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ دونوں نفوس بظاہر وہاں موجود تھے لیکن ذہن کہیں اور الجھے ہوئے تھے۔ کھانا کھاتے کھاتے ساحر کی نگاہ دانین کی جانب اٹھی جو ہاتھ میں چمچ پکڑے خود کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔

"دانین !دانین "!ساحر نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ چونکی۔

"کیا ہوا؟ کھانا کیوں نہیں کھا رہیں آپ؟ "اس کے الجھے سے انداز کو نوٹ کرتے ہوئے ساحر نے سوال کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

نہیں۔ بس ایسے ہی۔ "زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے" ہوئے وہ پلیٹ پر جھک گئی۔

کچھ ہے جو آپ کو پریشان کر رہا ہے؟ آپ شئیر کر سکتی" ہیں۔ "ساحر کا لہجہ نرم تھا۔ دانین کتنے ہی پل اسے یک ٹک دیکھے گئی۔

تم سے ایک بات پوچھوں؟ "دانین کا لہجہ بہت عجیب سا تھا" جس پر ساحر ٹھٹھک سا گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

پوچھیے۔ "وہ ہمہ تن گوش تھا کہ دانین کی ساری الجھنیں"
سلجھانا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔

میں نے سنا ہے مرد اپنی زندگی میں موجود عورتوں کے حوالے"
سے بہت پوزیسو ہوتا ہے۔ اپنی ماں، بہن، بیٹی اور خاص طور پر
"بیوی کے ساتھ وہ کسی غیر مرد کا نام برداشت نہیں کر سکتا۔
چمچ پلیٹ میں رکھتے ہوئے دانین نے نظریں سامنے رکھے گلدان
پر مرکوز کی تھیں۔ ساحر نے سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا
تھا جیسے اس بات کا مقصد نہ سمجھ پایا ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

کیا کبھی تمہارے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ تمہاری بیوی" ماضی میں کسی اور شخص سے منسوب رہی ہے، کسی اور کے نکاح میں رہی ہے۔ کبھی اس خیال نے ستایا نہیں کہ نہ جانے اس کے ساتھ میرا رشتہ کیسا اور کس نوعیت کا تھا؟ کبھی اس بات نے، اس سوچ نہیں تمہیں تکلیف نہیں دی کہ میں نے نہ جانے کتنی بار عدن سے محبت کا اظہار کیا ہو گا، اس کے ساتھ جینے کے خواب دیکھے ہوں گے اور۔۔۔"

دانین "!وہ اذیت بھرے لہجے میں کہتی چلی جا رہی تھی جب" ساحر کے جارحانہ انداز میں ٹوکنے پر اسے رکنا پڑا۔ ساحر کو اس کی آنکھوں میں زخمی پن سا دکھائی دیا تھا۔ پہلے اسے شک تھا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کہ شاید دانین نے شاپنگ مال میں اس کی اور ثمن کی گفتگو سنی تھی لیکن آج یقین ہو چلا تھا کہ یہ سچ تھا۔ وہ سب سن چکی تھی اور شاید اپنے سگے رشتے کے منہ سے اپنے لیے یہ سن کر اسے شدید دھچکا لگا تھا تبھی وہ اسی فیز سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی۔ ساحر کے ٹوکنے پر دانین آنکھوں میں ابھرتی نمی کو چھپانے کے لیے لب کاٹتی سر جھکا گئی تھی۔ ساحر کو اس وقت ترس آیا تھا اس پر۔

ادھر دیکھیں میری طرف۔ "اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں" لیتے ہوئے ساحر نے اسے مخاطب کیا تھا۔ جواباً وہ آنسو ضبط

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کرتی ایک نظر اسے دیکھ کر پھر نظریں جھکا گئی تھی کہ آنسو کسی بھی پل پلکوں کی باڑ توڑنے کو تیار تھے۔

دانین !کیا ہم ماضی کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتے؟ "اپنے ہاتھ کے" پر حدت لمس سے اسے حوصلہ دینے کی کوشش کرتے ہوئے وہ نرم نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا جس کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے سے اس کی دلی کیفیت عیاں تھی۔

آپ نے ٹھیک کہا۔ مرد اپنی زندگی میں موجود عورتوں خصوصاً" اپنی بیوی کے لیے بہت پوزیسو ہوتا ہے لیکن یہی ایک رشتہ ہے جسے نبھانے کے لیے سب سے زیادہ بھروسے اور اعتماد کی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ضرورت ہوتی ہے اور مجھے آپ پر بھروسہ ہے۔ جو ہو چکا ہے اسے بدلا نہیں جا سکتا لیکن اس راکھ کو کریدتے ہوئے ہم اپنا آج اور اپنے مستقبل کی خوشیوں کو خراب کریں گے تو ہم سے بڑا بے وقوف اور کوئی نہیں ہو گا۔ میں جانتا ہوں آپ شاپنگ مال میں میری اور اپنی اس کزن کی ساری گفتگو سن چکی ہیں۔ اگر وہ سب آپ نے سنا تو یقیناً میرا جواب بھی سنا ہو گا۔

میرے لیے دوبارہ یہ بات دہرانے میں کوئی قباحت نہیں کہ آپ کے ماضی سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ میں یہ یاد نہیں رکھنا چاہتا کہ آپ نے اپنے اور عدن کے حوالے سے کیا خواب دیکھے، میری یہ خواہش ہے کہ اب آپ اپنی ان آنکھوں میں میرے اور اپنے خواب سجائیں۔ باقی ہر چیز بھول جائیں۔ اینڈ بلیو

ClassicUrduMaterial ISBN#9013220219

می !میں آپ کو آپ کے ماضی کے حوالے سے کوئی طعنہ نہیں دوں گا، کبھی ٹونٹ نہیں کروں گا۔ نہ آج، نہ آئندہ کبھی۔ جب مجھے آپ پر بھروسہ ہے تو یوں ایروں غیروں کی باتوں میں آ کر اپنا دل مت جلایا کریں۔ اب بے فکر ہو کر کھانا کھائیں۔ میرا کھانا بھی ٹھنڈا کروا دیا۔ "دھیمے مگر پر اثر لہجے میں کہتا وہ اس کے دل سے تمام تر خدشات مٹا گیا تھا۔

تھینکس۔ "دانین کا دل تشکر سے بھر گیا تھا۔ وہ پرسکون" ہوتی کھانا کھانے لگی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#9780139202199

تمہیں کچھ دکھانا تھا نا؟ دکھاؤ اب۔ "کھانے کے بعد برتن"
سمیٹتے ہوئے دانین کو اچانک یاد آیا تو اسے مخاطب کر گئی۔

آ۔۔۔ ہاں۔ نہیں۔ ایکچوئلی ایک مزے کی فنی ویڈیو سامنے آئی"
"تھی تو بس وہی دکھانا چاہ رہا تھا لیکن اب مل نہیں رہی ویڈیو۔
ساحر نے اس وقت اسے ٹالنا ہی بہتر سمجھا تھا۔ ثمن کے منہ
سے اپنے لیے زہر بھرے الفاظ سن کر ہی وہ اتنے دن سے
ڈسٹرب تھی۔ ثمن کی حقیقت منکشف کرتی وہ ویڈیو دیکھ کر
شاید وہ دوبارہ ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتی تبھی فی الحال ساحر نے
ویڈیو نہ دکھانا ہی بہتر سمجھا تھا۔ دانین کندھے اچکاتی کچن میں جا

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

چکی تھی۔ ساحر بھی اپنی جگہ سے اٹھتا فون لے کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

****

وہ آفس سے چھٹی کا مزہ لیتی لاؤنج میں پڑے صوفے پر نیم دراز کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی جب باہر ساحر کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔ دانین نے حیران ہو کر دیوار گیر گھڑی کی جانب دیکھا۔ ساحر عموماً لیٹ آتا تھا لیکن آج عصر کے وقت ہی واپس آ گیا تھا؟ دانین کتاب ایک جانب رکھتی لاؤنج کے دروازے تک آئی۔ تب تک ساحر بھی گاڑی لاک کرتا اندر کی جانب آ رہا تھا۔ دانین کو دروازے پر دیکھ کر وہ رکا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ آفس نہیں گئیں آج؟ "ساحر کے لہجے میں حیرت تھی"
کیونکہ صبح جب وہ آفس کے لیے نکلا تھا تب دانین بھی ریڈی
تھی آفس کے لیے۔

نہیں جس ڈرائیور نے مجھے پک کرنا تھا اس کا رستے میں چھوٹا"
سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو وہ آ نہیں سکا اس لیے میری بھی چھٹی
ہو گئی۔ "دانین نے اس وقت اپنے گھر ہونے کی وجہ بتائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اوہ !اگر آپ کو کوئی ایشو نہ ہو تو میں آپ کو پک اینڈ ڈراپ"
سروس دے سکتا ہوں۔ "بیگ ایک جانب رکھتے ہوئے ساحر اب
کف لنکس کھول رہا تھا۔

نہیں اٹس اوکے۔ کمپنی کی طرف سے یہ سروس ہے۔ تمہیں"
خوامخواہ زحمت ہو گی۔ "دانین گلاس میں پانی لیے اس کی طرف
چلی آئی۔ نامحسوس انداز میں ہی وہ ساحر کے بہت سے چھوٹے
موٹے کام کرنے لگی تھی اب۔ دانین کی بات پر ساحر نے مزید
بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

Classic Urdu Material USB#1013320219

تم ٹھیک تو ہو؟ "دانین نے اسے بات کرتے ہوئے بار بار" پیشانی مسلتے دیکھا تو پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔

ہاں ٹھیک ہوں۔ بس سر میں تھوڑا درد ہے اسی لیے جلدی" گھر آ گیا۔ "وہ اب شوز اتار کر ہاتھ میں پکڑے کمرے کی جانب بڑھا۔

چائے بنا دوں؟ "دانین نے پیچھے سے سوال کیا تھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

نہیں موڈ نہیں ہے چائے کا۔ بس تھوڑی دیر آرام کروں"
گا۔ "ساحر فریش ہونے چل دیا۔ وہ فریش ہو کر باتھ روم سے
نکلا تو دانین کو اپنے روم میں موجود پایا۔

کوئی پین کلر دوں؟ "وہ فکر مندانہ لہجے میں کہہ رہی تھی۔"
ساحر اس کی پریشانی پر ہلکا سا مسکرایا۔

میں پین کلر نہیں لیتا۔ ماں جی نے بچپن سے ہی ہم سب"
بہن بھائیوں کو ان معمولی تکالیف پر کبھی میڈیسن نہیں لینے
دی۔ بقول ان کے، ذرا ذرا سی تکلیف پر ٹیبلٹ لینے سے جسم
ان ٹیبلٹس کا عادی ہو جاتا ہے۔ ماں جی کے پاس سر درد کا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

ایک ہی علاج تھا اور وہ تھا سر دبانا۔ جس کے بھی سر میں درد ہوتا وہ ماں جی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ جاتا اور ماں جی کی نرم انگلیوں کا لمس کب سردرد بھگا دیتا پتا تک نہ چلتا تھا۔ ہماری عادتیں بگاڑنے میں زیادہ ہاتھ ماں جی کا ہی ہے۔ "اپنی ماں کے بارے میں بات کرتے ہوئے ساحر کے لہجے اور انداز میں انوکھی محبت کی جھلک تھی۔ دانین ایک پل کو خاموش سی ہو گئی۔

آپ ٹینشن مت لیں۔ معمولی سا سر درد ہے۔ ٹھیک ہو جائے" گا۔ "تکیہ ٹھیک کر کے لیٹتے ہوئے ساحر نے اس کی فکر کو کم کرنا چاہا تھا جبکہ وہ خود بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ جب تک کوئی سر نہیں دبائے گا اس کا سر درد جائے گا نہیں۔ اس لمحے

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

اس نے ماں جی کے بعد طارق کو شدت سے مس کیا تھا کہ ایسے لمحات میں وہی کام آتا تھا۔

میں۔۔۔ میں سر دبا دوں تمہارا؟ "قدرے جھجھکتے ہوئے" دانین نے گویا اجازت چاہی تھی۔ ساحر جو آنکھوں میں ہوتی جلن کے باعث آنکھیں بند کر چکا تھا اس نے حیرت سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو کنفیوز سی کھڑی تھی۔ دانین کے رویئے میں آتا بدلاؤ خاصا حیران کن لیکن خوشگوار تھا۔

جی ضرور۔ بہت شکر گزار ہوں گا آپ کا۔ "وہ مسرور سا کہہ" کر آنکھیں پھر بند کر گیا۔ دانین دھیمے قدموں سے آگے بڑھتی

Classic Urdu Material USB#10133202109

بیڈ کے ایک جانب ٹک گئی۔ اس کی ہتھیلی کے لمس نے تپتی پیشانی کو ٹھنڈک بخشی تھی۔ ساحر پرسکون سا اس کی قربت محسوس کر رہا تھا جبکہ اس کے تیکھے نقوش کو تکتے تکتے کب دانین کی دھڑکنوں کی لے بدلنے لگی وہ خود بھی نہ جان سکی۔

****

وہ رات کا کھانا کھانے کے بعد اب سادہ سے ٹراؤزر ٹی شرٹ میں ملبوس بیڈ پر نیم دراز سا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرنے میں مگن تھا جب دروازے پر دستک سنائی دی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

آ جائیں دانین "!وہ جانتا تھا ملازمہ کام ختم کر کے جا چکی ہے"
اور آنے والی یقیناً دانین تھی تبھی اجازت دے گیا۔ دروازہ کھلنے
کی آواز سنائی دی تھی۔ پھر دانین کمرے میں داخل ہوئی۔ اس
کے ہاتھ میں چند مخملی باکسز تھے۔

تم فری ہو؟ کچھ بات کرنی تھی مجھے۔ "دانین نے اسے"
مصروف دیکھا تو آگے بڑھنے سے پہلے پوچھنا مناسب سمجھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320210

جی آیئے۔ "ساحر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فائل سیو"
کی۔ باقی کا کام بعد پر چھوڑتا وہ لیب ٹاپ شٹ ڈاؤن کرنے لگا
تھا۔

کہیے۔ "لیب ٹاپ ایک جانب رکھتا وہ پوری طرح اس کی"
طرف متوجہ ہوا۔ جانتا تھا کوئی ضروری بات کی وجہ سے ہی وہ
آئی ہو گی ورنہ اس وقت وہ کبھی اس کے کمرے میں نہیں آتی
تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ساحر !اس دن تم نے پوچھا تھا نا کہ کیا ہم اپنا ماضی پیچھے"
نہیں چھوڑ سکتے؟ تو۔۔۔ "اضطراری کیفیت میں دونوں ہاتھ آپس
میں مسلتے ہوئے وہ بات کرتے کرتے رکی۔

آپ جو کہنا چاہتی ہیں کھل کر کہہ سکتی ہیں۔ "ساحر کا انداز"
حوصلہ افزا تھا۔ دانین نے گہری سانس بھرتے ہوئے خود کو
کمپوز کرنا چاہا۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ ہم ماضی کو بھول کر اپنے آج اور"
آنے والے کل کے بارے میں سوچیں، ان لمحات کو خوبصورت
بنائیں۔ گزرا ہوا کل بھلا دینا چاہتی ہوں میں۔ ماضی میں میرے

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

ساتھ جو ہوا، جس نے کیا، جو بھی اس سب کا ذمہ دار تھا میں یہ سب سوالات اپنے دل و دماغ سے نکال دینا چاہتی ہوں۔ اب تک ہر چیز کے لیے تمہیں موردِ الزام ٹھہراتی آئی ہوں لیکن قدرت نے ایک چیز مجھے بڑی اچھی طرح سمجھا دی ہے کہ جو کچھ ہوا وہ میری قسمت میں لکھا تھا اور ایسا ہی ہونا تھا۔ اس رات تم نہ آتے تو تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا۔ قسمت کے لکھے سے آج تک کوئی لڑ نہیں پایا تو فضول میں لکیر پیٹنے کا فائدہ؟ اس لیے میں اب تم سے جڑے اس رشتے کو قبول کرنا چاہتی ہوں، میری خواہش ہے کہ ہم دونوں بھی دلوں سے سارے کلفتیں، ساری ناراضگیاں اور نفرتیں مٹا کر نارمل کپلز کی طرح رہیں۔ معلوم نہیں اور کتنی زندگی باقی ہے لیکن میں اپنی آنے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

والی زندگی کے ہر ہر پل میں تمہارے ساتھ ڈھیروں خوشیاں کشید کرنا چاہتی ہوں لیکن۔۔۔ "بات کرتے کرتے وہ پھر رکی تھی۔ ساحر جو اس کے لبوں سے آزاد ہوتے ان الفاظ میں کھویا تھا اس کی ادھوری بات پر چونکا۔

لیکن۔۔۔؟ "وہ اس لیکن کے بعد کا جواب جاننے کا متمنی تھا۔"

میری ایک بات مانو گے؟ "دانین نے سابقہ جملہ مکمل کیے" بغیر سوال کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ کو لگتا ہے کہ میں کبھی آپ کو کسی بات کے لیے انکار" کر سکتا ہوں؟ "مقابل کی طرف سے سوال کے بدلے سوال آیا تھا۔ دانین نے مزید کچھ کہنے کی بجائے وہ مخملی باکسز اس کی جانب بڑھائے۔

یہ میرے سب زیورات ہیں۔ جو میری مما کے تھے وہ بھی" اور جو سسرال کی طرف سے شادی پر ملے وہ بھی۔ ان کے علاوہ میرے اکاؤنٹ میں بھی ایک خطیر رقم پڑی ہے اور لاہور میں خاصا بڑا گھر بھی ہے جسے اگر سیل کریں تو ہمارے پاس ایک بڑی اماؤنٹ جمع ہو سکتی ہے۔ "وہ سے اپنے اثاثہ جات گنوا رہی تھی۔ ساحر نے حیران نگاہوں سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن آپ مجھے کیوں بتا رہی ہیں یہ"
سب؟ اور یہ زیورات۔۔۔۔ میں کیا کروں ان کا؟ مجھے کیوں
دے رہی ہیں آپ؟ "وہ اب تک دانین کی باتوں کا مقصد
نہیں سمجھ پایا تھا۔

میں چاہتی ہوں یہ زیورات بیچ کر اور میرے اکاؤنٹ میں"
"موجود رقم کو ملا کر تم کوئی چھوٹا موٹا بزنس اسٹارٹ کر لو۔
دانین نے بالآخر مدعے کی بات کر ہی دی تھی اور جب ساحر
اس کی بات کی تہہ تک پہنچا تو پیشانی پر ان گنت بل واضح
ہونے لگے۔

Classic Urdu Material ISBN#10132021209

دیکھو۔ ہمارے اس رشتے میں جو سب سے بڑی پرابلم ہے یا"
جو چیز مجھے تم سے بدگمان کرتی ہے وہ تمہاری جاب ہے۔ ٹھیک
ہے تم مجھے نہیں بتانا چاہتے کہ تم کیا کرتے ہو، اٹس اوکے۔
لیکن تم یہ جاب چھوڑ کر اپنا بزنس بھی تو شروع کر سکتے ہو۔
شروع میں مشکل ہو گی لیکن ہمت کرنے سے سب کچھ سیٹل
ہو جائے گا۔ اگر مزید پیسوں کی ضرورت ہوئی تو میں۔۔۔ "وہ
اپنی ہی رو میں نہ جانے کیا کیا کہتی جا رہی تھی جب ساحر کے
چہرے کے تاثرات پر نظر پڑی تو اسے ٹھٹھک کر خاموش ہونا
پڑا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

یہ زیورات جا کر واپس اپنی الماری میں رکھ دیجیے۔ کسی اور" وقت کام آئیں گے۔ "ساحر کا لہجہ سپاٹ سا تھا۔ چہرے پر بھی سرد مہری چھا گئی تھی۔

لیکن ساحر۔۔۔ "دانین جانتی تھی کہ اس کی جانب سے ایسے" ہی کسی ری ایکشن کا سامنا کرنا پڑے گا تبھی وہ ذہن میں بہت سے ڈائیلاگز ترتیب دے کر آئی تھی۔

!اس معاملے پر میں آپ سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا دانین" بہتر ہو گا کہ آپ اس بات کو یہیں ختم کر دیں۔ "ساحر کا لہجہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

کسی بھی قسم کے جذبے سے عاری تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے دانین کی یہ بات بہت ناگوار گزری ہے۔

تم نے ابھی کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ تم میری کسی بات سے" انکار نہیں کر سکتے۔ "دانین آج ہمت نہیں ہارنا چاہتی تھی۔

سوائے اس ایک بات کے۔ اور یہ بات آپ اچھی طرح سے" جانتی ہیں۔ "ساحر نے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا۔ دانین کتنے ہی پل اس کے بے تاثر چہرے کو دیکھے گئی۔ وہ اسے نظرانداز کرتا پھر سے لیب ٹاپ اٹھا چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ "بہت سوچ سمجھ کر دانین نے" یہ نکتہ اٹھایا تھا۔ ساحر نے اس کے عجیب سے لہجے پر چونک کر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر بڑے ناقابل فہم سے تاثرات تھے اور بات کرنے کا انداز عجیب تر۔

جب ہم ہنی مون پر گئے تھے تب وہاں ایک رات تم نے" مجھے سوتا ہوا سمجھ کر محبت کا اظہار کیا تھا۔ یہ اقرار کیا تھا کہ تمہیں پہلی ملاقات میں ہی مجھ سے محبت ہوئی تھی۔ میں اس وقت سو نہیں رہی تھی۔ تمہارا ہر لفظ سنا تھا میں نے۔ "وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی یاددہانی کروا رہی تھی۔ لیکن اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وقت، ان لمحات میں یہ یاددہانی کروانے کا مطلب؟ ساحر کو یہ بات الارمنگ لگی تھی۔

اس سب کا یہاں کیا ذکر؟ "وہ دل میں اٹھتے سوال کو زبان" دے گیا۔

میں آج جاننا چاہتی ہوں کہ تمہیں میں زیادہ عزیز ہوں یا" تمہاری جاب۔ "وہ اسے چوائس کا حق دے رہی تھی شاید۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320210 9

آپ کا میری جاب کے ساتھ کیا مقابلہ دانین !بے وقوفی "
والی باتیں مت کریں۔ "ساحر اسے ڈپٹتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا
تھا کہ وہ جانتا تھا بحث کرنے سے بات مزید بڑھے گی اس لیے
منظر سے ہٹ جانا بہتر تھا۔

بے وقوفی کی باتیں نہیں ہیں یہ۔ "دانین نے تیزی سے اپنی"
جگہ سے اٹھتے ہوئے اسے بازو سے تھام کر جارحانہ انداز میں
اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔ ساحر اس کے اس روپ پر حیران
ہوا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آج تمہیں فیصلہ کرنا ہو گا ساحر !اگر تمہیں اپنی جاب اور مجھ"
"میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو تم کس کا انتخاب کرو گے؟
وہ ضدی لہجے میں اس کا راستہ روکے کھڑی تھی۔

دانین میرا دماغ خراب مت کریں۔ کہا نا مجھے اس بارے میں"
کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ اپنے اشتعال پر قابو پاتا ضبط سے کہہ
گیا۔

لیکن مجھے کرنی ہے بات۔ مجھے جواب چاہئیے۔ میں جاننا چاہتی"
ہوں کہ تمہاری زندگی میں میں کس مقام پر ہوں، میری کیا
"حیثیت ہے تمہارے نزدیک۔ تم میرے لیے کیا کر سکتے ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دانین کا انداز اٹل تھا جیسے آج جواب لیے بنا وہ وہاں سے ہٹنے والی نہیں تھی۔ ساحر نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا۔

جواب جاننا چاہتی ہیں نا آپ؟ تو سنیں۔ ہاں محبت کرتا ہوں" میں آپ سے۔ آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں، کسی بھی حد سے گزر سکتا ہوں۔ لیکن میری جاب میرا جنون ہے۔ اور اگر محبت اور جنون میں سے کسی ایک چیز کا انتخاب کرنا ہو تو میرا انتخاب ہمیشہ میرا جنون ہو گا۔ آپ سے محبت اپنی جگہ لیکن اپنی جاب پر میں آپ جیسی ہزاروں محبتیں قربان کر سکتا ہوں۔ آپ لاکھ عزیز سہی لیکن میری اولین ترجیح میری جاب رہے گی۔ مل گیا جواب؟ اب بہتر ہو گا آئندہ اس حوالے سے کوئی

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

سوال لے کر میرے پاس مت آئیں آپ۔ "چبا چبا کر ہر لفظ کہتا وہ دانین کی پھیکی پڑتی رنگت کو نظر انداز کرتا جا چکا تھا جبکہ وہ۔۔۔ جسے یہ خوش گمانی تھی کہ اپنی محبت کا واسطہ دے کر وہ ساحر سے اپنی بات منوا لے گی اس کی ساری خوش فہمیاں ہوا ہو چکی تھیں۔ بے وقعتی کا احساس اس قدر شدید تھا کہ اسے اپنے وجود کا بوجھ اٹھانا مشکل ترین امر لگنے لگا۔ گرنے کے سے انداز میں نیچے بیٹھتی وہ ہر پل بڑھتی اذیت کے حصار میں تھی۔ کانوں میں بار بار ساحر کی آواز گونج رہی تھی۔ تکلیف دہ آواز۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

****

وہ تیز قدموں سے چلتا آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر کی جانب بڑھ رہا تھا جب سیل فون کی بجتی رنگ ٹیون پر چونکا. آنکھوں سے گاگلز اتارتے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ سے جینز کی جیب سے فون نکالا تو اسکرین پر کوئی انجان نمبر جگمگا رہا تھا. ساحر کی آنکھیں سکڑیں. اس وقت اسے بہت ضروری کام تھا تبھی کال ریسیو کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہ مرر ڈور کی جانب بڑھا. ہاتھ دروازے کی جانب بڑھایا ہی تھا جب پھر سے بجتے فون نے اس کا موڈ خراب کیا.

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

ہیلو "!فون کان سے لگاتے ہوئے کوفت سے کہا تھا .دوسری"
.جانب چند پل کی خاموشی چھائی رہی

اگر زبان ساتھ نہیں دے رہی بات کرنے کے لیے تو فون"
کیوں کیا ہے؟ "مقابل کی خاموشی پر جھنجھلاہٹ کے
.باعث ساحر کا لہجہ بگڑا

سنا ہے بہادر ,نڈر,خطروں سے کھیلنے والا آئی ایس آئی ایجنٹ"
میجر ساحر لغاری جو کسی بات سے نہیں ڈرتا تھا اب اس کی
زندگی میں بھی ایک کمزوری آ چکی ہے " .دوسری جانب سے

Classic Urdu Material ISBN#1023202109

بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا گیا تھا .ساحر اس آواز پر چونکا.

"پیشانی پر بل پڑے" .کون ہو تم؟

"اتنی جلدی بھول گ ئے؟ کہا تھا نا میں واپس ضرور آؤں گا" میجر ساحر؟ دیکھو کتنا پابند ہوں میں اپنے وعدے کا .تمہیں زیادہ انتظار تو نہیں کروایا نا میں نے؟ "دوسری جانب موجود شخص کا لہجہ استہزائیہ تھا.

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

سنجے ورما؟؟ "ساحر کے لبوں سے بے یقینی بھرے الفاظ برآمد" ہوئے .اس شخص کا لب و لہجہ ,بات کرنے کا انداز ,اس کی یہ .آواز اور مکروہ ہنسی,ہاں یہ وہی تھا .سنجے ورما

.یادداشت اچھی ہے تمہاری میجر !اور پسند اس سے بھی اعلیٰ" ماننا پڑے گا,کمزوری ڈھونڈی بھی تو اتنی خوبصورت؟ سوچو اگر کسی کمبخت کا دل تمہاری اس خوبصورت سی کمزوری ...اوپس سوری !میرا مطلب تمہاری اس خوبصورت سی بیوی پر آ گیا اور اس نے تمہاری بیوی کو اغواء کر لیا تو؟؟ "سنجے ورما کا لہجہ محظوظ کن تھا .یوں جیسے وہ اس ٹیلی فونک گفتگو سے بے حد .لطف اندوز ہو رہا ہو

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بکواس بند کرو اپنی " .ساحر مٹھیاں بھینچتے ہوئے غرایا .پیشانی"
.کے بل گہرے ہوئے تھے .آنکھوں سے سختی جھلکنے لگی تھی
ایک دوسرے میں سختی سے پیوست لب ,ماتھے کی ابھرتی نسیں
اور سرخ پڑتی آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ اس وقت
.ضبط کی انتہاؤں کو چھو رہا ہے

ارے !غصہ کیوں آ رہا ہے تمہیں؟ بکواس تھوڑی کر رہا"
ہوں .میں تو تعریف کر رہا ہوں تمہاری بیوی کی .ویسے لائٹ
پنک کلر بہت جچتا ہے اس پر .ہے نا؟؟ "سنجے ورما ساحر کی
کیفیت سے حظ اٹھا رہا تھا جیسے وہ براہ راست ساحر کے چہرے

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کے تاثرات ملاحظہ کر رہا ہو .ڈور ناب پر ساحر کی گرفت سخت ہوئی .ذہن میں صبح کا منظر ابھرا جہاں وہ لائٹ پنک کلر کے لباس میں خفا خفا سی گھر سے نکلنے کو تیار تھی .اس کا مطلب سنجے ورما ہوا میں تیر نہیں چلا رہا تھا .یقیناً اس وقت وہ اس کے آس پاس تھا .اس لڑکی کے قریب جو ساحر لغاری کی کمزوری تھی. ساحر نے آنکھیں بند کیں .کنپٹی مسلتے ہوئے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی .جب آنکھیں کھولیں تو آنکھوں میں سرخ ڈورے سے تیرتے نظر آئے .چہرے پر خطرناک حد تک سنجیدگی طاری تھی.

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دیکھو سنجے ورما !جو بھی معاملہ ہے مجھ سے ڈیل کرو .مرد ہو"
تو مجھ سے مقابلہ کرو .میری فیملی کو درمیان میں لانے کی
.ضرورت نہیں ہے ".وہ چبا چبا کر ہر لفظ ادا کر رہا تھا

فیملی تو درمیان میں آ چکی ہے .وہ کہاوت تو سنی ہو گی نا تم"
نے کہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہے .تو ہماری اس جنگ
میں تمہاری فیملی کو لانا بھی جائز ہے .بہت فخر ہے نا تمہیں اور
تمہاری آئی ایس آئی کو کہ تم لوگ اپنے ہم وطنوں کو بچاتے
ہو ,ان کی حفاظت کرتے ہو .تو چلو ایک آزمائش ہو جائے؟
اب اپنی بیوی کو بچا سکتے ہو تو بچا لو .تمہاری بیوی تم سے آدھے
گھنٹے کی مسافت پر ہے اور مجھ سے فقط آدھے منٹ کی دوری

Classic Urdu Material USB#1013320109

پر. دیکھتے ہیں کتنے قابل ہو تم .آدھے گھنٹے میں بچا سکتے ہو اسے تو بچا لو ورنہ " ....سنجے ورما نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کر دی .ساحر کا خون کھول اٹھا تھا .آنکھیں سختی سے میچے ,کنپٹی مسلتے ہوئے وہ شاید فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس وقت کیا کرے .آنکھیں کھولیں تو ان میں قطعی پن نظر آیا گویا فیصلہ ہو چکا تھا .دروازے کے ہینڈل پر رکھا اس کا ہاتھ ڈھیلا ہوا .اگلے ہی پل وہ پلٹ کر تیز قدموں سے چلتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا ,ساتھ ہی کوئ نمبر ڈائل کیا .لیکن وہ کال ریسیو نہیں کر رہی تھی

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

پک اپ دا کال ". مسلسل گاڑی کی اسپیڈ بڑھاتے ہوئے اس پر"
جھنجھلاہٹ سوار ہونے لگی .پانچویں بار ٹرائے کرنے پر بالآخر کال
.ریسیو کر لی گئ تھی

.ایسی کونسی آفت آ گئ ہے جو بار بار فون کیے جا رہے ہو"
جب کال ریسیو نہیں کی جا رہی تو یہ بات تو سمجھ میں آ جانی
چاہیے کہ اگلا بندہ آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا ".دوسری
.جانب سے کڑوے لہجے میں کہا گیا تھا

کہاں ہیں آپ اس وقت؟؟ "ساحر نے اس کی بات اور انداز"
.کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تمہیں اس سے کیا؟ جہاں بھی ہوں میں ".لہجہ سرکشی لیے"
.ہوئے تھا .ساحر نے لب بھینچے

دانین میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے .بحث کرنے کی"
بجائے صاف صاف بتائیں کہ آپ اس وقت کہاں ہیں؟ "ساحر
کا لہجہ سرد تھا .عام حالات میں شاید وہ کبھی اس لب و لہجہ میں
اس سے مخاطب نہ ہوتا لیکن اس وقت اس کا موڈ حددرجہ
خراب تھا .ایک تو پہلے ہی پرسوں رات کی وہ بحث، اس کے
بعد دانین کی ناراضگی اور اب سنجے ورما کی یہ کال۔ دانین کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

فکر میں پاگل ہو رہا تھا وہ .وہ بے وقوف لڑکی خود نہیں جانتی
.تھی کہ اس کی جان شدید خطرے میں ہے

آفس کے قریب ویفلز کافی شاپ میں موجود ہوں ".وہ شاید"
.اس کے لہجے سے خائف ہو گئ تھی تبھی بتا گئ

فوراً سے پہلے وہاں سے نکلیں اور اپنے آفس پہنچیں .میں بھی"
.کچھ دیر تک وہیں پہنچ رہا ہوں ".ساحر نے حکم سنایا

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

لیکن ہوا کیا ہے؟؟ تم ایسے کیوں بات...؟؟ "دانین نے گویا"
.احتجاج کرنا چاہا تھا لیکن ساحر نے اس کی بات کاٹ دی

یہ بحث بعد کے لیے اٹھا رکھیں دانین !ابھی آپ سے جتنا کہا"
ہے اتنا کریں .ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر اس کافی شاپ
سے نکلیں ".ساحر کا لہجہ سنجیدگی لیے ہوئے تھا .دوسری جانب
.چند پل کی خاموشی چھائی

اوکے ".سپاٹ سے انداز میں کہہ کر فون کاٹ دیا گیا .ساحر"
نے تاریک اسکرین کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لی .پھر فون ڈیش
.بورڈ پر ڈالا اور ایکسلریٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھا دیا

Classic Urdu Material USB#1013320109

»»»»»»»»»»»»»»»»

دانین کے آفس کے قریب پہنچ کر اس نے ایک بار پھر دانین کو کال کرتے ہوئے تسلی کی تھی کہ وہ کافی شاپ سے نکل کر اپنے آفس پہنچ چکی ہے۔اس کی سلامتی پر سکون محسوس کرتے ہوئے اس کا رخ اب ویفلز کافی شاپ کی جانب ہی تھا۔ گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے وہ گاڑی سے اترتا تیز قدموں سے اس کافی شاپ میں داخل ہوا۔اس کی بھٹکتی نگاہیں چاروں جانب گھومتیں کسی مشکوک بندے کی تلاش میں تھیں۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ دانین کا صرف ایک بہانہ تھا۔ مقصد اسے یہاں اس کافی شاپ میں بلوانا تھا اور اگر ایسا تھا تو یقیناً سنجے ورما بھی یہیں آس پاس موجود ہو گا۔ چوکنی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لینے پر بھی ساحر کو نہ تو سنجے ورما کہیں دکھائی دیا تھا اور نہ کوئی ایسا شخص جس پر سنجے ورما کا آدمی ہونے کا گمان کیا جا سکے۔ کچھ سوچتے ہوئے ساحر نے اپنا فون نکالا اور قریباً آدھا گھنٹہ پہلے جس نمبر سے سنجے ورما کی کال آئی تھی وہی نمبر ملاتے ہوئے فون کان سے لگایا۔ ساتھ ہی کافی شاپ میں موجود ہر فرد کا بغور جائزہ لیا کہ کس کے فون پر بیل ہوتی ہے یا کون اچانک فون کی جانب متوجہ ہوتا ہے لیکن وہاں موجود کسی فرد کے تاثرات میں تبدیلی نہیں آئی تھی۔ سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ سنجے ورما کے نمبر پر بیل جا رہی تھی لیکن اس نے کال ریسیو نہیں کی تھی۔ ساحر نے ایک تصویر نکالی اور کاؤنٹر کی جانب بڑھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013920109

ایکسکیوزمی !کیا آج ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ شخص آپ کی کافی"
شاپ میں آیا تھا؟ یہ یا اس سے مماثلت رکھنے والے کسی شخص
کو آپ نے دیکھا ہو؟ "کاؤنٹر پر موجود اس کم عمر لڑکے کو سنجے
ورما کی تصویر دکھاتے ہوئے ساحر نے سوال کیا تھا۔ اس لڑکے
نے جواباً نفی میں سر ہلایا۔ ساحر نے لب بھینچتے ہوئے فون
واپس جیب میں رکھا۔ شہادت کی انگلی سے کنپٹی مسلتے ہوئے چند
لمحے کچھ سوچا، ایک طائرانہ نگاہ دوبارہ کافی شاپ میں موجود تمام
لوگوں پر ڈالی، پھر ایگزٹ ڈور کی جانب بڑھ گیا۔ اپنی گاڑی
کے قریب پہنچ کر اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا
جب نگاہ ڈرائیونگ سیٹ پر رکھے پیپر تک گئی۔ ساحر نے ماتھے
پر سلوٹیں لیے وہ پیپر اٹھایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1015202109

تمہاری بیوی کی قسمت اچھی تھی جو آج بچ گئی۔ لیکن ہر بار"
"قسمت ساتھ دے یہ ضروری تو نہیں۔

تحریر میں چھپی دھمکی کو سمجھ کر ساحر لب بھینچ گیا تھا۔ طیش بھری نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا تھا لیکن نگاہیں مایوس لوٹی تھیں۔اس کاغذ کے کئی ٹکڑے کرتے ہوئے ساحر نے اسے قریبی ڈسٹ بن میں اچھالا تھا۔ پھر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی وہاں سے نکال لے گیا۔

****

Classic Urdu Material USB 1013202109

جب آفس کے لیے ریڈی ہو جائیں تو بتا دیجیے گا۔ آج سے" آپ کی پک اینڈ ڈراپ کی ذمہ داری میں لے رہا ہوں۔ آفس کنوینس کے لیے منع کر دیں کہ وہ آپ کو لینے نہ آئیں۔ "وہ چائے کا کپ لیے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب کاؤچ پر بیٹھے، اخبار کی سرخیاں پڑھتے ہوئے ساحر نے اسے مخاطب کیا۔ دانین کے قدم پل بھر کو رکے تھے۔

تمہیں زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی تمہاری" اور میری ٹائمنگز میں بہت فرق ہے۔ تمہیں جلدی نکلنا ہوتا ہے جبکہ میں تم سے آدھا گھنٹہ لیٹ جاتی ہوں۔ "وہ ساحر کے سنجیدہ لہجے پر صاف انکار نہیں کر پائی تھی تبھی عذر تلاشا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

وہ مینیج کرنا میرا کام ہے۔ آپ کو اس فکر میں پڑنے کی"
ضرورت نہیں ہے۔ "ساحر کی نگاہیں اب بھی اخبار پر جمی
تھیں۔ لہجہ حتمی تھا۔ دانین نے سلگتے ہوئے ترچھی نگاہوں سے
اسے دیکھا۔

لیکن مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔ گھر میں تمہیں برداشت"
کرتی ہوں یہ کافی نہیں ہے؟ باہر تو کھل کر سانس لینے دو
مجھے۔ "اس کا لہجہ تلخ تھا۔ اب کی بار ساحر نے نگاہ اٹھا کر اس
کی جانب دیکھا۔ پھر نیوز پیپر ایک جانب رکھتا اٹھ کر اس کی
جانب بڑھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

میں نے چوائس کا اختیار نہیں دیا آپ کو۔ اگر آپ میری"
موجودگی سے یا میرے اس قدم سے تنگ پڑتی ہیں تو بھی مجھے
کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر آپ کو یہ جاب کرنی ہے تو آپ
آفس جائیں گی بھی میرے ساتھ اور واپس بھی میرے ساتھ
آئیں گی۔ آفس ٹائمنگز میں آفس سے باہر نہیں نکلیں گی۔ لنچ
کرنا ہو تو گھر سے بنا کر لے جائیں یا آفس کی کینٹین سے کریں
گی۔ دیٹس اٹ !اور۔۔۔۔ اگر یہ سب باتیں آپ کے لیے
ناقابل منظور ہیں تو آپ آج سے گھر بیٹھ رہی ہیں۔ آپ کا
استعفٰی میں خود آپ کے آفس پہنچا دوں گا۔ "ایک ایک لفظ پر
زور دیتا وہ دانین کو وہی پہلے والا اجنبی سا ساحر لگا تھا۔ اس کا

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

وہ کیئر نگ انداز، محبت بھرا لہجہ، فکر بھری نگاہیں۔ کچھ بھی تو نہ تھا۔

"تم کس حق سے مجھ پر یہ پابندیاں لگا رہے ہو؟ جب تم مجھے اپنے معاملات میں بولنے کا حق نہیں دیتے تو پھر تمہیں بھی کوئی حق نہیں کہ مجھ پر رعب جماؤ یا میرے معاملات میں انٹرفئیر کرو۔ "وہ تڑخ کر رہ گئی تھی اس انداز، اس لب و لہجے پر۔

"جانین نو مور آرگیومینٹس !جا کر آفس کے لیے ریڈی ہو جائیں۔ "ساحر نے بات سمیٹی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔ اور یہ اچانک تمہیں ہوا کیا"
ہے؟ کس چیز کا خوف لاحق ہو گیا ہے تمہیں؟ کبھی اچانک مجھے
کال کر کے کہتے ہو کہ کافی شاپ میں کیوں موجود ہو واپس
آفس جاؤ، کبھی زبردستی خود پک اینڈ ڈراپ دینے کی بات
کرتے ہو۔ یہ رعب، یہ لہجہ، یہ انداز۔۔۔ کیا مطلب کیا ہے
اس سب کا؟ میری لائف پر میرا اپنا بھی کوئی حق ہے یا نہیں؟
اعتبار نہیں ہے کیا مجھ پر؟ یہ بے اعتباری کیوں؟ تمہیں کیا لگتا
ہے تم میری نگرانی نہیں کرو گے تو میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ
جاؤں گی؟ یا تم میرے ساتھ نہیں ہو گے تو کوئی کھا جائے گا
مجھے؟ پچھلے دو ماہ سے بھی میں آفس کی ہی کنوینس استعمال کر

Classic Urdu Material ISBN#1012320219

رہی ہوں۔ اس عرصے میں تو کچھ نہیں ہوا تو اب اچانک سے یہ پہریداریاں کیوں؟ "وہ خود بھی بے خبر تھی کہ طیش کے عالم میں وہ کیا کیا بولے جا رہی ہے۔

بس؟ ہو گیا؟ یا کچھ اور بولنا باقی ہے؟ "اس کی اتنی لمبی" تقریر کا بھی ساحر پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کا لہجہ اب بھی پرسکون تھا۔

تم اتنے ڈھیٹ کیوں ہو؟ "اپنی ہر بات بے اثر جاتی دیکھ کر" دانین چڑ گئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آپ اتنی بدتمیز اور خود سر کیوں ہیں؟ "سوال کے بدلے"

سوال کر کے مقابل نے اسے لاجواب کیا تھا۔ وہ چند لمحے اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورتی رہی۔ پھر پیر پٹختی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ساحر نے گہری سانس فضا کی سپرد کی تھی جیسے نہ جانے کتنا بڑا معرکہ سرانجام دیا ہو۔

****

Classic Urdu Material ISBN 1013320210

وہ اس وقت طارق کے گھر اس کے اسٹڈی روم کی کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔ چہرے پر اضطراب رقم تھا جبکہ کچھ فاصلے پر ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑے طارق کے چہرے پر سوچوں کی پرچھائیاں تھیں۔

جو کچھ تم نے بتایا اس سب کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا تو یہی" مشورہ ہے ساحر کہ دانین کو اپنی جاب کے متعلق اور اس کے ارد گرد منڈلاتے خطرے سے آگاہ کر دو۔ سنجے ورما انسان نہیں درندہ ہے جس کے دل میں رحم نام کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی نظر اگر دانین پر پڑ چکی ہے تو تمہیں ٹارچر کرنے کے لیے وہ دانین کو تکلیف دینے سے باز نہیں آئے گا۔ پروفیشنل سے زیادہ یہ اب تمہاری پرسنل لائف کا سوال ہے۔ اپنی جاب

Classic Urdu Material USBN#1013320199

کو راز رکھتے رکھتے ایسا نہ ہو کہ کوئی ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑ جائے۔ دانین کو اس سب کا علم ہو گا تو وہ بھی ہوشیار رہے گی اور سنجے ورما کے کسی جھانسے میں نہیں آئے گی۔ "بہت سوچ سمجھ کر طارق نے اس مسئلے کا حل نکالا تھا۔

نہیں بتا سکتا نا یار "!کھڑکی کے پار بھاگتی دوڑتی زندگی پر" نگاہیں جمائے ساحر کے لہجے میں بے بسی در آئی تھی۔

کیوں نہیں بتا سکتے؟ بیوی تو ہمراز ہوتی ہے۔ اس سے ہر راز" شئیر کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ایک اس بات کی وجہ سے تمہاری ازدواجی زندگی خطرے میں ہے ساحر !اور اگر تم دانین

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کو اپنے راز سے آگاہ کر دو گے تو تم دونوں کے درمیان یہ جو سرد مہری اور روز روز کی بحث چھڑ جاتی ہے کم از کم وہ تو ختم ہو گی۔ کب تک ایسے ہی اپنے اس رشتے کو لٹکائے رکھو گے؟ آگے بڑھو یار !اس رشتے کی خوبصورتی کو محسوس کرو۔ "طارق اس کا کولیگ ہونے سے زیادہ اس کا اچھا دوست تھا۔ عمروں میں واضح فرق ہونے کے باوجود وہ دونوں ایک دوسرے سے بے تکلف تھے اور طارق اپنی زندگی سے کشید کیے گئے تجربے سے ساحر کو وقتاً فوقتاً مختلف مشوروں سے بھی نوازتا رہتا تھا۔ ساحر اور دانین کے درمیان تناؤ کی کیفیت اور اس تناؤ کی وجہ سے وہ بخوبی واقف تھا تبھی مخلصانہ مشورہ دیا تھا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

تم نے زندگی کے اتنے سال اس فیلڈ میں گزار دیئے۔ تم نے" آج تک بھابھی کو کیوں نہیں بتایا اپنی جاب سے متعلق؟ "ساحر نے سوالیہ نگاہوں سے طارق کی جانب دیکھا تھا۔ اس کی بات سن کر طارق کا قہقہہ بلند ہوا۔ وہ اس بات پر ہنستا چلا گیا تھا۔

میں نے کوئی جوک تو نہیں سنایا تمہیں۔ پھر یہ ہنسی کس " خوشی میں آ رہی ہے؟ "ساحر نے ابرو اچکاتے ہوئے خفگی سے اسے گھورا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

سوری یار !تمہاری بات سے اچانک ایک خیال آ گیا میرے"
دماغ میں تو ہنسی روک نہیں پایا۔ "طارق نے اپنی ہنسی کنڑول
کی۔

ہنس لو۔ میں یہاں پریشان ہوں اور تمہیں مزاق سوجھ رہا"
ہے۔ "ساحر کا لہجہ خفا سا تھا۔

یار میں سوچ رہا تھا کہ بظاہر ہم مرد بہت بہادر نظر آتے ہیں"
لیکن ہر مرد کے گھر میں ایک شیرنی ہوتی ہے جس سے وہ
لازماً ڈرتا ہے۔ یو نو؟ بیوی نامی شیرنی۔ "طارق پھر ہنسنے لگا تھا۔
ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں پانی آ ٹھہرا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

طارق بی سیریس "!ساحر کا لہجہ اب کی بار وارننگ بھرا تھا۔"
طارق کی ہنسی اب تھم چکی تھی لیکن آنکھوں میں نمی اب بھی برقرار تھی۔ اس کی نگاہیں اب اپنے جوتوں پر جمی تھیں جن سے وہ اضطراری کیفیت میں فرش کو کھرچ رہا تھا۔

پتا ہے مرد کو سنگدل، پتھر دل جیسے القابات سے نوازا جاتا"
ہے لیکن کوئی ہم مردوں کے اندر چھپے اس چھوٹے بچے کو
پہچان نہیں پاتا جو حالات کی سنگینی کے باعث اندر ہی کہیں دب
جاتا ہے۔ احساسات، جذبات تو ہمارے بھی ہوتے ہیں لیکن کوئی
ان جذبات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ مرد کو جب بھی لکھا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گیا ظالم ہی لکھا گیا جبکہ عورت ہمیشہ، ہر دور میں مظلوم ٹھہری۔

مجھے کبھی کبھی رشک آتا ہے اپنی بیوی پر کہ وہ ایک عورت ہے۔ اس کے پاس اپنا دکھ سکھ کہنے کو میں ہوں، سر رکھ کر رونے کو اسے ایک کندھا میسر ہے لیکن میں اور میرے جیسا ہر مرد اپنے ہر دکھ، اپنی ہر اذیت کو دل میں دبا کر چہرے پر مسکراہٹ سجا لیتا ہے۔ تم نے ابھی پوچھا نا کہ میں نے کبھی اپنی بیوی کو اپنی جاب کے متعلق کیوں نہیں بتایا۔ سچ کہوں؟ کبھی کبھار بہت دل چاہتا ہے کہ دل میں چھپے ہر راز کو کھول کر اس کے سامنے رکھوں۔ اس پر یہ حقیقت منکشف کروں کہ کب کب وہ گھر میں پرسکون نیند کی آغوش میں سو رہے تھے اور میں موت کی دہلیز سے ہو کر پلٹا ہوں۔ کس کس لمحے انہیں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ذندگی کی فکروں سے آزاد رکھنے کی خاطر میں کفن باندھے خود دشمن کی پناہ گاہ تک گیا ہوں۔ ذندگی سب کو پیاری ہوتی ہے ساحر !بے شک یہ فیلڈ، یہ جاب ہمارا جنون ہے لیکن یہ احساس کبھی کبھار بہت تکلیف دیتا ہے کہ نہ جانے کس پل ہم دشمن کی گولی کا نشانہ بن کر موت کی آغوش میں جا سوئیں اور ہمارے اپنوں کو علم بھی تک نہیں ہو گا کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ "طارق کے لہجے میں نمی گھلی تھی۔ اس ہنستے مسکراتے انسان کی آنکھوں میں بھی آج پانی آن ٹھہرا تھا۔

میں نے بہت بار ہمت جمع کی کہ اسے سب کچھ بتا دوں۔" کوئی راز نہ رکھوں اس سے لیکن جب اس کے خوش باش

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

چہرے کو دیکھتا ہوں نا تو ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ میں اس کے چہرے پر اپنی موت کا خوف نہیں دیکھنا چاہتا۔ میں نہیں چاہتا کہ میری غیر موجودگی میں وہ میرے زندہ واپس آنے یا نہ آنے کی آس و یاس کے درمیان الجھی رہے۔ "طارق نے آنکھ سے چھلکتا آنسو انگلی کی پور پر لیتے ہوئے اسے بغور دیکھا۔ ساحر نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ پھر قدم قدم چلتا اس تک آیا اور اس کی طرف میز سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

حقیقت چھپانے کی ایک وجہ شاید ہمارے اندر کا ڈر بھی ہے۔" کسی کو کھو دینے کا ڈر۔ ہمارے متعلق جان کر نہ جانے کیا ردعمل ہو گا ان کا۔ سنا ہے لڑکیاں خواب دیکھتی ہیں کسی آرمی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آفیسر، کسی ایجنٹ کی ہمسفری کے۔ لیکن یہ سب بظاہر جتنا خوشنما اور دلفریب لگتا ہے حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے۔ کسی آرمی آفیسر یا کسی ایجنٹ کی ہمسفری آسان نہیں ہوتی۔ پل پل مرنا پڑتا ہے اس سفر میں۔ اپنے جذبات کو مارنا پڑتا ہے، اس ڈر میں جینا پڑتا ہے کہ نہ جانے کب قسمت میں زندگی بھر کا انتظار لکھ دیا جائے۔ شادی سے پہلے نازک خواب سجانے والی لڑکیاں شادی کے بعد اس خوف میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ جس کے ساتھ بوڑھا ہونے کی خواہش کو وہ دل میں جگہ دے رہی ہیں وہ گھر سے نکل کر نہ جانے زندہ واپس آئے گا یا کفن میں لپٹا۔ اور پتا نہیں آئے گا بھی یا نہیں۔ جب شادی کے بعد یہ سب فیس کرنا پڑے، اس ڈر کے ساتھ جینا پڑے تب لڑکیاں

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

اس زندگی پر ایک عام آدمی کی زندگی کو فوقیت دینے لگتی ہیں۔ میں جب بھی دانین کو یہ سب بتانے کے متعلق سوچتا ہوں یہی سوچ مجھے روک دیتی ہے۔ وہ جذباتی لڑکی ہے، کہیں ان حالات اور آنے والی پریشانیوں کو سوچ کر وہ مجھے چھوڑنے کا فیصلہ نہ کر لے۔ اس راز کی بدولت ہی سہی کم از کم ہم ساتھ تو ہیں۔ "کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں جمائے ساحر اپنے دل کی بات کہہ گیا تھا۔ طارق خاموش رہا تھا کہ ساحر کے کہے گئے ایک ایک لفظ سے متفق تھا وہ۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ہیلو !طارق تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ میں دو منٹ تک"
تمہارے گھر کے باہر آ رہا ہوں۔ مجھے وہیں ملو۔ ارجنٹ "!صبح کا
ملگجا سا اندھیرا ابھی قائم تھا جب طارق کے فون پر ساحر کی کال
آئی۔ وہ کال سننے کے بعد مندی مندی آنکھوں سے دیوار گیر
گھڑی پر وقت دیکھتا اٹھا۔ ایک بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے وہ ایک
نظر برابر سوتی بیوی پر ڈالتا بستر ہٹاتا اٹھا۔ منہ پر پانی کے
چھپاکے مارتا وہ چہرہ خشک کیے بغیر ہی شرٹ پہنتا کمرے سے
نکل گیا تھا۔ مین گیٹ پر پہنچا تو ساحر کی گاڑی رکتی دکھائی دی۔

کہاں کی تیاری ہے اتنی صبح؟ "طارق نے برابر کی سیٹ پر"
اس کا چھوٹا سفری بیگ دیکھا تو مصافحہ کرتے ہوئے پوچھ لیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں شہر سے باہر۔ سوچا جاتے"
ہوئے تم سے ملتا جاؤں۔ اصل میں آج واپسی مشکل ہو گی تو ہو
سکتا ہے کل ہی واپس آؤں۔ دانین نے تو مکمل بائیکاٹ کر رکھا
ہے تو انہیں بتا بھی نہیں پایا۔ طارق تم سے ایک فیور چاہیے۔
ویسے تو میں نے چوکیدار رکھ لیا ہے، گھر پر ملازمہ سے بھی کہا
ہے کہ وہ آج رات دانین کے پاس رکے لیکن پھر بھی مطمئین
نہیں ہوں میں دانین کے حوالے سے۔ تم واقف ہو میرے
تمام تر خدشات سے۔ اس لیے اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو
بھابھی آج میرے گھر رک جائیں دانین کے ساتھ؟ بھابھی
سمجھدار ہیں اور پھر ایک سے بھلے دو۔ وہ دانین کے ساتھ ہوں

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گی تو مجھے دانین کی طرف سے زیادہ فکر نہیں ہو گی۔ سیکیورٹی کے انتظامات کر رہا ہوں میں لیکن اس میں ابھی کچھ وقت درکار ہے۔ اگر تم میری یہ مدد کر سکو تو آئی ول بی تھینک فل ٹو یو۔ "ساحر کا لہجہ درخواست لیے ہوئے تھا۔

ڈونٹ وری یار !اتنا ایکسپلین کرنے کی کیا ضرورت ہے؟" ایک رات کی ہی تو بات ہے۔ میں بھیج دوں گا رقیہ کو دانین کے پاس۔ اچھا ہے کچھ وقت میں بھی سکون سے گھر میں اکیلا گزاروں۔ خود کو اس گھر میں راجہ سمجھ سکوں۔ "طارق کا لہجہ شرارتی تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

سدھرو گے نہیں تم۔ واپس آ کر بتاؤں گا بھابھی کو تمہارے"

یہ نادر خیالات۔ "ساحر الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے گاڑی میں سوار ہوا۔

تم میرے دوست ہو اس لیے بھابھی کی چمچہ گیری دکھانے کی" ضرورت نہیں ہے۔ فون پر رابطے میں رہنا اور اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہنا۔ "طارق نے ہدایت کی تھی۔ ساحر اثبات میں سر ہلاتا گاڑی بڑھا لے گیا۔

****

Classic Urdu Material USB #1013320209

رات کے نو بج رہے تھے جب ساحر ایک خوبصورت ڈیزائن کی نازک سی رنگ پسند کرتا اس کی پیمنٹ کر کے جیولر کی دکان سے نکلا۔اس سرخ رنگ کے مخملی کیس کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتا وہ گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگا۔ایک ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ انلاک کرتے ہوئے اس نے کان میں لگی ڈیوائس کا بٹن دبا کر کال ریسیو کی۔

ہیلو "!چونکہ اس نے فون نکال کر نمبر چیک نہیں کیا تھا تبھی" بے خبر تھا کہ کس کی کال ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"!امید ہے مزاج بالکل ٹھیک ہوں گے تمہارے ساحر لغاری"

دوسری جانب سے بڑے دوستانہ انداز میں کہا گیا تھا۔ ساحر کا ہاتھ ایک پل کو تھما۔ فون کے پار موجود شخص کی آواز کو وہ پہچان چکا تھا۔

کیوں فون کیا ہے؟ "خشک لہجے میں کہتے ہوئے ساحر نے" گاڑی اسٹارٹ کی۔

میں اتنے پیار سے تم سے بات کر دہا ہوں اور تم اتنی بے" رخی سے؟ ویری بیڈ "!سنجے ورما محظوظ ہوتے ہوئے بولا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320199

تمہاری بکواس سننے کا وقت نہیں ہے میرے پاس اس"
" لیے۔۔۔۔

کال کاٹنے کی غلطی مت کرنا ساحر لغاری !اس دن کافی شاپ"
کے باہر گاڑی میں میرا لکھا گیا نوٹ تو پڑھا ہی ہو گا۔ اس دن
تمہاری بیوی کی قسمت اس کا ساتھ دے گئی تھی لیکن آج بھی
ایسا ہو یہ ضروری تو نہیں۔ "سنجے ورما کے لہجے میں عجیب سا
سکون تھا۔ ساحر کی پیشانی پر ان گنت بل واضح ہونے لگے۔
اسٹیئرنگ پر گرفت بھی مضبوط ہو گئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ان گیدڑ بھبھکیوں سے تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟ ڈرتے ہو"
جو چھپ کر وار کر رہے ہو؟ مرد ہو تو سامنے آ کر مقابلہ کرو۔
لیکن تم سامنے کیوں آؤ گے۔ پہلے ایک بار میرے ہاتھوں مات
کھا چکے ہو نا۔ "ساحر کے لہجے میں کھلا چیلنج تھا۔ دوسری جانب
سنجے ورما کا قہقہہ سنائی دیا۔

سامنے بھی آؤں گا ساحر لغاری !انفیکٹ میں تو بے صبری سے"
اس دن کے انتظار میں ہوں جب تم سے میرا سامنا ہو گا لیکن
ایک بات تم لکھ کر رکھ لو۔ اس بار مات تمہارے حصے میں
آنے والی ہے اور میں اس بار بازی اس طرح پلٹنے والا ہوں کہ
تمہارے لیے شہہ مات کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے گا۔ میں خود

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

تمہیں مہلت دے رہا ہوں کہ زندگی کے چند دن گزار لو اپنی محبوب بیوی کے ساتھ۔ اس کے بعد تو تم سب کچھ کھو دو گے۔ بہت جلد تم سے روبرو ملاقات ہو گی کہ میں نے آج تک کسی کا اتنی بے صبری سے انتظار نہیں کیا جتنا تمہارا انتظار ہے مجھے۔ لیکن وہ کیا ہے نا کہ مجھے نئے نئے کھیل کھیلنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ بلیو می !تمہارے ساتھ، تمہارے جذبات، تمہاری بےقراریوں اور اضطراب کے ساتھ کھیلنے کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ پتا ہے اس دن جب تمہیں کافی شاپ میں داخل ہوتے دیکھا تو تمہاری آنکھوں میں ہلکورے لیتا وہ اضطراب، زندگی کی سب سے قیمتی شے کو کھو دینے کا ڈر مجھے بہت گہرا سکون دے گیا۔اس دن تمہارے چہرے پر رقم وہ بے قراری، غصہ، طیش مجھے یہ

Classic Urdu Material ISBN#0132021209

احساس دلا گیا کہ تیر ٹھیک نشانے پر لگا ہے۔ میرا ٹارگٹ تو تم ہو لیکن ٹارگٹ تک پہنچنے کے لیے مہرہ تمہاری بیوی بنے گی۔ تھوڑا دکھ تو ہو گا مجھے کہ وہ بے چاری خوامخواہ میرے اور تمہارے درمیان موجود نفرت کی بھینٹ چڑھ جائے گی لیکن اس کی وجہ صرف تم ہو گے۔ "سنجے ورما کی بات پر ساحر کا خون کھول اٹھا تھا لیکن وہ ضبط کر گیا تھا۔ جانتا تھا کہ اسے غصہ دلانا ہی سنجے ورما کا مقصد تھا۔

تم خواب دیکھتے رہ جاؤ گے سنجے ورما !لیکن تمہارے یہ خواب" کبھی پورے نہیں ہوں گے۔ آئی ایس آئی ایجنٹ ہوں میں۔ کوئی کچا کھلاڑی نہیں ہوں۔ اپنی بیوی کی حفاظت کیسے کرنی ہے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

میں یہ بہت اچھی طرح جانتا ہوں اس لیے اس کی فکر تم مت کرو۔ اپنے بارے میں سوچو۔ اس بار تم سے سامنا ہوا نا تو تم سے تمہاری سانسیں چھین لوں گا میں۔ ایک بار تو تم چھوٹ گئے لیکن دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔ "ساحر کے لفظ لفظ سے اعتماد جھلک رہا تھا۔

آہاں !آئی لائک یور کانفیڈنس۔ بائے دا وے !کیا تم جاننا" نہیں چاہو گے کہ میں اس وقت کہاں ہوں؟ "سنجے ورما کی بات پر ساحر الجھا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

تم اس وقت کہاں ہو یہ جاننے میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں"
لیکن بہت جلد میں تمہیں جہنم واصل۔۔۔۔ "بات کرتے کرتے
ساحر چونکا تھا۔ ساتھ ہی بریک پر پاؤں کا دباؤ بڑھایا تو گاڑی
چند جھٹکے کھاتی رکی تھی۔ ساحر کو اپنی سماعت پر دھوکے کا
گمان ہوا۔

ہیلو۔۔۔۔ "اسے لگا تھا شاید اس نے کچھ غلط سنا ہے لیکن"
نہیں۔ سنجے ورما کے عقب سے کسی کے بولنے کی آواز آ رہی
تھی اور وہ آواز بلاشبہ دانین کی تھی جو ملازمہ کو مخاطب کرتی
کافی کے جار کا پوچھ رہی تھی۔ اس کے بعد رقیہ بھابھی اور
دانین کے باتیں کرنے اور ہنسنے کی آوازیں بھی سنائی دینے لگی

Classic Urdu Material ISBN#1013302209

تھیں۔ ساحر کے رگ و پے میں سنسنی خیز لہر دوڑ گئی۔ تو کیا سنجے ورما اس کے گھر میں موجود تھا؟ دانین اور بھابھی کی آوازوں سے لگ رہا تھا کہ وہ دونوں گھر میں کسی دشمن کی موجودگی سے بے خبر تھیں لیکن۔۔۔ یہ احساس ساحر کی رگوں سے خون نچوڑنے کے لیے کافی تھا کہ سنجے ورما جیسا وحشی درندہ اس کے گھر موجود تھا اور گھر میں تین خواتین تھیں بس۔ چوکیدار تو باہر گیٹ کے پاس ہو گا۔ وہ دانین کے ساتھ ساتھ دو اور جانوں کو بھی خطرے میں ڈال چکا تھا۔

تمہاری خاموشی سے لگتا ہے کہ اپنی محبوب بیوی کی آواز سن" لی تم نے۔ یقیناً اندازہ ہو گیا ہو گا تمہیں کہ میں اس وقت

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کہاں ہوں اور کیا کر سکتا ہوں تمہاری بیوی کے ساتھ۔ کسی قسم کی حدبندیاں مجھے تم تک، یا تمہاری بیوی تک پہنچنے سے روک نہیں سکتیں۔ "سنجے ورما کا لہجہ اس بار سفاک ہوا تھا۔ ساحر کو لگا تھا جیسے اس کا دل مٹھی میں آ گیا ہو۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

سنجے ورما کی اپنے گھر موجودگی کا خیال اس کے حواس پر بجلی بن کر گرا تھا۔ اس کی مکروہ ہنسی کی آواز سماعتوں پر گراں گزرنے لگی تھی تبھی ساحر نے کال کاٹ دی۔ چند پل گہرے سانس لیتے ہوئے اس نے صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ گارڈ کے ہوتے ہوئے بھی سنجے ورما کا اس کے گھر میں موجود ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ وہ یقیناً گارڈ کو کوئی نقصان پہنچا چکا تھا اور اب دانین، ملازمہ اور رقیہ بھابھی اس کے نشانے پر تھیں۔ اپنے حواس کو یکجا کرتے ہوئے ساحر نے تیزی سے فون پر کوئی نمبر ملایا۔ سکرین پر دانین کا نمبر دکھائی دے رہا تھا۔ بیل جا رہی تھی لیکن دانین کال ریسیو نہیں کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#9781320219

دانین !پلیز فون اٹھاؤ۔ "ماتھے پر چمکتا پسینہ صاف کرتے" ہوئے اس کی انگلیاں اضطراری کیفیت میں بار بار اس کا نمبر ملا رہی تھیں لیکن فون ایک بار بھی ریسیو نہیں کیا گیا تھا۔ تیسری بار بھی ناکامی کا سامنا کرنے پر ساحر نے گھر کے لینڈ لائن نمبر پر فون کیا تھا لیکن اس نمبر پر کال ہی نہیں ہوئی تھی۔

اسے کیا ہوا؟ لینڈ لائن پر فون کیوں نہیں لگ رہا؟ "بڑبڑاتے" ہوئے اس نے دوبارہ ٹرائے کیا تھا لیکن نتیجہ حسب سابق تھا۔

دانین پک دا فون یار "!دوبارہ اس کا سیل نمبر ڈائل کرتے" ہوئے وہ جھنجھلایا تھا۔ کوئی نتیجہ نہ نکلتے دیکھ کر اس نے لب

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

بھینچے۔ گارڈ کا نمبر ملایا لیکن وہ نمبر بزی جا رہا تھا۔ پھر ذہن میں کوئی خیال آنے پر اس نے فوراً طارق کا نمبر ملایا۔ وہ جانتا تھا طارق جلدی سونے کا عادی ہے اسی لیے اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس وقت اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔ دوسری بیل پر طارق نے کال ریسیو کر لی تھی۔

ہیلو "!طارق کی نیند سے بھری آواز سنائی دی تھی۔"

"ہیلو طارق !رقیہ بھابھی کا فون نمبر سینڈ کر سکتے ہو کیا؟" ساحر نے اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ طارق نے اس کی بات سنتے ہوئے سامنے صوفے میں دھنسے

Classic Urdu Material ISBN#1013920199

اپنے دونوں بچوں کو دیکھا جو فون پر ابھی تک کوئی گیم کھیل رہے تھے۔

"ساحر تمہاری بھابھی تو اپنا فون گھر چھوڑ گئی ہے۔ بچوں کی ضد تھی کہ مما کو اگر جانا ہے تو فون انہیں دے کر جائیں اور بچے اب بھی گیمز کھیل رہے ہیں فون پر۔ کیوں سب خیریت ہے نا؟ "طارق اس کے لہجے کی پریشانی بھانپ گیا تھا شاید۔ ساحر نے چند لمحوں کا توقف لیتے ہوئے کنپٹی مسلی۔

"سنجے ورما میرے گھر میں گھس آیا ہے طارق "!ساحر کا لہجہ انتہائی دھیما اور بے بسی سے بھرا تھا۔

Classic Urdu Material USB#10232021109

واٹ؟ "طارق کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔"

ہاں طارق !وہ اس وقت میرے گھر میں ہے۔ اس کی کال" آئی تھی اور عقب سے میں نے دانین، بھابھی اور ملازمہ کی باتیں کرنے کی آواز سنی۔ گارڈ کو کال کی تو اس کا نمبر مصروف جا رہا ہے، لینڈ لائن کا نمبر لگ نہیں رہا اور دانین فون نہیں اٹھا رہی۔ اب پتا نہیں اس کا فون سائلنٹ پر ہے یا سنجے ورما نے اسے کوئی نقصان۔۔۔۔ "بات کرتے کرتے ساحر کی آواز بھرائی تھی تبھی وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

آئم سوری طارق !میں نے اپنی خودغرضی میں بھابھی کی جان" بھی خطرے میں ڈال دی۔ "چند پل کے توقف کے بعد اس نے کہا تھا۔

دماغ خراب ہے تمہارا؟ تمہیں سوری کہنے کی ضرورت نہیں" ہے۔ میں ابھی جاتا ہوں تمہارے گھر۔ کچھ نہیں ہو گا کسی کو بھی۔ "طارق فوراً شرٹ پہنتا، ریوالور میں بلٹس چیک کر کے اسے ساتھ لے کر بلیو ٹوتھ ڈیوائس فون کے ساتھ کنکٹ کرتا گھر سے نکلا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320209

تم اکیلے ہو طارق !اس کا مقابلہ نہیں کر پاؤ گے۔ ہمسائے"
میں سے کسی کو ساتھ لے جاؤ۔ میں بھی جلد سے جلد پہنچنے کی
کوشش کرتا ہوں۔ "ساحر نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔

میں یہاں وقت ضائع نہیں کر سکتا ساحر !مجھے جا کر پہلے"
سچویشن تو دیکھنے دو۔ سنجے ورما صرف تمہیں دھمکا رہا ہے، تمہاری
کمزوری سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اگر اسے دانین کو کوئی نقصان
پہنچانا ہی ہوتا تو کال کر کے تمہیں تمہارے گھر موجودگی کی
اطلاع نہ دیتا۔ "طارق نے گاڑی بیک کر کے گھر سے نکالتے
ہوئے جواب دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔ بلکہ ایک منٹ۔۔۔ میں تمہیں"
کال کرتا ہوں دوبارہ۔ ویٹ۔ "ساحر نے ذہن میں کوئی خیال
آنے پر کال کاٹی۔ پھر ایک ایمرجنسی نمبر ملا کر اپنے گھر کا
ایڈریس لکھوایا۔ اس کال سے فری ہوتے ہی اس نے دوبارہ
طارق کو کال ملائی تھی۔

میں نے ایمبولینس کو کال کی ہے۔ تمہارے پہنچنے تک"
ایمولینس بھی پہنچ جائے گی۔ کم از کم دو لوگ تو ہوں گے ہی۔
انہیں لے کر اندر جانا تاکہ سنجے ورما اگر جوابی کارروائی کرنے کی
کوشش کرے تو تم لوگ ہینڈل کر سکو اسے۔ "وہ دور بیٹھا بھی
جتنا کر سکتا تھا کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اوکے "!طارق نے جواب دیتے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی۔"

****

ساحر کے گھر کے باہر گاڑی روکتے ہوئے طارق ریوالور سنبھالتا گاڑی سے اترا تھا۔حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے چوکنے انداز میں گیٹ کی جانب بڑھتے ہوئے وہ گیٹ کے نزدیک پہنچ کر ٹھٹھکا۔گیٹ کے بنے ڈیزائن کے باعث اندر کے نظر آتے منظر میں دائیں جانب گیٹ کے نزدیک گارڈ اسٹول پر بیٹھا

ClassicUrduMaterial ISBN#10133202109

تھا۔ دیوار سے ٹیک لگائے وہ اپنے فون پر کسی سے لمبی گپ شپ کرنے میں مگن تھا۔ طارق نے لب بھینچے۔

ابے گدھے !گیٹ کھول۔ "دبی دبی آواز میں طارق نے اسے" مخاطب کیا تھا۔ رات کے اس سناٹے میں کسی آدمی کی آواز سن کر گارڈ چونکا۔ فون کی سکرین سے نگاہیں ہٹا کر بندوق پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ الرٹ ہوتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا لیکن طارق کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔ ساحر نے اسے جاب پر رکھتے ہوئے طارق اور اس کی بیوی کی تصویر دکھائی تھی کہ ان دو لوگوں کے علاوہ کوئی بھی شخص اجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہو۔

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

آپ اس وقت یہاں؟ "گیٹ کا چھوٹا دروازہ کھولتے ہوئے" اس نے لہجے میں بھی حیرت سموئی۔

زبان بند کر کے میرے ساتھ اندر آؤ۔ دھیان رکھنا کوئی" آہٹ نہ ہو۔ "اس کی کلاس لینے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے طارق اسے حکم دیتا دبے قدموں آگے بڑھا۔ گھر کے اندرونی حصے میں بالکل خاموشی تھی۔

Classic Urdu Material USB#1013320109

کچھ دیر پہلے یہاں کسی قسم کی کوئی آوازیں تو سنائی نہیں دیں"
تمہیں؟ "سرگوشی کے سے عالم میں طارق نے اس سے سوال
پوچھا تھا لیکن گارڈ کے نفی میں سر ہلانے پر اسے تھوڑا سکون
ملا۔ مرکزی دروازے کے قریب پہنچے تو اندر سے خواتین کی
باتوں اور ہنسی کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دی تھی۔ طارق نے
پرسکون سی سانس فضا میں خارج کی۔ پھر گارڈ کو جانے کا اشارہ
کیا۔ وہ بے چارہ اس عجیب و غریب رویئے پر حیران سا گیٹ
کے پاس چلا گیا۔

ساحر !یہاں تو سب نارمل ہے۔ گارڈ بھی ٹھیک ہے اور اندر"
بھی سب ٹھیک لگ رہا ہے کیونکہ اندر سے باتوں کی آواز آ رہی

Classic Urdu Material ISBN# 0132021 99

ہے۔ مطلب تینوں خواتین ریلیکس موڈ میں ہیں۔ لیکن پھر بھی میں اندر جا کر چیک کرتا ہوں ایک بار۔ تسلی کرنے کے بعد کال کروں گا۔ "ساحر کو مطلع کرتے ہوئے طارق نے مرکزی دروازے پر دستک دی۔ کچھ دیر بعد دروازے کے قریب قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔

کون؟ "ملازمہ کی آواز سنائی دی تھی۔"

طارق ہوں، ساحر کا دوست۔ دروازہ کھولو۔ "طارق نے جواب" دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

دانین بی بی !طارق صاحب ہیں۔ "ملازمہ نے پیچھے دانین کو"
مخاطب کرتے ہوئے اجازت چاہی تھی۔

طارق بھائی اس وقت؟ کھولو دروازہ۔ "دانین کی آواز سنائی"
دی۔ ملازمہ نے فوراً دروازہ کھولا۔ اندر داخل ہوتے ہوئے
طارق نے ان تینوں کو ایک نظر دیکھا اور دل ہی دل میں شکر
کا کلمہ پڑھا۔

آپ اس وقت یہاں؟ "رقیہ نے بھی حیرت سے اسے دیکھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تم لوگ یہیں رکو۔ میں آتا ہوں ابھی۔ "طارق ان کی حیران" نظروں کو اگنور کرتا بغور ارد گرد دیکھتا رومز چیک کرنے لگا۔ نیچے کے کمرے، کچن، باتھ رومز چیک کرتا اوپر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اوپر کے رومز تو لاک تھے اور کھڑکیاں بھی اندر سے بند تھیں۔ ٹیرس کو اچھی طرح چیک کرتے ہوئے طارق نے اوپر سے ہی لان پر بھی نگاہ دوڑائی۔ وہاں سنجے ورما کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ وہ کندھے اچکاتا نیچے کی جانب بڑھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کیا ہوا؟ ایسی مشکوک حرکتیں کیوں کر رہے ہیں آپ؟ "رقیہ" نے اسے نیچے آتا دیکھ کر سوال کیا۔ دانین اور ملازمہ بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"کچھ نہیں۔ ہمسائے میں سے کسی نے کال کر کے ساحر کو خبر دی تھی کہ اس گھر سے عجیب سی آوازیں آ رہی ہیں۔ شاید کوئی چور ڈاکو گھس گئے ہیں گھر میں۔ تبھی ساحر کے کہنے پر آیا ہوں میں۔" طارق نے بات کو تھوڑا تبدیل کر دیا تھا۔

"لیکن یہاں تو کوئی نہیں آیا اور کونسی آوازیں۔ ہم تین خواتین ہی تو ہیں یہاں۔ ہماری باتوں کے علاوہ تو کوئی آواز

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سنائی نہیں دی گھر میں۔ "دانین نے طارق کی بات پر لہجے میں حیرانگی سموئے جواب دیا تھا۔

کسی نے پرینک کیا ہو گا شاید۔ خیر !آپ کا فون کہاں ہے" دانین؟ ساحر کال کر رہا تھا آپ نے ریسیو ہی نہیں کی۔ تبھی وہ "زیادہ پریشان ہو گیا تھا اس لیے پھر اس نے مجھے کال کی۔ طارق نے لہجے کو سرسری سا بنایا۔

"فون؟ وہ تو چارجنگ پر تھا۔ ایک منٹ میں چیک کرتی ہوں۔" دانین فوراً کمرے کی جانب بڑھی جہاں سائیڈ ٹیبل پر اس کا فون رکھا تھا۔

Classic Urdu Material USBN#1023202109

اوپس۔۔۔ فون سائلنٹ پر تھا تبھی مجھے علم نہیں ہو سکا کالز" کا۔ "دانین کا لہجہ معذرت خواہانہ تھا۔

خیال کیا کریں۔ اک ذرا سی لاپرواہی پر دوسرے کو حد درجہ" خواری کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ اسی پریشانی کے باعث اب ساحر رات میں ہی ڈرائیو کرتا واپس آ رہا ہے۔ "طارق نے پس پردہ اسے تھوڑا محتاط رہنے کو کہا تھا۔ دانین نے چہرے پر شرمندگی لیے اثبات میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آپ لوگ اپنی چائے انجوائے کریں۔ چند گھنٹوں میں ساحر پہنچ"
جائے گا۔ تب تک میں یہیں ہوں لاؤنج میں۔ "طارق نے
کمرے کی جانب اشارہ کیا تھا جہاں رکھے کپ اس بات کا اشارہ
تھے کہ اس کے آنے سے قبل یہاں چائے یا کافی کا دور چل
رہا تھا۔

چائے نہیں کافی ہے۔ آپ بیٹھیے میں آپ کے لیے بھی بناتی"
ہوں۔ "دانین کو فوراً مہمان نوازی کا خیال آیا تھا۔

نہیں مجھے طلب نہیں ہے۔ آپ لوگ انجوائے کیجیے۔ "طارق"
نے بات کرتے ہوئے فون کی سکرین آن کی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بچے گھر میں اکیلے ہوں گے طارق !ان سے کہہ کر آئے ہیں"
کہ دروازہ لاک کر کے سوئیں؟ "رقیہ کو گھر کی فکر نے ستایا۔

ہاں دروازہ لاک کروا کے آیا ہوں۔ ابھی اشعر کو کال کرتا"
"ہوں کہ آج رات وہ ہمارے گھر بچوں کے پاس چلا جائے۔
طارق نے فون پر اپنے چھوٹے بھائی کا نمبر ملایا۔ رقیہ مطمئین
ہوتیں کمرے میں دانین اور ملازمہ کے پاس چلی گئیں۔ اشعر
سے بات کرنے کے بعد طارق نے کن اکھیوں سے کمرے کی
جانب دیکھا تھا جہاں خواتین پھر سے باتوں میں مشغول ہو چکی
تھیں۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ذرا سائیڈ پر ہوا اور ساحر کو کال
ملائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہاں ساحر ! یہاں سب کچھ نارمل ہے۔ سنجے ورما کہیں بھی"
نہیں ہے۔ اس کا مقصد بس تمہیں پریشان کرنا تھا اور کچھ
نہیں۔ تم بے فکر رہو میں یہیں ہوں تمہارے گھر۔ تمہارے
آنے تک یہیں رہوں گا۔ پریشان مت ہو اور آرام سے گاڑی
چلانا۔ "طارق اب اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

دانین کا فون سائلنٹ پر تھا، گارڈ خود فون پر کسی سے محبت"
بھری گفتگو میں مصروف تھا اور لینڈ لائن۔۔۔ "لینڈ لائن کا ذکر
کرتے ہوئے طارق نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تھی لیکن وہاں کہیں
بھی ٹیلی فون نظر نہیں آ رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

شاید کوئی خرابی ہو گی لینڈ لائن میں۔ بہرحال سب کچھ انڈر" کنڑول ہے۔ تم پرسکون ہو کر ڈرائیونگ کرو۔ گھر آ جاؤ پھر باقی بات کرتے ہیں۔ "طارق نے بات ختم کرتے ہوئے کال کاٹی۔ پھر متلاشی نگاہیں یہاں وہاں دوڑانے لگا۔ وہاں لینڈ لائن فون کہیں بھی نہیں تھا۔ طارق سر جھٹکتا بیٹھنے والا تھا جب ٹھک ٹھک کی آواز اس کی تیز سماعتوں سے ٹکرائی۔ اس نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا تو دوسرے کمرے کی کھڑکی کے کھلے پٹ کو ہوا کے باعث چوکھٹ سے ٹکراتے پایا۔ طارق تیزی سے اس سمت آیا تھا۔ کھڑکی کا پٹ کھولا تو وہاں سے لینڈ لائن کی تار باہر کی جانب لٹکتی دکھائی دی جسے کھڑکی کے ساتھ باندھا گیا

Classic Urdu Material ISBN:1013320210

تھا اور ساتھ ہی ایک چٹ چپکائی گئی تھی۔ طارق نے وہ تار پکڑتے ہوئے آنکھیں سکوڑ کر وہ چٹ اتاری۔

یہ تار تمہاری پیاری بیوی کے گلے کا پھندہ بھی بن سکتی تھی" آج لیکن ابھی اس کے مرنے کا وقت نہیں آیا اسی لیے چھوڑ رہا ہوں۔ کیونکہ دشمن کی کمزوری کو اتنی جلدی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا میں۔ جلد تمہاری بیوی کو موت سے روشناس کرواؤں گا اور تمہیں بتاؤں گا کہ جیتے جی مرنا کسے کہتے ہیں۔ "وہ وارننگ یقیناً ساحر کے لیے تھی اور کس کی جانب سے تھی یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں تھا۔ سنجے ورما یہاں آیا تھا یہ کنفرم ہو چکا تھا۔ اور اس کے آنے اور جانے کا رستہ یقیناً یہی کھڑکی تھی

Classic Urdu Material ISBN#1013320210

جس کی اندر کی جانب لگی چٹخنی ٹوٹی ہوئی تھی۔ وہ کسی سوچ میں گم تھا جب گھر کے باہر ایمبولینس کا ہارن سنائی دیا۔ سر جھٹک کر ذہن کو تمام سوچوں سے آزاد کرتے ہوئے طارق باہر کی جانب بڑھا تاکہ ایمبولینس والوں سے ایکسکیوز کرتے ہوئے انہیں واپس بھیج سکے۔

****

میرا خیال ہے کہ تمہیں اب یا تو دانین کو سب کچھ بتا دینا" چاہیے یا پھر اس کے لیے سیکیورٹی کا ارینج کرنا چاہیے۔ سنجے ورما کو ہلکا لینے کی غلطی مت کرو ساحر !وہ پرسنلی تم سے دشمنی

Classic Urdu Material ISBN#1013902109

پر اتر آیا ہے اور تمہیں یا دانین کو نقصان پہنچائے بغیر وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ وہ ہماری سوچ سے کہیں زیادہ شاطر اور چالاک ہے۔ "طارق کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

اسی کام کے لیے تو گیا تھا میں۔ ایک دو دن میں سیکیورٹی" ارینج کر رہا ہوں۔ کل سے میرے دو بندے گھر سے باہر دانین کو فالو کریں گے۔ گھر میں بھی کیمرے نصب کروا رہا ہوں میں تاکہ گھر میں موجود ہوتے ہوئے دانین میری نظروں کے سامنے رہے۔ سنجے ورما اس بار میرے ہاتھ لگ جائے، اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں۔ مجھ سے اور میری فیملی سے الجھ کر

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

وہ اپنی موت کو دعوت دے چکا ہے۔ "ساحر مٹھیاں بھینچے کہہ رہا تھا۔

جس نمبر سے وہ تمہیں کال کرتا ہے اس نمبر کی لوکیشن" ٹریس کروائی؟ وہ پاکستان میں ہے تو نمبر بھی تو پاکستانی ہی ہو گا۔ "طارق نے نیا سوال کیا تھا۔

وہ ہر بار نئے نمبر سے کال کرتا ہے۔ میں نے وہ نمبرز ٹریس" کروائے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ وہ نمبرز جن کے ہیں ان کے فون اچانک پہلے غائب ہوئے اور چند گھنٹوں کے بعد وہ فون انہیں واپس مل گئے۔ اور وہ سب الگ الگ ایریاز سے ہیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

سنجے ورما جیسا تیز دماغ بندہ اس بات سے اچھی طرح واقف تھا کہ ہم اس کے سب نمبر ٹریس کروائیں گے تبھی اس نے عام شہریوں کے فون اٹھوائے، ان سے مجھے کال کرنے کے بعد کسی طرح وہ فون واپس مالکان تک پہنچا دیئے۔ "ساحر نے دونوں ہاتھوں میں سر جکڑا تھا۔ دونوں کے مابین چند لمحوں کی خاموشی نے جگہ بنائی تھی۔

میری مانو تو اس معاملے کا حل نکلنے تک دانین کو اپنے گاؤں" بھیج دو۔ وہ وہاں زیادہ سیف رہے گی۔ "طارق نے ایک اور مشورہ دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نہیں۔ وہ سنجے ورما کی نظروں میں آ چکی ہے اور اس کی ہر" سرگرمی پر اس شخص کی نگاہ ہو گی۔ میں نہیں چاہتا اس کے ذریعے سنجے ورما میرے باقی گھر والوں تک بھی پہنچے۔ ویسے بھی دانین ہی ایک راستہ ہے اب جس سے میں سنجے ورما تک پہنچ سکتا ہوں۔ "ساحر کے لہجے میں اب کی بار اطمینان اترا تھا۔

مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا؟ "طارق اس کے انداز اور" الفاظ پر ٹھٹھکا۔

مطلب یہ کہ اب تک سنجے ورما دانین کو استعمال کر رہا تھا" مجھے ذہنی اذیت دینے کے لیے لیکن اب میں دانین کو استعمال

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کروں گا سنجے ورما کو اپنے سامنے لانے کے لیے۔ چوہے بلی کا یہ کھیل اب ختم کرنا ہو گا۔ آزاد اور زندہ رہ کر وہ ہمارے وطن کے خلاف ہی پلاننگز کرے گا اس لیے ضروری ہے کہ اسے ختم کیا جائے۔ بس چند دن اور۔۔۔ اس کی زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ دو بار وہ دانین تک پہنچ چکا ہے لیکن اب تیسری بار اس کے آنے کا انتظار کروں گا میں کیونکہ اس بار وہ بچ کر نہیں جا پائے گا۔ "ساحر کے لہجے میں جنون سا تھا۔

تم پاگل ہو گئے ہو؟ اس گھٹیا شخص کو پکڑنے کے لیے اپنی" بیوی کو چارے کے طور پر استعمال کرو گے؟ دماغ خراب ہے تمہارا؟ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے ساحر !دانین معصوم ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#0132024109

اسے اس سب کا حصہ مت بناؤ۔ وہ درندہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ "طارق نے اس کے اس پاگل پن پر اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

کچھ نہیں ہو گا دانین کو۔ "جواب مختصر تھا اس بار۔ لہجہ کسی" سوچ میں ڈوبا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کیسا گزرا آج کا دن آفس میں؟ "شام کو اسے آفس سے پک" کرنے کے بعد ڈرائیونگ کرتے ہوئے ساحر نے دانین سے سوال کیا تھا۔

ٹھیک تھا۔ "دو لفظی جواب دے کر وہ خاموش ہو گئی تھی کہ" دونوں کے درمیان سرد مہری اب تک قائم تھی۔ ساحر نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی۔ گاڑی کو گھر کی بجائے کسی اور سمت ،جاتا دیکھ کر دانین حیران ہوئی تھی لیکن انا کا پرچم بلند کیے پوچھنے سے احتراز برتا۔ تقریباً پندرہ سے بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد ساحر نے گاڑی ایک ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں روکی۔ گاڑی روکتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا لیکن دانین منہ

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

بنائے اپنی سیٹ پر ہی جمی رہی۔ ساحر نے اس کے خفگی بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔ پھر گھوم کر اس کی جانب آتے ہوئے دروازہ کھولا۔

باہر آ جائیں میڈم !ویٹر یہاں ڈنر سرو کرنے نہیں آئے گا۔" ہمیں ہی اندر جانا ہو گا۔ "شگفتگی بھرے انداز میں کہتے ہوئے ساحر نے ہاتھ بڑھایا تھا اس کی جانب۔

کیا ہے یہ سب؟ "منہ بنا کر سوال کیا گیا تھا۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ایک روٹھی ہوئی حسین سی لڑکی کو منانے کی ایک چھوٹی سی"
کوشش۔ "ساحر نے فٹ سے جواب دیا تھا۔ دانین نے سلگتی
ہوئی سی نگاہ اس پر ڈالی جسے اتنے دن بعد بالآخر منانے کا خیال
آ ہی گیا تھا۔ وہ خفا تو تھی لیکن اس کی جانب سے پہل کی بھی
منتظر تھی تبھی اس کے بڑھے ہاتھ کو نظرانداز نہیں کر سکی۔
اس کی چوڑی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ گاڑی سے اتری
تھی اور اترے ہی ہاتھ چھڑا لیا تھا۔ بیگ کی سٹرپ کندھے پر
ڈالتے ہوئے وہ اب بھی اس سے فاصلہ بنائے چل رہی تھی۔
انداز میں خفگی برقرار تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

چلیں گھر؟ بہت تھکاوٹ سی ہو رہی ہے۔ آج آفس میں بھی"
اچھا خاصا کام تھا۔ "ڈنر سے فارغ ہو کر وہ ٹشو سے ہاتھ صاف
کرتے کہہ رہی تھی۔

شیور "!ساحر نے ویٹر کو بل لانے کا کہا تھا۔ پیمنٹ کرنے"
کے بعد وہ دونوں ریسٹورنٹ سے نکل آئے تھے۔ فائنلی دانین کا
موڈ کچھ بہتر ہوا تھا۔ وہ فون پر واٹس ایپ چیک کرتے ہوئے
گاڑی میں بیٹھی۔ ساحر نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی لیکن
گاڑی اسٹارٹ کرنے سے پہلے اس نے کوٹ کی اندرونی جیب
میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ایک چوٹی سی مخملی ڈبی نکالی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

چلو۔ گاڑی اسٹارٹ کیوں نہیں کر رہے؟ "ایک فیمیل کولیگ" کے میسیج کا ریپلائے کرتے ہوئے اس نے نگاہیں اٹھائیں تھیں جب ساحر کے ہاتھ میں موجود وہ ڈبی دیکھی۔

یہ کیا ہے؟ "اس کی نگاہوں میں اشتیاق جھلکا تھا۔"

گفٹ فار یو۔ "ساحر نے وہ مخملی ڈبی کھولی تو اس میں نازک" اور خوبصورت ڈیزائن کی گولڈ رنگ جگمگا رہی تھی۔

Classic Urdu Materia ISBN#1013202199

واؤ "!دانین کی آنکھوں میں ستائش اتری۔ جیولری میں اگر"
اسے کوئی چیز پسند تھی تو بس رنگز۔ وہ جب بھی شاپنگ پر جاتی
تھی اپنے لیے رنگز ضرور لیتی تھی۔ اس کے وجود پر بھی جیولری
کے نام پر ہر وقت کوئی نہ کوئی رنگ موجود ہوتی تھی تبھی
ساحر نے یہ رنگ خریدی تھی اس کے لیے۔

ہوپ سو کہ یہ رنگ میری بیوی کی ناراضگی دور کرنے میں"
اہم کردار ادا کرے گی۔ کیا میں یہ رنگ پہنا سکتا ہوں آپ
کو؟ "وہ لہجے میں ہلکی سی شرارت لیے وہ رنگ نکال رہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تم چیز ہی ایسی لائے ہو کہ ناراضگی برقرار رکھنے کی کوشش"
میں اسے لینے سے انکار نہیں کر سکتی میں۔ اینی ویز ! تھینکس فار
دس گفٹ۔ اتنے دن بعد ہی سہی لیکن ایٹ لیسٹ تمہیں خیال
تو آیا کہ میں ناراض ہوں تم سے۔ "وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے
ہوئے چوٹ کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔ ساحر نے جواباً ہلکی
سی مسکراہٹ لیے رنگ اس کی انگلی میں پہنائی۔

پسند آئی؟ "ساحر نے اسے ہاتھ میں موجود رنگ پر انگلی"
پھیرتے دیکھا تو بے ساختہ پوچھ گیا۔

ہاں !بہت پیاری ہے۔ "دانین کھل کر مسکرائی تھی۔"

Classic Urdu Material ISBN#1013220409

اچھا ایک ریکویسٹ ہے۔ یہ رنگ کبھی بھی اپنے وجود سے"
الگ مت کیجیے گا۔ میں چاہتا ہوں یہ رنگ ہر وقت آپ کے
ساتھ رہے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، کہیں باہر آتے جاتے
ہوئے بھی۔ "اس کا اچھا موڈ دیکھ کر ساحر فوراً مطلب کی بات
پر آیا تھا۔ دانین کی مسکراہٹ سمٹی۔ تصور میں کسی اور کی آواز
گونجی تھی۔ کسی زمانے میں یہی الفاظ عدن نے کہے تھے اس
سے اور آج۔۔۔ وہ سر جھٹک کر ماضی کی تلخ یادوں سے باہر
نکلی۔

Classic Urdu Material ISBN1013320109

اوکے۔ "بمشکل خود کو کمپوز کرتے ہوئے دانین نے جواب دیا"

تھا۔ ساحر اس بات سے قطعی بے خبر تھا کہ اس کے اس

چھوٹے سے جملے نے دانین پر یادوں کے کونسے در کھولے

تھے۔ گاڑی کو پارکنگ سے نکال کر سڑک پر دوڑاتے ہوئے اس

نے کن اکھیوں سے دانین کے ہاتھ میں پہنی اس رنگ کو دیکھا

تھا جس میں سٹون کے نیچے لگے جی پی ایس ٹریکر کی مدد سے

وہ کبھی بھی، کسی بھی وقت دانین کی لوکیشن معلوم کر سکتا

تھا۔ ایسے ہی چند ٹریکرز اس نے دانین کی تمام ہیلز میں بھی

لگائے تھے کہ اگر کبھی رِنگ کا جی پی ایس ٹریکر کام کرنا چھوڑ

دے تو وہ متبادل کے طور پر ہیل کے ٹریکر سے دانین کی

لوکیشن معلوم کر سکے۔ سنجے ورما سے دانین کو بچانے اور اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گھٹیا انسان کے گرد دائرہ تنگ کرنے کے تمام انتظامات وہ مکمل کر چکا تھا۔ اب بس انتظار تھا تو اس کے آخری وار کا۔

****

وہ آج صبح سے ہی کافی ایکسائیٹڈ تھی۔ صبح طبیعت خرابی کا بہانہ بنا کر اس نے آفس سے چھٹی لی تھی اور ساحر کو بھی یہی بتایا تھا کہ ہلکا ہلکا بخار محسوس ہونے کے باعث وہ آج آفس نہیں جا رہی۔ ساحر کے جاتے ہی وہ پرجوش سی بستر سے اٹھی تھی۔ ملازمہ کو ساتھ لگا کر سارے گھر کی اچھی طرح صفائی کی۔ پھر ملازمہ کو آج کا مینیو بتا کر وہ گھر کی ڈیکوریشن کرنے میں مصروف ہو گئی تھی۔ ساحر کا آج برتھ ڈے تھا اور یہ بات چند دن پہلے زونیرہ نے اسے بتائی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھی۔تب سے دانین نے سوچ رکھا تھا کہ وہ ساحر کے برتھ ڈے پر اس کے لیے کچھ سپیشل ارینج کرے گی۔خود تو وہ ساحر کے ساتھ ہی آفس آتی جاتی تھی اور آفس ٹائمنگز میں آفس سے نکلنے یا کہیں جانے سے ساحر نے سختی سے منع کر رکھا تھا اس لیے اس نے ڈیکوریشن کے لیے تمام ضروری سامان آنلائن آرڈر کر کے گھر پر ہی منگوالیا تھا جس سے ساحر بے خبر تھا۔صبح بھی اس کی باتوں سے دانین کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنا برتھ ڈے بھولے بیٹھا ہے اور دانین کے لیے یہ اور بھی بہتر تھا۔وہ چاہتی تھی جب ساحر رات میں گھر آئے تو اسے یہ سرپرائز ملے۔اس نے کال کر کے طارق اور رقیہ بھابھی کو انوائٹ کیا تھا۔زونیرہ اور ماں جی کو بھی کال کی تھی لیکن ماں جی کی طبیعت تھوڑی ناساز تھی اس لیے ان لوگوں نے آج آنے سے معذرت کر لی تھی اور جلد چکر لگانے کی خبر سنائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#9780130021199

وہ لاؤنج کی ایک دیوار کے سامنے سے ان ڈور پلانٹس ہٹا کر وہاں فوئل بیلونز کی مدد سے ہیپی برتھ ڈے لکھ رہی تھی۔ ارد گرد دل کی شکل کے بیلونز چسپاں کیے تھے، ساتھ ہی چوکور شکل میں لائٹنگ کی تھی۔ اس دیوار کے سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سفید کپڑا بچھایا تھا۔ ٹیبل کے آس پاس نیچے سرخ اور سفید بیلونز نظر آرہے تھے۔ کیک وہ پہلے سے منگوا چکی تھی۔ ساری ڈیکوریشن کے بعد بھی دانین کو کچھ کمی سی لگی۔ تنقیدی نگاہوں سے سب کچھ دیکھتے ہوئے ذہن میں کوئی خیال آنے پر وہ دوپٹہ کندھے پر پھیلاتی کمرے میں گئی۔ دراز کھول کر تھوڑی سی رقم نکالی اور باہر گیٹ کی جانب چلی آئی۔

"بلال! ایک کام تو کرو ذرا۔ بھاگ کر مجھے گلاب کی پتیاں لا کر دو۔" دانین نے گیٹ پر موجود گارڈ کو مخاطب کیا۔

Classic Urdu Material ISBN#0132024199

"لیکن بی بی جی ساحر صاحب نے کہا ہے کہ مجھے یہاں سے ایک منٹ کے لیے بھی نہیں ہٹنا۔" گارڈ نے فوراً ساحر کا حکم اس کے گوش گزار کیا۔

"دو منٹ لگیں گے۔ ابھی آجاؤ گے تم۔ جاؤ شاباش! تابندہ کھانے کی تیاری کر رہی ہے ورنہ اسے بھیج دیتی میں۔" دانین اس کی کسی بات کو خاطر میں نہ لائی تھی۔ وہ شش و پنج میں مبتلا ہوا۔

"جاؤ بھی۔ میری شکل کیا دیکھ رہے ہو؟" دانین نے اسے گھرکا۔

"جی ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں لیکن گیٹ لاک کر لیں آپ۔ جب میں آؤں تب گیٹ کھولیے گا بس۔" گارڈ کو ساحر کی دو دن پہلے کی سختی سے کی گئی تاکید یاد تھی تبھی وہ کہہ گیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ کر لیتی ہوں لاک۔ جاؤ تم۔" دانین نے ناک سے مکھی اڑائی۔ وہ سر ہلاتا باہر نکل آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN1013320209

"ساحر خود کیا کم تھا جو اسے بھی ایسی ہدایات دے رہا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے انڈر ورلڈ سے تعلق ہو میرا جس کے ہزاروں دشمن ہیں اور ان دشمنوں سے بچانے کے لیے مجھے سیکیورٹی فراہم کی جا رہی ہے۔" بڑبڑاتے ہوئے اس نے گیٹ لاک کیا تھا۔ پھر گھر کے اندر آئی۔ الماری سے جا کر اپنے لیے دوسرا لباس نکالا۔ سیاہ ریشمی لانگ فراک جس پر سرخ رنگ کا نفیس سا کام ہوا تھا، آج کے لیے مناسب لگا تھا اسے۔ ڈریس لیے وہ باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔ چینج کرنے کے بعد وہ آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔ بالوں کو سلجھاتے ہوئے اس نے دیوار گیر گھڑی پر وقت دیکھا۔ عصر کے بعد کا وقت تھا اور اس نے طارق سے کہا تھا کہ ساحر کو بہانے سے جلدی گھر لے آئے آج۔ امید تھی کچھ دیر تک وہ لوگ پہنچ جائیں گے۔ لبوں پر مسکراہٹ سجائے اس نے آنکھوں میں کاجل کی لکیر کھینچی۔ لبوں پر نیچرل لپ اسٹک لگائی اور الماری

ClassicUrduMaterial ISBN#9781320219

کھول کر سینڈل نکالنے لگی۔ چھوٹی ہیل والے سینڈلز پہن کر سٹرپس بند کرتی وہ خود بھی تیار ہو چکی تھی۔اب اس نے کچن کا رخ کیا تھا تاکہ کھانے کا جائزہ لے سکے۔ کچن میں جا کر ہاتھ دھونے کے بعد وہ اب ہر چیز چیک کرتے ہوئے تابندہ کے ہاتھ کے ذائقے کی تعریف کر رہی تھی کہ فائنلی کوئی اچھا کھانا بنانے والی ملازمہ مل ہی گئی تھی اسے۔

"لاؤ میں سلاد بنا لیتی ہوں۔ تم تب تک یہ برتن دھو لو۔"تابندہ کو سلاد کا سامان نکالتے دیکھ کر دانین نے اسے مخاطب کیا۔ کٹنگ بورڈ اور چھری تھامی ہی تھی اس نے جب بیرونی گیٹ کی بیل سنائی دی۔

"یہ بلال اب آ رہا ہے؟ کتنی دیر لگا دی اس لڑکے نے۔ بہت ہی سست ہے یہ لڑکا۔تابندہ تم رکو، میں دیکھتی ہوں۔"تابندہ نے جھاگ بھرے ہاتھ دھونے کے لیے نل کھولنا چاہا تھا جب دانین اسے روکتی ہوئی خود کچن سے

Classic Urdu Material ISBN#0132021109

نکلی۔ زیر لب کچھ گنگناتے ہوئے وہ گیٹ تک آئی تھی۔ ذہن میں یہی تھا کہ بلال ہی ہو گا باہر تبھی بغیر پوچھے اس نے گیٹ کھول دیا لیکن سامنے دیکھتے ہی وہ ٹھٹھکی۔ گیٹ کے باہر کوئی شخص کھڑا تھا جس نے چہرے کے سامنے بکے کر رکھا تھا۔

"جی؟" دانین نے سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔ مقابل نے بکے چہرے سے نیچے کیا تھا۔

"مسز ساحر لغاری؟" مقابل کی طرف سے تصدیق چاہی گئی تھی۔

"جی لیکن آپ کون؟" دانین الجھی کہ اس شخص کو پہلی بار دیکھ رہی تھی وہ۔

"آپ کے ہز بینڈ کے لیے کسی نے برتھ ڈے وشز کے ساتھ یہ بکے بھیجا ہے۔" سر پر کیپ پہنے کھڑے اس شخص نے پراسرار سی مسکراہٹ لبوں پر

Classic Urdu Material ISBN:1013320200

سجاتے ہوئے وہ بکے اس کی جانب بڑھایا تھا۔اپنے حلیے سے وہ کوئی ڈیلیوری بوائے لگ رہا تھا۔

"ساحر کے لیے بکے؟" دانین نے بڑبڑاتے ہوئے بے اختیاری کی کیفیت میں ہی بکے کو تھام کر چہرے کے نزدیک کرتے ہوئے گلابوں کی مہک کو سینے میں اتارا۔

"اوکے تھینکس۔" اس شخص کو وہیں جمے دیکھ کر دانین نے رسمی سے انداز میں شکریہ ادا کرتے ہوئے دروازہ بند کرنا چاہا تھا لیکن تبھی اسے چکر سا آیا تھا۔اس بکے سے صرف گلابوں کی خوشبو ہی نہیں بلکہ کوئی اور بھی سمیل تھی جو اس کے نتھنوں میں گھستی اس کے دماغ پر اثر انداز ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"اف!" سر کو ہاتھ سے تھامے اس نے آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے سامنے دیکھا تھا جہاں دھندلے ہوتے منظر میں وہ ڈیلیوری بوائے گیٹ سے اندر داخل ہو رہا تھا۔ دانین کو کسی خطرے کا احساس ہوا تھا۔

"سس۔۔۔ساحر!" اس نے چیخنا چاہا تھا لیکن سامنے موجود شخص نے اس کے لبوں پر ہاتھ جما دیا تھا۔ چند لمحوں کا کھیل تھا اور دانین کا ذہن تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب چکا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

سنا ہے جناب کے لیے دانین بھابھی کچھ سپیشل پلان کر رہی"
ہیں آج۔ "وہ اپنے کیبن میں لیب ٹاپ پر نگاہیں جمائے بیٹھا کسی
گتھی کو سلجھانے میں مگن تھا۔ ہاتھ میں پزل باکس تھا جسے اس
کی انگلیاں مسلسل گھمانے میں مصروف تھیں۔ وہ ذہنی طور پر
وہاں موجود نہیں تھا شاید۔ لیکن طارق کے ناک کر کے اندر
آنے اور اسے مخاطب کرنے پر وہ چونکا۔ طارق کی بات پر ساحر
کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

ہاں فوٹیج میں دیکھا تھا میں نے اسے گھر کی ڈیکوریشن کرتے"
ہوئے۔ "بات کرتے ہوئے ساحر کی آنکھوں میں شرارتی سی
چمک تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ویری بیڈ !وہ بے چاری اتنی محنت کر رہی ہیں کہ تم جب گھر"
جاؤ تو تمہیں سرپرائز ملے لیکن تم پہلے سے سب دیکھ چکے ہو۔
پتا ہے کچھ دیر پہلے کال آئی تھی دانین کی۔ کہہ رہی تھیں
تمہیں کسی بہانے آج جلدی گھر لے آؤں۔ بہت ایکسائیٹڈ ہیں
وہ۔ ان کا سرپرائز ضائع مت کرو۔ "طارق نے اسے گھورا تھا۔
ساحر جواباً ہلکا سا ہنس دیا۔

اب نہیں دیکھ رہا فوٹیج۔ تب دانین نے ڈیکوریشن شروع ہی"
کی تھی جب میں نے لاسٹ ٹائم دیکھا۔ گھر جا کر ہی دیکھوں گا
تاکہ سچ میں سرپرائزڈ رہ جاؤں ورنہ وہ خفا ہو جائیں گی اگر جان
"گئیں کہ مجھے پہلے سے علم تھا ان کی آج کی سرگرمیوں کا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

ساحر نے پزل باکس ایک جانب رکھا اور لیب ٹاپ آف کرنے لگا۔

ٹائم کافی زیادہ ہو گیا ہے۔ کیا خیال ہیں نکلیں پھر؟ ڈنر کہیں" باہر کریں گے سب۔ "طارق نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ہاں بس میں یہ کلوز کر لوں پھر چلتے ہیں۔ تم میرے ساتھ" ہی آ رہے ہو نا؟ "لیب ٹاپ شٹ ڈاؤن ہوتے ہی ساحر نے اس کی سکرین فولڈ کی۔

نہیں میں پہلے یہاں سے گھر جاؤں گا، چینج کر کے رقیہ کو" لے کر ہی آؤں گا تمہاری طرف۔ ویسے بھی کباب میں ہڈی نہیں بننا چاہتا میں۔ کیا معلوم دانین نے رومینٹک سے انداز میں وش کرنا ہو تمہیں۔ "طارق نے شرارت سے آنکھ دبائی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

رومینٹک اور وہ؟ رومینس سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں"
ہے محترمہ کا۔ بس موڈ کی بات ہے۔ موڈ اچھا ہو تو جان تک
وارنے کو تیار۔ موڈ خراب ہو جائے تو کوئی چاہے ان کے سامنے
جان تک دے دے، نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کریں
گی۔ "ساحر کا لہجہ خوشگوار سا تھا۔ کرسی کی پشت پر موجود کوٹ
بازو پر رکھتے ہوئے لیب ٹاپ بیگ، فون اور گاڑی کی چابیاں
اٹھاتا وہ ریسیپشن پر اطلاع دیتا طارق کے ہمراہ ایگزٹ ڈور دھکیلتا
باہر آیا تھا۔

اوکے پھر !گھر میں ملتے ہیں۔ "طارق سے مصافحہ کرتے"
ہوئے وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔ فرنٹ سیٹ کا دروازہ
کھول کر لیب ٹاپ بیگ سیٹ پر رکھتے ہوئے فون ڈیش بورڈ پر

Classic Urdu Material ISBN#9013320219

ڈالا ہی تھا جب میسیج کی بپ سنائی دی۔ ساحر نے وہیں کھڑے کھڑے میسیج اوپن کیا۔

"A big surprise is waiting for you at home. Come asap."

اس نے حیران نگاہوں سے وہ میسیج دیکھا جو انجان نمبر سے تھا۔ پھر کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔ دانین نے کل ہی نئ سم نکلوائی تھی اور میسیج بھی شاید اس نئے نمبر سے کر رہی تھی۔ فون واپس ڈیش بورڈ پر ڈالتا وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

گھر کے باہر اس نے گاڑی روکی ہی تھی جب ایک جانب سے بلال کو پیدل آتے پایا۔ کھڑکی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے اس نے گلاسز اتار کر کچھ فاصلے سے اپنی جانب بڑھتے بلال کو دیکھا۔

"تم کہاں سے آرہے ہو بلال؟ جبکہ تمہیں میں نے کہا تھا کہ گیٹ کے پاس سے ایک منٹ کے لیے بھی نہیں ہٹنا۔" ساحر کا لہجہ کھردرا سا تھا۔

"سر دانین بی بی نے گلاب کی پتیاں لینے بھیجا تھا۔ میں پتیاں لے کر آرہا تھا کہ راستے میں ایک اندھے نے گاڑی ماردی۔ مرہم پٹی کروا کے آیا ہوں۔" بلال کے لہجے میں بے چارگی سی تھی۔ شلوار کا پائنچا اوپر کر کے اس نے گھٹنے پر بندھی پٹی دکھائی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013204109

"احتیاط کیا کرو۔ سائیڈ پر ہو کر چلتے نا۔" اس کا زخم دیکھ کر ساحر کا لہجہ نرم ہوا تھا۔

"جی۔" یک لفظی جواب دے کر بلال گھر میں داخل ہوتے ہوئے گیٹ کھولنے لگا تھا تاکہ ساحر گاڑی اندر لا سکے۔ اس کے دروازہ کھولتے ہی ساحر کی نگاہ گیٹ کی اندرونی جانب گرے بکے اور بکھرے پھولوں پر پڑی۔ وہ ایک دم چونک اٹھا تھا۔ گاڑی اندر لانے کی بجائے وہ خود گاڑی سے اترتا بھاگ کر گھر میں داخل ہوا تھا۔ ان پھولوں کے قریب جھکتے ہوئے اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔ بلال کا ایکسیڈنٹ، پھولوں کا یہاں بکھرے ہونا۔۔۔ کہیں کچھ تو غلط تھا۔ بھاگ کر مرکزی دروازے کی جانب آتے ہوئے اس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ چھٹی حس کے تمام اشارے غلط ثابت ہوں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"تابندہ! دانین کہاں ہے؟" کچن میں مصروف تابندہ کو دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔ تابندہ اس کے تیز لہجے پر گڑبڑا سی گئی۔

"ا۔۔۔ اندر ہوں گی۔ میں تو۔۔۔" وہ ساحر کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہکلا کر رہ گئی۔ ساحر اس کی پوری بات سنے بغیر کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ دونوں کمرے، باتھ رومز دیکھنے پر بھی دانین کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔

"ساحر صاحب ہوا کیا ہے؟ سب خیریت ہے نا؟" تابندہ نے گھبرائے ہوئے سے لہجے میں سوال کیا۔ بلال بھی وہاں آ چکا تھا اور حیران سا کھڑا تھا۔

"دانین گھر میں نہیں ہے ڈیم اٹ! اور تم دونوں کو خبر ہی نہیں اس بات کی۔" ساحر ضبط کھوتا ان پر دھاڑا تھا۔

"لل۔۔۔ لیکن دس پندرہ منٹ پہلے دانین آپی میرے ساتھ کچن میں تھیں۔ بلال نے گیٹ کی بیل بجائی تو وہ گیٹ کھولنے چلی گئیں۔ مجھے لگا وہاں

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

سے واپس آکر وہ کمرے میں چلی گئی ہوں گی۔" تابندہ نے گویا اطلاع دی تھی۔ ساحر نے بال مٹھیوں میں جکڑے۔

"میں نے کب بیل دی؟ میں تو ابھی ڈاکٹر سے مرہم پٹی کروا کے آرہا ہوں۔" بلال نے تابندہ کو گھرکا۔ ساحر سمجھ چکا تھا کہ سنجے ورما چال چل گیا تھا۔ غائب دماغی کی سی کیفیت میں وہ لاؤنج سے باہر آیا تبھی اس کا فون بجنے لگا تھا۔ جس نمبر سے کچھ دیر پہلے اسے میسیج آیا تھا اب اسی نمبر سے کال آرہی تھی۔ ساحر نے ایک پل کا توقف کیے بغیر کال ریسیو کی۔ وہ دانین کو پکارنے ہی والا تھا جب دوسری جانب سے سنائی دیتی آواز سن کر اپنی جگہ تھم سا گیا۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ڈیئر ساحر۔۔۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

ہیپی برتھ ڈے مائی اینیمی(my enemy)۔۔۔"

فون کے پار سنجے ورما کی گنگناتی آواز سن کر ساحر مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔

"امید ہے سرپرائز پسند ضرور آیا ہوگا۔" استزائیہ انداز میں سنجے ورما نے بہت کچھ جتایا تھا اسے۔ ساحر نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے دونوں آنکھیں دبائیں۔ بھینچے ہوئے لب اور کنپٹی کی ابھرتی رگ اس کے ضبط کی گواہ تھی۔

"میری بیوی کہاں ہے سنجے ورما؟" سرد لہجے میں ساحر نے سوال کیا تھا۔

"بڑے افسوس کی بات ہے میجر ساحر لغاری! اتنے دن سے میں تمہیں وارننگز دے رہا تھا لیکن تم نے بہت ہلکا لے لیا مجھے۔ اپنی بیوی کی حفاظت کے کچھ تو اقدام کرنے چاہیے تھے نا؟ کیا بات ہے؟ دل بھر گیا ہے اس سے یا اس میں دلچسپی برقرار نہیں رہی تمہاری جو اسے اتنی آسانی سے میرا شکار بننے دیا؟" سنجے ورما کا لہجہ حظ لیتا ہوا سا تھا۔

Classic Urdu Material USB# 10133220109

"بکواس بند کرو اپنی اور صاف بات کرو مجھ سے۔ کیا چاہتے ہو تم؟ اتنا تو میں جانتا ہوں کہ تم دانین کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے کیونکہ تمہارا ٹارگٹ میں ہوں دانین نہیں۔ اپنا مقصد بتاؤ۔" ساحر نے چبا چبا کر ہر لفظ ادا کیا تھا۔ وہ کیسے خود پر ضبط کیے ہوئے تھا صرف وہی جانتا تھا۔

"تمہاری ذہانت کا بہت پہلے سے قائل ہو چکا ہوں میں میجر ساحر! تبھی تمہیں آفر کی تھی کہ آئی ایس آئی میں رہو لیکن ہمارے آدمی بن کر۔ دونوں طرف سے پیسہ سمیٹو اور ہمارا ساتھ دیتے رہو لیکن تم نہیں مانے۔ تمہاری بیوی تو تم سے بھی بڑی بے وقوف نکلی۔ مجھے لگا تھا اسے قابو کرنے کے لیے مجھے تھوڑی محنت کرنی پڑے گی لیکن وہ تو بڑی آسانی سے میرا شکار بن گئی۔ لگتا ہے اسے ٹریننگ نہیں دی تم نے دشمن سے بچنے کے لیے۔ اسے یہ نہیں بتایا کہ کوئی اگر بکے دے تو اسے سونگھنا نہیں چاہیے، کبھی کبھار پھولوں کی

خوشبو کے ساتھ کلوروفام کی سمیل بھی اپنا کام دکھا جاتی ہے۔" سنجے ورما کا لہجہ سکون بھرا تھا۔

"دانین کہاں ہے سنجے ورما؟" ساحر کے ہاتھ سے ضبط کا پیمانہ چھوٹنے لگا تھا۔

"میرے سامنے ہے۔ بے ہوش ابھی اور بالکل ٹھیک بھی۔ لیکن کب تک ٹھیک رہے گی کچھ کہہ نہیں سکتا میں۔" سنجے ورما کے لہجے میں دھمکی چھپی تھی۔

"اسے یوں اغوا کرنے کا مقصد؟" ساحر مطلب کی بات پر آیا تھا۔

"مقصد ہے نا۔ تمہارا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ آج چوہے بلی کے اس کھیل کو ختم کر کے تم سے روبرو ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ بہت شدت سے منتظر ہوں میں تمہارا۔ دیکھتا ہوں کتنی دیر لگتی ہے تمہیں اپنی بیوی کو ڈھونڈنے میں۔ بہت ہو گئیں فون پر باتیں۔ اب باقی کی گفتگو آمنے سامنے ہو گی۔ آج رات

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

دس بجے میں اپنے پرائیویٹ جیٹ پر واپس انڈیا جا رہا ہوں اور تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں؟ تمہاری بیوی بھی میرے ساتھ جائے گی وہاں کے کسی ریڈ لائٹ ایریا کی زینت بننے۔ میں جانتا ہوں تم اسے بچانے ضرور آؤ گے لیکن ایک مخلصانہ مشورہ دے رہا ہوں۔ زندگی عزیز ہے تو مت آنا اس کے پیچھے کیونکہ یہاں تمہاری موت کے تمام انتظامات مکمل ہیں۔ باقی تمہاری مرضی۔" بات مکمل کرتا سنجے ورما کال ڈسکنکٹ کر چکا تھا۔ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اس کی نگاہیں اب دانین کے سراپے کا جائزہ لے رہی تھیں جس کا حسن سیاہ لباس میں مزید اجاگر ہو رہا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

نہ جانے کتنی دیر گزری تھی جب دانین کا خوابیدہ ذہن ہوش کی دنیا میں قدم رکھنے لگا۔ چکراتے سر کو تھامتے ہوئے وہ کتنی ہی دیر خالی خالی نگاہوں سے چھت کی جانب دیکھے گئی۔ پھر اس جگہ کی اجنبیت کا احساس ہوتے ہی جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔ اطراف میں نگاہیں دوڑائیں تو احساس ہوا کہ وہ کوئی سرنگ نما، کسی تہہ خانے جیسی جگہ تھی یا شاید کوئی گودام جہاں جابجا بڑے بڑے ڈرم رکھے گئے تھے۔ وہ جہاں بیٹھی تھی وہ بھی کوئی سخت اور پتھریلی جگہ تھی۔ وہ آنکھوں میں خوف بھرے اپنی جگہ سے اٹھی۔ ایک جانب سے آتی سنہری روشنی کی جانب دیکھا۔ پھر نیچے گرا سیاہ شیفون کا دوپٹہ اٹھا کر کندھوں کے گرد لپیٹتے ہوئے وہ محتاط سی روشنی کی سمت بڑھنے لگی۔ کچھ آگے آئی تو سامنے آگ کا الاؤ سا جلتا دکھائی دیا۔ آگ کے سامنے کرسی پر کوئی مرد بیٹھا تھا جس کی اس کی جانب پشت تھی۔ دانین پہلے اسے پکارنے لگی تھی

Classic Urdu Material ISBN#1913202109

لیکن پھر اپنے بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر یاد کر کے خاموش ہو گئی۔

وحشت کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اسے دائیں جانب اوپر کو جاتی سیڑھیاں دکھائی دیں جن سے سفید روشنی نیچے آ رہی تھی۔ شاید ابھی تک رات کا اندھیرا پھیلا نہیں تھا۔ وہ ننگے پیر، بنا آہٹ پیدا کیے سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی۔

"اتنی احتیاط اور بے آواز قدموں سے جانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ تمہیں یہاں لانے والا تم سے بے خبر ہرگز نہیں ہے۔" بے تاثر آواز اس کے قدموں کو زنجیر ڈال گئی تھی۔ اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کرنے کی کوشش کی۔ پھر ایک نظر اس شخص کی پشت کو دیکھ کر سرپٹ دوڑ لگاتی ہوئی سیڑھیوں کی جانب بھاگی۔ وہ شخص اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں تھا۔ البتہ چھ سات سیڑھیاں چڑھتے ہی اسے باہر رائفل ہاتھ میں تھامے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کھڑے دو سیاہ فام دکھائی دیئے تھے۔ سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ محسوس کرتے وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے تبھی دونوں نے قدم اس کی جانب بڑھائے۔ وہ ان کے ہاتھوں میں پکڑی گنز کو دیکھ کر خوفزدہ سی وہیں رک گئی تھی۔ یہ تو وہ جانتی تھی کہ اسے کسی نیک ارادے سے تو اغوا بالکل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ لوگ کون تھے اور اسے کیوں لائے تھے یہ تو خبر نہیں تھی لیکن اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ بہت برا، بہت غلط ہونے والا ہے۔ ان دو سیاہ فام آدمیوں کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر اس نے ایک سائیڈ سے ہو کر بھاگنا چاہا تھا لیکن ان میں سے ایک شخص کا چہرے پر پڑنے والا بھاری تھپڑ اس کے گال کو سن کر گیا تھا۔ لڑکھڑا کر گرتے ہوئے اس کی پیشانی اوپر والی سیڑھی سے ٹکرائی۔ وہ بے ساختہ سر تھام گئی تھی۔ تھپڑ کے

Classic Urdu Material ISBN#1013202409

باعث اس کے ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا۔ دوسرے سیاہ فام نے اسے بالوں سے پکڑ کر اٹھایا اور اسے گھسیٹتا ہوا نیچے لے کر آیا۔

"کہا تھا نا کوئی فائدہ نہیں۔ تم یہاں سے نہیں نکل سکتی۔" نیچے کرسی پر بیٹھا شخص اس کی جانب متوجہ ہوئے بغیر کہہ گیا تھا۔ آخری سیڑھی اترتے ہی اسے ایک جانب دھکیلتا وہ سیاہ فام جا چکا تھا۔

"کک۔۔۔ کون ہو تم؟ مجھے کیوں لائے ہو یہاں؟" اس کی بات پر سنہری رنگ کی آگ کی روشنی میں بیٹھے اس شخص کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ دانین کو اس کا مسکراتا ہوا چہرہ بہت بھیانک لگا تھا۔

"تمہارے شوہر کی طرف کچھ پرانے حساب نکلتے ہیں۔ انہی معاملات کو نمٹانے کے لیے تمہیں یہاں لایا گیا ہے۔" ہاتھ میں پکڑی لوہے کی باریک

Classic Urdu Material ISBN:1013202409

راڈ سے لکڑیاں ادھر ادھر کرتے ہوئے اس نے راڈ آگ سے نکال کر اس پر نگاہ جمائی جو تپ کر سرخ ہو رہی تھی۔

"اس کے ساتھ تمہارا جو بھی معاملہ ہے اس سے میرا کیا تعلق؟ مجھے کیوں لائے ہو یہاں؟" دانین کو وہ پراسرار سا شخص عجیب لگا تھا۔ اس کی بات پر اس شخص نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ دانین کو اس کی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا۔

"تم ہی تو اس قصے کی اہم کڑی ہو۔ تمہارے بغیر بھلا میجر ساحر لغاری میرے قابو میں کیسے آتا؟" وہ بڑبڑایا تھا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ دانین کی سماعتوں تک پہنچ گئی تھی۔

"میجر ساحر لغاری؟" اس نے حیرت بھرے لہجے میں اس شخص کے الفاظ دہرائے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"ہاں! آئی ایس آئی ایجنٹ میجر ساحر لغاری!" سنجے ورما نے تمسخرانہ لہجے میں ساحر کا ذکر کرتے ہوئے دانین پر حیران کن انکشاف کیا تھا۔

****

تیزی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے وہ فون پر دانین کی ہیل میں لگے ٹریکر سے اس کی لوکیشن ٹریس کرتا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ اسلام آباد سے دور وہ کوئی پہاڑی علاقہ شروع ہو چکا تھا۔ پہاڑوں پر جمی سفید برف بہت سفاک لگ رہی تھی اسے اس وقت۔ ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے پھر سے فون پر نگاہ دوڑائی تھی جہاں فاصلہ بہت تھوڑا سا رہتا دکھائی دے رہا تھا۔ اسے قدرے سکون ملا تھا کہ وہ دانین کے قریب پہنچ چکا ہے۔ گن ہولڈر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

نے ریوالور کی موجودگی کی تسلی کی تھی۔ پھر مطلوبہ جگہ پہنچے ہی گاڑی روکی۔ گاڑی سے اترتے ہوئے اس کی متلاشی نگاہیں دانین کو ڈھونڈ رہی تھیں لیکن یہ سڑک سنسان تھی جہاں آس پاس کوئی ایسی جگہ بھی نہیں تھی جہاں دانین کو ڈھونڈ سکتا وہ۔ فون ہاتھ میں پکڑے وہ تیر کے نشان کو فالو کرتا تھوڑا سا آگے بڑھ کر دائیں جانب آیا تو چونک اٹھا۔ وہاں جھاڑیوں میں دانین کے سینڈلز پڑے تھے لیکن وہ خود کہیں نہیں تھی۔ ساحر نے لب بھینچے۔ سینڈلز کی یہاں موجودگی کا مطلب یہ تھا کہ سنجے ورما واقف تھا ان سینڈلز کی ہیل میں لگی ٹریکر چپ سے۔ اور اسے گمراہ کرنے کے لیے ہی اس نے یہ سینڈلز یہاں پھینکے تھے۔ اس کی چالاکی پر اپنا ضبط آزماتے ہوئے ساحر نے دانین کی رنگ میں لگی چپ سے اس کی لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کی۔ وہ جگہ

Classic Urdu Material ISBN#1013920109

یہاں سے کئی کلو میٹر پیچھے مخالف سمت میں تھی۔ وہ مکار انسان صرف اس کا وقت ضائع کروا رہا تھا اور کچھ نہیں۔

"جس بل میں چاہے چھپنے کی کوشش کر لو سنجے ورما! آج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔" طیش بھری آنکھیں فون پر جمائے وہ بڑبڑایا تھا۔ پھر تیز قدموں سے گاڑی کی جانب بڑھتا وہ گاڑی میں سوار ہوا۔ جس نمبر سے سنجے ورما کی آج کال آئی تھی وہ نمبر اپنے آئی ٹی ایکسپرٹ کولیگ کو سینڈ کرتے ہوئے اس نے اس کا آئی پی ایڈریس ٹریس کر کے لوکیشن سینڈ کرنے کو کہا تھا۔ میسیج سینڈ کرتے ہی وہ گاڑی ریورس کرتے ہوئے ایک انجان سمت کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ اندھیرا ہونے سے پہلے اسے دانین کو ڈھونڈنا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN:1013202409

کچھ ہی دیر گزری تھی جب اس کے فون کی میسیج ٹیون سنائی دی۔ فون کی لوکیشن اس کے پاس آچکی تھی۔ دانین کی رنگ سے ٹریس کی گئی لوکیشن اور فون کی لوکیشن کی سمت ایک ہی تھی لیکن دونوں چیزیں الگ الگ جگہ پر تھیں۔ آنکھوں میں غصے کی سرخی لیے ساحر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی تھی۔ پون گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ اس جگہ پر موجود تھا جہاں کی لوکیشن اس کے کولیگ نے سینڈ کی تھی۔ گاڑی سے نکل کر ساحر نے سنجے ورما کی لاسٹ کال پر ہی کال بیک کی۔ کال ملاتے ہی وہ چونکا تھا۔ اس کے فون سے سنجے ورما کے فون پر بیل جا رہی تھی اور ساتھ ہی کسی اور فون کی گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ ساحر نے کال کاٹی تو وہ آواز بھی رک گئی۔ اس نے دوبارہ کال ملائی تو فون کی بیل دوبارہ سنائی دینے لگی تھی۔ وہ اپنے فون سے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کال ملائے اس آواز کی سمت بڑھنے لگا۔ ایک جگہ سڑک کے کنارے پہنچ کر وہ رکا تھا۔ ذرا جھک کر دیکھا تو وہاں سڑک سے کافی نیچے گہرائی میں پانی کا جوہڑ سا بنا تھا اور جوہڑ کے قریب ہی فون پڑا دکھائی دیا تھا جس کی سکرین روشن تھی۔ ساحر گہری سانس بھرتے ہوئے سیدھا ہوا تھا تبھی سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی اسے زوردار ٹکر مارتی ہوئی، اس کی گاڑی سے ٹکراتی اسے گہری کھائی میں دھکیلتی زن سے گزر گئی۔ وہ اچھل کر بائیں جانب گرا تھا۔ کئی کراہیں اس کے لبوں سے برآمد ہوئی تھیں۔ آنکھیں میچ کر درد برداشت کرتے ہوئے وہ کئی لمحے ساکت پڑا رہا۔ پھر آنکھیں کھول کر دور جاتی اس گاڑی کو دیکھا تھا جو ایک پل کے لیے بھی رکی نہیں تھی۔ یہ ٹکر اتفاقی نہیں بلکہ جان بوجھ کر ماری گئی تھی۔ وہ کنپٹی سے اٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کرتا اٹھا تھا۔ گھٹنا اور کہنی سڑک کے ساتھ رگڑے جانے کے باعث بری طرح

Classic Urdu Material ISBN#9781322021109

چھل گئے تھے جبکہ گاڑی سے ٹکرانے کے باعث کنپٹی پر گہرا زخم بن گیا تھا۔ یہ تو شکر تھا کہ وہ سڑک کے کنارے کھڑا تھا ورنہ وہ گاڑی شاید اسے کچل کر جا چکی ہوتی۔ اپنی گاڑی سے بھی وہ اب محروم ہو چکا تھا۔ زخموں سے اٹھتی تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے اسے کچھ دور گرا اپنا فون نظر آیا تھا۔ ایک آس دل میں لیے وہ فون کی جانب بڑھا۔ شکر تھا کہ فون سلامت تھا۔ اندھیرا پھیلتے دیکھ کر اس نے پریشانی کے عالم میں وقت دیکھا۔ شام ہونے میں فقط ایک گھنٹہ باقی تھا۔ اس نے طارق کو کال کرنے کے لیے ڈائلر کھولا تھا لیکن پھر نیٹ ورک غائب دیکھ کر ہمت ٹوٹنے لگی۔ فون بند کر کے دوبارہ آن کیا لیکن نیٹ ورک اب بھی نہیں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9013902199

"ڈیم اٹ!" فون اور سگنلز پر لعنت بھیجتا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ہی آگے بڑھنے لگا تھا کہ اگر یہ لڑائی اس کی تھی اور قدرت یہی چاہتی تھی کہ وہ اکیلا یہ لڑائی لڑے تو وہ اس کے لیے بھی تیار تھا۔

****

دانین کی رنگ میں لگی چپ نے جس لوکیشن کو شو کیا تھا وہ آدھے گھنٹے کے بعد بالآخر اس جگہ پہنچ چکا تھا۔ نیٹ ورک تھا نہیں کہ وہ ایگزیکٹ لوکیشن جان سکتا تبھی ریوالور ہاتھ میں تھامے وہ چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھتا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

آگے بڑھ رہا تھا جب ایک دم اسے رکنا پڑا۔ بائیں جانب جھاڑیوں سے ایک سیاہ فام اچانک نکل کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"ساحر لغاری؟" اس نے ہاتھ میں پکڑی تصویر سے اس کی شکل میچ کرتے ہوئے تصدیق چاہی۔

"یس۔۔۔" ساحر نے محتاط انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ریوالور اس پر تاننا چاہا تھا جب عقب سے کسی نے جھپٹ کر اس کا ریوالور چھینتے ہوئے اس کی گردن پر رکھا۔ ساتھ ہی اس کی جیب سے فون بھی نکال لیا گیا تھا۔

"اپنی بیوی تک پہنچنا ہے تو چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو۔" پیچھے موجود شخص نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ پیچھے باندھتے ہوئے اس کا فون نیچے پھینک کر اس پر زور زور سے اپنے شوز کی ٹھوکریں لگاتا

Classic Urdu Material USB#10132202109

وہ سکرین چکنا چور کر چکا تھا۔ سامنے موجود سیاہ فام اب ایک جانب کو چل دیا تھا۔ ساحر کی نگاہ اس کے دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی میں موجود دانین کی رنگ پر پڑی جس میں ٹریکر چپ تھی۔ یہ رنگ اس شخص کے پاس تھی تو مطلب دانین بھی ان کے قبضے میں ہی تھی۔ دوسرا شخص ساحر کو گن پوائنٹ پر رکھتا اس سیاہ فام کی تقلید میں آگے بڑھنے لگا تھا۔ ساحر کے لیے ان دو لوگوں کا مقابلہ کرنا مشکل نہیں تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ انہیں مار کر وہ اپنا ہی نقصان کرے گا کیونکہ دانین تک پہنچنے میں یہی دو شخص اس کی مدد کر سکتے تھے تبھی وہ چپ چاپ ان کے ساتھ چلتا گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#0132029

دس سے پندرہ منٹ مزید چلنے کے بعد انہوں نے اسے ایک جگہ رکنے کو کہا تھا۔ پھر اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھی گئی۔ اس کا ایک بازو تھامے اسے نہ جانے کس سمت کھینچا جانے لگا تھا۔ ساحر نے خود کو مکمل طور پر ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا کہ ان پر اپنی انرجی ویسٹ کرنے کی بجائے اسے سنجے ورما کا مقابلہ کرنا تھا۔ پانچ سے سات منٹ کے بعد اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹا دی گئی تھی۔ وہ اب جس جگہ کھڑا تھا وہ پہاڑوں کے درمیان بنا ایک میدان سا تھا جہاں ہر طرف برف کی تہہ جمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں چھ سے سات اور سیاہ فام تھے جو ادھر ادھر جاتے پہرہ دے رہے تھے لیکن یہ پہریداری کس چیز کی کی جا رہی تھی ساحر سمجھ نہیں سکا کیونکہ وہاں نہ تو کوئی عمارت دکھائی دے رہی تھی اور نہ کوئی ایسی قیمتی چیز جس کی حفاظت پر اتنے بندوں کو معمور کیا گیا تھا۔ ان لوگوں نے انجان زبان میں ایک دوسرے سے کچھ

Classic Urdu Material SBN#1013902109

بات چیت کی تھی۔ پھر وہی دو افراد جو اسے یہاں تک لے کر آئے تھے اسے کسی قیدی کی طرح بازو سے کھینچتے ہوئے دائیں جانب بنی جھاڑیوں کی جانب لے آئے۔ انہوں نے جھاڑیاں ہٹائیں تو ساحر کو نیچے جانے کا رستہ دکھائی دیا۔ کن اکھیوں سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے ساحر نے پیچھے اپنے ہاتھ میں موجود رسی پر گرفت مضبوط کی جسے یہاں پہنچتے پہنچتے وہ کھول چکا تھا۔ مزید ایک بھی پل ضائع کیے بغیر وہ رسی اس نے اپنے آگے چلتے شخص کی گردن میں ڈالتے ہوئے شکنجہ کسا۔ دوسرے آدمی نے پیچھے سے وار کرنا چاہا تھا لیکن ساحر نے اسے پیر کی ٹھوکر سے پیچھے گرا دیا۔

"تم لوگوں کا کام بس یہیں تک تھا۔ شکریہ مجھے میری بیوی تک پہنچانے کے لیے۔" اس شخص کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے ساحر نے اس کی گردن ایک جھٹکے سے مروڑی تھی۔ اسے زمین پر گراتے ہوئے وہ دوسرے

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

شخص سے نبرد آزما تھا جب باقی کے سب سیاہ فام اس کے سر پر پہنچ گئے۔

لمحوں میں وہاں گھمسان کا رن پڑا تھا۔ زخمی ہونے کے باوجود ساحر نے ان کا بھرپور مقابلہ کیا تھا لیکن آخر کب تک؟ وہ تعداد میں زیادہ تھے اور تربیت یافتہ بھی۔ ساحر کی بھرپور کوشش کے باوجود انہوں نے ساحر کو اچھا خاصا زخمی کر دیا تھا۔ وہ تب بھی مقابلہ کر رہا تھا لیکن عقب سے سر پر کیے جانے والے وار نے اس کی جیت کو ہار میں بدل دیا تھا۔ وہ سب سیاہ فام اسے پچھاڑنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ چکراتے سر کے ساتھ ساحر نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر حواس قائم نہ رکھ سکا تو اس کا ذہن تاریک ہوتا چلا گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#9781320219

اس کے حواس بحال ہونے لگے تو اسے اپنے بالوں میں پچھلی جانب نمی سی محسوس ہوئی تھی۔اس نے چکراتے سر کو تھامنا چاہا تھا جب خود کو رسیوں سے بندھے ہوئے پایا۔وہ کوئی تہہ خانہ سا تھا جہاں درمیان میں ستون بنایا گیا تھا چھت کو سہارا دینے کے لیے اور اسی ستون کے ساتھ رکھی کرسی پر ساحر کو رسیوں کے ساتھ جکڑا گیا تھا۔

"Welcome to the hell Major Sahir Lughari!"

اسے ہوش میں آتا دیکھ کر سنجے ورما مسکراتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ساحر نے شرارے اگلتی نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"کیا ہوا؟ غصہ آرہا ہے؟ ویسے اس وقت تم غصہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو کیونکہ میرے سامنے تم مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہو۔" سنجے ورما بات کرتے کرتے ہاتھ میں پکڑے ریوالور کی نال پر انگلی پھیر رہا تھا۔ ساحر نے اپنے وجود کو چند جھٹکے دیتے ہوئے خود کو آزاد کروانا چاہا تھا لیکن زخموں سے اٹھتی ٹیسوں نے اسے نڈھال کر دیا تھا۔

"ایک بار پہلے بھی تم اسی کیفیت سے گزر چکے ہو۔ یاد ہے نا شعیب کرمانی کے ہاں گزاری وہ رات؟ اسی طرح تمہیں وجود پر بے تحاشہ زخم لیے، کسی جانور کی طرح رسیوں میں جکڑے، زخموں پر چھڑکے جانے والے نمک سے بلبلاتے ہوئے دیکھ کر مجھے بہت سکون ملا تھا تب لیکن تم بھاگ نکلے اس کی قید سے۔ خیر۔۔۔ تمہاری موت کا جو کام شعیب کرمانی پورا نہیں کر پایا تھا وہ آج میں کروں گا۔" سنجے ورما بات کرتے کرتے اس کے قریب آیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#9015902199

"کیا فائدہ اس ذہانت اور دلیری کا جس کا صحیح استعمال نہیں سیکھ سکے تم۔ بہت نقصان کیا ہے تم نے میرا۔ بہت زیادہ۔ اب خمیازہ بھگتنے کا وقت آگیا ہے۔"

ریوالور کی نال اس کی کنپٹی کے زخم پر رکھ کر دباتے ہوئے سنجے ورما کی آنکھوں میں سفاکیت دکھائی دی تھی۔ ساحر نے دانت پر دانت جمائے، آنکھیں سختی سے میچے درد ضبط کرنے کی کوشش کی تھی لیکن منہ سے آہ تک نہ نکلنے دی تھی۔

"بہت سخت جان ہو تم۔ تم پر کیا گیا تشدد تمہیں ہرا نہیں سکتا میں جانتا ہوں۔ لیکن اب میرے پاس تمہاری محبوب ترین شخصیت ہے جسے پہنچنے والی ذرا سی تکلیف تمہیں چیخنے پر مجبور کر دے گی اور تمہاری چیخیں میرے دل کو بہت سکون دیں گی۔" سنجے ورما کا لہجہ بے رحم تھا۔ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے وہ ایک جانب گیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ کسی کو بالوں سے کھینچتے ہوئے سامنے

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

لایا تھا۔ ساحر نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ دانین کے گال پر بنا چوٹ کا گہرا نشان، زخمی پیشانی، پھٹے ہوئے ہونٹ سے نکلتا خون اور چہرے سے جھلکتی اذیت اس کے دل کو چیر کے رکھ گئی تھی۔

"دیکھو، اسے چھوڑ دو۔ وہ بے قصور ہے۔ تمہاری دشمنی مجھ سے ہے نا۔ تم میری جان لینا چاہتے ہو نا؟ میں بالکل مزاحمت نہیں کروں گا۔ ابھی ساری کی ساری بلٹس میرے سینے میں اتار دو لیکن دانین کو چھوڑ دو پلیز۔ اسے تو میری جاب تک کا علم نہیں تھا۔" ساحر نے منت کی تھی۔ دانین نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ وہ اب تک اس پر شک کرتی آئی تھی کہ وہ ضرور کسی غیر قانونی کام میں ملوث ہے۔ آج سچائی سامنے آئی بھی تو کس لمحے۔۔۔ جب زندگی ہاتھ سے ریت کی طرح پھسلتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے ساحر کو پکارنا چاہا تھا لیکن زبان ساتھ دینے سے انکاری ہو گئی تھی۔

Classic Urdu Material SBN:1013320209

"اوہ! مجھے دھمکیاں دینے والا ساحر لغاری آج میرے سامنے گڑگڑا رہا ہے؟ یہ معجزہ کیسے ہو گیا؟ ہار مان رہے ہو مجھ سے؟ آج کے دن تم مجھ سے بھیک میں بھی اپنی یا اپنی بیوی کی زندگی مانگو گے نا تو وہ بھیک بھی نہیں ملے گی تمہیں۔ کیونکہ تمہاری بیوی کا یہ حسن مجھے گھائل کر گیا ہے۔" سنجے ورما نے ساحر کو تکلیف پہنچانے کی خاطر چہرہ دانین کے بالوں کے قریب لے جاتے ہوئے ان بالوں کی خوشبو کو سینے میں اتارا تھا۔ ساحر نے ایک بار پھر جھٹکے دیتے ہوئے رسیاں توڑنے کی کوشش کی تھی لیکن اس بار بھی ناکامی کا سامنا ہوا تھا۔ دانین کی مزاحمت پر سنجے ورما کی اس کے بالوں پر مضبوط ہوتی گرفت اسے سسکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"دیکھو آج کس قدر بے بس ہو چکے ہو تم ساحر لغاری! اپنی بیوی کو تو میرے چنگل سے چھڑا نہیں پا رہے، اپنے وطن کے محافظ کیسے بنو گے تم؟ یاد ہے

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

جیل سے چھوٹنے کے بعد پہلی فون کال پر کیا کہا تھا میں نے؟ کسی کی کمزوری اتنی خوبصورت نہیں ہونی چاہیئے کہ کسی کمینے کا دل آجائے اس پر اور۔۔۔"

سنجے ورما نے استہزائیہ نگاہوں سے سامنے بندھے ساحر کو دیکھتے ہوئے ریوالور کی نال سے اپنی گرفت میں بے بس پرندے کی مانند پھڑپھڑاتی دانین کی ٹھوڑی اونچی کی تھی۔

"دل تو دل ہے، کچھ دن کی عیاشی مانگتا ہے اور یکسانیت سے بہت جلد بھر بھی جاتا ہے۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ تمہاری بیوی کی جوانی، اس کی یہ خوبصورتی رائیگاں نہیں جائے گی۔ بہت سے مرد اس جوانی کا فائدہ اٹھائیں گے۔ انڈیا میں بہت مانگ ہے ایسے حسن کی۔ اس کے وجود کو اس قدر نوچیں گے ہم لوگ کہ یہ تمہارے ساتھ گزارے ایک ایک پل پر پچھتائے گی، اپنے زندہ ہونے پر ماتم کرے گی، ہم سے اپنی موت کی فریاد کرے گی لیکن اس کی موت بس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دور کھڑی ہو کر تماشہ دیکھے گی۔" سنجے ورما کی ان گھٹیا باتوں پر زخموں سے چور ساحر نے لب بھینچتے ہوئے سختی سے آنکھیں بند کی تھیں۔ سر اٹھا کر اس نے ایک بار روتی کرلاتی، سسکتی ہوئی دانین کو دیکھنا چاہا تھا لیکن گردن کے عقب میں لگی چوٹ اسے کراہنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"چھوڑو مجھے۔ خدا کا واسطہ ہے وہ مر جائے گا۔" دانین نے بلکتے ہوئے اس وحشی کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے جسے انسان کہنا انسانیت کی توہین تھی۔

"اسے مارنے کے لیے ہی تو اتنی پلاننگ کی ہے۔ دل تو چاہتا ہے یہیں تمہاری عزت کی دھجیاں اڑا کر اسے بے موت ماروں لیکن اس کے ساتھی، آئی ایس آئی کے وہ کتے قدموں کی بو سونگھتے ہوئے یہاں پہنچنے ہی والے ہوں گے اس لیے مجھے تھوڑا سا انتظار کرنا ہو گا۔ بس چند گھنٹوں کا انتظار۔ آج رات تم میرے نفس کی آگ بجھانے کے ساتھ ساتھ میرے انتقام کی آگ بھی بجھاؤ

گی اور اس انتقام کے بعد دوبارہ کوئی ساحر لغاری بننے کی کوشش نہیں کرے گا۔ چلو۔" سنجے ورما حقارت سے کہتا دانین کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے جانے لگا۔

"چھوڑو مجھے، ساحر! خدا کے لیے کوئی تو بچاؤ۔" دانین اس کی گرفت میں بری طرح مچلتی چیخنے لگی لیکن اس مضبوط و توانا مرد کے سامنے اس کی تمام تر مزاحمت بے کار گئی تھی۔ ہاتھا پائی میں دوپٹہ بھی شانوں سے پھسلتا زمین پر جا گرا تھا۔

"جس کے لیے تم اتنا مچل رہی ہو نا آج اس کا بھی قصہ ختم کر دیتا ہوں میں تاکہ اس کی موت تمہارے دل سے اس کی تڑپ ختم کر سکے۔ اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا دیکھو اسے اور یقین کر لو کہ اب تمہاری قسمت میں کسی میجر کی بیوی بننا نہیں بلکہ انڈینز کی رکھیل بننا لکھا جا چکا ہے۔ کہیں تمہارے دل

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

میں یہ خوش فہمی نہ رہ جائے کہ انڈیا آکر تمہارا یہ شوہر تمہیں بچا لے گا۔" کچھ دور جا کر پہلی سیڑھی کے قریب رکتے ہوئے سنجے ورما نے دانین کو مخاطب کیا اور ریوالور کا رخ ساحر کی جانب کیا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں۔ پلیز اسے چھوڑ دو۔ خدا کے لیے کچھ تو رحم کرو۔ مت مارو اسے۔ میں۔۔۔۔" دانین گڑگڑاتے ہوئے سنجے ورما کی ہاتھ سے ریوالور چھیننے کی کوشش کر رہی تھی جب گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ دانین کو لگا تھا جیسے اس کی سانسیں رک گئی ہوں۔ اس نے بے یقین نگاہوں سے ساحر کی جانب دیکھا جس کے سینے کے بائیں جانب، عین دل کے مقام پر گولی لگی تھی اور خون کا فوارہ پھوٹ پڑا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN 1013202209

"ساحر!" وہ بلند آواز سے چلائی تھی۔ اس کی آواز میں رگوں کو چیرتی اذیت تھی۔ خود کو سنجے ورما کی گرفت سے آزاد کرواتی وہ ساحر کی طرف بھاگی لیکن چند قدم ہی آگے آئی تھی جب سنجے ورما دوبارہ اس پر جھپٹا۔

"چھوڑو مجھے۔ ساحر!" وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتی، ہذیانی انداز میں چیختی، مسلسل ساحر کو دیکھتی بار بار خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ دوپٹہ ندارد، بکھرے بال، ہوش و حواس سے بیگانہ، کسی پاگل کی مانند اس کے لبوں پر ساحر کے نام کا ہی ورد جاری تھا۔ دل درد سے پھٹ رہا تھا، آنکھوں سے بہتے بے تحاشہ آنسو اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے لیکن اس کی تکلیف کی پرواہ کیے بنا سنجے ورما اسے زبردستی گھسیٹتا دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

ساحر نے دھندلی نگاہوں سے سامنے کا منظر دیکھنے کی کوشش کی تھی جہاں دانین روتی بلکتی، مزاحمت کرتی خود کو اس وحشی کے چنگل سے چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔ اس کی سسکیاں، اس کی آہیں، گڑگڑاتی ہوئی آواز ساحر کی سماعتوں پر بہت گراں گزر رہی تھی۔ اس پل، اس لمحے ساحر کو اپنے دل میں چھپے دانین کی محبت کے جذبات کی شدت کا اندازہ ہوا تھا۔ اسے لگا تھا جیسے اس سے اس کی سانسیں چھین رہا ہو کوئی، جیسے الٹی چھری سے اسے ذبح کیا جا رہا ہو، جیسے اس کی متاعِ حیات کو لوٹ کر لے جا رہا ہو کوئی۔ اگر آج اس نے اپنے درد اور تکلیف کو پسِ پشت ڈال کر ہمت نہ کی تو دانین کی جدائی کا درد اسے بے موت مار دے گا۔ سختی سے لب بھینچتے، اذیت سے بے حال

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ہوتے ہوئے نے اس نے اپنی پوری طاقت صرف کی تھی اپنی ٹانگ کو کرسی کی مخالف سمت میں کھینچنے کی۔ چند جھٹکے لگے تھے اور اس کی ٹانگ کو جس رسی سے کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا وہ رسی ٹوٹ گئی تھی۔ سنجے ورما دانین کو سنبھالنے میں مصروف تھا تبھی وہ غور نہ کر سکا تھا۔ چند پل گہرے سانس بھرتے ہوئے ساحر نے اپنی وہ ٹانگ ذرا سی اوپر اٹھائی۔ کمر اور بازو رسیوں میں جکڑے ہونے کے باعث پیر تک ہاتھ پہنچنا دشوار لگ رہا تھا لیکن بالآخر وہ اس میں کامیاب ہو گیا تھا۔ شوز کے ساتھ پہنی جراب میں ایک چھوٹا چاقو وہ ہمہ وقت رکھتا تھا اور آج وہی چھوٹا چاقو اس کے کام آنے والا تھا۔ چاقو نکال کر اس نے ایک نظر سامنے دیکھا تھا جہاں سنجے ورما اب دانین کو ساحر کی موت کی دھمکی دے رہا تھا۔ اس نے بنا وقت ضائع کیے ہاتھ ذرا سا ترچھا کر کے رسیاں کاٹنا شروع کی تھیں لیکن ابھی ایک بھی رسی نہیں کٹی تھی جب

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

سامنے سے آتی وہ ریوالور کی گولی کسی گرم سلاخ کی طرح اس کے سینے میں گھستی اسے اذیت کی شدید لہر سے دوچار کر گئی تھی۔ اس کے وجود کو جھٹکا سا لگا اور چاقو اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ بے یقینی بھری نگاہ سے اس نے سامنے دیکھا تھا جہاں دانین اس کا نام پکارتی بری طرح تڑپتے ہوئے اس کی جانب بھاگی تھی لیکن سنجے ورما پھر سے اس پر قابو پا چکا تھا۔ ساحر کے سینے کی بائیں جانب سے گرم گرم خون ابلتا اس کی شرٹ کو رنگین کرتا جا رہا تھا۔ اس نے ایک آخری نگاہ دانین کے وجود پر ڈالی تھی جسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے سنجے ورما آخری سیڑھی چڑھتا اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر کی آواز بھی سنائی دینے لگی تھی۔ سنجے ورما دانین کو لے جا رہا تھا؟ تو کیا واقعی اس میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ اپنی بیوی کی حفاظت کر سکے؟ ساحر نے پیر سے چاقو اپنی جانب کھینچنے کی کوشش کی لیکن چاقو فاصلے پر تھا۔ اس نے

ClassicUrduMaterial ISBN#9780130204199

نیچے جھک کر چاقو اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن رسیوں میں جکڑے اس کے وجود نے اس بات کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔

"نو۔۔۔" وہ بے بسی کے عالم میں تڑپتا چلایا تھا تبھی چاقو سے ادھ کٹی وہ رسی اس کی مزاحمت پر ٹوٹ گئی۔ گرفت ڈھیلی ہونے پر ساحر نے آنکھیں کھول کر بے یقینی سے رسی کو دیکھا تھا۔ پھر ٹوٹی ہوئی رسی دیکھ کر گویا ایک نئی امید بندھی تھی۔ جسم میں موجود تمام ہمت جمع کرتے ہوئے اس نے تیزی سی خود کو رسیوں سے آزاد کروایا۔ اپنی جگہ سے وہ اٹھا تھا جب سینے کی بائیں جانب درد کی اٹھتی لہروں نے اسے کراہنے پر مجبور کر دیا۔ عام آدمی ہوتا تو شاید اس بلٹ سے ہار مان چکا ہوتا لیکن سخت ٹریننگز کے باعث اس کا جسم بھی فولادی ہو چکا تھا۔ ابھی زخم تازہ تھا تبھی درد کی شدت اتنی نہیں تھی اور وہ اگر کچھ کر سکتا تھا تو ابھی وقت تھا۔ جیسے جیسے زخم ٹھنڈا ہوتا درد میں بھی اضافہ

Classic Urdu Material ISBN 1013220109

ہوتا چلا جانا تھا۔ مسلسل خون بہنے کے باعث اپنے چکراتے سر کو دونوں ہاتھ سے دباتے ہوئے اس نے نیچے گرا چاقو اٹھایا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر اس وقت وحشت کے علاوہ اور کچھ درج نہیں تھا۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا تھا جہاں سنجے ورما اپنے سب سیاہ فام ساتھیوں کو رخصت کر چکا تھا اور اب ہیلی کاپٹر وہاں لینڈ کر رہا تھا۔ دانین شاید ہوش کھو بیٹھی تھی تبھی نیچے برف پر پڑی تھی۔ ہیلی کاپٹر لینڈ کرتے ہی سنجے ورما دانین کو اٹھانے کے لیے نیچے جھکنے لگا تھا جب عقب سے ساحر نے چاقو کے ساتھ پے در پے کئی وار اس کی گردن پر کیے تھے۔ سنجے ورما نے گردن پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی سے مڑتے ہوئے ساحر کو دیکھا تھا جب ساحر نے اسی چاقو سے اس کی شہ رگ کاٹ دی۔ سنجے ورما کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے فوراً اسے اوپر کی جانب اڑایا

Classic Urdu Material ISBN#01320209

تھا لیکن اس کے فرار ہونے سے قبل ہی ساحر نے سنجے ورما کی کمر سے بندھے گن ہولڈر سے ریوالور نکال کر ہیلی کاپٹر کے پٹرول ٹینک پر پوری میگزین خالی کر دی تھی۔ ایک دھماکے کی آواز سنائی دی تھی اور لمحوں میں ہیلی کاپٹر آگ کی زد میں آتا نیچے گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ ساحر نے مدھم ہوتی سانسوں سمیت زمین پر گرے سنجے ورما کے بے جان وجود کو دیکھا تھا، پھر بے ہوش پڑی دانین کی جانب بڑھا تھا جب خود کو سنبھالنا مشکل ہوا اور وہ منہ کے بل نیچے گرا تھا۔ اب اٹھنے کی ہمت نہیں رہی تھی اس میں۔ آنکھوں کے سامنے تاریکی بڑھتی جا رہی تھی۔ خود کو موت سے ہارتا دیکھ کر بھی وہ پر سکون تھا کہ دانین کو سنجے ورما کے چنگل سے بچا لیا تھا اس نے۔ اپنی جان دے کر ہی سہی لیکن اس نے ملک کے ایک بڑے دشمن کو ختم کر دیا تھا آج۔

Classic Urdu Material ISBN#1015202109

****

دانین آپ پچھلے تین گھنٹوں سے مسلسل کھڑی ہیں۔ پلیز بیٹھ" جایئے۔ "طارق نے اسے مسلسل روتے، کپکپاتے لبوں سے دعائیں اور ورد کرتے دیکھ کر ٹوکا۔

"نن۔۔۔ نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ ڈاکٹر کب باہر آئیں گے؟" وہ لرزتی آواز میں کہہ گئی۔ لہجہ بےتابی لیے ہوئے تھا۔ وہ سب اس وقت آپریشن تھیٹر کے باہر تھے۔ اندر ساحر کا آپریشن چل رہا تھا۔ حالت کافی کریٹیکل تھی اس کی۔ دانین جب سے ہوش میں آئی تھی ایک پل بھی چین سے نہیں بیٹھی تھی۔ نہ اس

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

کے آنسو تھمنے کا نام لے رہے تھے اور نہ ہی لبوں سے نکلتی دعائیں رک رہی تھیں۔

"دانین !تمہارے کپڑوں پر خون لگا ہے۔ میرے ساتھ گھر چلو۔ چینج کر کے اپنی حالت ٹھیک کر کے پھر آ جانا۔" رقیہ بھابھی نے اس کے چہرے کے گرد ہاتھوں کا ہالہ سا بناتے ہوئے نرمی سے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ پہاڑوں کے درمیان بنے اس میدان سے کر ہاسپٹل آنے تک دانین ساحر کے ساتھ رہی تھی۔ کبھی اس کے سینے سے ابلتے خون پر ہاتھ رکھ کے اسے روکتی ہوئی، کبھی اس کی پیشانی کا زخم چھو کر بلکتی ہوئی، کبھی اسے بند پلکوں کو کھولنے کا اصرار کرتی ہوئی وہ کوئی دیوانی ہی لگی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

نہیں بھابھی !میں یہیں رہوں گی ساحر کے پاس۔ "دانین کے" ضدی لہجے پر رقیہ بھی خاموش ہو گئی تھیں۔

بیٹے حوصلہ رکھیں۔ بہت ہمت والا ہے ساحر۔ کچھ نہیں ہو گا" اسے۔ "میجر عبیداللہ جو طارق کے ذریعے تمام حقیقت سے واقف ہو چکے تھے انہوں نے آگے بڑھ کر دانین کے سر پر ہاتھ رکھا۔ وہ لب کاٹتی سر جھکا گئی تھی۔ تبھی آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آئے۔

ڈاکٹر کک۔۔۔ کیسا ہے ساحر؟ "لہجے میں تڑپ اور بےتابی" لیے سب سے پہلے دانین ہی ڈاکٹر کی جانب بڑھی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

گولی نکال دی ہے ہم نے، خطرے سے باہر ہیں وہ لیکن ابھی" ہوش میں آنے میں وقت لگے گا انہیں۔ "ڈاکٹر نے گویا نئ زندگی کی نوید سنائی تھی اسے۔

میں ایک بار مل سکتی ہوں اسے؟ "دانین نے پر امید نگاہوں" سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔

جی انہیں پرائیویٹ روم میں شفٹ کرتے ہیں پھر آپ مل" لیجیے گا۔ "ڈاکٹر صاحب اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے۔ دانین کو لگا تھا جیسے کب سے رکی اس کی سانسیں اب بحال ہوئی ہوں۔ ساحر کو ایک نظر دیکھنے کے بعد گھر جا کر شکرانے کے نوافل ادا کرنے کا ارادہ باندھا تھا اس نے کہ اب

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

تو شکرانہ واجب تھا۔ ساحر کی جان بچ جانے کا شکرانہ، اور اس کا دانین کی زندگی میں آنے کا شکرانہ۔۔۔

****

میں تو رقیہ کے ساتھ تمہارے گھر آیا تھا جب تابندہ نے" ساری صورتحال بتائی۔ میں ایک پل کو چکر کر رہ گیا تھا کہ یہ سب ہوا کیا ہے۔ اور تم اکیلے ہی چل پڑے مقابلہ کرنے۔ مجھے تو کال کرتے، ہم ٹیم لے کر جاتے تو تمہیں اتنا کچھ سہنا نہ پڑتا۔ وہ تو بھلا ہو ہمارے آئی ٹی ایکسپرٹ راحیل کا جس نے اس نمبر کی لوکیشن بتائی مجھے جو تم نے ٹریس کروائی تھی۔ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لوکیشن تک پہنچ کر میں پھر کنفیوز تھا کہ کس سمت میں جاؤں۔ البتہ ٹیم سے رابطے میں تھا تو بیک اپ کے لیے پولیس کی ایک ٹیم مجھے فالو کر رہی تھی۔ پھر دوبارہ تمہارا نمبر ٹریس کروایا۔ وہ بھی ایک جگہ جا کر فون کی سکرین ٹوٹی ہوئی ملی۔ نمبر آن تھا تبھی لوکیشن ٹریس ہو گئی ورنہ شاید تمہارے فون تک بھی نہ پہنچ پاتا میں۔ مجھے تو لگا تھا بند گلی میں کھڑا ہوں میں۔ رات کا اندھیرا گہرا ہوتا جا رہا تھا اور تمہارا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ سچ کہوں مجھے غصہ بہت آیا تھا تم پر۔ بندہ ایک کال تو کر دیتا ہے یار !اکیلے ہی نکل پڑے ہیرو بننے۔ جانتے ہو کتنا خوار کیا میں نے پولیس والوں کو بھی۔ جہاں تمہارا ٹوٹا فون ملا اس ایریا میں چاروں طرف ٹیم کو دوڑایا۔ ہم تو مایوس ہونے لگے تھے لیکن

ClassicUrduMaterial ISBN#0133202109

پھر ایک جانب سے دو تین گاڑیاں آتی دکھائی دیں جن میں سیاہ فام افراد سوار تھے۔ گاڑیاں قریب سے گزرتے ہوئے ان کی باتوں سے شک گزرا تھا ان پر لیکن وقت کم ہونے کی وجہ سے انہیں فالو کرنے کی بجائے ہم لوگ اس سمت بڑھے جدھر سے وہ آتے دکھائی دیئے تھے۔ چند منٹ بعد ہی دھماکے کی آواز سنائی دی۔ میرا تو دل لرز کر رہ گیا تھا اس وقت۔ رات کے اندھیرے میں نظر آتی آگ کی وہ روشنی ہمارے لیے معاون ثابت ہوئی۔ وہاں تک پہنچے تو سنجے ورما کو مردہ حالت میں پایا۔ تم دونوں کو بھی گرے دیکھ کر ایک پل کو مجھے لگا تھا جیسے میں نے کھو دیا تمہیں لیکن سانس چیک کرنے پر سانسوں کی روانی کا علم ہوا۔ تبھی تم دونوں کو گاڑی میں سوار کر کے

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

ہم لوگ ہاسپٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ دانین تو راستے میں ہی ہوش میں آ گئی تھی لیکن تمہارا اچھا خاصا خون ضائع ہو چکا تھا۔ گولی دل کے قریب سے ہو کر گزری تھی۔ ڈاکٹرز نے پہلے تو معذرت کر لی تھی لیکن ہمارے اصرار اور سر عبیداللہ کے آنے پر آپریشن شروع کر دیا گیا تھا اور فائنلی تم اب یہاں پٹیوں میں جکڑے میرے سامنے بیٹھے ہو۔ "طارق اس کے بیڈ سے کچھ فاصلے پر رکھی چیئر پر بیٹھا اسے ساری تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا۔

دانین کہاں ہیں؟ جب سے ہوش میں آیا ہوں وہ ایک بار" بھی نظر نہیں آئیں۔ "اس کی لمبی چوڑی گفتگو کے جواب میں ساحر نے سوال کیا بھی تو دانین کے متعلق۔

Classic Urdu Material ISBN#0133024109

ہاسپٹل میں ہی ہیں۔ انفیکٹ کچھ دیر پہلے جو سوپ تم نے پیا" وہ بھی دانین کے ہاتھ کا بنا ہی تھا۔ سامنے آنے سے کترا رہی ہیں وہ۔ "طارق نے دانین کے یہاں روم میں نہ آنے کی وجہ بیان کی۔

کیوں؟ "ساحر نے حیران ہوتے ہوئے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔"

شاید شرمندہ ہیں تم سے، تمہارے ساتھ روا رکھے گئے اپنے" سلوک سے۔ حقیقت سامنے آئی ہے تو وہ تم سے نظریں ملانے کے قابل نہیں سمجھ رہیں خود کو۔ تھوڑا وقت دو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔ "طارق نے نرم لہجے میں اسے سمجھایا تھا۔ ساحر خاموش سا ہو گیا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

****

میں نے کہا نا کہ مجھے بینڈیج چینج نہیں کروانی۔ پہلے میری" بیوی کو بلاؤ جو مجھ سے چھپی بیٹھی ہے باہر۔ "وہ بچوں کی طرح ضدی لہجہ اختیار کیے بینڈیج چینج کروانے سے انکاری تھا۔ نرس نے بے بسی بھری نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے مدد طلب نظروں سے طارق کو دیکھا۔

ساحر یہ کیا بچگانہ حرکت ہے؟ زخم کی کیئر نہیں کرو گے تو" زخم ٹھیک کیسے ہو گا؟ "طارق نے دبے دبے لہجے میں ڈپٹا تھا اسے۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

زخم اسی کے ہاتھ سے ٹھیک ہو گا جو میرے ہر زخم کی دوا"
ہے۔ بس بہت ہو گیا۔ تم بلا رہے ہو اسے یا میں خود باہر
جاؤں۔۔۔ آہ "!روٹھے لہجے میں کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھتے
ہوئے وہ کراہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں لیکن تم اپنی جگہ سے"
مت اٹھو پلیز۔ اسٹیچز کھل گئے تو لینے کے دینے پڑ جائیں
گے۔ "طارق نے باقاعدہ اس کی منت کی تھی۔ ساحر اثبات میں
سر ہلاتا پھر سے بیڈ کی پشت سے سر ٹکا گیا۔ طارق کمرے سے
باہر آیا تھا جب دروازے کے قریب دانین کو کھڑے پایا۔ اس
کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اندر کی تمام باتیں سن چکی
ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

دانین آپ کو اندر جانا ہو گا اب کہ آپ کا یہ گریز وہ اب"
برداشت نہیں کر پائے گا۔ آپ کے لیے وہ اپنی جان پر کھیل
گیا، اب آپ کی تھوڑی سی توجہ پر تو حق بنتا ہے نا اس کا۔
یوں نظریں چرانے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اس کا
سامنا کریں، بات چیت کر کے معاملات سورٹ آؤٹ کر لیں۔
جائیں وہ اندر منتظر ہے آپ کا۔ آپ جائیں گی تو وہ بینڈیج
کروائے گا۔ "طارق کی بات پر وہ چند لمحے شش و پنج کا شکار
رہی تھی۔ پھر ہمت جمع کرتی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔
ساحر نے بڑے غور سے اس کی جانب دیکھا تھا جس کی نگاہیں
جھکی ہوئی تھیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

سسٹر آپ جائیں۔ میری وائف آ گئی ہیں اب۔ وہ بینڈیج کر"
دیں گی۔"ساحر اس لمحے کسی تیسرے کی موجودگی نہیں چاہتا
تھا۔ اس کی بات پر دانین وہیں رک گئی تھی۔

لیکن آپ۔۔۔"نرس نے کچھ کہنا چاہا تھا جب ساحر نے"
دایاں ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروایا۔

میری بیوی بھی میڈیکل کی اسٹوڈنٹ رہی ہے اور بینڈیج کرنا"
اچھے سے جانتی ہے۔ آپ جا سکتی ہیں۔" لہجے میں کھردرا پن
لیے اس نے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا۔ نرس خاموشی سے
وہاں سے چلی گئی۔

آپ کو وہاں بت بن کر کھڑے رہنے کے لیے نہیں بلایا۔"
شوہر بیمار ہے تو کچھ خاطر تواضع کر لیں اس کی۔ "اسے اپنی

Classic Urdu Material ISBN:1013320299

جگہ جمے دیکھ کر ساحر نے طنز کیا تھا۔ دانین چونکی۔ پھر بنا ایک لفظ بولے اس کی جانب چلی آئی۔ نگاہیں اب بھی نہیں اٹھا پائی تھی وہ۔ قینچی کی مدد سے اس کے سینے کے گرد لپٹی پٹی کاٹ کر وہ اسے اس کے وجود سے الگ کرنے لگی تھی۔

"نرس آئی تو تھی بینڈیج کرنے۔ پھر واپس کیوں بھیج دیا" ،اسے؟ "ساحر کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے روم میں چھائی اس بوجھل خاموشی سے گھبراتے ہوئے وہ اسے مخاطب کر گئی تھی۔

"اس رات کی یاد تازہ کرنا چاہتا تھا جس رات یہ کہانی شروع ہوئی تھی۔ جتنی نرمی اور پیار سے آپ بینڈیج کرتی ہیں وہ نرمی، وہ پیار نرس کے ہاتھوں میں کہاں؟ "پرشوق نگاہوں سے

Classic Urdu Material ISBN1013202109

اسے تکتے ہوئے جواب دیا گیا تھا۔ دانین نے پل کی پل نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ پھر دوبارہ اپنے کام پر توجہ مرکوز کر گئی۔

سینے پر بینڈیج کرنے کے بعد وہ اس کے جسم کے دوسرے زخموں کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

تم پر شک کرتے ہوئے کتنے تلخ الفاظ بولتی رہی میں۔ تمہاری" جاب کے غیر قانونی ہونے کا الزام لگایا، تمہاری کمائی کو حرام کہہ ڈالا، تمہیں وطن کا دشمن تک قرار دے دیا۔ پھر بھی سچ کیوں نہیں بتایا مجھے؟خاموشی سے سب برداشت کرتے رہے۔ کیوں؟ "ایکسیڈنٹ کے باعث اس کے بازو پر بنے زخم پر آئنمنٹ لگاتے ہوئے وہ دل میں آیا سوال زبان پر لے آئی تھی۔ ساحر چند لمحوں کے لیے خاموش ہوا تھا۔

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320209

اب بھی نہیں بتاؤ گے؟ "وہ سر جھکائے آہستگی سے کہہ گئی۔"

ساحر نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا تھا جو شاید نگاہیں جھکائے آنکھوں میں آئی نمی ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

آپ کو کھونے سے ڈرتا تھا۔ "بالآخر وہ اس کے سامنے" اعتراف کر ہی گیا تھا۔ اس کی پیشانی سے بال ہٹاتے ہوئے وہاں بنے زخم پر مرہم لگاتے ہوئے دانین کے ہاتھ تھمے تھے۔ ساحر کے اس ڈر اور خوف کے متعلق تو طارق بھی دانین کو سب کچھ بتا چکا تھا۔ جب جب دانین کے رویے سے دلبرداشتہ ہو کر وہ طارق کے پاس آتا تھا ان لمحوں میں ہوئی ساری گفتگو طارق دانین کے گوش گزار کر چکا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320209

اور اگر اس دن میں تمہیں کھو دیتی تو شاید خود بھی جی نہ"
پاتی۔ "بھرائے ہوئے لہجے اور ڈھکے چھپے الفاظ میں ہی سہی لیکن
وہ ساحر پر اپنے دل کے جذبات آشکار کر گئی تھی۔ ساحر نے
بنا کچھ کہے اپنی انگلیوں کی پوروں پر اس کے آنسو چن لیے
تھے۔ گزرے وقت کا مداوا کوئی نہیں کر سکتا تھا لیکن آنے
والے وقت کو وہ اب خوبصورت بنا سکتے تھے کیونکہ ان دونوں
کے درمیان چھائی ہر غلط فہمی چھٹ چکی تھی۔

****

(تین ماہ بعد)

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کہیں جا رہے ہو تم؟ "دانین نے اسے تیار ہو کر کمرے سے نکلتے دیکھا تو کچن سے باہر آتی پوچھ گئی۔

ہاں !آپ کے ساتھ ایک نئ زندگی شروع کرنے سے پہلے" ماضی کا ایک حساب باقی رہتا ہے۔ آج وہ آخری کام پورا کرنے جا رہا ہوں۔ "ساحر نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

ابھی تم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئے۔ ریسٹ کی ضرورت" ہے تمہیں۔ چلو کمرے میں۔ "دانین نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

بس چند گھنٹوں کی بات ہے دانین !جلدی لوٹ آؤں گا" میں۔ "ساحر کا لہجہ نرم تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#10133202109

ایسا کونسا کام ہے؟ ذرا مجھے بھی تو پتا چلے۔ "دانین نے"
آنکھیں سکوڑتے ہوئے اسے دیکھا۔

ہے ایک ضروری کام۔ کچھ رشتوں کے درمیان موجود غلط"
"فہمیاں مٹانی ہیں، اصل مجرم کا چہرہ سامنے لانا ہے اور۔۔۔
ساحر نہ جانے کونسی پہیلیاں بجھوا رہا تھا جب گیٹ کی بیل سنائی
دی۔

اتنی صبح صبح کون آ گیا؟ "دونوں بیک وقت بڑبڑائے۔"

میں دیکھتا ہوں۔ "ساحر باہر کی جانب بڑھا۔ دانین اثبات میں"
سر ہلاتی پھر سے کچن میں جا چکی تھی جہاں وہ ناشتے کے بعد
برتن دھو رہی تھی۔ پچھلے تین ماہ سے اس نے ملازمہ کی چھٹی
کر دی تھی، آفس سے ریزائن کر دیا تھا کہ اب وہ ساحر کی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

مرضی کے مطابق ڈھل جانا چاہتی تھی اور جانتی تھی کہ ساحر کو اس کا گھر رہنا پسند ہے تبھی اس نے گھر خود سنبھال لیا تھا۔ ان تین ماہ میں اس نے بہت اچھی طرح ساحر کا خیال رکھا ،تھا۔ اس کی خوراک، میڈیسنز وقت پر دینا، اس کے نخرے اٹھانا زبردستی اسے کچھ نہ کچھ کھلاتے پلاتے رہنا۔۔ ان تین مہینوں میں اس کا ایک الگ ہی روپ سامنے آیا تھا جو ساحر کو بہت بھایا تھا۔

السلام علیکم "!وہ تیزی سے ہاتھ چلاتی اب برتن خشک کرتے" انہیں ٹوکری میں رکھ رہی تھی جب جانی پہچانی آواز پر حیران ہوتی پلٹی۔ نگاہ سامنے موجود شخص تک گئی تو وہ جیسے ساکت رہ گئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ارسل "!لبوں سے بے یقینی بھرا نام برآمد ہوا تھا۔"

فائنلی تم مل ہی گئ ہمیں۔ جانتی ہو کتنا خوار کیا ہے تم نے" ہمیں۔"وہ سدا کے شرارتی لہجے میں کہتا اس کی جانب بڑھا تھا۔

،تم یہاں؟ اللہ !مجھے یقین نہیں ہو رہا۔ "اس کے ساتھ لگتے" اس کے چہرے کو ہاتھوں سے چھونے کے بعد بھی وہ یقین کرنے میں متامل تھی۔

ساحر !دیکھو میرا بھائی آیا ہے مجھ سے ملنے۔ "اس کے لہجے" سے خوشی چھپائے نہ چھپ رہی تھی۔ چہرہ تمتمانے لگا تھا جبکہ آنکھیں اتنے عرصے بعد ارسل کو اپنے سامنے دیکھ کر چھلک

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

اٹھی تھیں۔ ساحر اس کی دھوپ چھاؤں سی کیفیت کو دیکھتا رہ گیا۔

"کوئی اور بھی آیا ہے تم سے ملنے۔ ارسل کے کہنے پر وہ حیران ہوئی۔ کچن کے دروازے کی جانب آئی تو وہاں سمیعہ کس کھڑے پایا۔

"ارے سمیعہ !کیسی ہو میری گڑیا؟ سمیعہ سے گلے ملتے ہوئے اس نے اس کا گال چوما تھا۔ پھر دوبارہ زور سے اسے ہگ کیا۔

"میں ٹھیک ہوں آپی !آپ کیسی ہیں؟ کہاں دنیا کی بھیڑ میں گم ہو گئی تھیں آپ۔ اتنا ڈھونڈا ہم نے آپ کو۔ سمیعہ کا لہجہ بھی نمی لیے ہوئے تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

آخر مل ہی گئی نا میں۔ ارسل !سمیعہ !یہ ساحر ہیں میرے"
شوہر۔ ساحر یہ میرے چھوٹے تایا جی کا بیٹا، میرا بھائی اور سب
"سے اچھا دوست۔ اور یہ سمیعہ ہے، میری پھوپھو کی بیٹی۔
دانین نے ساحر سے ان دونوں کا تعارف کروایا تھا۔ ارسل نے
خوش دلی سے آگے بڑھتے ہوئے نہ صرف ساحر سے مصافحہ کیا
تھا بلکہ اسے گلے بھی ملا تھا۔ دانین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی
کہ وہ اس سچویشن میں کیا کرے۔ اس کے سگے، خون کے رشتے
اتنے سالوں بعد آج اس کے سامنے آئے تھے اور اسے لگ رہا
تھا خوشی سے ہی اس کا دل دھڑکنا بھول جائے گا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

****

کتنی غلط بات ہے دانی !مجھ سے رابطہ کرنے کی ایک بار بھی"
کوشش نہیں کی تم نے۔ میں اس وقت ایک کورس کے سلسلے
میں آؤٹ آف کنٹری تھا جب تم سے رابطہ منقطع ہوا۔ اپنے
،ایک دوست کے ذریعے تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش بھی کی
خالہ رخسانہ کے گھر کا پتا اور ان کی تصویر تک سینڈ کی اس کو
لیکن تمہارا کہیں پتا نہیں چل سکا۔ واپس آ کر بھی میں نے
تمہیں اتنا تلاش کیا۔ شاہ مینشن سے نکلتے ہوئے خالہ رخسانہ
کے گھر کا جو ایڈریس دیا تھا تم نے وہاں بھی تالا لگا تھا۔ کراچی
شہر اتنا بڑا تھا کہ تم ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملی مجھے۔ میں تو

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

مایوس ہو کر واپس لاہور چلا گیا تھا جب کراچی میں مقیم میرے اسی دوست نے خالہ رخسانہ کو اپنی بہو کے ساتھ مارکیٹ میں دیکھا۔ میرے کہنے پر ان کا پیچھا کرتے ہوئے وہ ان کے فلیٹ تک گیا، ان کا ایڈریس مجھے میل کیا، پھر میں خود خالہ کے گھر گیا۔ انہوں نے ہی تمہاری شادی کا بتایا تھا لیکن انہیں تمہارے سسرالی گھر کا علم تھا، اسلام آباد کا ایڈریس نہیں تھا ان کے پاس۔ تمہارے سسرال گیا تو وہاں غالباً ساحر بھائی کے چھوٹے بھائی علی نے مجھے آپ لوگوں کا ایڈریس دیا۔ مجھے میری بہن میری شادی میں چاہیے تھی ہر حال میں تبھی سمیعہ کو لے کر ٹپک پڑا آج۔ "ارسل نے مختصر الفاظ میں اپنی تمام کوششیں بیان کر ڈالی تھیں اور دانین۔۔۔ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ اس

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

کے سب رشتے اسے بھول چکے ہیں آج ارسل کے منہ سے سب سن کر اسے خوشی ہوئی تھی کہ کسی ایک کے لیے ہی سہی لیکن وہ اہم رہی تھی۔

تم دونوں کی شادی نہیں ہوئی اب تک؟ "دانین نے سوالیہ" نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر وہ یہی سمجھی تھی کہ وہ شادی کر چکے ہیں۔

تمہارے بغیر میں شادی کر لیتا ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔ انفیکٹ" آج میں اور سمیعہ یہاں کارڈ دینے اور انوائٹ کرنے ہی آئے ہیں۔ سب سے پہلا کارڈ تمہارے لیے مختص تھا اور اب سب مہمانوں سے پہلے تم اور ساحر بھائی مجھے اپنے گھر میں چاہیے ہو۔ "ارسل نے رعب جماتے ہوئے کارڈ اس کی جانب بڑھایا

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تھا۔ دانین نے تذبذب کے عالم میں پہلے ارسل کے بڑھائے گئے کارڈ کی سمت دیکھا تھا، پھر ساحر کی جانب۔ ساحر کے خفیف سے اشارے پر وہ کارڈ تھام گئی تھی۔

ارسل !تم برا مت ماننا پلیز !اتنے عرصے بعد ہم ملے ہیں۔" میں تمہیں ناراض نہیں کرنا چاہتی لیکن ہم اس شادی میں شرکت نہیں کر سکتے۔ "وہ مناسب الفاظ کی تلاش میں یہی کہہ سکی تھی۔ اس کی بات پر لاؤنج میں مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔

میں جانتا ہوں تم وہاں کیوں نہیں آنا چاہتی۔ سالوں پہلے وہاں" اس گھر میں جو سلوک تم سے کیا گیا تھا اس کے بعد تم حق رکھتی ہو انکار کرنے کا۔ ہماری معذرت یا شرمندگی بھی تمہاری اس تکلیف کا ازالہ نہیں کر سکتی جو ہماری وجہ سے تم نے

Classic Urdu Material ISBN1013202109

سہی۔ "ارسل کے لہجے سے ایکسائٹمنٹ اور گرمجوشی ختم ہو چکی تھی۔ اس کا لہجہ اب سنجیدہ اور شرمندگی لیے ہوئے تھا۔

تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ارسل !تم نے"

ہمیشہ ایک بھائی ہونے کا فرض نبھایا ہے۔ شرمندہ تو میں ہوں کہ آج بھی ایک بہن ہونے کا فرض نہیں نبھا سکتی لیکن۔۔۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے اپنے خون کے رشتوں کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنے کی۔ میں بہت مشکل سے یہاں تک پہنچی ہوں، آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہاں جا کر میں پھر سے کئی سال پیچھے چلی جاؤں گی،میرے سارے زخم تازہ ہو جائیں گے اور وہاں سب کی طنزیہ نگاہیں، جگر چھلنی کرتے جملے میرے

Classic Urdu Material SBN#1013320109

زخموں پر نمک پاشی کریں گے۔ "وہ نظریں فرش پر جمائے کہتی چلی گئی۔

وہاں موجود سب افراد کی نظروں میں اب تمہارے لیے" نفرت، حقارت یا طنز نہیں صرف ایک جذبہ ہو گا اور وہ ہے شرمندگی۔ کیونکہ سچ کیا ہے سب جان چکے ہیں۔ تمہاری بے گناہی ثابت ہو چکی ہے۔ "ارسل نے انکشاف کیا تھا دانین پر۔ اس کی بات پر وہ جھٹکے سے سر اٹھاتی حیران سی اسے دیکھنے لگی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم ارسل؟ یہ سب کیسے۔۔۔۔؟؟ "وہ بے یقین لہجے میں کہتی بات ادھوری چھوڑ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

مجرم خود ہی اعتراف کر گیا اپنے جرم کا۔ ان تصاویر کی"

"حقیقت ثمن آپی نے خود ہی بتا دی سب کو چند ماہ پہلے۔

ارسل کے لبوں سے ثمن کا نام سن کر وہ پھر سے چونکی تھی۔

اپنے مجرم کے نام سے تو وہ خود بھی ناواقف تھی ابھی تک۔

ثمن آپی؟ "اس کے لبوں سے سرسراتے ہوئے انداز میں یہ"

نام برآمد ہوا۔

ہاں ثمن آپی۔وہی ہیں جو آستین کا سانپ نکلیں۔ عدن بھائی"

کو پسند کرتی تھیں وہ لیکن عدن بھائی کا تمہاری طرف جھکاؤ دیکھ

کر وہ تم سے حسد کرنے لگیں۔ اور حسد کی اس آگ میں جلتے

ہوئے انہیں جب وار کرنے کا موقع ملا تب انہوں نے یہ موقع

ضائع نہیں کیا اور اپنی چالبازی سے تمہیں عدن بھائی کی زندگی

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سے نکال کر انہیں حاصل کر لیا۔ عدن بھائی سے شادی تو کر لی انہوں نے لیکن ان کی محبت حاصل نہیں کر سکیں۔ ثمن آپی کی ہمسفری میں بھی عدن بھائی نے جانے انجانے میں ان کی ہر بات میں تمہاری پرچھائی ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ بظاہر وہ تم سے نفرت کا اظہار کرتے لیکن ثمن آپی کو تمہارے رنگ میں دیکھنے کے خواہش مند ہوتے۔ تمہیں بے وفا سمجھتے سمجھتے ان کے دل میں شک کا تناور درخت بن گیا اور وہ ثمن آپی کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ ان کی لگائی پابندیوں کے باعث دونوں کے درمیان جھگڑے بڑھنے لگے، ایک بیٹی کے باوجود دونوں ایک دوسرے سے خار کھاتے ہیں اور چند ماہ پہلے شاید ثمن آپی نے تمہیں کسی شاپنگ مال میں دیکھا۔ تمہیں اپنے

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320219

شوہر کے ساتھ خوش دیکھ کر ان کے دل میں حسد کی وہی آگ بھڑک اٹھی۔ اسی رات وہ واپس گھر آئیں تو ان کا عدن بھائی سے خاصا بڑا جھگڑا ہوا، نوبت طلاق تک پہنچ گئی تھی اور تبھی غصے کے عالم میں وہ خود اپنے منہ سے ہر چیز کا اعتراف کرتی گئیں۔ انہیں غصہ تھا کہ اتنی پلاننگ کر کے تمہیں عدن بھائی سے دور کر کے بھی وہ ان کی زندگی میں تمہاری جگہ حاصل نہیں کر پائیں۔ تمہارے ساتھ اتنا کچھ کر کے بھی انہیں سکون نہیں ملا تھا تبھی تمہیں خوش دیکھ کر انہیں اپنی محرومیاں یاد آ گئیں۔ اس دن ان کے منہ سے سچ سن کر وہاں کھڑا ہر شخص چاہتا تھا کہ شرمندگی سے زمین میں گڑھ جائے۔ عدن بھائی نے گھر سے نکال دیا ثمن آپی کو اور بیٹی بھی چھین لی۔ وہ کسی قیمت

Classic Urdu Material ISBN#1013320299

پر ثمن آپی کو واپس لانے پر تیار نہیں ہیں ۔ تنہائی کی سزا بھگتتے بھگتتے ثمن آپی کو اپنے کیے گیے گناہوں پر پچھتاوہ ہونے لگا ہے لیکن ان کے اس پچھتاوے کا اب کوئی فائدہ نہیں۔ عدن بھائی نہ انہیں رکھنے پر تیار ہیں نہ چھوڑنے پر۔ انہوں نے ان کے "گناہوں کی سزا یہ تنہائی اور اولاد سے دوری ہی تجویز کی ہے۔ سب سنتے ہوئے اس بوجھل سے ماحول میں دانین کا دم گھٹنے لگا تھا۔ وہ اور ساحر دونوں دم بخود تھے کہ مکافات عمل اس طرح بھی ہوتا ہے؟ ساحر جو آج دانین کی فیملی کے پاس جا رہا تھا کہ انہیں دانین کی بے گناہی کا یقین دلا کر دانین کو اس کے رشتوں سے ملا سکے وہ خود اس بات سے بے خبر تھا کہ اللہ پاک سچ تو بہت پہلے سامنے لا چکے تھے اور نہ صرف سچ سامنے

Classic Urdu Material ISBN#01330219

آیا تھا بلکہ برا کرنے والوں کا انجام بھی برا ہوا تھا۔ اب تو سزائیں بھگتنے کا وقت تھا ان کا۔

دانین آپی اپنی بہن کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں آپ" سے۔ وہ واقعی پچھتا رہی ہیں اپنے کیے پر۔ سب نے انہیں چھوڑ دیا ہے، ذہنی مریضہ بن چکی ہیں وہ تنہائی کا عذاب جھیلتے جھیلتے۔ جو کچھ انہوں نے کیا اس کی سزا اسی دنیا میں مل رہی ہے انہیں لیکن میرے آپ سے درخواست ہے کہ آپ انہیں معاف کر دیں تاکہ ان کی آخرت تو سنور جائے۔ "سمیعہ نے دانین کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔

ارے !یہ کیا کر رہی ہو سمیعہ؟ پاگل مت بنو۔ تمہیں معافی" مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ ہی اب میرے دل میں کسی

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

کے لیے کوئی گلہ یا شکایت باقی رہی ہے۔ میرا اللہ بہترین انصاف کرنے والا ہے اور اس کے در سے مجھے انصاف مل چکا ہے۔"دانین نے اس کے ہاتھ کھولتے ہوئے آنکھ میں آئی نمی صاف کی تھی۔

"آپی آپ اگر ناراض نہیں ہیں تو شادی میں آئیں گی نا؟" سمیعہ نے پرامید نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

سمیعہ میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتی۔ اتنے عرصے بعد یوں" اچانک۔۔۔ "وہ متذبذب تھی۔ ان سب کا سامنا کرنے کی ہمت اب بھی مفقوذ تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

اگر بابا اور تایا جان خود لینے آئیں تمہیں تب تو چلو گی؟ وہ"
معافی مانگ لیں گے تم سے۔ "ارسل نے اس کی جھجھک کی وجہ
سمجھتے ہوئے راستہ نکالا تھا۔

نہیں میں کبھی اپنے بڑوں کو جھکانا نہیں چاہوں گی۔ میں تو"
اس لیے کہہ رہی تھی کہ۔۔۔ "وہ کوئی مناسب وجہ تلاش کر
رہی تھی جب ساحر کے بولنے پر اس نے حیرت سے سر اٹھایا۔

ہم لوگ ضرور آئیں گے شادی پر۔ آپ دونوں اتنی چاہت"
"سے ہمیں انوائٹ کر رہے ہیں تو ہم انکار کیسے کر سکتے ہیں۔
ساحر کا لہجہ سنجیدگی بھرا تھا۔ دانین کے گھور کر دیکھنے پر اس
نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

دانین لب بھینچ کر رہ گئی جبکہ ارسل اور سمیعہ کی آنکھوں کی چمک لوٹ آئی تھی۔

****

جب میں مناسب طریقے سے انہیں انکار کر رہی تھی تو" تمہیں کیا ضرورت تھی درمیان میں بولنے کی؟ "ارسل اور سمیعہ کے جانے کے بعد وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ان کے لہجوں میں جو آس، جو امید تھی اسے توڑنا اچھا نہیں"
لگا مجھے۔ وہ سپیشلی آپ کو انوائٹ کرنے آئے تھے۔ کسی کی
چاہت کو یوں ٹھکراتے نہیں ہیں دانین۔ "ساحر نے سنجیدہ لہجے
میں اسے سمجھانا چاہا تھا۔

میں ان کی چاہت کو ٹھکرا نہیں رہی ساحر !لیکن جس گھر"
سے سالوں پہلے مجھے تہی داماں کر کے نکال دیا گیا اس گھر میں
جانے کو میرا دل راضی نہیں ہے۔ "دانین کی آواز بھرا گئی
تھی۔ بات کرتے کرتے وہ ڈائننگ ٹیبل کے قریب رکھی چیئر
گھسیٹتی بیٹھ گئی تھی۔

معاف کرنا تو اللہ کی صفت ہے دانین !آپ کے خونی رشتے"
اگر آپ کو واپس بلا رہے ہیں تو معاف کر دیں انہیں۔ مانا کہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

آپ کے ساتھ غلط کیا ہوا تھا لیکن ان سب کو ان کے کیے کی سزا مل چکی ہے بلکہ مل رہی ہے۔ آپ کو تو اپنی صفائی میں ایک لفظ تک نہیں کہنا پڑا۔ اگر اللہ آپ کے صبر کو دیکھتے ہوئے آپ کا سچ دنیا کے سامنے لا سکتا ہے تو اس کی رضا کی خاطر آپ بھی درگذر سے کام لیں۔ "اس کے مقابل بیٹھتے ہوئے ساحر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

بات معافی تلافی کی نہیں ہے ساحر !میرے دل میں ان کے" لیے اب کوئی گلہ شکوہ نہیں بچا۔ لیکن۔۔۔۔تم نہیں سمجھو گے۔ "وہ کچھ کہتے کہتے پھر سے چپ ہو گئی تھی۔

تو آپ سمجھائیں نا۔ اگر آپ کا دل ہر طرح کی شکایات سے" پاک ہو چکا ہے تو اس گھر میں جانے سے انکار کی وجہ کیا ہے

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

پھر؟ "ساحر کا انداز حوصلہ افزا تھا۔ وہ جانتا تھا وجہ کچھ اور بھی تھی وہاں نہ جانے کی۔ دانین چند لمحے اس کے چہرے کی جانب دیکھتی رہی پھر سر جھکائے لب کاٹنے لگی۔

"ساحر میں اب پرانے کسی رشتے کے لیے اپنے دل میں پہلے جیسے جذبات نہیں لانا چاہتی۔ جب مجھے ان سب کی ضرورت تھی تب انہوں نے ہاتھ چھڑا لیا تھا۔ بہت تڑپی ہوں میں ان کے لیے۔ اب جا کے صبر آیا ہے کیونکہ تم میری لائف میں آئے ہو۔ وہاں جاؤں گی تو دوبارہ۔۔۔ "وہ پھر سے اٹکی تھی۔ لہجے میں خوف پنہاں تھا۔

Classic Urdu Material ISBN 1013202109

دوبارہ۔۔۔؟ "ساحر اس کی ادھوری بات کا مطلب کچھ حد" تک سمجھ گیا تھا لیکن چاہتا تھا کہ وہ اپنے منہ سے اپنا خود بتائے۔ وہ مضطرب سی ہتھیلیاں مسلنے لگی۔

وہاں عدن بھی تو ہو گا نا۔ اسے دیکھ کر پتا نہیں میں کیسا ری" ایکٹ کروں۔ جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا میں اب اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی لیکن خود سے ڈرتی ہوں کہ اتنے عرصے بعد اسے سامنے دیکھ کر میرا دل نہ پگھل جائے۔

نہیں۔۔۔ مجھے وہاں نہیں جانا ساحر !میں پگھلنا نہیں چاہتی۔ مجھے بس تمہارے ساتھ رہنا ہے۔ بدگمانیاں تھیں تو بہت اچھا تھا۔ اب دوبارہ پرانے رشتے استوار کر کے میں خود اپنے جذبات کے ہاتھوں الجھنا نہیں چاہتی۔ "وہ اپنے دل میں چھپی گرہیں واضح

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

کر گئی تھی۔ ساحر نے بغور اس کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر، آنکھوں میں بے بسی تھی۔ نہ جانے یہ ساحر کو کھو دینے کا خوف تھا یا دل میں پرانے جذبات لوٹ آنے کا۔ وہ خود اپنے ہی دل کے پلٹنے سے ہراساں تھی۔

"میری بات غور سے سنیں دانین !اگر میری محبت آپ کے دل میں جگہ بنا چکی ہے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ عدن کا سامنا ہونے پر بھی آپ کے دل کی مسند پر میں ہی رہوں گا۔ اور اگر اسے دیکھ کر آپ کے جذبات بدلیں، آپ کا دل پگھلے اور آپ کے دل و دماغ میں ذرا سی بھی خواہش انگڑائی لے کہ آپ اس کے پاس واپس چلی جائیں تو اپنی اس خواہش کا احترام کیجیے گا بنا مجھے خیال میں لائے۔ "دانین نے اس کی بات

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

پر جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو یہ الفاظ اپنے لبوں سے ادا کرتا نگاہیں جھکا گیا تھا کہ کہیں آنکھوں میں چھپی تکلیف وہ نہ دیکھ لے۔

پاگل ہو گئے ہو کیا؟ جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟"

"مطلب تمہارے لیے میرا ہونا نہ ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا؟

دانین کی آواز میں صدمہ تھا۔

آپ کا ہونا نہ ہونا مجھ سے زیادہ کسی کے لیے معنی نہیں رکھتا"

دانین !آپ کو کھونے کا تصور بھی میری سانسیں روکنے لگتا ہے لیکن شادی کے بعد آپ کا رویہ دیکھ کر میں نے خود سے عہد کیا تھا کہ کبھی بھی خود کو آپ پر مسلط نہیں کروں گا۔ اور میں اپنے اس عہد پر آج بھی قائم ہوں۔ میں نے کہا تھا نا کہ

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ہم اپنے اس رشتے کو آگے تب ہی بڑھائیں گے جب آپ دل سے رضامند ہوں گی۔ تو شاید اب آپ کے دل کی بات جاننے کے لیے ہی یہ وقت ایک آزمائش بن کر آیا ہے تاکہ آپ پر واضح ہو سکے کہ آپ کیا چاہتی ہیں۔ میرے لیے میرے جذبات سے بڑھ کر آپ کی خواہشات زیادہ اہم ہیں اور اگر آپ اپنی آگے کی زندگی عدن کے ساتھ گزارنا چاہیں گی تو میں اف تک نہیں کروں گا اور پیچھے ہٹ جاؤں گا۔ "آخر میں بولتے بولتے اس کا لہجہ انتہائی دھیما ہو گیا تھا۔

اتنا آسان ہے تمہارے لیے مجھے چھوڑنا؟ جان چھڑانا چاہتے ہو" مجھ سے؟ "وہ آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#9780133202199

میں نہیں چھوڑ رہا آپ کو۔ ہاتھ چھڑانا یا لوٹ کر میرے"
پاس آنا۔۔۔ فیصلہ آپ کا ہی ہو گا۔ میں بس یہ چاہتا ہوں کہ
برسوں پہلے آپ کے جن رشتہ داروں نے آپ پر میرے
حوالے سے بہتان لگا کر آپ کو دربدر ٹھوکریں کھانے کے لیے
چھوڑ دیا، آج آپ ان کے سامنے سر اٹھا کر جائیں۔ ہماری کہانی
کا ایک یہ حصہ ادھورا ہے ابھی اور ارسل کی شادی میں جا کر
آپ یہ حصہ مکمل کریں گی۔ "ساحر نے تسلی بھرے انداز میں
اس کا ہاتھ دبایا تھا۔ دانین چند لمحے خاموش رہی۔ پھر سر اٹھا
کر اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

ٹھیک ہے۔ میں ارسل کی شادی میں ضرور جاؤں گی لیکن تم" میرے ساتھ چلو گے۔ میں اکیلی کہیں نہیں جاؤں گی۔ "اس نے شرط رکھ دی تھی۔

دانین میں وہاں جا کر کیا کروں گا؟ آئی مین۔۔۔ میری" موجودگی میں شاید تمہارے سب رشتہ دار کمفرٹیبل نہ ہوں اور۔۔۔ "وہ بات کرتے کرتے رکا جب دانین نے اس کی بات اچک لی۔

وہ کمفرٹیبل ہوں نہ ہوں لیکن میں کمفرٹیبل رہوں گی اور" تمہاری موجودگی ہی مجھے کمفرٹیبل رکھ سکتی ہے۔ مجھے مضبوط رہنے کے لیے اپنی زندگی کے ہر پل تمہاری ضرورت ہے کیونکہ تم ہی وہ انسان ہو جو مجھے سنبھال سکتا ہے۔ تم جاؤ گے تو میں

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

جاؤں گی ورنہ نہیں۔ اور پھر تین دن کی تو بات ہے۔ ولیمہ کے بعد ہم لوگ ہال سے سیدھا اپنے گھر آ جائیں گے۔ "وہ مان سے کہتی اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی۔

اوکے۔ ہم دونوں چلیں گے۔ اب خوش۔ "ساحر اس کی" آخری بات اور آخری حرکت پر کھل کر مسکرایا تھا۔

****

بالآخر وہ دن آ ہی گیا تھا جب وہ ایک بار پھر شاہ مینشن کے گیٹ کے سامنے کھڑی تھی۔اس گھر میں گزارے گئے اپنی زندگی کے کئی سال کسی فلم کی

Classic Urdu Material ISBN:1013320299

طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے تھے۔اسی گھر سے،اس گھر کے مکینوں سے بہت سی خوشیاں ملی تھیں اسے لیکن آخر میں ملنے والا سب سے بڑا دھچکہ،سب سے بڑا غم ان تمام تر خوشیوں پر بھاری ثابت ہوا تھا۔اسے ان سب کا سرد رویہ آج بھی ازبر تھا۔دل شدت سے نفی کر رہا تھا اس گھر میں جانے،ان سے ملنے سے۔کہیں بھاگ جانے کو دل چاہا تھا لیکن وہ اپنے قدموں کو روکے کھڑی تھی۔

"دانین!آپ ٹھیک ہیں؟"گاڑی سے نکلتے ساحر نے اسے گاڑی کا دروازہ تھامے وہیں جمے دیکھا تو اس کے چہرے کی سفید پڑتی رنگت پر نظر ڈالتا اسے مخاطب کر گیا۔دانین ماضی کی تکلیف دہ یادوں کے حصار سے نکلی تھی۔پھر خود کو نارمل کرنے کی کوشش میں وہ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لائی۔ چوکیدار نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا تبھی فوراً گیٹ کھول دیا۔کومل نے

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

ٹیرس سے ہی اسے گاڑی سے نکلتے دیکھ لیا تھا اور خوشی کے عالم میں سب کو بتاتی وہ خود مرکزی دروازے پر رک گئی تھی۔ اس کے پیچھے ہی گھر کے سب افراد شاید دانین کے استقبال کے لیے گھر سے باہر آ چکے تھے۔ زید، کومل، ردابہ، بڑی تائی جی، بڑے تایا جی، چھوٹے تایا جی اور۔۔۔ آخر میں دانین کی نگاہ بے تابی سے بھاگ کر آتے اس وجود پر پڑی تھی جو گیٹ کے قریب رک گیا تھا، باقی سب افراد سے آگے۔ اس کی آنکھوں میں دانین کو دیکھتے ہی ان کہے سے جذبات جھلکنے لگے تھے جنہیں دانین کے ساتھ ساتھ ساحر نے بھی نوٹ کیا تھا لیکن دانین نے اس کے چہرے پر فقط ایک نظر ڈالی تھی۔ پھر دوبارہ اسے اور اس کی آنکھوں سے عیاں ہوتے جذبات پر دوسری نگاہ ڈالے بغیر وہ ساحر کی جانب پلٹی تھی۔ ساحر کے بازو سے بازو گزار کر اس کا ہاتھ تھامے اس نے وہاں کھڑے سب افراد کو بہت کچھ جتایا تھا۔ اس کے ساحر کا

ClassicUrduMaterial ISBN#1013202109

ہاتھ تھامنے پر عدن کی آنکھوں کی وہ جوت بجھنے لگی۔ ساحر کو دانین کے ہاتھوں کا سرد پن اور لرزش واضح محسوس ہوئی تھی تبھی اس نے دانین کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس کا اعتماد بڑھایا تھا۔ یہاں آنے کی تیاری سے لے کر یہاں آکر گاڑی سے اترتے وقت تک دانین بہت زیادہ کنفیوز تھی لیکن ساحر کے ہاتھ کی اس گرفت نے اس کی ساری جھجھک، سارا ڈر کہیں دور بھگا دیا تھا۔ برسوں پہلے اس پر بہتان تراشی کر کے اس کے وجود کو بہت ہلکا اور بے مول کر کے اس گھر سے نکال دیا گیا تھا اور آج وہ اس شخص کے ساتھ اس گھر کی دہلیز پار کر رہی تھی جس نے اس کے نام کے ساتھ اپنا نام جوڑ کر اس کے وجود کو معتبر کر دیا تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

کومل "!دانین بور ہو رہی تھی جب کومل کو کچن میں کام" کرتے دیکھا تو اس تک چلی آئی۔

ہاں؟ "کومل چولہے پر رکھی کڑاہی میں چمچ چلاتی چونک کر" اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

کچھ چاہیے تھا کیا؟ "کومل نے فوراً پوچھا تھا۔ اس گھر میں" سب لوگ وی آئی پی پروٹوکول دے رہے تھے اسے۔ حتٰی کہ اسے ارسل کے گھر کی بجائے بڑے تایا جی نے اسی گھر میں رکنے پر اصرار کیا تھا۔ شاید اس طرح وہ اپنی کی گئی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

نہیں بور ہو رہی تھی تو سوچا تم سے گپ شپ کر لوں۔"

ردابہ میڈم تو شاپنگ پر گئی ہیں اور سمیعہ ٹھہری دلہن، رات کو مہندی کی تقریب میں ہی آئے گی۔ باقی اس گھر میں تم ہی ہو جو مجھ سے باتیں کر کے میری بوریت بھگا سکتی ہو۔ "وہ ہلکے پھلکے لہجے میں کہتی وہیں کچن میں چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

فائنلی تمہارے آنے سے اس گھر میں رونق لوٹ آئی ورنہ"

ایک عرصہ ہوا خوشیوں نے اس گھر کا رستہ دیکھنا چھوڑ دیا تھا۔

اب آئی ہو تو بہت سے دن رکنا یہاں۔ پہلے کی طرح سب گپیں لگایا کریں گے۔ "کومل سلاد کا سامان نکالتی کہہ رہی تھی۔

تمہاری رخصتی کب ہوئی؟ "دانین نے کھیرے کا پیس اٹھا کر"

منہ میں ڈالا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013920219

دو سال پہلے۔ "کومل نے مختصر سا جواب دیا۔ اس کا اور زید" کا اب ایک بیٹا تھا۔

کومل ! بڑے تایا جی وہیل چیئر پر کب سے ہیں؟ مطلب ان" کی یہ حالت۔۔۔ "دانین نے بات ادھوری چھوڑی۔ ارسل اور سمیعہ نے اسے نہیں بتایا تھا لیکن یہاں آ کر اسے علم ہوا تھا کہ بڑے تایا جی پیرالائزڈ ہیں۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر دانین سے معافی مانگی تھی، باقی سب بھی معافی کے خواستگار تھے اور دانین نے ان کی امیدوں کو ٹوٹنے نہیں دیا تھا۔ جو ہو چکا تھا وہ بدلا نہیں جا سکتا تھا۔ دلوں میں نفرتیں اور ناراضگیاں رکھ کر ،وہ کرتی بھی کیا؟ دل سے تو انہیں پہلے ہی معاف کر چکی تھی آج زبان سے بھی معاف کر دیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN:1013320109

جس دن ثمن آپی نے اپنے گناہوں کا اور تمہاری بے گناہی کا"
اعتراف کیا تھا اس دن ہی تایا جی کو فالج کا اٹیک ہوا۔ دکھ تو
پہلے بھی بہت تھے کہ ان کے سب سے بڑے اور لاڈلے بیٹے
کی زندگی اجیرن ہو چکی تھی۔ گھر میں ہر وقت وحشت سی
چھائی رہتی، تمہارے جانے کے بعد عدن بھائی کا دنیا کی ہر
عورت پر سے اعتبار اٹھ گیا اور وہ ثمن آپی پر بھی شک کرنے
لگے تھے۔ ثمن آپی نے عدن بھائی کو حاصل کرنے کے لیے
بے شک راہ غلط چنی لیکن ان کی محبت سچی تھی تبھی عدن بھائی
کا رویہ انہیں پہروں اذیت میں مبتلا رکھتا۔ وہ روتیں، چیختی، چلاتی
تھیں، پھر عدن بھائی کا اور ان کا جھگڑا ہو جاتا اور کئی کئی دن
گھر میں عجیب سا ماحول، عجیب سی خاموشی چھائی رہتی۔ پری کا

Classic Urdu Material ISBN#1013202199

اس دنیا میں آنا بھی ان کے تعلقات کو بہتر نہ بنا سکا۔ جہاں ہمہ وقت خوشیاں رقص کرتی تھیں وہاں موت کی سی خاموشی تایا جی کو اندر سے کھوکھلا کرتی جا رہی تھی اور آخری وار ثمن آپی کے منہ سے نکلے اس سچ نے کیا۔ تایا جی یہ دکھ سہہ نہیں سکے اور ان کے دماغ پر اس چیز کا گہرا اثر ہوا۔ ہاسپٹل گئے تو وہیں فالج کا اٹیک ہوا اور وہ اپنے جسم کے نچلے حصے سے ہمیشہ کے لیے معذور ہو گئے۔ اس کے بعد سے ان کے لبوں پر صرف تمہارا نام رہتا تھا۔ وہ اسی دکھ میں رہنے لگے تھے کہ اپنے مرحوم بھائی کو کیا جواب دیں گے تمہارے حوالے سے۔ آج تم آئی ہو تو وہ بھی کمرے سے نکلے ہیں ورنہ بہت چڑچڑے سے ہو گئے تھے، نہ کمرے سے نکلتے تھے اور نہ کسی کو اپنے

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

پاس آنے دیتے تھے۔ آج مہندی کا فنکشن بھی انہوں نے بہت اصرار کر کے اپنے گھر کے لان میں رکھوایا ہے کہ وہ اس وحشت کو ختم کرنا چاہتے تھے جو اس گھر کا مستقل حصہ بن چکی ہے۔ "کومل نے مختصر الفاظ میں گزرے سالوں میں اس گھر اور گھر کے مکینوں پر گزری ہر تکلیف اور اذیت بیان کر دی تھی۔ دانین سر جھکائے خاموش سی بیٹھی تھی کہ کہنے کو اس کے پاس ایک لفظ تک نہ تھا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#0133202109

عدن کی وائف نہیں آئیں مہندی میں؟ آئی مین، ان کی بہن"
کی مہندی ہے آج۔ سب رشتے دار جمع ہیں لیکن وہ کہیں
دکھائی نہیں دے رہیں۔ "ساحر نے سوالیہ نظروں سے دانین کی
جانب دیکھا تھا۔ دونوں اسٹیج سے کافی فاصلے پر کھڑے تھے۔ کئی
لوگوں کی نظریں ان کی جانب تھیں جن میں رشک اور حسد
کے ملے جلے تاثرات تھے۔ ان دونوں کا کپل آج کی شام کا
بہترین کپل لگ رہا تھا۔ دونوں کا میچنگ لباس تھا۔ دانین فان
کلر کی ٹخنوں کو چھوتی فراک میں ملبوس تھی جبکہ ساحر نے
بھی ہم رنگ کرتا پاجامہ اور ویسٹ پہن رکھی تھی۔ دونوں 'میڈ
فار ایچ ادر 'کی بہترین مثال لگ رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302199

نہیں۔ کومل بتا رہی تھی عدن نے سختی سے منع کیا ہے کہ"
اگر ثمن آپی نے اس شادی کے کسی بھی فنکشن میں شرکت کی
تو وہ نہ صرف یہ شادی چھوڑ کر چلا جائے گا بلکہ اپنی بیٹی کو
لے کر ہمیشہ کے لیے یہ گھر بھی چھوڑ دے گا۔ "دانین کے
لہجے میں افسردگی کی جھلک تھی۔ ثمن نے اس کے ساتھ جو بھی
کیا لیکن وہ ثمن کے لیے دکھی تھی۔

ہمم۔۔۔برا کرنے والے کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔ "ساحر نے"
گہری سانس بھری تھی۔

ہاں اور میرے ساتھ برا ہوا تو اس کے بدلے میں مجھے تم مل"
گئے۔ تمہیں مجھے سونپ کر اللہ نے میرے سارے گلے شکوے
دور کر دیئے۔ "دانین نے کہتے ہوئے شرارت سے اس کے

Classic Urdu Material ISBN#9013202109

بال بکھیرے تھے۔ ساحر اس کی اس حرکت کو انجوائے کرتا ہنس دیا تھا جبکہ کچھ فاصلے پر موجود عدن نے جلتی آنکھوں سے یہ منظر اور ان دونوں کی ہنسی کو دیکھا تھا۔

****

دانین آپی !دلہا دلہن سے زیادہ گریس فل کپل تو آپ دونوں" کا لگ رہا ہے۔ کیا خیال ہے آپ کی مہندی کی رسم بھی ساتھ ہی نہ کر دیں؟ "کپلز مہندی کی رسم کر رہے تھے تبھی وہ اور ساحر بھی رسم کرنے اسٹیج پر آئے جب فوٹو گرافر کا رول ادا

Classic Urdu Material ISBN#1013320209

کرتی ردابہ نے شرارت سے انہیں چھیڑا۔ ارادہ ارسل کو چڑانے کا تھا۔

"تم انسلٹ کر رہی ہو دلہا دلہن کی۔ اگر ایسے کمنٹس کرنے ہیں نا تو میں اور سمیعہ جا رہے ہیں۔ کل مولوی صاحب سے نکاح پڑھوا کر لوٹ آئیں گے۔ "حسب توقع ارسل چیخ اٹھا تھا۔ وہاں ہنسی کا طوفان سمٹ آیا تھا۔

"مت تنگ کرو میرے بھائی کو۔ اتنا پیارا تو لگ رہا ہے۔ بس ہماری دلہن زیادہ پیاری ہے تو اس لیے اس کے پہلو میں لنگور لگ رہا ہے ورنہ اچھا خاصا ہینڈسم ہے ارسل۔ "دانین بھی شرارت پر آمادہ ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

شرم کرو۔ تمہیں اتنی مشکل سے ڈھونڈ کر اپنی شادی میں لایا" میں کہ میرا ساتھ دو گی۔ تم الٹا میری واٹ لگا رہی ہو۔ کیسی بہن ہو تم؟ ساحر بھائی سمجھا لیں اپنی بیوی کو۔ "ارسل نے دہائی دیتے ہوئے ساحر کو بھی درمیان میں گھسیٹا تھا۔

ویل !بیوی کی بات سے انکار کرنے کی جرأت دنیا کے کسی" شوہر میں نہیں کیونکہ بعد میں بیوی کو منانے کے لیے ہزار جتن کرنے پڑتے ہیں۔ اس لیے میں تو یہی کہوں گا کہ دانین نے جو کہا سو فیصد درست کہا۔ "ساحر کی بات پر وہاں شور بلند ہوا تھا۔ نعرے اور ہوٹنگ کا شور ہر پل بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ ساحر کی بات پر دانین نے جھینپ کر اسے گھورا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

حملوں کا آغاز تو ہو چکا ہے۔ اب بچ کر رہیے گا ذرا۔ "ارسل" نے دانین کی ساحر کو گھورتی نگاہوں پر چوٹ کی تھی۔

بکو مت۔ تم پر بھی یہ وقت آنے والا ہے۔ "وہ جھینپ" مٹانے کو اس پر چڑھ دوڑی۔ چہرہ ساحر کی پر تپش نگاہوں کے باعث سرخ پڑ رہا تھا۔ جلدی جلدی رسم ادا کرتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔ دونوں اسٹیج سے اتر رہے تھے جب ایک جانب سے بھاگ کر آتی بچی ساحر سے ٹکرائی اور اس کے ہاتھ میں موجود کولڈ ڈرنک ساحر کے لباس کو داغدار کر گئی۔

سوری انکل "!وہ بچی خوفزدہ سی ہو کر ساحر کو دیکھنے لگی۔"

اٹس اوکے بیٹا !کوئی بات نہیں۔ "دانین نے بچی کے گال پر" بوسہ دیتے ہوئے اس کا ڈر ختم کرنا چاہا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

لاؤ میں صاف کر دوں۔ "دانین ایک ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس" سے ٹشو گھسیٹتی ہوئے اسے لیے سائیڈ پر آئی۔

رہنے دیں دانین !ویسٹ کے ساتھ کرتا بھی گیلا ہو گیا ہے۔" چینج کرنا پڑے گا۔ ایسے داغ نہیں جائیں گے۔ "ساحر نے اسے قدرے جھک کر ٹشو سے اپنا لباس صاف کرتے دیکھا تو منع کر گیا۔

چلو میں کوئی دوسرا سوٹ نکال دیتی ہوں۔ "دانین نے" سیدھے ہوتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اپنے چہرے کے سامنے آئے بال کان کے پیچھے کیے۔

نہیں اٹس اوکے۔ اس طرح فنکشن چھوڑ کر دونوں کا اندر جانا" مناسب نہیں لگتا۔ میں دوسرا ڈریس نکال لوں گا۔ آپ فنکشن

Classic Urdu Material ISBN#1013220109

انجوائے کریں۔ میں چینج کر کے بس ابھی آیا۔ "ساحر نے مناسب الفاظ میں اسے منع کیا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے۔ گیسٹ روم کی الماری میں تمہارے اور" میرے سب ڈریسز ہینگ کر رکھے ہیں۔ میں نے پریس کروا لیے تھے ملازمہ سے۔ ان میں سے کوئی پہن لینا۔ "دانین کے مطلع کرنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا لان سے نکلتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کہاں رہ گیا ساحر؟ ابھی تک آیا کیوں نہیں؟ "دانین نے بے چینی سے کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب دیکھا۔ دس منٹ کا انتظار اس پر بہت بھاری گزر رہا تھا۔

کومل !ساحر اندر گیا ہے چینج کرنے۔ میں ذرا اسے دیکھ آؤں" کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ "وہ کومل کو بتا کر خود بھی شاہ مینشن کے مرکزی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ ہیل کی آواز پیدا کرتی وہ گیسٹ روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب اچانک کوئی اس کے سامنے آیا۔ دانین ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔ نظریں اٹھائیں تو عدن کو اپنے سامنے موجود پایا۔

تم یہاں؟ "دانین اس کی یہاں موجودگی پر حیران ہوئی کیونکہ" اس وقت سب لوگ باہر لان میں تھے۔

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

ہاں میں پری کو سلانے آیا تھا۔ اسے میرے بنا نیند نہیں آتی"
نا۔ اسے سلا کر واپس جا رہا تھا لان میں۔ لیکن تم یہاں کیا کر
رہی ہو؟ "عدن نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے ساتھ
ہی اس کی یہاں موجودگی کے متعلق استفسار کیا۔

میں ساحر کو دیکھنے آئی تھی۔ "دانین مختصر جواب دیتی ایک"
سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگی۔

دانی مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ "عدن کو یہ موقع"
غنیمت لگا تھا تبھی فوراً اس کا رستہ روک گیا تھا۔ دانین اس
کے طرزِ تخاطب پر چونکی تھی۔

کیا بات؟ "اس نے بغور عدن کی جانب دیکھا تھا جیسے سمجھنے"
کی کوشش کر رہی ہو کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

تم خوش ہو اپنی لائف میں؟ "عدن براہ راست اس کی"
آنکھوں میں دیکھتا مدعے کی بات پر آیا۔

اس سوال کا مطلب؟ "دانین نے چبھتی ہوئی سی نگاہ اس کے"
چہرے پر ڈالی۔

دانین !پتا نہیں مجھے یہ بات کہنی چاہیے یا نہیں۔ لیکن میں"
بہت شرمندہ ہوں۔ جو کچھ بھی ہوا غلط ہوا لیکن یقین کرو میرا
قصور نہیں تھا اس میں۔ جو کچھ مجھے دکھایا گیا، میری جگہ کوئی
بھی مرد ہوتا وہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتا۔ تمہاری بے وفائی کے
احساس نے مجھے پاگل کر ڈالا تھا اس دن۔ اور اس پاگل پن
میں میں کیا کچھ کر گیا مجھے خود بھی علم نہیں تھا۔ بلیو می

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

تمہارے جانے کے بعد ہر دن مجھے خسارے کا احساس تڑپاتا رہا ہے۔ "عدن اس وقت دنیا کا بے بس ترین انسان لگ رہا تھا۔

ان سب باتوں کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے عدن !جو ہوا اسے " بھول جاؤ اور اپنی زندگی میں آگے بڑھو۔ "دانین کے لہجہ بے تاثر تھا۔

آگے بڑھنے کی خواہش میں ہی تو تم سے یہ سب کہہ رہا" ہوں۔ "عدن کے لہجے میں چھپی درخواست پر دانین چونکی تھی۔

کیا مطلب؟ "اس نے ناسمجھی سے عدن کو دیکھا جیسے سمجھ کر" بھی اس کی بات کا مطلب نہ سمجھی ہو۔

میری زندگی میں واپس لوٹ آؤ دانین !میں تمہیں ہر وہ خوشی" دوں گا جس کا وعدہ کیا تھا۔ یوں سمجھ لو درمیان میں یہ ماہ و

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

سال کبھی آئے ہی نہیں۔ میرے پاس واپس آ جاؤ۔ ہم پھر سے نئی زندگی شروع کرتے ہیں اور ان خوابوں کو پورا کرتے ہیں جو ہم نے مل کر دیکھے تھے۔ "عدن کی بات پر اسے شدید قسم کا دھچکہ لگا تھا۔ اس نے بے یقینی سے عدن کی جانب دیکھا۔

تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں" گی؟ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ سے یہ بات کہنے کی؟ "وہ حیران تھی کہ اس کی کس بات سے عدن نے یہ امید لگائی کہ وہ اس کے پاس لوٹ آئے گی۔

تمہاری محبت نے یہ ہمت دی ہے مجھے دانین !ایک بار پہلے" تمہیں کھو چکا ہوں لیکن اب نہیں کھونا چاہتا۔ تمہارا اس گھر میں آنا میرے دل میں یہ آس جگا گیا کہ تم کچھ نہیں بھولی

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

ہو۔ میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرتی تھی اور انسان اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھولتا۔ جیسے میں آج تک تمہیں نہیں بھلا پایا ویسے ہی مجھے یقین ہے کہ تمہارے دل و دماغ میں آج بھی میں ہی بسا ہوا ہوں اور۔۔۔ "عدن نے بات کرتے کرتے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا جب دانین فوراً دو قدم پیچھے ہٹی۔

میرا ہاتھ تھامنے کی یا میرے قریب آنے کی غلطی بھی مت" کرنا عدن شاہویز !پہلے میں تمہیں یہ ہاتھ تھامنے کی اجازت اس لیے دیتی تھی کیونکہ میں تمہارے نکاح میں تھی لیکن اس روز ،مجھے طلاق کے تین لفظ کہہ کر تم نے مجھ پر سے اپنا ہر حق سارے اختیار کھو دیئے۔ اب میرے قریب آنے کا حق صرف

Classic Urdu Material ISBN#1013220209

اس کا ہے جو میرا شوہر ہے۔ "دانین کا لہجہ درشت تھا۔ اس کا یہ روپ دیکھ کر عدن گنگ سا رہ گیا۔ اندازہ نہیں تھا کہ اس کی جانب سے اتنا شدید ردعمل ملے گا۔

اور کس محبت کی بات کرتے ہو تم؟ وہ محبت جس کے" کھوکھلے دعوے کیے تھے تم نے؟ اور جب اس محبت کی آزمائش کا وقت آیا تو تم میلوں کے فاصلے پر جا کھڑے ہوئے۔ محبت صرف زبان سے کہنے کا نام نہیں ہے بلکہ مشکل وقت میں ساتھ دینے کا ہے۔ اگر تم محبت کرتے ہوتے تو میرا اعتبار کرتے، چاہے ساری دنیا میرے خلاف ہوتی لیکن تم میرے ساتھ کھڑے ہوتے۔ لیکن نہیں، سنگسار کرنے والوں میں سب سے پہلا پتھر اٹھانے والا ہاتھ تمہارا تھا۔ بعد میں جس نے جو

Classic Urdu Material ISBN#1012320219

کیا، جو کہا مجھے کچھ یاد نہیں لیکن پہلا وار کرنے والے شخص کو میں کبھی بھول نہیں سکتی۔ "بات کرتے کرتے اس کا سانس پھولنے لگا تھا۔

"تمہارا یقین غلط ہے عدن شاہویز !میرے دل و دماغ میں تمہارا عکس تک نہیں ہے، محبت تو بہت دور کی بات ہے۔ میں اس گھر میں آئی ہوں تو ارسل کی وجہ سے کیونکہ وہ واحد انسان تھا جسے مجھ پر بھروسہ تھا، اس وقت بھی جب اس گھر کا ہر فرد مجھ پر کیچڑ اچھال رہا تھا۔ بہت مان سے گیا تھا وہ مجھے اپنی شادی میں بلانے اور میں اس کا مان توڑ نہیں سکی۔ "اس نے لمحہ بھر کا توقف کیا تھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

اور اس غلط فہمی سے تم نکل آؤ کہ میں تم سے محبت کرتی"
تھی یا آج بھی تم سے محبت کرتی ہوں کیونکہ محبت کے اصل
معنی کیا ہیں یہ مجھے ساحر سے ملنے کے بعد سمجھ میں آیا۔ ہوش
،کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ سنا
تمہاری آنکھوں سے جھلکتے جذبات مجھے کئی دن مسرور رکھتے اور
پھر نکاح ہونے کے بعد تمہیں ہمسفر کے طور پر سوچنا اچھا لگنے
لگا، تمہارے محبت محبت کے راگ سن کر مجھے لگا میں بھی
تمہاری محبت میں مبتلا ہو رہی ہوں لیکن وہ صرف ایک غلطی
تھی، نوجوانی کی غلطی۔ جس دن تم نے میرے ہر خواب کو چکنا
چور کیا، مجھے ساری دنیا کے سامنے بے عزت کیا اس دن سمجھ
میں آیا کہ نوجوانی کی ایسی غلطیاں کتنی اذیت دیتی ہیں۔ اس دن

Classic Urdu Material ISBN#0132029

میرے دل میں جنم لیتے وہ نرم جذبات اپنی موت آپ مر گئے تھے۔ اس دن احساس ہوا کہ مجھے تم سے نہیں بلکہ تمہاری مجھ سے کی جانے والی محبت سے محبت تھی۔ اور جب تمہاری مجھ سے محبت کھوکھلی اور جھوٹی نکلی تو میری محبت کیسے سلامت رہتی؟ تمہاری محبت سے جڑی میری محبت بھی اسی دن فنا ہو گئی تھی جس دن تمہارے کیے گئے سارے دعوے جھوٹے ثابت ہوئے۔ کچھ عرصے کے لیے لگا تھا جیسے زندگی ختم ہو گئی ہے لیکن پھر ساحر آیا میری زندگی میں جس نے مجھے جینے کے اصل معنی سمجھائے، اس نے بتایا کہ محبت کسے کہا جاتا ہے۔ اس سے مل کر مجھے پتا چلا کہ محبت صرف زبان سے ادا کیے جانے پیار بھرے میٹھے بول کا نام نہیں ہے، محبوب کے ساتھ مل کر

Classic Urdu Material ISBN#1013902109

مستقبل کے خواب سجانا محبت نہیں ہوتی بلکہ محبت وہ ہوتی ہے جسے لفظوں کے اظہار کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ یہ وہ جذبہ ہے جسے بار بار زبان سے دہرانا نہیں پڑتا، محبت خود اپنا آپ منواتی ہے۔ محبت کی پہلی سیڑھی ہی محبوب پر اعتبار ہے اور ساحر محبت کی ہر سیڑھی کامیابی سے عبور کرتا میرے دل و دماغ پر قابض ہو چکا ہے۔ میں نے ماضی میں تمہرے ساتھ مل کر کچھ حسین خواب ضرور دیکھے تھے لیکن ان خوابوں کی تعبیر پا چکی ہوں میں جس میں ساحر میرے ساتھ کھڑا ہے۔ "وہ بولتے بولتے ہانپنے لگی تھی لیکن لہجے اور آنکھوں کی تلخی اب تک ختم نہیں ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

ایسا کیا خاص ہے اس میں جس نے تمہیں میری محبت بھلا"
دی؟ مجھ سے زیادہ فکر کرتا ہے وہ تمہاری؟ مجھ سے زیادہ محبت
کرتا ہے وہ تم سے؟ میری طرح دیوانوں کے جیسے چاہ سکتا ہے
تمہیں وہ؟ "عدن اپنی ذات کی نفی پر چیخ اٹھا تھا تبھی اسے
کندھوں سے تھام کر جھنجھوڑ ڈالا۔ دانین نے نفرت کے عالم میں
خود کو اس سے چھڑایا تھا۔

میرے لیے اس زیادہ خاص اس پوری دنیا میں اور کوئی نہیں"
ہے۔ وہ مجھے دیوانوں کی طرح چاہ سکتا ہے یا نہیں یہ تو نہیں
علم۔ لیکن وہ محبت کر کے، محبت کو نبھانا جانتا ہے، مجھ پر اعتبار
کرتا ہے، مجھے مان دیتا ہے، بھری دنیا میں مجھے رسوا نہیں کرتا
بلکہ ہر جگہ، ہر مشکل گھڑی میں مجھے یہ احساس دلاتا ہے کہ

Classic Urdu Material ISBN# 0139202109

کوئی اور میرے ساتھ ہو نہ ہو وہ میرے ساتھ ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ جانتے ہو ایک کمی ہے اس میں۔ اس نے تمہاری طرح زبان سے کبھی مجھ سے محبت کے بلند و بانگ دعوے نہیں کیے، بلکہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ اس نے کبھی میرے روبرو کھڑے ہو کر مجھ سے محبت کا اظہار بھی کیا ہو۔ ہاں لیکن اس کا انداز، اس کی فکر، اس کی توجہ مجھے یہ احساس دلاتی ہے کہ میں اس کے لیے خاص ہوں، بہت خاص۔ وہ میری زندگی کا واحد رشتہ ہے جو میری طرف انگلی اٹھانے والے کی انگلی توڑ سکتا ہے اور بری نگاہ سے دیکھنے والے کی آنکھیں نکال سکتا ہے۔ اس کا ساتھ مجھے خوفزدہ نہیں کرتا بلکہ اس کی پناہوں میں میں خود کو محفوظ محسوس کرتی ہوں کیونکہ میری

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

حفاظت کی خاطر وہ اپنی جان تک داؤ پر لگا سکتا ہے اور لگا چکا ہے۔ تمہاری نسبت اس میں خاص کیا ہے میں یہ جاننا نہیں چاہتی کیونکہ میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتی کہ اسے تم سے کمپیئر کروں۔ بہت سی اذیتیں جھیلنے کے بعد خدا نے انعام کے طور پر مجھے اس شخص سے نوازا ہے اور اس کے لیے میں جتنا اس پاک ذات کا شکر ادا کروں کم ہے۔ اپنی زندگی میں قانع رہنا سیکھ لو عدن ! گزرے وقت کو واپس لانے کی کوشش کرنے کی بجائے اپنے موجودہ وقت اور رشتوں کو سدھارنے کی کوشش کرو۔ ثمن آپی بری نہیں ہیں، تمہاری محبت انہیں بدل سکتی ہے۔ اور کسی کے لیے نہ سہی کم از کم اپنی بیٹی کے لیے ہی اپنے اس رشتے کو اچھی طرح نبھاؤ۔ تم دونوں کی غلطیوں کی سزا

ClassicUrduMaterial ISBN#1013320299

اس معصوم کو مت دو ورنہ اس سے زیادہ پچھتاوے تمہارا مقدر بن جائیں گے۔ "بات کے اختتام پر اس کا لہجہ نرم ہو گیا تھا کہ ڈری سہمی پری کو دیکھ کر اسے واقعی دکھ پہنچا تھا۔ وہ بچی ماں باپ دونوں کی لاپرواہی کا شکار ہوتی مرجھا گئی تھی۔ عدن کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر دانین اس کے سامنے سے ہٹتی آگے بڑھ گئی تھی جبکہ راہداری مڑتے ہی گیسٹ روم کے دروازے کے باہر کھڑا ساحر مسکرا دیا تھا۔ دانین کے لبوں سے نکلا ہر لفظ سنا تھا اس نے اور یہ احساس اسے تازگی بخش گیا تھا کہ آج اس کی محبت سرخرو ٹھہری ہے۔

****

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

کہاں ہو؟ "مہندی کی تقریب ختم ہونے کے بعد شاہ مینشن" کے لاونج میں ساری فیملی جمع تھی، ہنسی مذاق چل رہا تھا جب دانین نے ساحر کو میسیج کیا۔ عدن کے علاوہ وہ بھی کافی دیر سے غائب تھا اور دانین بڑوں کی موجودگی میں جھجھک کے باعث کسی سے بھی اس کے متعلق پوچھنے سے کترا رہی تھی۔ اب بھی کال کی بجائے چپکے سے میسیج کیا تھا اسے۔

ٹیرس پر۔ "ایک منٹ کے بعد ریپلائے ملا۔"

اس وقت ٹیرس پر کیا کر رہے ہو؟ "دانین حیران ہوئی۔ صبح" کے چار بج رہے تھے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

ایک لڑکی نے بلایا ہے مجھے محبت کا اظہار کرنے کے لیے۔"
آج کی تقریب میں مجھے ہی دیکھتی رہی تھی وہ محبت پاش
نظروں سے۔ اب اس نے ٹیرس پر بلایا تو میں انکار نہیں کر
سکا۔ "ساحر کے نمبر سے موصول ہونے والے اس پیغام کو
دانین نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

کونسی لڑکی؟ "ٹائپ کر کے ساتھ سرخ رنگ کے غصے والے"
ایموجی لگائے۔

وہی بلیو گاؤن والی، جسے آپ گھور گھور کر دیکھ رہی تھیں کہ"
وہ مجھے کیوں دیکھے جا رہی ہے۔ "ساحر کے اگلے میسیج پر دانین
کی نگاہوں کے سامنے مہندی کی تقریب کا وہ منظر ابھرا۔ اس
لڑکی کو یاد کرتے ہوئے وہ لب بھینچ گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#0133202109

نیچے لاؤنج میں آؤ فوراً۔ "حکمیہ میسیج کیا گیا۔"

ابھی نہیں آ سکتا۔ وہ بس آنے ہی والی ہے۔ ویسے بہت"
رومینٹک لڑکی ہے۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ کوئی لڑکی مجھے
پرپوز کر رہی ہے۔ ٹیرس کو اتنا زبردست سجایا ہے کہ میں تو
امپریس ہو گیا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے وہی میری دوسری
بیوی بنے گی۔ اچھا وہ آ گئی ہے۔ بائے۔ "میسیج کے اینڈ پہ دل
والے ایموجی سینڈ کیے گئے تھے۔ دانین کی پیشانی پر ان گنت
بل پڑے۔ اس بار ریپلائے دینے کی بجائے وہ اپنی جگہ سے
اٹھی۔

کہاں؟ "ردابہ کی سوالیہ نظریں اس کی جانب اٹھیں۔"

Classic Urdu Material ISBN:1013202109

آتی ہوں ابھی۔ "سرگوشی کے سے انداز میں کہتی وہ"

سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ لب سختی سے آپس میں پیوست تھے۔ لاشعوری طور پر ہی وہ فراک کے بازو بھی اوپر کرنے لگی تھی جیسے جنگ کے لیے جا رہی ہو۔ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی وہ آخری دو سیڑھیوں پر رکی۔ آنکھیں پھیلا کر ٹیرس کو دیکھا تھا جہاں واقعی سجاوٹ کی گئی تھی۔ مطلب ساحر نے جو کچھ کہا وہ مذاق نہیں سچ تھا؟ واقعی کسی لڑکی نے اس کے لیے یہ سب۔۔۔۔؟ غصے کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی۔ وہ آخری دونوں سیڑھیاں بھی عبور کرتی اوپر آئی، متلاشی نگاہیں کسی کو تلاش کر رہی تھیں جب کچھ فاصلے پر منڈیر ہر جھکا وہ کسی کا منتظر ملا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013302109

تم۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے علاوہ کسی اور کے"
بارے میں سوچنے کی؟ "وہ غراتی ہوئی اس کی جانب بڑھی تھی
جب ساحر پلٹا۔ اسے خونخوار تیوروں سے اپنی جانب بڑھتا دیکھ
کر اس نے اس کے دونوں بازو تھامے تھے۔

کیا کر رہی ہیں؟ نیچے دھکیلیں گی کیا مجھے؟ "اسے دونوں"
ہاتھوں سے قابو کیے وہ منڈیر سے ذرا فاصلے پر ہوا تھا۔

ہاں !جان سے مار دوں گی تمہیں بھی اور اس چڑیل کو بھی"
جو تمہیں پرپوز کرنے آئی ہے۔ چھوڑو مجھے۔ کہاں ہے وہ تمہاری
دوسری بیوی؟ سامنے لاؤ اسے میرے۔ "وہ زور لگا کر اپنا آپ
اس سے چھڑا گئی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320409

یہ جنگلی بلی جیسی حرکتیں چھوڑیں گی تو پھر ملواؤں گا آپ کو"
اس سے۔ ورنہ آپ کا کیا بھروسہ، آپ اس کا منہ ہی نوچ
لیں۔"ساحر کی بات پر وہ اسے گھورنے لگی۔

میرے آنے سے پہلے وہ یہیں تھی نا؟ کہاں چھپایا ہے"
اسے؟ "انداز وارننگ لیے ہوئے تھا۔ ساحر نے کن اکھیوں سے
ٹیرس کی ایک جانب دیکھا جہاں سفید پردے کے پیچھے کچھ تھا۔
دانین بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی تیزی سے اس
طرف بڑھی۔ بنا کسی بھی بات پر غور کیے اس نے پردہ ہٹایا۔
آنکھوں کا غصہ پہلے حیرت میں بدلہ اور پھر الجھن میں۔ منہ کھلا
کا کھلا رہ گیا۔ ناسمجھی کے عالم میں اس نے مڑ کر ساحر کو دیکھا
جو مسکراہٹ دبائے اسی کی جانب متوجہ تھا۔ پھر اسے اپنی

Classic Urdu Material ISBN#1013320219

طرف تکتے پا کر وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کے عقب میں آ کھڑا ہوا۔ سامنے کھڑکی سے ٹکا کر رکھے گئے قد آدم آئینے میں ان دونوں کا عکس ابھرا تھا۔

یہ کیا تھا؟ "دانین نے خفگی سے آئینے میں نظر آتے اس کے" عکس کو گھورا۔

میری دوسری بیوی۔ "جواب برجستہ تھا۔"

اور پہلی؟ "دانین نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے۔"

میری جاب ہے نا میری پہلی اور چہیتی بیوی۔ آپ نے ہی تو" یہ نام دیا تھا اسے۔ "ساحر کے لہجے میں شرارت واضح تھی۔

Classic Urdu Material ISBN#1013220219

یہ ارینجمنٹ کس نے کیا؟ "وہ اب مڑ کر ٹیرس کو دیکھ رہی" تھی جہاں بہت سے روشن دیئے بڑے سے دل کی شکل میں رکھے گئے تھے۔ درمیان میں پھولوں کی پتیاں بھری تھیں اور ان پھولوں کی پتیوں کے درمیان ایک ٹیڈی بیئر رکھا تھا جس کے ہاتھ میں کارڈ تھا۔

"Be mine."

اسے عقب سے اپنے حصار میں لے کر اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے ساحر نے سرگوشی کے عالم میں کارڈ پر تحریر کردہ دونوں الفاظ اپنے لبوں سے ادا کیے تھے۔ان دو الفاظ میں دنیا کے تمام تر خوبصورت جذبات آن سمٹے تھے۔

".I am already yours"

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

اس کی جانب مڑتے، اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے دانین نے بنا ایک پل کے توقف کیے جواب دیا تھا۔

".Thanx my Lady"

ساحر نے پہلی بار پورے استحقاق سے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اس کا ہاتھ لبوں سے لگایا تھا۔

"ویسے یہ سب تم گھر جا کر بھی کر سکتے تھے۔ ہمارے اپنے گھر جہاں بس ہم دونوں ہوتے۔" دانین اس کے کرتے کے بٹن سے کھیلتے ہوئے کہہ گئی۔

"آج کسی کے لبوں سے شکایت سنی کہ میں نے کبھی زبان سے بلند و بانگ دعوے نہیں کیے محبت کے، کبھی محبت کا اظہار نہیں کیا۔ تو سوچا کیوں نہ آج کی شکایت آج ہی دور کر دی جائے۔ آج کا کام کل پر نہیں ڈالتے یہ محاورہ تو سنا ہو گا نا آپ نے۔ اس لیے زبان سے اظہار محبت آج کر لیتے ہیں، عملی طور پر

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

گھر جا کر سہی۔ آخر کب تک اپنے بچوں کو انتظار کروائیں گے ہم۔" ساحر نے آنکھوں میں شرارتی چمک لیے ہلکا سا مسکراتے ہوئے اس کی ناک دبائی۔

"تم میری اور عدن کی باتیں سن رہے تھے چھپ چھپ کے؟" دانین کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"نہیں۔ میں تو کمرے سے نکل رہا تھا جب آپ دونوں کی گفتگو میری سماعت کی نظر ہوئی۔ سوچا چلو قدرت موقع دے ہی رہی ہے تو اپنی بیوی کے منہ سے اپنی دو چار تعریفیں سن لوں۔ میرے سامنے تو بس میری خامیاں ہی بیان کی جاتی ہیں۔" ساحر نے ہلکے پھلکے لہجے میں وضاحت دی تھی۔

"ویری بیڈ!" دانین نے چہرے کے زاویے بگاڑے۔ اس نے فوراً اس کی گردن کے گرد حمائل کردہ اپنے بازو پیچھے کیے۔

Classic Urdu Material ISBN#1013320109

"گفٹ چاہیے؟" اسے اب بھی اپنے حصار میں لیے ساحر نے پوچھا تھا۔ ساحر کے سوال پر دانین کی آنکھیں چمکیں۔ چہرے کے زاویے فوراً درست ہوئے تھے۔

"کیوں نہیں۔ گفٹ لینے سے کون انکار کرتا ہے بھلا؟ لاؤ دو۔" اس نے جلدی سے اپنی ہتھیلی اس کی جانب پھیلائی۔

"ایسے نہیں۔ پہلے آنکھیں بند کریں۔" ساحر نے شرط رکھی۔ دانین فوراً آنکھیں میچ گئی۔ ساحر نے کرتے کی جیب سے میرون کلر کا مخملی کیس نکالا۔ پھر اسے کھولتے ہوئے دانین کے سامنے کیا۔

".Open your eyes now"

اس آواز پر دانین نے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر آنکھیں کھولیں۔ سامنے اس کیس میں جگمگاتی پائل سے اس کی آنکھیں خیرہ ہوئیں۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"واؤ! یہ کب خریدی؟" ستائش سے کہتے ہوئے دانین نے پائل اپنے ہاتھ میں لی۔

"جس دن یونیورسٹی میں آپ سے پہلی ملاقات ہوئی تھی اس سے اگلے دن۔" ساحر نے انکشاف کیا تھا۔ دانین پائل سے نظریں ہٹاتی اسے دیکھنے لگی۔ آنکھوں میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"اس روز اس پائل کو دیکھ کر نہ جانے کیوں تصور میں آپ کا چہرہ آن سمایا تھا۔ میں نہیں جانتا کس احساس کے زیر اثر میں نے یہ پائل خریدی، نہ ہی مجھے علم تھا کہ یہ پائل میں کبھی آپ کو دے پاؤں گا یا نہیں۔ لیکن بس خرید لی۔ اس دن پہلی بار مجھے محبت کا احساس ہوا تھا اور ہر بار یہ پائل دیکھ کر وہی خوبصورت احساس میرے دل میں جاگ اٹھتا ہے۔" ساحر کے ہر لفظ میں جذبوں کی تپش تھی۔

Classic Urdu Material USBNF1013202109

"تو شادی کے بعد دی کیوں نہیں مجھے ؟" دانین کی طرف سے نیا سوال آیا۔

"تب جیسا آپ کا رویہ تھا میں آپ کو دینے کی جرأت کر سکتا تھا؟ ہر وقت تو شیرنی بنی لڑنے مرنے کو تیار رہتی تھیں آپ۔" ساحر نے ہنستے ہوئے اس کے پچھلے رویے کا حوالہ دیا۔

"سوری! بہت تنگ کیا نا تمہیں میں نے اب تک۔" دانین نے کان پکڑے۔

"میرا موڈ خراب مت کریں۔ ہمارے درمیان یہ معافی وغیرہ جیسے ڈائیلاگز نہیں چاہئیں مجھے۔" ساحر نے فوراً اس کے کان چھڑوائے۔

"میں یہ پہن کر دیکھوں کیسی لگتی ہے میرے پیروں میں ؟" دانین نے اشتیاق سے پائل لہراتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material ISBN#1013202109

"?Can i"

ساحر نے ہتھیلی اس کی جانب پھیلائی تھی۔

"نہیں ساحر! میں خود پہن لوں گی۔ تم میرے پیروں کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے۔" دانین نے فوراً انکار میں سر ہلایا۔

"پلیز۔" وہ اس کے ہاتھ سے پائل تھام گیا تھا۔

"کیا کر رہے ہو؟ ساحر بہت عجیب لگ رہا ہے۔" اسے اپنے سامنے جھکتے دیکھ کر وہ ہڑبڑائی تھی۔ ساحر نے اثر لیے بنا اس کا پاؤں اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا۔ پھر پائل اسے پہناتے ہوئے ہک کو لاک کیا۔

چھوئے تو نہیں کبھی کسی کے پاؤں میں نے لیکن"

Classic Urdu Material ISBN#1012320109

وہ پائل باندھنے کا جو بولے تو سوچا جا سکتا ہے!!!"

آنچ دیتے لہجے میں ساحر نے حسب حال شعر پڑھا تھا۔

"تھینک یو!" ساحر کھڑا ہوا تو وہ اس کا بازو تھامتی اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی۔ تبھی باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔ وہ دونوں گیٹ کی جانب دیکھنے لگے جہاں چوکیدار کے گیٹ کھولتے ہی گاڑی اندر داخل ہو رہی تھی۔ دونوں نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر رکتی ہوئی گاڑی کو۔ گاڑی کا دروازہ کھلا تو ڈرائیونگ سیٹ سے عدن اترتا دکھائی دیا جو اب گھوم کر فرنٹ سیٹ کی طرف آ رہا تھا۔ اس جانب کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے پہلے پری کو گود میں لیا تھا۔ پھر اندر موجود شخصیت کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس کا ہاتھ تھام کر وہ وجود گاڑی سے نکلا تھا اور اسے دیکھ کر دانین نے سکون کا سانس لیا

Classic Urdu Material ISBN#1033202109

تھا۔ ساحر اور دانین کی نگاہیں سرخ اینٹوں سے بنی اس روش پر تھیں جہاں ثمن عدن اور اپنی بچی کے ہمراہ واپس اس گھر میں لوٹ آئی تھی۔ بالآخر عدن نے نئی امیدیں باندھنے کی بجائے پرانے رشتوں کو سنبھالنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔

"نیچے چلیں؟" ساحر نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ دانین اثبات میں سر ہلاتی اس کے قدم سے قدم ملاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ پیچھے موجود ہر شے ان کی آگے کی حسین زندگی کے لیے دعا گو تھی۔

میں جل رہی تھی یوں دھوپ میں کہ

میری روح تک ہی جھلس گئی تھی،

Classic Urdu Material ISBN 1013320109

وہ چاند چہرہ، وہ چھاؤں صورت،

وہ زندگی کا سکوں ٹھہرا...!!!

یوں ڈھیروں افشاں سے مانگ بھر کے

معتبر مجھے کر گیا تو،

اے اجنبی! میرے ہمسفر!

تیرا فسوں ہی میرا جنوں ٹھہرا...!!!

ختم شد...!!

Classic Urdu Material ISBN#1013320109